

# فتاویٰ فیض الرسول

فقیہ ملت حضرت علامہ

**مصنف:** مفتی جلال الدین احمد امجدی

مہتمم دارالعلوم فیض الرسول و آلہ شریف

## اجمالی فہرست

۵۷	۳۱	عرض حال
۱۱	۹	کلام تحسین
۳۲	۱۲	تعارف شعیب الاولیاء ہائی اڈارہ فیض الرسول براؤں شریف
۵۸	۳۳	تعارف فقیر ملت مفتی بلال الدین احمد صاحب الجہدی صاحب فتاویٰ فیض الرسول
۶۶	۵۹	تعارف مفکر ملت حضرت علامہ غلام عبدالقادر صاحب علوی سجادہ نشین آستانہ براؤں شریف
۱۰۵	۶۷	تفصیلی فہرست مضامین از کتاب الطلاق تاکتاب المیراث
۷۷	۱۰۹	فتاویٰ ۹۹۵
۷۷	۷۷	اعلانات

شہزادہ شاہ علیہ الصلوٰۃ علیہ وسلم علامہ غلام علی قادری  
سجاد فیسین خانقاہ فیض الرسول لاہور  
دارالعلوم فیض الرسول

# عرضِ حال

دنیا سے سنت کی مسلم بزرگ شخصیت شعیب الیہ السلام حضرت شیخ المشائخ الشاہ محمد یار علی  
علیہ الرحمہ کی ممیت تحریریں یاد گزار اور اہلسنت کی قابل قدر دینی درس گاہ دارالعلوم اہلسنت فیض الرسول  
کی اہمیت دینی احکامات کی ایک پہلو نگاہ شہرہ رسالہ میں "دارالاشاعت" کا قیام تھا جس کا اولین اشاعتی شہکار  
فتاویٰ فیض الرسول (جلد اول) ہے جو کتاب الایمان سے لے کر کتاب الزنا تک ایک ہزار سے زائد  
فتاویٰ کا مجموعہ اللہ تعالیٰ کے تعجب سے آٹھ سو صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ عالم اسلام کے دینی و ملی حلقوں میں  
اس کی اشاعت سے مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ بین الاقوامی سطح پر عوام و خواص نے اس دینی خدمت کی یکساں  
تعمین کی اور ذمہ داران اقامہ کو مبارکباد پیش کی جن میں علامہ شالاحمد نورانی، علامہ ارشد القادری (رحمۃ  
اللہ علیہ) علامہ ملک لندن، علامہ ہلال القادری (البدین) محترم الحاج احمد صدیق دکنیہ، مولانا فروغ القادری (درودین  
سیراؤتحافرقیہ) مولانا قرآن حسن لاوشن امریکی) محترم ڈاکٹر یوسف فیصلہ مسعود احمد، علامہ عبدالکیم شرف قادری، علامہ  
الحاج محمد منشاہ تایش قصودی (پاکستان) قابل ذکر ہیں اور ہندوستان کی تو اکثر قابل ذکر خانقاہوں کے ذمہ داران  
اور درس گاہوں کے نظارہ داران اقامہ کے معتقدان کرام، اسلامک لائرپہ تحقیقی کام کرنے والے اسکالار اور مسلم  
قانون دانوں نے "فتاویٰ فیض الرسول" کی اشاعت کو وقت کی اہم ضرورت بتلاتے ہوئے دعوت  
لئے پھر پیش اسے اچھے تعلیم قابل قدر اور قابل فراموشی اضافہ قرار دیا اور سب اعتراف بھی کیا کہ بغولے افضل  
مستقدم دارالعلوم فیض الرسول ہی کو اہلسنت سے مدارس میں یہ امتیاز و تفضیل حاصل ہے کہ کسی نے  
سب سے پہلے اپنے دارالافتاء سے جاری فتاویٰ کو باب باب منظم و مرتب کر کے نہ صرف شائع کیا بلکہ دہرہ  
رومانجن کر دوسرے اداروں کو اس طرح کے کام کی تحریک کی اور ذہن دیا۔

فتاویٰ فیض الرسول کی مقبولیت کا اندازہ لگانے کے لیے یہی بات کافی ہوگی کہ بیارات میں  
اس کی اشاعت کے چند ماہ کے اندر ہی لاہور پاکستان سے "شہیرہ براہد" نے اس ضخیم کتب کا خوبصورت

ایہ نشین شائع کرو یا نہ اور اب اس کاوش کے قبول عام پر یاد گاہ رب العزت میں بدترنگی پیش کرتے ہیں  
اعلان کے مطابق اللہ و رسول کے فضل و کرم اور بزرگان دین بالخصوص بانی ادارہ حضور شریف علیہ السلام  
علیہ السلام کی روحانیت کے سہارے ہم "فتاویٰ فیض الرسول جلد دوم" کی اشاعت کرنے جا رہے ہیں۔ جو  
کتاب اطلاق سے لے کر کتاب الفرائض تک تقریباً ایک ہزار فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔ فقیر ملت حضرت علامہ الحاج  
مفتی جلال الدین احمد صاحب قبلہ امجدی مددِ ربیہ اختصار دارالعلوم فیض الرسول کی قلمی خدمات کا شاہکار  
ہے جس کی ایک ایک ٹوک چمک سنوارنے میں انھوں نے اپنا خون جگر صرف کیا ہے اور انھیں کی نگہانی میں  
مرتب ہو کر عالم اسلام کے دین پسند قارئین کی نگہ کیا جا رہا ہے کہ جن کا نام ہی کسی تصنیف کے مستند و مہر  
ہونے کی ضمانت ہے۔ پروردگار عالم فتاویٰ فیض الرسول جلد اول کی طرح اسے بھی مقبول اناام  
و مفید خاص و عام فرمائے۔

یہ بڑی ناسپاسی ہوگی اگر فتاویٰ کی اشاعت کے سلسلے میں حوصلہ افزائی پر مسترم صوفی ثناء اللہ صاحب  
ساکن چیترا ضلع مدھارہ نگر اور نقل فتاویٰ کے سلسلے میں دارالعلوم کے استاذ مولانا قاری خلیق اللہ  
صاحب فیضی و دارالعلوم کے فاضل مولانا سمیع انور چشتی پھولہ شریف ضلع الہادہ اور اشاعتی امور  
میں فاضل عزیز مولانا جمال احمد صاحب رضوی استاذ دارالعلوم کا شکریہ ادا کیا جائے جنھوں نے بڑی عرق  
ریزی سے اس خدمت کو انجام دیا۔ اسی طرح ہم محترم مولانا عبد الباقی صاحب نعمانی ڈاکٹر غلام محی  
انجم صاحب کے ممنون ہیں۔ جنھوں نے اپنے وقیع مقالے اس اشاعت کے لئے ہمیں عزت فرماتے

غلام عبد القادر علوی

سیادہ نشین خانقاہ فیض الرسول و ناظم علی دارالعلوم

فیض الرسول براؤں شریف ضلع مدھارہ نگر (پٹی)

ارجمادی ملائی ۱۳۱۴ھ ۲۷ اکتوبر ۱۹۹۵ء



# کلمہ تحسین

موسس الخیر حضرت علامہ اقدس القادری صاحبہ ہانی و مبہم جامعہ حضرت نظام الدین لویا، دہلی

یہ بات تجربات سے ثابت ہے کہ ہر مستند عالم دین کو کسی خاص فن سے طبی مناسبت ہوتی ہے اسی نسبت کے نتیجے میں دوسرے فنون کے مقابلے میں اسی فن کے اندر اسے ایک شان امتیاز حاصل ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر محدث العلماء حضرت مولانا غلام حسینی میرٹھی کو علم نجوم میں شیخ العلماء حضرت علامہ علامہ علی کو فن صرفہ میں اور شمس العلماء حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب چوہدری کو معقولات میں جو شان امتیاز حاصل تھی وہ اہل علم پر بخوبی ظاہر ہے۔

نئی نسل کے اندر فقیر مرت حضرت مولانا مفتی جلال الدین احمد صاحب اجمیری کو فقہ میں جو ایک خاص مہارت و مناسبت اور شان امتیاز حاصل ہے وہ ان کی گرانقدر تصنیفات، انوار الیوم، ایمان الفقہ اور فتاویٰ فیض الرسول سے ظاہر ہے۔

فتاویٰ فیض الرسول جلد اول کی طباعت کے موقع پر حضرت مفتی صاحب نے کئی بار اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ اپنی دیگر کتابوں کی طرح اس کتاب میں بھی یہ لکونی لازمہ تقدیر وہ شامل کر دیں لیکن ان کی خواہش کے احترام کے باوجود سخت مصروفیات اور مسلسل سفر کے باعث میں ان کی اس خواہش کی تکمیل نہ کر سکا اب جبکہ فتاویٰ فیض الرسول کی دوسری جلد پریس کو جاری ہے پھر انھوں نے اس خواہش کا اعادہ فرمایا ہے۔ اس بار ان کی دلجوئی ایک اخلاقی فرض کی طرح میرے اوپر عائد ہو گئی ہے ماسوائے ان کی اس گرانقدر تصنیف سے متعلق چند سطریں میں سپرد قلم کر رہا ہوں۔

مجھے فرصت کا وقت میرے ہاتھ میں نہیں ملتا تھا کہ ان کے فتاویٰ کا گہری نظر سے بالا متیاب میں مطالعہ کرتا اور پیش آنے والے نئے نئے سواہر و مسائل میں انھوں نے فقہی اصول و جزئیات کی روشنی میں

جو جوابات صادر فرمائے ہیں ان پر تبصرہ کر کے ان کی فقہی بصیرت پر روشنی ڈالتے۔

اسی کے ساتھ میلہ ارادہ بھی تھا کہ ہمارے یہاں مسائل فقہیہ جو تین طبقات میں منقسم ہیں یعنی مسائل اصول، مسائل ظاہر الروایۃ اور وہ مسائل جو اصحاب مذہب کی مرویات پر مشتمل ہیں ان پر بھی ایک سیر حاصل بحث سپرد فرم کرے۔

اسی طرح فقہاء کے وہ سات طبقات جنہیں ہم

① طبقہ - المجتہدین فی الشرع

② طبقہ - المجتہدین فی المذہب

③ طبقہ - المجتہدین فی المسائل

④ طبقہ - اصحاب التخریج من المقلدین

⑤ طبقہ - اصحاب الترجیح من المقلدین

⑥ طبقہ - المقلدین القادریں علی التیسیر

⑦ طبقہ - المقلدین غیر القادریں علی نا ذکر

کے: اول سے جانتے ہیں اور جن کا مالہ اور ماحلیہ کے ساتھ تفصیل علم ہر صاحب افکار کے لئے نہایت ضروری ہے۔ ان پر بھی روشنی ڈالتے ہیں تاکہ رہنما اصول کے طور پر نو آموز متبعین کرام ان سے استفادہ کر سکیں۔ لیکن میری فطری کمزوری کہنے یا میری مذہبی حس کی حدت کہ باعث زندگی کے کسی شعبے میں بھی میں خلا برداشت نہیں کر سکتا جس ہر یا جس خطے میں بھی میرا جانا ہوا اور وہاں میں نے مذہبی زندگی کا کوئی خلا محسوس کیا فوراً کھلی یا جلیبی مرکزی بنیاد رکھ دی اور وہاں کے فعال و متحرک افراد پر اس کے چلانے کی ذمہ داری ڈال کر آگے بڑھ گیا۔ کسی شاعرہ یہ مصرعہ مجھ جیسے آشفتہ حال جنونیوں کے حق میں کتنا برحق ہے۔

الحمد لله کبریری مصروفیات کے لئے میری ذات یا میرے خاندان کا کوئی سسٹم نہ بنی رہا ہے اور نہ ہے۔ میرے سامنے جو مسئلہ ہے وہ صرف جماعت اور ملک کے غول عرض میں پھیلے ہوئے کسی اداروں کا ہے۔ اپنی مصروفیات کے سلسلے میں لگاتار مسافرا اور مسلسل نقل و حرکت کے باعث سکون کے ساتھ مجھے دو چار دن بھی نہیں بیٹھنے کا موقع نہیں مل سکا کہ اپنے پیش لفظ میں رسوم المقتنی سے متعلق ضروری مباحث قلمبند کر سکتا۔

پھر بھی اپنی ان ساری مصروفیات کے باوجود میں نے موقعہ بحال کرنا وہی فیض الرسول کے ادراک کا

جب بھی جسے بہت مطالعہ کیا منتفی صاحب کے جوابات سے جزئیات فقہ پر ان کے ذہنی استحضار اور نظر اترے  
استشہاد کے سلسلے میں ان کی فنی بصیرت کا بھرپور اندازہ ہوا۔ مولائے قدیر ان کے علم و فضل میں بیشمار  
برکتیں عطا کئے اور اسلام و مسلمین کی گرفتار خدمات کی انھیں مزید توفیق مرحمت فرمائے۔

اپنے کئے تحریک کی آخری سطر پر لکھتے ہوئے نہایت حسرت کے ساتھ اپنے اس خلق کا اظہار کر رہا ہوں  
کہ ہمارے دور کا ہوں میں اب ان کے کام کی فنی تربیت کا کوئی انتظام نہیں ہے جس کے نتیجے میں ان کے کام  
کے لئے اس دور میں صحیح آدمی کا ملنا جو کئے شہر لانے سے کم نہیں ہے۔ ضرورت ہے کہ ہمارے دینی مدارس  
کے متعلمین زندگی کے اس اہم ترین شعبے کی طرف اپنی خصوصی توجہ مبذول فرمائیں۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ عملی  
ادب دین سے دوری کے باوجود احکام شریعت کے سلسلے میں آج بھی ہمارے معاشرے میں خودوں کو ایک اہم مقام  
حاصل ہے۔

اس کے ساتھ یہ محسوس کرنا بھی ضروری ہے کہ یہ دور دینی جذبہ اخلاص کے فقدان کا دور ہے اس لئے  
جب تک ان کی فنی صلاحیت کو معاشی آسودگی کے ساتھ جوڑا نہیں جائے گا طلبہ کے اندر اس کی طلب کا  
جذبہ شوق پیدا نہیں ہوگا۔ معیشت کی پیداوار میں کمی کی سبب بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ ہمارے یہاں ان کے اہم  
ترین کام کو دانش ٹینٹ اور ذیلی بنا دیا گیا ہے اور اسی حیثیت سے اس کا بل خدمت بھی تعین کیا جاتا ہے۔  
حالانکہ اوقات کام کرنے والوں کو نئے نئے مسائل میں آم دین اور فکر و قیاس کے جن مشکل ترین مراحل سے  
گزرنا پڑتا ہے اسے ہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو اس مشکل ترین کام سے منسلک ہیں۔ اگر آفائرو تدریس کی خدمات  
کی شایان شان قدم دانی اور عزت افزائی کی جائے تو ہمیں یقین ہے کہ ان دونوں طبقوں کی پیداوار میں  
غیر معمولی اضافہ ہو جائے گا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا المصطفیٰ وعلی آلہ وصحبہ ورحمہم اجمعین

دعا گو

ارشاد القادری

بہار بنارس

۸۔ ریلوی الاؤٹی سسٹم کے مطابق ۲۰ نومبر ۱۹۷۲ء



ہے جہاں اس امر کے اظہار خدمت خلق زیادہ کرتے ہیں اور یہ سچ بھی ہے کہ ایران کے ساتھ مناسکے کوئی  
کی نیت سے جو اظہار یہ خدمت انجام دیتے ہیں وہ آخرت میں بڑے ثواب کے مستحق ہیں اس اعتبار سے دوسرے  
علامہ کے واسطے روحانی اعتبار (علمائے اہلسنت و صوفیائے کرام) سے بہت زبردست خدمت خلق انجام  
دی۔ لہذا یہ لوگ بڑے ثواب کے مستحق ہوں گے ان کی تعلیمی خدمتوں نے کروڑوں قلوب کی ویران دنیا  
کو آباد کر دیا ہے شمار مردہ دلوں کو زندہ کر دیا ہے آسمان تعلیم و تدریس کے تابندہ ستارے ہیں جن کی حنیف لاریں  
سے لاکھوں خلعت کد سے نمایاں و درخشاں ہو گئے ان لوگوں نے اگر امر اور اغیار سے تعلقات امتوار کے تو  
دنیاوی جاہ و عزت حاصل کرنے کے لئے ان سے سہولتیں ہیا کرائیں اور امداد اس وغیرہ امداد نفاہوں کو ترقی  
دیئے گئے ان کو نام اور معاون بنایا، اغیار و غریبہ دو قوں جماعتوں کے ساتھ ان کا تعلق محض ہوتا ہے  
مولیٰ کے لئے تھا۔

صوفیائے کرام و علمائے عظام کی دعوت اعلیٰ کلمۃ اللہ کا یہ کرشمہ ہے کہ ہندو پاک کے ہزار ہا فقہ  
حاکم اسلام میں داخل ہو گئے یہاں کے اسلامی مشاطین نے اس طرف توجہ نہیں دی کہ یہ لوگ دوسرے  
اصلاحات میں نکلے اس کی کو اولیائے کرام و علمائے اسلام نے پورا کیا۔ ان حضرات میں بشا بن محمد فاضل  
پنجیر، سہروردی، نقشبندیہ پیش و پیش رہے۔ آخری مجدد کے صوفیوں میں شعیب ملاولیا مرشی الشیخ  
تھو جو صوفی شاہ محمد یار علی صاحب قبلہ تھو سرور العزیز کی ذات گرامی کی نمایاں نظر آئی ہے آپ  
نے ہر یقینی کے باوجود عوام کی اصلاحات کی دینی تعلیم کوئی مسجد خوانی، خانقاہ تعمیر کروائی۔ دارالعلوم  
فیض الرسول کی بنیاد ڈالی۔

زبیر مسجد و مدرسہ خانقاہ ہے کہ دوسرے بوقیل وقال محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)  
شیخ الشیخ حضرت صوفی شاہ الحاج محمد یار علی صاحب قبلہ نور الشریعہ کا شمار ان پاکیزہ فک  
نفس اور تقویٰ شادامتیوں میں ہوتا ہے جن پر دنیا سے سب سے زیادہ پر غور و فکر ہے۔ شاہ صاحب نے  
نہد تقویٰ کی صبح و شام بسر کرنے کے لئے اپنی خواہشات نفس کو جس انداز میں قابو میں کر لیا تھا اس کی مثال  
اس دور میں نہایت ہی کمیاب ہے عقل شریعت ہو یا منزل طریقت اپنے اعتبار و تقویٰ کا دامن کہیں کبھی ہاتھوں  
سے نہیں جانے دیا اپنے نفس پر خدا کی عطا فرمودہ طاقتوں سے اس قدر اقتدار حاصل تھا کہ دیکھنے والے

علم ظہر مہدی علیہ السلام انہما فیض رسول ہیں سید عالم

تصویر حضرت بن جاستے آپ کو اسلام کے احکام و فرائض کی ادائیگی اور معرفت و طریقت کے تقاضوں کا اس درجہ پاس و احترام تھا کہ اس کے مقابلہ میں دنیا کی عزیز سے عزیز ترین چیزوں کو بالکل ہی فدا کر دیتے تھے آپ نے اپنے روحانی بزرگوں اور حق پسند علماء و اہلسنت کی تربیت و تعلیم کی روشنی میں زندگی کی صحیح و شام کا جو نظام و لاوقات بنایا تھا اس پر حیات مستعد کی آخری گھڑیوں تک نہایت سستی کے ساتھ کار بند رہے۔  
**اسم شریف۔ القاب۔** سن پیدائش۔ آپ کا اسم شریف "محمد یار علی" ہے اور آپ کا لقب ...  
**و تاریخ وفات۔ و شجرہ نسب۔** شعیب الاولیاء، و شیخ المشائخ "تھا اہل علم کے طبقہ میں آپ انھیں القاب سے متعارف ہیں۔ آپ کی پیدائش کا سال ۷۷۷ھ ہے اور ۸۲۲ھ میں ۴۵ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔  
 مطابق ۱۰ مئی ۱۷۷۷ء جمعرات کی شب میں ایک بچہ کو ۲۵ منٹ پر آپ کا انتقال ہوا اس حساب سے آپ کی عمر اسی سال ہوئی۔ شجرہ نسب مندرجہ ذیل ہے۔

شعیب الاولیاء حضرت صوفی شاہ محمد یار علی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ بن فخر علی بن خورشید علی بن خان محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن خلدائش بن سالار خٹک بن محمد علی بن ہدایت علی بن جان محمد بن تاج محمد غازی بن محمد داؤد بن محمد قاسم بن سالار محمد تاج بن سالار محمد بن سالار سیف الدین سرخرو بن عطاء اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن اشرف غازی بن عمر غازی بن ملک آصف غازی۔ بن شاہ بطل غازی۔ بن عبداللہ بن غازی عرف فرید الدین بن محمد بن حنفیہ بن سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم و رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

**آپ کا علیہ مبارک** وچہرہ و شکل متوسط قد چہرہ مبارک گول، آفتابی رخسار، بھرے ہوئے پیشانی، فراخ روشن، بینی برآمد متوسط، ہر سناک متوسط، رنگ گورا پیشانی مبارک درمیانی، ریش مبارک مشرق گھنی اور گول، ہنس کے کثر بال سفید ہو چکے تھے کچھ سیاہ بال باقی رہ گئے تھے، دندان مبارک صاف و شفاف، دستہائے مبارک متوسط نرم و نازک، سینہ مبارک صاف و دراز پائے اقدس متوسط نرم و نازک، جسم مبارک نرم و گداز قدرے فرہ و رفتار صوفیانہ لباس و وضع میں سادگی ہر بہت میں بے ساختگی، خلوت و جلوت میں یکساں از سر تا بقدم ہر عضو موزون، آواز شیریں، گفتگو متوسط آواز سے کرتے۔ آپ کا کلام مختصر مگر جامع، ہونٹوں پر تبسم چہرے پر کرم جب کسی سے غلط شرعاً ابر

سے فیضانِ ادب و مہرِ کائنات سے تمام میلان شیخ الحداد ماجمار فیض الرسول جون مشہ

سرزد ہو جائے اس کو آپ سرزنش فرماتے۔ المحب فی اللہ والبعض فی اللہ آپ کا شیوہ تھا۔

آپ کا لباس آپ کی وضع سرسید مخصوص صوفیائے کرام کی چادر گوشوں والی ٹوپی، مجلسِ ادعیٰ یا تفسیر کا سفید کرتا تقریباً نصف پینڈی تک، الہا کرتے پر کبھی

صلیٰ استعمال فرماتے کبھی بغیر صدری کے پیر یون بھی پہنتے فرماتے۔ تہمند مخطوط دو حاروی دارم اولیٰ نے جبے بڑے، سفید لباس آپ کو خوب تھا، دو مال خدا کی جوڑے دار یا سفید تنزیب کا پھولدار دو مال استعمال فرماتے جب موسم سرما ہوتا تو آپ اوٹی جیپین کرتا زکے آتے تھے جو تھوڑے فرائض نماز صافہ باندھ کر پڑھتے صافہ عموماً سفیدی استعمال فرماتے صرف ٹوپی پہن کر بغیر صافے کے فرض انہیں پڑھتے نماز کے لئے کسی کو امام متعبر فرماتے تو آپ کی ہدایت و تاکید کے سبب صافہ باندھ کر امامت کرتے تھے

استقامت و تصلب فی الدین استقامت علی الدین وہ کھن منہل ہے کہ خود سے حدیث میں فرمایا گیا کہ کالتقا بعض علی الحبس جیسے ہاتھوں میں

چوگردی پکڑنے والا۔ خود اہل معاملہ عار قائم خدا نے فرمایا الاستقامۃ فوق الکرمۃ استقامت کرمت سے بڑھ کر ہے استقامت و تصلب فی الدین حضرت شاہ محمد یار علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرائض و مسائل کا یہی سب سے درخشاں باب ہے۔ یعنی اور کوئی دو دنوں اضلاع دیوبندیت و غیر تقلید کے گڑھ ہیں لیکن مولیٰ عزوجل نے مذہب اہل سنت و جماعت کی حمایت و صیانت، انکشاف و اشاعت کے لئے اسی خطہ کے ایک گناہ دیہات میں اس مرحوم کی آگاہ کو پیدا فرمایا جس نے تنہا صرف اپنی روحانیت سے صرف اس علاقے میں سنیہ کو وہ قوت عطا فرمائی کہ آج پورے ہندوستان میں زائداً اہلسنت کے دینی مدارس انہیں دو اضلاع میں ہیں جن میں حضرت شاہ صاحب تھلک، ٹٹوال خصوصیت ہے کہ انھوں نے جیسے کلمہ کھانا کھانا کر دیا اللہ میسر ہوئی حضرت شیر شاہ اہلسنت کو سہ ماہی میں بھی سبق و دعا و تقویٰ کے اہلاس علم و کلمہ کے یہ سلسلہ ایک دو دن ہفتہ دو ہفتہ ہینہ دو ہینہ نہ رہا بلکہ برسوں قائم رہا۔ سخت سے سخت خطرناک موقع پر بھی ساتھ نہ چھوڑا جس نے ان میں حضرت شیر شاہ سنت پر مجدد مسلح فیض آباد کے دو ایسوں نے مقدمہ دائر کر رکھا تھا حضرت شاہ صاحب کو جب اس مقدمے کی اطلاع ملی تو ایک خطیر رقم شیر شاہ سنت کو خدمت کے آپ کے متعلق فی الدین ہونے کی اس سے بڑی شہادت ادا کیا اور کار چھوڑ گئی ہے کہ حضرت

لے تمام کی علی علیہ السلام ماہدین الرسول عربہ من علیہ شرف الحق اہم من حقہ ہما فیہ رسول جنہ فی حقہ

شیخ شمس الدین صاحب قاضی حضرت مولانا حشمت علی خاں صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا حشمت علی خاں صاحب قبلہ  
فی الدین اور استقامت کے پہاڑ شمار کئے جاتے ہیں برسوں آپ کی تعظیم و احترام فرماتے رہے اور حضرت  
شیخ العلماء مولانا غلام حیلانی مفتی صاحب قبلہ شیخ الادب جو غوثی بلند پایہ صاحب حال صوفی اور طیار القدر  
سنی عالم دین تھے برسوں حاضر خدمت رہ کر حضرت موصوف الصدر کی قدم پوی کرتے رہے اور دو گونہ دونوں  
بزرگوں نے خود میں نے (غلام اعظمی علیہ الرحمہ) بڑا واسطہ حضرت شیخ المشائخ کے فضل و مناقب کا تذکرہ بار بار  
سنا ہے اور آج بھی اس کے سیکڑوں مشاہدہ میں دیکھی ہانڈہ شہیدانہ

**اتباع شریعت** حضرت شاہ صاحب اتباع شریعت کا پورا پورا خیال رکھتے تھے مجال نہیں کہ خلاف  
شرع کوئی امر سرزد ہو جائے اور کسی کو خلاف شریعت کوئی کام کرتے دیکھیں تو ناگوار

رہ ہائیں نماز نہ صرف نماز بلکہ جماعت نہ صرف جماعت بلکہ تکبیر اولیٰ کا اتنا اہتمام کہ بیٹا لیس برس تک کبھی مفرد  
حضرت تکبیر اولیٰ فوت نہ ہوئی بہت لمبے لمبے سفر بارگاہ حرمین طہیں کی حاضری بھی دی بار بار کبھی بھی گئے  
اور یہاں بھی رہے لیکن سفر ہو یا حضر، مسافت ہو یا قامت، ٹرین کا سفر ہے یا کسی اور سواری کا آپ کی کبھی  
نہ جماعت چھوٹی نہ تکبیر اولیٰ فوت ہوئی سفر میں خصوصاً ٹرین اور بسوں کے لمبے سفر میں صرف نماز پڑھنا  
و شغل ہوتا ہے چہ جائے کہ جماعت۔ لیکن حضرت شاہ صاحب نے اپنے بیٹا شیخ مالہ عمل سے ثابت کر دیا  
کہ اگر انسان عزم و حکم رکھے خود سستی کا پٹی نہ کرے تو جماعت و تکبیر اولیٰ کی پابندی میں متذکر نہیں حضرت شاہ صاحب  
کی یہ خصوصیت ہے کہ اس میں وہ اس زمانہ میں بلاشبہ مفرد ہیں اور یہ امتا بڑا کمال ہے کہ اس کے مقابلہ  
ہزار سالہ غلوٹ گزشتہ و مہکشی بیچ سے۔ حضور سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کاشف الاستار و شریف  
میں فرمایا ہے کہ لوگ اشغال و اذکار کے پیچھے رہتے ہیں سب سے بڑا ذکر جائیدہ نماز باجماعت ہے۔  
اتباع شریعت ہی کا ثمرہ تھا کہ علماء کرام آپ کے سامنے جگمگ گئے۔ موجودہ مشائخ اہلسنت ہیں حضرت  
مفتی اعظم ہند کے بعد جتنے علماء شاہ صاحب سے مرید ہیں کسی اور کے نہیں تھے

مخالفہ جماعت مع تکبیر اولیٰ کی پابندی کا پس منظر یوں ہے کہ حضرت شاہ حمید علی صاحب قبلہ  
حضرت (سیدنا شاہ عبداللطیف علیہ الرحمہ) شہداء جازتہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رخصت ہوتے وقت حضرت  
نے آپ کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں پکڑ کر فرمایا ہے۔

لہذا اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شیخ الحدیث مولانا محمد علی خاں صاحب قاضی حضرت مولانا حشمت علی خاں صاحب قبلہ



”میاں خزانہ کو نماز جماعت تو جماعت جب تکبیر اولیٰ نہ پھوٹے یہی نماز اشراف سے ملا دے گی“

**حضرت شاہ عبداللطیف صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے یہ الفاظ**  
حضرت شاہ محمد راجی صاحب قبلہ کے لئے بہترین گہر بن گئے۔ یہ آپ کا مہر بن شالی تھا جس کی طرف  
کہ آپ کا یمن محبت طمان کو بھی شعیب الاولیاء کے نوان کرم سے دینداری کی شالی دولت گراں مایہ نصیب  
ہوئی۔ علامہ بدایہ الدین احمد صاحب قبلہ وضوی علیہ الرحمہ کا اعتراف ہے کہ  
”میں نے بفضلہ تعالیٰ اراصال حضرت کی زندگی مبارکہ کا زمانہ پایا جس سے دین کی

تعمیت میں نئے بہت کچھ مدد ملی۔

**آپ کا تواضع** آپ نرم خو، نرم دل، حکمرانِ راج، استواضع صفت تھے فروتنی و تواضع آپ کے اہم  
قدردار کمال تکمیل پہنچی ہوئی تھی کہیں جمیع مام میں فرط تھے کہ

”ہم گنہ گار ہیں ہم نے کچھ نہیں کیا آپ لوگ دعا کریں کہ آخرت میں نجات مل جائے“  
آپ اپنے گھر کے بچوں کو بھی تواضع کی تعلیم دیتے رہے اسی کا اثر ہے کہ آپ کے صاحبزادے مولوی  
صوفی محمد حبیب الحق اسماعیل صاحب بایں جہ علم و انسان عہد سجادہ نشینی کے عموماً شیخ علمائے  
کے وقت معاشرہ کے ساتھ ساتھ ان کی دست بوسی بھی کرتے اور آپ کے دوسرے صاحبزادے مولوی  
غلام عبدالقادر صاحب بھی بایں جہ علم و فضل سنی علماء کی دست بوسی کرتے ہیں یہاں کے شہزادگان میں  
یہ تواضع حضرت شیخ المشائخ علیہ الرحمہ کی حسن تربیت کا اثر ہے۔

**روحانی تصرف** شعیب الاولیاء حضرت شاہ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کے روحانی تصرف کے واقعات و  
کرامات بے شمار ہیں جو آپ کے مقرب بارگاہِ خداوندی نے پہ شاہِ مدلل ہیں مگر کسی  
بزرگ شخصیت میں کشف و کرامات دیکھنے سے پہلے اس میں اتہامِ شرعیّت، استقامت، تہلب فی  
الدین کی تلاش از بس مزدوری سے کیونکہ وہ حقیقت کی معیار بزرگی ہیں اس معیار پر حضرت شیخ المشائخ  
کی ذات و الامصاف پوری طرح منطبق تھی اور وثوق کے ساتھ یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ آپ مزاحض خاصاً  
غلام میں سے تھے لیکن جہاں تک کشف و کرامات کا تعلق ہے حضرت شاہ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ میں اس

سے بحال الدین احمد علی مفتی طرہ امتداد فیض الرسول و خیر خلقہ سے غامضی انجیم و اکو سولہ، مدّی علمائے سنی معبود مبارک  
سے غلامِ جہول شیخِ مدللہ، نامدار فیض الرسول و خیر خلقہ

کی بھی کمی نہیں حضرت علامہ مفتی شہزاد الحق انجیل جی صاحب سربراہ شعبہ اخبار الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور  
 رقمطراز ہیں کہ "خود میرے ساتھ ایک ایسا واقعہ گذرا ہوا ہے کہ میں اسے سوائے کرامت و تصرف کے اور کچھ  
 نہیں کہہ سکتا۔ اتردار شوال ۱۳۸۴ء میں مجھے بعض بے بنیاد خبریں ملیں تو میں نے یہ طے کر لیا کہ میں براؤں کی  
 نہیں جاؤں گا اگرچہ تحقیق کے بعد یہ خبریں بالکل غلط ثابت ہوئیں اسی سال حضرت مفتی اعظم ہند کیلئے  
 نے بھی فیض الرسول کے سالانہ جلسہ میں شرکت کی دعوت منظور فرمائی تھی جو یکم ذی قعدہ کو ہوا کرتا تھا حضرت  
 کے کلمات سے ایسا ترشح ہوا کہ حضرت اس سفر میں کفایت برداری کے لئے مجھے کوئے جانا چاہتے ہیں میں نے  
 واقعہ عرض کر کے نہایت صفائی سے عرض کر دیا کہ میں براؤں نہیں جاؤں گا حضرت مفتی اعظم ہند  
 قبلہ سلطان وقت ہیں انھیں خدام کی کیا کمی برادر م محمد ناصر صاحب حضرت کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہو گئے  
 لیکن عجب بات ہوئی کہ میں نے اپنی فطری تنہا مزاجی کی بنا پر یہ کہہ دیا تھا کہ براؤں نہیں جاؤں گا لیکن جب  
 وہ وقت قریب آیا تو عجیب اضطراب پیدا ہو گیا اور دل کھینچنے لگا مگر سنی ہوئی بات کا تقاضا اور اپنی کہی  
 ہوئی بات کا پاس کہ اب میں براؤں جانا بے غیرتی سمجھتا تھا لہذا ایک دفعہ منہ سے نکل گیا کہ میں تو نہ جاؤں گا  
 شاہ صاحب صاحب تعریف ہیں تو خود ملا لیں۔ حضرت کی روانگی ۲۹ شوال کی شب میں لکھنؤ ایکسپریس  
 سے تھی جو تین بجے صبح بریلی سے چھوٹا تھا۔ ناصر میاں تیار ہو گئے سامان لے کر عشاء کے وقت ہی آگئے اور  
 اب میرے جانے کا کوئی سوال ہی نہیں لیکن دو بجے روانگی کے وقت رکشہ آیا سامان زیادہ تھا اس لئے دو  
 رکشے آئے ایک میں سامان کے ساتھ ناصر میاں بیٹھ گئے دوسرے میں تنہا حضرت مفتی اعظم بیٹھے میرا اسٹیشن  
 بھی جانے کا انا وہ نہیں تھا لیکن حضرت کو رکشے میں تنہا اسٹیشن جانا مجھے مناسب معلوم نہ ہوا میں حضرت کے  
 ہمراہ رکشے میں بیٹھ گیا اس نیت سے کہ گاڑی میں بیٹھا کہ میں واپس چلا آؤں گا ناصر میاں اچھے غایت حدت  
 تھے جب ہم اسٹیشن پر پہنچے تو وہ کمر پکڑے ہوئے سبے چین ہیں معلوم ہوا کہ در و گردہ ہو رہا ہے اب کیا  
 کیا جائے وقت اب اتنا نہیں کہ کسی اور کو ساتھ لیں جائے مجھے خیال آیا کہ یہ اتفاقاً بات نہیں بلکہ مجھے بلانے  
 کا کہا نہ ہے میں باوجود بے سرو سامانی کے نہ ہشتر ہمراہ ہے اور نہ سوائے بدن کے اور کچھ ہے جس میں حضرت  
 کے ہمراہ براؤں شریف آگیا۔ ناصر میاں اسٹیشن ہی پر ایک صاحب کے حوالے کر دیئے گئے کہ وہ انھیں صبح  
 تک آرام سے رکھیں صبح کو گھر پہنچا دیں صبح ہوتے ہوئے ناصر میاں کا در و گردہ خود ہو گیا۔  
 جیسے اسے میں سوائے کرامت کے اور کیا کہوں میرے محب و مخلص جناب مولانا مفتی قاضی

عَنْ أَبِي الرَّحِيمِ صاحبِ بکھرے ساتھ ہو گئے تھے۔ وہ ان سب باتوں کے ختم دیکھواہ جس ان دعوہ کی بنا پر میں بڑا جھک کہہ سکتا ہوں کہ حضرت شاہ صاحب کی ذات اس زمانے میں کبریتِ احمدیہ تھی آپ بلاشبہ سزاوارشِ اودہایت پر اسلافِ کرام کے سچے ہاشین تھے یہ شیخ المشایخ کا عظیم علمی کا نذر اور العالم فیض الرسول کا قیام کو بڑی دلچسپی تھی مدارس اسلامیہ کی ضرورت و اہمیت پر کافی زور دیتے ہوئے فرماتے۔

”ہم تعلیمی ادارے قائم کرنا بڑے ثواب کا کام ہے اول اس لئے کہ شریعت کے منہ پر قدرت نہیں مائل ہو سکتی۔ دوسرے اس لئے کہ انبیاء و مرسلین صرف نماز و روزے اور ادو وظائف ہی کے لئے دنیا میں عین ظہرانے لگے بلکہ عبادات و اعمال کے ساتھ دینی تعلیمات کی اشاعت کے لئے بھی مجتہد تھے نماز و روزے اور ادو وظائف سے آدمی خود تو منجمل نکلتا ہے لیکن دوسروں کو منجملانے کے لئے علم دین کی ضرورت ہے۔“

اس ضرورت کے تحت آپ نے اپنی قائمہ میں دارالعلوم فیض الرسول کی بنیاد رکھی اور انی میات میں اسے پھل پڑ جانے کی کامیاب جدوجہد کی تھی۔ شیخ العلماء علامہ غلام حیلانی اعظمی

علیہ الرحمہ نے ایک بار عرض کیا کہ جس دارالعلوم کا افتتاح آپ نے کیا اس کا نام دارالعلوم فیض الرسول رکھا اس کا نام دارالعلوم یا رسولیہ رکھا جانا تو کیا حرج تھا؟ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ ”دوسرے دیندار جس کا یہ دینی ادارہ ہے درحقیقت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فیض ہی یعنی ہے اس کا نام دارالعلوم فیض الرسول ہونا ہی مناسب ہے کام یا پسئی جو بکا اپنے تمام و نمود کو دخل دینے سے انخاص ہو گئی نہیں رہتا اس سے محبت جاہ و محبت شہرت چھوٹا ہو جاتی ہے محبت و خود پسندی کا وجود ہوتا ہے کہ درخورد اور دعوت کو تسلط ہو جائے یا نہ ہو بلکہ ایسی تواضع نفرت ہے۔“

اور اسی جذبہ انخاص کی بنا پر تھی کہ جب شہزادہ سرکار اعظم حضرت حضور ربیع اعظم علیہ الرحمہ و الرضوان

نے شریف الحق امجدی مفتی علامہ امپار فیض الرسول جہزی فرمادی تھی تھے انکے ہمال تاوی مولانا امپار قادی دلی ستر شہید تھے عظم جہزی شیخ العلماء علامہ امپار فیض الرسول و ستر شہید

براؤں شریف تشریف لائے تو واپس ہو کر بریلی شریف سے اپنا درج ذیل تاثر لکھی مکتوب حضرت شیخ الشامی کے نام ارسال فرمایا۔

”محبت مفت مخلص مبلغ مذہب اہلسنت مسلک امام اہلسنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ و آلائہ  
محمدیاری عالی صاحب دہم بالمواہب و حضرت مدرسین اساطین دین و مجمع اراکین خدام مکتب  
و طلباء علوم شریفیت مسلمہ راجعہ و صانعہ عین الشوری و الفتحة۔ و علیکم السلام شرف  
السلام علیکم رحمۃ اللہ و بركاتہ۔“

طالب تیز نیکہ تعالیٰ مع الخیر۔ حضرت شاہ صاحب کی کرم فرمایوں  
ان کے صاحبزادہ بلند اقبال کی غنائتوں اور مدرسین و اراکین و طلباء و خدام مدرسہ فیض الرسول  
کی محبتوں کی یاد کو دل کی گہرائیوں میں لے ہوئے وطن پہنچا فیض الرسول کو دیکھ کر معلوم ہوا  
کہ واقعی یہ فیض الرسول ہے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم) مولائے کرم عز و جل اسے نور  
افضل تر قیام بخشے اور اس کے فیوض کو عام تر فرمائے دل بہت مسرور ہوا تعلیم اچھی تربیت بہتر  
عنایت کی تبلیغ اور عنایت کی اشاعت، سنت کی ترویج کا جذبہ جو فیض الرسول میں پایا کہیں نہ  
پایا۔ اس فقیر نے توفیق کا اعزاز و اکرام نسبت اعلیٰ حضرت کے سبب فرمایا جو اس کی حیثیت سے  
کہیں زیادہ تھا اور پھر یہ کہ بعض نے فرمایا کہ ہم کچھ خدمت نہ کر سکے طلبہ سے جو عہدے کر رہے  
کیا جاتا ہے بعد فراغ وہ عہدہ نہیں نکھا جو تائبہ جو طالب علم پڑھ کر اہل جلسہ کو سنا کر اس  
پر گواہ کر لیتا ہے یہ ایسی بے مثال چیز ہے جو اور سی مدارس تو اور خود میرزا اس ضروری امر  
کی طرف توجہ نہ کر سکا اس سے فقیر بہت زیادہ متاثر ہوا بلکہ مگر اس کا فقیر نے ذکر کیا شاہ  
صاحب اور مدرسین کو ہر جگہ دعا کے ساتھ یاد کیا۔

والسلام

فقیر مصطفیٰ رضا غفرلہ صادی الحجۃ ۱۳۸۵ھ  
آپ کے دارالعلوم فیض الرسول کی بنا دیکھی اور اس کی تعمیر و ترقی پر پوری توجہ دی جس کا نتیجہ یہ  
ہوا کہ تھوڑی سی مدت میں یہ ادارہ اہلسنت کا مرکزی ادارہ بن گیا آج اس دارالعلوم میں اہلسنت کے وہ  
ممتاز علماء خدمت درس پر مامور ہیں جو علم و فضل و ریح و تقویٰ و تصلیب فی الذیون میں ممتاز حیثیت کے مالک

ملہ مصطفیٰ رضا غفرلہ حکم ہمارے شاہزادہ اعلیٰ حضرت مکتوب ہم شیخ الشامی نے ماہنامہ فیض الرسول اگست ۱۳۹۶ء

ہم میں کی وجہ سے وہاں کے فاضل تحصیل علماء کا ایک سب سے ایک خاص و کامیاب پیلہ و مٹی و مٹا ہوا  
کی حیثیت ظاہری میں آپ کی توجہ کامل سے اور آپ آپ کی روحانی تصرفات سے ملک کے ان عظیم  
میں ایک جن کی تعلیم و تربیت مثالی حیثیت رکھتی ہے بلکہ طلبہ کی پرورش و پرورش اور جوانوں کی ضابطہ  
میں فیض الرسول ہے کہ اس خصوص میں بھی درجہ امتیاز حاصل ہے۔ مجھے (مولانا ذاکر فضل الرحمن  
شرر مصباحی ٹکڑا طبع کا لکھ دینی اپنا واقعہ تحریر کر رہے ہیں) اپنے دور طالب علمی کا ایک واقعہ ہمیشہ یاد رہے گا  
میں دہلی العلوم اشرفیہ مبارکپور میں متوسطات کا طالب علم تھا۔ معائنہ شریف کی تعطیل کلاں میں ایک طالب علم  
کسی ضرورت سے مبارکپور آئے اور مدرسہ میں قیام کیا اس کی اطلاع میں ایک نصیبی تہمد (ترجمہ) پہنچے ہوئے  
آگاہ جس کے بڑے کی سلامتی والا حصہ اوپر کو تھا۔ انہاں طالب علم کی نظر پڑ گئی اور نصیبی کو شریفی مسئلہ سے آگاہ  
کمرے کے لئے کہا کہ قیص تہمد وغیرہ کو لایا بیٹنا مکروہ ہے اور استیفاء و اذیت کن ہونے کے ہم نام دینے میں اس  
مسئلے کو پوری کوشش کے بعد فاضل تہمد بھی نقطہ نظر سے دیکھ دیا تھا اور حاصل وہی تھا جو وہاں طالب علم  
کا مقصود کلام تھا لیکن اس طرح مسائل کے جزئیات کی واقفیت کسی طالب علم کے اعلیٰ معیار کو ظاہر کرتی ہے  
یہ اسی درجہ کے طالب علم تھے جس فیض الرسول کے نام سے ہر کہ دوسرے بات چیت سے

اور فیض الرسول کے فیضان کی برکت ہے کہ جتنی گونڈ، نیپال کے بارڈر سے لے کر اندولن نیپال  
بلک علم کا جالاجی آیا ہے گاؤں گاؤں عرصہ سے کتاب اور علم کے دین کی بہتات ہے۔ علاقائی و قلمی سطح  
سے بہت آگے دور دور تک اندولن ملک فیض الرسول کا پتہ فیض جاری و ساری ہے اور آپ تو میرا ملک  
بھی فیض الرسول کے فیض کا پتہ سیال لہریں لینے لگے ہیں اللہ عز و جل فرمے۔ اس مروت خداست کے اخلاص  
نے پانچواں کا قیام ہے کہ فیض الرسول آٹھ اسلامی علوم کا ایک شہر ہے چکاسہ اپنی چند چند امتیازی خصوصیات  
کی بنیاد پر چند شان بھر میں وہ اپنی مثال آپ ہے آج پورے ملک میں اہل جامعہ اشرفیہ مبارکپور کے بعد  
اپنے والد علیہ کے اعتبار سے اپنی نوعیت کا وہ منفرد ادارہ ہے۔ عوام کو دوسرے خواص کو بھی جاننے دینے  
انہیں انھیں کا وہ طبقہ جن کی شخصیت آفاقی اور جن کے فکر و نظر پر مولانا اعظم ہند و جماعت کو اعتماد ہے  
ان کا اعتراف و درجہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اس مروت خدا کے اخلاص سے پانچ کی پیش بہت گہری تھی

لے خیر انجی مشق ہر ماہ فیض الرسول جنوری فروری شروع سے فصلی لکھنؤ شریعتی ہائی اسکول سے لے کر مدرسہ  
بحران مولانا کے شروع سے لے کر جامعہ جلال آباد سے لے کر جامعہ ملیہ اسلامیہ سے لے کر جامعہ ملیہ اسلامیہ

اہل سنت کی یہ استیاری شان رکھنے والی درسگاہ دینی خدمات کی ایک طویل و ستارہ جیسے یہ سچ کہ اس کا کل وقوع بعض معمولی دشواریوں اور پیچیدگیوں کا حامل ہے مگر اس سے بڑا سچ یہ ہے کہ شہر کی تمام علمی اور تہذیبی تعلیم و تربیت میں سمت خارج ہوئی ہے جو قیام مدرسہ کا اولین مقصد ہے آپ نے اس خطہ دور افتادہ کو سارے ہندوستان کا مرجع و مرکز بنادیا اور اس طرح علماء کو فائزادہ سے اور عوام کو مدرسہ سے قریب ہونے اور قیام پانچ ہونے کا موقع فراہم کیا ہے

**وصال** شعیب الاولیاء شیخ المشائخ نے اپنی پوری زندگی خدمت دین اعلیٰ کے لئے وقف کر دی اور روحانی تہذیب کی بکھڑائی میں بسر کرتے ہوئے ۲۲ محرم الحرام ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۴ مئی ۱۹۶۷ء کو ان کا انتقال ہو گیا

میں ایک بھکر ۱۵ منٹ پر نماز عشاء پاجعت ادا کرنے کے بعد ایک بھکر پچیس منٹ پر ملاک حقیقی سے وصال فرمایا انا لله وانا الیہ راجعون ہ۔ براؤل شریف میں آپ کا مندر پاک مرجع خلائق اور منبع فیوض اور بیت ہے اور ہر سال ۲۲ محرم کو آپ کا عرس نہایت اعلیٰ پیمانے پر آپ کے فرزند، رفیقہ جانشین حضرت سیدہ طہریت علامہ غلام عیسیٰ القادر علوی صاحب قلم سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول وناظم علی دارالعلوم کی نگرانی و انتظام میں منایا جاتا ہے جس میں ملک و بیرون ملک کے ہزار ہا پیرو عقیدت مند شریک ہو کر اپنے رہنما کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں اسی موقع پر آپ کی عظیم یادگار دارالعلوم فیض الرسول کے یونٹی اجلاس میں فارغ التحصیل علماء و قراء و حفاظ کی رسم دستار بندی بھی ادا کی جاتی ہے۔

**آپ کی اولاد** آپ کی زوجہ اولیٰ سے چار صاحبزادے (۱) صاحبزادہ مولوی محمد یعقوب مرحوم (۲) سیدہ طہریت مولانا صوفی شاہ محمد صدیق احمد صاحب علیہ الرحمہ سابق سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول (۳) مولوی علی حسین مرحوم (۴) صاحبزادہ مولوی فاروق احمد مرحوم سابق منبر دارالعلوم فیض الرسول اور دو صاحبزادیاں۔ اور زوجہ ثانیہ سے تین صاحبزادے (۱) سیدہ طہریت حضرت علامہ غلام عبدالحق علوی صاحب قلم سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول وناظم علی دارالعلوم مذکور (۲) صاحبزادہ ڈاکٹر غلام علی القادر شاہ ثانی بل، ایو، ایم، ایس علیگ (۳) صاحبزادہ غلام عبدالقادر راجی ایل، ایل، ایم علیگ اور دو صاحبزادیاں۔

**نورانی خواب اور قطب مدنیہ کی تعبیر** مولانا محمد حنیف غفری ناظم شیعہ، محدث دارالعلوم محمدیہ بی بی جوشتہ میں اپنے سفر حج و زیارت پر تھے یہاں کرتے

ہیں کہ باقی معروف کہ سال حرمین طہیین کی ماضی نصیب ہوئی وہاں دستور یہ تھا کہ ایک ڈاکری میں پیرہن  
 دو کاغذ باندی سے درج کرتا ہمارے قافلہ میں ۲۷ روزاثرین تھے۔ محرم الحرام ۸۹۷ھ کے آخری عشرہ میں  
 عارف ربانی محمد دومی و مطاعی سیدی شاہ حضرت مولیٰ محمد یار علی صاحب قبلہ علی المرتضیٰ الرضوانی کو  
 میں دیکھا اور خوب جی بھر کر خدمت کی چہرہ و انتہائی نورانی دنیا باں زیر لب سکراہٹ۔ علامہ اور چہار جانب علامہ  
 طلحہ عوام و خواص کا بے پناہ جمیع ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انوار الہی و جہات نبوی کی مسلسل بارش خوری ہے  
 اعلیٰ ایک طرف سیدی و مرشدی الحاج علامہ عبدالعزیز صاحب قبلہ کھڑے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ حضرت  
 شاہ صاحب قبلہ کافک کھٹکے اظہار کیا ہے جن اذکار و اظہار حمد ہے ایک ایک یہ اعمال لگاتار  
 کیا کرتے جمیع اور علامہ و عوام کا اجتماع۔ اس مقام پر لڑائی جو آب بھی سمجھیں آگیا کہ کیوں نہ ہو کہ ایک علامہ  
 بانڈو عاشق رسول کا مسکن وطن ہے۔ ہمارے قافلہ کے مولیٰ محمد صدیق صاحب دہلوی نے مجھے پہلے دیکھا  
 اٹھا اور خواب بیان کیا اور بتایا حرم مجسم کہ میں حضرت کی زیارت سرت و برکت ہے اور ان کی مقبولیت کہ بیک  
 ہے لیکن پریشانی بھی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت قبلہ کا انتقال ہو چکا ہے تاہم شیخ نوٹ لکھی گئی پھر شیخ  
 کو اطلاع ملی مدینہ طیبہ روانہ ہے مدینہ پاک میں سید الامام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کے تلمیذ برہن  
 حضرت علامہ ضیاء الدین صاحب ہاجر مدینہ کی خدمت میں ماضی دی اور حضرت شاہ صاحب قبلہ  
 کے بارے میں جو خواب دیکھا تھا اس کی تعبیر دیاقت کی آپ نے فرمایا "ہاں ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ  
 حق تعالیٰ کے ولی ہیں یہ بھی واپسی ہوئی تو حضرت شاہ صاحب قبلہ مدینہ کے تلمیذ مولانا محمد صدیق  
 صاحب قبلہ سے ملاقات ہو گئی آپ نے بھی ۲۷ عمر الخیر فرمایا۔ برکت میں نے کہا کہ حرمین طہیین کی زیارت کلمہ  
 عشق و محبت وہاں ایک عارف ربانی کی زیارات اذان کے جلو میں علامہ طلبہ اور عوام و خواص کا بے پناہ  
 ہجوم اندر بہر و دکتا ہوا اور فجر کا وقت اور علامہ زیر لب سر اور مسکراہٹ زیر لب گویا یہ سب بتا رہے تھے

الموصوف جمدیو صل العیوب المی الحییب علیہ

شیخ الشیخ شعیب الاولیاء حضرت شاہ محمد یار علی صاحب قبلہ حضرت  
 تعالیٰ علیہ کو سلسلہ مالک قادریہ و سلسلہ چشتیہ نظامیہ و سلسلہ نقشبندیہ و  
 سہروردیہ کے مشائخ کرام سے خلافت و اہانت حاصل تھی آپ کو آپ کے مشائخ کرام نے اپنے کلمات الہی

لہ محمد بن حنیف اعظمی مولانا ابیہامد بن الرسول علیہ السلام

دوسرا دعویٰ سے خوب خوب نوازنا تھا جس کا فیضان آج بھی جاری و ساری ہے۔

## مرشد بیعت

حضرت شاہ محبوب علی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ آپ کے مرشد بیعت ہیں جو سلسلہ قادریہ کے مسلم الثبوت بزرگ تھے آپ ان کے دست اقدس پر بیعت ہوئے اور ان سے خلافت و اجازت حاصل کی اور ایک عرصہ تک آپ کی خدمت میں رہ کر روحانی فیوض و برکات سے مستفید ہوئے حضرت شاہ محبوب علی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کا مزار پاک ڈھلنوی شریف ضلع فیض آباد میں ہے جو مرجع خلافت ہے ایک عالم آپ کے فیوض و برکات سے مالا مال ہو رہا ہے۔ آپ نہایت متواضع اور کسب الخراج جنگ تھے عزت پسندی و گوشہ نشینی کے باوجود بھی حیات ظاہری میں آپ کے کشت و کرامات کا ذکر سن کر کشاں کشاں لوگ حوق و روق آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر بلا واسطہ فیضیاب ہوتے تھے اور بعد وصال بھی حضرت شاہ محمد یار علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آفاقی شہرت کے سبب لاکھوں لوگ داخل سلسلہ ہو کر بالواسطہ مستفید ہوئے اور رہتی دنیا تک مستفیض ہوتے رہیں گے۔

## مرشدین اجازت

حضرت شعیب الاولیاء کو سلسلہ عالیہ چشتیہ میں اپنے وقت کے عظیم ترین بزرگ قبل الاقطاب حضرت شاہ عبد اللطیف صاحب قبلہ سے خلافت و اجازت حاصل تھی حضرت قطب الاقطاب اتباع سنت اور احیاء ملت کی وجہ سے اپنے معاصرین بزرگان دین میں امتیازی شان کے حامل تھے غالباً یہی وجہ تھی کہ حضرت قطب الاقطاب سے (سفر ہجرت کے موقع پر) امام اہلسنت فاضل بلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بوقت ملاقات نہایت اعزاز و اکرام سے پیش آئے اور پہلو پہلو بیٹھ کر گفتگوں شریعت و طریقت کے دوز و اسرار پر گفتگو فرماتے تھے آپ کی نظر کیا اثری کی تاثیر ہے کہ آپ کی بارگاہ سے اکتساب فیض کے بعد حضرت شعیب الاولیاء کی اتباع شریعت و استقامت فی الدین میں وہ نکھار پیدا ہوا کہ اپنے اس وصف میں وہ اپنے اکثر معاصرین و اقران پر سبقت لے گئے بلکہ ایک سو تیس سال کی عمر میں جب کہ آپ مرض الموت میں مبتلا تھے صنف و نقابت اس درجہ کہ دو مصرعے کے سہارے پر بھی دو قدم چلنے سے معذور تھے مگر اس حالت میں بھی نماز اجماعت کے اس قدر پابند تھے کہ کبھی تکبیر اولیٰ نہ فوت ہوئی۔ آپ باکرامت بزرگ اور قدامت رسیدہ ولی تھے آپ سے سیکڑوں کرامتوں کا ظہور ہوا انھیں کرامتوں میں سے ایک روشن کرامت یہ ہے کہ حضرت شعیب الاولیاء شاہ محمد یار علی علیہ الرحمہ جب ایک بار آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو فرشتے



ہوئے وقت آپ نے حضرت شاہ صاحب کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر اس طرح ارشاد فرمایا کہ  
 "میاں نماز تو نماز جماعت تو جماعت احبہ تکبیر اولیٰ نہ چھوٹے اور یہی نماز اللہ تعالیٰ سے  
 ملاوے گی۔"

حضرت شاہ عبداللطیف صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کی زبان مبارک سے ادا ہونے والے یہ چند  
 جملے حضرت شاہ سچل یا رعلی صاحب قبلہ قدس سرہ کے لئے پتھر کی گیرین گئے اس واقعہ کو کہ دیش لکھنؤ  
 سال گذر گئے تھے لیکن سفوحِ حضورِ معنوت ہی سمتِ پیادگی کی حالت میں بھی شیخ طریقت کے نامہاں کلمات کو  
 (پہن زبیدی کا اہم معمول بنائے رہے یعنی نماز تو نماز جماعت تو جماعت کبھی تکبیر اولیٰ بھی آپسخت نہ ہوئی۔  
 جو بات دل سے نکلتی ہے اثر رکھتی ہے  
 پر نہیں طاقت برد از فکر رکھتی ہے۔

(۲) سلسلہ نقشبندیہ سہروردیہ میں آپ کو حضرت شاہ عبدالشکور صاحب قبلہ جھونسی علیہ  
 الرحمہ والفرقان سے بھی خلافت و اہانت حاصل تھی حضرت شاہ عبدالشکور صاحب قبلہ علیہ الرحمہ اپنے ذات  
 کے صاحب کشف و کرامت و صاحب تعریف و تہنیک تھے۔ جھونسی شریف آری پوریش کے مشہور شہر الگواہ  
 کے قریب ایک مہتمم تھے۔

حضرت شیخ الشارح نے صرف پوری خوش نصیب حضرت کو اپنی اہانت و ملامت  
 آپ کے خلفاء سے سرفراز فرمایا جن کے سامنے حضرت تارک کے ساتھ وجہ ذیل ہیں۔

(۱) یہ طریقہ تہجد و سبوح حضرت صوفی شاہ محمد صدیق اعظم صاحب علیہ الرحمہ (دستی  
 سپاہ نشین قائمہ فیض الرسول و آلہ علیہ السلام)

آپ کی شخصیت حضرت عیسیٰ الایام کی بہت سی خصوصیات کے مطابقتی آپ کی عبادت و ریاضت تقویٰ  
 و مہارت تسلط فی الدین یہ وہ آئینے ہیں جن میں حضرت شاہ صاحب قبلہ کی جھلک ملتی تھی آپ نے ان تمام  
 روایات کو زندہ رکھنے کی کوشش کی جو حضرت علیہ الرحمہ کے اخلاق و کردار کے لئے امتیاز تھیں۔ سلسلہ  
 قادریہ، چشتیہ، یار علیہ کی توسیع میں آپ کا نمایاں کردار ہے۔ آپ کی عبادت و ریاضت و تسلط فی الدین کو

لے جلال الدین احمد علی مفتی طائر دہلوی فیض الرسول و آلہ

مفتی حاجت اللہ علیہ السلام دہلوی فیض الرسول و آلہ

دیکھ کر حضرت شیریں بیگم اہلسنت مولانا حشمت علی خان صاحب و حضرت علامہ الحاج الشاہ مصطفیٰ رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خلافت و اجازت مرحمت فرمائی آپ یا علوی حضرت اور عام مسلمان اہلسنت کے ماحول میں حضرت خلیفہ صاحب قبلہ کے لقب سے معروف و مشہور ہیں۔ آپ نے طویل عمارت کے بعد ۱۸ رجب المرجب ۱۴۱۳ مطابق ۲۴ جنوری ۱۹۹۷ء جمعہ کا دن گذار کر شب میں سقریہ اہرنیکہ داعی اہل کولیک کہا اور مالک حقیقی سے وصال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دارالعلوم اور اس کے متعلق اداروں اور زمین و متوسلین کے لئے یہ حادثہ قیامت سے کم نہ تھا کیونکہ دارالعلوم کا وہ عظیم محسن اس سے رخصت ہو گیا جس نے اپنی پوری زندگی ادارہ کی ترقی و فروغ کے لئے مسلسل جدوجہد کے ساتھ وقف کر رکھی تھی۔ حضرت خلیفہ صاحب کے انتقال کے بعد صاحبزادہ اکبر خلیفہ و مبارک و لا غلام عبد القادر صاحب شمسی نائب اہم دارالعلوم آپ کے جانشین ہیں۔

(۲) پیر طریقت حضرت پیر علی التین صاحب قبلہ (رحمۃ اللہ علیہ) آپ حضرت شعیب الاولیاء کے مرشد بیعت حضرت شاہ محبوب علی صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کے چھوٹے صاحبزادے ہیں اس خصوصیت کی بناء پر حضرت شعیب الاولیاء کی خصوصی توجہ ان پر رہی چنانچہ موصوف برائوں شریف میں شعیب الاولیاء کے زیر تربیت رہ کر ظاہری و باطنی علوم و معارف سے بہرہ مند ہوئے اور حضرت شعیب الاولیاء نے ان کو خلافت و اجازت مرحمت فرما کر نوازا اور آپ محبوبی و علوی فیوض و برکات کے طفیل ایسے نکھرے کہ تعلوی و طہارت مزاج کی سادگی کی علامت بن گئے۔ تقدس آپ کے پیرے سے مترشح ہوتا رہتا ہے عوام سے دوری اور ایک طرح کی بروقت عزت نشینی کے باوجود خواص کے ایک کثیر طبقہ کے مرجع عقیدت ہیں اور عوام و خواص میں یکساں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کے سایہ عاطفت کو فائز کائنات سلسلہ پیر ذلّا فرمائے (آمین)

(۳) پیر طریقت قائد اہلسنت حضرت علامہ غلام علی قادری صاحب قبلہ علوی سجادہ نشین

خانقاہ فیض الرسول و ناظم اعلیٰ دارالعلوم

حضور شعیب الاولیاء نے انہیں اپنے دور اخیر میں اجازت و خلافت کی گراں بہا نعمت و اعزاز سے نوازا چنانچہ

لے حافی ہاشم ملک مولانا ہاشم الرحمن الرسول ستر اکو بر سر ۱۴۱۳ ھ روداد دارالعلوم فیض الرسول فروری ۱۴۱۳ ھ

۱۴۱۳ ھ حافی ہاشم ملک مولانا ہاشم فیض الرسول ستر اکو بر سر ۱۴۱۳ ھ

ہی سے موصوف پر حضرت علیہ الرحمہ کی خصوصی شفقت و عنایت درجہ محبت کا غیر معمولی اندازہ جہاں دیگر متقدمین کے لئے باعث حیرت تھا وہاں دیگر صاحبزادگان کے لئے باعث رشک بھی تھا حضور کی اس غیر معمولی شفقت و ریا پر متحیر حضرات کے حیر کو دور کرنے کے لئے ایک بار حضرت نے مریدین متقدمین کے بیچ "ہو میں" کو اپنا نالوش شفقت میں لے کر کیا کرتے ہوئے فرمایا کہ

"مجھے اپنے اس بچے پر ناز ہے اور وہی خدمت کے سلسلہ میں میری اس سے بہت سی توقعات وابستہ ہیں۔"

فائز شعیب الاولیاء کی روحانیت کا یہ مدقہ ہے کہ موصوف کو علوم ظاہری میں ایسا کمال حاصل ہے جو آج کل کے خائفانہی صاحبزادگان کی موجودہ علمی مسابقت و قابلیت کو دیکھتے ہوئے ایک انوکھی بات ہے۔ آپ نے شہسوم میں درس نظامی کی تکمیل کی مولانا مصلوی صاحب کو سند فضیلت کے ساتھ ساتھ سند تجرید و قرابت بھی تفویض ہوئی موصوف نے فراغت کے بعد بھی حصول علم کا جذبہ جوان رکھا اور فراغت سے پہلے چارہ ہجداپ نے مندرجہ ذیل امتحانات دیئے۔ مولوی، عالم، فاضل (دینیات)، فاضل (ادب)، فاضل (مطالعات) فاضل (طب)، منشی کمال (تاریخ ادبیات ایران و معقولات) کامل (دانش) کامل (ہندی)۔ ان اسناد سے آپ کے علمی ذوق و شوق کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ موصوف نے یوں تو ہر فن کو محنت اور لگن سے چڑھا ہے مگر منطق سے خصوصی دلچسپی رہی ہے چنانچہ جب آپ نے فراغت کے بعد اسی ادارہ میں بحیثیت استاد کام کرنا شروع کیا تو اکثر معقولات ہی کی کتابیں زیر تدریس تھیں جب تمام مروجہ درسی کتب پڑھا چکے تو دفعہ مزاج میں کچھ اس طرح تبدیلی ہوئی کہ بجائے منطق و فلسفہ کے علوم عقلیہ بالخصوص فقہ سے طبیعت مانوس ہوئی اور تمام علمی تدریسی ذمہ داری پر صرف کرنا شروع کیا اس فن سے اس قدر مانوس ہوئے کہ ایک سال کی عبوری مدت میں بحیثیت مفتی دارالعلوم کے اختتام کی ذمہ داری بھی منجھائی مگر اپنے تبلیغی دھول اور دیگر مصروفیات کے سبب یہ ندرت ایک سال سے زیادہ انجام نہ دے سکے۔ دارالعلوم فیض الرسول میں آپ کے کل دس سال تک علمی خدمات انجام دیں تھے اپنی مدت تدریس کے دوران شوسلٹ و مستیات کی اکثر کتابیں عمدہ طریقے پر پڑھا چکے ہیں انڈیا تعلیم کی کہنا سبحان اللہ اور صرف مدرسہ ہی نہیں بلکہ مصافحہ میں ملک و بیرون ملک رسائل و جرائد میں وقتاً فوقتاً آپ کے مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں

ملہ عارف نشر کے مولانا محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی نے مولانا محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی کے حق میں یہ تحریر فرمائی ہے

اور بحیثیت مدیر ماہنامہ فیض الرسول کو نکھارنے اور اس کا معیار بلند کرنے میں آپ کی ذات کا یہی سہہ۔  
 واداعلم فیض الرسول کی تعلیمی و تعمیری سرگرمیوں کو تیز کر کے لے جانے کے منزل تک پہنچانے میں شب  
 وروز مصروف عمل ہیں انشاء اللہ دین حق کی خاطر تبلیغی دورے بھی کرتے ہیں بیرون مہند کا بھی تبلیغی سفر کرتے  
 ہیں مسلک اعلیٰ حضرت کے دفاع میں ہونے والے مناظروں میں بھی پہنچتے رہتے ہیں جس کا وہاں لشکر و لیا کا  
 سادہ کنی مناظرہ اس میں بھی آپ کی شرکت رہی، چونکہ کٹر اور بڑے جھنڈا لگنے کے مناظرے میں بھی آپ کی عموماً  
 حیثیت رہی ہاں آپ نے سیاسی و قومی اجتماعات میں بھی شریک ہو کر وقف اہلسنت کی وضاحت کی۔  
 موصوف مستحکم عزم و ارادہ کے مالک ہیں اور اسلام و سنیت کی ہر گتھی جانے پر نشر و اشاعت کا عزم رکھتے  
 ہیں تمام سلاسل کی اجازت و خلاف آپ کو حاصل ہے والد ماجد کے علاوہ سید العلماء حضرت سید شاہ  
 آل مصطفیٰ صاحب قبلہ برکات کی علیہ الرحمہ سے بھی اجازت مل رہی ہے حضرت شیخ العلماء نے ررا مبارک "الذی  
 والہابی اصابید الحدیث و سلاسل الاولیاء" کی جملہ اجازتیں عطا فرمائیں یہ اسی طرح سلسلہ سلسلہ  
 ضیائیہ و سلسلہ رضویہ مصطفویہ کی بھی آپ کو اجازت حاصل ہے۔

پیر طریقت مولانا صوفی شاہ محمد صدیق اسلم صاحب سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول (واقعہ)  
 کے انتقال کے بعد حضرت شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کی رجسٹری بابت خانقاہ ۷۱-۵-۲ کے مطابق ارکان  
 مجلس عالمہ خانقاہ فیض الرسول کی ہنگامی میٹنگ ۶ فروری ۱۹۹۲ء کو منعقد ہوئی جس میں بمطابق رجسٹری  
 بانی خانقاہ انتخاب فیضی کے لئے چالیس آدمیوں پر مشتمل علماء و علماء و متبعین شریعت کا وفد تشکیل دینے  
 کے لئے ۴ مئی ۱۹۹۲ء کی تاریخ مقرر کی گئی تھی یا درہے اس میٹنگ میں بشمول دیگر سبھی معزز ارکان کے  
 حضرت علامہ بدالدین اسلم صاحب قبلہ علیہ الرحمہ دستوفی ۷ (رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ) شریک تھے  
 انہیں کی نگرانی و تائید سے مذکورہ فیصلہ ہوا۔ اور اسے پورے پمفلٹ، اخبارات کے ذریعہ شہر کیا گیا پھر تاریخ  
 متعین ہوا کی ہوئی جماعت مسلمین کے اجلاس میں ارکان مجلس عالمہ خانقاہ کی نگرانی میں چالیس آدمیوں کا وفد  
 مطابق ہدایات بانی خانقاہ تشکیل دیا گیا جس نے پانچ مئی کو اپنے اجلاس میں جو زیر صدارت شیخ الحدیث  
 حضرت علامہ محمد یوسف نعیمی اشرفی منعقد ہوا جس میں اتفاق رائے سے حضرت شہزادہ شعیب علیہ السلام

نے مارف اکثر ملک مولانا ماہنامہ فیض الرسول متبرک اکٹوبر ۱۹۹۲ء سے غلامی الخ مڈاکٹر مولانا مذکورہ علامہ بستی علیہ السلام کی طرف  
 سے رجسٹری کا عدالت خانقاہ فیض الرسول

علامہ غلام عبد القادر علوی رحمۃ اللہ علیہ کو خانقاہ فیض الرسول کا سجادہ نشین منتخب کیا گیا ہے جب کہ تقریرات حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد صاحب قبلہ اچھلوی نے جو وفد کے ایک رکن تھے یہ کہتے ہوئے حضرت صاحبزادہ صاحب کی سائیدگی۔

”ایک راوی سے بھی پوچھا جائے تو وہ بھی آپ ہی کی تائید کرے گا۔ حضرت شاہ صاحب کی سلسل میں تو کیا بلکہ پورے خاندان میں ان سے زیادہ بیدار مصلح اور باصلاحیت کوئی ہے۔ سجادہ نشینی کے منصب پر فائز ہونے کے بعد صاحبزادہ موصوف حضرت شعیب الاولیاء کے نقش قدم کو مشعل راہ بنا کر خانقاہ کی دیرینہ روایات کو زندہ و تابندہ رکھنے میں کوشاں ہیں خانقاہ کے سبھی مروج و معمول تقریبات بالخصوص عرس یار معلوی میں آپ کی نگرانی و حسن انتظام نے نمایاں نکھار پیدا کر دیا ہے۔ آپ کے سجادہ نشین منتخب ہونے کے بعد مجدد و مجددین ہند کے سوا کفر خانقاہوں کے مشایخ بین الاقوامی شہرت کے حامل قائدین اہلسنت و علم و دانش و دل نے مبارکباد پیش کی اور اپنی مسرت کا اظہار کیا۔ دینیات کے منیت کی مشہور شخصیت علامہ ارشد القادر ری کے مکتوب کے چرچے ملتے ملاحتہ ہوں۔“

حضرت صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ القادر علوی دامت برکاتہ سجدہ نشین تھے۔ ان کے محبوب بنوں رسول ملازم مشہورین رحمۃ اللہ علیہ حکیم حسن دیرکات۔

”مولانا جمال صاحب کبریٰ ایس خان خانقاہ فیض الرسول کے فیض کی اطلاع دی تو بے انتہایت مسرت میں ہوں لکن اس سبب بہت کم عرصہ ہی شخصیت خیزی کی جو علامہ صاحبزادہ صاحب کو اس عظیم و بڑے سعادت کا اندازہ نہ ہو جی تو یہ کہ ایک سفر پر بھیجیں۔“ رحمۃ اللہ علیہ۔

راقم سطوح اخیر میں حضرت شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کی رجسٹری باہمت خانقاہ کی نقل پیش کر دینا از بس ضروری سمجھا ہے۔ تاکہ شعیب الاولیاء کی سب سے نفسی ایثار و خلوص و ملکیت نیز عاشق و معنول مجتہد اعظم امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی ذات اور ان کے مسلک سے وابستگی کا اندازہ لگایا جاسکے۔

**نقل رجسٹری خانقاہ فیض الرسول براؤں شریف**  
میں کہ مولوی محمد یار علی ولد قمر علی ساکن براؤں ناٹکا دریا پور پور گوندہ ناٹھی

پورب ڈاکٹر سکھو کی ضلع بسو کا ہوں۔ جو مقرر خانقاہ قادریہ چشتیہ فخریہ نظامیہ کا صاحب سلسلہ پیر ہوں عفر

لہ درجہ اولیٰ ان و در منتخب ہوتے منتخب سجادہ نشین خانقاہ۔ وہ مقرر خانقاہ قادریہ چشتیہ فخریہ نظامیہ کا صاحب سلسلہ پیر ہوں عفر خانقاہ فیض الرسول مشہورین ۹۷-۹۸-۹۹ لہ پور مساحت اولیٰ ان و در سعادت قریب

سلسلہ مذکورہ میں مسلمانوں کو بدعت کر کے دین اسلام کی اشاعت کرتا ہے۔ مقررے مسلمانوں کی دینی ملی مفاد کے پیش نظر خانقاہ فیض الرسول تعمیر کرایا جس میں مکتبہ مسجد دارالعلوم نیز خود مقرر کار ہاشمی مکان ہے۔ چوں کہ مقرب متعین العز ہو چکا ہے اور نہیں معلوم کہ پیمانہ شریک لبریز ہو جائے اس لئے مقررہ حالت درستگی ہوش و حواس چند مزدوری باتیں سپرد ظلم کرتا ہے تاکہ آئندہ مقرر کی عدم موجودگی میں کسی قسم کا کوئی رخنہ پیدا نہ ہو سکے۔ مقرر کی رو بہ اولیٰ سے چار لاکھ مسلمان محمد یعقوب و محمد صدیق و علی حسین و فاروق علی اور زینبہ ثانیہ سے دو لاکھ مسلمان (غلام عبدالقادر، سیف اللہ ثانی اور غلام عبدالقادر) سیف اللہ ثالث میں پلے مقرر نے اپنی ہائے مذکورہ ترکہ اور حقوق اپنی اولادوں کو تقسیم کرتے ہوئے نورجہ اولیٰ کے مذکورہ بالا لوگوں کو دو قطعہ مکان سفال پوش و گھاری واقع ہراؤں نانکار و اسنگو اپر پچھرو پرگنہ مذکور اور زینبہ ثانیہ سے دونوں لوگوں کو ایک قطعہ مکان جو اعلیٰ فیض الرسول کی مسجد کے شمالی جانب ملحق خانقاہ فیض الرسول واقع ہے دے دیا ہے۔ اب رہا خانقاہ فیض الرسول کا مسئلہ تو اس کے بارے میں قوانین درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

۱۔ چوں کہ خانقاہ فیض الرسول عام مسلمانوں کی خارج و سپردی سے متعلق ہے اور مقرر نے اس کو مسلمانان اہلسنت ہم عقیدہ اعلیٰ حضرت امام احمد ربیلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ملکیت فی سبیل اللہ قرار دے دیا ہے لہذا خانقاہ فیض الرسول کی جائیداد کسی شخص واحد کی ملکیت ہرگز قرار نہ پائے گی۔

۲۔ خانقاہ مذکور کی سجادہ نشینی کا اہل و وہم خاص ہو گا جو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا ربیلوی کا ہم عقیدہ ہونے کے ساتھ ساتھ مستبد عالم باطل اور انتظامی امور میں بیدار مغز اور مؤثر و شیار ہو۔ سندی عالم نہ ہونے کی صورت میں باقی اوصاف کا حامل ہونے کے کم از کم اتنا ضروری ہے کہ وہ عقائد فقہ اہلسنت سے آگاہ و جاوہر حق یوں کی مدد سے حسب ضرورت دینی مسائل کو جتا سکے۔

۳۔ سجادہ نشینی کے انتخاب کا طریقہ کار یہ ہو گا کہ پہلے مسئلہ انتخاب کی تاریخ کا میرے مریدوں مسعود علی اور عام مسلمانوں میں اعلان کیا جائے پھر اس تاریخ میں آئی ہوئی جماعت مسلمین ایسے چالیس آدمیوں کا ایک وفد تیار کرے جو اہلسنت کے علماء مسلمار و متبعین شریف ہم عقیدہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا پر مشتمل ہو یہی وفد حوام کے جذبات کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنی متفقہ رائے سے سجادہ نشین کا انتخاب کرے۔ وفد

لے جس وقت یہ رجسٹری ہوئی تاہم کی پیدائش نہ ہوئی تھی راج

مذکور کے درمیان اختلاف رائے کی صورت میں وہ شخص سجادہ نشین متعین ہوگا جس کے حق میں کثرت ملے ہوگی۔

۳۔ اگر میری نسل میں کوئی ایسا شخص موجود ہو جو دفعہ کوہ کے نزدیک دفعہ ۲ کے مطابق اوصاف سجادہ کی حامل ہے تو وہ مذکورہ کسی کو سجادہ نشین مقرر کرے۔ اور اگر متعدد اشخاص ہوں تو دفعہ کوہ یا اتفاقاً عدداً یا کثرت رائے سے جس کا انتخاب کر دے وہ سجادہ نشین مقرر ہوگا۔ پھر اگر میری نسل میں اوصاف سجادہ کی کوئی شخص حامل نہ ہو تو دفعہ کوہ میرے مریدوں میں کسی کو منتخب کرے۔ پھر ان میں سے کسی کو اپنی اہل نہ ہو تو غرضاً بہت سے میں کسی کا انتخاب کرے۔ سجادہ کی نامزدگی کے وقت دفعہ ۱ کی پابندی بہر حال لازم ہے۔

۵۔ اگر سجادہ نشین اپنا ولی عہد مقرر کرنا چاہے تو دفعہ ۱ اور دفعہ ۲ کی شرائط کی پابندی لازمی ہوگی۔

۶۔ سلسلہ عالمیہ محمدیہ لطیفیہ یا رنکویہ میں وہی سجادہ نشین رعیت کر سکتا ہے جو میری جانب سے بالذمت یا بالواسطہ جائز و خلافت پایا جاوے۔

۷۔ دارالعلوم فیض الرسول کی نظامت علیہ کے فرامین کی انجام دہی اور اس کا انتظام و انصراف میرے ہاتھ یا دارالعلوم فیض الرسول کے سجادہ نشین ہی کو کرنا ہوگا نیز قواعد الاولیٰ شریف و دہب شریف اور قرآن مجید کی تقریرات جیسے کہ خانقاہ مذکور میں رائج ہے تا آخر مکاتبات سجادہ نشین کے لئے لازم و ضروری ہے۔

۸۔ مقرر فی الحال اپنے لئے محمد صدیق احمد کو اس خانقاہ کا سجادہ نشین مقرر کرتا ہے لیکن ان کے بعد سجادہ کی اکثر دفعہ ۱ کے مطابق ہی ہونا چاہیے گا۔

۹۔ خانقاہ فیض الرسول دارالعلوم فیض الرسول کے داخل و خارج معاملات کی نگرانی کے لئے مقرر صاحب قول حضرات مستیان چودھری دوست محمد ساکن دھندہ راب ان کی جگہ پہ مولانا غلام عبدالقادر چشتی نائب منیر دارالعلوم مذکور کس ہیں) و مولانا عبدالرحیم احمد صدر الدین دارالعلوم مذکور راب ان کی جگہ پہ مولانا غلام غوث صاحب علوم صدر الدین دارالعلوم دارالعلوم سکینہ دھوراجی گجرات) و مولانا محمد ضیف صاحب دسوی فاروق احمد (راب ان کی وفات کے بعد ان کی جگہ صاحبزادہ علامہ غلام عبدالقادر علوی جہتم فیض الرسول رکس ہیں) و مولوی محمد اسحاق ساکنان بڑاؤلی و مولوی محمد يوسف ساکن تانپارہ و ابو ضیف احمد صاحب ساکن ٹھٹھیا عالم پشٹون ایک کیٹیٹ بناتے ہیں اور اس کا نام مجلس عالمہ رکھتا ہے۔ غلیہ مولانا صدیق احمد کے لئے مجلس عالمہ کا مشورہ لازم عمل ہے گا اور اس طرح ان کے بعد دیگر سجادہ نشینان کے لئے بھی۔

۱۰۔ میرے مقرر کردہ سجادہ نشین یا آئندہ سجادہ نشین میں اگر معاذ اللہ کوئی مذہبی خرابی پیدا ہو جائے یا

اس کے کسی حرکت سے مقاصد غافلانہ کو نہیں پہونچے تو اس سجادہ نشین کو مجلس عاملہ محض کے فائز کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے کر دفعہ ۱۰ کے مطابق کسی سجادہ نشین کا تقرر کر دے۔

۱۱۔ مجلس عاملہ میں سے اگر کوئی شخص استعفیٰ دیدے یا انتقال کر جائے تو الیکشن صاحب بصیرت و نڈاری مصلح العقیدہ مسلمانوں کے انتخاب سے وہ جگہ پر کی جائے۔

۱۲۔ اگر کان مجلس عاملہ کے لئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کا ہم عقیدہ ہونا ضروری ہے ورنہ وہ منصب کفایت سے خارج ہے اور اس کی جگہ دفعہ ۱۰ کے مطابق پر کی جائے۔

۱۳۔ مریدین معتقدین اور عام مسلمانان اہلسنت اس نظام کو خصل خلافت راشدہ قائم رکھیں اور ہر سجادہ نشین کو پوری نشین ہو کر صابرا کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنا ہوگا۔

**نوٹ۔** اس کے بعد دستاویز کے شروع میں مذکور مکانات و جائداد کی تفصیل اور چوہدری وغیرہ درج ہے۔

دستخط محمد یار علی بقلم خود

گواہ محمد یوسف بقلم خود

گواہ محمد اسحاق بقلم خود

تاریخ ۱۱-۵-۲۰



از حضرت علامہ الامام ابو عبد اللہ  
الحاج الاسلامی مدظلہ العالی

# تعارف

فقیر ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی صاحب فتاویٰ فیض الرسول

استاذ گرامی فقیر ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد صاحب قبلہ امجدی سربراہ  
شعبہ افتادہ کی قدآور فقیہی بصیرت کی حامل شخصیت ادارہ فیض الرسول کے اسس گوہر نیلاب کی  
حیثیت رکھتے ہیں جس کی تابانی سے دور و درنگ لوگ مستفیض ہو رہے ہیں۔ ان کی شخصیت پر غیر  
میں اپنی مذہبی خدمت اور دینی و فکری نگارشات کے لئے معروف صاحب طرز ملکات حضرت  
مولانا عبدالمبین صاحب نعمانی رکن الجمع الاسلامی مبارکپور دارمعلم کلمہ کے ارباب و اولاد اشاعت  
فیض الرسول کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے مطبوعات افتادہ از تحریر فرما کر مفتی صاحب قبلہ کا تعارف  
کراتے ہوئے ان کی علمی و فقیہی خدمت کو اجاگر کرنے کی بھرپور اور کامیاب کوشش کی ہے۔ جسے ہم مولانا  
نعمانی صاحب کے شکوے کے ساتھ شامل اشاعت کر رہے ہیں۔

دور دور

فقیر ملت محسن اہلسنت حضرت علامہ الحاج حافظ مفتی جلال الدین احمد امجدی دامت برکاتہم مفتی  
دستاز دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف کی ذات بابرکات، معاصرین اہلسنت میں اس لحاظ سے  
بڑی منزلت رکھتا ہے کہ آپ بیک وقت ایک جمید عالم، محقق مفتی، امایہ نازندہ رس، خوش بیان مقرر اور  
شائدا مصنف ہیں، اپنی ساری خوبیاں کسی ایک انسان میں شاذ و نادر ہی جیسے جو پائی ہیں۔

فتاویٰ فیض الرسول کے مصنف حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی مدظلہ العالی اپنے ذی علم  
علامہ اور گرانقدر اصلاقی و علمی تصانیف کے ذریعہ ہندوپاک ہی نہیں دیگر بیرون ملک ایک ہی جیسی مستند  
و معروف ہو چکے ہیں تاہم آپ کی سب سے عظیم فقیہی خدمت فتاویٰ فیض الرسول مدظلہ العالی کی شکل میں جب منظر عام پر  
جلوہ کر ہوئی تو بعض اہل علم کی خواہش ہوئی کہ مصنف مدظلہ العالی کا تعارف اس میں شامل ہوتا تو بہتر

تھامناہیں شہزادہ شعیب الاولیاء حضرت علامہ غلام عبدالقادر علوی ہتم دارالعلوم فیض الرسول اور بعض دوسرے احباب کی درخواست پر اس بڑے فتاویٰ کے حصہ دوم میں ناچیز حضرت فقیہ ملت کی حیات و خدمات کا ایک مختصر جائزہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ جن میں خاص طور سے علی و اصلاحی اور فتنی پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے گی۔

اسانڈہ و تلامذہ اور دیگر حالات زندگی کے تفصیلی ذکر سے قصداً صرف نظر کیا جا رہا ہے کہ یہ تذکرہ کافی طویل نہ ہو جائے تاہم مختصر تاہم ہی گوشوں پر روشنی ڈالی جائے گی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)  
ذیل میں سب سے پہلے عام حالات مختصر ملاحظہ کریں پھر فتاویٰ فیض الرسول و دیگر نقلی خدمات کا بیان ہو گا۔

### پیدائش و نسب

۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۲ء کی کسی تاریخ کو اوجھانگج ضلع بمبئی (حند) میں فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی مدظلہ العالی کی پیدائش ہوئی۔ مختصر نسب نامہ یہ ہے۔

جلال الدین احمد بن محمد بن علی محمد بن عبدالرحیم بن غلام رسول بن ضیاء الدین بن محمد سالک بن محمد علی بن عبدالقادر بن مراد علی۔ آپ کے مورث اسٹے جناب مراد علی صاحب پہلے راجپوت گھرانے کے ایک فروستے۔ اور تاہم مراد سنگھ تھا۔ بعد میں آپ اسلامی انوار سے اپنے سینے کو جگمگا کر مراد علی ہو گئے۔ علاقہ بڑہر ضلع فیض آباد کے رہنے والے تھے۔ بعد ایمان و شہان اسلام کی ستم رانیوں سے تنگ آ کر تہذیب و ضلع فیض آباد میں سکونت اختیار کی پھر آپ کی اولاد میں ضیاء الدین صاحب وہاں سے منتقل ہو کر اوجھانگج چلے آئے۔

حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی مدظلہ العالی نے جو محکمہ ایک مذہبی اور فاضل اسلامی ماحول میں آنکھ کھولی۔ والد والدہ وغیرہ دیندار اور دین پرور تھے۔ چنانچہ مذہبی ماحول کا اثر آپ پر بھی بھرپور پڑا جو آگے چل کر عظیم فوائد و برکات کا موجب بنا۔

## تعلیم و تدریس

قرآن شریف ناظرہ اور حفظ کی تعلیم اپنے والد کے شاگرد مولوی محمد زکریا صاحب مرحوم سے بھانج  
 جی میں حاصل کی ساتویں سال میں ناظرہ اور ساتویں دس سال کی عمر میں حفظ مکمل کیا۔ فارسی امد نامہ مولانا  
 محمد الزکریا مفتاح گنجی سے پڑھا اور فارسی کی دیگر کتابوں کی تعلیم مولانا عبدالباقی صاحب ڈھلسو  
 (فیض آباد) سے حاصل کی۔ مؤرخانہ کرسے عربی کی ابتدائی کتب کا بھی درس لیا۔ اسی دوران بے دہی  
 حادثات پیش آئے۔ گھر میں دو بار چوریاں ہوئیں اور ایسی کہانی پڑنے کا گلاس تک نہ چھوڑا۔ آپ کے  
 بچے بھائی نظام الدین مرحوم بھی ۱۳۶۳ھ میں انتقال کر گئے۔ والد پر ایسی بھلی گرمی جس سے جہاں تو  
 ٹھیک ٹھیک مگر زیادہ کام کاج کے نہ رہے گویا بڑی تنگ دستی اور غصے کے دور کا سامنا کرنا پڑا حتیٰ کہ تعلیم  
 کے ساتھ ایک رئیس کے وہاں درس روئے تاہم پر ملازمت بھی کرتی پڑی مگر تعلیم کا سلسلہ منقطع  
 نہیں ہونے دیا۔ ۱۹۳۶ء کے بھنگے کے بعد آپ ناگپور تشریف لائے گئے جہاں دن بھر کام کرتے ہیں  
 سے والدین کی خدمت بجالاتے اور بعد مغرب سے باٹھ بجے رات تک اپنے شیخ استاد سیاح اویضا  
 دیورپ رئیس الخیر مناظر اہلسنت حضرت علامہ ارشد القادری صاحب سے اپنے گیارہ ساتھیوں  
 سمیت مدرسہ شمس العلوم ناگپور میں درس لیتے ہیں ۲۴ شعبان ۱۳۷۱ھ ۱۹۵۲ء کو سند فراغت  
 و دستار فضیلت سے سرفراز ہوئے۔

فراغت کے بعد دو یو لیا بازار (ضلع بستی) میں اپنے ہی قائم کردہ مدرسہ میں مدرس ہو گئے  
 مگر وہاں سے ترقی کی راہ سدود دیکھ کر استعفی ہو گئے۔ پھر جب حضرت علامہ ارشد القادری صاحب  
 نے مجید پور دھاناکوٹ بھارم جا کر مدرسہ فیض العلوم قائم کیا تو ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۳ء میں آپ کی طلب  
 پر حضرت مئی صاحب وہاں بحیثیت مدرس تشریف لے گئے۔ لیکن وہاں باطل ابتدائی کتب کی تعلیم  
 پر مامور کئے جانے کی وجہ سے دل برداشتہ ہو کر علامہ کی اجازت سے گھر واپس آ گئے۔ پھر سرتاقدیر رضویہ  
 بھادپور ضلع بستی میں مدرس مقرر ہوئے۔ پھر جب براؤن شریف میں شعیب اللہ لیا، حضرت  
 شاہ صفی محمد یار علی صاحب علیہ الرحمہ والرضوان نے مکتب فیض الرسول کو دارالعلوم بنادیا تو  
 حضرت شاہ صاحب کی طلب پر آپ دارالعلوم فیض الرسول براؤن شریف ضلع بستی وجہ مدینہ عمر ہو گیا۔

میں بحیثیت مدرس شعبہ عربی تشریف لے گئے جہاں ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۶ء سے بحسن و خوبی تدریس و افتاء کا خدمات انجام دے رہے ہیں۔ جس کو اترتیس سال ہو چکے ہیں اس دوران آپ نے بے شمار تلامذہ بھی علمائے دین کی شکل میں پیدا فرمائے اور شطابت و وعظ کے ذریعہ قوم میں تبلیغ دین و منسک اہلسنت و جماعت کی ترویج و اشاعت بھی کرتے رہے۔ اور ساتھ ہی تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی قائم رکھا جس سے آپ نے دور دراز کے بڑے بڑے مکملہ مسلمانوں کو مستفید فرمایا اور تدریس کے ساتھ سالوں تک دوسرا بڑا کارنامہ جو آپ نے انجام دیا وہ افتاء کا ہے۔ انشاء اللہ آئندہ صفحات میں اس پر بھرپور روشنی ڈالی جائے گی۔

### اساتذہ و تلامذہ

دارالعلوم فیض الرسول جسی عظیم درس گاہ کے سبھی فارغ شدگان تقریباً حضرت مفتی صاحب کے شاگرد اور تربیت یافتہ ہیں جو ملک و بیرون ملک دینی خدمات انجام دے رہے ہیں اساتذہ میں بعض ابتدائی اساتذہ کو چھوڑ کر (جن کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے) پورے درس نظامی کی تکمیل آپ نے رئیس القلم حضرت علامہ اور شہداء قادری صاحب مدظلہ العالی ہی سے کی جو اس زمانے میں ایک بڑی خصوصیت کی بات ہے۔ اسی وجہ سے دونوں اساتذہ و شاگرد ہیں جو شفقت و محبت اور عقیدت پائی جاتی ہے اس کی مثال بھی مشکل سے ملے گی۔ ثبوت کے طور پر حضرت علامہ کے ایک مکتوب کا اقتباس پیش کیا جاتا ہے جو حضرت فقیہ ملت کے نام ہے۔

”کسی سولہ ماہ میں صرف تنہا آپ کی ذات ہے جس نے شاگردی اور اساتذی کا رشتہ نباہا ہے اور ایک نباہ رہا ہے ورنہ کئی نسل کی خود سری، سرکشی اور احسان فراموشی سے خدا کی پناہ“

(عمرہ ۷۷ ص ۱۳۰)

مقدمہ بنائب الفقہ میں حضرت علامہ موصوف حضرت فقیہ ملت کے بارے میں اپنے تاثرات اس طرح پر قلم فرماتے ہیں۔

سید گرامی، حضرت علامہ مفتی بلال الدین احمد امجدی دامت برکاتہم  
کو خداوند کریم نے بہت سی خوبیوں سے نوازا ہے وہ بلند پایہ اور روحِ اعلیٰ

مدرس بھی ہیں، عاجز و مارع اور بائع نظر مفتی بھی، خوش بیان اور کج زبانی  
خطیب بھی ہیں اور فکر انگیز و جفا کن بکار مصنف بھی اور ان ساری خوبیوں  
کے ساتھ ساتھ تواضع شریف، انقباض اور عالم باعمل بھی، ان کے بیشمار تلامذہ  
ان کے دینی تہذیب اور ان کی تقویٰ شمار زندگی کا نمونہ ہیں۔

(مقدمہ افتادہ فقرہ ص ۷۷ مطبوعہ کراچی)

اساتذہ آپ کی عظمت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ الفاظ الغفہ پر حضرت علامہ  
سے مقدمہ لکھوانے کے لئے آپ نے جشید پور اور پھر وہاں سے راجپور کا سفر کیا جبکہ براؤں شریف کو  
جشید پور اور پھر وہاں سے راجپور کی مسافت کافی طویل ہے۔

حضرت علامہ ارشد الفتاوری جو علمائے اہلسنت میں عالمی شہرت کے مالک ہیں اور معاصرین  
میں وہ اپنے قلم کا جواب نہیں دیتے ہندو و ہندو مت و دینی، علمی، تبلیغی مراکز کے قیام نے بھی  
آپ کو خاص امتیاز بخشا ہے۔ بایں فضل و کمال آپ حضرت فقیر ملت کے علم و تقویٰ پر بھرپور احکام  
رکھتے ہیں۔ بلکہ ان کے انتساب تلمذ کو باعث افتخار محسوس کرتے ہیں۔ جیسا کہ فقیر ملت کے نام آپ  
کے مکتوبات کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے ایک مکتوب میں حضرت علامہ نے کھیلے غفلتوں میں آپ کو  
منظہ اسلاف سے یاد فرمایا ہے اسی میں تحریر فرماتے ہیں۔

”فدائے قدر آپ کو اسلاف کا ظہر بنا دے..... میرا خیال ہے  
کہ آج کے علماء میں ام الامراء کی حیثیت سے پیسے کی لالچ ٹھکس لگتی ہے  
یہ بیماری تنہا نہیں بیشمار نقائص و صلل کو اپنے ساتھ لاتی ہے۔ توکل، ایثار  
اور مستغنا اسلاف کا طرہ امتیاز رہا ہے اور ماشارہ اللہ تعالیٰ آپ بھی اسی  
راہ پر چل رہے ہیں لیکن اور استحکام و پختگی کی ضرورت ہے۔  
آپ کی کتاب پر مقدمہ آج سے شروع کر رہا ہوں تاخیر جو کچھ بھی ہوتی  
ہے اجتہاد کرنے میں ہوتی ہے جہاں اجتہاد ہوگی تو پھر کام آسان ہو جاتا ہے۔  
آپ اطمینان رکھیں۔ آپ کو میں اپنی نجات اخروی کیلئے بھی سمجھتا ہوں۔  
میں تو سیاہ کار کا سیاہ کاری رہا لیکن آپ نے ہر ضیاء الہی کو پالیا۔

آپ کی ذات سے دین کو جو تقویت حاصل ہوئی ہے وہ میرے لئے باعث  
افتخار ہے۔ اذال علی الخیر کفأعلہ۔ جزاکمہ المولیٰ تعالیٰ  
”حسن الجزاء“

دھاگور ارشد قادری۔ نئی دہلی

۶۸۳-۲-۱۶



# دینی خدمات

حضرت فقیر ملت کی دینی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے بلکہ سستی مطلق کی تاریخ میں آپ کا اس حیثیت سے کوئی شریک دیکھ کر نہیں آتا کہ آپ نے ہر غاڑ پر امنٹ نفوش چھوٹے ہیں۔  
 بیالیس سالہ تدریس کا ایک طویل سلسلہ ہے جو ہنوز جاری ہے تصنیف و تالیف کے میدان میں بھی آپ اپنے تمام ہموطنوں سے فائق ہیں۔ معلمانہ وعظ و خطابت پر بھی آپ کو خوب ملکہ اور دارالافتاء کی تو گویا آپ زینت ہیں آپ جیسا مفتی پورے مملکت میں دوسرا کوئی نہیں۔ آج جبکہ آپ نے افتاء کی ذمہ داریوں سے سبکدوشی حاصل کر لی ہے پھر بھی اہل علم کسی نہ کسی طرح آپ سے استفادہ و استشارہ کرتے رہتے ہیں۔ تدریس کا ادھر ذکر ہو چکا ہے۔ اب ذیل میں بالخصوص تین شعبوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ افتاء (فتویٰ نویسی) تصنیف و تالیف، اصلاح و اعلان حق۔

## فتویٰ نویسی

فتویٰ نویسی کا کام تو ایسا ہے کہ بظاہر بھی کوئی اس کو آسان نہیں سمجھتا اور حقیقت یہ کام بہت اہم اور مشکل ہے۔ جی رہی وجہ ہے کہ علماء میں اکثر حضرات اس خدمت سے گھبراتے ہیں اور طلبہ بالعموم اس کی طرف کوئی رغبت نہیں کرتے اس کار اہم کی انجام دہی کے لئے علوم اسلامیہ کے تمام ہی شعبوں پر مہارت و مزاوت کی ضرورت ہوتی ہے بالخصوص تفسیر و حدیث پر مکمل عبور کے ساتھ اصول فقہ اور منہاجات فقہ کا استحضار بھی لازمی ہے اور کسی باہر مفتی کے سامنے زائفہ تسلیمہ کے بغیر تو مفتی بنا کر رہتا۔ اچھا ہے ہاں مگر یہ کہ اندر لٹائی اپنے مخصوصی فضل سے کسی کو نفع و محنت کی دولت اور فتویٰ نویسی کی بصیرت عطا فرمائے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے۔ **مَنْ يَتَذَرُ الشَّيْءَ**  
**بِهِ خَيْرٌ مِنَ الْفَقِيرَةِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ** (معاذی اللہ ص ۱۶)  
 ترجمہ: جس نے اپنے کام کو چھوڑ دیا تو اس کو دین کا فقیر بنا دیتا ہے۔

یوں تو ہر عالم دین کو فقیر کہا جا سکتا ہے مگر مفتی وہی ہوتا ہے جو فقیر کامل ہو اور اصول و فروع پر اس کی نظر حاوی ہو اس خصوص میں حضرت فقیر ملت علامہ مفتی ہلال الدین احمد انجری دامت برکاتہم العالیہ کی ذات گرامی بھی منفرد و ممتاز ہے کہ آپ نے کسی مفتی کے سامنے باضابطہ فتویٰ نویسی کی نہیں تھی اپنی علمی صلاحیتوں اور کوششوں سے فتویٰ نویسی پر عبور حاصل کر لیا ہاں اپنے بعض معاصرین و اکابر سے وقتاً فوقتاً استصواب و استفادہ ضرور کیا ہے آپ اپنی فتویٰ نویسی کی تاریخ بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

۲۴ صفر ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۷ء کو ۲۴ سال کی عمر میں پہلا فتویٰ لکھا پھر ۲۵ سال تک ملک اور بیرون ملک پاکستان اور ہالینڈ وغیرہ سے آئے ہوئے ہزاروں سوالات کے جوابات بڑی محنت سے لکھے جو ماہنامہ فیض الرسول کے علاوہ دوسرے موقر ماہناموں میں عرصہ دراز تک شائع ہوتے رہے اور قدر کی نگاہوں سے دیکھے گئے یہ ہمارے لئے باعث مسرت کی بات ہے کہ مدیر منورہ جو مذہب اسلام کا منیع و مرکز ہے وہاں سے بعض لوگوں نے بھی فتویٰ کیلئے ہماری طرف رجوع کیا جن کا مدلل جواب لکھ کر روانہ کیا گیا۔ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء میں دماغی کمزوری کے سبب فتویٰ نویسی سے مستعفی ہو کر اب دارالعلوم فیض الرسول کے صرف شعبہ تعلیم کی خدمت انجام دے ہوں۔

حضرت فقیر ملت قبلہ صرف فتویٰ نویسی ہی نہیں ہیں جب کہ مفتی کا کام صرف یہ ہے کہ وہ استفادے مطابق فتویٰ لکھ دے یعنی حکم بیان کر دے بلکہ آپ کو جہاں کہیں بھی مشہور ہوتا وہاں اصل واقعہ کی تحقیق بھی کرنے کی کوشش کرتے۔ جو اصلاحی قاضی کی ذمہ داری ہے نہ کہ مفتی کی یہاں جو نحو آج کل بہت سے مکار مفتی حضرات کے بھوسے پن سے فائدہ اٹھا کر اپنا ناجائز مقصد پورا کرتے رہتے ہیں اس لئے حضرت فقیر ملت مدظلہ العالی کی عادت کہ یہ تحقیق کجی الامکان و افعال کی تحقیق فرما کر ہی فتویٰ لکھتے تاکہ ایک طرف تو احکام شرع کی تبلیغ و اشاعت ہو دوسری طرف سب مفسد، گویا آپ صرف مفتی نہیں بلکہ ایک مصلح و ناصح بھی ہیں اور بخاری شریف کی حدیث



الشیخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (دین) ہے کہ ہر مسلمان کے ساتھ اس کی بھلائی کا کام کیا جائے،  
پر عمل پیرا بھی۔

حضرت فقیر ملت مدظلہ العالی کے فتویٰ نویسی کی ایک بڑی خصوصیت یہ بھی ہے کہ  
آپ حتی الامکان جواب لکھتے وقت کتاب وسنت اور اقوال ائمہ کو بطور سند پیش کرتے ہیں  
صرف بیان حکم پر اکتفا نہیں فرماتے۔ اگرچہ مفتی کی ذمہ داری تو اس قدر ہے کہ حکم شرع  
پیش کر دے اعمیٰ مسائل کی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ عالم شرع کے علم پر عمل پسند ہو  
یا شیطان کے کسی دوسرے پر عمل کرتے ہوئے مسترد کر دے اور اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے چنانچہ  
آج کل بہت دیکھا جاتا ہے کہ منشا کے مطابق اور فائدے کے موافق فتویٰ ہوا تو مانا ورنہ  
ردی کی فوٹری میں ڈال دیا۔ مگر حضرت فقیر ملت مدظلہ العالی عوام کو حتی الامکان مطمئن رکھنے  
کی غرض سے بیان حکم کے ساتھ دلائل شرع بھی پیش کرتے ہیں کہ شاید مسائل کو دلائل کا وزن  
عموم میں ہو اور ان کی جرأت نہ کرے ہاں جو پورے ہی دین سے کورے اور حیا کے دشمن  
ہیں ان کو مطمئن کرنے کیلئے دفتر کے دفتر بیکار ہیں۔ لہذا ایران وعقیدت کی کمزوری اور علماء  
سے دوری کے اس دور میں مناسب یہ بھی سمجھتا ہوں کہ مفتیان کرام مختصر یہی دلائل مختصر  
دیا کریں تاکہ فتاویٰ کی وقعت عوام کے دلوں میں اور وبالاً ہو جائے۔

مولانا ذاکر غلام محی الدین بستی مدھیاتی استاذ ہمدردیو نیوری (فی دہلی) حضرت فقیر  
ملت کی فتویٰ نویسی اور فتویٰ میں سرجمیت کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”بستی ضلع کے آپ واحد مرجع فتاویٰ ہیں جو مفتی ہیں جن کو نہ صرف روح فتویٰ نویسی کا  
مکمل ادراک ہے بلکہ فقہ کے غامض مسائل اور جزئیات پر مبرور حاصل ہے اور ملک کے مسائل  
کے مفتیان کرام میں آپ کا شمار ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ آپ کی شہرت ملک کی سرحد پار کر چکی ہے“  
(مذکرہ علامہ صفحہ ۱۱، مکتبہ اعلیٰ اسلامیہ پاکستان)

میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ حضرت فقیر ملت نے باضابطہ کسی سے فتویٰ نویسی نہیں  
کی تھی مگر علمی صلاحیت کو کام میں لا کر لوگوں کو دینی احکام سے روشناس کرانے اور اہل علم و  
دینی عن الشریعہ کے جذبہ صداقت کی وجہ سے حضرت فقیر ملت نے مسند اقامہ کو سمیٹا لیا اور خود غیب

اسے زینت بخشی اس میں جہاں آپ کی انتھک کوششوں اور وسعت مطالعہ کی کار فرمائیوں کو دخل ہے وہیں حضور صدر الشریعہ علامہ شاہ مفتی محمد امجد علی رضوی خلیفہ مفتی عالم امام احمد رضا بریلوی (قدس سرہا) مصنف بہار شریعت سے بھی عقیدت و محبت اور نسبت و اداوت کا روحانی فیضان بھی ہے۔ جس کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت فقید ملت خود ارشاد فرماتے ہیں۔

مرد کو اگر پیر سے حقیقت میں خلوص ہو تو پیر کے وصف خاص کا عکس مرد میں پایا جاتا ہے اور کیا ہے اس کے لئے پیر کے وصف خاص کی جھلک اگر مرد میں پائی جائے تو ہم اسے مرید صادق نہیں سمجھتے۔ سیدی مرشدی صدر الشریعہ علامہ مولانا حکیم ابوالعلا محمد امجد علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جملہ علوم و فنون میں کامل دستگاہ رکھتے تھے، نقاہت کا وصف ان میں سب سے ممتاز تھا، تو یہ حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ ہی کا فیض ہے کہ درس و تدریس تصنیف و تالیف اور دارالعلوم کی دیگر مصروفیات کے ساتھ پچیس سال میں ڈیڑھ ہزار سے زائد قاصدے لکھے جو فل اسکیپ سائز کے ایک ہزار سے زائد صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں،

(ذوقِ قدرتِ معنی کے حالات میں صفحہ ۱۲۵ پر مکتبہ لاہور)

شرائط میں مفتی صاحب یہ کام خارج اوقات میں کیا کرتے تھے مگر جب کام بڑھ گیا تو اوقات تعلیم میں سے ایک گھنٹہ چھوڑ دیتے اور تین گھنٹے فتویٰ نویسی کے لئے مختص کر دیتے گئے مگر پھر بھی اس کے باقی ماندہ کام خارج اوقات کیا کرتے تدریس و تعلیم اور وعظ کے ساتھ اس وقت در تعداد میں فتاویٰ تحریر کرنا اور انہیں دلائل سے مہذب و کرنا ایسا کام نہیں جو بغیر نایم غیبی و فیض روحانی کے انجام پا جائے۔

**فتاویٰ فیض الرسول** فتاویٰ فیض الرسول جو حضرت فقید ملت کے فتوؤں کا مجموعہ اور مفتی جزیات کا انمول ذخیرہ ہے اس کی جلد اول و دارالاشاعت فیض الرسول (برائوں شریف) کی طرف سے ۱۳۱۱ ہجری ۱۹۹۱ء میں شائع ہوئی ہے اس میں کل ۱۰۱۲

ایک ہزار بارہ (۱۱۰۰) دسے ہیں صفحات ۷۷۶ اور سائز ۸ × ۳۰ ہے اس میں ۸۳ درجہ کی فتاویٰ  
دیگر علماء و اساتذہ فیض الرسول کے ہیں جن میں سب سے زیادہ یعنی ۴۴ (چوالیس) فتاویٰ علامہ بدرالاحد  
حضرت علامہ مفتی بدرالدین احمد صدیقی رضوی علیہ الرحمہ والرضوان (متوفی ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۶ء) کے  
ہیں ان کے علاوہ تمام فتاویٰ اوسے فقیر ملت محقق عمر حضرت علامہ مفتی جمال الدین احمد اعجاز مدنی  
مدظلہ العالی کے تحریر فرمودہ ہیں اس طرح آپ ہی فتاویٰ فیض الرسول کے مصنف قرار پائے۔  
اس کی دوسری جلد بھی آپ ہی کے تحریر کردہ فتاویٰ اوسے پر مشتمل ہے جو اس مقدمے کے ساتھ  
منظر عام پر آ رہی ہے۔ اس کا مسودہ سالہائے نہیں ورنہ اس پر بھی کچھ تحریر کرتا۔ تاہم جلد  
اولیٰ کے فتاویٰ علامہ حضرت فقیر ملت کی فقہی بصیرت، ذرف نگاہی اور تحقیقات طرز تحریر کی  
مندرجہ ذیل تصویر ہیں اس جلد میں مندرجہ ذیل ابواب کے مسائل ہیں۔

کتاب العقائد، کتاب الطہارت، باب الاذان والاقامة، کتاب الصلوٰۃ، کتاب الجنائز،  
کتاب الزکوٰۃ، کتاب الصوم، کتاب الحج، کتاب النکاح، کتاب الارضاع رضاعت یعنی دود  
کے رشتے کا بیان، اس مجموعہ فتاویٰ کی مندرجہ ذیل خصوصیات نمایاں ہیں۔

① زبان نہایت سہل اور آسان استیصال کی گئی ہے کہ عام اردو داں حضرات بھی پورا  
پورا استفادہ کر سکیں۔

② عام فہم انداز ہوتے ہوئے بھی علمی و تحقیقی مواد سے ہر طرف نظر نہیں کیا گیا ہے۔

③ بالعموم جوابات کے ساتھ شرعی دلائل مع حوالہ دیے ہیں۔ اور صفحات و جملہ کی  
نشاندہی بھی کر دی گئی ہے۔

④ بہت سارے مقامات پر فتاویٰ رضویہ امام احمد رضا فاضل بریلوی و فتاویٰ امجدیہ  
حضور صدر الشریعہ اعظمی قدس سرہ سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

⑤ جدید مسائل پر بھی نہایت محققانہ انداز سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

⑥ مختلف فیہ مسائل پر بھی نہایت سنجیدگی سے قلم اٹھایا گیا ہے۔ اور تہذیب کے دامن

کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کثرے کثر مخالف بھی متاثر ہوئے  
بغیر نہیں رہ سکتا۔

④ دیگر فقہی کتب کی طرح آیات اور احادیث کے حوالے بھی مکمل دئے گئے ہیں تاکہ حجت  
میں کسی قسم کی دشواری نہ ہو۔

دیگر بعض خصوصیات کا ذکر تفصیلی ذکر بھی ملاحظہ کریں۔ حضرت مفتی صاحب قبلہ  
نے اپنے فتاویٰ میں جہاں ضرورت محسوس کی مبلغاً انداز بھی اختیار کیا ہے۔ جبکہ مفتی کی  
ذمہ داری صرف نفس سوال کا جواب ہی دینا ہے۔ لیکن آج کے حالات چونکہ اس کے متقاضی  
ہیں کہ عوام کو حسب موقع تنبیہ و تبلیغ بھی کی جائے اس لئے حضرت فقیہ ملت نے جگہ جگہ اس رنگ  
کو اختیار کیا ہے۔ نکاح کے بیان میں خصوصاً اور دیگر عنوانات کے تحت بھی جہاں کہیں  
کسی شے کی نشاندہی کی گئی ہے حضرت نے زور دیکر توبہ، تجدید ایمان و تجدید نکاح کا حکم  
ماتر فرمایا ہے اور پھر بعد توبہ اکثر ایسے مجرموں کو صدقہ و خیرات وغیرہ کی بھی تلقین فرمائی ہے جو  
ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں:

برسہا برس (بے محاشی عورت کے ساتھ) جو حرام کاریاں کی ہیں اللہ تعالیٰ  
باللہ تعالیٰ ان سے علانیہ توبہ و استغفار کرے غازی کی پابندی کا عہد  
کرے اور میلاد شریف و قرآن خوانی کرے غریب و مسکین کو کھانا  
کھلائے، اور مسجد میں لوٹا و پیشانی رکھے کہ یہ چیزیں قبول (توبہ) میں  
معاون ہوں گی قال اللہ تعالیٰ (اللہ شانے ارشاد فرمایا) ومن تک وعمل  
صالحات فاقبضنا من ربنا انکسرت علیہم ورجعوا الایمان ورجعوا الایمان ورجعوا  
اور نیک کام کرے تو وہ اللہ کی طرف رجوع الایمان جیسا ہے یعنی عورت  
کو گھر سے نکالتے اور توبہ کرنے کے بعد مسلمان اس کے ساتھ کھانا پینا  
جاری کریں اگر وہ شخص شرعی طور پر نکاح کے بغیر اس عورت کو نہ لے  
تو سب مسلمان اس سے دور رہیں اس کے کسی کام میں شریک نہ  
ہوں ورنہ وہ بھی گنہگار ہوں گے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ وَإِنَّمَا يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِينَ

التَّائِبِينَ فَلَا تَجِدُ لَعْنَهُ إِلَّا فِي كُتُبِ شَيْطَانٍ (دُورِ ح ۱۲)  
(ترجمہ: اور جو کہیں کچھ شیطان پہلا دے تو یاد آنے پر غلاموں کے پاس نہ بیٹھ)

(دلائل اربعہ، اصول جلد اول ص ۲۶۶، جلد دوم ص ۲۶۶)

اس جو طوافی میں متعدد و جدید مسائل پر بھی بحث کی گئی اور ان کے شرعی و مختار جوابات پر دقلم کئے گئے ہیں مثلاً،

لاؤڈ اسپیکر نماز، انجکشن سے روزہ نہ ٹوٹنے کی بحث، ریڈیو ٹیلیفون سے رویت ہلال کا عدم ثبوت، پہلی ٹرین پر نماز، ایسے مقامات پر نماز کا حکم جہاں کچھ ایام مثل اداوت نہیں آتا، ٹیلیفون پر نکاح، صانع کی تحقیق اور موجودہ اعشاری اوزان سے اس کی مطابقت،

چند قدامتے تحقیقی اعتبار سے بڑی اہمیت کے حامل ہیں، کہ ایجاز و اختصار کے باوجود عام فہم انداز میں ایسی تحقیقی بحثیں کہ عام سے عام آدمی بھی بہ آسانی سمجھ لے۔ اور روز ہاں میں بہت کم کر دیں گے۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل مباحث طالع کے مباحثے ہیں۔

اذان ثانی جمعہ، مستند اقامت، تقبیل اہلبائین، تہویب (اذان کے بعد صلاۃ پکارتا) اذان و اقامت کے وقت درود شریف، بیس رکعت تراویح، اذان قبر۔ وغیرہ سارے مباحث قادیانیوں میں اپنے اپنے مقامات پر دیکھے جاسکتے ہیں۔

### طویل تحقیقی فتاویٰ

بعض قدامتے کافی طویل اور تحقیقی ہیں جو چلے خود رسالے کی حیثیت رکھتے ہیں مثلاً ①

لاؤڈ اسپیکر نماز، ص ۲۵۸ سے ۲۶۸ تک پہلا ہوا ہے اس میں سائنس دانوں کے اقوال سے بھی یہ ثابت کیا گیا ہے کہ لائوڈ اسپیکر سے سنی جانے والی آواز امام کی عین آواز نہیں ہوتی اس کی نقل ہوتی ہے۔ اور نماز میں امام کی اقتداء فرض ہے نہ کہ فانی سے کسی شخص یا شے کی۔ اس لئے لائوڈ اسپیکر کی اقتداء میں نماز ادا کرنا جائز نہیں۔ سائنس دانوں

کے اقوال کو انگریزی نائپ میں دے دیا گیا ہے۔

(۷) آیت وَاسْتَغْفِرْ لِنَفْسِكَ اور اللَّهُ مَا تَقْدَرُ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأْتِي  
میں ذنب کا معنی اور یہ کہ اس کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت سے کیا  
مراد ہے؟ چونکہ ان آیات کا ظاہری معنی عصمت انبیاء کے خلاف جاتا ہے، تفاسیر کی روشنی  
میں حضرت فقیر ملت نے بڑی اچھوتی بحث کر کے جس سے تمام اعتراضات اور شبہات  
یکلخت دور ہو جاتے ہیں، یہ طویل فتویٰ ص ۱۴۶ سے ۱۵۴ تک پھیلا ہوا ہے جو اپنے موضوع  
پر بڑا ہی بزمغز اور اطمینان بخش ہے۔

(۸) افضلیت صدیق اکبر اور زمانہ جاہلیت میں بھی کفر و شرک سے آپ کی برات پر ہی  
ایک نہایت تحقیقی فتویٰ ہے، جو ص ۸۴ سے ۸۸ تک پھیلا ہوا ہے اور دلائل پر مبنی ہے۔  
(۹) مسئلہ باغ ذک اہل سنت اور ردافض کے درمیان ہمیشہ سے موضوع بحث اور  
معرکہ آزار رہا ہے، حضرت فقیر ملت دامت برکاتہم نے اس موضوع پر بھی سیر حاصل بحث کی  
ہے اور عقلی و نقلی دلائل کا انبار لگا دیا ہے جس سے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ  
عنه کی شخصیت بالکل بے غبار ہو کر سامنے آ جاتی ہے، اور مشکوک و شبہات کے سائے تار و پود  
بکھرتے نظر آتے ہیں۔ یہ طویل فتویٰ ص ۹۰ سے ۱۰۴ تک ۱۵ (پندرہ) صفحات پر مشتمل ہے۔

(۱۰) حدیث قرطاس بھی ردافض والہ سنت میں معرکہ آرا بحث کی حیثیت سے معروف ہے  
اور ردافض یہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض وصال میں کاغذ مانگا تاکہ حضرت  
علی کی خلافت کا پروانہ لکھ دیں لیکن حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
لکھنے سے روک دیا۔ اس فتوے میں حدیث قرطاس پر ایسی شاندار بحث فرمائی ہے  
اور ردافض کو ایسے دندان شکن جواب دئے ہیں کہ ان کے تمام اعتراضات دھواں ہو جاتا  
ہے۔ یہ طویل فتویٰ بھی ص ۱۰۴ سے ۱۲۳ تک جس صفحات پر مشتمل ہے جو دیکھنے سے حلق رکھتا  
ہے۔ یہ دونوں فتاویٰ باغ ذک اور حدیث قرطاس کے نام سے علیحدہ کتابی شکل میں بھی  
شائع ہو گئے ہیں۔

(۱۱) عام طور سے تو یہی شہور ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ذریعہ اللہ ہیں لیکن یہ

بحث تیسری سے چلی آ رہی ہے کہ واقعی آپ کی ذبحِ اہل بیت پر حضرت اسماعیل علیہ السلام  
 ص ۲۳۲ اس سلسلے میں ایک سوال کا جواب بھی نہایت تحقیقی فتویٰ مرقوم ہے جس میں حضرت  
 اسماعیل علیہ السلام کو ہی ذبحِ اہل بیت ثابت کیا گیا ہے۔ یہ بحث بھی اہل تحقیق کے لئے لائقِ مطالعہ  
 ہے جو فتاویٰ کے سات صفحات پر مشتمل ہے۔

⑥ کتاب زحیٰ از یوسف علیہ السلام ص ۵۵۳ تا ۵۵۶۔ اور ان کے علاوہ بعض دیگر فتاویٰ

## تطبیق اقوال فقہاء

بہت سے فتاویٰ ایسے بھی ہیں جو تطبیقِ اقوال و رفعِ اشکال سے متعلق ہیں مثلاً۔

① باب الاوقات ص ۱۷۲ پر ایک اشکال پیش کیا گیا کہ نمازِ عشاء کو تہائی رات تک مؤخر  
 کرنے کو فقہانے کام نے مستحب فرمایا ہے اور یہی اعادہ سے بھی ثابت ہے۔ بعض فقہانے  
 مطلق تاخیر کا قول کیا ہے بعض نے جائزے کی قید لگائی ہے اور گری میں تعمیل کو مستحب قرار دیا  
 ہے تو اصل حکم کیا ہے اور آج کل بعض نے مطلق تعمیل کو مستحب قرار دیا ہے اسکی کیا تکمیل جائز ہو اس پر  
 حضرت فخر ملت نے جو عالمانہ بحث کی ہے وہ قابلِ دید ہے۔ غلام یہ کہ اصل حکم تو تاخیر عشاء ہی کا  
 ہے۔ اور وہ ہر موسم کیلئے برابر۔ ہاں اگر کسی گاؤں کے لوگ عام طور پر اول وقت کھائی کر سوجانے  
 کے عادی ہوں اور تہائی رات تک عشاء کے مؤخر کرنے میں اکثر لوگوں کی جماعت ترک ہو جائے  
 ہو تو خاص کر اس صورت میں تعمیل (یعنی جلد پڑھ لینے) کو مستحب ضرور قرار دیا جائے گا۔  
 جیسا کہ خطاوی کی تعلیل وَلَا تَقُولُ الْجَسَّاسَةُ سے ظاہر ہے۔ (ص ۱۷۷)

② فاسق کی اذان کے اعادہ و عدم اعادہ کے متعلق فتاویٰ معظموں پر سرکار مفتی اعظم نے  
 علیہ الرحمہ والرضوان اور اقوالِ الحدیث مصنفہ حضرت فخر ملت و امت پر کاہن میں اشکال کا ذکر  
 کرتے ہوئے ایک صاحب نے تعارض و اشکال پیش کیا اور جواب کے طالب ہوئے۔ اس پر  
 ڈھائی صفحے کی بحث کرتے ہوئے حضرت مفتی صاحب نے جو خاکہ فرمایا ہے اس کا غلام یہ ہے۔  
 حضرت مفتی اعظم و امت پر کاہن القدر سب سے جو تحریر فرمایا ہے کہ فاسق کی اذان مکررہ ہو  
 مگر دے تو جو جائزے کی عالمگیری میں ہے جتنی اذان الفاسق کی ہو جائے اس کا مطلب یہ ہے کہ

فاسق اذان نہ کہے اس کی اذان مکروہ ہے مگر کہہ دے تو ہو جائے گی اعادہ واجب نہیں۔  
اور انوار الحدیث میں جو درخت اور بہار شریعت کے حوالے سے ہے کہ فاسق کی اذان  
کا اعادہ کیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اعادہ مستحب و مندوب ہے۔ اور اعادہ  
واجب نہ ہو مگر مستحب و مندوب ہو اس میں تعارض نہیں۔ پھر فتاویٰ رضویہ جلد دوم  
صفحہ ۳۸۸ اور رد المحتار (شامی) جلد اول ص ۲۷۲ سے اس پر دلیل بھی لئے ہیں کہ فاسق کی اذان  
کا اعادہ محض مندوب ہے۔

(۳) یوں ہی نماز میں کاندھے سے چادر اڈھکنے سے نماز مکروہ ہوگی یا نہیں۔ مصنف  
بہار شریعت حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے فتاویٰ اجدیہ جلد اول ص ۳۳ اور فتاویٰ رضویہ  
جلد سوم ص ۳۳ سے دو اقوال پیش کئے گئے اول سے کراہت کی نفی ہوئی ہے دوم سے کراہت  
پر دلیل مستفاد ہوئی ہے۔ اس امش کمال کو حضرت مفتی صاحب نے یوں ددر فرمایا ہے۔  
چادر سر سے اوڑھ کر نماز پڑھنا سنت ہے۔ کاندھے سے اوڑھ کر پڑھنا خلاف سنت ہے  
فتاویٰ اجدیہ میں کراہت نہیں۔ سے مراد کراہت تحریمی ہے اور فتاویٰ رضویہ میں کراہت  
سے مراد تنزیہی ہے۔ کہ اعظم حضرت علیہ الرحمہ والرضوان نے جو حدیث نقل فرمائی ہے وہ کراہت  
تحریم کے اثبات کے لئے کافی نہیں کہ مکروہ تحریمی کا اثبات اس سنت کے ترک سے ہو گا جو سنت  
حدیثی مثل اذان و جماعت کے ہو۔ (فتاویٰ فیض الرسول اول صفحہ ۳۷)

حضرت ختم ملت دامت برکاتہم العالیہ کے علاوہ بعض اساتذہ فیض الرسول کے بعض  
فتاویٰ میں بڑے محقق اور ملی ہیں جن کا تفصیلی ذکر طوالت کے خوف سے فی الحال نظر انداز  
کیا جاتا ہے۔ غرض یہ پورا مجموعہ فتاویٰ نادر تحقیقات، عمدہ نصیحتات اور نفیس جزئیات کا ایک  
اثول خزانہ اور سلاہار گلدستہ ہے۔ جو قیامت تک انشا اللہ تعالیٰ اپنے بونی ثبات ہے گا۔ اور اہل  
ذوق کے شام جام کو معطر کرتا رہے گا۔ جو نہ صرف عوام کیلئے مفید ترین ہے بلکہ عصر حاضر کے  
مغنیان کرام کے لئے بھی نہایت درجہ کار آمد اور مدد معین ہے۔



## تصنیفی خدمات

حضرت فیر ملت علامہ مفتی جلال الدین احمد انجیدی دامت برکاتہم العالیہ کی علمی و دینی خدمات میں تصنیفی و فنی خدمات کو جو نمایاں مقام حاصل ہے وہ اہل علم و شائقین مطالعت پوشیدہ نہیں۔ تدریس و افتاء اور تبلیغی دوروں کے ساتھ ساتھ آپ نے اتنی کثیر علمی و اصلاحی سبب تصنیف کر ڈالی ہیں کہ حیرت ہو کہ اس سے اندازہ ہو سکے کہ خدائے تعالیٰ نے آپ کے اوقات میں اسلاف کی کیا برکت عطا فرمائی ہے۔ جبکہ تصنیف و تالیف کا یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ آپ کی تمام تصانیف کا تذکرہ اور ان پر تفصیلی تبصرہ کثیر صفحات کا متقاضی ہے اس لئے سرت فرات اجمالی ذکر پر ہی اکتفا کیا جا رہا ہے۔

① فتاویٰ فیض الرسول: اس عظیم و جلیل فقہی شاہکار پر تفصیلی تبصرہ ابھی لکھ رہے ہیں۔

② انوار الہدیٰ: ایک سو تیرہ عنوانات پر ۵۵۵ احادیث اور ساتھ ہی ۴۴ مسائل کا یہ ایک مستند و بامقصد ذخیرہ ہے جس میں حدیث تفسیر فقہ اور اصول فقہ وغیرہ کی ۵۵ کتابوں کی اصل جاتیمہ درستی میں تصحیف و تحریف کی طرف اشارہ ہے۔ اعراب و لفظ کے ساتھ ساتھ عام طریقہ بہ سہولت مطالعہ کر سکیں۔ اور جگہ جگہ شارحین حدیث کے اقوال بھی مذکور ہیں اور ان میں اکثر کے تراجم بھی۔ یہ کتاب اتنی مقبول ہوئی کہ ملک و بیرون ملک اب تک اس کے بیس کے قریب ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ حضرت فیر ملت کی اکثر تصانیف اہم ہیں مگر انوار الہدیٰ اپنی انفرادیت اور ضرورت کی وجہ سے سب پر بجا رہی ہے، اس کے کل صفحات ۱۵۵ ہیں اور سائز متوسط، اس پر ۲۴ صفحات کا ایک شاندار و جاندار مقدمہ ہے جسے مصنف کے استاذ گرامی حضرت علامہ ارشد القادری صاحب مہتمم دہلی جامعہ فیض العلوم حیدر پور (پسرار) نے اپنے قلم زورنگار سے بہ در قرطاس فرمایا ہے۔ جو حدیث اور حجیت حدیث پر ایک نہایت قیمتی سرمایہ ہے اور حکمران حدیث کے سروں پر زبردست تازیانہ بھی۔ مقدمہ کے

کے آغاز میں حضرت علامہ تحریر فرماتے ہیں۔

ایک مہر سے اس امر کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ عام مسلمان اہلسنت کیلئے اردو زبان میں احادیث مقدسہ کا کوئی مستند مجموعہ تیار کیا جائے لیکن کسی بھی زبان کے مطالب و معانی کو دوسری زبان میں منتقل کرنا جتنا مشکل کام ہے وہ اہل علم و بصیرت پر غنی نہیں خصوصیت کے ساتھ احادیث نبویہ کا اردو ترجمہ تو اس لحاظ سے اور بھی زیادہ مشکل ہے کہ ایمان و اسلام کی تفصیلات اور شریعت کے احکام کا وہ اصل ماخذ بھی ہے۔ اس لئے مطالب و معنی کی تعبیر میں الفاظ و بیانی کی ذرا بھی لغزش ہو گئی تو نہ صرف یہ کہ اسلام کے شارح کا مقصود و مدعا ادا ہوتے سے رہ جائے گا۔۔۔۔ ترجمہ احادیث کے سلسلے میں صرف اردو زبان کی واقفیت کافی نہیں بلکہ مطالب و معانی کی صحیح تعبیر پر قدرت کے ساتھ ساتھ حدیث نبوی کی فقہی بصیرت شروح و تاویلات کا گہرا مطالعہ اسلاف کے دینی و فکری مزاج اور ذات نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ غایت درجہ مشق و عقیدت اور والہانہ جذبہ و احترام کا تعلق بھی نہایت ضروری ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ فاضل جلیل حضرت مولانا مفتی جلال الدین احمد امجدی کا زید مجدہم اس عظیم خدمت کی انجام دہی کے لئے آمادہ ہو گئے اور سالہا سال کی غنت و عرق ریزی کے بعد انھوں نے مستند حدیثوں کا ایک اردو مجموعہ مرتب کر کے قوم کے سامنے پیش کیا۔ میں اپنے علم و یقین کی حد تک کہہ سکتا ہوں کہ مولانا موصوف اپنے علم و تقویٰ، بصیرت و ذکاوت اور عشق و وجدان کی لطافتوں، طہارتوں اور سعادتوں کے اعتبار سے قطعاً اس خدمت کے اہل ہیں۔ اور بلاشبہ ان کی یہ خدمت احترام و اعما و کی نظر سے دیکھے جانے کے قابل ہے۔

(مقدّمہ انوار حدیث ص ۵۷-۵۸)

اس کتاب میں بھی مفتی صاحب نے تمام عبارتیں مکمل حوالوں کے ساتھ سپرد قلم کی ہیں۔ البتہ صرف احادیث میں کتب حدیث کے نام ہی پر اکتفا کیا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ زیادہ تر حدیثیں مشکوٰۃ المصابیح ہی سے لی گئی ہیں۔ انوار الحدیث اردو کے علاوہ ہندی میں بھی چھپ کر مقبول ہو چکا ہے۔ اب ضرورت ہے اس کے انگریزی ترجمہ کی رکاش کوئی نااضل

اس کی طرف متوجہ ہوں اور یہ ایم کام کر ڈالیں تو اس کی افادیت انگریزی دہاں بھٹے تک عام ہو جائے اسی طرح بنگلہ اور گجراتی ترجمے کی بھی ضرورت ہے۔ ان زبانوں کے ماہر سی اہل علم سے گذارش ہے کہ اس کی طرف توجہ دیں اور سعادت ابدی کے حامل بنیں۔

(۲) جامعہ فقہ عرف فقہی پبلیکیشن۔ یہ کتاب فقہ حنفی کی اڑتیس مستند کتابوں کے حوالے سے بطور پہلی مرتب کی گئی ہے۔ اور حیرت انگیز فقہی مسائل پر مشتمل ہے۔ قاری اس کے ہر سوال کو پڑھ کر اچھے میں پڑ جائے۔ پھر جواب پڑھ کر حیران رہ جائے کہ آخر مسئلے کا یہ پہلو مجھ سے کہاں پوشیدہ رہ گیا تھا۔ قلم کے مختلف ابواب کے مطابق ۵۷۴ سوالات اور پھر ان کے جوابات فقہ کی کتابوں سے صفحہ وصلہ کے ساتھ دیئے گئے ہیں۔ اس کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ ذہن کھل جائے۔ اور بہت سے فقہی مسائل اذہر ہو جاتے ہیں۔ یہ اپنے طرز کی باطن اچھوتی کتاب ہے اور عوام و فہم اور شائقین علم ہر ایک کے لئے یکساں مفید۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کے مطالعہ سے فقہی مسائل جاننے کا شوق پیدا ہو جائے۔ اور احکام مسائل کے غلاش کی طرف طبیعت سے اختیار مائل ہو جائے۔ اس کے صفحات ۷۸۰ ہیں اور ساڑھے نو سو سطحہ۔ اس کے شروع میں بھی رسول اکرم حضرت علامہ ارشد القادری صاحب کا ایک شہادت پر سفر مقدمہ ہے جو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ مقدمہ نگار نے اس میں فقہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے منکرین فقہ کی ابھی طرح خبر دی ہے۔

(۳) شہادت عزم۔ اس کتاب میں فقہ ملت نے عزم کے دو اعلیٰین کے لئے خاص طور سے بارہ وعظ تحریر فرمادیئے ہیں جن کا مقصد اصلی عام واعظین کو غلط روایات اور غیر مستند روایات سے بچانا ہے۔ پہلا وعظ فضائل شہادت پر ہے دوسرا دھار رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرے میں اور تیسرا چوتھا بالترتیب خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ذکر پر مشتمل ہے۔ ساتواں آنسوواں فضائل و مناقب اہل بیت پر۔ نواں حضرت امیر معاویہ صحابی رسول رضی اللہ عنہ۔ دسواں گیارہواں حضرت امام عالی مقام سیدنا سرکار حسین و شہداء کے ملاکے ولد و نذر کہے پر۔ بارہواں واقعات بعد شہادت پر۔ متوسط سائز کے ۵۴۴ صفحات پر۔ کتاب کھلی ہوئی ہے۔ اور اپنے موضوع پر منہ لکھ کر دلا جواب ہے۔ اطمینان ہے اور دیگر عزم کی غلط رسوم پر فتاویٰ کا ایک مجموعہ بھی شامل ہے جو بڑا مفید ہے۔ اور آخری کے صفحہ ۵۴۵ سے

۵۴ تک حضرت فقیر ملت دامت برکاتہم العالیہ کے حالات و ہدایات ہیں جو آج کل کے علماء و ملکہ کیلئے خاص طور پر بہترین درس عبرت اور نمونہ عمل ہیں حالات مصنف کی اجمالی فہرست ملاحظہ ہوتا کہ اس کے مندرجات کا اندازہ لگانا آسان ہو، پیرائش و سبب، خاندانی حالات، تحصیل علم شرف بیعت، اعلیٰ حضرت مجددین و ملت سے عقیدت، تدریس و طریقہ تدریس، بڑے طلبہ فتویٰ نویسی کی زندگی کے چند واقعات، تصنیف و تالیف، کتب خانہ امجدیہ، ایک ام خدمت درج قرآن مجید، حق گوئی و بے باکی، نظریہ اور اس کا نذرانہ، اوجہ راج کی غلط باتیں اور ان کی اصلاح نماز کے لئے نبی تاہمید، شاکر دوں کو وصیت، میرا خیال ہے اس میں حالات مصنف تو کم ہیں۔ اصلاح و تربیت کے پہلوں پر یادہ نمایاں ہیں، اور خاص بات یہ کہ انداز بیان بھی خشک نہیں ہے۔

جب کہ مباحث حیات سے متعلق باعوم مفہون خشک ہی ہوتا ہے۔

۵ انوار شریعت عرف اچھی نماز، یکتاب عام لوگوں کیلئے ایک بیش بہا دینی خزانہ ہے جس میں، عنوان کے تحت اکثر ضروری مسائل کو پیش کر دیا گیا ہے جن کی عام طور سے مسلمانوں کو ضرورت پڑتی ہے۔ اجمالی فہرست ملاحظہ ہو۔ عقائد اور کفر و شرک کا بیان۔ وضو و غسل و تیمم اور نماز کا بیان۔ جمعہ و عیدین کے خطبے، قربانی، عقیقہ، نماز جنازہ، زکوٰۃ و عشر، صدقہ و فطر روزہ، حج و علقا، عدت کے مسائل کھائے جئے، لباس و زینت اور سونے اٹھنے کے آداب، فاتحہ کا آسان طریقہ اور اسلامی کلمے۔ گویا حضرت فقیر ملت نے دریا کو کوڑہ میں بند کر دیا ہے۔ چھوٹے سائز کی یہ کتاب اردو ہندی دونوں زبانوں میں دستیاب ہے۔ بعض مدارس کے نصاب میں بھی داخل ہے۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔

۶ تعظیم نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) صحابہ کرام اور اسلاف عظام کے اقوال و احوال کی روشنی میں شرعی دلائل کو سامنے رکھتے ہوئے تعظیم و احترام اس کا نہایت دشمن اور ایمان افروز تذکرہ جس کو پڑھنے کے بعد دل میں عظمت رسول کا چرچا روشن تر ہو جاتا ہے۔ شرعی اور فقیہی اعتبار سے تو بین و تعظیم کا کیا مدار ہے۔ اور تعظیم رسول پر کیا کیا اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان سب کا جواب بھی آپ کو اس کتاب میں ملے گا۔ یہ کتاب چھوٹے سائز کے ۹۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور اپنے موضوع پر اردو میں حرف آخر کا درجہ رکھتی ہے۔

(۷) کتب زیارت : یہ کتاب حضرت فقیہ ملت دامت برکاتہم نے مسند ۳۹۹ ج میں حرمین شریفین کی زیارت و حج سے مشرف ہونے کے بعد تحریر فرمائی جو ایک طرف توجہ زیارت کے مسائل و دوسری طرف تجربات پر مشتمل ہے آج کے زمانے میں اس کتاب کا مطالعہ ہر حاجی کے لئے نہایت درجہ کارآمد ہے۔ کیوں کہ اس میں مسائل کے ساتھ حج کے سفر کی دیگر بات کو بھی بیان کر دیا گیا ہے۔ کتاب کا انداز بیان اس قدر دلنشین ہے کہ اس کو پڑھنے والا سحر و جادو دیکھنے لگے اپنے آپ کو دیار حرم کی سیڑھیں گھومتا ہوا محسوس کیے لگتا ہے۔

(۸) اس فہرست اور حدیث قرطاس : اس فہرست اور حدیث قرطاس سے متعلق رافضیوں کے اعتراضات کے تحقیق و مسکت جوابات دیتے ہوئے حضرت فقیہ ملت نے شیخین کریمین سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شخصیت کو باطل بے غبار ثابت کیا ہے۔

(۹) فتاویٰ القرآن : ایمان و عقیدے کو سنوارنے والی چند آیات کریمہ کا انتخاب کر کے ان کا ترجمہ اور تفسیر پیش کی گئی ہے۔ نہایت عام فہم اور مفید کتاب ہے۔ ۸۸ صفحات۔

(۱۰) اوچھڑی کا مسئلہ : اوچھڑی و غیرہ سے متعلق مقبلیان کرام کے فتاویٰ کا مجموعہ ۲۲ صفحات

(۱۱) علم اور علم : قرآنی آیات اور احادیث طیبہ نیز اقوال بزرگان دین کی روشنی میں علم علما اور طلبہ کی فضیلت ہے اعمال اور دنیا دار نیز یہ عقیدہ عالم کی مذمت ہے بے نظیر کتاب، جو بلاشبہ ذریعہ کوثرہ میں بند کرنے کے مترادف ہے، علما و طلبہ اور عوام سب کے لئے یکساں مفید۔

احادیث حوالے کے ساتھ اور عربی متن مع اعراب درج ہے۔

(۱۲) بد مذہبوں سے رشتے : آج کل بد مذہب بالخصوص وہابی سنی گھروں میں شادیاں کر کے وہابی تحریک کو فروغ دے رہے ہیں اور بھولے بھالے جاہل مسلمان اکثر ان کے دام میں آ جی جاتے۔ اس لئے اس کی سخت ضرورت تھی کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں عام لوگوں کو بد مذہبوں سے بچنے اور شادی بیاہ کرنے کی مذمت و قیاحت بتا دیا جائے۔ حضرت مفتی صاحب قبلہ نے یہ کتاب لکھ کر امت مسلمہ پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اہل غیر حضرات کو چاہئے کہ اس کی ہزاروں کاپیاں خرید کر مفت تقسیم کریں تاکہ اس اہم حکم شرعی کی زیادہ سے زیادہ تبلیغ ہو اور مسلمان عصر حاضر کے ایک بڑے فتنے سے محفوظ ہو جائیں۔

(۱۳) نورانی تعلیم : یہ بچوں کی دینی تقسیم کا ایک بہترین نصاب ہے۔ جو پہلے پانچ حصوں پر مشتمل تھا، اب مفتی صاحب نے دو حصوں کا اضافہ کر دیا ہے۔ قاعدہ اور حصہ اول اس طرح یہ کتاب پچھ حصوں پر تقسیم ہے۔ سوال و جواب کے طرز پر مکمل کئی کتابوں میں ایک نہایت ممتاز و مستند اور مفید سلسلہ۔

(۱۴) بزرگوں کے عقیدے : اس کتاب میں مختلف فیہ مسائل پر مستند حوالہ جات کی روشنی میں بزرگان دین و اسلام کرام کے عقائد و نظریات پیش کر کے مسلک اہلسنت و جماعت کی حقانیت ثابت کی گئی ہے اپنے موضوع پر منفرد کتاب جس سے ہر ایک انصاف پسند کام تر ہونا لازمی ہے۔ اہلسنت کے مولات و عقائد پر کفر و شرک اور بدعت کا فتویٰ لکھنے والوں کے لئے یہ کتاب بطور خاص تازیانہ عزت اور درس ہدایت ہے۔ صفحات ۴۱۶۔ سائز متوسط۔

(۱۵) عقائد فیصلہ : یہ کتاب ان اچھے مختلف فیہ مسائل پر دلائل کا پتھر ہے جو آئے دن منہج بحث ہو کر رہے ہیں، اس کے عنوانات ملاحظہ ہوں۔ بدعت، صلاۃ و سلام، انگوٹھا جو منہ اندرون نیارہ، اقامت کے وقت بیٹھا، اذان خطبہ کی جگہ، بزرگوں کے ہاتھ پاؤں کو بوسہ دینا، ایصال ثواب اور فاتحہ۔ یہ کتاب ہندو پاکستان میں اب تک تقریباً چاس ہزار کی تعداد میں چھپ کر مقبول ہو چکی ہے، سائز خورد، صفحات اردو ۴۸۔ ہندی ۶۴۔

(۱۶) سید الاولیاء : یہ حضرت سیدنا محمد کبیر رفاقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات، کرامات اور ملفوظات پر مشتمل ہے جو حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ مبارک کے مشہور بزرگ اور آپ کے ملاحین میں سے ہیں۔ کتاب میں خاص کر ملفوظات کا حصہ نہایت مفید و گرانقدر اور اس قابل ہے کہ اسے بار بار پڑھا جائے۔ صفحات ۶۳۔ سائز متوسط۔

(۱۷) ضروری مسائل : چند ضروری اہم مسائل پر تحقیقی فتاویٰ کا مجموعہ جن کے موضوعات یہ ہیں انجمنش سے روز ٹوٹا ہے یا نہیں، نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال کیسا، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رخصتہ عذ کا حکم، اردو اور دوسری غیر عربی زبانوں میں خطبہ جمعہ کا حکم، مسجد میں نماز جنازہ جائز یا ناجائز، مسلمانوں کی قبر کسی ہوتی چاہئے؟ قبروں کو سجدہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ عرب میں کافروں کے وجود پر بحث، صفحات ۸۰ سائز خورد،

(۱۸) حرمت سجدہ معظم، غیر خدا کو سجدہ تعظیمی کے حرام اور سجدہ تعبدی کے کفر ہونے پر شافعی بحث اور تحقیقی دلائل پر مشتمل نہایت مفید رسالہ، صفحات: ۱۶۱،

(۱۹) گلدستہ مثنوی: مولانا جلال الدین محمد رومی جو مولانا روم کے نام سے مشہور ہیں ان کی مثنوی معنوی کو جو شہرت و مقبولیت حاصل ہے عراق بیان نہیں، یہ مثنوی آپ کے مرید خاص حسن حسام الدین چلی کی فرمائش پر لکھی گئی اور دس سال کے عرصہ میں پانچ تکمیل کو پہنچی مولانا کی ولادت ۶ ربیع الاول ۷۰۰ھ میں ہوئی اور وفات ۷۶۰ھ کو بتاریخ ۵ جمادی الآخرہ بمقام قونیہ (ترکی) واقع ہوئی۔

گلدستہ مثنوی اسی مشہور عالم مثنوی معنوی کی ایک انجمنی کوشش ہے، جسے پہلے مفتی صاحب نے گلدستہ مثنوی اور گزارد مثنوی کے نام سے دو قسطوں میں شائع کیا تھا، پھر بعد میں دونوں کو یکجا کر کے گلدستہ مثنوی کے نام شائع فرمایا، مثنوی مولانا سے روم جو دلچسپ ایران افروز حکایات و حکمت پر مشتمل ہے اور حد درجہ سبق آموز یہ مجموعہ اس کا گویا عطر ہے، اسی سے اس کی ادائیت و ایمت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، ہر حکایات اصل فارسی میں اعراب (ذکر پر پیش) کے ساتھ ہے تاکہ اردو والی حضرات بھی پڑھ سکیں پھر اس کا دلشیں اور عام فہم ترجمہ کر کے حضرت فقیر ملت نے اس کو عام تر اور مفید تر بنا دیا ہے، صفحات: ۹۶، سائز متوسط۔

(۲۰) سوانح لطیف: یہ شعیب الاولیاء حضرت شاہ محمد یار علی صاحب قبلہ قدس سرہ بانی ادارہ فیض الرسول براؤں شریف کے مرشد اجازت قطب وقت حضرت شاہ عبد اللطیف صاحب مثنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مختصر حالات زندگی پر مشتمل ہے، صفحات: ۱۶۔

حضرت فقیر ملت دامت برکاتہم کی تصانیف کی ایک بہت بڑی خصوصیت یہ ہے کہ عام فہم ہوتی ہیں اور علمی مباحث بھی حضرت فقیر ملت آسان اسلوب میں پیش فرماتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ کی تمام تصانیف ہاتھ میں رکھ کر پڑھیں اور ہندوستان کے علاوہ پاکستان میں بھی اکثر تصانیف چھپ کر مقبول ہو چکی ہیں، کئی کئی ہندی زبان میں بھی منتقل ہو چکی ہیں، مثلاً: انوار الحدیث، انوار شریعت، مختصات فیصلہ، یہ کتابیں تو چھپ چکی ہیں اور بد مذہبوں سے لڑتے ہندی میں زیر تفتیش ہے، ضرورت ہے کہ حضرت فقیر ملت کی دیگر کتابیں بھی

ہندی ملک انگریزی و گجراتی اور بنگالی زبانوں میں شائع ہوں۔  
 بچوں کے دینی نصاب پر لکھی ہوئی آپ کی کتاب "نورانی تعلیم" قاعدہ اول تا ہجیم پرائمری  
 درجات میں نہایت مقبول ہے اور براعظم ایشیا کے علاوہ امریکہ، افریقہ، انگلینڈ اور بالینڈ  
 وغیرہ ممالک میں بھی داخل نصاب ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اور مقبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔

## اصلاحی خدمات

حضرت فقیر ملت و امت پر کاظم العالیہ اس حدیث رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر پڑی

مذکورہ اعمال ہیں۔

مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ  
 بِسِدَّةٍ فَإِنْ لَمْ يَنْتَهِ فليُخَبِّرْهُ  
 فَإِنْ لَمْ يَنْتَهِ فليُطَعِ فَيُغَيِّرْهُ  
 وَذَلِكَ أَصْحَفُ الْإِسْمَانِ  
 (مشکوٰۃ)

ہم میں جو کوئی خلاف شرع بات دیکھے تو باہر سے  
 اس کو اپنے ہاتھ سے مٹا دے اور اگر اس کی استطاعت  
 نہیں تو اس کو زبان سے رد کرے اور اگر اس میں بھی عجز  
 ہو تو دل سے اس کو برا جانے اور یہ ایمان کا  
 کمزور ترین درجہ ہے۔

حضرت مفتی صاحب کے پیش نظر یہ حدیث بھی ہے۔

إِذَا عَلِمْتَ مِنَ الْغَنَمِ أَوْ قَالَ الْبَيْضِ  
 فَلَمْ يُظَاهَرْ الْعَالِمُ عَلَيْكَ  
 لَغْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ  
 أَجْمَعِينَ لَا يَغْتَبِلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا  
 وَلَا يَكْتَسِبُ لَهُ (مساقی حرمہ ص ۲)

جب سقے ظاہر ہوں اور بے دینی پھیلنے لگے اور ایسے  
 موقع پر عالم اپنا علم نہ ظاہر کرے تو اس پر اللہ  
 کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے  
 اللہ تعالیٰ نہ اس کا صرغ قبول کرے نہ  
 اور نہ نفس۔

ان دونوں مذکورہ حدیثوں کی روشنی میں حضرت فقیر ملت پوری قوت اور توجہ سے امر بالمعروف  
 اور نہی عن المنکر پر کاربند ہیں۔ اور دعاہنت و مصلحت سے دور رہ کر اعلان حق میں کسی کی پروا  
 نہیں فرماتے۔ اس کے لئے تصانیف بھی گواہ ہیں۔ اور آپ کے کلم کھلا موافقہ بھی خاص طور



سے آپ نے اپنے گاؤں اور جماعت کو بہت سی بدعات اور خلاف شرع رسوں سے پاک کرنے میں جو کوشش فرمائی ہے وہ قابل رشک اور لائق تقلید ہے۔ آپ نے جن بدعات و خرافات کا تہذیب و اصلاح فرمایا ہے ان کی مختصر فہرست پر کتاب کیا جاتا ہے۔

① فرخدا کو سجدہ عظیمی حرام اور سجدہ تعدی کفر ہے۔

② گستاخان رسول، علماء کے دیوبند اور ان کے پیروکاروں کی تردید۔

③ تنزیہ اور اس سے متعلق محرم کی خرافات کا رد۔

④ فاسق و بدعل اور شریعت کا مذاق اڑانے والے پروں کی مخالفت۔

⑤ بد مذہبوں اور بد عقیدوں کے وہاں رشتہ داری کی حرمت و مذمت بیان کرنا اور اس مسئلے میں مسنیوں کی رہنمائی کرنا۔

⑥ شادی کی بری رسوں کے خلاف اعلان حق۔

⑦ خواجہ خضر کے تہوار کے نام سے پھیلائی ہوئی برائیوں کا قلع قمع کرنا۔

⑧ ادھر جہاں اور دیگر حرام نامائز اشیاء جنہیں لوگ عام طور سے کھاتے ہیں ان کی حرمت مذمت فرمائی اور کتاب چھاپ کر اس کے مسئلے کو عام سے عام کر کیا۔

⑨ سوم، چہلم وغیرہ کے موقع پر عام مردوں کے نام ایصالِ ثواب کی دعوت کی روک تھام کرنا اور صحیح مسئلے پر عمل کی تلقین کرنا۔

⑩ دیوبندیوں اور دیگر گمراہ مصنفوں کی مروجہ کتب مثلاً، بہشتی زیور، مفتاح الجن، راہ نجات وغیرہ کے خلاف تحریک ہلا کر سنی کتب بالخصوص بہار شریعت، قانون شریعت، الاثر شریعت و بڑھ کو رواج دینا۔

⑪ قرآن شریف مع ترجمہ اعلیٰ حضرت قدس سب سرہ اور بہار شریعت از صدر الشریعہ علیہ الرحمہ میں عرصہ سے جو کتابت کی اغلاط اچلی آرہی تھیں آپ نے ان کی نشاندہی فرمائی اور رسائل و اخبارات کے ذریعہ قوم کو آگاہ کیا۔

## اصلاحی پیغام طالبان علوم دینیہ کے نام

حضرت فقیر ملت دامت برکاتہم نے طالبان علوم دینیہ کے نام جو اصلاحی پیغام نشر فرمایا جو وہ آپ زریں سے لکھنے کے لائق ہے۔ ذیل میں اس کا اختصار پیش کیا جاتا ہے۔

- ① علوم کے ساتھ خدمت دین کو زندگی کا مقصد قرار دو حصول زر کو مقصد زندگی نہ بناؤ۔
- ② مسجد یا مدرسہ کے غلام کے معنی میں عالم نہ بنو نائب رسول کے معنی میں عالم بنو۔
- ③ قرآن مجید اور حدیث شریف کے ساتھ فقہ کا زیادہ مطالعہ کرو۔
- ④ علمائے اہلسنت خصوصاً اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ والرضوان کی تصنیفات کا مطالعہ کرو۔
- ⑤ عالم کی سند مل جانے کو کافی نہ سمجھو بلکہ زندگی بھر تحصیل علم میں لگے رہو کہ حقیقت میں علم حاصل کرنے کا زمانہ فراغت کے بعد ہی ہے۔
- ⑥ خود بھی باطل عالم بنو اور دوسروں کو بھی باطل بنانے کی دن رات کوشش کرتے رہو۔
- ⑦ بد مذہب اور دنیا دار عالم سے دور بھاگو جیسے شیر سے بلکہ اس سے بھی زیادہ کہ وہ جان لیتا ہو اور یہ ایسا ن برباد کرتا ہے۔
- ⑧ گورنمنٹ کے احاق سے مدارس کو بھاؤ کہ اس سے اکثر دینی مدارس دنیا دار ہو گئے اور تعلیم بھی برباد ہو گئی، اور گورنمنٹ سے گورنمنٹ کا بھی پسند نہ لو کہ غدر و بے وفائی مطلقاً سب سے حرام ہے، دین میں بھی بد امنیت اختیار نہ کرو، بلکہ حق گوئی اور سچے باکی اپنا شعار بناؤ۔
- ⑨ اپنے روپے کو بینک میں رکھنے اور دوسرے کاربنار میں لگانے کی بجائے دینی کام میں لگاؤ، کتابیں تصنیف کرو اور انھیں پھیلو اگر اسلام کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کرو۔
- ⑩ استادہ کے حقوق کو تمام مسلمانوں کے حقوق پر مقدم رکھو اور انھیں کسی طرح کی ایذا پہنچاؤ ورنہ علم کی برکت سے محروم ہو جاؤ گے۔ (سطح ۵۳۲-۵۳۳ غضا)

محمد عبداللہ بن عثمانی قادری رکن الجمع الاسلامی مبارکپور،

۲۰ ذی قعدہ ۱۳۱۳ھ - ۳ ارمی ۱۹۹۳ء

وار وصال: آستانہ امام احمد رضا قدس سرہ سوداگران بازار



دی ہے۔ پندرہویں صدی عیسوی میں جب بھگتی تحریک کا ہندوستان میں فروغ ہوا تو اس وقت مشہور بھگت کبیر داس (م ۱۵۱۵ء) نے بستی ہی میں موضع منگہر کے مقام پر اپنی زندگی کا آخری گمہ لگایا اور انتقال کیا اور وہیں دفن ہوئے (۱)۔

منلیج بستی اور ملک تپال کی سرحد پر یعنی جو علاقہ کپل و ستوے مشہور ہے بودھ دھرم کے بانی گوتم بودھ جن کا اصل نام سدھارتھا تھا وہیں پیدا ہوئے ان کی تعلیمات سے ان کی شخصیت کے تقدس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے اسی تقدس کے پیش نظر بعض اہل الرائے نے قرآن پاک میں ذوالکفل سے مراد کپل و ستوے پیدا ہونے والے گوتم بدھ ہی کو لیا ہے اس منلیج کی قدیم آبادی ان ہی کے معتقدین پر مشتمل تھی یہاں کے بیشتر مقامات پر پائے جانے والے کھنڈرات اب بھی بودھ دھرم کی عظمت رفتہ کے غماز ہیں۔ اس مقبرہ شخصیت کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے حکومت اتر پردیش نے ۱۹۸۸ء میں منلیج بستی کو درجہ اول میں تقسیم کر کے وہ حصہ جو سرحد تپال سے ملتا ہے اس کا نام "سدھارتھ گجر" رکھ دیا ہے (۲)۔

منلیج سدھارتھ تھیں اشاعت دین حق کا سہرا علمائے ربانیین اور بزرگان دین کے سر پہ ایک زینے میں سید احمد رائے بریلوی کے کچھ معتقدین اسلام کے نام پر اپنے انکار و نظریات کی ترویج و اشاعت میں ضرور مہمک تھے لیکن باضابطہ اسلام کی شیعہ حق و صداقت سے اس منلیج کو روغن و تابناک کرنے میں ان جزر گاہی دین کا کلیدی کردار ہا ہے جو گوشہ عزلت میں بیٹھ کر فاموش انداز میں اشاعت دین متین میں مصروف تھے اسی نے ان کے کردار سازگار ماسوں کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ وہ صوفی علماء جنہیں جبریت فروغ اسلام دیکھنے کی تمنا نے چین سے نہ بیٹھے دیا، شبانہ روز زہد و جد کہ کے قریب قریب دعوت اسلام سے متعلق "دعا علیہ السلام" و "الصلی علیہ السلام" کا اہم فروغ انجام دیتے رہے۔ ایسے لوگوں میں تقریباً سب سال تک مسلسل بکیر روٹی کے ساتھ ہر شمارا باجماعت ادا کرنے والے عابد شب زندہ دار شعیب الاولیاء صوفی شاہ محمد یار علی نقدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م ۱۳۸۸ھ) کی ذات گرامی سرفہرست ہے۔ اس دعویٰ کی دلیل میں حضرت علامہ مشتاق احمد نقضانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۱۹۹۰ء) کا یہ قول برعمل ہوگا۔

"شیخ الشایخ شعیب الاولیاء عارف حق حضرت صوفی شاہ محمد یار علی علیہ الرحمۃ والرضوان اس

(۱) ڈاکٹر غلام یحییٰ اعظمی، مذکورہ علمائے بستی مت فیض آباد ۱۹۸۸ء

(۲) ڈاکٹر غلام یحییٰ اعظمی، جغرافیہ منلیج سدھارتھ گجر ص ۱۹۹۰ بستی

صدیق کے ان بزرگوں میں ہیں جن کی ولایت و برتری کو اکثر علماء و مشائخِ اربعہ شمار عوام و خواص نے تسلیم کیا ہے۔ (۱)

شیخ المشائخ حضرت شاہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی تنہا اور کبھی شیریں سہب سنت حضرت علامہ حسرت علی خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۱۳۸۰ھ) اور دیگر علمائے اہل سنت و جماعت کو ہمارے کر ضلع بستی اور اس کے نواحی اضلاع میں اشاعت دین اسلام کا خواہم فرمایا انجام دیا ہے وہ قابل تقلید کارنامہ ہے۔ مرکز علم و فن دارالعلوم فیض الرسولؐ کے علاوہ بیشتر دینی مدارس کی اہم مذہبی تنظیمیں انہی کے ایما پر وجود میں آئیں ہزاروں لوگ ان کے دامن عقیدت سے وابستہ ہوئے ۲۲ محرم ۱۳۸۵ھ کو وصال ہوا دارالعلوم فیض الرسولؐ کے وسیع احاطہ میں ان کا مزار پر انوار مرجع غلاتی ہے۔

**ولادت** صاحب تذکرہ حضرت مولانا غلام عبدالقادر طوی کی ولادت جمادی الاولیٰ ۱۲۹۳ھ ۱۲ فروری ۱۸۷۵ء میں اسی عداثر میں وفات رسیدہ بزرگ کے گھر میں ہوئی۔ سلسلہ نسب چونکہ ۲۹ واسطوں سے حضرت

محکم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم تک پہنچتا ہے غالباً اسی وجہ سے "خلوئی" نام کے جزئی حیثیت سے لکھتے ہیں۔ آباد و بلاد بیرون ہند سے اگر ہندوستان میں مقیم ہوئے تو میر بلوہ ضلع بہرائچ راجستھان کے لئے منتخب ہوا لیکن ۱۸۷۵ء کے رستائیں زمانے میں خاندان کے کچھ لوگ نہ جانے کس طرح برادوں پہنچ گئے وہاں ضیاء الدین نامی ایک شخص نے کچھ اس طرح ان کی خاطر غلامات کی کر خورشید علی اس سے متاثر ہو کر ہمیشہ کے لئے دہلی کی سرزمین کو اپنا وطن بنالیا اور خود بھی وہاں فواری میں طاق ہوئے (۲)

**تعلیم و تربیت** غلام عبدالقادر طوی اسی خانوادہ کے روشنی چمکانے میں ابتدائی تعلیم آٹھویں ماہ میں حاصل کی پھر بدھش والدہ ماجدہ کے قائم کردہ خانوادہ دارالعلوم فیض الرسولؐ

کے درجات پر انگریز سے وابستہ ہو گئے، جغرافیہ، سائنس، ریاضیات، ہندی اور دیگر جدید مضامین کے ساتھ درجہ بی اے حاصل کیا پھر اسی ادارہ کے درجہ عالیہ میں داخلہ کر عمری و فاری کی تعلیم حاصل کرنے میں منہمک ہو گئے۔ شیخ العلماء حضرت علامہ غلام عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۹۹ھ میں (۱۹۰۷ء) حضرت علامہ عبداللہ خان غازی حضرت مولانا محمد یونس

(۱) مولانا محمد نسیم ہنسوی سوانح شیخ المشائخ ص ۱۹۷

(۲) ماہنامہ اشرف مبارکپور انٹر کالج ص ۱۳۵ اگست ۱۹۵۷ء

نعمتی، حضرت مولانا نعیم الدین احمد مدنی، حضرت مولانا مفتی بلال الدین احمد مجدی، اور حضرت قاری علی حسن نعیمی جیسے ارباب فضل و کمال کے زیر سایہ رہ کر دس نظامی کی تکمیل کی اور ۱۳۹۵ھ میں علمائے ربانین کے مقدس ہاتھوں سے دوسرا فضیلت سے نوازے گئے۔<sup>(۱۱)</sup>

**تدریسی و تنظیمی ذمہ داریاں**  
درس نظامی کی تکمیل کے بعد علوی صاحب کی گونا گوں صلاحیت کے پیش نظر ادارہ کے اراکین نے ۱۳۹۵ھ میں آپ کو منصب مدرس پر مقرر کیا۔ آپ نے اسی ادارہ میں مترسعات سے لے کر تہذیبی کتابوں تک بڑی خود اعتمادی کے ساتھ درس دیا۔ ۱۳۹۸ھ میں جب ادارہ فیض الرسول کے منبر عالی جناب مولوی محمد فاروق یار علوی کا انتقال ہو گیا تو ایک بار پھر ادارہ کے اراکین کی بکھڑا سحاب، تاج و تہذیب کی کھنکھنات ہوئی۔ آپ پر بڑی اور بھاری ذمہ داریاں عائد ہوئی۔ ۱۳۹۸ھ میں تدریسی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو کر باضابطہ منبر کے عہدہ کو سنبھال لیا جسے آپ تادم تحریر حسن و خوبی کے ساتھ انجام دے کر ادارہ کو دن و رات چوکنی ترنئی بخش رہے ہیں۔

ادارہ کے نظم و نسق کو بہتر چلانے کے لئے دو عہدے بڑے اہم ہوتے ہیں ایک منبر دوسرا ناظم اعلیٰ۔ حضرت مولانا صوفی شاہ محمد صدیقی یار علوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۹۳ھ تا دم حیات سجادہ نشینی کے اہم منصب پر فائز ہوئے۔ اس کے ساتھ ناظم اعلیٰ کے اہم فرائض بھی انجام دیتے رہے لیکن ۱۸ رجب المرجب ۱۳۹۳ھ مطابق ۲۳ جولائی ۱۳۹۳ھ کو جب ان کا وصال ہو گیا تو ان کا مجلس عاملہ خانقاہ فیض الرسول نے بانی خانقاہ شعیب الاولیاء حضور سیدنا شاہ محمد اعلیٰ قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی رجسٹری بابت خانقاہ مورخہ ۲۷ ۱۳۹۳ھ کی ہدایات کے مطابق ۲۸ مئی ۱۳۹۳ھ کو بذریعہ اعلان مریدین، معتقدین اور عام مسلمین کو جمع کیا پھر حسب مناسبت رجسٹری آئی ہوئی جماعت مسلمین میں سے چالیس افراد پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جس نے ۲۸ مئی ۱۳۹۳ھ باتفاق رائے آپ کو خانقاہ فیض الرسول کا سجادہ نشین نامزد کر دیا۔<sup>(۱۲)</sup>

ادارہ کے اصول و ضوابط کے مطابق چونکہ سجادہ نشین ہی ادارہ کا ناظم اعلیٰ ہوتا ہے اس لئے ناظم اعلیٰ کی اہم ذمہ داری بھی آپ کے سپرد ہو گئی اس وقت علوی صاحب ادارہ اور خانقاہ دونوں کے اہم عہدوں پر فائز رہ کر ترویج و ارتقاء کے سلسلہ میں کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔ بحمدہ تعالیٰ آپ کی

(۱) ڈاکٹر غلام نبی انجم۔ تذکرہ علمائے ہمتی ص ۱۸۹ (۲) فیض الرسول پاکٹ جرنل ۱۳۹۳ھ ص ۱۸

مسلم قیادت میں ادارہ ان دونوں تعلیمی، تعمیری، اشاعتی اور تعلیمی ہر محاذ پر پوری طرح سرگرم عمل ہے۔

## تعمیری سرگرمیاں

سابقہ سماج دشین حضرت مولانا صوفی محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد سجادوں اور نظامت کے مسئلہ کو لے کر ادارہ فیض الرسول کے دونوں افراد تفریق کا شکار ہو گئے لیکن فضل خداوندی سے کچھ ہی دنوں بعد یہ افراد تفریق دور ہو گئی اور علوی صاحب بھڑوہ ادارہ کو لے کر دینے میں مصروف ہو گئے بعض ناقص عملہ توں کو مکمل کر دیا اور بعض عملہ توں کی اصلاح و تعمیر کرائی گئی۔ سرگرمیوں کے حوالے سے انہیں کئی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا خاص طور سے ادارہ کے ابتدائی سہ ماہیوں کے لوگوں نے کئی محاذ پر آپ کے مسکن ادارے کو متزلزل کرنا یا مگر آپ طرح ان شریعت عناصر کے لئے گمراہ ثابت ہونے والی تعالیٰ نے غیبی مدد فرمائی اور ادارہ کی کل ذمہ داریوں کا احاطہ ہو گئی ایک ہر شکل ہے۔ ابتدائی کرا کے ہی دم لیا۔ اس کے علاوہ ادارہ کا صدر گیٹ، مسجد کی توسیع دارالتعمیری کی دوسری عمارت، اندرونی پیش و پسینہ کمرے ہر شکل ادارہ کی جدید دس گاہ کی تعمیر کروانے کے براہ راست شریعت کی سرزمین پر علوم و فنون کا ایک جہیز پیدا کیا ہے اور مزید اس شہر کو خوب سے خوب تر بنانے کا عزم قلم کھینچتے ہیں۔

## تعلیمی سرگرمیاں

جس زمانے میں حضرت مولانا عبداللہ بن احمد رمنوی دارالعلوم فیض الرسول میں مدرسہ اول تھے اس زمانے میں ادارہ کا تعلیمی معیار ڈیڑا اونچا تھا ملک کے طول و عرض میں اس ادارہ کی شہرت چمک کی آگ کی طرح پھیل گئی تھی۔ لیکن جب آپ اس ادارہ سے منگدوش ہو کر مدرسہ خوشیہ فیض العلوم بڑھیا چلے گئے تو ادارہ کا تعلیمی معیار بھی ان الفاظوں فروتر ہو گیا جس کی طلبہ کی تعداد میں بھی ایک ملک کی احساس ہونے لگا تھا۔ حضرت مولانا انعام عبدالعزیز علوی نے جب ۱۹۸۸ء میں مجددہ اہتمام منجبالا اور بحیثیت مینیجر کام کرنا شروع کیا تو ادارہ کے تمام امور پر آپ نے یکساں توجہ فرمائی جس میں آپ تقریباً ہر محاذ پر کامیاب رہے۔ ادارہ کے تعلیمی معیار بھی کو صرف نہیں اونچا کیا بلکہ آپ کی کوششوں سے کچھ نئے تعلیمی شعبے بھی منصفہ شہر پر آئے۔

علوی صاحب کے مجددہ اہتمام منجبالا نے قبل دارالعلوم فیض الرسول میں درجہ مختلف کے طلبہ کو کمالیہ کے بغیر حقائق سے بہرہ ور کیا۔ علوی صاحب دسویں، اسیں، تریسویں، چالیسویں، پچاسویں، اسیں، اسیں کے طلبہ کو کمالیہ کے بغیر حقائق سے بہرہ ور کیا۔

ہر طالب علم کے لئے تجویز کا جائز لازم قرار دے دیا اور اس کے لئے عمدہ جہود میں کما انتساب کر کے شعبہ تجویز کو کافی اہم بنا دیا۔ اور اس کے علاوہ درس نظامی کے متوسط درجہات تک کے طلبہ کو تجویز بحیثیت ایک مضمون کے بھی پڑھایا جانے لگا تاکہ ادارہ کا ہر سند یافتہ طالب علم مسائل شرعیہ سے صحیح واقفیت کے ساتھ مجدد قرآن بن کر بطور احسن فریضہ امامت بھی انجام دے سکے۔

تعلیمی سرگرمیوں کے حوالے سے یہ بات انتہائی قابل ذکر ہے کہ مولانا غلام عبدالقادر علوی اولیٰ الخیر میں اس نظام تعلیم کو بھی رائج کرنا چاہتے ہیں۔ جسے عصر حاضر کے تقاضوں کو مد نظر رکھ کر تیار کیا گیا ہے تاکہ اس ادارہ کے ہر فارغ شدہ طالب علم کا رشتہ دولت و دین کے حصول کے ساتھ دولت دینا سے مربوط رہے مگر علوی صاحب اپنے ان ذہنی خاکوں میں رنگ بھرنے میں کامیاب ہو گئے تو بلاشبہ یہ ادارہ دنیا کے سنیت ہی کا نہیں بلکہ عالم اسلام کے ان چند اداروں میں سے ایک ہو جائے گا جنہیں انشیکوں پر گناہ کا جھکا۔

### تعلیمی و اشاعتی خدمات

عصر حاضر کا ہر دور میں تصنیف و تالیف کا شغل دشوار طلب رہا ہے تصنیف و تالیف جیسی خاردار وادی میں قدم رکھنا اور ہر موڑ پر دامن بچاتے ہوئے مصنفین کی اس کاوش کو تواتر میں کے ہاتھوں تک پہنچا دینا ہر کس و نا کس کی بس کی بات نہیں۔

کوئی معیاری کام کرنا یوں ہی مشکل ہے لیکن اس سے کہیں زیادہ طباعت کی تمام تر خوبیوں کے ساتھ اس کاوش کو منظر عام پر لانا بے خوشی کی بات یہ ہے کہ غلام عبدالقادر علوی تصنیف و تالیف سے صرف دلچسپی ہی نہیں رکھتے بلکہ طباعت کی تمام تر رعایتوں کے ساتھ اسے شائع کرنے کا حوصلہ بھی رکھتے ہیں۔ شاید انہی وجوہ کے پیش نظر دارالعلوم فیض الرسول میں باضابطہ دارالمصنفین اور دارالاشاعت کے قیام کا اعلان ہوا اگرچہ ان دونوں شعبوں کا بنیادی خاکہ حضرت مولانا بدر الدین احمد رضوی نے تیار کیا تھا مگر کسی وجہ سے ان خاکوں میں بھرپور رنگ نہ بھرا جاسکا اس لئے امتداد زمانہ کے ساتھ وہ خاکے نیا مہیا ہو گئے لیکن اس اشاعتی شعبہ کی اہمیت اپنی جگہ مسلمہ رہی حضرت مولانا مفتی بیڑا الدین احمد مجددی نے اس مسئلہ کو پھر سے اٹھایا اس سے متعلق اور باب علم و فضل کی کئی نشستیں منعقد ہوئیں احمدی صاحب نے اس کی دائمی اہمیت و ضرورت سے ارکان مجلس کو صرف روشناس ہی نہیں کرایا بلکہ اس شعبہ کے قیام کی خاطر ہر طرح کا آمدانہ جہود بھی کرنے لگے۔ مفتی صاحب کی مسلسل جہود سے علوی صاحب کو اپنی گونا گوں مصروفیات سے کچھ وقت اس کے



نے مخصوص کرنا پڑا علوی صاحب کی اس غلط فہمی اور قابل قدر کاوش نے بھول پریشان اور سونے پر  
سار کا کام کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ علوی صاحب نے احمدی صاحب کی سرپرستی میں حضرت مولانا عبداللہ  
دعوی کا وہ خواب جماعتوں نے ادارہ تصنیف و تالیف سے متعلق دیکھا تھا شرمندہ تعبیر کرنے میں کامیاب  
ہو گئے۔

مولانا علوی کے اس عظیم الشان کام سے جو جس قدر سراہا جائے کہے اگر ان کی توجہ اس طرف نہ ہوتی تو  
یہ قنادے سے حضرت مولانا مفتی جلال الدین احمد احمدی نے کئی سال مسلسل محنت کر کے مستحقین کو سنبھال  
فرمایا کہ ان کا اہل قادیان کو تسکین نظر لازم کر کے کہا کہ نہ اس کے دست ہمد کا شکار ہو جاتے۔  
خداوند فیض الرسول جلد ثانی اسی اٹھاتی سلسلہ کی دوسری گوی ہے۔ مولانا تعالیٰ جلد اول کی طرح اس جلد ثانی  
کی بھی قبولیت مامہ کا درجہ عنایت فرمائے۔ (زاین)

ماہنامہ فیض الرسول جس کا اجراء محرم الحرام ۱۳۸۵ھ جون ۱۹۶۵ء میں ہوا تھا اسی ادارہ کا آرگن ہے  
جو اسلامی، اخلاقی، ادبی مضامین کا مبینہ مہرستار ہے کہ شائع ہوتا ہے مولانا علوی اس مقررہ جریڈے کی ادارت  
ایک مرتبہ سے فرما رہے ہیں۔ اس جریڈے میں چھپنے والے عہدہ و فہرہ مضامین سے ان کی فکر اگیر و سلا  
کا اعلانہ دیا جاسکتا ہے۔

ایک وقت میں اہم عہدوں کی ذمہ داری سنبھالتے ہوئے کوئی معیاری کام کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ  
مشکل ترین ہے لیکن اس کے باوجود جریڈے کی ادارت محسن و خوبی انجام دینے کے علاوہ ایک پاکستانی  
مصنف حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم ہزاروی کی عربی تصنیف "وسیلہ" کا سلیس اردو میں ترجمہ بھی کر کے شائع  
کیا ہے۔ مرقات کی مکمل شرح بھی ان کی تصنیف معروفیت کی ایک گواہی ہے اگر علوی صاحب اپنی گواہی  
معروفیات کا تصور اساعتہ تصنیف اسوہ کی طرف دیکھیں تو منطق کی مایہ ناز سب مرقات کی شرح کی تکمیل کے  
علاوہ بیشتر اسی معیاری کام میں منہمک شہود پر آسکتی ہیں جن سے عوام و خواص اور طلبہ و امانہ یکساں مستفید  
ہو سکیں گے۔

حضرت مولانا غلام عبدالقادر علوی کو قادیانہ پوشیدہ دونوں سلسلوں میں بیعت و خلافت  
مامل ہے آپ کے والد ماجد شیخ المشائخ حضرت شاہ صاحب قبلہ نے سلسلہ الیہ قادیانہ  
محبوبہ پوشیدہ لطیفہ میں بیعت کرنے کے بعد خلافت جیسی انمول دولت سے سرفراز فرماتے ہوئے کہا تھا۔

آں حضرت کو سلسلہ عالیہ قادریہ مجربہ و پشتیہ لطیفہ کی اجازت و خلافت دیتا ہے کہ جو مرید یا عورت ان کے پاس توبہ و بیعت کے لئے حاضر ہو اس سے توبہ لے کر ان مبارک سلسلوں میں داخل کریں اور مسلک اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق اسلام و سنت کا متبع بنائیں (۱)۔

سید العلماء حضرت علامہ سید آل مصطفیٰ مارہروی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۹۲ھ) نے بھی طلوی صاحب کے سربسراج فضیلت رکھتے وقت سلسلہ برکاتہ کی عظیم دولت سے سرفراز فرمایا تھا تذکرہ علماء کے بستی میں ہے۔

(مولانا غلام عبدالقادر طلوی نے) ۱۳۹۵ھ میں حدس نظامی کی تکمیل کی اور اسی سال سالانہ جشن دستار دہی کے موقع پر سید العلماء اور ملک کے اکابر علماء و مشائخ کی موجودگی میں سند و ستار فضیلت سے نوازے گئے اور اسی موقع سے سید العلماء علیہ الرحمۃ نے دستار باندہ بننے کے فوراً بعد ہزاروں کے مجمع عام میں سلسلہ برکاتہ کی اجازت و خلافت عطا کی اور آپ کے لئے خاص طور پر دعائیں کیں راقم الحروف اس وقت معراج العلوم (معدنہ بالقرام) میں تہذیب و تعلیم تھا اور حسن اتفاق سے اس تقریب میں موجود تھا (۲)۔

حضرت مولانا شاہ صوفی محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ جب تک بقید حیات تھے اس وقت تک مولانا غلام عبدالقادر طلوی کی فکر دوبارہ کے فلاح و بہبود تک تھی لیکن ان کے وصال فراتے ہی مجلس عاملہ خانقاہ فیض الرسول نے سجادہ نشینی کا اہم منصب بھی آپ کو پاکیزہ طینت، علمی عبقریت، شرافت نفس اور حسن تدبیر کے پیش نظر مجمع عام میں سپرد کر دیا۔ مولانا طلوی اب بحیثیت ناظر اعلیٰ و منیجر دارالعلوم فیض الرسول اگر ایک طرف ادارہ کی ہمہ جہت ترقیاتی سرگرمیوں میں بڑھ چکے تھے تو دوسری طرف دامنِ ارادت سے وابستہ ہونے والے مریدین کے علاوہ عامۃ المسلمین کو رشد و ہدایت کا پیغام پہنچا کر سجادہ نشینی کا اہم فریضہ بھی نبھا رہے ہیں۔ صوفی تعالیٰ مولانا غلام عبدالقادر طلوی کو عمر خضر عطا کرنے کے ساتھ ساتھ شیعہ مذہبی مدد بھی فرمائے تاکہ خانقاہ و ادارہ دونوں مرکز سے اشاعت دین حق کا اہم فریضہ انجام دے کر والد ماجد شیخ المشائخ شعیب الاولیاء حضرت صوفی شاہ محمد یار علی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو فروغ دینے میں نمایاں کردار ادا کر سکیں (سلامین)

(۱) مفتی جلال الدین احمد امجدی - فتاویٰ فیض الرسول جلد اول ص ۱۲۰ دہلی ۱۳۹۱ھ

(۲) ڈاکٹر غلام نبی انجم - تذکرہ علماء کے بستی جلد اول ص ۱۸۹

فہرست مضامین و قوائد فیض الرسول جلد دوم

[illegible]

صفحہ	چہرست مضامین	صفحہ	چہرست مضامین
۱۳۲	شراب کے خط میں طلاق کی کوئی توقع نہ ہوگی۔	۱۳۱	بعضی بالجمہ لا بسجد المخط
۱۳۳	کہا میں بیوی کو نہیں رکھوں گا تو کیا حکم ہے؟	۱۳۰	محبت کے طلاق دینے پر یقین ہو تو وہ کیا کرے؟
۱۳۴	خود میں طلاق دی پھر نصہ آخر تولد کے وقت نہ کرے تو؟	۱۲۹	فلک وجہ سے طلاق نامہ پر مکتوب کردا پھر زانیہ طلاق
۱۳۵	طلاق کی صورت۔	۱۲۸	کے طلاق پر زور دیتا ہے ہوں "کہا اور اب کہتا ہے میں نے
۱۳۶	بیک وقت میں طلاق دی تو واقع ہوگی مگر شوہر نہیں رہے	۱۲۷	طلاق نہیں دی ہے تو؟
۱۳۷	ہوا تو یہ کرے۔	۱۲۶	بیوی اپنی ایسی کی سی جی ادا میں نے طلاق دی
۱۳۸	خود کو تین طلاقیں بیک وقت دی تو؟	۱۲۵	تین مرتبہ کہا۔ اور بیوی کو تین پر کو نہیں بھی تو؟
۱۳۹	غیر مذکورہ طلاق مختلف واقع ہونے کی ایک صورت۔	۱۲۴	تین طلاق دے کر پھر بیوی کو رکھے ہوئے ہے تو؟
۱۴۰	کونسا طلاق باطل طلاق ہے؟	۱۲۳	تین مرتبہ سے زیادہ کیا میں نے اسے طلاق دی پھر کی
۱۴۱	"طلاق دینا ہوں" میں مرتبہ لکھا تو؟	۱۲۲	کو رکھے ہوئے ہے تو؟
۱۴۲	طلاق دینے کے بارے میں محبت کی قسم فضول۔	۱۲۱	مجھے بھی دامغان غریب رہتا ہے ایسے شخص نے طلاق
۱۴۳	زانیہ طلاق واقع ہوا ہے تو ایسا طلاق ہوا ہوں سے	۱۲۰	دی تو؟
۱۴۴	شہادت ہو جائے گی۔	۱۱۹	شراب کے نشہ میں طلاق دی تو کیا حکم ہے؟
۱۴۵	کہا میں بیوی کو طلاق دیتے ہوئے ہیں دو سال کا عرصہ	۱۱۸	قسم کھا کر کہا اپنی اولیٰ کو رکھوں گا مگر تم کو نہیں رکھوں گی
۱۴۶	ہوگی "اب کہتا ہے طلاق کی نیت نہیں تھی تو؟	۱۱۷	تو؟
۱۴۷	زانیہ طلاق دی۔ طلاق نامہ پر دو مکتوبوں پر شوہر کا	۱۱۶	قسم کا کفارہ۔
۱۴۸	دستخط نہیں ہوا اور بیوی اگر بیک دیا تو؟	۱۱۵	بچے نے طلاق نامہ لکھوایا اور مال نے ہانڈیا تو؟
۱۴۹	شوہر دوسرے کو طلاق نامہ لکھنے کا حکم دے تو؟	۱۱۴	اگر کئی شے سے طلاق حاصل کی تو کیا حکم ہے؟
۱۵۰	ایک شخص کی کافر بہن اور اس کا سگت جواب۔	۱۱۳	زانیہ کو طلاق دینا بہتر مگر مذہبی نہیں گندہ دینے
۱۵۱	لکھنے والے سے کہا ہماری بیوی کو طلاق لکھتے تھے اس	۱۱۲	شوہر کو گناہ ہو۔
۱۵۲	نے نہیں لکھا پھر دو دن بعد شوہر نے ایک طلاق لکھی تو	۱۱۱	ناجائز محبت کرنے والے تو بے راستہ قرار کریں۔
۱۵۳	طلاق نامہ پر زانیہ طلاق کا سبب باپ نے دیا تھا تو؟	۱۱۰	نومال کے ترک سے طلاق ملے لی تو؟
۱۵۴	دھوکا سے سادہ کاغذ پر شوہر نے لکھ دیا تھا تو اس	۱۰۹	تین طلاق دی اور پھر رکت باہر سے تو؟
۱۵۵	پر طلاق نامہ تیار کر لیا تو؟	۱۰۸	شوہر طلاق نہ دے اور والدین پھر سے طلاق
۱۵۶	جو کہے ہیں قرآن و حدیث کو نہیں مانتے وہ کافر ہو گئے۔	۱۰۷	لے لیں تو؟
۱۵۷	جانیے کی دھمکی سے کہہ نہ سکتا بیانیہ طلاق کے	۱۰۶	غیر مذکورہ طلاق دی اور پھر کسی سے نکاح کر لیا تو
۱۵۸	لی تو؟	۱۰۵	نکاح کا پڑھنے والا نکاح نامہ چھوڑ دیا تو؟
۱۵۹	زانیہ بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔	۱۰۴	طلاق کی صورت کو طلاق دینے کے سبب شوہر سگت
۱۶۰	باپ اور قاضی نے طلاق کی تحریر دی تو کیا حکم ہے؟	۱۰۳	قامت نہ ہوا۔
۱۶۱	ایک شوہر میں تین طلاق لکھی مگر اختلاف نہ کیا۔ پھر دوسری	۱۰۲	پھر سے طلاق لیتا کیا اسے جس مولوی نے پھر
۱۶۲	تحریر میں ایک طلاق لکھی تھی اس پر دھوکا لگا۔ اس کا	۱۰۱	سے طلاق لینے کا رواج نکاح اس کا حکم۔



فہرست مضامین

صفحہ

فہرست مضامین

صفحہ

کے ساتھ اس کا نکاح کن جائز نہ ہوگا۔

نا جائز طور پر عورت رکھنے والے کا بچہ نکاح کرے

کے کو تو کہے کہ یہ مطلب نہیں میں تم کو طلاق دیتا ہوں۔

تو کیا حکم ہے؟

عورت مسلمان کے ساتھ فرار ہوگئی پھر ہندو کے ساتھ

کریم ہوگئی اب مسلمان ہو کر دوسرے سے نکاح کرتی تو

کی شوہر کو نکاح دینے یا اس کا ہم لینے سے عورت نکاح

سے منع کیا؟

نکاح میں اپنی بیوی کو نکاح دیتا ہوں تو کیا حکم ہے؟

عورت کا نکاح بیان کرتی ہے کہ شوہر نے مجھے پا کھچ چلا

دی اور شوہر بیان کرتا ہے کہ میں نے نہیں دی تو؟

عورت کو کہیں ہے شوہر نے طلاق دی تو وہ کیا کہے؟

نکاح تباہی ہوئی تو کچھ فرار ہوں تو کیا حکم ہے؟

زبان سے کہیں کہ اگر طلاق نامہ پڑا تو کھٹا کھٹا تو؟

الکھتاج کا خطاب

دو بار کہہ طلاق دیتا ہوں اور پھر کیا میری زوجیت میں

نہیں تو؟

طلاق نامہ مرتب کیا مگر ذکا نہ میں نہیں والا اور پھر فرار ہو

دو طلاق دیتی ہو تو عدالت کے اندر رجوع کر سکتا ہے اور

بعد عدالت عورت کی مرضی سے پھر نکاح کر سکتا ہے۔

کہا کہ اگر تم کو جانے سے انکاح ہے تو میں نے طلاق دی تو؟

غرض میں کسی مرتبہ کہہ طلاق دیتا ہوں اور پھر نکاح کرنا چاہتا

تو؟

کیا بغیر ہجرت کی طلاق درست ہو سکتا ہے؟

حدیث فضیلہ۔

عورت سے تین بار کہہ تم کو جواب دیتا ہوں تو؟

فارغی کے مجلس اقوام میں طلاق ہی ممنوع ہوئی ہے۔

طلاق نامہ نکاح سے واپس آکر شوہر کو نکاح تو؟

مائل ہوئی کہ باہر سے کسی مرتبہ کہ میں نے طلاق دی تو؟

مذکورہ بیوی کو تین طلاق دے کہ پھر مقررہ دن کا چاہتا

ہے تو؟

۱۶۳

۱۶۴

۱۶۵

۱۶۶

۱۶۷

۱۶۸

۱۶۹

۱۷۰

۱۷۱

۱۷۲

۱۷۳

۱۷۴

۱۷۵

۱۷۶

۱۷۷

۱۷۸

۱۷۹

۱۸۰

۱۸۱

۱۸۲

۱۸۳

۱۸۴

۱۸۵

۱۸۶

۱۸۷

۱۸۸

۱۸۹

۱۹۰

۱۹۱

۱۹۲

۱۹۳

شوہر ہندو ہوگئی تو اس کی بیوی نکاح سے منکول تھی۔

زبان طلاق دی اور تحریری طلاق دے تو کیا حکم

ہے؟

صل میں طلاق دی تو کیا واقع ہوگی؟ اور کیا دوسرا

نکاح کر سکتی ہے؟

کوٹھ سے طلاق نے کر دوسری شادی کرے تو؟

بکھری کے جھڑپٹ نے نکاح خانی کی اجازت دے

دی تو؟

بیوی ہندو کے ساتھ فرار ہوگئی کیا شوہر پھر اسے بلا

نکاح بعد نکاح کر سکتا ہے؟

میں بیوی ایک ہی جگہ رہے تھے مگر دونوں کا بیان

ہے کہ نکاح صیغہ نہیں ہوئی پھر ایک ہی تین ملائیں

دی تو؟

اشکر کو بیان کہ کالی دینے والا مرتبہ ہوگیا اس کی بیوی

نکاح سے منکول تھی۔

تین طلاق دی پھر دو دن ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو؟

طلاق دی اور دو سال بعد اسی عورت کو پھر نکاح کیا تو؟

بغیر نکاح میں بیوی کی طرح رہے والوں پر کیا حکم ہے؟

محمد والوں کا بیان کہ جواب دے دیا مگر شوہر طلاق

نکاح سے مائل ہوگیا تو؟

غرض میں لا تعدا مرتبہ کہا کہ اگر طلاق دی پھر دوم ہو تو؟

طلاق شوہر کے قرار سے ثابت ہوئی پھر فرار ہوگئی تو؟

دوسرے کہہ "لے جاؤ میں نے طلاق دی" تو کیا حکم ہے؟

قرار سے طلاق واقع ہو جانے کا حکم کیا جائے گا اگرچہ

غرض طلاق نہ ہو۔

قرار سے طلاق دے چکا ہوں مگر تحریر نہ دے تو؟

نکاح دے دے تو کہے کہ وہ مسلمان شوہر بابت نکاح کی

شبکت کے نشیمن طلاق دی تو کیا حکم ہے؟

رجوع سے منکول طریقہ۔

بغیر کسی گھٹی کے باہر طلاق دینے کو کہتے تو؟

میں عام میں آپ کی اطاعت لازماً۔

۱۶۳

۱۶۴

۱۶۵

۱۶۶

۱۶۷

۱۶۸

۱۶۹

۱۷۰

۱۷۱

۱۷۲

۱۷۳

۱۷۴

۱۷۵

۱۷۶

۱۷۷

۱۷۸

۱۷۹

۱۸۰

۱۸۱

۱۸۲

۱۸۳

۱۸۴

۱۸۵

۱۸۶

۱۸۷

۱۸۸

۱۸۹

۱۹۰

۱۹۱

۱۹۲

۱۹۳

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۱۹۲	نکھ جو اب دیر پا ہوں۔ اسی نے سات سو پیر پناہ اور دو سو ناگ پر طلب ہمارا میں را کوئی شہ نہیں توں حکم ہے	۱۸۴	تا ایش خوش گلاب کہتا ہے میرے لڑکے کی شادی چنانہ ہوئی تو؟
۱۹۳	بچیاں میں آئے تک اب کی پردہ میں درجیں کیا کر سنا دھت پیچوں کے باپ گھنہ ان کا ہوگا۔	۱۸۵	بغیر ہستی مگر درست ہوا نہیں؟ خصیص میں نہ نہ دو بار لفظ طاق کہہ را تو؟
۱۹۴	اٹل حدت کے زنا تک پردہ میں کا حق نہیں پاسے گی۔ اس نے بچوں کے غیر حرم سے نکاح کر لیا تو حق پرور حق	۱۸۶	دوسرے کہا میں نے طاق دی۔ پھر کچھ نقد کر لیا تو؟ جس کچھ گورگھوں تو اپنی اس سے گات گھول پھر کچھ
۱۹۵	ہاں کار۔	۱۸۷	محبت کو رکھا تو؟ شوہر کو برین سپنے کے میں نے یکینہ دو طاق دی ہے تیرے
۱۹۶	دو بار تک تاک لکھ کر کچھ نہ پھر لکھ باطل طاق نکھا تو؟	۱۸۸	کا تو بریں گات ہے تو؟ طاق کی محبت کی حدت۔
۱۹۷	طاق دیں آتشا ہے غیر نہیں۔ اور آتشا لفظ نہیں ہوتا۔	۱۸۹	مطلق کی حالت میں جین تیرہ دن غلط ہے۔ دو بار تو کے سامنے طاق دیکھ ہے مگر لفظ سے نکاح
۱۹۸	نیت ایک طلاق کی جو مگر تین نکاح تو تینوں پر مبنی۔	۱۹۰	بہ تو؟ خاموشی کی گواہی ہے طاق ثابت نہ ہوگی۔
۱۹۹	لفظ اسل سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔	۱۹۱	زبان کی بار طلاق دی ہے خود کی نکھو کر لکھا ہے اور آئے اسے تو گول سے بھی طلاق کا یہاں ہے تو؟
۲۰۰	طاق نہایت ہونے کے لیے طلاق سے طلاق نہ ہوتی۔	۱۹۲	تھکر نہ کیا کچھ طلاق دیا۔ کیا فیہ طلاق کے طلاق ہے؟ بھری نہایت میں کیا طلاق مگر خود دینے سے نکاح پہنچا
۲۰۱	آتشہ کے واسے میں اس کا کہہ کر تو نے سے نکاح لازم ہو گیا ہے۔	۱۹۳	خوشی نہایت محبت کو نکھ اس کے سے کیا حکم ہے؟ بھاری میں کیا طلاق دے تو ہم بھی ادھر سے نکھ
۲۰۲	زمانہ گذشتہ کے بارے میں جھوٹی قسم کھانے سے تو یہ لازم۔	۱۹۴	نے طلاق دی مگر وہ طلاق دینے بغیر یہاں گیا تو کیا حکم ہے؟
۲۰۳	طاق کا تک شوہر ہے نہ کہ بھری کا شوہر۔	۱۹۵	انھہ ایسی صورت ہو تو کیا فیہ نکاح کیا جاسکے؟ لڑکے سے نہ ہوا شوہر کے طلاق دیدی تو لڑکی اللہ باب
۲۰۴	شوہر اگر ان موہے ہو طاقی لڑکے سے نکاح کر کے تو؟	۱۹۶	سے مطلق ہو کر؟ حدت فیہ دوسرے کہاں گھنہ ہی جی کہ اسے پھر نہ لکھ
۲۰۵	منہ کا سب سے بڑا کار نامہ شریعت کا حکم تھا ہے۔	۱۹۷	طاق نہ نہ نہ کیا جاسکے انھہ ہی کی بھر طلاق دے؟ گھنہ طاق ہے طلاق طاق تو؟
۲۰۶	تھکر میں دو طلاق دی تو کیا حکم ہے؟	۱۹۸	اگر وہ طلاق دے تو کیا فیہ نکاح کیا جاسکے؟ اگر وہ طلاق دے تو کیا فیہ نکاح کیا جاسکے؟
۲۰۷	لوگ جانتے تھے تو میں طلاق دیتا ہوں؟	۱۹۹	طاق نہ نہ نہ کیا جاسکے انھہ ہی کی بھر طلاق دے؟ گھنہ طاق ہے طلاق طاق تو؟
۲۰۸	دو بار طلاق کا ہم نے کر طلاق دی اور کیا میں اسل سے طاق نہیں اسل سے؟	۲۰۰	اگر وہ طلاق دے تو کیا فیہ نکاح کیا جاسکے؟ اگر وہ طلاق دے تو کیا فیہ نکاح کیا جاسکے؟
۲۰۹	نکھ میں جو یہ دیتا ہوں طلاق تو طلاق تو لڑکی مات میں بھی تو کیا حکم ہے؟	۲۰۱	طاق نہ نہ نہ کیا جاسکے انھہ ہی کی بھر طلاق دے؟ گھنہ طاق ہے طلاق طاق تو؟
۲۱۰	تین بار نکھ میں طلاق دے نہ پاؤں تو؟	۲۰۲	اگر وہ طلاق دے تو کیا فیہ نکاح کیا جاسکے؟ اگر وہ طلاق دے تو کیا فیہ نکاح کیا جاسکے؟
۲۱۱	زبان طلاق دی اور کچھ کر نہیں دی کیا نکھو؟	۲۰۳	اگر وہ طلاق دے تو کیا فیہ نکاح کیا جاسکے؟ اگر وہ طلاق دے تو کیا فیہ نکاح کیا جاسکے؟
۲۱۲	دستخط نہیں کیا تو؟	۲۰۴	اگر وہ طلاق دے تو کیا فیہ نکاح کیا جاسکے؟ اگر وہ طلاق دے تو کیا فیہ نکاح کیا جاسکے؟
۲۱۳	مطار کے گئے ہیں؟	۲۰۵	اگر وہ طلاق دے تو کیا فیہ نکاح کیا جاسکے؟ اگر وہ طلاق دے تو کیا فیہ نکاح کیا جاسکے؟
۲۱۴	تین طلاق دے کر بغیر طلاق اپنی بیوی کی سکھ تو؟	۲۰۶	اگر وہ طلاق دے تو کیا فیہ نکاح کیا جاسکے؟ اگر وہ طلاق دے تو کیا فیہ نکاح کیا جاسکے؟

## فہرست مضامین

صفحہ

## فہرست مضامین

صفحہ

۲۰۰ برائیس نے جہیز توڑا نہیں مرتبہ طلاق دلائی تو؟

یہودی کو بغیر طلاق کے طلاق دینا جہیزوں منکر نام نہیں

۲۰۱ لیا تو؟

۲۰۲ مادہ کھانے کے بعد سے مجبوز طلاق دیدی تو کیا حکم ہے؟

۲۰۳ اگر وشرعی کی صورت میں کسب طلاق نہیں پڑتی؟

۲۰۴ عمر و عیسے بغیر طلاق نامہ نہیں دیتا تو؟

۲۰۵ تین مرتبہ تو باقی طلاق دی بہر طلاق نامہ پر بدستور کی تو؟

۲۰۶ بلذریعہ سلف طلاق نکھو اگر کہے کہ میرا تو کیا حکم ہے؟

۲۰۷ غیر مسلم نے تین طلاق نکھی شوہر نے اس پر سبکدوشی کی

۲۰۸ میں نے ایک بیوہ طلاق دی ہے تو؟

۲۰۹ میں نے کچھ طلاق دی ہے میں نے کہا اگر اب اسی صورت

۲۱۰ کو کھنا چاہتا ہے تو کیا حکم ہے؟

۲۱۱ باہلے طلاق بے بغیر لڑائی کا علاج وہابی سے کوئی صورت

۲۱۲ پھر میرے شوہر پر جہیز چاہتی ہے تو؟

۲۱۳ طلاق طلاق تو دوسرے مرتبہ کب طلاق دیتا ہوں نہیں کہا تو؟

۲۱۴ صورت کے گھروالوں نے طلاق کی دہش پڑی لینے سے انکار

۲۱۵ کیا تو؟

۲۱۶ نیا بی طلاق دے چکا ہے تو میرے لینے سے انکار کیا ہے تو؟

۲۱۷ صورت اختیار کیا ہے؟

۲۱۸ باپ دادا کا موراثہ از مطلق ہو تو ان کا کیا چھوڑا کرا جائے؟

۲۱۹ جو طلاق لے لیا ہو جائے اس کے بعد توڑنے کا اختیار نہیں

۲۲۰ رکعت میں طلاق دے سکتا ہے۔

۲۲۱ باپ دادا کے غیر مرنے کا چھوڑا کرا جائے یا نہیں؟

۲۲۲ سے جس کے لئے نعتا سے قاضی شرط ہے۔

۲۲۳ میری زندگی کو طلاق کی جائے تو اسے طلاق نہیں پڑتی۔

۲۲۴ تین طلاق کے بعد دونوں زمانہ مہر ہوں تو طلاق کر پڑے گا

۲۲۵ یا نہیں؟

۲۲۶ طلاق دیتا نہیں چاہتا تھا مگر وہاں میں حصہ لینے کے لئے

۲۲۷ طلاق نکھدی تو؟

۲۲۸ اگر بعد سال کے لڑکے نے اپنی بیوی کو طلاق دی تو؟

۲۲۹ تین مجلسوں میں کہا چاہا تو میں نے اسے طلاق دے دیا

۲۰۰ کب دوگہ رکھیں تو کیا حکم ہے؟

۲۰۱ کب طلاق طلاق طلاق سے طلاق کا حکم نہ ہوگا؟

۲۰۲ دھوکا سے سادہ کاغذ پر دستخط لیا اور پھر اس پر طلاق

۲۰۳ نکھائی تو؟

۲۰۴ طلاق کے لئے تحریر ضروری نہیں۔

۲۰۵ حالت عمل میں طلاق ہوئی کہ نہیں؟ اگر ہوئی تو اس کی

۲۰۶ عدلت کیا ہے؟

۲۰۷ ملا لگ صورت۔

۲۰۸ شوہر اقرار کر دے تو ایک مسلمہ کی گواہی سے طلاق

۲۰۹ بیعت نہ ہوئی۔

۲۱۰ شوہر نے تین طلاق دی جو کچھ قسم کا آدمی ہے اب

۲۱۱ عدلت کسی ملک سے میرے عقد میں آجائے

۲۱۲ تو کیا ہے؟

۲۱۳ متعدد بار ہم دوکان میں رکھے تو؟

۲۱۴ صورت سے کہا جھے جواب دے۔ شوہر کے بارے میں کچھ

۲۱۵ جواب دے جواب پھر سمجھا ہے کہ پوچھنے پر

۲۱۶ میں نے جواب دیا تو کیا حکم ہے؟

۲۱۷ با شوہر نے بایا لڑائی کوڑ تھوکی کے پہلے طلاق دی

۲۱۸ تو کیا حکم ہے؟ اور لڑکی کے دلہنہ میں جہیز کا مطالبہ

۲۱۹ کر سکتے ہیں یا نہیں؟

۲۲۰ تین مرتبہ کہا میں جواب دیتا ہوں یہ کہ میں طلاق

۲۲۱ دیتا ہوں اور لفظ طلاق کے حلق کو گھون کا مختلف

۲۲۲ بیان ہے تو؟

۲۲۳ حالت عمل میں طلاق دی تو وہ کب واقع ہوگا؟

۲۲۴ دوسرا نکاح ہو سکے گا۔

۲۲۵ نیا بی طلاق دینے پر ان کی گواہی سے طلاق کا حکم کیا

۲۲۶ جائے گا یا نہیں؟ اگر نہ ہو تو مکمل ہو تو جو شخص اس کو

۲۲۷ رکھے ہوئے ہے اس کے ساتھ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

۲۲۸ طلاق دیدی تو ذرا پہلی شوہر پر تحریر نہ کرے۔

۲۲۹ طلاق نہیں دی مگر کہنے گھروالوں نے کہا کہ طلاق لے

۲۳۰ دی تو؟



صفحہ	چہرست مضامین	صفحہ	چہرست مضامین
۲۱۹	حاجر سے محبت نہیں کی کہ اور تین اطلاق دیدی تو؟ شوہر سے محبت کرتا ہے جس سے اطلاق نہیں دی اور بوی کہتی ہے اطلاق دی تو؟	۲۱۹	اقرار اطلاق حلق ہے۔ بہادت محل جس سے اطلاق حلق دی تو کسی اطلاق پر ہی؟ اور شوہر سے محبت کی شوہر سے دوسرا محل ہوگی تو؟ دور کیا شوہر کے لئے بھائی پر لازم ہے کہ اس کو اپنے سے تنگ کر دے؟
۲۲۰	کارڈ پر اطلاق لکھی جہر سے بھائی کر بیگ دیا تو؟ حاجر کی صورت اور اطلاق کی حدت۔	۲۲۰	خاکا اور نکاح کے لئے اطلاق دے تو حلال کبھی ہے شوہر جہاں سے اطلاق دی لڑکی پہر کی سے ساتھ؟
۲۲۱	طلاق والی حدت کی حدت تین جہد تین دروں خطا ہے جس میں کہ اطلاق دی لڑکی کو رکنا چاہتا ہے تو؟ لکھا کہ تین تین اطلاق تین طہر علی تر شرب الشر دستا ہوں تو تین اطلاق کب پر ہی کی؟	۲۲۱	طہر شرب سے نکاح پر صحت ہا نہیں لیکن اس نے بڑھ دی تو نکاح ہو جائے گا۔
۲۲۲	طہر سے کہتے ہیں؟ لکھا کہ اطلاق میں دیا تو کیا حکم ہے؟	۲۲۲	لکھا کہ اگر تین اطلاق تین نکاح ہوں تو کیا حکم ہے؟ شوہر کہتا ہے نہ ہی صحت کو لڑکی کا اطلاق دینا کفار طہر اگر تین میں تین نکاح تو یہ سے نکاح سے خارج تصور کیا جائے گی میرے جس میں تین سے کئی جو ہم ایشیہ سے نکاح ہے تو؟
۲۲۳	طلاق دینی اطلاق ہائے حد اطلاق مختلف کا مطلب؟ تین اطلاق نہ دی اور بوی سے نکاح کیا چاہتا ہے تو؟	۲۲۳	نہی صحت کو ان دینے نہ دینے اطلاق دے تو اس کا بہر نکاح کریں۔
۲۲۴	طلاق کر کے والے مرد و عورت سے یہ پوچھا کہ ایک کیا نہیں؟	۲۲۴	شوہر پر دینے پر کب مجبور کیا جائے گا؟ طلاق دینا کی ہائے اطلاق کہل ہائے سے اطلاق بھائی چلی۔
۲۲۵	حجرت میں مرد و عورتوں میں رضی اللہ عنہما کا والی سے شرعی نفی حاصل کن حرام۔	۲۲۵	عاجل مجبور کرنے اطلاق دے دے اطلاق بھیس واقع ہوئی۔
۲۲۶	دوسرے کہا اطلاق دے دوں گا بھیس اطلاق دیدیا تو؟ رجعت کا بہر طلاق۔	۲۲۶	اطلاق کر کے تین تین دینا امر دہری نہیں۔ پا ہے دس اطلاق کا بھیس کو اطلاق کا لڑکی کو بھیس دینا گا۔ یہ کہ بھیس کو تین تین اطلاق اطلاق دینی اور اطلاق ہائے نکاح۔
۲۲۷	شوہر اطلاق کا انکار کر کے اور گواہ ہے ہوں تو محض کے مضول ہے۔	۲۲۷	مطلقہ مختلف کر کے ہائے شوہر کو مجبور کیا جائے اگر جس ملکیت دون تو یہ بھیس اطلاق لکھی جائے نکاح ہے احتکام ہے۔
۲۲۸	شوہر نے تین اطلاق لکھا کہ بھیس پر نکاح دینا ایک اطلاق لکھی تو کیا حکم ہے؟	۲۲۸	شوہر نے تین اطلاق لکھا کہ بھیس پر نکاح دینا ایک اطلاق لکھی تو کیا حکم ہے؟

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۲۳۶	توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے کہ اس نے گناہ ہی نہ کیا۔	۲۳۹	حدیث تمثیل۔
۲۳۷	دھمکی دیتے ہوئے سبب طلاق نامہ پر لکھو بٹا لکھا	۲۴۰	طلاق کے لیے گواہ نہ ہوں تو عدوت کی قسم فصول ہے
۲۳۸	مگر زبان سے نہ طلاق کا لفظ کہ اور منہ دل میں نیت کی تو	۲۴۱	اور شوہر کی قسم معتبر۔
۲۳۹	سینہ پر سوار ہو کر بھی ان کی نوبت دیکھا کہ طلاق نامہ پر لکھو بٹا	۲۴۲	عدوت خوار ہو گئی اور توبہ کرتا ہے مگر طلاق نہیں
۲۴۰	کا نشان لیا تو کیا حکم ہے؟	۲۴۳	دوسرا گواہ تو؟
۲۴۱	یا نہیں وہ طلاق دہی ہے یا نہیں؟ تو کتنی طلاق مانی	۲۴۴	حرم کا رہی کرنے والے مرد و عدوت کے ساتھ مسلمان کیا
۲۴۲	ہائے جب کہ ایک شخص کا بیان ہے کہ تین طلاق دہی ہے	۲۴۵	یا تو نہیں۔
۲۴۳	طلاق سے پہلے کے طلاق کا بیان دینے والا شوہر ناکار	۲۴۶	طلاق طلاق طلاق تین بار کہ تو کیا حکم ہے؟
۲۴۴	ہو چکا۔	۲۴۷	الفاظ کا نام سے طلاق پڑی یا نہیں؟
		۲۴۸	طلاق پخت میں طلاق کی ضرورت نہیں۔
		۲۴۹	دوسرا گواہ مرتبہ کہا؟
		۲۵۰	کہا کہ جو کہ جسے کو مطلب نہیں میں تم کو طلاق دیتا ہوں
		۲۵۱	تو باقی طلاق دی مگر طلاق نامہ پر لکھو بٹا شوہر نے
		۲۵۲	دستخط نہیں کیا اور کہ غلط لکھا دیا گیا تو؟
		۲۵۳	وہ تو دہی ہے پر لکھا کہ میں طلاق دیتا ہوں طلاق طلاق تو
		۲۵۴	کیا حکم ہے؟
		۲۵۵	کہا شوہر کو بڑا بھائی طلاق کر سکتا ہے؟
		۲۵۶	طلاق نامہ پر شوہر نے دستخط کیا مگر اس عدوت کے بہرہ
		۲۵۷	نہ کیا تو؟
		۲۵۸	کہا میں کچھ کو جواب دیکھا۔ جواب دیکھا۔ جواب دیکھا۔ تو
		۲۵۹	کیا حکم ہے؟
		۲۶۰	جائزہ میں طلاق واقع ہوئی کہ نہیں؟ اگر واقع ہوئی تو
		۲۶۱	اس کی عدت کیا ہے؟
		۲۶۲	عدت عین میں تین طلاقیں دیں تو کیا حکم ہے؟
		۲۶۳	عوم میں مشہور ہے کہ عدوت کی عدت تین ہفتہ تیرہ دن
		۲۶۴	ہے۔ توبہ یہ ہے یا غلط؟
		۲۶۵	میں حیض میں طلاق دی وہ عدت میں شمار ہوگا یا نہیں؟
		۲۶۶	طلاق کے تمام کے وقت یا لنگے کے ساتھ نکاح کیا گیا
		۲۶۷	پھر نکاح اس سے طلاق لے کر کسی مدفعہ شوہر راول سے
		۲۶۸	نکاح کھلا تو؟
		۲۶۹	جس نے ایسا نکاح پڑھا اس کے لیے ناکار ہوئی یا نہیں؟
		۲۷۰	

## فصل فی الطلاق قبل الدخول

### غیر مدخولہ کی طلاق کا بیان

طلاق دیتا ہوں۔ میں مرتبہ کہ ان کو کون سی طلاق پڑی؟  
جس اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہوں میں مرتبہ کہا تو طلاق  
کی ضرورت پڑے گی یا نہیں؟  
تفریق کی صورت میں غیر مدخولہ کی تین طلاق ثابت نہیں  
ہوتی۔  
طلاق دیتا ہوں میں مرتبہ کہا تو ایک طلاق بائن واقع  
ہوتی اور مدخولہ پر طلاق مطلقہ پڑی۔  
غیر مدخولہ کو چون کہا کہ تین طلاقیں دیں تو سب واقع  
ہو جائیں گی۔  
المحقق کا ملاحظہ

## باب الکنایت

### طلاق کا کیا یہ بیان

کہا میں نے مجھے طلاق دی تو؟  
کہا میں اپنی بیوی سے توبہ ہوا توبہ کہتے ہوں۔  
تو کون سی طلاق پڑی؟  
پہلے نکاح کی بیوی سے ہوئی تو واسطہ نہیں اور کچھ

فہرست مضامین

صفحہ

فہرست مضامین

صفحہ

کھلائی دیتا ہوں تو؟

۲۵۴

کہا جاسکے کہ جس نے نکل کر سے تہمت دے سلاہیں تو؟

۲۵۵

شوہر کو کہتا ہے کہ اس کا بھائی کی پاس ہے تاکہ تو؟

۲۵۶

کہا جاتا ہے کہ اس کا کعبہ تو کیا حکم ہے؟

۲۵۷

عمر کو نکال دیا لڑکی کی شادی دوسرے کے

۲۵۸

تو طلاق بڑی یا نہیں؟

۲۵۹

سراسر سے کہا طلاق ہے کیا ارجحان میں ہے؟

۲۶۰

تو کیا حکم ہے؟

۲۶۱

خمس کے بقیہ کی بیوی کے ہاں سے کہا کہ کہہ دیا

۲۶۲

عقوبت سے دیا تو؟

۲۶۳

نکاح کے گھر سے چار شادی کر دیں۔

۲۶۴

طلاق ان کی صحت میں شوہر مدت کے اندر ہی

۲۶۵

نکاح کر سکتا ہے۔

۲۶۶

نکاح نہ کرنا تو ہوں تو کیا حکم ہے؟

۲۶۷

نکاح میری بیوی کے ہاں سے کہا کہ کہہ دیا

۲۶۸

نکاح میری بیوی کے ہاں سے کہا کہ کہہ دیا

۲۶۹

نکاح میری بیوی کے ہاں سے کہا کہ کہہ دیا

۲۷۰

نکاح میری بیوی کے ہاں سے کہا کہ کہہ دیا

۲۷۱

نکاح میری بیوی کے ہاں سے کہا کہ کہہ دیا

۲۷۲

نکاح میری بیوی کے ہاں سے کہا کہ کہہ دیا

۲۷۳

نکاح میری بیوی کے ہاں سے کہا کہ کہہ دیا

۲۷۴

نکاح میری بیوی کے ہاں سے کہا کہ کہہ دیا

۲۷۵

نکاح میری بیوی کے ہاں سے کہا کہ کہہ دیا

۲۷۶

نکاح میری بیوی کے ہاں سے کہا کہ کہہ دیا

۲۷۷

نکاح میری بیوی کے ہاں سے کہا کہ کہہ دیا

۲۷۸

نکاح میری بیوی کے ہاں سے کہا کہ کہہ دیا

۲۷۹

نکاح میری بیوی کے ہاں سے کہا کہ کہہ دیا

۲۸۰

نکاح میری بیوی کے ہاں سے کہا کہ کہہ دیا

۲۸۱

نکاح میری بیوی کے ہاں سے کہا کہ کہہ دیا

۲۸۲

نکاح میری بیوی کے ہاں سے کہا کہ کہہ دیا

۲۸۳

نکاح میری بیوی کے ہاں سے کہا کہ کہہ دیا

۲۸۴

نکاح میری بیوی کے ہاں سے کہا کہ کہہ دیا

۲۸۵

بَابُ الْحَلْفِ بِالطَّلَاقِ

طلاق کی تعلیق کا بیان

نکاح اگر بڑی الحرف نہ آؤں تو میں طلاق مان لی

۲۸۵

بہر حال یہ تک نہیں آیا تو طلاق نہ پڑی۔

۲۸۶

شوہر نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں نے کہا

۲۸۷

بھی مادیوں کی اس نے کہا کہ میں نے کہا

۲۸۸

طلاق تو کیا حکم ہے؟

۲۸۹

کہا میری بیوی کے ہاں سے کہا کہ کہہ دیا

۲۹۰

طلاق بہر وہ واجت کے بغیر جو میں داخل ہوئی تو

۲۹۱

کوئی کی طلاق پڑی؟

۲۹۲

نکاح اگر تمام بیویوں کو کہہ کر نہ آؤں تو ایک

۲۹۳

بہر وہ واجت کے بغیر جو میں داخل ہوئی تو

۲۹۴

نکاح اگر تمام بیویوں کو کہہ کر نہ آؤں تو ایک

۲۹۵

بہر وہ واجت کے بغیر جو میں داخل ہوئی تو

۲۹۶

نکاح اگر تمام بیویوں کو کہہ کر نہ آؤں تو ایک

۲۹۷

بہر وہ واجت کے بغیر جو میں داخل ہوئی تو

۲۹۸

نکاح اگر تمام بیویوں کو کہہ کر نہ آؤں تو ایک

۲۹۹

بہر وہ واجت کے بغیر جو میں داخل ہوئی تو

۳۰۰

نکاح اگر تمام بیویوں کو کہہ کر نہ آؤں تو ایک

۳۰۱

بہر وہ واجت کے بغیر جو میں داخل ہوئی تو

۳۰۲

نکاح اگر تمام بیویوں کو کہہ کر نہ آؤں تو ایک

۳۰۳

بہر وہ واجت کے بغیر جو میں داخل ہوئی تو

۳۰۴

نکاح اگر تمام بیویوں کو کہہ کر نہ آؤں تو ایک

۳۰۵

بہر وہ واجت کے بغیر جو میں داخل ہوئی تو

۳۰۶

نکاح اگر تمام بیویوں کو کہہ کر نہ آؤں تو ایک

۳۰۷

بہر وہ واجت کے بغیر جو میں داخل ہوئی تو

۳۰۸

نکاح اگر تمام بیویوں کو کہہ کر نہ آؤں تو ایک

۳۰۹

بہر وہ واجت کے بغیر جو میں داخل ہوئی تو

۳۱۰

نکاح اگر تمام بیویوں کو کہہ کر نہ آؤں تو ایک

۳۱۱

بَابُ تَفْوِضِ الطَّلَاقِ

طلاق سپرد کرنے کا بیان

نکاح اگر میری ذات سے پہلے آزاد کی ہو تو میری بیوی

۳۱۲

کو سپرد اور طلاق واقع کرنے کا اختیار ہے تو اس

۳۱۳

جس میں سے وہ طلاق آتی و خارج کر سکتی ہے یا نہیں؟

۳۱۴

نکاح اگر میری بیوی کو نکاح میں تو اسے طلاق آتی

۳۱۵

کا اختیار ہے۔ پھر اس سے نکاح ہوا اور میری

۳۱۶

اپنی اور طلاق واقع کر لی تو؟

۳۱۷

شوہر نے اسے اس طرح نکاح کو قبول کیا کہ اگر میں

۳۱۸

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۲۸۰	شوہر نامہ دو کتبہ ہے دس ہندہ سال ملا کر لڑائی ہوگی شوہر نہ چوہا شہر طلاق دونوں کا تو کیا حکم ہے؟	۲۷۲	لکھا اگر بیوی کو اذیت دے تو میری طرف سے اس کو تین طلاق ہو جائے گا۔ اس کے ہاتھ میں کیا حکم ہے؟
۲۸۱	بوقت زنجیت اگر کسی سے قاصر ہے اس پر طلاق واجب ہے۔	۲۷۳	بہندہ کے علاوہ کسی سے نکاح کروں تو اسے تین طلاق اب دوسری صورت سے نکاح کی صورت کیا ہے؟
۲۸۲	اگر شوہر باہمی ہو جائے تو کیا صورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے؟	۲۷۴	<b>باب الخلع</b>
۲۸۳	شوہر حاضر شرعی کیٹی نے مطلق شوہر کا نکاح طلاق کر تو کیا حکم ہے؟ اور دفع کے بعد جو لوگ دوسرے نکاح	۲۷۵	جب کہ زیادتی شوہر کی طرف سے ہو تو طلاق کے بعد جس طلب کرنا طلاق نہیں۔ اور ایسا شوہر ہر معاملہ طلاق دے تو حسب مسلمان اس کا بابت نکاح کر سکتا
۲۸۴	دوسرا نکاح کے لیے نقصانے کا بھی شرط ہے۔	۲۷۶	خلع کیا سنگٹہ شدہ دم نہیں دی تو دوسرا نکاح ہوا یا نہیں؟
۲۸۵	بیوی کو بعد میں معلوم ہو کہ شوہر کو کاڑھ کا مرنے ہے تو بیاہنی کرنا نکاح ہوا۔ نکاح ہونے کے بعد نکاح کو مسلم ہو کہ شوہر کے گم والوں کو جناح کا عارف ہے اب ۲۵ ہاتھ سے نکاح کر لیا ہے تو؟	۲۷۷	<b>باب الظہار</b>
۲۸۶	نکاح کے بعد شوہر بچہ ہو گیا تو کیا حکم ہے؟	۲۷۸	ظہار کا بیان
۲۸۷	شوہر کو سفید راس ہو تو کیا صورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے؟	۲۷۹	نفس میں بیوی سے کہا تو میری ماں اور بہن کے مشابہ تو کیا حکم ہے؟
۲۸۸	<b>کتاب المفقود</b>	۲۸۰	بیوی کو ماں میں کہنا سنت گناہ سنگ طلاق نہ پڑی۔
۲۸۹	مفقود کا بیان	۲۸۱	<b>باب العنین</b>
۲۹۰	شوہر یا بیوی سال سے گم ہے تو کیا صورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے؟	۲۸۲	عنین کا بیان
۲۹۱	وقت ضرورت بیوی صورت کو نام مالک کے مذہب پر عمل کی رخصت ہے۔	۲۸۳	کیا شوہر نامہ ہو تو بیوی بلا طلاق دوسرا نکاح کر سکتی ہے؟
۲۹۲	۲۵ سال سے گم شدہ شوہر یا بیوی مفقود کے فیصلہ کی نقل۔	۲۸۴	نکاح ہندوستان میں خلع کا سب سے بڑا عالم قاضی شرع ہے۔
۲۹۳	<b>باب العدۃ</b>	۲۸۵	نامہ کو قاضی شرع طلاق کے لئے ایک سال کی مدت دے۔
۲۹۴	عدت کا بیان	۲۸۶	

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۲۸۹	شوہر کی موت کے بعد بی بی ارمینہ بدو دوسرا نکاح ہوا تو؟	۲۸۹	رخصتی نہیں ہوئی اور بچہ پیدا ہونے پر طلاق دی تو صحت ہے یا نہیں؟
•	بیوہ عورت طوطا کی عادت دیکھ کر صحت مند ہے۔	•	بچہ نہ نکاح کے بعد حمل ظاہر ہوا شوہر نے طلاق دیدی
•	اور بیوہ طوطا نہ ہو تو صحت پارہیت دس دن ہے۔	•	تو حمل میں نکاح جائز ہے یا نہیں؟
•	ختم صحت کی بیوی کو بچی دینے والوں کا حکم؟	•	شوہر اپنا نکاح صحت کے دوسری شادی کو کر لیا
•	بیوہ کے بیوی میں ہیں یا نہ ہونے کی صحت گزار کر	•	معاذ اللہ بعد اس کے اگر طلاق دی کو نکاح لگاتے ہیں
۲۹۰	دوسرا نکاح کر لیا تو؟	•	گناہ ہے؟
•	مگر نہ کرنے والوں کے لیے مسلمان کیسے سزا ہے؟	•	کب صحت میں صحت کو شوہر کا مکان چھوڑنے کا حکم ہے؟
•	تفریق کی بعض صورتیں۔	•	قبول تو ہے کہ لے کر نہ پاس ہے؟
•	تفریق بالمال یا علیٰ جہان لینا جائز نہیں۔	•	صحت دوسرے نکاح دوسرے کے پاس ہی بچہ نہیں
•	دوسرے کی صحت ہوگا یا بچہ پیدا ہوگا کہ دونوں بدو	•	ہوا شوہر شوہر نے طلاق دی تو صحت ہے یا نہیں؟
•	شوہر کے طلاق دی اور عادت میں ایک سو گئی	•	انہما میں ذات کے وقت سال کو بھری گھر کر لیں
۲۹۱	نکاح چھڑا تو کیا حکم ہے؟	•	تو بھری نکاح میں رہے گا یا نہیں اور اس سے ہستی
•	یا جائز تعلق رکھنے والوں کے لئے ایک حکم ہے؟	•	کے لئے ہے یا نہیں؟
•	زمانہ صحت میں یا جائز تعلق تمام صحت ختم ہو گئی	•	صحت بری کی ہشید کی صحت لازم ہے۔
•	طلاق بائن دے کر کسی دن کے بعد شوہر نے نکاح	•	دوسرے کی صحت ہو گیا سال بھر بعد بچہ پیدا ہوا
•	کر لیا تو؟	•	شوہر کے طلاق دی تو صحت ہے یا نہیں؟
•	طلاق مطلقہ دی دس دن بعد بچہ کی کے ساتھ نکاح	•	بعد دوسرا نکاح ہو گیا کہ حکم ہے؟
•	چھڑا تو؟	•	نکاح نکاح پڑھنے والا نکاح مانہ گی واپس کے۔
•	طلاق کے بعد دوبارہ بی بی نہیں لگدے کہ حمل ظاہر ہو تو	•	شوہر کے گھر سے نکال دیا ایک سال تک میں رہا
•	کیا حکم ہے؟	•	سال دوسرے کے ساتھ سات ماہ پہلے شوہر نے
۲۹۲	مطلقہ کے نکاح میں کے بعد دوسرا نکاح کیا اس نکاح	•	طلاق دی تو صحت ہے یا نہیں؟
•	کو جائز کہ نہ دیا دیا جائے۔	•	طلاق والی عورت کی صحت میں تین دن مطلقہ
•	مگر صحت گزار کے بعد دوسری بچہ؟	•	دوسرے کی صحت ہو گیا کہ دونوں بعد بچہ پیدا ہوا
•	مگر کے بعد دوسرے شوہر کو بھری کی صحت ہے	•	شوہر نے طلاق دی نکاح کب ہو سکتا ہے؟
•	شادی کے بعد صرف تین دن شوہر کے پاس ہی رہا	•	تین سال کے بعد صحت کے دوسرا نکاح کی بھری
•	سے کوئی تعلق نہیں ہے یا بعد شوہر نے نکاح سے انکار	•	دن بعد اس سے طلاق کے کر شوہر دن میں نکاح
•	طلاق دے دی تو صحت ہے یا نہیں؟	•	کر لیا تو؟
•	صحت کو کیا مطلب ہے؟	•	جماعت اور خلوت سے پہلے طلاق دیدی تو صحت
•	صحت رکھنے والی کی ہوگی؟	•	ہے یا نہیں؟
•	صحت کن صورتوں کے لئے ہے؟		

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۳۰۰	طلاق دے کر کوئی چاہے یا نہ چاہے عورت اس کے گھر کی	۳۰۰	عالم عورت کی حدت کیا ہے؟
۳۰۱	سال بعد اگر اس نے طلاق نامہ لکھا تو حدت کب سے	۳۰۱	طلاق والی عورت کی حدت تین ہفتہ تک رہتی ہے
۳۰۲	مافی جائے گی؟	۳۰۲	دوسرے کی عورت سے بھاگنا یا عمل ظاہر کرنا بھی کب پرہیز ہوا
۳۰۳	کچھ دن شوہر کے ساتھ گزار کر بغیر طلاق دینا صحیح دوسرا	۳۰۳	اس کے بہت بعد شوہر نے طلاق دی تیس دن بعد
۳۰۴	دوسرے کے پاس رہی اس کے بعد شوہر کے طلاق دی	۳۰۴	ایک صاحب نے نکاح پڑھ دیا تو
۳۰۵	تو حدت سے کب نہیں؟	۳۰۵	بعد از رجعت میں ہے یا نہیں کے لئے حدت نہیں اگر وہ نہ
۳۰۶	میاں بیوی کو اقرار دے کہ تم نے ایک دوسرے کو باہر	۳۰۶	ہو۔ اس کا مطلب کیا ہے؟
۳۰۷	نہیں لکھا یا اور کچھ یہاں ہونے کے بعد طلاق دی تو	۳۰۷	حالت عمل میں طلاق دی اور کچھ ماقہ ہو گیا تو حدت ختم
۳۰۸	واجب ہے۔	۳۰۸	ہو گئی یا نہیں؟
۳۰۹	صحبت نہیں کی اور طلاق دے دی تو	۳۰۹	طلاق منقطعہ دی اس کے بعد کچھ پرہیز ہوا یا نہ
۳۱۰	منقطعہ عورت کی حدت بعد دوسرا نکاح کرے؟	۳۱۰	نکاح میں کچھ اس سے طلاق لی اور پہلے شوہر سے نکاح
۳۱۱	شوہر کو چھوڑ کر دوسرے کے پاس یا شہادہ ماہ نہ بنے کے	۳۱۱	کیا تو؟
۳۱۲	بعد از نکاح یا بعد از طلاق چوتھی حدت کتنے دن کی ہے؟	۳۱۲	ایسے میاں بیوی اور نکاح خوال کے لئے کس حدت؟
۳۱۳	بڑھاپے میں طلاق دی اگر اڑھائی سال کو تک کرنے پر	۳۱۳	غلط نکاح چھتے نکاح مانہ پیسہ بھی واپس کرے۔
۳۱۴	داخلی نہیں تو وہ اس طرح سے کہ کوئی کو تنہا سما	۳۱۴	چھ ماہ شوہر کے پاس رہی پھر تین سال تک نہ رہی تو
۳۱۵	موقوف نہ لے۔ اور ایک یا دو طلاق رجعی دی ہے تو حدت	۳۱۵	شوہر سے۔۔۔ طلاق دی کل کی حالت میں ایک شخص
۳۱۶	کر لے۔ اور ایک یا دو طلاق بائن دی ہے تو دوبارہ نکاح	۳۱۶	نے اس کا نکاح پڑھ دیا تو وہ چاہے کہ نہیں؟
۳۱۷	کر لے۔	۳۱۷	کیا ناجائز نکاح پڑھانے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟
۳۱۸	طلاق دی اور وہ ابھی نہیں گلدے کہ عمل ظاہر ہوا تو	۳۱۸	ماہر کی بیوی ایک سال اس کے پاس رہی پھر صاحب کے
۳۱۹	دوسرا نکاح کب کر سکتی ہے؟	۳۱۹	پاس سال بھر رہی وہ عمل ظاہر ہوا۔ چھ ماہ کا عمل ہوا
۳۲۰	طلاق کے بعد ایک سال ہوئے یا جاری نہیں آئی تو	۳۲۰	تو طلاق ہوئی کیا وضع عمل سے پہلے نکاح ہو سکتا ہے؟
۳۲۱	نکاح کب کر سکتی ہے؟	۳۲۱	حلال کی حدت شوہر اول اپنے شوہر گلدے دانے ناظر
۳۲۲	بیوہ اور مطلقہ کی حدتیں۔	۳۲۲	ہے یا نہیں؟
۳۲۳	مطلقہ غیر مدخولہ کے لئے حدت نہیں۔	۳۲۳	دوسرے کی عورت بھاگنا یا تین کچھ یہاں ہونے کے بعد
۳۲۴		۳۲۴	شوہر اول نے طلاق دی تو دوسرا نکاح کب ہو سکتا
	<b>بَابُ النَّسَبِ</b>	۳۲۵	ہے؟
	<b>ثبوت نسب کلیان</b>	۳۲۵	کیا عورت کی حدت میں شادی وغیرہ کے موقع پر عورت
	نکاح کے چھ ماہ بعد از ولید ہوا تو وہ کس کا ہے؟	۳۲۶	رشتہ داروں کے یہاں جا سکتی ہے؟
	شوہر انکار کرتا ہے۔	۳۲۶	عورت کو معلوم ہوا کہ شوہر شہ بائیں ہے تو اس سے بھرتی
	عورت کی بیوی سے گیارہ ماہ بعد از ولید ہوا تو وہ	۳۲۶	سے انکار کر دیا اور تیسرے دن طلاق لے کر ایک ماہ بعد
			دوسرا نکاح کیا تو؟







صفحہ	جزیرت مضامین	صفحہ	جزیرت مضامین
۳۳۲	سید کے مددگاروں پر سہارا ہست رکھنا کیسا ؟	۳۵۰	ایسی سہولتیں رکھنی چاہئے یا شہید کر دی جائے ؟
۳۳۳	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟	۳۵۱	جہاد کی سہولتیں اور سہولت کے لئے کیا کیا حکم ہے ؟
۳۳۴	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟	۳۵۲	وہابیوں کی سہولتیں اور سہولت کے لئے کیا کیا حکم ہے ؟
۳۳۵	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟	۳۵۳	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟
۳۳۶	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟	۳۵۴	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟
۳۳۷	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟	۳۵۵	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟
۳۳۸	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟	۳۵۶	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟
۳۳۹	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟	۳۵۷	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟
۳۴۰	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟	۳۵۸	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟
۳۴۱	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟	۳۵۹	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟
۳۴۲	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟	۳۶۰	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟
۳۴۳	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟	۳۶۱	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟
۳۴۴	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟	۳۶۲	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟
۳۴۵	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟		
۳۴۶	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟		
۳۴۷	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟		
۳۴۸	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟		
۳۴۹	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟		
۳۵۰	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟		
۳۵۱	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟		
۳۵۲	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟		
۳۵۳	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟		
۳۵۴	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟		
۳۵۵	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟		
۳۵۶	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟		
۳۵۷	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟		
۳۵۸	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟		
۳۵۹	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟		
۳۶۰	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟		
۳۶۱	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟		
۳۶۲	سید کے مددگاروں کی خدمت میں کیسا ؟		

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۳۸۱	ہندوستانی کافروں کے اموال غنود فاسقہ کے ذریعہ	۳۸۲	ایک شخص پر توہین یا ایمان لازم ہے اس کے نتیجہ کا چلنا
۳۸۲	عادل کرنا کیسا ہے؟	۳۸۳	سہمی لینا کیسا ہے؟
۳۸۳	ہندوستانی کافر سے سود لینا کیسا ہے؟	۳۸۴	سکر کا تفری سمان پرگہ جاتے تو اسے مسجد کی دکان
۳۸۴	سود مطلقہ حرام ہے۔	۳۸۵	و غیر میں لگا کیسا ہے؟
۳۸۵	آدم کی فعل قویا نے ہی طہیر مسلم کے ہاتھ پیر دی گئی تو	۳۸۶	مسجد کے کسی یا بعض حصے کو کسی قیمت پر چھوڑنا جائز
۳۸۶	نوح پر جتنی رقم رکھی ہے اس سے کم یا زیادہ پرچھنا	۳۸۷	نہیں۔
۳۸۷	جائز۔	۳۸۸	مسجد کے نام کو مسجد کی رقم سے تنخواہ دینا جائز ہے
۳۸۸		۳۸۹	مسجد کا سامان حد حد میں لگایا جائے تو اس کی قیمت
۳۸۹		۳۹۰	کافرا کرے۔
۳۹۰		۳۹۱	سنی مسجد اور مسجد پر دیوبندیت کو مسجد کرنے والے
۳۹۱		۳۹۲	فاسق اور بدعتیت کے باقی ہیں۔
۳۹۲		۳۹۳	جو کتاب عام مسلمانوں سے چندہ مانگ کر بنایا اسے کسی
۳۹۳		۳۹۴	شخص خاص کی ملکیت ٹھہرانا غلط ہے۔
۳۹۴		۳۹۵	مسجد ہر مال میں وقف ہے وہ کسی کی ملکیت میں نہیں
۳۹۵		۳۹۶	
۳۹۶		۳۹۷	
۳۹۷		۳۹۸	
۳۹۸		۳۹۹	
۳۹۹		۴۰۰	
۴۰۰		۴۰۱	
۴۰۱		۴۰۲	
۴۰۲		۴۰۳	
۴۰۳		۴۰۴	
۴۰۴		۴۰۵	
۴۰۵		۴۰۶	
۴۰۶		۴۰۷	
۴۰۷		۴۰۸	
۴۰۸		۴۰۹	
۴۰۹		۴۱۰	
۴۱۰		۴۱۱	
۴۱۱		۴۱۲	
۴۱۲		۴۱۳	
۴۱۳		۴۱۴	
۴۱۴		۴۱۵	
۴۱۵		۴۱۶	
۴۱۶		۴۱۷	
۴۱۷		۴۱۸	
۴۱۸		۴۱۹	
۴۱۹		۴۲۰	
۴۲۰		۴۲۱	
۴۲۱		۴۲۲	
۴۲۲		۴۲۳	
۴۲۳		۴۲۴	
۴۲۴		۴۲۵	
۴۲۵		۴۲۶	
۴۲۶		۴۲۷	
۴۲۷		۴۲۸	
۴۲۸		۴۲۹	
۴۲۹		۴۳۰	
۴۳۰		۴۳۱	
۴۳۱		۴۳۲	
۴۳۲		۴۳۳	
۴۳۳		۴۳۴	
۴۳۴		۴۳۵	
۴۳۵		۴۳۶	
۴۳۶		۴۳۷	
۴۳۷		۴۳۸	
۴۳۸		۴۳۹	
۴۳۹		۴۴۰	
۴۴۰		۴۴۱	
۴۴۱		۴۴۲	
۴۴۲		۴۴۳	
۴۴۳		۴۴۴	
۴۴۴		۴۴۵	
۴۴۵		۴۴۶	
۴۴۶		۴۴۷	
۴۴۷		۴۴۸	
۴۴۸		۴۴۹	
۴۴۹		۴۵۰	
۴۵۰		۴۵۱	
۴۵۱		۴۵۲	
۴۵۲		۴۵۳	
۴۵۳		۴۵۴	
۴۵۴		۴۵۵	
۴۵۵		۴۵۶	
۴۵۶		۴۵۷	
۴۵۷		۴۵۸	
۴۵۸		۴۵۹	
۴۵۹		۴۶۰	
۴۶۰		۴۶۱	
۴۶۱		۴۶۲	
۴۶۲		۴۶۳	
۴۶۳		۴۶۴	
۴۶۴		۴۶۵	
۴۶۵		۴۶۶	
۴۶۶		۴۶۷	
۴۶۷		۴۶۸	
۴۶۸		۴۶۹	
۴۶۹		۴۷۰	
۴۷۰		۴۷۱	
۴۷۱		۴۷۲	
۴۷۲		۴۷۳	
۴۷۳		۴۷۴	
۴۷۴		۴۷۵	
۴۷۵		۴۷۶	
۴۷۶		۴۷۷	
۴۷۷		۴۷۸	
۴۷۸		۴۷۹	
۴۷۹		۴۸۰	
۴۸۰		۴۸۱	
۴۸۱		۴۸۲	
۴۸۲		۴۸۳	
۴۸۳		۴۸۴	
۴۸۴		۴۸۵	
۴۸۵		۴۸۶	
۴۸۶		۴۸۷	
۴۸۷		۴۸۸	
۴۸۸		۴۸۹	
۴۸۹		۴۹۰	
۴۹۰		۴۹۱	
۴۹۱		۴۹۲	
۴۹۲		۴۹۳	
۴۹۳		۴۹۴	
۴۹۴		۴۹۵	
۴۹۵		۴۹۶	
۴۹۶		۴۹۷	
۴۹۷		۴۹۸	
۴۹۸		۴۹۹	
۴۹۹		۵۰۰	

## بَابُ الرَّبَا

### سود کا بیان

- بیع کا کیا حکم ہے؟  
 بیع مطلق حرام ہے یا نہیں؟  
 کیا کافر کا مال لوٹ کر مکہ یا جائز ہے؟  
 کیا سود کے کاغذات لکھنے والوں کو دینی آن ہوگا جو  
 سود خواہ کو ہوگا۔  
 ذرا کتنا ذرا سود لینا جائز ہے اس کا لینا کیسا؟  
 اگر عربی اور مسلمان کے درمیان سود نہیں۔  
 دارالاسلام اور دارالکفر کے کہتے نہیں  
 پانچ کلو چاند کو گویوں کے بدلے اور ہر چاند حرام  
 ہے۔  
 مذکورہ سے بیچنے کے بدلے میں قاعدہ کلیہ۔  
 دس مری کے دس اٹھ کے کو قادم مری کے ہندو اٹھ کے  
 سے بیچا کیسا؟  
 کیا بیگ سود میں فروں کو دے سکے ہیں؟  
 جو سود جو کسی کے سود کہہ دینے سے شریعت کے ٹکے  
 سود نہیں ہو جائے گا۔  
 نقد خریدنے والوں کو دس روپے میں دینا اور وہی  
 مال آنکار والوں ہندو میں دینا کیسا؟  
 تجارت دینا کرنے کے سود کی روپہ کو دینا بیگ  
 سے لینا کیسا ہے؟

## کتاب البیوع

### خرید و فروخت کا بیان

- بیعہ کی رقم منہ کر لینا جائز ہے یا نہیں؟  
 اس مسئلہ کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟  
 مرد اور عورت کی بیوی اور بیگ چاہا کیسا؟  
 عورت کے بچے کے سود اور بچے کا سود دینا پوری غلطی کو  
 دوسرے کے واسطے سے سود دینا خریدنا جائز ہے یا نہیں؟  
 گویا لید اور پانچ شہ کی خرید و فروخت اور ان کا استعمال  
 جائز ہے یا نہیں؟  
 مرد و بیوی کو چھوڑ دینا کیسا ہے؟  
 کیا مسلمان مرد اور عورت کی خرید و فروخت کر سکتا ہے؟  
 جو کہ دین اسلام میں نہیں جاتے۔ اس کا کیا حکم ہے؟  
 کیا نقد اور ادھار کا ایک ایک گناہاؤں کے ساتھ جائز ہے؟  
 آؤ نقد اسے بیچنے کی رقم لینا کیسا ہے؟  
 ہندوستان کے کافر عربی ہیں یا ذی ایمان؟



فہرست مضامین

۴۱ جن جنس و سہ کرم جنس نام لکھنا سود ہے کہ بیگ کا  
 نفع لینا کیا ہے ؟  
 ۴۵ حرام ہے فقیر کو دینا کیا ہے ؟  
 ۴۶ ہندوستان و دارالاسلام ہے یا دارالحرب ؟  
 ۴۷ بیگ کی بنیاد لینا جائز ہے یا نہیں ؟  
 ۴۸ مسلمان کا کھیت زمین کے کراس سے فائدہ حاصل کرنا  
 حرام ہے ۔  
 ۴۹ جہنم کا مسلم کو دھما پر کھیت دینا کیا ہے ؟

بَابُ السَّلَامِ

بیع مسلم کا بیان

مسلم کو ہر وقت عقد سے ختم میں ایک برابر دستیاب  
 ہونا بیع مسلم کی صحت کے شرط میں سے ہے ۔  
 ۴۸ نئے کیچوں اور دھما کی بیگ کہ قبل انقضائے بیعوں  
 ان کی بیع مسلم ناجائز ہے ۔  
 ۴۹ الغالب فی احکام الفساح کا ملحقین  
 وشیار کا پانڈروں اور معروف میں ملنے اور نہ ملنے کا  
 مطلب کیا ہے ؟  
 ۵۰ بیع مسلم کے صلیح ہونے کی ایک شرط قدیمہ علی تحصیل  
 ہے ۔  
 ۵۱ قدیمہ علی تحصیل کا مطلب عدم انقطاع ہے ۔

کتاب الہبۃ

ہبہ کا بیان

۵۲ مرض الموت سے پہلے ترکوں کو جائیداد کا مالک بنادینا  
 حرام ہے ۔  
 ۵۳ صرف اگر ان امر بکھٹے سے ہبہ صحیح نہیں ہوتا ۔  
 ۵۴ قابل تقسیم چیزوں کا بلا تقسیم ہبہ صحیح نہیں ۔  
 ۵۵ جو چیز جس قابل تقسیم نہ ہوں بکھٹے کے بعد ان کا

فہرست مضامین

۴۱ ہبہ صحیح ہو جاتا ہے ۔  
 ۴۵ باپ کے مرض الموت سے پہلے کچھ ترکوں کو مال دینا  
 دے کر قبضہ دے دیا اور کچھ کو غلام کر لیا تو ہبہ صحیح  
 ۴۶ ہو جائے گا مگر باپ گنہگار ہو گا ۔  
 ۴۷ دوسروں کے تاہات بچوں سے پانی بھرنا کرنا اور  
 وضو کرنا ناجائز نہیں ۔  
 ۴۸ تالیف بچوں کا ہبہ صحیح نہیں ۔  
 ۴۹ جد سے آدمی کے نانا کا نہ سے رقم نکال کر ایک مہر سے  
 منیہ کو دے دیا تو ؟  
 ۵۰ صورت مستند کو بدل کر فتویٰ حاصل کر کے عالم  
 عزت کرنے والے کے کیا حکم ہے ؟

کتاب الجارۃ

اجارہ کا بیان

۴۱ سولہ سو روپیہ کے گرد کس سال کے لئے زمین کاشت  
 پر نذر یہ صورت اجارہ میں داخل ہے ۔  
 ۴۸ اگر جس میں پھولی ملے تھے وہ روپیہ لینے سے پہلے  
 کرنا کیا ہے ؟  
 ۴۹ دو من و حان پر مال بھر کے لئے کاشت کا نذر کھیت  
 دینا جائز ہے یا نہیں ؟  
 ۵۰ کھیت کو بیانی پر دینے کی تین جائزہ جار ناجائز صورتیں  
 ۴۵ ملک مسلمان کو کرایہ کے علاوہ دیگر کسی بھی لینا کیا ہے ؟  
 ۴۶ کرایہ دہ سے کہ روپیہ بھری ضمانت پہلے لینا جائز ۔  
 ۴۷ گھاٹ کی طامی لینا کیا واجب کہ کسی سے نہ اخذ ہو ؟  
 ۴۸ طامی صرف اختیاری کی اجرت ہے ۔  
 ۴۹ گنہگار کی جزائی مالک کے ذمہ ہے یا لا جرم کے ؟  
 ۵۰ جہنم کی تنالی کس کے ذمہ ہے ؟  
 ۵۱ انحصار کا ملحقہ وط  
 ۵۲ اگر مستند کو کوئی لینا کیا ہے ؟  
 ۴۶ اس کے بکری یا مرغی کو نذرانہ ہر روز کیا ہے ؟

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۴۲۱	۴۱۸	۴۱۸	معدیہ کے کرکٹوں کو ان کا کیا ہے ؟
۴۲۲	۴۱۹	۴۱۹	نیکو کے گھوڑوں کو کب لیتا جائے ؟
۴۲۳	۴۲۰	۴۲۰	سنبھال الہیہ کرکٹ کرکٹ کیا ہے ؟
۴۲۴	۴۲۱	۴۲۱	لام و متھان اور مدینہ میں جہاں کے کھیل کا پسہ ہے
۴۲۵	۴۲۲	۴۲۲	جس ان کو ٹوٹا ہوتا ہے یا نہیں ؟
۴۲۶	۴۲۳	۴۲۳	اور پھر اصل فیصلہ ہے یا نہیں
۴۲۷	۴۲۴	۴۲۴	مخالف کے لئے وہاں پر ٹوٹا کی ضرورت ہے
۴۲۸	۴۲۵	۴۲۵	کتاب الغصب
۴۲۹	۴۲۶	۴۲۶	غصب کا بیان
۴۳۰	۴۲۷	۴۲۷	بھائی نے بھائی کی زمین غصب کر لی تو غصوبہ کیا ہے
۴۳۱	۴۲۸	۴۲۸	غصب بھائی کو صاف کر کے دے دینا ہے
۴۳۲	۴۲۹	۴۲۹	غصب پر اور غصوبہ کا دوسرا حکم
۴۳۳	۴۳۰	۴۳۰	کاملاً ان دریا اور غصوبہ سے صاف کرنا لازم ہے
۴۳۴	۴۳۱	۴۳۱	کتاب الزھن
۴۳۵	۴۳۲	۴۳۲	زھن کا بیان
۴۳۶	۴۳۳	۴۳۳	کسی سودی دوسرے شخص کے کرکٹوں کی بات اور زمین
۴۳۷	۴۳۴	۴۳۴	لغت ہائے
۴۳۸	۴۳۵	۴۳۵	کسی مسلمان کی بات اور زمین کے کرکٹوں تک رہیں
۴۳۹	۴۳۶	۴۳۶	دوسرے مسلمان ہائے
۴۴۰	۴۳۷	۴۳۷	جو زمین ایسا کہ تمام مسلمانوں کو اس کے ساتھ کیا
۴۴۱	۴۳۸	۴۳۸	پتہ ڈالنا ہے
۴۴۲	۴۳۹	۴۳۹	فرق دے کر زمین کھیت سے قطع حاصل کرنا
۴۴۳	۴۴۰	۴۴۰	حرام ہے
۴۴۴	۴۴۱	۴۴۱	معدیہ کے کرکٹوں کو ان کا کیا ہے
۴۴۵	۴۴۲	۴۴۲	مسلمان کو کھیت زمین پر کسی سے فائدہ حاصل

## کتاب الذبح

### ذبح اور حلال و حرام جانوروں کا بیان

ذبح کرنا جو کھانا حلال ہو اس کا مقدم ذکر کیا  
 تو اس کا گوشت کھانے والوں پر کیا حکم ہے ؟  
 ذبح کرنا جو کھانا حلال ہو اس کا مقدم ذکر کیا  
 پھر ان کوں جس سے کھانا حلال ہو اس کا مقدم ذکر کیا  
 ہے ۔

لا اقلہ انہ الله محمد رسول الله ثم لا یزال  
 ذبح کیا تو کیا حکم ہے ؟  
 وہابی کا ذبح جو کھانا حلال ہو اس کا مقدم ذکر کیا  
 کا فرق دو قسمیں ہیں ۔ اصل اور ترد  
 اصل کا فرق کئے گئے ہیں ؟  
 اصل کا فرق کیا گئے دو قسمیں ہیں سابق اور مہاجر  
 سابق کئے گئے ہیں ؟  
 مہاجر کئے گئے ہیں ؟  
 کا فرق مہاجر کا فرق کیا ہیں ۔ دوسرے مہاجر کا فرق کیا

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۴۳۲	حرام خطمی فرس کا ساتھ لینا اور مکروہ تحریمی کا ساتھ لینا ہے۔	۴۲۹	اور کالی۔ ذبح کر کے والے کسی آسمانی کتاب پر ایمان لکھا ضرور ہے۔
"	واجب کام کرنا اور مکروہ تحریمی سے بچنا لازم ضروری ہے۔	۴۳۰	مسلمان تھا بھرتی ہو تو اس کا ذبیحہ مردا ہے۔
"	ادھڑی کھانے کو بیٹھنے والا نرالا جاہل ہے۔	"	مرد کے کہتے ہیں؟
"	آیت کریمہ و منحصر علیہ الخبیث میں خبیث سے وہ چیزیں مراد ہیں جن کے سلیم الطبع کو کھنکھانے کا کہنا۔	"	مرد کا ہر کھانے سے کھتے ہیں؟
۴۳۲	حدیث میں شانہ کی گواہت منحوس ہے۔	"	مرد کا ہر کھانے سے کھتے ہیں؟
"	ادھڑی اور آتیس شانہ سے قہات میں کسی طرح کم نہیں۔	"	مرد کا ہر کھانے سے کھتے ہیں؟
"	شانہ زحلان بول ہے تو ادھڑی اور آتیس شانہ	"	مرد کا ہر کھانے سے کھتے ہیں؟
"	ادھڑی کھانا مکروہ ہے یا حرام؟	"	مرد کا ہر کھانے سے کھتے ہیں؟
"	مکروہ تحریمی استحقاق بہتم کا سبب ہونے میں حرج مثل ہے۔	"	مرد کا ہر کھانے سے کھتے ہیں؟
۴۳۳	مرد کا گوشت منکھال بیکر کھا گیا ہے؟	"	مرد کا ہر کھانے سے کھتے ہیں؟
"	بکری و بقرہ میں جی ۲۲ چیزوں کا کھانا ناجائز نہیں۔ ان کی تفصیل۔	"	مرد کا ہر کھانے سے کھتے ہیں؟
۴۳۵	بھلی بکرا کرکٹ میں پانی اور دودھ مرنے تو؟	"	مرد کا ہر کھانے سے کھتے ہیں؟
"	الغزوہ میں اعلیٰ حضرت کا قول ہے کہ ادھڑی مکروہ تو اس کا مطلب کیا ہے؟	"	مرد کا ہر کھانے سے کھتے ہیں؟
"	کافر کے ہاتھ مسلمان کے بدن اس سے گوشت منکھال کھا گیا؟	"	مرد کا ہر کھانے سے کھتے ہیں؟
۴۳۶	معاذات میں کافر کی غیر مستبر ہے اور ایات میں ان کی غیر مقبول۔	"	مرد کا ہر کھانے سے کھتے ہیں؟
"	بھلی پانی میں مرنے تو اس کا کھانا ناجائز ہے یا نہیں؟	"	مرد کا ہر کھانے سے کھتے ہیں؟
۴۳۷	جو کھائیں اور بکریاں گندہ کھائی اس اور دودھ بھی جو پیشاب و بیاض سے ان سب کا گوشت کھا گیا ہے؟	"	مرد کا ہر کھانے سے کھتے ہیں؟
۴۳۸	کتاب الاضحیہ قرآنی کا بیان	"	مرد کا ہر کھانے سے کھتے ہیں؟

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۴۴۲	مکرم ہے؟	۴۳۸	ایک شخص کے کسی مال کا نصاب نہیں ملتا اس کے
۴۴۳	مکرم نصاب ہونے پر اسے اپنی طرف سے قرض	۴۳۹	اس ایک شہ کی کفایت ہے جس کی کفایت اپنی ہزار ہے
۴۴۴	اور بزرگوں کی طرف سے کن کیا گیا؟	۴۴۰	اس پر قرانی واجب ہے یا نہیں؟
۴۴۵	قریب کے قرانی کی نسبت سے بکرا یا تو قرانی	۴۴۱	چاندھان کی نسبت سے ہیں۔ بڑا بھائی مکرم ہے تو قرانی چاندھان
۴۴۶	ہو گیا یا بچہ کو کریم اور اگر ہے؟	۴۴۲	پر مذکور ہوئی اس پر بڑے بھائی پر؟
۴۴۷	لام تکلف کی وجہ سے کیا ہے؟	۴۴۳	کیا ایک کی موجودگی میں اس کے ساتھ دوسری کے نام قرانی نہیں ہو سکتی؟
۴۴۸	کہ لوگ شکر کو خود پر ہونے یا نہ ہونے ایک حصہ	۴۴۴	مکرم اگر نہ ہو مکرم نصاب ہیں تو ہر ایک پر قرانی
۴۴۹	مختار طریقہ اصلاح و اصلاح ہر کسی پر مکرم کے نام قرانی	۴۴۵	ہے۔
۴۵۰	تو یا نہ ہو یا نہیں؟	۴۴۶	بکرا پر مذکور کیا گیا مگر قرانی نہ ہو سکتا تو اسے آندھ کے
۴۵۱	دوسری ذرا کی کو ترازو پر لا کر اسے پہلے دیکھتے	۴۴۷	سے لائی نہ کہا جائے کہ صحت نہ کرنا چاہئے؟
۴۵۲	پھر قرانی یا نہ ہو پھر قرانی نہیں۔	۴۴۸	اس کے اپنے بھائی کی طرف سے قرانی کی تو اس
۴۵۳	بچہ جس کو مکرم کہا جائے یا نہ ہو فساد و جوار و دیگر	۴۴۹	شخص کے سے قرانی کا دوسرا مکرم نہیں اور قرانی
۴۵۴	مختار طریقہ مکرم کو قرانی کہہ کر؟	۴۵۰	میں ہو گیا یا نہیں؟
۴۵۵	قرانی شادی شدہ حالت کے نام ہو کر اس کے ساتھ	۴۵۱	ایک باوجودی و دو دیوں کے ایک کے لئے دو حصہ
۴۵۶	ساتھ بنت لگان کہا جائے یا نہ ہو مکرم؟	۴۵۲	لیا اور ایک آدھ دیوں کے اپنے کے لئے تو قرانی مسیح
۴۵۷	بکرا پر ہے لیکن سال بھر جس کی دین کرے تو؟	۴۵۳	ہوئی یا نہیں؟
۴۵۸	یا تو دیوں کی قرانی یا نہ ہو اس کی مکرم؟	۴۵۴	کیا نصاب قرانی نہیں کر سکا اور اپنی قرانی لگائے تو؟
۴۵۹	یا ہے؟	۴۵۵	کیا ایک نصاب پر ہر مال اپنی طرف سے کرنا
۴۶۰	کیا جیسے کی قرانی سن جہالت ہے؟	۴۵۶	ہے؟
۴۶۱	جو جیسے کی قرانی یا نہ ہو اس کے لئے کیا حکم ہے؟	۴۵۷	کیا ایک کے مکرم پر قرانی واجب ہے؟
۴۶۲	کیا ایک بکرا کی قرانی سات کوئی کی طرف سے ہو سکتی	۴۵۸	کیا ایک اپنے بھائی کی طرف سے کرانی کر سکتا ہے بکرا
۴۶۳	ہے؟	۴۵۹	سال گذشتہ اپنے نام کر سکتا ہے۔
۴۶۴	جو مرض کی قرانی کو گننا سات آدمی کی طرف سے جائز	۴۶۰	کیا اول ایک کے نام قرانی یا نہ ہو پھر بچہ کے نام؟
۴۶۵	ہے اس سے مراد جو بکرا کیا؟ اور جو بچہ چھ بچے لیا	۴۶۱	قرانی کا گوشت نہیں سونے کو یا یا نہ ہو؟
۴۶۶	کے لئے کیا حکم ہے؟	۴۶۲	مکرم میں زیادہ افراد ہوں تو قرانی کو کی گوشت اپنے
۴۶۷	بکرا کے کیا کھانا دو دو لیا تو اس کی قرانی یا نہ ہو	۴۶۳	لئے کر سکتا کیا؟
۴۶۸	یا نہیں؟	۴۶۴	تمام قرانی کھانے کی صورت کیا جاسکتا ہے؟
۴۶۹	جس کو لگائے لگائے لگائے لگائے اس کی اصل کیا ہے؟	۴۶۵	جس کے لگائے اپنے نام کر سکتا ہو اگر ذرا سے یا نہ
۴۷۰	قرانی ہوئی یا نہیں؟	۴۶۶	مکرم کے نام تو؟
۴۷۱	جو آدمی کو کھانا یا نہ ہو قرانی یا نہ ہو اس کو ہر سب	۴۶۷	کیا غیر از غنہ و مردہ لاشی کو غنہ سے پہلے نہ کھائے؟
۴۷۲	فکر حضور طریقہ اصلاح و اصلاح کے نام قرانی کرے تو؟		

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۲۹۰	ہیں دن کم ہوتا؟	۲۵۲	بچہ کی پیدائش کے بعد بیس کا جو دودھ پلے تر بنے
۲۹۱	بانی بکری کی قربانی کن کیسا؟	۲۵۳	اس کا کھانا کیسا ہے؟
۲۹۲	بانی بکری میں فروادہ و دونوں کی ملاپ پائی	۲۵۴	قربانی کے بکری کے کا دانت والا ہونا ضروری ہے؟
۲۹۳	قربانی کی قربانی بانی بکری میں	۲۵۵	بکری کے جس بچے نے کتیا کا دودھ پلے یا اس کی قربانی
۲۹۴	قربانی کی قربانی بانی بکری میں	۲۵۶	کیسا؟
۲۹۵	قربانی کی قربانی بانی بکری میں	۲۵۷	بکری کو چرائی پر دینا کیسا؟
۲۹۶	قربانی کی قربانی بانی بکری میں	۲۵۸	بانی بکری کے بکری کے قربانی کن کیسا ہے؟
۲۹۷	قربانی کی قربانی بانی بکری میں	۲۵۹	قربانی کا بکری کو سال بھر کا بے مگر ابھی دانت نہیں نکلا
۲۹۸	قربانی کی قربانی بانی بکری میں	۲۶۰	ہے تو؟
۲۹۹	قربانی کی قربانی بانی بکری میں	۲۶۱	بانی بکری کا بھیا ہونا واجب نہیں ہے؟
۳۰۰	قربانی کی قربانی بانی بکری میں	۲۶۲	کیا تین دن قربانی کا بانی بکری صرف وقت سے ثابت
۳۰۱	قربانی کی قربانی بانی بکری میں	۲۶۳	ہے؟
۳۰۲	قربانی کی قربانی بانی بکری میں	۲۶۴	ایک بچہ کے بکری اور کتیا دونوں دودھ پلے تو اس کی
۳۰۳	قربانی کی قربانی بانی بکری میں	۲۶۵	قربانی کن کیسا؟
۳۰۴	قربانی کی قربانی بانی بکری میں	۲۶۶	بانی بکری کے قربانی کر لی ہے نام معلوم نہیں اس کے
۳۰۵	قربانی کی قربانی بانی بکری میں	۲۶۷	لو کے کا نام معلوم ہے تو؟
۳۰۶	قربانی کی قربانی بانی بکری میں	۲۶۸	قربانی کا گوشت کا فرو دینا کیسا ہے؟ اگر کسی نے
۳۰۷	قربانی کی قربانی بانی بکری میں	۲۶۹	دے دیا تو؟
۳۰۸	قربانی کی قربانی بانی بکری میں	۲۷۰	بھئی جس کے پورے نیچے کٹے ہوئے ہیں ان کی
۳۰۹	قربانی کی قربانی بانی بکری میں	۲۷۱	قربانی کیسے پانز ہے؟
۳۱۰	قربانی کی قربانی بانی بکری میں	۲۷۲	بھئی جس کی عمر سال تمام ایک دن کہے تو اس کی قربانی
۳۱۱	قربانی کی قربانی بانی بکری میں	۲۷۳	کن کیسا ہے؟
۳۱۲	قربانی کی قربانی بانی بکری میں	۲۷۴	بہار شریعت میں جس کے دانت نہ ہوں اس کی
۳۱۳	قربانی کی قربانی بانی بکری میں	۲۷۵	قربانی کا بانی بکری اس مہلت کا مطلب کیسا ہے؟
۳۱۴	قربانی کی قربانی بانی بکری میں	۲۷۶	قربانی کا بکری طرح سے مگر سال بھر میں روز کم
۳۱۵	قربانی کی قربانی بانی بکری میں	۲۷۷	ہے تو؟
۳۱۶	قربانی کی قربانی بانی بکری میں	۲۷۸	قربانی کے بکری کو کٹانے زخمی گدیا پھر وہ زخم چھ چھو گیا
۳۱۷	قربانی کی قربانی بانی بکری میں	۲۷۹	تو کیا حکم ہے؟
۳۱۸	قربانی کی قربانی بانی بکری میں	۲۸۰	عجب دائرہ بانی بکری بانی بکری میں تو بھئی کی قربانی
۳۱۹	قربانی کی قربانی بانی بکری میں	۲۸۱	کیسے ہوگی؟
۳۲۰	قربانی کی قربانی بانی بکری میں	۲۸۲	بکری کا بچہ فرو دینا مگر سال بھر ہونے میں پندرہ



فہرست مضامین	فہرست مضامین
<p>۱۔ کیا چرم قرآن کی قیمت کا دار طلب ہی پر خرچ کیا کر سکتا ہے؟</p> <p>۲۔ قرآن کی کتابیں جو کھسکے گئے اسے بھی پیش کر کے پڑھا جائے یا نہیں؟</p> <p>۳۔ قرآن کا اہل کفر کو پڑھنا جائز ہے؟</p> <p>۴۔ وصیات میں جہاں عین کی نماندہ ہوئی ہو وہاں غرضت سے پہلے قرآن کی نماندہ ہونا چاہیے؟</p> <p>۵۔ مسجد میں کھانا کھانا کرنا قرآن کی نماندہ ہے؟</p> <p>۶۔ قرآن کی کمال مسجد میں کس طرح رکھ رکھاؤ رکھنا چاہیے؟</p> <p>۷۔ قرآن کی قیمت قرآن کی کمال کی قیمت مسجد میں رکھنا چاہیے؟</p> <p>۸۔ کسی شخص نے قرآن کی کمال مسجد میں دی تو؟</p> <p>۹۔ اگر کوئی چرم قرآن کا چرم گھس گیا تو؟</p> <p>۱۰۔ کیا ہے؟</p>	<p>۱۔ کیا ہے؟</p> <p>۲۔ کیا ہے؟</p> <p>۳۔ کیا ہے؟</p> <p>۴۔ کیا ہے؟</p> <p>۵۔ کیا ہے؟</p> <p>۶۔ کیا ہے؟</p> <p>۷۔ کیا ہے؟</p> <p>۸۔ کیا ہے؟</p> <p>۹۔ کیا ہے؟</p> <p>۱۰۔ کیا ہے؟</p>
<p><b>کتاب الحظر والاباحۃ</b></p> <p><b>خطر و اباحت اور متفرق مسائل</b></p> <p>۱۔ اجماع جماعت سے کیا ہے؟</p> <p>۲۔ وسیلہ اعمال فرض ہے؟</p> <p>۳۔ نیکان و دین کے فضائل اور ان کی ذلالت سے وسیلہ ہونا چاہیے۔</p> <p>۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور علیہ السلام کی قبر کو دیکھا تو اس نے کہا کہ میں نے اسے دیکھا ہے۔</p> <p>۵۔ قبر کے اندر سے اہل عدیہ کا حضور علیہ السلام کو وسیلہ بنانے کا طریقہ کیا ہے؟</p> <p>۶۔ قبر پر شریعت سے کیا ہے؟</p> <p>۷۔ اہل قرآن کو قول جس سے تنگ میں مدد طلب کیا جاتی ہے اس سے وفات کے بعد مدد طلب کیا جاسکتا ہے۔</p>	<p>۱۔ کیا ہے؟</p> <p>۲۔ کیا ہے؟</p> <p>۳۔ کیا ہے؟</p> <p>۴۔ کیا ہے؟</p> <p>۵۔ کیا ہے؟</p> <p>۶۔ کیا ہے؟</p> <p>۷۔ کیا ہے؟</p> <p>۸۔ کیا ہے؟</p> <p>۹۔ کیا ہے؟</p> <p>۱۰۔ کیا ہے؟</p>

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۲۹۶	قوتی متعلق سجدۂ تعظیم	۲۸۲	وہ پار بزرگ جو اپنی قبر میں دیتے ہی تعریف کرتے ہیں پیسے اپنی زندگی میں۔
۲۹۸	قرآن کریم سے سجدۂ تعظیم کی حرمت۔	۲۸۳	قرآن و وحی سے استمداد کے اجاز کی اصل۔
۵۰۰	احادیث کرامہ سے سجدۂ تعظیم کی حرمت۔	۲۸۴	اصل اشیا میں باعث ہے۔
۵۰۱	فقہائے کرام کے نزدیک سجدۂ تعظیم حرام ہے۔	۲۸۵	ہاتھ نہ ہونے کے لئے دشمن و رسول کا حکم دینا ضروری نہیں۔
۵۰۲	سیدہ و سیدہ زینب کو بھی حرام ہے۔	۲۸۶	یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہہ کے پکارنا کیسا ہے؟
۵۰۳	بقدریکرنا بیکنا بھی منع ہے۔	۲۸۷	وہ کہنے یا گفت شریف پڑھنے کی آمدنی کسی ہے؟
۵۰۴	سجدۂ تعظیم کے چار کے ثبوت میں حضرت آدم علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ کو پیش کرنا حرام ہے۔	۲۸۸	عورتوں کو شادی و غیرہ کی تعظیم میں جگہ ملنا ہے۔
۵۰۵	جس لڑکی سے زنا سر نہ ہوا اس نے توہم و خیال کیا تھا کہ بیکر کے یہاں گناہ دست ہے یا نہیں؟ اور اگر مرنے والی سے اس کے یہاں میلاد شریف پڑھا اس کے لئے کیا حکم ہے؟ اور اگر کسی لڑکی کو گھر سے لادنا عیب یا گناہ کیسا ہے؟	۲۸۹	عورتوں کے گناہ کو شرک و کفر کہنے والے غلطی پر ہیں اور بدعت شریف سے اس کا جہاز ثابت کرنے والے بھی غلطی پر ہیں۔
۵۰۶	کیا ہر شخص کے ضروری میں مسعود شریف جہا بہتر ہے؟	۲۹۰	جن لڑکیوں نے حضور علیہ السلام کی بوجھل میں دفن کیا اگر وہ بدعت شریف کہہ سکی ہو نہیں کہیں۔
۵۰۷	عقائد باطلہ رکھنے والی باہرات کو خدا میں ٹھہرانا اور ان کی خدمت کے لئے طہر طہرین کو مقرر کرنا کیسا ہے؟	۲۹۱	حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جن لڑکیوں کا دفن پرستانہ طور سے دھجھوٹی پھیلا نہیں۔
۵۰۸	تقریر کے طے کو بڑی شکر کیا کیا؟	۲۹۲	فقہائے کرام کے حقیقہ کلام میں امام عیسیٰ بن ابی اہم شری امام سرخسی امام ہرزدی اور قاضی خوارزمی کے امثال میں ان حضرات آئیں گے۔
۵۰۹	تقریر کو مشدقہ کی شکل کا بنانے والا کیا ہے؟	۲۹۳	طہرہ زائید میں صاحب تحریر کو کون کون ہیں؟
۵۱۰	کیا قریم میں ڈھول اور شاہ و ظہر بجانا جائز ہے؟	۲۹۴	طہرہ خامسہ میں اہل ترجیح کو کون ہیں؟
۵۱۱	کیا علماء اور دانشور کی دست بوسی کو حرام دانا جائز ہے؟	۲۹۵	طہرہ سادسہ میں اہل تیسرین الاکوئی والحقوی صاحب کو کون ہیں؟
۵۱۲	گناہ صغیرہ اور گناہ کبیرہ کون کون ہیں؟	۲۹۶	خود کے علاوہ کسی کو سجدہ کرنا جائز نہیں۔
۵۱۳	تقریر واری کی خواہش کے بارے میں شرعی حکم۔	۲۹۷	مسلم کی نیت سے کسی سجدہ کرنا جائز نہیں۔
۵۱۴	ہندوستان کی موجودہ تقریر واری کا جائز و حرام۔	۲۹۸	غیر خدا کو سجدہ جائز بنانے والا گلوہب اس سے مرعوب ہونا جائز نہیں۔
۵۱۵	کیا سبیدی کی چوڑاؤنی افان دے سکتا ہے؟ امام کے پیچھے گھڑا ہوا ہے؟ امام کو تقدس دے سکتا ہے؟ اللہ کی یا علی کو دانا دے سکتا ہے؟	۲۹۹	غیر صماہ کے لئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ استعمال کرنا کیسا ہے؟
۵۱۶		۳۰۰	رب کی خشیت علماء اپنی کا قصد ہے۔

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۵۲۰	کیا بزرگ بھائی غیر خرمین کے لئے حرام ہے ؟	۵۱۳	پا چھڑا اور بیاہن میں کس کو کیا ہے ؟
۵۲۱	بعد نماز بوقت صلاۃ و سلام پڑھنا کیا ہے ؟	۵۱۴	بچن نامہ یا جاسمین کر نماز پڑھنا کیا ہے ؟
۵۲۲	فطیخ افان سید کے باہر دوانا کیا ہے ؟	۵۱۵	کیا حج کا پاؤں اور پیشانی وغیرہ کا سب کو گوں کو گوں
۵۲۳	کیا ایک پر نماز پڑھانے سے اس کے فائدہ ہوتا ہے ؟	۵۱۶	تکبیر بعد نماز کی گونے والوں کے پیچھے نماز پڑھنا کیا ہے ؟
۵۲۴	اندریش ہے ؟	۵۱۷	رجا باندہ میں کس دن کا نماز میں آجائے دھننے والے مسلمان
۵۲۵	قمری اذان اور کیا ہے ؟	۵۱۸	کس کے کیا حکم ہے ؟
۵۲۶	مس قرانی اور فضیقہ کا گوشت افعول از کواۃ اور فاکر کی	۵۱۹	کیا تینہ کی کالے دالانامت کر سکتا ہے ؟
۵۲۷	شرعی کا کر کو دے سکتے ہیں ؟	۵۲۰	والی تینہ جرات سے دلا دھنے کا حکم دینا کیا ہے ؟
۵۲۸	والی کو عالم دین کہنا کیا ہے ؟	۵۲۱	مسلمان میں دینی تینہ کرنا تو ہے یا نہیں ؟
۵۲۹	کیا لکھی یا پاباستہ تختہ کے چپ ہالے پر نماز فاسد	۵۲۲	تینہ جرات کو سب سے نہیں دیتا یا ہے یا نہیں ؟
۵۳۰	ہو جاتی ہے ؟	۵۲۳	والی تینہ جرات کو سلام کرنا جائز ہے کہ نہیں ؟
۵۳۱	زیر پا اور فاکر کی غیر نماز پڑھنا کیا ہے ؟	۵۲۴	والی تینہ جرات عدالت میں مسلمان اس یا نہیں ؟
۵۳۲	کیا چھڑا والی کا نام لے کر تینہ جرات کر سکتا ہے ؟	۵۲۵	والی تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۳۳	مسلمان پر نماز کے کو طہ کے گمانے کا الزام کیا گیا ہے ؟	۵۲۶	تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۳۴	والی کے یہاں ان کے تینہ کے علاوہ ہر کما	۵۲۷	اور ان کے ہاں کیا ہے ؟ اور کون کی ماں سے ہے ؟
۵۳۵	کیا تینہ جرات ہے ؟	۵۲۸	افقہ میں تینہ جرات کیا ہے ؟
۵۳۶	کیا دوا بولنے کے یہاں بھوری پر گوشت کے علاوہ اور	۵۲۹	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۳۷	کھانا کھا سکتے ہیں ؟	۵۳۰	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۳۸	قاضی با قیادہ شرع کس کو کہتے ہیں ؟	۵۳۱	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۳۹	قاضی کس قضی کو کہتا ہے ؟ اور اس کی شرطیں کیا	۵۳۲	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۴۰	ہیں ؟	۵۳۳	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۴۱	جو شخص کہے میں یہاں کی قیادت پر استغناء نہیں کرے	۵۳۴	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۴۲	اس کے بارے میں کیا حکم ہے ؟	۵۳۵	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۴۳	محبت کا عہد کی طرح نماز کی خدمت کن اور نماز میں	۵۳۶	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۴۴	سے بیزا چھڑا و سولی کرنا کیا ہے ؟	۵۳۷	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۴۵	عورتیں نماز کر رہی ہیں مردوں میں غلط طے ہو چکے	۵۳۸	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۴۶	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۳۹	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۴۷	مردوں کے تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟	۵۴۰	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۴۸	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۴۱	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۴۹	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۴۲	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۵۰	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۴۳	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۵۱	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۴۴	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۵۲	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۴۵	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۵۳	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۴۶	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۵۴	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۴۷	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۵۵	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۴۸	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۵۶	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۴۹	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۵۷	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۵۰	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۵۸	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۵۱	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۵۹	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۵۲	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۶۰	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۵۳	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۶۱	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۵۴	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۶۲	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۵۵	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۶۳	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۵۶	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۶۴	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۵۷	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۶۵	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۵۸	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۶۶	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۵۹	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۶۷	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۶۰	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۶۸	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۶۱	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۶۹	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۶۲	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۷۰	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۶۳	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۷۱	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۶۴	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۷۲	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۶۵	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۷۳	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۶۶	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۷۴	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۶۷	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۷۵	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۶۸	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۷۶	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۶۹	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۷۷	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۷۰	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۷۸	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۷۱	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۷۹	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۷۲	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۸۰	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۷۳	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۸۱	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۷۴	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۸۲	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۷۵	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۸۳	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۷۶	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۸۴	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۷۷	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۸۵	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۷۸	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۸۶	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۷۹	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۸۷	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۸۰	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۸۸	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۸۱	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۸۹	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۸۲	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۹۰	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۸۳	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۹۱	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۸۴	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۹۲	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۸۵	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۹۳	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۸۶	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۹۴	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۸۷	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۹۵	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۸۸	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۹۶	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۸۹	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۹۷	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۹۰	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۹۸	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۹۱	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۵۹۹	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۹۲	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟
۶۰۰	کیا یہ جائز ہے ؟	۵۹۳	افقہ میں تینہ جرات کو لکھ کر کیا ہے ؟

صفحہ	چہرست مضامین	صفحہ	چہرست مضامین
۵۳۶	اس سے مراد ہو گیا؟	۵۳۶	خدا کے تعالیٰ نے بھی قرآن کریم سداۃً ظہر میں گائی دی ہے اور خزانہ میں کہا ہے۔ تو ایسا کہنے والے پر کیا حکم ہے؟
۵۳۷	مصلحت و سلام اور خزانہ کوئی میں قید کی طرف بہت زیادہ گیا۔	۵۳۷	ایک نابالغ بچہ نے غیر قوم کے بچے کے ساتھ غصہ کرنا شروع کیا تو؟
۵۳۸	اس کے لیے جہاد کی کوئی شرط نہیں ہے نہ دیکھ سکتا ہے اور نہ جہاد، چاہے اس سے؟	۵۳۸	شوہر کے شکایت دینے کے سبب عورت دوسری بگے میں لگتی ہے یا وہ بچہ پیدا ہوئے۔ وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے مگر شوہر طلاق نہیں دیتا تو؟
۵۳۹	ایک حاجی صاحب کا انتقال ہو گیا اس کی قبر کو جنت بتانا؟	۵۳۹	بڑے بڑے کی بیوی نامہ تر تعلق کر کے یہاں گئی اور بچوں کو دوسرے کی عورت کے ہاتھ پر کرنا؟
۵۴۰	خدا اور روزہ وغیرہ کا قدر ادا کرنا چاہیے۔	۵۴۰	تو ایسے کے ساتھ کیا پرنا تو کیا باگے؟
۵۴۱	مجلس میں نابالغ بچوں کو کس سے نفرت خواتین کو؟ اور جو ان میں بخون، جوار، مس، بنی بیاض، چشما، گزنا گیا؟	۵۴۱	زائدہ مرغ کا ایصال تو اب کرنا گیا؟
۵۴۲	جنت میں کس طرح تعزیر واری نامہ تہ حرام اور بدعت سب سے میں پر جہاد ملنا سب سے اہست کا اتفاق ہے۔	۵۴۲	مکتبہ کی فاضلہ کرنا گیا؟
۵۴۳	جو مولوی مرد پر تعزیر واری کو حدیث سے ثابت ہائے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟	۵۴۳	معتزلی قبر کی زیارت حرام ہے۔
۵۴۴	بلال سندھی عالم کا قدر کرنا اور مولوی لطفیوں پر اس کا گواہوں سے کفارہ وصول کر کے کہا گیا؟	۵۴۴	گناہ اور سمجھوتہ کی آڑی پینا گیا؟
۵۴۵	کیا قوم افسار دی اجرت؟ اگر نہیں تو ایسا کہنے والے کے لیے کیا حکم ہے؟	۵۴۵	غیر مرد کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر خود کو بچھڑا کرنا؟
۵۴۶	مسجد کا زمین دوسرے شخص کو دیدینے کا فیصلہ کرنا؟	۵۴۶	کیا ایک آدمی کی گواہی سے لو اہل کا جرم ثابت ہو سکتا ہے اگر قسم کھانے سے انکار کرے تو کیا اس کا جرم ثابت ہو جاتا ہے؟
۵۴۷	والے عالم کا کیا حکم ہے؟	۵۴۷	ایک ہی جہت کہ کہ حضور اقدس صابانے ملازم کے ساتھ گناہ کیا ہے۔ تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟
۵۴۸	کیا صلح کیوں اور جو بندوں کے جلسہ میں شرکت والا مولوی سینوں کی مسجد کا امام جو سکتا ہے؟	۵۴۸	شرعی کے وقت باہر رہنے پر حرم نے ایک عورت کو چھڑا تو؟
۵۴۹	جو لوگ ایسے جلسہ میں شرکت انکار کر دیتے ان کے لیے کیا حکم ہے؟	۵۴۹	گناہ سے تو یہ کہنے والا ایسا ہے جیسے کہ کہی اس نے گناہ ہی نہیں کیا۔
۵۵۰	دروہ شریف کے بدلے مہر اور صلح کرنا گیا؟	۵۵۰	ابوسفیان سے حضور اقدس صابانے ملازم کے ساتھ گناہ کیا ہے۔ تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟
۵۵۱	مسلمانوں کو جہاد اور انگریزی کی تعلیم حاصل کرنا واجب ہے یا نہیں؟	۵۵۱	زنا کی اولاد نہ کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟
۵۵۲	جس مضمون میں میت کی جہاد کرنا چاہیے اور تصویب کرنا چاہیے؟	۵۵۲	شرعی حد قائم کرنے کا اختیار بادشاہ اسلام کو ہے۔
۵۵۳	تصویب کرنا چاہیے یا نہیں؟	۵۵۳	ہر بادشاہ اسلام نہ جو وہاں شرعی حد قائم کرنے کے لئے کسی ایک آدمی کو مقرر کرے۔
۵۵۴	جس مضمون میں اجتماع اور اس کی جماعت کے قیام کیے ہیں؟	۵۵۴	اگر شرعی حد قائم کرنا ممکن نہ ہو تو کیا کریں؟
۵۵۵	ان میں اہست و اجابت کا شامل ہونا یا نہیں؟	۵۵۵	



صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۵۷۸	بہارِ نبویؐ جو مسکن میں مسکن کیا گیا؟	۵۹۹	عائشہؓ مسلمان کواہل بیتؑ والے کے ساتھ کی گئی؟
۵۷۹	بہارِ نبویؐ کی صلۃ و سلام علیک یا رسول اللہؐ کی صلۃ و سلام علیک؟	۶۰۰	باجہ اور ناپاک کی بارات میں شرکت کرنے والے کے کیا حکم ہے؟
۵۸۰	کیا دس قرآن کے آخر میں صلۃ و سلام پڑھنا بدعت ہے؟	۶۰۱	قرآن و غیرہ کے نرم سے جربانہ وصول کرنا اللہ سے سب سے زیادہ ناپاک ہے؟
۵۸۱	ذوقِ غور پر مضید تو کہہ دے کہے دوا یا کرہ کی تفسیل	۶۰۲	کی ضروریات پر صرف کرنا کیا گیا؟
۵۸۲	استعمال کرنا کیا گیا؟	۶۰۳	جو مردہ کی قبر سے سوزا خریدے اور وہ قبل تکے اس
۵۸۳	جو نماز و امانت کا اہل نہ ہو اسے سجادہ نشین بنانا کیا گیا؟	۶۰۴	وہ کام عذر کو اور اگر اس پر لازم ہے یا نہیں؟
۵۸۴	جو نماز و عبادت کے زیادہ مسائل نہ جانے اس کے پیچھے علماء کی نماز ہوگی یا نہیں؟	۶۰۵	حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنی شادیوں کی ہیں اور ان کے تثنیٰ اور دعا ہوئی؟ سب کے نام کیا ہیں؟
۵۸۵	جو لوگ اس منصب کے اہل ہیں ان پر اس کے لئے عہد و عہد لازم ہے یا نہیں؟	۶۰۶	شادی میں سہرا لینا کیا گیا؟
۵۸۶	عالم دین اگر فاضل، انصاف کریں اور لیے سجادہ نشین کے لئے نماز پڑھیں تو؟	۶۰۷	اگر یہ صحیح ہے کہ حضرت علیؓ الصلوٰۃ والسلام نے منہ تھوڑا
۵۸۷	انسان شراب میں سیرالغضب کے کیا کیا ہے؟	۶۰۸	اسلام نے کس سید سے نکاح و ایسا تھا تو وہ لوگ کتنے تھے؟
۵۸۸	بنو ہاشم کو سید کہا جاسکتا ہے یا نہیں؟	۶۰۹	جب حضور علی الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں بلند آواز سے لڑنا منع ہے تو بلند آواز سے صلۃ و سلام پڑھنا
۵۸۹	علوی حضرت پر سید کا اطلاق درست ہے تو حدیثی و اسی اور عقلی کو سید کہنا جائز ہے یا نہیں؟	۶۱۰	کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟
۵۹۰	بزرگ شیوخ عرب ہونے کی وجہ سے سید کہا جاسکتا ہے تو پھر آل ابوبکر آل عمر و آل عثمان کو سید نہ کہنا جائز ہے یا نہیں؟	۶۱۱	علویت حضرت ایدید اور فخر سے پردہ کسے یا نہیں؟
۵۹۱	علوی اور محمد بن خلفہ کو سید کہنا شعی و معتوب ہے یا	۶۱۲	قرآن کریم کی آیتیں کتنی پر عجیب بنا کیا گیا ہے؟
۵۹۲	ابن سبت کا بھی دلالت ہے؟	۶۱۳	سود خودی اور شرب خودی کا کیا حکم ہے؟
۵۹۳	سید کا جو معنی لغت میں آیا ہے وہ عرب و عجم کے صحیح عرف کی ترمیمی ہے یا نہیں؟	۶۱۴	سود خودی اور شرب خودی کا کیا حکم ہے؟
۵۹۴	سجادہ مسجد غازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام کے ساتھ	۶۱۵	ایک موٹوی نے سب کو طوا یا تو کیا حکم ہے؟
۵۹۵	لغز سید بن کعب رضی اللہ عنہ ہے یا اضافی؟	۶۱۶	جو بزرگ راستہ طور پر دہائی کے یہاں پالیسیاں پڑھے
۵۹۶	جوئے غازی کی کیا پوچھا جائے کہ اسے بارگاہی کی	۶۱۷	اللہ پر تو کرے تو؟
۵۹۷	چوٹی شعلہ کی کیا پوچھا جائے کہ اسے بارگاہی کی	۶۱۸	کو کھمبہ درود شریف اور قرآن پڑھ کر اپنی زندہ مال کے لئے ایصالِ ثواب کرے تو؟
۵۹۸	کوئی تہنیت دے یا بارگاہی رضوی غرض سے یا ہجر کے	۶۱۹	عورت کو غیر حرم کے یہاں یا باغرم کے ساتھ ملازمت کرنا کیا گیا؟
۵۹۹	نابودہ اور یوں کی ملاقات شرف ہے یا اس کی شرمناکیت	۶۲۰	ستائیس سال کی عمر میں ڈاکو سے قتل کروانا کیا گیا؟
		۶۲۱	ہجوم و گیارہ سالانہ کے کمر کو چڑھوا یا تو؟
		۶۲۲	ایک مسلمان نے سونے کی چوڑی دوا میں استعمال کی تو؟
		۶۲۳	صداد و امام کا سب سے زیادہ عظیم و عزیز پر باندھی لگنا کیا گیا؟

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۵۸۸	۹	۵۸۵	سی باتیں جس کے اندر ہائی باتیں اس کے لئے کیا حکم؟
۵۸۹	۱۰	۵۸۶	مردی اور عیسوی غیر مسلم کی رزم کیا کیسا؟
۵۹۰	۱۱	۵۸۷	نورین مسکن بیدار و خوابت کبھی ہے وہ صبح نہیں؟ اور اس کو نہ نہا کر نہیں۔
۵۹۱	۱۲	۵۸۸	شوہر کو بچہ پڑی سے جدا ہو کر زیادہ
۵۹۲	۱۳	۵۸۹	غیر مسلم کے دل رہنا چاہیے؟
۵۹۳	۱۴	۵۹۰	بہن کے کہنے ہیں؟
۵۹۴	۱۵	۵۹۱	کامران حاکمہ اجنت کے خلیفہ کیا ہیں؟
۵۹۵	۱۶	۵۹۲	مقل کا سہلہ کامران حاکمہ کے مقل جملہ رکھنا کیسا؟
۵۹۶	۱۷	۵۹۳	وہ بیوی کے ساتھ کہنے کی دعوت کو اپنا کٹ کر کے
۵۹۷	۱۸	۵۹۴	فلسفہ ایمان کے ساتھ کہنے کے ساتھ کہنے کے
۵۹۸	۱۹	۵۹۵	کافر و مشرک کے ساتھ کیا ہو کر کیا کیسا؟
۵۹۹	۲۰	۵۹۶	کافر و مشرک کا جین کس مسئلہ کی کیا ہے؟
۶۰۰	۲۱	۵۹۷	بہت سی چیزیں ہیں جن کی ایک ایک کو کھانا حرام ہے۔
۶۰۱	۲۲	۵۹۸	دوسرے ممالک کی لڑکیوں کو مردوں کی کبھی
۶۰۲	۲۳	۵۹۹	کہنے کے لئے پیش کرنا کیسا؟
۶۰۳	۲۴	۶۰۰	فاسق مسلمان کے خفیہ کلام کو پڑھنا کیسا؟
۶۰۴	۲۵	۶۰۱	غزائی صحبت میں بیترت ہے کہ باشرطہ کے سامنے
۶۰۵	۲۶	۶۰۲	معاہدہ کیا جاتا ہے؟
۶۰۶	۲۷	۶۰۳	پادشہ رجب الاول کو جلوس نکالنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
۶۰۷	۲۸	۶۰۴	طریقہ و مسلم کی ولادت کا جملہ مسائل جاننا ہے یا نہیں؟
۶۰۸	۲۹	۶۰۵	نہا کے لئے شرعاً کوئی کفارہ مقرر نہیں کیا ہے۔
۶۰۹	۳۰	۶۰۶	پیر کا ایسے مرتبہ ہے جہاں ہا ہا کا جملہ کلام کے مقل
۶۱۰	۳۱	۶۰۷	ملکت ہو۔
۶۱۱	۳۲	۶۰۸	حرس میں نوروں مردوں کا غلط خطا اور دیگر غزوات
۶۱۲	۳۳	۶۰۹	کا ذریعہ رکھو؟
۶۱۳	۳۴	۶۱۰	پوس کو کبھی دوسرے غیر مسلم کی صحبت ناوانی ہے۔
۶۱۴	۳۵	۶۱۱	سورہ طہ کی تفسیر کے لئے قرآن و تفسیر و لا گراہ ہے۔
۶۱۵	۳۶	۶۱۲	کیا زانیہ محبت خلیفہ کو کھانے اور میلاد شریف سے
۶۱۶	۳۷	۶۱۳	باک ہو جاتا ہے؟
۶۱۷	۳۸	۶۱۴	خدا کی آواز کے لئے جانا یا نہیں ہے کہ کلمہ سیدہ رسول کرنا

## فہرست مضامین

صفحہ

- ۴۱۱ کے یہاں قاضی کے لئے چاہا گیا ہے ؟  
 ۴۱۲ فرضی قہر بنانا اس کی زیارت کرنا اور تواری کرنا کیا ہے ؟  
 ۴۱۳ لغو رسالت اور غزوہ مدنی اور لغو کوشیہ وغیرہ کا رد  
 ۴۱۴ کیا اور کیسے پڑا ؟  
 ۴۱۵ شیعہ کو کسی ادارہ کا سرکاری بنانا کیا اور جو مولوی اس  
 ۴۱۶ چالیسویں گیسو کے اس کے بارے میں کیا فکر ہے ؟  
 ۴۱۷ شیعہ کے بارے میں اعلیٰ حضرت کا فتویٰ کیا ہے ؟  
 ۴۱۸ خودوں کا قبول کی نہایت کرنا کیا ہے ؟  
 ۴۱۹ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر انگوٹھا جوئے کو  
 ۴۲۰ حرام کہے، مہیا اور قیام کو ناجائز کہتا ہے اور بارگاہ  
 ۴۲۱ کتبہ کے لئے کہہ دے وہ کیا ہے ؟  
 ۴۲۲ جو آئینہ سماج جو کہ برسرِ مسلمان ہو اس کے ساتھ مسلمان  
 ۴۲۳ متعلق رکھیں ؟  
 ۴۲۴ اس ایجنڈہ میں سے کتنا دھڑاؤ بالی وغیرہ ہوں اس میں  
 ۴۲۵ شرکت کرنا کیا ہے ؟  
 ۴۲۶ مسلمان کو گالی دینے والے کے لئے کیا حکم ہے ؟  
 ۴۲۷ جنی ودا قلم میں انھوں کی آمیزش ہوتی ہے اس کے  
 ۴۲۸ بارے میں کیا حکم ہے ؟ کیا عہد ہوئی کی رعایت ہوگی ؟  
 ۴۲۹ کیا یہ وہ مختار میں ہے کہ کسی ہرجنگ کی منت مان کر اس  
 ۴۳۰ کے ہم پر فوج کیا جائے تب بھی وہ باوجود حرام ہے جبکہ  
 ۴۳۱ چار اہل حق میں سے کہ وہ عادل ہے ۔  
 ۴۳۲ امارت و ممالک کی مالکاری سے شیعہ یہودی کی  
 ۴۳۳ اسباب اعدان کا توڑ پھٹا جائز نہیں نہ  
 ۴۳۴ جو شخص فرنگیوں کو عورت سے ناگوار متعلق رکھے اس  
 ۴۳۵ کے لئے کیا حکم ہے ؟  
 ۴۳۶ قیامت کے دن لوگ اپنی مال باپ کے سے نام کے  
 ۴۳۷ ساتھ چلائے جائیں گے ؟  
 ۴۳۸ سرانجام دہ سولی چاروں تو قتل کام ہو جائے گا اس  
 ۴۳۹ طرح کیا گیا ہے ؟  
 ۴۴۰ کوئی نہ کہے اور مل ٹھہرے پورس کو گرائے تو اس کے  
 ۴۴۱ لئے کیا حکم ہے ؟

## فہرست مضامین

صفحہ

- ۴۲۰ علو آفت کے کوئی سے دعوہ کرنا کیا ہے ؟  
 ۴۲۱ جہاد فقہی مسلمانوں پر لازم ہے یا نہیں اور اس کی  
 ۴۲۲ شرطیں کیا ہیں ؟  
 ۴۲۳ اس وجہ کے سبب تعین قحط کو انکار کرنا کیا ہے ؟  
 ۴۲۴ اگر کسی جنگ مسلحانوں کو جتنا جہاد واجب ہو گا کسی طرف  
 ۴۲۵ کا اس جگہ سے چلا کر کیا گیا ہے ؟  
 ۴۲۶ اگر کوئی مترشح مشرک و دشمن اسلام سے نجات دہلا کر  
 ۴۲۷ جائے تو اسے شیعہ کرنا کیا ہے ؟  
 ۴۲۸ سونے یا ہانڈی کے دانت بنوا گیا ہے جسے دانتوں  
 ۴۲۹ ہون یا ہانڈی کے تارے بندھا دیا گیا ہے ؟  
 ۴۳۰ لڑکی فریاد کے ساتھ کیا اور جی تو لڑکی اور اس  
 ۴۳۱ کے باپ پر کیا حکم ؟  
 ۴۳۲ جو غیر مذکورہ عورت رکھے ہوئے ہے اس کے گھر کو نا  
 ۴۳۳ یا اس سے غلطہ وغیرہ لے کر دوسرے کے گھر بکرا کے  
 ۴۳۴ کیا گیا ہے ؟  
 ۴۳۵ جس شخص کے دانتوں پر اللہ اور اللہ رکھا ہو یا جس ٹوٹی  
 ۴۳۶ اور عدل پر لڑا سم جہاد چھپا کر لڑا چوانا  
 ۴۳۷ کیا ہے ؟  
 ۴۳۸ دہلی کے یہاں شادی کرنا اور اس کے یہاں بات  
 ۴۳۹ یا کرکھانا پینا کیا ہے ؟  
 ۴۴۰ کیا دہلی کی لڑکی لائے جس کوئی حرج نہیں ؟  
 ۴۴۱ جو دہلی کے یہاں نکاح ہے وہ نواہ اہلسنت کا  
 ۴۴۲ سرورینے کے لائق ہے یا نہیں ؟  
 ۴۴۳ کسی کسی شخص خاص کو کھون کھن کر ہے ؟  
 ۴۴۴ جو طلاق معتقد دے کہ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح  
 ۴۴۵ کرے اس کا اور ایسا نکاح پر چھانے والے مولوی  
 ۴۴۶ کو حکم کیا ہے ؟  
 ۴۴۷ ایک شخص نے بڑھاپے میں شادی کی مینوم ہو ا  
 ۴۴۸ عورت کو نا بجز حمل ہے خود اس کو گھر سے نکال  
 ۴۴۹ دیا تو کیا حکم ہے ؟  
 ۴۵۰ عورت کو کسی مسئلہ کا حلیہ کرنا کیا گیا ہے ؟



صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۲۲۵	صفت محمدی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ پاتے سے منع فرما دیا۔	۲۲۹	گورنر فرما ہوئی پھر پکڑی گئی اور شوہر نے اسے گورنر کو دیا تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟
۲۲۶	سب سے پہلے وہ خدا سے قریب ہوتا ہے پھر میں ہوتی ہے اور جب باہر نکلتی ہے تو شرطیان اس پر لگا دیتے ہیں۔	۲۳۰	غیر خود کو حلاق دے تو شوہر پر کتنا ہرج ہے؟
۲۲۷	حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما جسد کے دن میں بار بار گورنروں کو سجدہ سے نکالتے حضرت ام عمری بنتی مسورہ کو جسد اور جہانت میں نہیں ملے دیتے تھے۔	۲۳۱	غیر خود کو اس کے لئے کیا حکم ہے؟
۲۲۸	مستأخرین نے وڑھی جوان سب گورنروں کو نازوں کی جماعت میں شرکت سے منع فرمایا۔	۲۳۲	انسان کے منہ اللہ نے کھن لا ذنب لہ۔
۲۲۹	محاربت کی وجہ قتل کا خوف ہے جو حرام کا ہے۔	۲۳۳	ایک شخص نے ایک مرتبہ غریب بلی لی اس کے لئے کیا حکم ہے؟
۲۳۰	دور جو چیزیں حرام کا سبب بنتی ہیں وہ بھی حرام ہوتی ہیں۔	۲۳۴	گورنروں کو نقاب لگا کر گھومنا بزرگوں کے عزت پر جانا اور نقاب ہٹا کر عمارت کے سامنے چڑھنا کیا ہے؟
۲۳۱	انڈیا پر لڑا گیا اور وہ قوتور نے پر غریب نکلتا تو اس کی قیمت کی واپسی ضروری ہے یا نہیں؟	۲۳۵	کیا ہمیں تیرہ رنگ کی باتوں پر عمل کرنا چاہیے؟
۲۳۲	غیر محاربت کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرنا کیا ہے؟	۲۳۶	زنا کا ارتکاب کر کے والدین سے سزا سنی ہے؟
۲۳۳	امانت کا روپیہ کسی کو قرض دینا جائز نہیں۔	۲۳۷	کیا اوصاف کو بدلتی شوہر کے یہاں رخصت ہو کر جانا جائز ہے؟
۲۳۴	جس رقم کو صدقہ نہیں کر سکتے اسے قرض بھی نہیں دے سکتے۔	۲۳۸	جو خود نہیں ہے پر وہ گھوم رہی ہیں انہوں نے گھر والے انہیں حتیٰ الامکان نہیں متارک کے قوتور دیتے ہیں؟
۲۳۵	خدا کے ذمہ دار ہیں اب کی نام کسی کو قرض نہیں دے سکتے۔	۲۳۹	والدین کے لئے کچھ ہے؟
۲۳۶	والی روپیہ کسی کو سجدہ نماز کی بنا یا توجہ ہے نہیں؟	۲۴۰	قرآن میں ہے کہ گورنر اپنے جسم کے خلاف ذیبت کو کا ذکر کرنا اپنے صریح لہجہ لہجوں اور سینوں کو چالہ سے چھپاتے کہیں اور اپنے پیروں کو زمین پر نہ لگ کر کہیں سے لوگ ان کی پیچھے ہوتی ذیبت کو جان جائیں۔
۲۳۷	مذہب غنی غنی کا بل غلط نہیں تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟	۲۴۱	گورنروں کا پہلی آواز قراقرم میں سے کونوں تک پہنچتا ہے اور اس سے بات چیت کرنا حرام۔
۲۳۸	جو کچھ روپیہ باندی کا عقیدہ اس کے ساتھ اور ہوا عقیدہ ہمارے ساتھ ہے؟	۲۴۲	خدا کے تعالیٰ اس قوم کی دعا قبول نہیں فرماتا جو اپنی عورتوں کو بچے والا پارہا پہناتے ہیں۔
۲۳۹	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہداء اور انبیاء و اولیائے محبت کو کھٹے والے ان کے دشمنوں سے میل جول نہیں سکتے۔	۲۴۳	محبت کو محبت کہتے ہیں اس سے ہیں کہ وہ بڑھ میں نہ پہنچ کر پہنچے۔
۲۴۰	حاکم دین جو اہل ہے وہ ان کا ولی ہے یا نہیں؟	۲۴۴	جس فرما کر کہ ابھی گورنروں کو دیکھنا جائز نہیں ایسے ہی عورت کا ایسی عورتوں کو دیکھنا جائز نہیں۔
		۲۴۵	حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے زمانہ کی عورتوں کو سجدہ میں لانا نہیں فرمایا۔

## فہرست مضامین

صفحہ

## فہرست مضامین

صفحہ

جو عالم دین کو ہر ایک اس کے لئے کیا حکم ہے ؟

۶۴۰

نفس سے توبہ پر دعوت کھانے کی دلیل کیا ہے ؟

۶۴۱

شریعت کے نئے موقوفوں پر دعوت کھانے کی اجازت

۶۴۲

دی ہے ۔

۶۴۳

جائز و ناجائز ہونے کا قاعدہ کیا ہے ؟

۶۴۴

میت کے تنہ و غیرہ میں شادی کی طرح دعوت بدعت

۶۴۵

قیمہ ہے ۔

۶۴۶

کیا یہ مذہبوں اور مذہبوں کا ہنگامہ کرنا جہاد کا حق ہے ؟

۶۴۷

شرعی انداز کے کچھ ہیں اور عرب میں ابھرنا ہنگامہ

۶۴۸

جائز ہے یا نہیں ؟

۶۴۹

برائی کریم کا ہر دعوت جیسا ہوتا ہے اس کا بھانہ حرام

۶۵۰

کیا مسٹر کا آخری پیرا شنبہ خوشی کا دن ہے ؟

۶۵۱

موجودہ زمانہ کی نوکرائی اور بے لگائی میں کیا فرق ہے ؟

۶۵۲

۱۴ مئی کی العادین کا اصل نام کیا ہے ؟

۶۵۳

تغیر داری شاعرانہ میں سے ہے یا نہیں ؟ جب کہ کوہ

۶۵۴

عذاب و مردہ شاعرانہ میں سے ہیں ۔

۶۵۵

مسلمانان کفایت کے باوجود برائی نہیں روکیں گے تو

۶۵۶

تعالیٰ عام و خاص سب کو عذاب دے گا ۔

۶۵۷

اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات روکنا چھوڑ دینے کے

۶۵۸

سبب جو عذاب نازل ہوگا وہ دور نہ ہوگا اور عذاب اس

۶۵۹

کے بارے میں جیسا قبول نہ ہوگا ۔

۶۶۰

اچھی بات کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کو چھوڑ دینے

۶۶۱

کے سبب دنیا میں جی عذاب ہوگا اور آخرت میں بھی ۔

۶۶۲

حق ہوں کہ دیکھ کر محک آوی کا چہرہ شفیق نہ ہوئی اس پر بھی

۶۶۳

عذاب نازل ہوگا ۔

۶۶۴

کی عزت و اہم معلم ملکوت تھا ؟

۶۶۵

استیلا کر کا چھوٹا پانی کیا کیا ہے ؟

۶۶۶

کی کوئی حدیث شریف ہے کہ سر شافعی نے دالہ کو دانی

۶۶۷

سمجھا ہوا ہے ؟

۶۶۸

کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اپنا سر منڈایا

۶۶۹

ہے ؟

۶۷۰

گمراہ اپنی گمراہی پسند لے کے نئے بزرگوں کی مجلسوں کو

۶۷۱

اختیار کر لیتے ہیں ۔

۶۷۲

زید جو ایک جہاد کے کھیلنے گیا عذاب ایک مسلم دعوت

۶۷۳

سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو ؟

۶۷۴

اہل بیت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کون کون دارا

۶۷۵

ہیں ؟

۶۷۶

سادات اور اہل بیت نبی میں کون سی نسبت ہے ؟

۶۷۷

آل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کنیٰ نہیں ہیں ؟

۶۷۸

حدیث میں ہے کہ خنیز جو انان جنت سے سرور ہیں ۔

۶۷۹

تو کیا وہاں بھی سرداری اور ماضی ہے ؟

۶۸۰

قبرستان میں صلوات و سلام پڑھنا کیا ہے ؟

۶۸۱

کافر کے گناہ وغیرہ کسی بزرگ کو اچھا لڑا کرنا

۶۸۲

مستحب ہے ؟

۶۸۳

استیلا برتن استعمال کرنا کیا ہے ؟

۶۸۴

جو شخص کسی کو اذیت دے اس کے لئے کیا حکم ہے ؟

۶۸۵

پارہ و زمین آسمان کا بنا یا جا جو اصل حضرت کے مخلوق

۶۸۶

میں سے وہ طاعت کی غلطی ہے ۔

۶۸۷

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کتنی قربت صحابہ کو

۶۸۸

تھی اتنی ہم میں نہیں ہو سکتی تھی کہ ان کے لئے کھڑے ہو کر صلاۃ

۶۸۹

در اسلام نہ پڑھا تو ہم کیوں پڑھتے ہیں ؟

۶۹۰

جائز اور ناجائز ہونے کا معیار کیا ہے ؟

۶۹۱

کیا صحابہ کے لئے کج کی طرح مدد سے نہیں قائم کئے تو

۶۹۲

وہ ناجائز ہو جائیں گے ؟

۶۹۳

حدیث سے ثابت ہے کہ بری بات کا اچھا کرنا اور اچھے

۶۹۴

چاہنے و پسند کرنا نہ میں ہوا اور بھی بات کا رائج کرنا

۶۹۵

اچھا ہے خواہ وہ کسی زمانہ میں ہو ۔

۶۹۶

قیام الہی اچھا ہے اور وہ سیکڑوں برس سے بہت سے

۶۹۷

ملکوں میں رائج ہے ۔

۶۹۸

قیام کے بارے میں دیگر ملک کے چند قاداتے ۔

۶۹۹

جس چیز کو اہل اسلام اچھی سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک

۷۰۰

سچی اچھی ہے ۔

۷۰۱

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۹۵۹	مالوں کے فخر کی روشنائی شہر مال کے خون سے تولی ما کے کی تودہ خون ہر مال آپ کے گی۔	۹۵۹	حق کے ہاں سے حق انصاف کے ہر ماجی ادا و انصر ہاں کی کا مشرب۔
۹۶۰	مالوں کی مجلس میں بیٹھا عبادت ہے۔ روکنے میں کہ حق ایسی سنی نہیں جو مالوں کی مجلس سے افضل ہو۔	۹۶۰	وہاں میں کو کوا کی ادا کو صمد مارگن بنا گیا ہے عالم کا حق باطل پروردگار کا حق عالم کو کیا ہے۔
۹۶۱	قیامت میں انبا کی بددعا شفاعت فرمائیں گے سخت ہمار۔	۹۶۱	آپ کے مال میں کیا چیز سے مٹا دے گا جو کھل نہ گئے مٹا دے گا حق کو اس مال مال کے حق سے مقدم رکھے۔
۹۶۲	جس نے مالوں کی عزت کی تحقیق اس نے انصاف کی عزت کی۔	۹۶۲	ظہور میں اس کا اس واسطے شاکر کے حق میں حضور صلی تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب ہے۔
۹۶۳	جس نے مال کی عزت کی اس نے حضور کی عزت کی اور جو مالوں کی مجلس میں بیٹھا وہ حضور صلی تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا اور جو حضور کی مجلس میں بیٹھا وہ گویا اللہ کی مجلس میں بیٹھا۔	۹۶۳	لا کج کے میں مکتوب میں سیدک و فخر کی جیہ ہر دو اس کا پڑھنا گیا ہے۔
۹۶۴	سب سے افضل مال ہے پھر عالم دین کو دیکھنا افضل ہے پھر عالم دین کی عزت کرنا افضل ہے۔	۹۶۴	مگر حق میں سب کا عین لگا کر ان کے باہر پہننا تا نہ ہے چاہیں۔
۹۶۵	مگر کمال اس میں بیٹھا کہ کو دیکھنا افضل کو دیکھنا اور عالم دین کا پھر دیکھنا۔ یہ پانچ چیزیں عبادت سے آپیں۔	۹۶۵	تقی و عین کا استعمال کن کیا ہے تو یہ میں کریت اللہ میں ہاں ہاں کی سے جہت ستری کر گیا ہے۔
۹۶۶	عالم کے حق کو پہنانے کے ہر کھلا ہوا حق۔ جو عالم کا حق پہنانے وہ حضور صلی تعالیٰ علیہ وسلم کی امت سے کہنا۔	۹۶۶	قرآن مجید کی کئی آیتوں سے عالم دین کی فضیلت ثابت ہے۔
۹۶۷	مال کا حق عبادت ہے نہ اور اس کو ہر گھر جو اس کی ان کے سے بیٹے بہن کے یک سرور کو کیا ہے۔	۹۶۷	پادشاہوں پر بھی علماء کی اطاعت واجب۔ جو مسکن نہ جائے اس کے متعلق علماء کی طرف رجوع واجب۔
۹۶۸	آبادی کا سب سے بڑا عالم مسلمانوں کا ہر شرعی ہے۔ عالم دین پر مسلمانوں کے کیا امتیازات ہیں ان کا اعتراف اس کے عالم کے حق میں خصوصاً حضور صلی تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب ہے۔	۹۶۸	جوا کہ زیادہ جانتا ہے وہ اس سے زیادہ ڈرتا ہے عالم غیر عالم سے افضل ہے۔ غیر عالم خواہ عابد ہو یا غیر مالک فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے خود پورے رات کے نات کو اٹھ کر صلی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے۔
۹۶۹	عالم نبوی اس سے علم حاصل کرے اس کی بات سنا اس سے محبت کرے والا نبوی اس کی محبت جو کہ مالک ہو جائے۔	۹۶۹	اعظم مالوں کے وہ ہے کہ اس کو اپنے مال کے لئے علماء اختیار کے وارث و وارثین ہیں۔
۹۷۰	جس نے عالم کو حقیر سمجھا اس نے اپنے حق کو ہر مال کے عالم کو حقیر سمجھا۔	۹۷۰	جادہ کے عالم کی فضیلت۔ جادہ کی مجلس حضور صلی تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت اولیٰ آدمی پر۔
۹۷۱	جس نے عالم کو حقیر سمجھا اس نے اپنے حق کو ہر مال کے عالم کو حقیر سمجھا۔	۹۷۱	عالم کے دین زمین کے چراغ ہیں اور انبیاء کے غلیف ہیں۔

صفحہ	چہرست مضامین	صفحہ	چہرست مضامین
۶۶۲	حرام خنزیر گوشت کے ساتھ کھانے کو اس گوشت کا کھانا کیا ہے؟	۶۶۷	عالم دین سے بلاوجہ بغض رکھنے میں بھی خوف کفر ہے۔ اگر عالم دین کو اس نے بڑے گدھے کا عالم ہے تو یہ مرتکب کفر ہے۔
۶۶۳	کہا گیا کہ اگر عیدوار ایکشن میں جیت گیا تو ناز پر موزوں در نہ نہیں تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟	۶۶۸	اگر عالم کو اپنی کسی دنیوی خصوصیت کے باعث برا کہتا ہے تو سخت فاسق و فاجر ہے۔
۶۶۴	ایک شہت سے زائد دوا رکھنا کیا ہے؟	۶۶۹	بے سبب عالم سے رنج رکھنے والا مریض القلب نصیب الہی نہیں ہے اور اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔
۶۶۵	کیا جہستری سے پہلے اسم اللہ پڑھنے کا حکم ہے؟	۶۷۰	اسلام کا درجہ بلند کرنے والا ہے۔ لہذا جو اس کو گمراہی کا انداز لگا کر بغیر حق گمراہی کے
۶۶۶	کتاب آئینہ کی بات کی اعلیٰ حضرت کے تصدیق فرمائی ہے جس میں حضرت امام حسن علیہ السلام نے زہر خوردگی کی نسبت	۶۷۱	تحقیق کے لئے عالم کو مولوی کہتے والا کفر ہے۔
۶۶۷	مذہب کی طرف کی گئی ہے تو حضرت عبداللہ انصاری کے نزدیک یہ نسبت کیوں صحیح نہیں؟	۶۷۲	مسلمانوں کو عالم دین کے خلاف بھڑکانے والے مسلمانوں کے دشمن ہیں۔
۶۶۸	مذہب سے آزاد جس کے نزدیک یہ وہ انسان من لیتا ہے	۶۷۳	عالم کی غلامی اور اس پر اعتراض حرام ہے۔
۶۶۹	اس سے فائدہ حاصل کرنا جائز ہے؟	۶۷۴	دینی کام کرنے والوں کی عزت بگاڑنے والے شیطان کے مددگار ہیں مسلمان ان کا بیکارٹ کریں۔
۶۷۰	عالم کا غیر حرم حرمت کے ساتھ تنہائی میں بیٹھا کیا ہے؟	۶۷۵	جانی بوجھ کر مخالف اسلام کا ساتھ دینے والا اسلام سے خارج ہوتا ہے۔
۶۷۱	منہ کر کے پروا کیا ہے ہم عالم ہیں ہم پر اعتراض نہیں	۶۷۶	چغلی کرنا حرام ہے کفر نہیں۔
۶۷۲	سید صاحب عالم نہیں اور عالم صاحب سید نہیں تو	۶۷۷	فدا کے بدترین پندے وہ ہیں جو لوگوں میں بغلی کھاتے ہوئے ہیں۔
۶۷۳	ان میں افضل کون ہے؟	۶۷۸	کی خصوصیت انکی اعظم منزلہ سے مراد ہونا خدا و نیا کرنا اور اپنے کو بتائی فاسق ہونے کے لئے کافی ہے؟
۶۷۴	نخل علم افضل نسب سے اشرف ہے؟	۶۷۹	کیا بہتر اور خواہ کے یہاں کھانا بیٹھا معیوب ہے؟
۶۷۵	بجائے مکان بنانا کیا ہے؟	۶۸۰	دوسرے کی حرمت سے تاہر تعلق رکھنے والے کا
۶۷۶	بد مذہبوں سے مسلمانوں جیسا برتاؤ کرنا جائز نہیں؟	۶۸۱	کھانا بیکارٹ کریں۔
۶۷۷	بد مذہبوں سے دور رہنا بھی شرعی اخلاق ہیں اس کو بد تعلقی سے تعبیر کرنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کی کوہین ہے۔	۶۸۲	قباحت کو روکنا بھی کفر نشہ آور ہے تو حدیث و سنت سے
۶۷۸	ہر قسم کی نیکیوں کا قواب زندہ اور مردہ دونوں کو بخشنا جائز ہے۔	۶۸۳	کھانا بیکارٹ کریں۔
۶۷۹	بد مذہب تصاب کو ذریعہ معاش بنانا کیا ہے؟	۶۸۴	حرام نہیں؟
۶۸۰	کئی حدیثوں میں تعلیم کے لئے حکم دیا ہوا ہے تو منع کیا گیا ہے تو ان کا مطلب کیا ہے؟	۶۸۵	کیا اولیائے کرام کو اس ضروری حکم سے کراہتا ہے؟
۶۸۱	کافروں نے خنزیر کا گوشت مسلمانوں کے ہاتھوں پر رگڑ دیا تو کیا حکم ہے؟	۶۸۶	بعض لوگ فرض نماز کے بعد اپنا یا پھر پیشانی پر مسختے ہیں اس کا مطلب کیا ہے؟
۶۸۲	حرام کے ذریعے سے مسجد کے کھانا کی حرمت کراہتا ہے؟	۶۸۷	

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۴۹۳	نفس کو کھانے سے پاک وصاف چھوڑ کر نہیں؟	۴۸۷	کیا سیدہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت مسیح مصلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر سے نکلتی تھیں؟
۴۹۵	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات چلانا اور نہ صرف چلنا بلکہ چلنے والے کے لئے چلنا؟	۴۸۳	کیا لوگ وہاں سے نہیں نکلتے کہ نہ شوق اور حرام ہے؟
۴۹۶	بازرگانی سے کیا روکنا؟	۴۸۲	شوق سے شوق کی تکمیل؟ اس کو کیا کیا ہے؟ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے لئے کیا حکم فرمایا ہے؟
۴۹۷	حضرت عروہ بن مسعود کا ذکر کریں تو حیدر علی خاں جوں سے اور حضرت عروہ بن مسعود کا ذکر کریں تو حیدر علی خاں جوں سے	۴۸۱	مستوی برکت کر کے اس پر جس کو اللہ تعالیٰ کی نواہت کرنا
۴۹۸	بہنا چھوڑ دینی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کریں یا کاسب خوش	۴۸۰	کیا ہے؟
۴۹۹	موتوں میں۔ متروک یا جان کیا ہے؟	۴۷۹	کہہ دینے والی ہے جس نے نہ کہ ہلکے ہلکے ہیں، تو؟
۵۰۰	موتوں کی روک تھام کیا ہے؟	۴۷۸	موتوں کی روک تھام کیا ہے؟
۵۰۱	سینہ کے گلوب پر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کا کیا ہے؟	۴۷۷	موتوں سے چلنے کا کیا ہے؟
۵۰۲	اور اس کو لٹانے والے کے لئے کیا حکم؟	۴۷۶	نہ کہ میں یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ چھوڑنا یا چھوڑنا؟
۵۰۳	اور اس کو لٹانے والے کے لئے کیا حکم؟	۴۷۵	موتوں کا کیا ہے؟
۵۰۴	اور اس کو لٹانے والے کے لئے کیا حکم؟	۴۷۴	اس کا کیا ہے؟
۵۰۵	اور اس کو لٹانے والے کے لئے کیا حکم؟	۴۷۳	اس کا کیا ہے؟
۵۰۶	اور اس کو لٹانے والے کے لئے کیا حکم؟	۴۷۲	اس کا کیا ہے؟
۵۰۷	اور اس کو لٹانے والے کے لئے کیا حکم؟	۴۷۱	اس کا کیا ہے؟
۵۰۸	اور اس کو لٹانے والے کے لئے کیا حکم؟	۴۷۰	اس کا کیا ہے؟
۵۰۹	اور اس کو لٹانے والے کے لئے کیا حکم؟	۴۶۹	اس کا کیا ہے؟
۵۱۰	اور اس کو لٹانے والے کے لئے کیا حکم؟	۴۶۸	اس کا کیا ہے؟
۵۱۱	اور اس کو لٹانے والے کے لئے کیا حکم؟	۴۶۷	اس کا کیا ہے؟
۵۱۲	اور اس کو لٹانے والے کے لئے کیا حکم؟	۴۶۶	اس کا کیا ہے؟
۵۱۳	اور اس کو لٹانے والے کے لئے کیا حکم؟	۴۶۵	اس کا کیا ہے؟
۵۱۴	اور اس کو لٹانے والے کے لئے کیا حکم؟	۴۶۴	اس کا کیا ہے؟
۵۱۵	اور اس کو لٹانے والے کے لئے کیا حکم؟	۴۶۳	اس کا کیا ہے؟
۵۱۶	اور اس کو لٹانے والے کے لئے کیا حکم؟	۴۶۲	اس کا کیا ہے؟
۵۱۷	اور اس کو لٹانے والے کے لئے کیا حکم؟	۴۶۱	اس کا کیا ہے؟
۵۱۸	اور اس کو لٹانے والے کے لئے کیا حکم؟	۴۶۰	اس کا کیا ہے؟
۵۱۹	اور اس کو لٹانے والے کے لئے کیا حکم؟	۴۵۹	اس کا کیا ہے؟
۵۲۰	اور اس کو لٹانے والے کے لئے کیا حکم؟	۴۵۸	اس کا کیا ہے؟
۵۲۱	اور اس کو لٹانے والے کے لئے کیا حکم؟	۴۵۷	اس کا کیا ہے؟

## فہرست مضامین

صفحہ

کتاب الفرائض  
وراثت کا بیان

سو پہلے بھائیوں کی اولاد اور دو بیویوں کو چھوڑا کریں گا  
 صاحب الاولاد سے اور کوئی وصیت بھی نہ کی ہے۔ تو وصیت  
 پوری کی جائے گی یا نہیں اور ان وراثت کو کتنا لکھنا ہے  
 ۹۶۲  
 سب سے بڑے ترکہ سے ہر حقوق کو ترتیب وار منسلک ہو جائے گی  
 اگر چہ بڑی سے کو چھوڑ دینے تکلیف کے بعد سب سے پہلے  
 مہر اور ان کی جائے گی۔ پھر وصیت پوری کی جائے گی چھوڑا  
 مال وراثت میں تقسیم ہو گا۔  
 اگر ماں باپ کسی بیٹا یا بیٹی کو یا عیال سے غرض مکر دین تو وہ  
 غرض ہوں گے یا نہیں؟  
 مرض الموت سے پہلے مکان وغیرہ کو ترک کر دینے بھائی کو  
 ہرگز گوارا تو نہیں جو وراثت کا اس میں حق ہے یا نہیں؟  
 دو بیویوں اور دین لائین کو چھوڑا تو اس کے ترکہ سے  
 ایک کو کتنا ملے گا؟  
 باپ بھائی یا بیویوں میں یا عیال کو کس طرح تقسیم ہوگی؟  
 باپ کے انتقال کے بعد جو زمین فروخت ہوئی اس کے  
 لوگوں کا حق ہے یا نہیں؟  
 باپ کی ساری امانتیں جس کے پاس ہوں اور غیریہان  
 جس کے پاس ہوں اس کے پاس چھوڑ دیں؟  
 دو بیویوں اور زمین بھائیوں کو چھوڑا اور وصیت کی کر  
 بڑی بیوی کے لئے کو نصف یا عیال دے دیا ہے اور باقی  
 نصف میں دو بیویوں کو لیاں آدھا آدھا جس پر وصیت صحیح  
 ہے؟ اگر نہیں تو اس کی جائیداد کیسے تقسیم ہوگی؟  
 بھائی یا عیال اور مرض الموت سے پہلے بیٹیم کو تو ان کو دے کر  
 بھائی یا عیال کو بیٹی یا بیٹے کو تو ان کو چھوڑ کر فروخت ہوا تو  
 اس کی جائیداد کے وارث کون ہیں؟  
 بیویوں کے مال میں یا جائیداد سے کئے جانے والے مالے  
 میں قرآن و حدیث کا فرائض  
 بیوی یا مولیٰ اور غرض کو چھوڑا تو ایک چوتھائی بیوی کا ہے

## فہرست مضامین

صفحہ

تین چوتھائی ماں کا اور دوا دیکھا عیال میں سرسرا  
 کوئی حصہ نہیں۔  
 شوہر ایک بیٹی بھائی اور ایک بیٹی ہیں کہ چھوڑا ہو گیا  
 کتنا لکھنا ہے گا؟  
 بیوہ نے دوسری شادی کر لی تو شوہر کی جائیداد میں اس کا  
 حصہ ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کتنا؟ اگر خاندان کے دخل  
 کو نہ دے تو ان کے لئے کیا حکم ہے؟ اور بیوی اپنے دین  
 بھائی کو کوئی کر سکتی ہے یا نہیں؟  
 بیوی فوت کر گئی اور دین مہر یا دی گیا تو شوہر بھائی  
 کو دے؟  
 بیویوں میں ہر فرد کی زمین بیوی کے ہم دھڑی کر کے فروخت ہوا  
 مال بیوی ایک لاکھ دو لاکھ لایا، چاہیں اور ترکہ  
 بھائی چھوڑا تو ہر ایک کو کتنا ملے گا اور اس کے بھائی کی  
 سرسرا کا حق کس قسم ہے؟  
 تین لاکھ اور دو لاکھ لایا بیوی فوت کر گئی۔ تو اس میں  
 وصیت کے ترکہ سے کتنا لکھنا ہے گا؟  
 باپ کی وصیت سے اسلام میں لائیکوں کا کوئی حصہ نہیں؟  
 یا بھائی سے دے لیاں کی سرسرا میں فوت ہوا تو باپ  
 کے مکان میں بیٹے بھائی کے لڑکوں کا حصہ ہے یا نہیں؟  
 شوہر فوت ہوا تو چھوڑا اور جائیداد کا مالک کون؟  
 عورت کے مال باپ، دو بہنیں اور چار بھائیوں  
 چھوڑا تو؟  
 باپ ایک لاکھ اور ایک لاکھ بیٹے کو فروخت ہو گیا اس کے  
 ترکہ سے ایک کو کتنا لکھنا ہے گا اور باپ جو زمیندار زمین  
 پر لگا یا تھا اس میں لڑکی کا حصہ ہے یا نہیں؟  
 بیوی تین لاکھ اور چار لاکھ لایا بیوی فوت کر گئی تو  
 ان کو کتنا لکھنا ہے گا؟ اور باقی میں لڑکیوں کا حصہ ہے  
 یا نہیں جب کہ باقی کو وصیت بدل گئی۔  
 دو بیویاں اور دو بھائی چھوڑ کر فوت ہوا تو ان کو کتنا لکھنا  
 حق ہوتا ہے؟ بھائی و دو سال سے وصیت پر قہر کر کے  
 غم کھاتے ہیں۔  
 وصیت کی گ جائیداد میری بیوی کی وفات کے بعد

۹۶۳

۹۶۴

۹۶۵

۹۶۶

۹۶۷

۹۶۸

۹۶۹

۹۷۰

۹۷۱

۹۷۲

۹۷۳

۹۷۴

۹۷۵

فہرست مضامین

صفحہ

فہرست مضامین

صفحہ

دروں بھائی حتم کر لیا۔ جویریہ بیوی کی پرورش

ہو کر وہ پانچاڑ سے غلام ہو گیا۔ بعد ازاں

بیکہ لڑکی بیوی کے ہم دریا ہو کر وہ اس کے چھوٹے

بھائی کے نام پر بیکہ کا بیٹا ہو کر پانچاڑ کے

مستحق بن گیا۔

تو بیکہ نے وہ بیکہ کو فروخت کر دیا۔

بیکہ نے اس کو فروخت کر دیا۔

بیکہ نے اس کو فروخت کر دیا۔

بیکہ نے اس کو فروخت کر دیا۔

بیکہ نے اس کو فروخت کر دیا۔

بیکہ نے اس کو فروخت کر دیا۔

بیکہ نے اس کو فروخت کر دیا۔

بیکہ نے اس کو فروخت کر دیا۔

بیکہ نے اس کو فروخت کر دیا۔

بیکہ نے اس کو فروخت کر دیا۔

بیکہ نے اس کو فروخت کر دیا۔

بیکہ نے اس کو فروخت کر دیا۔

بیکہ نے اس کو فروخت کر دیا۔

بیکہ نے اس کو فروخت کر دیا۔

بیکہ نے اس کو فروخت کر دیا۔

بیکہ نے اس کو فروخت کر دیا۔

بیکہ نے اس کو فروخت کر دیا۔

بیکہ نے اس کو فروخت کر دیا۔

جو لوگ پاکستان میں ہیں ان کے پانچاڑ کو ہمیں

فرہاد کے کر لیا گیا ہے؟

کیا ہم پانچاڑ کو اپنے باپ کی پانچاڑ کو دلا دیتے

وہیت کی کہ ہم نے انتقال کے بعد میری پانچاڑ کو

اور پانچاڑ میں پانچاڑ کو فروخت کر دیا؟

ایک بیوی ایک لڑکی اور ایک بھائی کو پانچاڑ کو

پانچاڑ کو فروخت کر دیا؟

ایک لڑکی ایک لڑکی اور ایک بھائی کو پانچاڑ کو

پانچاڑ کو فروخت کر دیا؟

ایک لڑکی ایک لڑکی اور ایک بھائی کو پانچاڑ کو

پانچاڑ کو فروخت کر دیا؟

ایک لڑکی ایک لڑکی اور ایک بھائی کو پانچاڑ کو

پانچاڑ کو فروخت کر دیا؟

ایک لڑکی ایک لڑکی اور ایک بھائی کو پانچاڑ کو

پانچاڑ کو فروخت کر دیا؟

ایک لڑکی ایک لڑکی اور ایک بھائی کو پانچاڑ کو

پانچاڑ کو فروخت کر دیا؟

ایک لڑکی ایک لڑکی اور ایک بھائی کو پانچاڑ کو

پانچاڑ کو فروخت کر دیا؟

ایک لڑکی ایک لڑکی اور ایک بھائی کو پانچاڑ کو

پانچاڑ کو فروخت کر دیا؟

ایک لڑکی ایک لڑکی اور ایک بھائی کو پانچاڑ کو

پانچاڑ کو فروخت کر دیا؟

صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین
۴۵۳	میں آئینہ و مکان دوسرے کو مکھد یا تو؟ یعنی اور ایک پوتا چھوڑ کر فوت ہوا تو متوفی کی جائداد میں بیٹی کا حصہ ہے یا نہیں؟ پورا اپنی بیوی کو دینا نہیں چاہتا۔	۴۵۳	مزد عذبتی انتقال سے پہلے اپنے بیوی کو یا بیوی اور ایک باقی چیریں میری بیوی کے پاس رہیں گی اس کی موت کے بعد باقی میں گئے۔ اس کی بیوی سے اور لوگیاں زندہ ہیں۔ بیوی سے کہا ہم سب بیوی کے بیٹے کو دیتے ہیں اور کوئی کو بھی دینا۔ تو ان ساری باتوں کے متعلق شریعت کی حکم ہے؟ خود مرد اور اس کی بیوی ہیں تو متوفی کی جائداد کتنا کھائے گا؟ اور انبیاء ہیں کے ساتھ کتنا حصہ
۴۵۵	دو بیوی اور چار لڑکوں کو چھوڑ کر فوت ہوا تو؟ جائداد تقسیم کرنے کے دس سال بعد فوت ہوا تو پہلی تقسیم قائم رہے گی یا نئی تقسیم ہوگی؟	۴۵۴	سب سے پہلے؟ پہلی جائداد فوت ہوگئی تو؟ اور ایک بیوی ایک لڑکی اور ایک بیوی کو چھوڑ کر فوت ہوا تو؟
۴۵۶	ایک بیوی آئینہ بیٹے اور دو بیویوں کو چھوڑا پھر ان میں سے ایک بیٹے نے مال ایک بیوی آئینہ بیٹیاں دو بھائی اور دو بیویوں کو چھوڑا پھر موت اٹھ گئی بیوی فوت ہوئی جس سے دو لڑکے اور دو لڑکیوں کو چھوڑا تو موت اٹھ گئی جائداد سے ان سب کو کتنا حصہ ملے گا؟	۴۵۵	آئینہ بیٹے کو کرم ایک لڑکا کے نام میں کر دیا تو باقی در تقاسم کے حقدار ہیں یا نہیں؟ ایک بھائی اور ایک لڑکی کو چھوڑا تو اس موت میں لڑکی کا حصہ ہے یا نہیں؟
۴۵۷	متوفی کے مال ایک بیوی آئینہ بیٹیاں اور دو بھائی اور دو بیویوں کو چھوڑا۔ پھر مال کا انتقال ہوا اس نے دو بیوی اور دو بیویوں کو چھوڑا جب کہ بیٹیاں و ماہر مزد ہیں تو؟	۴۵۶	جائداد کو شوہر کا تھا نہیں دے سکتا بعض غلط ہے میرا جائداد میں جب کوئی ولی نہ ہو تب شوہر سے امانت لی جاسکتی۔
۴۵۸	ایک بیوی ایک بھائی اور ایک بیوی چھوڑ کر فوت ہوا بھائی اپنے حصہ ایک شخص کو دے کر فوت ہوا بیوی کے اپنا حصہ ایک ادارہ میں دیدیا سب بخوارہ کیسے ہوگا؟	۴۵۷	مال بیوی اور دو بیوی اور ایک لڑکا چھوڑ کر فوت میت کے ترکہ سے چار حقوق تشریف دار متعلق ہوتے ہیں۔
۴۵۹	اپنی جائداد کو دو حصہ کر کے ایک حصہ لڑکے کو دیا اور ایک حصہ میں تین لڑکیوں کو اپنے چھوڑ کر فوت ہوا اور باقی فوت ہوا تو دینی پہلی تقسیم قائم رہے گی یا ہر ایک کو بازار میں حصے ملے گا؟	۴۵۸	مال باپ اور بیٹے ایک بیٹی اور شوہر چھوڑ کر فوت ہوئی اس کا میرس کو ملے گا؟
۴۶۰	بھادوچ اور بھادوچ بھائی کو چھوڑ کر فوت ہوا اور باقی کو بھادوچ کے لئے وصیت کر رہا جبکہ وہ فرض ہے تو پہلے فرض ادا کیا جائے یا وصیت پوری کی جائے؟	۴۵۹	دو لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑ کر فوت ہوئی تو؟ باب فوت ہوا تو دو لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑ کر فوت ان میں سے ایک لڑکا فوت ہوا اس نے ایک بیٹی ایک بیٹی اور ایک بیوی کو چھوڑا تو؟
۴۶۱	ایک بیوی نے دوسرا مکان کر لیا تو اس کو پہلے شوہر کی جائداد سے حصہ دیا نہیں؟ اگر نہ تو کتنا؟ فوت سے ایک بیٹی اور موت کے لڑکے کو چھوڑا	۴۶۰	متوفی نے دو لڑکا اور دو لڑکی چھوڑا تو ان کو کتنا کتنا ملے گا؟ بھائی نہیں اور لڑکی چھوڑ کر فوت ہوا شوہر میں موت
۴۶۲		۴۶۱	
۴۶۳		۴۶۲	



صفحہ	چہرست مضامین	صفحہ	چہرست مضامین
۷۹۹	ہی نہیں۔ کوئی میں نہیں دیتا سلاش کرنے والوں کے لئے کی حکم سے؟ دوسرے کی زمین کا کچھ لینے والے گناہ میں نہ نکب دھنسا جائے گا۔ میں نے کسی کی ایک بالشت زمین زبردستی لے لی تھی زمینوں سے اتنا حصہ فروشی بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا میرا دوسرے کا دل لے لے گا وہ تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے کوڑھی ہو کر لے گا۔ ہر عالم میں ہو گا وہ دوسرے کی جائیداد لینے کی لڑکھائی نہیں کرتا۔ منشیہ اور خوف ایسی باتوں کا ماسبہ۔ میں عالم میں خشیت الہی نہ پروردہ جا رہا ہے۔ عالم صرف وہ ہے جسے خدا کے تعالیٰ کا خوف ہو۔ جسے اللہ تعالیٰ کا خوف نہ ہو وہ عالم نہیں۔ بیوی اور اولادیں اور بھائی اسی کے ہیں جو رزق پروردہ جائیداد کیسے تقسیم ہوئی؟	۷۹۳	تو اس کو دین ہر جس کو ملے گا صوت کے لاکھ کا صوت کی جائیداد سے کوئی حصہ تین صد روپے تک شخص کو قرض دیا اور اپنے وارثوں دارامن تھا اس سے مل جائیگا میرا متولدہ دوسرے کو کر فزت ہوا تو قرض کا دین سوراہہ سے دیا جائے مکوئی نے ایک بیوی کو دینی بھائی کا ایک بیٹی ہیں علا کی بھائی اور والدہ طاقی بہنوں کو چھوڑا۔ تو اس کی جائیداد ان لوگوں میں کس طرح تقسیم ہوئی؟ وہ جتنی ہیں ایک باپ شریک بھائی اور ایک باپ شریک ہیں چھوڑ کر فوت ہوا تو پہلی بیوی کے دو لوگوں اور دوسری بیوی اور اس کے تین لوگوں کو چھوڑ کر فوت ہوا پہلی بیوی اس سے قبل ہی انتقال کر گئی تھی پہلی بیوی کا ایک لڑکا فوت ہوا جس سے ایک جتنی بھائی تین باپ شریک بھائی تھے اور ایک سوتیلی ماں کو چھوڑا۔ اس کے بعد پہلی بیوی کا دوسرا لڑکا بھی فوت ہوا۔ اس نے باپ شریک کو چھوڑا۔ تو سوتیلی ماں کی جائیداد ان سب میں کیسے تقسیم ہوئی؟ ایک بیٹا باپ سے چھوڑا جائیداد کے گناہ جو گناہ الب اس کی موت کے بعد باقی جائیداد کا وارث ہو گا یا نہیں؟ باز بھائی اور اولادیں کو چھوڑا۔ پھر ایک سوتیلی بھائی اور دوسری سوتیلی کو چھوڑا تو ان سب کا کتنا حصہ ہے؟ اور ایک لڑکی کے اپنے باپ کی اولاد کی جائیداد پر قبضہ کر لیا اس کے لئے کیا حکم ہے؟ اللہ اور زمین نہ ہونے کے سبب باپ کے ترکہ کے تمام حصہ بیوی تین لاکھ اور باپ کے بیٹوں کو چھوڑ کر فوت ہوا تو ان سب سب ان کا کتنا حصہ ہے؟ باپ نے ایک لڑکی کا شادی نہیں کی اور فوت ہوا تو اس کی باپ کے ترکہ سے کچھ زیادہ حصہ ملے گا یا نہیں؟ ماں ایک بیٹے کا بھائی زور دے کر فوت ہوئی تو باقی لڑکوں کی حق تو اس کے باپ پر ہوتی ہیں ان میں اس کا حصہ نہیں لڑکیوں کی موجودگی میں ماں شریک بھائیوں اور بیویوں کو کوئی

# کتاب الطلاق

## طلاق کا بیان

**مسئلہ** - اندر جب قاسم پیرا منصفین پورٹ فٹور ضلع گونڈہ  
 زید کو کہنا بالغ ہے اپنے باپ سے اجازت لئے بغیر اپنی بیوی ہندہ کو طلاق دیدی تو یہ طلاق واقع  
 ہوتی یا نہیں؟

**الجواب** - جبکہ زید نابالغ ہے تو اس کی بیوی ہندہ پر طلاق نہیں واقع ہوتی  
 اور اپنے باپ سے اجازت سے کر دیتا بھی واقع نہ ہوتی اس لئے کہ نابالغ کی طلاق شرعاً صحیح نہیں ہوتی  
 فتاویٰ مالگیری جلد اول مطبوعہ مصر میں فتح القدیر سے ہے۔ لا یتع طلاق العبدی وان کان یعقل  
 کمال الدین احمد الامجدی  
 وادفعہ تعالیٰ اعلم۔

بزم محرم الحرام ۱۳۸۹ھ

**مسئلہ** - اندر عبدالعزیز دہلوی برلام پور ضلع گونڈہ  
 زید نے اپنی زوجہ منکوحہ ہندہ کو شادی سے ٹکڑے کر رکھی سال تک رخصت نہیں کر دیا اور خود شادی  
 بھی ہے۔ ہندہ کے والدین نے زید کو بلا کر کہا کہ مری لڑکی کو رخصت کر دے اس کا انتظام کر کے لے جاؤ اگر نہ لے  
 جانا ہو تو طلاق دیدو۔ زید نے باپین الفاظ وعدہ کیا کہ میں اپنی شراب نوشی کی عادت چھوڑ دوں گا اور ہندہ  
 کے رہنے کے لئے گھر کا انتظام کروں گا اور ۱۰۰ روپے روزی سنہ سے قبل رخصت کرواؤں گا اگر اساتہ کر سکیں  
 گا تو ۱۰۰ روپے روزی سنہ کو میں بار طلاق سمجھا جائے اب جبکہ زید اپنا وعدہ پورا نہ کر سکا اور نہ ہی خسر کے یہاں  
 آیا کیا الفاظ تدکور سے طلاق واقع ہوگئی؟ ہندہ کا عقد نابالغی میں ہوا تھا اور اب بالغ ہے مگر عقد سے ایک

زید کے گھر نہیں گئی ہے۔ ایسی صورت میں عدت سے یا نہیں؟ بیان فرما کر عند اللہ یا جو رہیں۔

**الجواب** صورت مستفسرہ میں زید کی بیوی پر طلاق نہیں واقع ہوئی۔  
 فتاویٰ اعلیٰٰ ہند نمبر ۱۱۹ میں ہے کہ شوہر کے اس جملہ سے کہ یہی سندہ کہ طلاق بھی جائزہ طلاق واقع  
 نہ ہوئی اور فتاویٰ قاضی خاں میں ہے۔ امراتہ قالت لزوجه طلاق وہ فقال الزوج وادعہا  
 او قال بکرہ انکار لا یضع الطلاق وان خوی کا نہ قال لہا بالمریۃ اسعی انک طالق  
 وان قال ذلك لا یضع الطلاق وان خوی امر وهو ضالی اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب  
 محمد جلال الدین احمد لاہوری  
 صدر بیع الاول ۱۳۰۰ھ

**مسئلہ**۔ ازہاجی یا دہلی قصبہ ہنداول متلع بستی  
 ہندہ کے گھروالوں نے ایک طلاق نامہ مرتب کر کے اس کے شوہر زید کو ماہر بیٹی کی جگہ لے کر  
 بہو کر دیا اور طلاق نامہ پر دستخط کر لیا تو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟  
**الجواب** صورت مستفسرہ میں اگر اکراہ شرعی پایا گیا یعنی زید کو کسی صنو  
 کے کاٹے جانے کا یا ضرب شدید کا صحیح اندیشہ ہو گیا تھا اور اس صورت میں اس نے طلاق نامہ پر دستخط  
 کر دیا اگر زبان سے اس نے طلاق نہ دی تو طلاق طاقع نہ ہوئی اور اگر زبان سے طلاق دی یا اکراہ شرعی  
 کے بغیر طلاق نامہ پر دستخط کر دیا تو طلاق واقع ہو گئی فتاویٰ قاضی خاں مع ہندیہ ہنداول ط ۱۱۳ میں ہے۔  
 رجل اعور بالعمیۃ والنفس علی ان یتکتب طلاق امراتہ فلا تہ بنت فلان بن فلان  
 فکتب امراتہ فلا تہ بنت فلان بن فلان طالق لا ینطق امراتہ لان الکتابۃ اقصیت مقام  
 العبارة باعتبار الجملة ولا جاعلة منہا وفي المیزانۃ اعور علی ملاقھا فکتب فلا تہ بنت  
 فلان طالق لم یضع اور کفر الدقاقی میں ہے بقے طلاق محل نزاع عاقل ہائے ولو مکرھا۔  
 بحر الرائق میں ہے۔ قوله ولو مکرھا ای ولو کان الزوج مکرھا علی انشاء الطلاق لفظاً۔  
 وهو متعالیٰ اعلم بالصواب۔

محمد جلال الدین احمد لاہوری

مسلم۔ اذ محمد بن عبد اللہ علیہ السلام پور کھری

ایک صاحبِ عقل باغ نے ایک مطلقہ عورت سے نکاح کر لیا اور اپنے مکان پر لا کر رکھا چند یوم کے بعد اپنے خوشی سے طلاق دیدیا فوجہ عدت وہ عورت اپنے پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

علامہ رشید عورت و مرد و بہتری نہ کریں صرف بوس و گلزار اور اس کے بدن کو خلعت میں چھو لیں بعد کو طلاق دیا اور بعد معاہدت اپنے شوہر سابق سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بیخدا تو ہوا۔

الجواب

الجواب۔ جمعون المثلک الوهاب اگر شوہر اول سے تین طلاق دی  
تھی قیاس سے صورت میں اگر شوہر ثانی نے جہتیری کے بعد طلاق دی ہو تو انھیں اسے عدت کے بعد شوہر اول  
سے نکاح کر سکتی ہے اور اگر شوہر ثانی نے جہتیری کی صرف بیوس و گیارہ رکعت کا یا تو صورت مذکور شوہر اول  
سے نکاح نہیں کر سکتی قرآن کریم پارہ دوم رکوع ۱۲ میں ہے فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حی  
قبحہ زوجا غیرہ ویرث شریف میں ہے جاءت امرأة فزفنا فیہ التعلی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیہ  
وآلہ وسلم فقال انی کنت عند فافقہ فطلقنی فبنت طلاق فی قولہ عبد الرحمن بن سعید  
وامعہ الامثل ھدایۃ النوب فقال انزید ان ترجع الی فافقہ قالت فزفنا لہ لای حق ھذا وقی  
عیلہ ویذوق عیلتہ رواہ البخاری والمسلم و مشکوٰۃ مشوٰف ۲۸۳ اور قیامی عالمگیری جلد اول  
معمری ص ۳۳ میں ہے۔ ان كانت الطلاق فلا تحل لہ حی حق ھذا زوجا غیرہ نکاحا صحیحاً ویدخل  
بھا ثم یطلقھا ویرثون عنھا کذا فی الھدایۃ ملخصاً۔

اور اگر شہرِ اول نے ایک یا دو طلاق دی تھی تو شوہر ثانی سے جو ستری کے بغیر بھی شوہرِ اول سے نکاح کر سکتی ہے۔ عہدِ کتب الفتنہ وادبہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم محل جلالہ وعلیٰ ائمہ  
میں جلال الدین احمد الازہری رحمہ اللہ

جلال الدین احمد لاجپوری

١٩. شهر المحرم ١٣٨٤ هـ

مسئلہ :- اذعانہ رباطن الدین مالده (ربطال)

فردیہ زید کے نکاح میں تھی پھر زید نے زیدہ سے شادی کوئی چاہی تو بکر نے ایک اقرار نامہ مرتب کیا کہ اگر فردیہ کو زیدہ مکان پر لا کر رکھے تو فردیہ کو لاسے ہی عین طلاق پر بھاگے اور اس اقرار نامہ پر زیدہ کا دستخط مع ختم ہوا ہوں گے۔ اب زیدہ فردیہ کو لا کر اپنے مکان میں رکھے ہوئے ہے اور اس کے نام کے بلے



ہوتے کے لئے دوسرے شوہر کو بہتری کرنا ضروری ہے کما فی حدیث العیلقہ و قال ائمتہ عقابی  
 فان طلعتھا فلاحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ (۱۳۵) اور اگر محمد یعقوب نمبر کو دوبارہ نہ  
 لکھنا چاہیے تو چیز کا سامان عویہ کے سپرد کر دے کہ چیز کی مالک عورت ہی ہوتی ہے قرآنی و فویہ جلد پنجم  
 ص ۳۳۹ میں مذکور ہے۔ ————— لہذا از صلاک المولیٰ وانہ اذا اطلقھا تلخذ کلہ ام  
 و ائمتہ عقابی و رسولہ الاعلیٰ علیہ الصواب۔ ک جلال الدین احمد لاہوری

۲۵ ربیع الآخر ۱۴۰۶ھ

**مسئلہ** در اجمال الدین۔ یا لا پود۔ متلع برتاب گزشتہ

نزدیکی بڑی ہند جس کا نکاح شاہد کے ساتھ ہوا تھا کہ وہ تک دونوں میں اتفاق نہ اس کے بعد  
 ہندہ اور شاہد میں نا اتفاق پیدا ہو گئی جس پر شاہد نے ہندہ کو نزدیکی کے گھر بھیج دیا بعد میں ایک معتبر شخص نے  
 واسے کے ہاتھ ہندہ کا طلاق نامہ نزدیک کے گھر بھیج دیا اور پھر وہ کے بعد شاہد نے ہندہ کے گھر سے تعلقات پیدا  
 کیا اور نزدیکی سے پھر ہندہ کو شاہد کے ساتھ رخصت کر دیا۔ پھر بلا ہر ہندہ اور شاہد کا نزدیکی کے گھر آنا جانا نکاح نامہ  
 اور بغیر نکاح کے ہی ہندہ کو پھر پید ہوا۔ اب پھر نزدیک کسی وجہ سے نا ملاض ہو کر باشری ہو گئی کہ وہ سے ہندہ کو  
 شاہد کے گھر بھیج دیا۔ اب ہندہ شاہد کے گھر ہو رہے اور ملا ددی نے شرعی بڑی کی وجہ سے جماعت سے خارج  
 کر دیا۔ اب ملائے دین زید ہندہ اور شاہد کے اوپر کیا الزام فرماتے ہیں اور طلاق کی صودت کیا ہے؟  
 تحریر فرمائیں بین وادش ہوگی۔

**الجواب**

سوال میں طلاق نامہ کی نقل بھی روانہ کریں اور اگر طلاق نامہ  
 ضائع ہو گیا ہو تو شوہر سے دریافت کر کے کہیں کہ اس نے کن لفظوں کے ساتھ طلاق نامہ لکھا تھا لیکن اگر  
 شوہر سے دریافت کر کے تحریر کریں تو جن لوگوں نے اس کے طلاق نامہ کو دیکھا تھا ان کی تصدیق بھی شوہر  
 کے بیان کے ساتھ ہونا ضروری ہے۔ جب طلاق نامہ کی عبادت کے ساتھ سوال آئے گا تو جواب لکھا جائیگا۔

ک جلال الدین احمد لاہوری

۲۴ ربیع الآخر ۱۴۰۶ھ

**مسئلہ** در خمس اشد موضع نہ ہوا پود مثلاً بیروا صلیبستی

راہ زید نے اپنی بیوی ہندہ کو قصہ میں بحالت حمل لاطمی کی بنا پر ایک ہی مجلس میں تین طلاق لکھ کر

ہنہ کے پاس ہندوہ لاکھ دوا کر دیا۔ چھ سال کے بعد اب دونوں جو ریشمان ہیں اور ایک ساتھ رہنے کے لئے ملائی ہیں کیا صورت اختیار کریں جس سے دونوں ساتھ رہنے لگیں؟

۱۰ مندرجہ ذیل جواب پرازدوسے شرع عمل کرنا کیسا ہے؟

**الجواب**۔ جسہ اللہ الرحمن الرحیم کوئی آدمی اپنی بیوی سے خوش ہو کر طلاق نہیں دیتا ہر آدمی غصہ کی حالت میں طلاق دیتا ہے اس لئے یہ کہنا غصہ میں غلط ہے۔ لاطی کیا تھی کیا اسے اتنا نہیں معلوم تھا کہ اگر میں اپنی بیوی کو طلاق دوں گا تو مجھ سے بڑا ہو جائے گی یہ مبہم کا عندسہ طلاق ہو جائے کے بعد اب اس کی تاویس کی جا رہی ہیں لہذا نے حالت حمل میں اپنی بیوی کو طلاق دیا ہے اس لئے اس کی عدت وضع فعل تھی جب اس کی بیوی کے پیدائش ہو گئی تو رجعت کا حق بھی ختم ہو گیا لیکن ایک وقت کی تین طلاق حدیث مبہم کے دوسے ایک طلاق رجعی واقع ہوئی ہے اور طلاق رجعی میں عدت ختم ہو جانے کے بعد اگر شوہر اپنی بیوی کو نکھنا چاہے تو قرآن پاک کی آیت و اطلاق التمس النساء فعلن اجعلن فلا تفضلوهن ان ینکحن ان و لبعن اذا تراضوا بتبذعهن المعروف کی دوسرے نیا نکاح کر کے اس کو اپنی زوجیت میں لے کر رکھتا ہے چونکہ زندگی بیوی کی عدت ختم ہو چکی ہے اس لئے بیوی کی رضامندی کی صورت میں زندگی نیا نکاح کر کے اس کو اپنی زوجیت میں لے کر رکھتا ہے ہذا لعاندی و احثہ اعلو و علمہ عام۔

حرمہ محمد ادریس آزاد دہلوی

ہرمہ کڑی مالہ العالم مالہ لافا مالہ

**الجواب**۔ ۱۰ صورت مستفہ میں زندگی بیوی ہنہ پر تین طلاقیں واقع ہو گئیں کہ بحالت حمل اور غصہ میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے بلکہ اکثر طلاق غصہ ہی میں دیا جاتا ہے اور وقوع طلاق کے بارے میں لاطی شرعاً سمجھ نہیں ہنہ پر طلاق غلط واقع ہو گئی کہ اب بغیر مالہ لافا کے لے حلال نہیں۔

قال الله تعالى فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجاً غيره (دہرودوم رکوع ۱۴)

۱۰ آزاد کا جواب فتویٰ نہیں ہے بلکہ گمراہی ہے اس پر عمل کرنا حرام ہے فتاویٰ رضویہ جلد ۱۴ ص ۱۴۱

میں ہے کہ ایک جلسہ میں تین طلاق ہو جانے پر تہمید صحابہ قبا میں واقعہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے

ادامام اجل ابو ذریا ثوی ثانی شرح مسلم شریف جلد اول ص ۱۴۱ میں تحریر فرماتے ہیں قال الشافعی

و عالت و البوحنہ و البعد و جاحد و العلماء من السلف و الخلف يقع الثلاث یعنی لام شافعی

امام مالک، امام اعظم ابوحنیفہ، امام احمد اور مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سلف و خلف کا یہی مذہب ہے کہ ایک مجلس میں بمن  
 ثلاثین واقع ہو جاتی ہیں اور فتح القدر پر جلد ثالث ص ۳۳ میں ہے ذہب جمہور صحابہ و التابعین  
 ومن جدد بعد من ائمة المسلمين الى انه يقع الثلاث ومن الاله في ذلك ما في مصنف ابن ابي  
 شيبة والارسطي في حديث ابن عمر قلت يا رسول الله اراكيت لوطلقت ثلاثا قال اذا قد عصيت  
 ربك وبانت منك امرأتك وفي سنن ابی داؤد عن مجاهد قال كنت عند ابن عباس فضاء رجل  
 فقال انه طلق امرأته ثلاثا قال فقلت حتى ظننت انه رادها اليه ثم قال الطلاق احدكم في تركب  
 المحوقة ثم يقول يا ابن عباس يا ابن عباس فان الله عز وجل قال ومن يتق الله يجعل له مخرجا  
 يصيب ربه وبانت منك امرأتك وفي مؤطا مالك بلفظه ان رجلا قال لعبد الله بن عباس اخي  
 طلقت امرأتي مائة فطليقة فماذا ترضى علي فقال ابن عباس طلقت منك ثلاثا وسبع وتسعون فخذت  
 بها ايماء الله عز وجل وفي المؤطا ايضا بلفظه ان رجلا جاء الى ابن مسعود فقال اخي طلقت امرأتي مائة  
 فخذت فقال ما قبل الله قبل بل الله عز وجل قال صدقوا - ومثل ما يتولون وذا مرة الاجتماع على هذا الجواب  
 اسي لمرح ابي مجلس میں من ثلاثین واقع ہو جانے کی تائید میں صاحب فتح القدر نے کئی حدیثوں کو نقل  
 کرنے کے بعد آخر میں تحریر فرمایا قد اثبتنا النقل عن اكثرهم صحابيا يقع الثلاث وله يظهر لجه  
 مخالف فاذا بعد الحق الا الضلال وعن هذا قلنا الوجه حكمه بان الثلاث جفوة واحد واحدة  
 لعين من حكمه لانه لا يوسع الاجتهاد فيه فهو خلاف لا اختلاف اه قلا ص ۹۸ کہ جمہور صحابہ کرام تابعین  
 عظام اور ائمہ اسلام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اس بات پر اجماع ہے کہ مجلس واحد میں دیکھتی تین  
 ثلاثین من ہی واقع ہوں گی واپری کا فتویٰ غلط اور باطل ہے اس پر عمل کرنا حرام و ناجائز ہے واپری  
 اپنے عقائد کفریہ قطعیہ کے سبب کافر ہیں اور کفار سے شرعی فتویٰ حاصل کرنا حرام و گناہ کبیرہ ہے۔  
 هذا ما عندی وهو دعائی اعلم بالصواب۔ ک جلال الدین احمد النجاشی

۲۰ رجب المرجب ۱۲۹۸ھ

مسئلہ۔ از فاروق احمد پورہ پستی

نیدر سے اپنے ماموں کے نام اپنی مدغولہ بیوی کے بارے میں مندرجہ ذیل تحریر بھیجی۔ اس  
 تحریر کے بموجب اس کی بیوی پر کوئی طلاق واقع ہوئی۔ اس مقام جناب ماموں صاحب السلام



بعدہ تحریر یہ ہے کہ آپ ہمارے لائق ہیں نہ ہم آپ کے لائق ہیں لہذا ہم آپ کی بڑی کوتاہی کو طلاق دینا چاہتے ہیں۔ طلاق، طلاق، طلاق، طلاق، طلاق، طلاق۔

**الجواب**۔ عورت مسؤلہ میں ذید کی بیوی پر طلاق مطلقہ واقع ہو گئی کہ اب بعد مالدہ دیکھنے کے نکال نہیں۔ قال ائمتہ قتالی فان طلقها خلاخل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ۔ وهو قتالی اعلم بالصواب۔ ک جلال الدین احمد لاہوری

۳ رمضان المبارک ۱۳۰۲ھ

**مسئلہ**۔ اندر محرمین شاہ موقع پیر بخش پوسٹ میں کلاں ضلع کوٹہ پیر بخش نے اپنی بیوی طیب النساء کو ایک نکاح کر کے تین طلاق لکھوا کر دی طیب النساء کو دو دفعہ پیر بخش سے جس وقت طیب النساء کو جس نہیں تھا طلاق کے تقریباً جس دن بعد طیب النساء سے پیر بخش کے بھائی میاں بخش سے نکاح کیا پھر فوراً البیہ عستری اسے طلاق دیدی پیر بخش نے طیب کے بعد پیر بخش نے طیب النساء کے ساتھ دوبارہ نکاح کر لیا۔ اس صورت میں بعض لوگ کہتے ہیں کہ پیر بخش کا نکاح نہیں ہوا اگر نکاح پڑھنے والے کا نکاح ٹوٹ گیا تو اس کے بارے میں شریعت کا جو حکم ہو غور فرمائیں۔

**الجواب**۔ عورت مسؤلہ میں ایک وقت تین طلاقیں دینے کے سبب پیر بخش کا نکاح بھائی کو تو یہ کہے اور طیب النساء کا جو نکاح کہ طلاق کے جس دن بعد عورت گندے سے پہلے میاں بخش سے دوبارہ سراسر مطلقہ اور باطل ہے ہرگز منعقد نہ ہوا لہذا اس کا طلاق دینا فضول ہوا اور پھر پیر بخش نے جو اس عورت کے ساتھ دوبارہ نکاح کیا وہ بھی ہرگز منعقد نہ ہوا۔ لہذا نئے نکاح کے بعد اگر پیر بخش نے طیب النساء سے میاں بیوی جیسا تعلق رکھا تو وہ دونوں حضرت گنہگار ہونے کے علاوہ تو یہ واستفادہ کریں اور ایک دوسرے سے الگ رہیں۔ ہرگز آپس میں میاں بیوی جیسا تعلق نہ کریں۔ اگر وہ نکاح کریں تو سب مسلمان ان دونوں کا بایکٹ کریں۔ اور پیر بخش اگر اس عورت کو دوبارہ نکاح کرے تو اس کی عورت یہ ہے کہ طیب النساء پہلی طلاق سے تین حق آنے کے بعد و اگر اس دو بیات میں اسے حمل ظاہر ہوا تو پھر پیدا ہونے کے بعد کسی سنی صحیح العقیدہ سے نکاح صحیح کرے وہ شخص طیب النساء کے ساتھ بہتری کرے پھر جسے یہ طلاق دیدے وہ دوبارہ عدت گزارنے کے بعد پیر بخش سے

نکاح کر سکتی ہے۔ اور اگر دوسرے شخص سے بغیر پرستی طلاق دیدی تو پھر نکاح اس عورت سے نکاح دوبارہ نہیں مل سکتا۔ کما فی حدیث العیلة اور میاں نکاح و پھر نکاح کے ساتھ عدت کے اندر دوسرا نکاح پڑھنے والے کا نکاح نہیں، ٹوٹا اگر وہ محنت کھنڈا رہا مسلمانوں کے سامنے علانیہ تو یہ واستغفار کرے اور نہ کھانا پیسہ بھی واپس کرے کہ یہ یہی کے لئے غلط نکاح پڑھا یا ہے۔ اگر وہ انسانہ کرے تو سب مکالمہ ۱۰ کا بھی بایں نکاح کریں۔ حد امام عذری و هو قتالی و رسولہ الاعلیٰ اعلم جل شانہ و صلوات اللہ علیہ و علیٰ آلہ و سلم۔

کے جلال الدین احمد لاجپوری

۱۰ جمادی الاخریٰ ۱۲۰۲ھ

**مسئلہ ۱۔** روشن ملی ساکن نرائن بود بستی

نیدر سے نہ بستی ایک سادے کاغذ پر اس ارادے سے انگوٹھا لگوایا کہ اس کا معقول یعنی طلاق لکھو ادا جائے گا پھر اس پر مشورہ ہو گیا کہ بکرنے اپنی بیوی کو طلاق دیدی و دریافت طلب یہ مسئلہ ہے کہ صرف انگوٹھا سے لینے سے بغیر طلاق کا لفظ زبان سے کہلوانے سے طلاق واقع ہوگی کہ نہیں؟

**الجواب** صورت مسئلہ میں انگوٹھا لگوانے کے وقت اگر صرف ارادہ تھا کہ بعد میں طلاق کا معقول لکھو ادا جائے گا اگر شوہر سے یہ نہیں کہا گیا کہ اس سادہ کاغذ پر انگوٹھا لگاؤ اس پر عہدہ بیوی کو طلاق لکھی جائے گی اور نہ شوہر نے وہانی ہی طلاق دی ہے تو صرف سادہ کاغذ پر انگوٹھا لگوانے اور لوگوں کے مشہور کر دینے سے طلاق نہیں پڑی۔ و هو قتالی اعلم۔

کے جلال الدین احمد لاجپوری

۲۲ شوال الحکم ۱۲۰۱ھ

**مسئلہ ۲۔** ازہاجزادہ شیب الاولیاء مولوی فاروق احمد چشتی خیبر دارالعلوم فیض الریول براؤں شریف کیا فرماتے ہیں علامتے دین مندرجہ ذیل سائل میں۔

۱۔ نیدر سے اپنی بیوی پرندہ جو کہ حاملہ ہے اس سے بچوں کہا کہ نکل جا ہم تجھے طلاق دیتے ہیں نکل جا ہم تجھے طلاق دیتے ہیں، نکل جا ہم تجھے طلاق دیتے ہیں تو پرندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

۲۔ طلاق پڑ جانے کی صورت میں نیدر پرندہ کے نان و نفقہ کا ذمہ دار کب تک ہے؟

۳۔ اگر نیدر سے پرندہ کی بہرہ ادا کی ہو تو اسے کتنی بہرہ دینی واجب ہے؟

۱۴، ہندہ کے جبر کا اودان زیوروں کا جو کہ ہندہ کو یکے سے ہے جس شرطاً حقار کون ہے ؟

۱۵، ہندہ حاملہ کو جب بچہ پیدا ہوگا تو اس کی پرورش کا خرچ کس پر ہے اور کب تک ہے ؟

**الجواب** — اللہم ھد ابیۃ الحق والصواب ۱۱، ہندہ پر طلاق مطلق

واقع ہوئی، لان الطلاق ھذا یصلح الی الابدانۃ، ۱۲، مطلقہ حاملہ کی عدت چھ تک تا وضع حمل ہے اس سے

زید کو ہندہ کا تان و نفقہ اس کے وضع حمل تک دینا پڑے گا لان وضع الحمل حد انقطاع عدتہا

۱۳، زید پر پوری ہر روزی شرط واجب ہے لان المطلقة المدخولۃ بہا تستحق المهر کلہ، ۱۴، ان

زیوروں اور جیسے کے سامان کی مقدار صرف ہندہ ہے ۱۵، بچہ کی پرورش کا خرچ شرطاً زید پر لازم ہے

اوداس کی پرورش کا حق ہندہ کو ہے پرورش کی بعد شریف طاہر نے سات برس تک رکھی ہے یعنی

زید کو اپنے بچے کی پرورش کا خرچ سات برس تک دینا ہوگا لیکن اگر چھ سات برس سے پہلے ہی اپنے آپ

کھانا پینا بہشتا استہار کر لیتا ہے تو زید سات برس سے پہلے ہی وہ بچہ ہندہ سے لے سکتا ہے فقط۔

واللہ ورسولہ اعلیٰ وجلالہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

محمد بن احمد بن منیٰ مدرس دارالعلوم بھاؤں شریف

صلى بستی۔ ۱۲ جولائی ۱۳۵۷

**مسئلہ**۔ از غلام حسین شاہ پورہ بستی

زید نے ہندہ سے کہا کہ اگر تم کو تو میں کل جا کر اپنی بیوی کو طلاق دیدوں تو دریافت طلب یا سر

ہے کہ اس جملہ سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں ؟

**الجواب** — اللہم ھد ابیۃ الحق والصواب مودت رسول میں زید

کے اس قول سے کہ اگر تم کو تو میں کل جا کر اپنی بیوی کو طلاق دیدوں اس کی بیوی پر طلاق واقع نہیں

ہوئی، وهو متعلق اھلہ۔

محمد بن احمد بن منیٰ مدرس دارالعلوم بھاؤں شریف

۱۲ جولائی ۱۳۵۷

**مسئلہ**۔ از تقویٰ بر علی بھاؤں شریف بستی

جب ہندہ کی طلاق کے واقعے میں بکزنے زید سے پوچھا تو معاذ زید نے کہا کہ ہم نے طلاق دے دیا

تب کہنے ایک آدمی کو بازار میں گواہی کے لئے تلاش کرنے کے لئے گیا تو اورد علی نے کہنے کہ طلاق

دسے رہا ہے تم بھی سن لو اس پر زید نے انور علی سے کہا کہ ایک مرتبہ انیس دس مرتبہ طلاق دیدیا ہے تب انور علی نے کہا کہ کاغذ پر لکھ لے دیتا ہوں کہ زید نے کہا کہ نہ بان سے تو ہم نے طلاق دیدیا اب کاغذ پر کیا تمہیں طلاق ہو گیا بیان فرمائیے کہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

**الجواب** — اللہم هذا اية الحق والصواب صورت مستفسر میں زندہ پر طلاق واقع ہو گئی۔ واختمه ورسوله اعلم دجل جلالہ وعلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بہ بدرالدین احمد رنوی من اہل ائمتہ دارالعلوم برادران شریف

**مسئلہ** — از محمد یوسف طرلا تحصیل نوگلہ بستی  
زید نے اپنی بیوی کے پاس سے ایک باغ لیا۔ اس طلاق دیتا ہوں۔ تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر زید اپنی بیوی کے ساتھ پھر رہنا چاہے تو کیا صورت ہوگی؟

**الجواب** — اللہم هذا اية الحق والصواب صورت مسئلہ میں زید کی بیوی ہر ایک طلاق رجعی واقع ہوئی اب اگر زید پھر اسی عورت کو دیکھنا چاہتا ہے تو عدت ختم ہونے سے پہلے رجعت کرے یعنی بغیر نکاح کے اس کے ساتھ رہے اور اگر عدت ختم ہوئی تو اب اس کے ساتھ پھر سے نئے ہر کے ساتھ نکاح کرے حلالہ کی کوئی ضرورت نہیں۔

بہ جلال الدین احمد لاہوری

**مسئلہ** — از غفور علی ساکن کٹری ضلع بستی  
بکرنے اپنی بیوی کے پاس سے یہ تحریر لکھی کہ اگر میں تم کو کسی قسم کی تکلیف دوں یعنی کھاسے اور کپڑے میں یا میرے ائمہ نامہ سردی کی شکایت پائی جاوے تو یہ اقرار نامہ نہ سمجھا جاوے بلکہ طلاق نامہ سمجھا جائے گا اس میں مجھے کوئی غلط نہیں ہے تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اگر ان شرطوں میں سے کوئی بھی شرط پائی جاوے تو کونسی طلاق پڑے گی؟

**الجواب** — اللہم هذا اية الحق والصواب یہ تحریر اگر میں تم کو کسی قسم کی تکلیف دوں — الی — تو یہ اقرار نامہ نہ سمجھا جاوے بلکہ طلاق نامہ سمجھا جائے گا۔ بیکار ہے امتیاز ہے قاتیہ میں ہے۔ ولو قال الزوج داده انکار او قال كرهه انکار لا جفع الطلاق وان دعوى كانه قال لجا بالعريده اسبى انك طالق وان قال ذلك لا جفع



فی البحران المراد الاكراه على التلظ بالطلاق فلو اكره على ان يكتب طلاق امراته فكتب  
لا تطلق لان الكتابة اقصت مقام العيان باعتبار الحاجة والحاجة هنا كذا في الخاتمة اه  
هذا ما عندى والعلم بالصواب عند الله تعالى ومن سوله عز اسمه وصى الله تعالى عليه وسلم  
ك جلال الدين احمد الامجدى . تبه

۳۴ ربيع الاول ۱۲۰۰ھ

**مسئلہ**۔ محمد شکیل احمد مدنا قادری  
تبدیل سے اپنی مدخولہ بیوی ہندہ کو عرصہ دو سال قبل تین طلاقیں زبانی دی تھی ہندہ کے پاس کوئی  
طلاق کی تحریر نہیں کیا زبانی طلاق معتبر ہوتی ہے۔ اب ایسی صورت میں کہا ہندہ دوسرے سے نکاح کر  
سکتی ہے یا نہیں؟ اب زیدہ تو تحریری طلاق دیتا ہے اور نہ لے جاتا ہے۔ اب ہندہ کیا کرے۔ قرآن و  
حدیث اور اجماع امت کا جو اصل راستہ ہے اس سے آگاہ فرما کر قوم کو رہنمائی کا راستہ دکھائیں تاکہ  
قوم اور خفاص کو ہندہ راہ راست پر گامزن رہے؟

**الجواب**۔ صورت مستفسرہ میں بروہدق مستثنیٰ زیدہ نے اگر واقعی تین  
طلاقیں زبانی دی ہیں اور اس بیوی ہندہ تبدل پر حرام ہوگئی وقوع طلاق کے لئے تحریر ضروری نہیں ہندہ  
عدت گزارنے کے بعد دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔ ہذا ما عندی والعلم عند الله تعالى  
ورسولہ الاحلی جبل جلالہ وصى الله تعالى عليه وسلم۔

ک جلال الدين احمد الامجدى . تبه

۱۸ من شوال المکرم ۱۳۹۸ھ

**مسئلہ**۔ از احمد علی انصاری خلد مومن پورہ غلیل آباد منغل بستی  
عرفن یہ ہے کہ کنیز محمد کے موقع پر دولہا کی اجازت سے اپنے بچے کی آئی اور دولہا بعد کے دوسرے  
دن کنیز کو ہانے آئے کنیز کے وارثین نے کہا۔ "آج رخصت نہیں کریں گے چونکہ شام ہوگئی ہے لہذا آج نہیں  
کل جائیے۔" بمعاملہ کچھ من و ما و کھاتہ اس سے کل کا وعدہ کیا گیا تاکہ کل دونوں کو سمجھا بچا کر رخصت کر دیا  
جاسے گا لیکن دولہا صاحب اسی بات کو لیکر اڑ گئے اور کہا بھینا ہوا بھی بیجو ورنہ طلاق لے لو کنیز کے وارثین  
نے دولہا کو سمجھانے کی کوشش کی لیکن ہر کوشش کے بغیر ہی کہتا رہا کہ بیوینا ہوا بھی بیجو ورنہ طلاق لے لو



میں طلاق دیتا ہوں میں طلاق دیتا ہوں۔ نیز ہندہ کو مطلقہ ہونے تقریباً آٹھ یا دس ماہ کے گزر رہا ہے۔ اب اتنے دنوں کے بعد دونوں میاں بیوی راضی و رضا مندرجہ جنسور دریافت یہ کرتا ہے کیا کوئی صورت ہے جس سے دوبارہ دونوں کا عقد ہو جائے۔ مع حوالہ قرآن و حدیث کے جواب جلدی اور سال گزرنے کی زحمت گوارہ فرماتیں اور مذکورہ بالا تحریر سے کون سی طلاق ہوئی۔ بیخدا انوجر وہاں شاہ اب

## الجواب

اب اگر ہندہ سے پہلے نکاح میں لانا چاہتا ہے تو اس کی صورت یہ ہے کہ عدت گذر جانے کے بعد دوسرے سے نکاح صحیح کرے۔ دوسرا شوہر اسے ہبستری کے بعد طلاق دے پھر دوبارہ عدت گذر کر زبیر سے نکاح کر سکتی ہے جیسا کہ بارہ دوم میں ہے۔ خانہ طلقہا فلا یخل نہا من بعد حتی تنکح نورا جلفیہ و دیکھا جوفی حدیث الشیخہ۔ اور اگر زبیر کی عدت نہیں گئی تو اس پر ایک طلاق بائن واقع ہوئی اس صورت میں بغیر عدت زبیر سے دوبارہ نکاح کر سکتی ہے۔ دایم ہو کہ طلاق ولی عورت اگر نا بالغہ یا آئندہ بی بی بچن سالہ ہو تو اس کی عدت تین ماہ ہے اور اگر بالغہ ہو تو اس کی عدت وضع محل ہے (دوسرے طلاق) اور اگر نا بالغہ آئندہ اور بالغہ ہو تو اس کی عدت تین مہینے ہے خواہ پیدائش تین ماہ یا تین سال یا اس سے زیادہ میں آئیں۔ یا کہ دوم میں ہے۔ والمختلف یخون حصن بانفسھن ثلثۃ قراہ۔ لہذا عوام میں جو شہرہ ہے کہ مطلقہ کی عدت تین مہینے تیرہ دن ہے غلط ہے۔ واللہ تعالیٰ وساموہ۔ والحق المصلح جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جلال الدین احمد الامجدی

۱۵ رجماد کی ملاوٹی ۱۳۸۹ھ

## مسئلہ

از محمد ابراہیم موضع بریتیاں پوسٹ دودھارا ضلع بستی

زبیر نے اپنی بیوی ہندہ کے پاس ایک نوہیجا جس میں لکھا ہوا تھا کہ اب محمد سے اور محمد سے کوئی مطلب نہیں آخر میں لکھا تھا کہ میں نے تجھے جواب دیا میں نے تجھے جواب دیا میں نے تجھے جواب دیا تو اس صورت میں ہندہ پر طلاق پڑیگی؟

بیخدا انوجر وہاں

## الجواب

بیک مد عورت پر تین طلاق یعنی طلاق مطلقہ پڑ گئی۔ اب اسی صورت میں ہندہ کو کام اجازت ہے کہ وہ دوسرے سے نکاح کر لے۔ بال اگر وہ اسی شوہر کے ساتھ رہنا چاہتا ہے تو دوسرے سے نکاح کرے اب وہ شوہر اس کو طلاق دے اب عورت عدت کا دن گذارنے کے بعد شوہر اول پر حلال ہو سکتی ہے ورنہ اور کوئی صورت نہیں میں نے تجھے جواب دیا اور میں نے تجھے طلاق دیا دونوں کا ایک ہی منہ ہوتا ہے۔ اور اگر



ہندہ غیر خود ہے تو اس کو صرف ایک طلاق بائن پڑے گی۔ لہذا ہندہ اگر نیک کے ساتھ رہنا چاہتی ہے تو صرف نکاح کرے گی  
اس سبب میں طلاق کی کوئی ضرورت نہیں اور نہ اس پر سختی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ رہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ رہے۔  
وہم اللہ شاکرین علیہ السلام

محمد سید احمد اعظم بدھوی

۱۲۱

## مسئلہ

ازدھان علی ورف بگو رہا ۹۰ میں گنج مکان ۱۲۱ کا پتہ

نیدہ ہندہ دونوں تہا نکاح میں رہے ہیں نیدہ نے کچھ کشیدگی کے باعث اپنی حکومت ہندہ کو تین بار کہا کہ میں نے  
تم کو طلاق دیا اور اس قسم کی تحریر بھی ہندی رسم لکھ دی اور وہ خود بھی لکھ لیا اور ہندہ کو دیا تو ہندہ نے اپنے سے انکار  
کیا تو نیدہ نے تحریر شدہ کا خد پھانڈیا اور بار بار چلا گیا۔ بعد کے ہندہ نے کا خد اٹھا کر جوڑا اور پڑھا تو اس میں بھی ایک بار لکھا تھا  
کہ میں خوشی سے طلاق دے رہا ہوں۔ اس کے بعد نیدہ نے اپنے رشتہ داروں سے جا کر کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو  
طلاق دے دی تو ان کو خد انداز نے ہندہ کے والدین سے جا کر کہا۔ چنانچہ والدین نے اپنی لڑکی ہندہ اپنے گھر سے گئے  
اب نیدہ کہتا ہے کہ میں نے طلاق دی ہی نہیں اور جو تحریر لکھی تھی اس سے بھی انکار کرتا ہے۔ ہندہ کہتی ہے کہ اس نے  
طلاق دی کے الفاظ کچھ اور تحریر بھی اس کی ہے۔ ایسی صورت میں دایا فت طلب امر یہ ہے کہ طلاق ہوئی یا نہیں؟  
اگر طلاق ہوئی تو رجعی یا بائن۔ یا مسئلہ جواب سے نونا جائے۔

## الجواب

اگر یہ بیان صرف عورت کا ہے کہ شوہر نے اس سے تین بار کہا کہ تم کو طلاق  
دی اور اس ہاتھ مرد و بیوی ایک مرد اور دو عورتیں مادل ثقہ گواہ نہیں ہیں اور شوہر انکار کرتا ہے تو طلاق ثابت نہ ہوگی  
اور تحریر سے بھی طلاق ثابت نہ ہوگی جب تک جہت شرعیہ قائم نہ ہو اور ان الفاظ علیہ السلام فلا یعتدوا فیما فیہما یضی  
بالجہۃ لا یجوز الاخذ البتہ من رشتہ داروں سے اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ان کی گواہیوں سے  
رجعی یا بائن یا خلفہ میان کے مطابق طلاق ثابت ہو جائے گی بشرطیکہ ان میں دو مادل اور ثقہ ہوں ورنہ نہیں پھر شوہر اگر  
انکار کرتا ہے تو اس سے طلاق ثابت ہونے کے بعد ملت اس کی بہت مان لی جائے کہ حدیث شرعیوں میں ہے البتہ علی المذہبی  
والیس من حق منکون شوہر اگر رجعی قسم کما جائے گا تو اس کا باطل اس کے اوپر ہو گا لیکن عورت اگر جاتی ہے کہ شوہر  
نے اس سے طلاق دی ہے تو میں طرح بھی ہو سکے روپیہ وغیرہ دے کر اس سے طلاق حاصل کرے اگر شوہر کسی  
طرح راضی نہ ہو تو اس سے دوسرے بھی اس کے ساتھ میاں بیوی جیسا برتاؤ نہ کرے اور نہ اس کے بعد کرے  
پراس سے راضی ہو ورنہ شوہر کے ساتھ وہی سختی کہہ کر سختی نہ لایا ہوگی۔ وہو حاکم

## مسئلہ از محمد شہر ریہ از ازار مطلق کوئلہ

نیک کا عقد بیک کی لڑکی مذہب کے ساتھ ہوا تھا طرفین کے ماہرین رضاش اور اتفاق ہو گئی اور وزن و زوجہ میں بھی اتفاق ہو گیا۔ کچھ عرصہ گزند جانے کے بعد وہ اپنی بیوی مذہب کو لے آیا بکرنے کہا مذہب تھا اسے گھر جانے کے لئے تیار نہیں ہے لہذا تم اسے طلاق دیدو۔ تو یہ دے کہا کہ میں طلاق نہیں دوں گا بلکہ اسے لے جاؤں گا بکرنے کہا اگر نہیں طلاق دو گے تو تمہیں مادوں کا اور گریبان پیکڑ کر مارنے کے لئے بھی آمادہ ہو گیا اور اس سے پہلے بیک کی والدہ ایک تحریری طلاق نامہ لکھا کر رکھے ہوئے تھی کہنے والا فاسق ملعن تھا اور اس پر غیر مسلم کی شہادت تھی تب بکرنے کہا کہ اس پر تم دستخط کرو تو یہ نے کہا کہ یہ طلاق نامہ ہے میں اس پر دستخط ہرگز نہیں کروں گا پھر بکرنے نے بھی کی تو یہ نے لڑکی وجہ سے اس پر دستخط کیا پھر بکرنے کہا کہ تم کو کہہ میں خدا اور رسول کے یہاں سے طلاق دیتا ہوں تو یہ نے اس جملے کے کہنے سے بھی صاف صاف انکار کیا مگر بکرنے نے کہا کہ تم کو زانیہ بھی کہتا ہوں گا۔ تو بکرنے نے قول بالا پر زید نے دھڑکتے ہوئے کہا اور بکرنے نے اس قول کا اس نے اقرار کر لیا تو ایسی صورت ہو جانے کے بعد اپنے گھر آکر زید کہتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دی ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ اس وقت لڑکی وجہ سے نہ سمجھ سکا کہ کیا کہتا ہوں تو ایسی صورت میں طلاق واقع ہوئی کہ نہیں ہا اگر واقع ہوئی تو کون سی ہے؟ رجمی ہا یا یا منفلتہ۔ بیوا تو حردا

## الجواب

زید نے دھڑکتے ہوئے "اگر ایسے لڑکیوں میں کہا کہ میں سے انکار سمجھا جائے گا تو صورت مستفسرہ میں صرف ایک طلاق رجعی واقع ہوئی اور اگر ایسے انداز میں کہا جس سے اقرار سمجھا جائے تو طلاق منفلتہ واقع ہوئی۔ بشرطیکہ صورت مدخلہ ہو اس لئے کہ نیاں سے کہنے میں انکارہ بشرطی کی صورت میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے جیسا کہ متور بلا بصار و در مختار میں ہے دفعہ طلاق فصل نمودج بالغ عاقل ولو مکسھا ۱۱۷۵

تعالیٰ اعلم بالصواب

## مسئلہ از شریف الدین و دہشیر الدین کباروں کا اڈا رائے بریلی

زید کی اپنی والدہ سے گھر بے عیال میں کافی بخت ہوتی رہی۔ محض یہ بخت زید اور اس کی بیوی سے تعلق رکھتی تھی زید کی والدہ نے جب زید کی بیوی کا نام لیا کہ تیری بیوی تو ایسی۔ اس اتنی بات میں زید نے سخت فتنے کی حالت

میں کہہ کہ بیوی اپنی ایسی کی تیسری میں گئی اور میں نے طلاق دی طلاق دی طلاق دی زید نے اس موقع پر بیوی کا نام نہیں لیا اور نہ ہی بیوی موقع پر موجود تھی۔ زید کی بیوی اپنے میکے میں تقریباً پندرہ یوم ہوئے گئی ہوئی ہے۔ لہذا ایسی صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

**الجواب** صورت مسئلہ میں اگر زید نے اپنی بیوی کا نام نہیں لیا مگر جب کہ اس نے یہ کہا کہ بیوی اپنی تیسری میں گئی اور میں نے طلاق دی تو قضاوت قنات طلاق کا حکم کریں گے اس لئے کہ قرینہ یہ ہے کہ اس نے اپنی بیوی ہی کو طلاق دی ہے۔ قنات کی رضویہ جلد پنجم ص ۷۷ میں ہے جوں لفظ زہمہ وجہ انصاف تھی باشد آنگاہ بنگند اگر اس باقرینہ باشد کہ باوراع ترارادۃ انصاف ست قنات حکم طلاق کنشہ نخلہ الی الاطاحہ وادشا بتونی انصافا شوا اور قصہ میں بھی طلاق واقع ہو جائے گی بلکہ اکثر طلاق قصہ ہی میں دی جاتی ہے البتہ اگر مشیت فیقہ حنفی حنفیہ اس حد کو پہنچ جائے کہ اس سے عقل نرامل ہو جائے خبر نہ رہے کہ کیا کہتا ہوں اور کیا زبان سے نکلتا ہے تو بیشک یہ صورت مندرجہ طلاق ہے اور اگر اس حالت کو نہ پہنچے تو صرف قصہ ہی ہونا شوہر کو مفید نہیں طلاق واقع ہو جائے گی۔ دعو تعلق اعلیٰ۔

جلال الدین صاحب محمدی  
۱۱۸۸ ھ ۱۲۰۰ ھ

**مسئلہ** از محمد سلیم بنی قادری مقام دیوبند دیوبند تحصیل بہتہ ضلع پلا سوہ داروہا زید نے ہندو سے شادی کیا کچھ دنوں کے بعد ان میں دو دونوں نے جھگڑا کیا زید نے ہندو کو اجابہ نہ دیا اس کے ایک گھر کو بل گئی پڑوس نے ہندو سے کہا تم اپنے شوہر سے طلاق لے لو میں تمہیں دوسری جگہ نکاح کرادوں گا اور ہندو کی ماں اور دادی اگر کہنے لگی تم اپنے شوہر سے طلاق لے کر نہ پاسے گھر چلو ان کی ضد میں اگر ہندو نے اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کیا اور شوہر نے بھی تین طلاقیں دیدیا اور بال سے نکل کر دوسری جگہ نکاح کیا کچھ دنوں بعد لڑکی باک زید کے پاس پہنچی اور کہنے لگی دو دنوں بغیر کسی اصلاح کے آپس میں مل کر ازدواجی زندگی گزارنے کے نکل میں اپنی بیوی کے اور بچہ لڑکی کاؤں میں مل کر رہنا چاہتے ہیں گاؤں والے ان کے اس ناجائز تعلقات پر گرفت کئے تو دونوں نے کہا شریعت کا جو حکم ہے اس پر ہم عمل کر کے رہنا چاہتے ہیں درخواست ہے کہ دونوں کے حلقوں حکم شرع کیا ہے اور کس طرح مل کر رہیں گے تفصیل بیان فرمائیں؟

**الجواب** صورت مسئلہ میں ان دونوں کے لئے شریعت مطہرہ کا یہ حکم ہے کہ نفرت ایک دوسرے سے ٹک ہو جائیں ہرگز نہ ایک دوسرے سے یہاں بیوی کا تعلق نہ رکھیں پھر عدت گزرنے کے بعد بھی

وقت طلاق وہ حاملہ تھی تو سچ پیدا ہونے کے بعد اور اگر حاملہ نہ تھی تو تین حیض آنے کے بعد دوسرے سے نکاح کر کے  
نواہتیں حیض تین ماہ یا تین سال یا اس سے زیادہ میں آئیں اور شوہر ثانی اس سے مہستری بھی کرے بعد طلاق دیکھ  
یا مہر ملے پھر عورت گناہ کر نیک کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے کما قالہ اللہ تعالیٰ فان طلقھا فلا تحل لہما من بعد حیضی  
تکلیفہ نہ وجاہت ہے۔ دھو تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد لاہوری

۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۹ھ

از مسیح محمد متینا بزرگ - ضلع بستی

مسئلہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دینی و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ عورت مرد ساتھ رہے تھے وہ دونوں نے  
جگہ ایک باہر رہنے اپنی عورت کو تین بار سے زیادہ کہا کہ میں نے تجھے طلاق دی "پھر اس کے بعد مرد اسی عورت کو دیکھے  
ہوئے سے اس کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب

مرد عورت پر لازم ہے کہ فوراً ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں اور دونوں  
علامہ توبہ و استغفار کریں اگر مرد پھر اس عورت کو رکھنا چاہتا ہے تو بعد طلاق اس سے نکاح کرے قال اللہ تعالیٰ فان  
طلقھا فلا تحل لہما من بعد حیضی تکلیفہ نہ وجاہت ہے۔ اور اگر بغیر طلاق دیکھے تو مہسلمان اس کا بائیکاٹ کریں ورنہ  
وہ بھی گنہگار ہوں گے۔ دھو تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد لاہوری

۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۹ھ

از مسیح محمد متینا بزرگ - ضلع بستی

مسئلہ

ہمارے بھائی چھ سال ہو گیا داماد کی خیرانی کی وجہ سے گھر چھوڑ کر نکل گئے کچھ دن کے بعد پھر گھر آئے۔ دو چار  
لفظ ادھر ادھر رہے ہیں پھر ملے جاتے ہیں ان کو کڑی کام ہے۔ بات چیت سے پتہ چلتا ہے کہ داماد نہیں تعلق ہے  
ان کی بیوی کہتی ہے کہ جو وہ کہتے ہیں کہ ہم سے گھر سے کوئی واسطہ نہیں ہے دو چار آدمی بلا کر ان کے سامنے طلاق  
دے دی ہے بیوی نوجوان ہے ایک لڑکا ایک لڑکی ہے دوسری شادی کرنا چاہتی ہے ایسی حالت میں شرعاً کیا  
حکم دیتی ہے؟

الجواب

آپ کے بھائی نے جن لوگوں کے سامنے طلاق دی ہے اگر وہ لوگ طلاق کا  
دیباہوش و خواہش کی دوسری میں یقینی طور پر سمجھتے ہیں تو طلاق واقع ہو گئی۔ اس کی بیوی عت گناہ کر دوسرے  
سے نکاح کر سکتی ہے ورنہ نہیں۔ واللہ اعلم جل جلالہ وعلیہ الصلوٰۃ

تعالیٰ علیہ وسلم

جلال الدین احمد امجدی  
ہر وجہ المرجب ۱۲۸۱ھ

## مسئلہ

از حاجی مشوق علی شہر انعم گڑھ

ایک شخص نے شرب کے نشہ کی حالت میں اپنی بیوی سے کہا کہ ہاتھ کو طلاق دیا ہاں کہ طلاق دینا ہی جملہ پانچ  
چہرہ کہانہ تم ہو نہ اس شخص نے بتایا کہ میں نے کئی بار طلاق دیا ہے مگر تھرا دیا نہیں اور طلاق دینے کی نیت  
میں نہیں تھی حیانت طلب امر ہے کہ اس صورت میں شخص مذکور کی بیوی پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ یہ سب متوجہ  
الجواب صورت مستوفی میں شخص مذکور کی بیوی پر طلاق واقع ہو گئی نفاذی مالگیری

بلداول مسئلہ میں ہے خلائی الحکم اس واقعہ اس کے منہ سے انکار الالبیذ حوید حسب اصحابنا دھجہ اندہ متنا  
مذاہبی الجہد۔ یعنی اگر کسی نے شرب یا نیند کے نشہ کی حالت میں طلاق دی تو ہمارے اکثر کرام کے نزدیک طلاق بڑ  
جائے گی میرا ہی حید میں ہے اور پھر جو حکم پانچ چھ بار طلاق دی تو اگر وہ صورت شخص مذکور کی مذکور ہے تو طلاق  
منقطع واقع ہوئی ورنہ ایک بائن اور مذکورہ بالا الفاظ سے طلاق پڑنے کے لئے نیت کی حاجت نہیں رہی صریح  
والصریح مستغن عن النیۃ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد امجدی

## مسئلہ

از سہیل محمد مقام پورندہ پور ضلع گوردھپور

نہینے قصہ کی حالت میں اپنی بیوی سے کہا میں تم کو نہیں رکھوں گا بلکہ کئی بار یہ کہا کہ میں تم کو طلاق دے دوں گا  
اور کہا خدا کی قسم اپنی لڑکی کو رکھوں گا مگر تم کو نہیں رکھوں گا تو اس صورت میں طلاق پڑی یا نہیں؟ یہ نیا مسئلہ ہے  
بعد اپنی اس بیوی کو رکھنے ہوئے ہے۔

## الجواب

نہین کی بیوی پر طلاق نہیں واقع ہوئی لیکن چونکہ قسم کمانے کے بعد اپنی  
اس بیوی کو رکھنا اس نے زہر پر قسم کا لہا وہا جب ہم قسم کا لہا ہے کہ اس سکینوں کو وہ لوں وقت پہنچا ہر  
کہا تھا کہ میں اس سکینوں کو کچھ نہیں سناؤں اور اگر ان میں سے کسی ایک کی استطاعت نہ ہو تو کائنات مجھ پر ہے دہے  
میں رونے لگے پادہ رکھوں اول میں ہے لا یدخلکم اللہ بالمغنی ایما تکمہ کون یذاخذکم باعدتہ  
الایمان فکما ماتہ اطعام غشہ تہساکین من اوسطا تطعون اھلکم وکسوحتہا و تخویہ قبیۃ  
لہم لہم یجوز فصیام فی ذلک ایام ط اور نفاذی مالگیری بلداول مسئلہ میں ہے خان لہ یذہن علی احدہما

الثلثة صام ثلثة ايام متتابعات اور زید کا یہ کہنا کہ میں اپنی لڑکی کو رکھوں گا (معاذ اللہ) گناہ سخت گناہ ہے زید اس بات سے ملانہ تو بہ کرے واللہ تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد امجدی

**مسئلہ** از بہار الدین مقام نرائن پور ضلع فیض آباد

زید نے اپنی بیوی کے بارے میں ایک کارڈ پر طلاق لکھوا کر ہوش و حواس کی دھمکی میں اس پر دست کیا اور دو گواہوں نے بھی دستخط کئے زید کی ماں کو اس بات کا علم ہوا تو وہ زید پر ناراض ہوئی تو اس نے کارڈ کو ہالے دیا اور کہتا ہے طلاق نہیں پڑی تو اس صورت میں زید کی بیوی پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں ؟ بیخود وجود

**الجواب** صورت مستفسر میں زید کی بیوی پر طلاق واقع ہو گئی رد المحتار جلد دوم ص ۳۳۳

بہرہے لوفال للکاتب مکتب طلاق مسرقی حان اقراس ابی الطلاق واللہ تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد امجدی

**مسئلہ** از منشی حبیب الحسن مدنی نواب جوت پوسٹ چروہر گوٹہ

شوہر نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی ہے اس نے گوٹہ کورٹ سے طلاق حاصل کی ہے تو اس عورت کو دوسرا نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

**الجواب** کورٹ کی طلاق سے عورت کو دوسرا نکاح کرنا حرام ہے ہرگز جائز نہیں کہ طلاق دینے کا اختیار شوہر کو ہے نہ کہ کورٹ کو۔ حدیث شریف میں ہے: الطلاق لمن اخذ بالاساق وهو تعالیٰ اعلم بالصواب

جلال الدین احمد امجدی

۳۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۱۴ھ

**مسئلہ** از محمد مسلم قادری مدرسہ اہلسنت فیض العلوم علیہ مقام دیوٹھ ہونان گج باراتی

بکر اپنے بیوی اور اپنے بچوں کو چھوڑ کر کلکتہ چلا گیا کئی حاصل کرنے کے لئے بکر کلکتہ سے غالباً ڈیڑھ سال کے بعد اسی درمیان میں اس کی بیوی ہندہ کو ناجائز حمل ہو گیا اور اس کے قبل بھی شادی کے بعد تین ناجائز حمل لوگوں کے جانکاری میں نازل ہوا ایک تو بچہ پیدا ہو گیا تھا اور اب کی باری بھی بچہ پیدا ہو گیا ہے اس کا شوہر بکر کلکتہ سے آیا ہوا ہے وہ کہتا ہے کہ میرا رکھوں گا تو کہتے کی کیا صورت ہے ؟ اور بکر کا والد کہتا ہے کہ ہم ہرگز ایسے شخص کو

گھر میں رہے نہیں دیں گے اگر تم کو نکاح ہے تو میرے گھر سے لے کر نکاح ہواؤ ایک بار ہوا نکاح کا کام کرنے  
 گیا ہے مگر یہ ہمارے اولاد ہوتے ہوئے غلط کام ایسے شخص کے ہاتھ سے کیا جاتا درست نہیں ہے تو بچہ کے والد  
 کا کیا کیا کہاں تک جائز اور درست ہے والد کو وہ معاملہ میں بکرمے لانا ان والے باطل ٹالنا ہے **صلی اللہ علیہ وسلم**  
 اور مرد و عورت ہر دوسرے کے خاندان والے یعنی چچا اور چچا زاد بھائی وغیرہ کے بیوی کو جو پہلے اور دوسرے  
 چچا یا یا تھا زبردستی بکرمے والد سے والد کے گھر میں کر دیتے ہیں اب والد گھر کو چھوڑے ہوئے ہے کہا جاتا ہے  
 دوسرے کے وہاں کہا جاتا ہے ایسی حالت میں صاف اور صریح فیصلہ عطا فرمائیں اور کون کون کس پر کیوں  
 گرفتار ہے ؟

**الجواب** ہندو سے گھر واقعی زنا سرزد ہوا تو اسی صورت کو طلاق دیدینا بہتر ہے  
 مگر ضروری نہیں کہ شوہر اگر اسے طلاق نہ دینا چاہے تو طلاق نہ دینے کے سبب وہ گنہگار نہیں ہوگا صورت کو  
 علانیہ تو بہرہ و استغناء کر لیا جائے اسے پابندی کے ساتھ مانا نہ رکھنے کی تاکید کی جائے غیر مردوں سے میل جول رکھنے  
 اور ان سے بات بہت کرنے سے سختی کے ساتھ روکا جائے قرآن خوانی اور سیلاب و شریف کرنے وغیرہ وسایکین کو  
 کہا نا کھلانے اور مسجد میں لوگوں کو چٹائی نہ کھنے کی تلقین کی جائے پھر اس کے بعد اگر بکرہ کا باپ اس صورت کا کیا ہوا  
 کھائے تو شرعاً اس پر کوئی حواغذہ نہ ہوگا اور جن لوگوں نے ہندو کی ناجائز حمایت کی ہے ان سب کو بھی علانیہ  
 تو بہرہ و استغناء کر لیا جائے۔ وہ تو تعلق اعلیٰ علیہ بالصواب

جلال الدین احمد الاجیری  
 ۱۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۸ھ

**مسئلہ** اگر محمد یوسف ہستیال پوسٹ چوک کوٹاہ ضلع بستی  
 ندی کی لڑکی کی شادی خالہ کے ساتھ ہوئی تھی لڑکے کی عمر قریب ساٹھ سال تھی پھر شمال کی عورت لڑکے  
 کے غم سے لڑکے سے طلاق لے لی اور لڑکی کی شادی دوسری جگہ کر دی اب دریافت طلب یہ ہے کہ لڑکی  
 کی دوسری شادی عند الشرع درست ہے یا نہیں اور پہلے شوہر کے پاس جانے کی کیا سبب ہے ؟

**الجواب** اللہم وحدہ فیہ المصنوع والصواب صورت مسئلہ خالہ جو نکٹیلانہ  
 ہے اس نے اس کی طلاق عند الشرع نافذ نہ ہوئی۔ اور نہ لڑکی کی دوسری شادی عند الشرع صحیح ہے لڑکی  
 بدستور سابق اپنے پہلے شوہر کے نکاح میں باقی ہے اور وہ جب پہلے خالہ کے پاس جاسکتی ہے بہار شریعت  
 میں ہے کہ طلاق کے شرط یہ ہے کہ شوہر حاضراً یا غایب ہو۔ نابالغ یا مجنون نہ خود طلاق دے سکتا ہے نہ کسی

طرف سے اس کا کوئی ولی۔ ہذا ما ظہری والحدہ عند اللہ ورسولہ

محمد الیاس خاں سالک بادی بکوی  
۱۰ رذ القعدہ ۱۳۴۳ھ

مسئلہ از ماشق علی مقام دو سوٹ روپ محمد ہشتی

مہدی حسن نے اپنی مدخولہ بیوی کے پاس سے میں مندرجہ ذیل تحریر لکھ کر اپنے خسر ولی دن کے نام رجسٹری کی جناب مہدی حسن کی طرف سے جمعرات النساء کو چھاری مرتبہ کے خلاف کہنے کی وجہ سے مجھے ان کو طلاق دیا طلاق دیا طلاق دیا یہ مدخلہ مہدی حسن دریافت یہ کرتا ہے کہ اس تحریر سے طلاق پڑی یا نہیں؟ اگر طلاق پڑ گئی اور مہدی حسن پھر اس دعوت کو رکھنا چاہے اس کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب تحریر مذکور منکر واقعی مہدی حسن نے لکھی ہے تو اس کی بیوی پر طلاق مغلطہ واقع ہو گئی مہدی حسن تو یہ کہے کہ بیک وقت تین طلاق دینا گناہ سے مہدی حسن پھر اسی دعوت کو رکھنا چاہے تو طلاق کا تاثر ہے گو یہ دعوت گنہگار کے بعد دعوت دوسرے سے نکاح منع کرے وہ شخص اس کے ساتھ بہتر کیسے پھر رہائے یا طلاق دے تو دوبارہ دعوت گنہگار کے بعد مہدی حسن اس سے نکاح کر سکتا ہے۔ سفاح حدیث ج۱ ص ۱۱۰

دھو تھائی ورسولہ الا علی وعلیہ بالصواب  
جلال الدین احمد لالہ بادی  
۳۱ ربیع الثانی ۱۳۴۳ھ

مسئلہ از عبد الغفور نسیمی کھر گور ضلع گونڈہ

شوہر اگر طلاق نہ دے اور لڑکی کے اس باپ کچھری سے طلاق نامہ لکھوا لیں تو وہ طلاق قابل قبول ہے یا نہیں؟

بیوقوف اور حودا  
الجواب کسی کی بیوی کے لئے کچھری کے حکام کی طلاق ہرگز قابل قبول نہیں کہ طلاق دینے کا اختیار شوہر کو ہے نہ کہ حکام کو حدیث شریف میں ہے العلقاق لمن اخذہا بالنساق۔ ہذا ما عندی و حدو  
جلال الدین احمد لالہ بادی  
۱۰ رذ القعدہ ۱۳۴۳ھ

مسئلہ از محمد اسماعیل دمنوی مدد سر مشقت العلویہ لکھے ڈیہہ پوسٹ چم دیور گونڈہ  
بکر کی شادی ہوئی مہندہ کے ساتھ اور مہندہ ابھی غیر مدخولہ تھی کہ بکر نے طلاق دے دی پھر مہندہ راہنی ہو گئی کہ





کرتی تھی بلکہ نہ یہ کہ بھی تا فراموشی وہ یہ کہ ایک مرتبہ ریحتم کی بیماری میں اس طرح مبتلا ہو گیا کہ چار یا آدھے کوئی  
 اٹھا کر میٹا لٹا کر باکرہ بیٹھا یا آٹھا حتیٰ کہ بیٹے کی کوئی امید نہ رہ گئی تھی ایسے عالم میں بھی ہندہ نے ہندہ کے پاس آٹھنا سب  
 نہیں سمجھتی تھی والدین رات بھر شرب پروردگار کے سینکائی اور دیکھ بھال کیا کرتے تھے اور ہندہ کو بھی تو معلوم ہوتا تھا کہ  
 میرے کسی نے سکھایا ہو کہ اس کے قریب مت جانا چنانچہ جب زید چند روز کے بعد کچھ صحت مند ہوا تو ہندہ کے  
 پاس جا کر ایک بات کی تحقیق کرنے لگا تو وہ بتانے سے انکار کرتی تھی چنانچہ زید نے پیٹھے میں آکر ہندہ کو مار دیا اور  
 کوئی نہ زیادہ مارا بھی نہیں اس پر ہندہ پوری رات روتی رہی اور ہفتوں تک ہندہ نے زید سے بات چیت کرنا ترک  
 رکھا چنانچہ ایک روز زید کی بھابی نے ہندہ سے کہا کہ ہا کران سے معافی مانگ لہ تو ہندہ نے کہا کہ گر ان کو سنا میں شرم  
 خیز ہوگی تو وہ اگر مجھ سے بولیں گے اب زید سے آنا سنا تو اور بھی زیادہ غصہ لگاؤ راہی فکسے کہ عالم میں اس نے  
 ہندہ کو بیک وقت تین طلاقیں دیدیا۔ سوچا کہ میری وجہ سے میرے والدین مجھ سے ناراض ہو جائیں گے تو جب  
 والدین ناراض ہو جائیں گے تو دنیا بھی خراب اور مٹنی بھی خراب میری رائے تو تھی ہی میرے والدین کی بھی میری مرضی  
 تھی کہ ہندہ کو طلاق دیدو چنانچہ زید نے ایسا کام تمام کر دیا بات ختم۔ اب دوسری بات یہ بھی ہے کہ جب اس کے  
 پاس سے میں فیصلہ ہوا تو گاؤں کے ایک مولانا صاحب تھے ان لوگوں نے بلوایا تو مولانا صاحب کہنے لگے کہ لڑکا بچا ہے  
 ہزار غلطی کرے مگر پھر بھی وہ طلاق کے لائق نہیں ہے مولانا صاحب نہانی دلیل پیش کرنے لگے کہ میں اس بات کو مصطفیٰ  
 کے سامنے کہہ سکتا ہوں۔ اور ہندہ کے اندر یہ بھی صفت تھی کہ ایک دم یا بل دوران پڑھتی نماز پڑھنے کا طریقہ  
 معلوم نہیں تھا تو زید نے سوچا کہ اس کو کوہراگم اتنا تو پڑھا دیں کہ نماز پڑھ سکے اور کچھ دن تک پڑھایا بھی بخدا وہی قاعدہ  
 ختم ہونے والا تھا مگر جب زید نے دیکھا کہ مکر و فریب اور دغا بازی میں لگ گئی تو سوچا کہ اب نہیں پڑھو پائے گی  
 اور نماز میرے ذمے ہو جائے گی اس طرح کی تمام باتیں ہیں تو بیان فرمائیں کہ اب اس حال میں طلاق دینا کیسا  
 ہے؟ اور جو یہ کہنے کہ لڑکی چاہے ہزار بار غلطی کرے مگر وہ طلاق کے لائق نہیں ہے اور دلیل پیش کرے کہ اس  
 بات کو مصطفیٰ کے سامنے کہہ سکتا ہوں اس پر کیا حکم ہے اور وہ کیا ہے اور ایسا کام کرنے سے جو حضرت علیؑ  
 ہو جائیں وہ کیسے جس مدخل تحریر فرمائیں؟

**الجواب** ہندہ کے بارے میں جو باتیں سوال میں درج ہیں اگر صحیح ہیں تو بیگ

ہندہ اپنے شوہر زید اور اس کے والدین کو بیزار دینے والی تھی اور لائق طلاق تھی طلاق دینے کے سبب نہ یہ شخص لائق  
 نہ ہو لہذا جو شخص یہ کہتا ہے کہ لڑکی ہزار بار غلطی کرے مگر وہ لائق طلاق نہیں اور جو لوگ ایسی نافرمان عورت کو

طلاق دینے کے سبب مخالف ہو گئے وہ سب غلطی پر ہیں بہار شریعت میں ہے کہ عورت شوہر کو یا اوروں کو ایذا  
 دیتی ہو تو طلاق دینا مستحب ہے البتہ ایک وقت میں طلاق واقع کر دینے کے سبب زیادہ گنہگار و زیادہ  
 توبہ کرے۔ خدا لعنہ علیہ والعنہ الحق عند اللہ تعالیٰ  
 بلال الدین احمد لاہوری تہ

۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۲۹۹ھ

## مسئلہ

از مولانا محمد مصطفیٰ صاحب رضوی جامعہ اسلامیہ سید العلوم دہری ٹیکہ بہرائچ درپوئی  
 فیہ لڑکی لڑکے کی شادی ایک جگہ کرنا چاہتا تھا مگر خیر خواہوں کی وجہ سے اس کی شادی الگ کر دی گئی۔ چونکہ  
 لڑکے کے والدین کا انتقال ہو گیا تھا۔ لڑکے کے ذمہ وہ اس کے چچا و خیموں تھے۔ عقد کے وقت چائین میں نہلاؤ وغیرہ  
 کے مشق کچھ تھیں۔ چوتیس کے لڑکے کو پتہ نہیں چلے یا نہ۔ اس کے چچا و خیموں اس لڑکی کو تنگ کر دیں۔ پھر اس کا چچا  
 مال کون ہو گا۔ لہذا طے پایا کہ ایک کاغذ پر یہ لوگ لکھ دیں کہ اگر ان لوگوں نے لڑکی یا اس کے شوہر کو پریشان کیا تو لڑکی  
 اپنے بیکے میں بیٹھ کر اپنا کانا ٹاپ کر لے سکتی ہے۔ اس پر لڑکے والوں نے کہا کہ اس مضمون کا جو چاہو ہو کہ وہ ہم لوگ اس  
 پر تیار ہیں کہ لڑکے کے حصے کے متعلق جو چاہو کھو الو۔ پھر لوگوں نے کہا کہ کاغذ پر دستخط کرو بعد میں مضمون لکھ دیا جائے گا  
 ایک سادہ کاغذ پر اس کے چچا

ایمان لے کر دستخط کر دینے کاغذ پر لڑکی اپنے سر پر لگی چند باتیں لکھی۔ پھر کہہ کر فون ہند میں لڑکی کا ایک بھائی چلا  
 جاساں نے کاغذ پر بعد میں اس طرح مضمون لکھ لیا کہ لڑکے نے طلاق کا مالک بھی لڑکی کو بنایا تھا کہ جب لڑکی چلے  
 گی طلاق لے لے گی۔ دونوں گھر وں میں جھگڑا ہو گیا خانہ لاں میں کچھ لوگ آپس میں لڑ گئے۔ کچھ نے کہا جیسا پڑھے گا  
 کہے گا کہ نہیں جیسا چاہے گا پھر یہ ہوا کہ دونوں چاہنے سے سامان کی دہی ہو جائے اور شریعت کے مطابق طلاق  
 ہو جائے۔ مگر لڑکی کے بھائی و خیموں نے کہا کہ نہ لڑ رہیں ہو گیا۔ اور طلاق کی ضرورت نہیں ہے طلاق اسی کاغذ پر لکھ  
 دی گئی اسی پر لے کر خط کے مطابق۔ اور پچیس کے عدالت سے طلاق لے کر لڑکی کی شادی دوسری جگہ کر دی اب پورے  
 ملاقاتیں رواج بن گیا ہے کہ مولانا صاحب نے عدالت سے طلاق لے کر الگ نکاح کر دیا ہے لہذا ہم لوگ بھی کر رہے  
 اور انھیں کو دیکھ کر دوسری واقعات اور چوتھے میں لہذا اور لڑکے کے وارثان و گواہان قسم کھاتے ہیں کہ طلاق وغیرہ  
 کی کوئی بات ہی نہیں ہوتی تھی اور نہ موجود لوگوں میں سے اور کوئی کتاب ہے لہذا اس کا جواب مفصل تحریر کیا جائے۔  
 تاکہ لوگوں کو اطمینان ہو جائے اور یہ رواج ختم ہو کہ جو چاہے اپنی لڑکی کا عقد عدالت سے طلاق لے کر الگ کر دے۔  
 اور میں لوگوں نے اس مضمون بتائے اور اس لڑکی کا الگ مقدمہ کرنے میں حصہ لیا ہے ان کے بارے میں کیا

حکم ہے؟

## الجواب

اگر یہ بات صحیح ہے کہ لڑکے نے لڑکی کو طلاق کا مالک نہیں بنایا تھا تو اس کے بھائی کے نکاح دینے سے لڑکی اپنے اوپر طلاق نہیں واقع کر سکتی اگرچہ شوہر کے بھائی وغیرہ نے لڑکی کو طلاق کا مالک بنا بھی دیا ہوگا مگر جب نابالغ ہو اس صورت میں بھی ولی طلاق کا مالک نہیں ہوتا اور پھر جی سے طلاق لینا بے کار ہے۔ عندئذ شروع ہرگز مستبر نہیں کہ طلاق کا اختیار شوہر کو ہے نہ کہ پھر جی کو حدیث شریف میں ہے: الطلاق لمن اخذ به الصالح لہذا مولوی نے پھر جی سے طلاق لے کر اپنی بہن کی شادی دوسری جگہ کر دی تو اس نے اپنی بہن کو حرام کاری و فحاشی کے لئے دیا الحیاء باللہ تعالیٰ۔ اور اس مولوی کی اتباع میں پھر جی سے طلاق لے کر دوسری جگہ شادیاں کر کے والے نکاح خواہ، گواہ اور میاں بیوی بننے والے سب کے سب سخت گنہگار ہیں اور سب کے برابر اس برائی کا دروازہ کھولنے والا مولوی تنہا گنہگار ہے حدیث شریف میں ہے: من سن فی الاسلام سنة سيئة كان عليه و نہ دھا و نہ درمن عمل بها من جحدہ من غیوان ینقص من او امرہ ۱۱۱ حدیثی یعنی جو شخص کہ مذہب اسلام میں کسی برے طریقہ کو رائج کرے گا تو اس پر اس کے رائج کرنے کا بھی گناہ ہوگا اور ان لوگوں کے مل کر گناہ بھی گناہ ہوگا جو اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کرتے رہیں گے اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی نہ ہوگی (و سلم شریف) لہذا مولوی مذکور پر لازم ہے کہ وہ اپنی بہن کو واپس لا کر یا تو اس کے شوہر اول کے پاس بھیجے اور یا تو باقاعدہ طلاق لے کر شرعی طریقہ سے دوسری جگہ شادی کرے اور پھر جی کی طلاق کے باطل ہونے کا اعلان عام کرے۔ اور مولوی خود بھی بے جا گرفتار نہ بنے والے ہیں اور جو لوگ اس میں کسی طرح حصہ لینے والے ہیں سب ملانہ تو بہ و استغفار کریں۔ اگر وہ لوگ ایمانہ کریں تو سب مسلمان ان کا ایک کٹ کریں ورنہ وہ بھی گنہگار ہوں گے قال اللہ تعالیٰ ولھابی سلف الشیخین فلا تعد بعد الذنوبی مع القوم الظالمین (دیکھ ع ۱۳) و هو تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد امجدی  
۱۳ رذی القعدہ ۱۳۱۴ھ

## مسئلہ

از قسیم النصار ہولنا پور قاضی

میرا شوہر دولت علی ولد جان محمد شرابی ہے نشہ کی حالت میں دو دو تین تین یوم تک پڑا ہوتا ہے اور شراب پینے سے روکنے پر اتنا بیٹا ہے اور بہت سخت اذیت دیتا ہے میرا تہ جیکو کہ بار بار گھر سے نکال دیتا ہے اور بار بار کہتا ہے کہ جا میں نے تجھے طلاق دیدیا۔ جب کئی مرتبہ ایسا کریگا اور میں اپنی جگہ پر اس کی بی تو آخر مرتبہ اس نے مجھے پھر

گھر سے نکال باہر کر دیا اور خود گھر کا دروازہ بند کر کے کسی دوسری جگہ چلا گیا۔ پانچ یوم تک میں ایک نوب صاحب کے پاس رہی۔ انھوں نے مجھے اپنے کرایے سے سیکم ہونچا دیا۔ میں نے ددگوہوں کے مسئلے تکلف بیان دیا۔ اذوائے شرع کا حکم ہوتا ہے؟ آیا حجب پر طلاق پڑی یا نہیں؟ حکم شرع صاف صاف تو تحریر فرمائیں میں مہربانی ہوگی۔

**الجواب** صورت مستند میں اگر کوئی دولتی دولت علیہ لاپی بیوی کو طلاق دیکے ہے اگرچہ طلاق کے نشہ میں دی ہے تو طلاق واقع ہوگئی جیسا کہ فتاویٰ مالگیری جلد اول مصری جلد ۳۳ میں ہے ملائی، انکسائی، واقعہ انکسائی، من الطہر، والشیئہ، وھو مذہب اصحابنا سرحدہم اللہ تعالیٰ کذا فی المھیط۔ دھو سجدہ، ودفعتانی

جلال الدین احمد الامجدی  
۳۰ ر شوال ۱۳۸۹ھ

**مسئلہ** از عمر تیس ساکن کتیا۔ شاہ پود منسلح بتی

زیادہ پانی بیوی ہندہ کو عرصہ آٹھ سال سے چھوڑے ہوئے ہے۔ مدد پر اختلاف کے بعد ہندہ نے اپنے کسی عزیز رشتہ دار کو زید کے پاس بیجا۔ زید نے ساری باتوں کے جواب میں یہ کہا کہ میں اس کو نہیں رکھوں گا بلکہ تین مرتبہ بھی حمل کیا تا اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہوگئی یا نہیں؟ اگر واقع ہوگئی تو ہندہ شرعاً دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟

**الجواب** بیوی کے پاس سے یہ کہنا کہ میں اس کو نہیں رکھوں گا اس حمل سے طلاق نہیں پڑتی۔ لہذا صورت مستند میں زید کی بیوی ہندہ پر طلاق نہیں واقع ہوئی۔ اور طلاق یا شوہر کی موت کے بغیر ہندہ کا دوسرا نکاح جائز نہیں۔ دھو تعالیٰ اعلم بالصواب۔  
جلال الدین احمد الامجدی  
۱۰ مارچ ۱۳۹۰ھ

**مسئلہ** انبارون رشتہ پر فی تحصیل خاص منسلح بتی

ہمارے بھائی محمد اسلام کو جب فصد چڑھتا ہے تو جنونی کیفیت طاری ہو جاتی ہے ایک دن اس کو اسی قسم کا فصد ہوا تو انھوں نے اپنی مدخولہ بیوی کو بہت مارا اور پھر کئی بار کہا کہ جا ہم تم کو طلاق دیتے ہیں۔ جب فصد اترتا تو دیتے ہیں، تو یہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم سے غصہ ہو گیا۔ سوال یہ ہے کہ اس حالت میں ان کی بیوی پر طلاق پڑی یا نہیں؟ اگر اس بیوی کو محمد اسلام پھر رکھنا چاہیں تو کیا صورت ہوگی؟ بیسوا انھو جدوا  
**الجواب** اگر فصد اس حد تک پہنچ گیا تھا کہ قتل زائل ہوگئی تھی اور محمد اسلام کو پھر

نہیں تھی کہ میں کیا کہتا ہوں اور زبان سے کیا نکلا ہے تو اس صورت میں طلاق نہیں بڑی۔ اور اگر یہ حالت حسین پیدا ہوئی تھی تو طلاق متعلقہ پڑ گئی کہ غصہ میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے بلکہ اکثر طلاق غصہ میں ہی دی جاتی ہے۔ اور محمد اسلام کی اس بات سے کہ میں ہم سے قلعہ ہو گیا، ظاہر یہی ہے کہ ہوش و حواس کی درستگی میں طلاق دی ہے لہذا اس صورت میں بغیر طلاق عدوت مذکورہ محمد اسلام کے لئے طلال نہیں تھا، اللہ تعالیٰ فان، ملکہ افلاخ، لہذا من بعد حتی تنکح نہ وجانبہ (دہ ۱۳۷) طلاق کی صورت یہ ہے کہ عدت گزرنے کے بعد عدوت دوسرے سے نکاح صحیح کرے۔ دوسرا شوہر اس کے ساتھ کہے کہ ایک بار بہتری کرے پھر دہر جائے یا طلاق دیے تو عدوت دوبارہ عدت گزرنے کے بعد پھر محمد اسلام سے نکاح کر سکتی ہے۔ اگر دوسرے شوہر نے بغیر بہتری طلاق دیدی تو محمد اسلام سے وہ دوبارہ نکاح نہیں کر سکتی کہما فی حدیث العمیلة۔ خذ اما عندی والعلم بالحق عند اللہ تعالیٰ و رسولہ جل جلالہ و علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بلال الدین احمد الامجدی

۱۱ صفر المظفر ۱۲۰۲ھ

مسئلہ از سماء امیر و بیگم مقام و پست صمدہ گوشتاں گنج ضلع فیض آباد

میری شادی محمد شیم ولد غا حسن کے ساتھ عرصہ سات سال پہلے ہوئی تھی اور رضعتی بھی ہو گئی تھی۔ میں تین سال تک ان کے گھر آتی رہی اسی دوران ایک لڑکا جس کا نام محمد شیم نام ہے پیدا ہوا۔ جب محمد شیم مذکور میرے بطن میں تھا میرے شوہر نے مجھ کو میرے یہ کہہ بیچ دیا۔ بچہ کی پیدائش کے بعد محمد شیم نہیں آیا۔ قریب ایک سال سے زیادہ ہوا پھر میرے تین چار دن قبل میرا شوہر میرے میکنا یا اور دو والدہ پر کھڑا ہو کر مجھ سے چاندنی سونے کی جو میرے برقت شادی دی تھی وہی مانگا۔ میرے یہ کہنے پر کہ جب میرے بڑے باپ آئیں گے تب دی جائے گی اس نے بلند آواز سے تین بار مجھے طلاق دیدی اور چلا گیا۔ اور اس کے بعد سے نہیں آیا۔ کیا مذکورہ حالت میں طلاق بائن واقع ہو گئی اور میں دوسرا نکاح کر سکتی ہوں؟

الحواب اگر واقعی محمد شیم تین طلاق دی ہے تو صورت متولہ میں طلاق

مخلطہ واقع ہو گئی۔ البتہ شوہر ایک وقت تین طلاق واقع کہنے کے سبب گنہگار ہوا تو یہ کہے۔ عدوت عدت گنہگار کے بعد کسی دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔ وهو تعالیٰ اعلم بالصواب۔

بلال الدین احمد الامجدی

۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۲۰۲ھ

**مسئلہ** از ابراہیم حوضی مقام و پوسٹ جنابا زادہ منیع بہرائچ شریف (دہلی)۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم السلام علیکم۔ عرض رہا ہے کہ زید نے نہایت ہی غصہ کی حالت میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ طلاق ایک ہی واقع ہوئی یا کہ تینوں بغیر حالہ کے کوئی صورت تکلیف دہ ہے یا نہیں؟ اگر یہاں بیوی رجوع ہو سکے تو کتنی مدت میں بغیر فصل تحریر فرما کر شکر یہ سامنے دے۔

**الجواب** و علیکم السلام درجہ ہائے برکات۔ اگر صورت شخص مذکور کی مدخل ہے تو اس پر تینوں طلاقیں واقع ہو گئیں کہ اب وہ عورت بغیر طلاق شوہر اول کے طلاق نہیں ہو سکتی۔ اور اگر مدخل نہیں ہے مگر ایک لفظ تین طلاقیں دس مثلاً یوں کہا کہ تجھے تین طلاق۔ تو اس صورت میں بھی طلاق مفصلہ واقع ہو گئی ارشاد الہی تعالیٰ ہے فان طلقها فلا یحل لہ من بعد حق تنکح نہ وجاہدہ (دہ ع ۱۲) اور شوہر ایک وقت تین طلاقیں دینے کے سبب مجتہدین ہوا تو کہے کہ ۱۰ دفعہ میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے بلکہ اکثر طلاق غصہ ہی میں دی جاتی ہے۔ البتہ اگر شدت فیضانِ جوش غضب اس مذکور ہو رہے ہو کہ اس سے نقل زائل ہو جائے خبر نہ ہے کہ ان سے کیا کہتا ہوں اور کیا نکلتا ہے تو یہ شک یہ صورت ضرور طلاق ہے مگر اس طرح کا غصہ بہت نادر ہے۔ لہذا شخص مذکور اگر اس حالت کو نہیں پہنچا تھا تو صرف غصہ ہونا سے مفید نہیں طلاق واقع ہو گئی حکم خدا فی الجینۃ النہاس من الفتاویٰ الرضویۃ۔ و هو تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد امجدی  
۱۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۰۶ھ

**مسئلہ** از عبد الباقی موضع کوئی پورہ ضلع سٹی

زید نے اپنی بیوی ہندہ کی چند غلطیاں ہندہ کے والدین اور اس کی والدہ کے سامنے شمار کرایا اور پھر تحریر لکھ کر دیکھ میں لڑکی ہندہ کو طلاق دیتا ہوں۔ میں لڑکی ہندہ کو طلاق دیتا ہوں۔ میں لڑکی ہندہ کو طلاق دیتا ہوں۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ ہندہ پہ کوئی طلاق واقع ہوئی کہ نہیں اگر نہ واقع ہوئی تو کونسی طلاق واقع ہوئی اور اب اس کو اپنے نکاح میں کیسے لے سکے گا یا موصی ہے؟ بیان فرمائیں۔

**الجواب** صورت مسئلہ میں ہندہ اگر زید کی مدخل ہے تو اس پر طلاق مفصلہ واقع ہو گئی کہ اب بغیر طلاق وہ زید کے طلاق نہیں۔ فان طلقها فلا یحل لہ من بعد حق تنکح نہ وجاہدہ (دہ ع ۱۲) طلاق کی صورت یہ ہے کہ بعد مدت ہندہ دوسرے سے نکاح صحیح کہے دوسرا

شوہر اس کے ساتھ ہستی کرے پھر زنا سے یا طلاق دیدے تو عدت گزرنے کے بعد پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔ اور اگر دوسرے شوہر سے بغیر ہستی کے طلاق دیدی تو ہند اس صورت میں پہلے شوہر سے نکاح نہیں کر سکتی کما فی حدیث العسلیۃ وھو تعالیٰ اعلم بالصواب

جلال الدین احمد الاجدی

۱۲ اردی الحجہ ۱۳۸۸ھ

## مسئلہ

علی حسین آزاد عدل دار دکن دروازہ بمبئی

ہندہ عرصہ بیس سال سے اپنے شوہر سے الگ ہو کر ایک دوسرے شخص کے ساتھ رہنے لگی اور بچے بھی پیدا ہوئے۔ شوہر نے انواع و اقسام کی تکلیفیں پہونچائیں اس بنا پر اس سے الگ ہو گئی تھی مگر اس وقت ہند نے یہ نہیں بتلایا کہ میرے شوہر نے مجھ کو طلاق دے دیا تھا آجکل وہ بھلف بیان دیتی ہے کہ مغلغہ بیان دیتی ہوں اور قسم کھاتی ہوں کہ میرے شوہر نے مجھ کو طلاق دیدی تھی تو کیا یہ اس کا بھلف قسم کھانا اس سلسلے میں کہ میری طلاق ہو چکی تھی شریعت ظاہر کے بموجب صحیح ہے اور شوہر بھی عرصہ ہوا فوت کر گیا ہے دریافت طلب امر ہے کہ آیا ہند دوبارہ نکاح کر سکتی ہے زید المذنب ہے وہ کہتا ہے کہ ہند کا بھلف بیان کرنا کہ میرے شوہر نے مجھ کو طلاق دے دی تھی شریعت ظاہر کے بموجب صحیح تسلیم کیا جائے گا۔ بیضا تو چروا۔

## الجواب

مورت مسکولہ میں اگر گواہ نہیں میں تو طلاق دینے کے بارے میں عورت کی قسم فضول ہے شرعاً معتبر نہیں کہ وہ طلاق کیا تھا ہے اور اپنے دعوے کے ثبوت میں عدلی کی قسم شریعت کے نزدیک قابل تسلیم نہیں حدیث شریف میں ہے

الینۃ علی المذنبی والینۃ علی من انکر الخرج الا بحدودہ

مخرج فی الصحیحین، یلفظ الینۃ علی المذنبی والینۃ علی علیہ والخرج داسر قطعی مرفوع الینۃ عن من ادعی والینۃ علی من انکر، لہذا ہندہ کی قسم سے طلاق ثابت نہ ہوگی۔ پھر جو عورت ایسی ہے کہ ہو کہ بغیر نکاح دوسرے شخص کے ساتھ ہوئی کی طرح رہے اور رسول سے نہ ڈرے، جہنم کے عذاب کی پروا نہ کرے اور پھر جس سال تک طلاق دینے کو بیان نہ کرے ایسی عورت کا بیان کیونکر قابل تسلیم ہوگا۔ غلام یہ ہے کہ طلاق دینے کے بارے میں صرف ہند کا بیان اور اس کی قسم فضول دیکھ رہیں شرعاً معتبر نہیں۔ ہاں اگر شوہر مر گیا تو موت کی عدت گزرنے کے بعد ہند دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد الاجدی

۱۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۸ھ



**مسئلہ** از عبد الحلیف غالی سیکنون منقطع فیض آباد

غل غالی ساکن محمد پور منقطع فیض آباد نے اپنی بیوی نور جہاں کو زانیہ بین طلاق دی جس کے گواہ حاجی محبوب گشتاشی محج و حاجی پرمحمد گشتاشی محج فیض آباد وغیرہ ہیں۔ یہ کیا اور جہاں پر منقطع طلاق واقع ہو گئی پس بے وفاء و

**الجواب** اگر واقعی ملین غالی نے اپنی بیوی نور جہاں کو زانیہ بین طلاق دی ہے اور وہ ملین غالی کی مدخل ہے تو اس پر طلاق منقطع واقع ہو گئی کہ وقوع طلاق کے لئے مکلفاً ضروری نہیں زانیہ بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ مادہ حاجی محبوب و حاجی پرمحمد غیر جن کے سامنے ملین غالی نے طلاق دیکر ہے اگر وہ لوگ عادل ہیں تو ان کی گواہیوں سے طلاق ثابت ہو جائے گی۔ لہذا ما عندی وھو اعلم بالصواب

جلال الدین احمد امجدی

۲۸ رجب المرجب ۱۳۰۶ھ

**مسئلہ** از مشتاق احمد مدرس مدرسہ دار السلام ہتھکڑہ منقطع گوٹہ

نیدر لینے پر دی کے یہاں چند لوگوں کے ہم اور تھا ہوا تھا اونہ کی بیوی بھی بروقت موجود تھی طلاق کے مسئلہ پر گفتگو ہو رہی تھی۔ دوران گفتگو نیدر کی بیوی نے کہا کہ کوئی نیسے نہیں پوچھا کہ وہ ہیں روز طلاق دیتے ہیں۔ یہ سن کر نیدر نے قلبہ دھڑکے ہو کر یہ کہا کہ گو! سن لو! میں طلاق دیتے ہوئے اس کو دو سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ اب نیدر یہ کہتا ہے کہ میری نیت طلاق کی نہ تھی بلکہ وہ مجھ کے طور پر ڈرانے کے لئے ایسا کہا تھا لہذا اس صورت میں نیدر کی بیوی پر طلاق واقع ہوئی کہ نہیں؟ جیسا ہو دیا اسلئے اعلیٰ حضرت پر جواب دیں۔

**الجواب** نیدر نے اگر دو سال کے عرصہ میں کہے کہ تین طلاقیں دی ہیں جیسا کہ اس کی بیوی نے کہے ہے تو اس پر طلاق منقطع واقع ہو گئی کہ اب بغیر طلاق کے ہر اول کے لئے طلاق نہیں قابل عدلہ تعالیٰ فان طلقها فلا یصح لہ من بعد حتی یطہر منہ یا غایہ (یعنی ۱۳) اور اگر نیدر نے زمانہ سابق میں طلاق نہیں دی ہے تو جب اس نے یہ کہا کہ میں طلاق دیتے ہوئے اس کو دو سال کا عرصہ گزر گیا تو اس وقت طلاق واقع ہو گئی۔ اور اس قسم کے اذعان کہنے پر طلاق پڑنے کے لئے نیت کی ضرورت نہیں۔ خدا ماعلم فی وھو تعالیٰ اعلم بالصواب

جلال الدین احمد امجدی

۲۸ رجب المرجب ۱۳۰۶ھ

**مسئلہ** از عبد القیوم ساکن بھڑیا پوسٹ سریشیا بازار منٹ بستی

نید نے اپنی مدخل کو بیوی کے پاس میں ایک شمع میں کہا کہ ہم اپنی بیوی کو طلاق دیتے ہیں۔ طلاق دیتے ہیں۔ طلاق دیتے ہیں۔ طلاق نامہ لکھ کر تیار کیا گیا۔ نید کے باپ نے نید سے کہا کہ یہاں سے چلو نید کا دستخط طلاق نامہ پر نہیں ہوا کاغذ پھاڑ کر پھینک دیا گیا۔ اب پوچھا ہے کہ صرف منہ سے بولنے پر طلاق پڑتی ہے یا نہیں؟ اور صورت مذکور میں نید کی بیوی پر طلاق پڑتی یا نہیں جب کہ طلاق نامہ پر نید نے دستخط نہیں کیا۔

**الجواب** صورت مستفروض میں نید نے اگر واقعی یہ کہا کہ ہم اپنے بیوی کو طلاق دیتے ہیں۔ طلاق دیتے ہیں۔ طلاق دیتے ہیں تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو گئی اگرچہ اس نے اپنے طلاق نامہ پر دستخط نہیں کیا اس لئے کہ وقوع طلاق کے لئے طلاق نامہ لکھنا یا طلاق نامہ پر دستخط کرنا ضروری نہیں۔ صرف نیاں سے کہنے پر بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ عورت مذکور عدت گزار کر دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔ دھوب سجات نما

جلال الدین احمد لاہوری  
یکم ربیع الآخر ۱۳۸۹ھ

**مسئلہ** از محمد شریف۔ ماہم بستی

محمد شریف کے پہلی بیوی کے والد نے ایک طلاق نامہ محمد شریف کو دیا جس کی نقل درج ہے تاکہ محمد شریف اسے اپنے ہاتھوں سے نقل کر کے اس پر اپنی دستخط کر دے تاکہ اس کی دوسری زوجہ منجہ اس کے نکاح سے خارج ہو جائے کیس شریف چونکہ اپنی زوجہ ثانیہ کو طلاق نہیں دینا چاہتا تھا اس لئے اس نے اپنے سر سے پھل چرٹنے کی فرغ سے اس طلاق نامہ کو ان کی غیر موجودگی میں ایک دوسرے شخص کے ہاتھوں نقل کر کے اسی شخص سے اس پر اپنی نقلی دستخط کروائی اور طلاق نامہ اپنے سر سے ہوا کیا محمد شریف کا ارادہ قطعی طلاق دینے کا نہ تھا اور نہ ہی اس نے اپنے تباہ سے طلاق کے الفاظ ہی کہے اور نہ تو اس نے اس طلاق نامہ کو اپنے ہاتھوں سے لکھا اور نہ ہی اس کے کوئی گواہ ہیں کیا ایسی صورت میں طلاق واقع ہو گئی۔ بیذا افتجدوا

**نقل طلاق نامہ**

محمد شریف بن غلام محمد بھڑیا ماہم بستی ۱۳۸۹ھ والہا ہوں چونکہ میری شادی نجم النساء بنت محمد شریف سے ہوئی تھی جو کہ پندرہ ماہ کا عمر ہوا اب تک کسی طرح نباہ کر نہا اب لیکن اب نباہ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی

مناسب سمجھا کہ کسی تلخ زندگی سے بہتر وہی ہے لہذا آج بتا رہا ہوں کہ ہر بخود مسئلہ میں نے اپنی بیوی تم الفناحت  
بہر شرف کو طلاق دیا طلاق دیا طلاق دیا۔

(خوف) بہرین میں نے اپنی مطلقہ بیوی کو پہلے ہی ادا کر دیا ہے۔ رہا خیر عادت جس وقت چاہے مجھے  
دستخط انگلش

**الجواب** شوہر خود طلاق لکھے یا دوسرے کو لکھے کا حکم کسے دونوں صورتوں  
میں طلاق واقع ہو جاتی ہے رد المحتار میں ہے۔ لوقال للکاتب کتبت طلاق امرأتي کما ان اقرأ بالطلاق علی  
لکاتب ام۔ تو صورت متفسرہ میں شوہر اگر خود لکھتا تو واقع ہو جاتی اور دوسرے کو لکھے کا حکم کیا تو بھی طلاق  
واقع ہو جاتی۔ شامی میں آثار غانیہ ہے۔ کتب فی فہرطاس اذا اکتات کتاتی هذا فانما طلاق مشرعی فی  
انہما امر عینہ بنصفہ ولم یلزم علیہ فانیما اکتات بان طلقت ثلثین قضاء ان اقرأ انہما کتات بالحدیث  
وفی الدیوانۃ قطع واحد تباہما اتلھا ویصل الی آخر ام اور شوہر کا اقرار کہ میں نے لکھے کا حکم کیا تو طلاق  
کسے کافی ہے اگرچہ رد المحتار و گواہ نہیں۔ حدیث مشرک میں ہے۔ المواہید بعد ما اقرأ۔ وهو تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد لا محذری  
۲۲ رجب المرجب ۱۳۸۸ھ

**مسئلہ** از نظام الدین انصاری مؤرخ پور اندر پور گورکھ پور

جناب قید کاہ مشفق صاحب!

ملائے دین اس مسئلے میں کیا فرماتے ہیں کہ زید کہتا ہے کہ ہم افسسے نہیں فدا تھے اور ہم ہنوں کی گالی بھی دیتا  
ہے اسلام کو برا بھلا بھی کہتا ہے زید کی تعلیم عربی، فارسی کی بھی ہے جان بوجہ کریں سب باتیں زید کہتا ہے سال ہجری  
پچھنچہ یہ سب باتیں کر چکا ہے اس کے بعد اپنی بیوی کو زینت طلاق ایک دفعہ دے دیا یہ طلاق ہوا یا نہیں اب  
پھر اپنی بیوی کو زید کہتا ہے کہ وہ بالاسوالات کا تفصیل بیان عنایت فرمائیں؟

**الجواب** سال ہجری ۱۳۸۸ میں زید نے خدا سے تعالیٰ کی شان  
میں گستاخی کی اور جب اسلام کو برا بھلا کہا تو اس وقت کسی دارالافتا سے فتویٰ ہو چکا یا نہیں؟ اگر نہیں تو  
میں نے یہ دعا کر فتویٰ ہو چکا کہ اس پر عمل کیا گیا یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ اگر عمل کیا گیا تو مجھے اس کی وہی  
کا مجھے تعلق نہ ہو اس کو طلاق دینے کی ضرورت پیش آئی۔ پچھلے آپ ان سوالوں کا جواب صحیح طور پر لکھیں تو پھر

دارالافتاء فیض الرسول سے فتویٰ تحریر کیا جائے گا۔

جلال الدین احمد الامجدی

۱۰ صفر المظفر ۱۴۰۹ھ

## مسئلہ

انرا قبل احمد ساکن جو اردو پوسٹ رہبرہ بازار ضلع گونڈہ۔

زید نے ایک عکسے والے سے کہا کہ چل کر ہماری بیوی چندہ کو طلاق لکھ دیجئے چندہ زید کی مدد سے کاتب یا اس کو معلوم ہوا کہ چندہ حاملہ ہے تو اس نے کہا کہ تا وقت حمل طلاق نہ دی جائے یہ کہہ کر چلا گیا اور طلاق نامہ نہیں لکھا کچھ دن بعد زید نے ہوش و حواس کی درگئی میں ایک طلاق نامہ لکھا جس میں صرف ایک طلاق لکھی کیا اب زید بغیر طالعہ چندہ سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے؟

## الجواب

صورت مستفسرہ میں جس وقت کہ زید نے کاتب سے کہا کہ چل کر ہماری بیوی کو طلاق لکھ دیجئے اسی وقت ایک طلاق رجعی واقع ہو گئی اگرچہ اس نے طلاق نامہ نہیں لکھا مگر نہایت حدیث میں مذکور ہے کہ عکسے والے سے کہا میری عورت کو طلاق لکھ دے تو اس طلاق سے یعنی طلاق ہو جانے کی اگرچہ وہ نہ سکے اور وہ انکار کر دیا تا ۳۲ میں ہے لوقال فلکاتب کتب خلاف اسوائی کان اقراراً بانہا طلاق وان لم یکتب ۱۰ ہر اگر وضع حمل یعنی عدت گزرنے سے پہلے زید نے چندہ سے زبانی یا دلی وغیرہ کے ذریعہ رجعت کرنی تو رجعت ہو گئی پھر بعد وضع حمل اگر زید نے طلاق نامہ میں ایک طلاق لکھی اور اس درمیان میں کوئی زبانی یا تحریری طلاق اس عورت کو نہیں دی تو دوسری طلاق رجعی واقع ہوئی عدت گزرنے سے پہلے پھر رجعت کر سکتا ہے اور بعد عدت عورت کی مرضی سے بغیر طالعہ دوبارہ نکاح کر سکتا ہے اور اگر زمانہ حمل میں کسی طرح رجعت نہ کی تو بعد وضع حمل دوسری طلاق واقع نہ ہوئی اس صورت میں بھی بغیر طالعہ عورت کی مرضی سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔ وحو

جلال الدین احمد الامجدی

نصائح اعلیٰ

۱۰ ربیع الآخر ۱۴۰۹ھ

## مسئلہ

ازید و پہلووان و جن وغیرہ کاپی سبزی فروشان ضلع بالوان

ایک شخص اپنے دو لڑکوں کی بارات دیکر لڑکی والے کے گھر گیا۔ لڑکی والے نے بارات کا استقبال کیا اور لڑکی تیار سے بارات کو لیا اور سادی بر لڑکی کے لوگ جمع ہوئے چونکہ دونوں لڑکے نابالغ تھے ایک کی عمر تقریباً ۱۰ سال کی تھی دوسرا اس سے بھی کم عمر تھا اسی طرح ایک لڑکی کی عمر تقریباً ۱۰ سال کی تھی دوسری اس سے بھی کم عمر کی تھی اس دن دونوں کے والدین اجالت سے نکاح ہوا اور قاضی صاحب نے لڑکوں کو قبولیت کرائی اور لڑکیوں



## الجواب

اللہم ھذا بے الحق والصواب (۱) اگر انگوٹھا لینے وقت یہ نہیں بتایا کہ اس پر تہاری بیوی کا طلاق نامہ لکھا جائیگا اور واقعی وہ کوکاسے سادہ کا پندہ پراگوٹھا لینے کے بعد طلاق نامہ لکھا تو شرعاً طلاق نہیں واقع ہوئی۔ وہو تعالیٰ اعلم (۲) جو شخص یہ کہے کہ ہم قرآنی وحدیث کو نہیں مانتے وہ کافر ہو گیا مسلمانوں پر اس کا بایک کث کرنا لازم ہو گیا اگر ایمان نہ کریں گے تو وہ بھی کفار ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ وسر موہد و صبی جن جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم

جلال الدین احمد الامجدی

ک

## مسئلہ

ازمضان علی شہنشاہ ڈاکٹر اندر پاستی

زید اپنے گھر سے باہر جا رہا تھا۔ راستے میں اس کی سرال قمی سرال والوں نے اسے گھیر لیا اور بان لینے کی دھمکی دے کر زبانی اور تحریری طلاق لے لیا تو ایسی صورت میں طلاق پر کئی یا نہیں؟ بیٹو انجو دوا

## الجواب

صورت مستفسرہ میں طلاق واقع ہو گئی جیسا کہ شرعی جلد دوم مسئلہ میں ہے طلاق کا صحیح اور بہار شریعت جلد ہفتم مسئلہ میں ہے کہ کسی نے شوہر کو طلاق کہنے پر مجبور کیا اس نے نکاحاً مگر نہ دل میں ارادہ نہ زبان سے طلاق کا لفظ کہا تو طلاق نہ ہوگی یعنی اگر کہتے وقت دل میں طلاق کا ارادہ ہے یا زبان سے طلاق کا لفظ کہا تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ ھذا اما عندی واللعنہ بالحق عند اللہ تعالیٰ ورسولہ

جلال الدین احمد الامجدی

ک

۱۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۵ھ

## مسئلہ

از محمد یاشم رضا مدرسہ فیض القرآن بنو موسائی بنو: یعنی مستأکر روز بی ۱۳۵

ساجدہ کو اپنے شوہر زید کے یہاں سے نوادہ آئے ہو گئے اور آئے کے بعد دونوں بعد ماہ جدانے کہا کہ مجھ کو میرے شوہر نے طلاق دے دیا ہے اور جب ساجدہ کا باپ سات ماہ بعد اس کے شوہر کے یہاں طلاق نامہ لانے جاتا ہے تو نیک کی غیر موجودگی میں زید کا باپ اتفاقاً اور بیچ زید کی طرف سے طلاق نامہ لکھ کر ساجدہ کے باپ کے حوالہ کرنا ہے۔ اگر وہ شرع زید کے باپ قاضی اور بیچ کا زید کے طرف سے زید کی غیر موجودگی میں طلاق نامہ لکھ کر دینا درست ہے؟ طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر طلاق واقع ہوئی تو ساجدہ کو عدت گزارنی ہوگی یا نہیں؟ بیٹو انجو دوا

## الجواب

صورت مستفسرہ میں بقول ساجدہ اگر واقعی شوہر نے اسے طلاق

دی ہے تو بس وقت دی اس وقت طلاق واقع ہوگئی طلاق واقع ہونے کے لئے طلاق نامہ ضروری نہیں رہتا ہاں  
 بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ نزدیک باپ اور قاضی وغیرہ نے اگر نیک نہائی طلاق کی تحریر دی گو ابھی دی ہے تو یہ  
 تحریر و قیام طلاق کے لئے ضروری ثابت ہے گی اور طلاق واقع ہونے کی صورت میں عدت گزرنی واجب ہے جس کا  
 نسانہ وقوع طلاق سے منسوب ہوگا۔ اور اگر شوہر نے طلاق نہیں دی تھی اس کے باپ اور قاضی وغیرہ نے نزدیک اپنے  
 سے طلاق نامہ لکھ دیا تو ساجدہ پر طلاق واقع نہ ہوئی۔ لہذا نیک نہائی کے باپ اور قاضی اور بیچ کو نزدیک غیر زوجہ  
 میں طلاق نامہ لکھنا اور ساجدہ کے باپ کے حوالہ کرنا ہرگز درست نہیں۔ لہذا ما عندی وہ العیال علیہ عند اللہ  
 تعالیٰ دوم سونہ الا عنی جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم۔

جلال الدین احمد لاہوری  
 ۱۲ رجب ۱۳۸۸ھ

مسئلہ از محمد فصیح اللہ گورا بازار منلی بستی

ابراہیم نے اپنی مدخول بیوی بشیر النساء کے بارے میں ایک تحریر لوگوں کی موجودگی میں اپنے ہاتھ سے مرتب کی  
 جس میں تین بار طلاق لکھی پھر اس طرف ایک مولوی صاحب کا گذر ہوا تو کوئی نے کہا کہ مولوی صاحب طلاق نامہ آپ  
 فقیر سے لکھ دیجئے۔ تو مولوی صاحب نے ایک تحریر مرتب کی جس میں صرف ایک طلاق لکھی مولوی صاحب کی بھی  
 ہوئی تحریر پر ابراہیم نے اپنا دستخط کیا اور اپنے مرتب کردہ تحریر کو پھاڑ کر پھینک دیا۔ اب دلیافت طلب امر یہ ہے کہ  
 بشیر النساء پر کونسی طلاق ہوئی؟ ابراہیم نے عدت گزرنے سے پہلے بشیر النساء کو پھر زک لیا تو جائز ہے یا نہیں؟ اگر  
 نہیں تو جائز ہونے کی کیا صورت ہے۔

الجواب عدت منقضیہ میں ابراہیم کی مرتب کی ہوئی تحریر سے بشیر النساء پر طلاق  
 واقع ہوگئی۔ اگرچہ وہ پھاڑ دی تھی۔ بعد میں مولوی صاحب مذکور کا طلاق نامہ میں صرف ایک طلاق لکھا اور ابراہیم  
 کا اس دوسرے طلاق نامہ پر دستخط کی انھوں نے ابراہیم و بشیر النساء کا ایک دوسرے کے ساتھ دہنا اور آپس میں  
 بیوی کے تعلقات رکھنا حرام حرام ہے۔ دونوں پر واجب ہے کہ فوراً ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں اور  
 ملائیت تو بہر دستخط کریں۔ اگر وہ دونوں ایسا نہ کریں تو تمام مسلمان ان کا باجگاہ کریں و نہ وہ بھی گنہگار ہوں گے  
 بشیر النساء بشیر النساء ابراہیم کے لئے حلال نہ ہوگی۔ حلال کی صورت یہ ہے کہ بشیر النساء عدت گزرنے کے بعد کسی  
 دوسرے سے نکاح صحیح کرے۔ دوسرا شوہر جس کی عدت طلاق سے پانچت ہو جائے تو بشیر النساء پر عدت  
 گزرنے کے بعد ابراہیم سے نکاح کر سکتی ہے۔ اگر دوسرے شوہر نے بشیر النساء سے جس بیوی نہیں کی اور طلاق دیدی

تو ابراہیم کے لئے حلال نہ ہوگی بیساکہ پرانہ دوم رکوع ۱۳ میں ہے۔ کَانَ مَطْلَقًا فَذَلِكَ لَمْ يَنْتَهِ مِنْ بَعْدِ حَقِّ تَحْلِيهِ وَفَجَا  
خَبْرًا هَذَا مَا عِنْدِي وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى وَرَسُولُهُ وَالْأَعْلَى جَلَّ جَلَالُهُ وَحَسْبِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جلال الدین احمد لاجپوری  
۹ رزی الحجہ ۱۳۸۸ھ

**مسئلہ** از حیثیت دارموضع سہری ڈاکخانہ برصنی پاپیہا شلیع ہستی

محمد نسیم کی شادی ابراہیم کے ساتھ اس وقت ہوئی جب کہ دونوں نابالغ تھے جب دونوں بالغ ہوئے تو ابراہیم  
دوبارہ غصت ہو کر محمد نسیم کے یہاں آئی اور دونوں میاں بیوی کے طور پر رہے تھے پھر آپس میں کچھ جھگڑا ہوا تو ابراہیم نے  
جب کہ اپنے بچے میں بھی تو محمد نسیم کے ایک میاں صاحب سے اپنی بیوی کے پاس سے تین طلاق لکھوائی جب محمد نسیم  
کے والد نے اس طلاق نامہ کو نیکو ابراہیم کے پاس لے گئے وہاں پتہ چلا کہ وہی تو ابراہیم کے ساتھ رہے ہو گئی  
ہو گئی اور محمد نسیم بھی اپنے بیوی کو لکھنے کے لئے راضی ہو گیا اور طلاق نامہ محمد نسیم کے والد نے پھاڑ کر پھینک دیا ابراہیم نے  
اور اس کے گھر والوں کو اس طلاق نامہ کی اطلاع تک نہ ہوئی تو اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ ابراہیم نے پھر طلاق دے  
ہوئی کہ نہیں اگر واقع ہوئی تو کون سی طلاق اگر محمد نسیم ابراہیم کو پھر رکھنا چاہے تو کیا صورت ہوگی ؟

**الجواب** صورت مستور میں محمد نسیم کے جس وقت میاں صاحب سے اپنی بیوی کے  
پاس میں تین طلاق لکھوائی اسی وقت اس کی بیوی ابراہیم پر طلاق مفطلکہ واقع ہو گئی کہ اب بغیر طلاق ابراہیم  
محمد نسیم کے لئے حلال نہیں رہا اگر تین ہیں ۔ لَوْ قَالَ لَكَ كَاتِبُ الْكِتَابِ طَلَّاقُ امْرَأَتِي كَانَ أَقْبَرُ امْرَأَتِ الطَّلَاقِ وَأَنَّ لَهُ  
بِحَسَبِ إِيحَاءِ مَا عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى خَاتَمَ مَطْلَقًا فَذَلِكَ لَمْ يَنْتَهِ مِنْ بَعْدِ حَقِّ تَحْلِيهِ وَفَجَا خَبْرًا هَذَا مَا عِنْدِي وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى وَرَسُولُهُ وَالْأَعْلَى جَلَّ جَلَالُهُ وَحَسْبِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔  
کہ عدت گندھنے کے بعد ابراہیم کی دوسرے مرد سے صحیح نکاح کمرے اور یہ دوسرا شوہر ابراہیم سے جہتیری  
بھی کہے پھر دوسرے شوہر کی موت یا طلاق کے بعد عدت پوری کرنے پر ابراہیم دوبارہ محمد نسیم سے نکاح کر سکتی  
ہے اور دوسرے شوہر نے اگر جہتیری کئے بغیر ابراہیم کو طلاق دیدی تو وہ محمد نسیم سے نکاح نہیں کر سکتی۔ دَعَا

جلال الدین احمد لاجپوری  
۹ رزی القعدہ ۱۳۸۸ھ

**مسئلہ** از ذکر حسین تتری باز رہ۔ تو گدھ ہستی

تیسرے اپنی عصمت مدخولہ ہندہ کو ایک طلاق نامہ بصورت دہر زبان ہندی لکھا جس کی نقل مندرجہ ذیل ہے



جواب شری سے آگاہ فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوا اللہ سے مانع گنج سستی کے فاسکی ہیں میری شادی طریق النصاریت و اگر حسین گرام حسین گنج ستری بازار خلیج بستی نوگڑھ کی لڑکی کے ساتھ ہوئی تھی، آپس میں میل و ملاپ نہ ہونے کے کارثران سے ہم سے کوئی مطلب نہیں ہے، ملک نامہ لکھا نہیں خوشی سے مجھ سے کئے پر کام آئے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوا اللہ سے مانع گنج سستی

## الجواب

مذکورہ بالا تحریر سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی پر طلاق نہیں واقع ہوئی اگرچہ اس نے طلاق کی نیت کی ہو یا نہ شریعت حصہ شہادت پر فتاویٰ رمویہ کے حوالہ سے ہے کہ ان الفاظ سے طلاق نہ ہوگی اگرچہ نیت کرے مجھے تیری حاجت نہیں، اے مجھے جسے سرکار نہیں، تجھ سے مجھے کام نہیں، عرض نہیں مطلب نہیں، یہی بات کہ اس نے اپنی تحریر کو طلاق نامہ کہا تو جس تحریر میں طلاق نہ ہوئے طلاق نامہ کہنے سے طلاق نہیں پڑتی۔ و هو متعلق بعدہ بالصواب۔

جلال الدین احمد الامجدی  
۳۷ شوال المکرم ۱۳۹۸ھ

## مسئلہ

از فیض اللہ ساکن رسول آباد امر پور۔ پوسٹ بکھرہ۔ بستی  
ہندہ کے بیانی نے ہندہ کے شوہر سے حسب ذیل گواہان کی موجودگی میں پانچ روپے کے اسٹامپ پر طلاق نامہ لکھوا کر شوہر کو دے دیا۔ مسئلہ ہے کہ شوہر کے پاس بیچ دیا۔ طلاق نامہ کی حاجت حسب ذیل ہے۔

تاریخ ۱۳۰۱ھ - ۶۷۸ھ

۷۸۶ھ

امغری ولدنا غری میں راضی خوشی سے اپنے محبت میر النصار کو طلاق دے رہا ہوں اور جانے اور کبریٰ طرح کا دیا کہ نہیں ہے اور کسی چیز کا لین دین نہ گیا ہے۔ امغری میں راضی خوشی سے طلاق دے رہا ہوں میں راضی خوشی سے طلاق دے رہا ہوں۔ میں راضی خوشی سے طلاق دے رہا ہوں مان گواہوں کے سامنے کیا بات ہے۔

(امغری)

نشان انگلی

(۱) اسلام ولد قریبی موضع پیرما

(۲) قندت ولد حوصلہ موضع کٹہ

(۳) رمضان موضع بیلا

مذکورہ بالا تحریر کی روشنی میں ہندہ کا طلاق اللہ کے شرع واقع ہوا کہ نہیں؟ بینا تو جہودا  
ڈومر دیکھ کر اور اللہ عزوجل نمازی پر بیٹھ کر اللہ مائل قابل قبول شرع

## الجواب

کی شرعی گواہی سے طلاق ثابت ہوتی ہے لہذا صورت مستفسر میں تا وقتیکہ شرعی گواہی سے طلاق دینا ثابت نہ ہو وقوع طلاق کا حکم نہیں کریں گے۔ هكذا فی الجزء الخامس من الفتاویٰ الوضوئین۔ وهو تعالیٰ اعظم

جلال الدین احمد الامجدی  
۲۳ سوال المکرم

## مسئلہ

از قاضی محمد براہیم امام مسجد عین آباد ضلع سوریندر نگر  
ایک شخص جس کی شادی ہوئے کئی سال ہوئے بیوی اس کے گھر کی اور رہتی تھی دو میان زن و شوہر سے اتفاق ہوئی جس کی بنا پر لڑکی کے سیکے کے لوگ شخص مذکور کو راستے میں پکڑ کر پاؤں پھری کر اس شخص کو مار ڈالنے پر تیار ہوئے اور کہا کہ اس صورت پر تم کو چھوڑیں گے کہ تم اپنی عورت کو طلاق دے دو اور فوراً اپنے وقوع پر ہی کاغذ پر طلاق نامہ لکھ کر دیکر اس کو چھوڑ دیا حالانکہ نہ یہ شخص طلاق دینا چاہتا ہے اور نہ لڑکی طلاق چاہتی تھی اسی صورت میں کیا یہ طلاق واقع ہو گئی اور اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل گئی اور اب یہ عورت دوسری جگہ اس ماں باپ کی رضامندی پر دوسرا نکاح کر سکتی ہے؟

## الجواب

صورت مستفسر میں اگر شخص مذکور نے طلاق نامہ پر دستخط کرنے سے سادہ زبان سے بھی طلاق دی تو طلاق واقع ہو گئی اور اگر صرف طلاق نامہ پر دستخط کر دیا مگر دل میں نہ طلاق کا ارادہ ہوا اور نہ زبان سے طلاق کا لفظ کہا تو طلاق واقع نہ ہوئی فتاویٰ رضویہ جلد پنجم ص ۳۳ میں ہے "طلاق بخوشی دی جائے تو وہ بھرم واقع ہو جائے گی نکاح شیشہ ہے اور طلاق سنگ شیشہ پر پتھر تو ٹپکے سے پھینکے یا جبر سے یا خود ہاتھ سے چھٹ پڑے شیشہ ہر طرح ٹوٹ جاتا مگر یہ زبان سے الفاظ طلاق کہنے میں ہے اگر کسی کے جبر یا اکراہ سے عورت کو خطر میں طلاق بھی یا طلاق نامہ لکھ دیا اور زبان سے الفاظ طلاق نہ کہے تو طلاق نہ پڑے گی تو میرا اہتمام میں ہے بیعت طلاق کل زوج با نفع عاقل ولو مکتمہا او مضطرب فی سہو الخسار عن البصوات المواد الکھوا علی تلفظ بالطلاق فلیا کمرہ علی ان یتکلم طلاق امرأۃ فکتبت لا تطلق لان الکتابۃ اقیمت مقام الہیاسۃ باعتبارہا الصحاحۃ ولا تلحق جمعاً مگر یہ سب اس صورت میں جب کہ اکراہ کر یا شرعی ہو کہ اس سے ضرر رسائی کا اندیشہ ہو اور وہ اپنے پر قادر ہو صرف اس قدر کہ اسے اپنے سخت اصرار سے مجبور کر دیا اور اس کے لہا لپاس سے کہنے لگے کہ اکراہ کے لئے کافی نہیں ہوں گے گا تو طلاق ہو جائے گی انتہی کلاماً اور بار بار شریعت ہستیم منہ پر ہے کسی نے شوہر کو طلاق کہنے پر مجبور کیا اس نے کھدیا مگر نہ دل میں ارادہ ہے نہ زبان سے طلاق کا لفظ کہا تو طلاق نہ ہو گئی مجبوری سے ارادہ شرعی مجبوری ہے۔

انشائی کلامہ بالغافلہ۔ وهو تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد لاہوری

۱۹ مرحرم الحرام ۱۲۹۹ھ

## مسئلہ

اور رحمت اللہ انصاری و شہرت گندہ بستی

زید اور اس کی زوجہ بیوی ہندہ کے مابین کچھ نا انصافی ہو گئی تھی کچھ ہی ایام گذرے تھے کہ زید نے کہا کہ تم مجھ سے معافی مانگ لو تاکہ اسرار معاملہ ختم ہو جائے صورت لئے جواب دیا کہ میری کوئی غلطی نہیں ہے مگر کیوں معافی مانگوں شہرہ نے ڈانٹا اور اس کی غلطیاں بتا کر کہا کہ یا تو تم معافی مانگو یا مجھ سے طلاق دیجیے لو لیکن اگر میں طلاق دوں گا تو ایک مجلس میں ایک ہی طلاق دوں گا یہی جملہ اس نے دوایا میں بارہوا بعد اہودت نے معافی مانگ لی و در اب دونوں میں اتفاق ہو گیا ہے۔ تو جواب طلب امر یہ ہے کہ زید کی بیوی ہندہ پر کوئی طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اور اگر واقع ہوئی تو کون سی طلاق واقع ہوئی پر کہ جواب عنایت فرما کر عند اللہ و اللہ ہوں۔

**الجواب** شہرہ نے اگر صرف وہی جملہ کہ میں جو سوال میں منکر ہیں تو اس کی بیوی پر کسی قسم کی کوئی طلاق نہیں واقع ہوئی لیکن اگر وہ غلط بانی سے کام لے رہا ہے تو خدا واحد تعالیٰ کی پکی بستی ہے۔

وہو تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد لاہوری

۲۸ صفر المظفر ۱۲۹۹ھ

## مسئلہ

ازندیرالدین سلطان آباد (پانی)

مندرجہ ذیل تحریر سے طلاق واقع ہوئی کہ نہیں؟ میں شیعہ بیگم آج ماہ سپتبر ۵ دن سوموار کو اپنی خوشی سے طلاق دیتی ہوں کیونکہ میرے شوہر شری زائد علی ولد امتیاز احمد سے آپس میں بیگم بھول و اداسی محبت نہ ہونے کی وجہ سے میں شیعہ بیگم پتری سین احمد اپنی مرضی سے طلاق دیتی ہوں اور اس باب سے میں عدالت میں شری زائد علی ولد امتیاز احمد سے نام کوئی کارروائی نہ کروں گی کیونکہ میں اپنی خوشی سے طلاق دیتی ہوں۔ اور جو لوگ انھما از اہم مدعا کی شادی کے بعد پیدا ہوا ہے اس کا فیصلہ عدالت کے لیے کیونکہ اس کی عمر بچہ بچہ پارہینے ہے کسی طرح کے لین دین کے باب سے میں عدالت میں کوئی کارروائی نہیں کروں گی۔ میں شیعہ بیگم پتری سین احمد اپنی خوشی سے طلاق دیتی ہوں۔

نشانی انگوٹھا زائد علی۔

**الجواب** تحریر مذکور لغو اور بے کام ہے اس سے شیعہ بیگم پطلاق نہیں واقع ہوئی۔

وہ بدستور اپنے شوہر زائد علی کی بیوی ہے اس لئے کہ طلاق دینے کا امتیاز شوہر کو ہے نہ کہ عورت کو جیسا کہ پانہ دوم فرماتا ہے۔

میں سے بیدار عقدہ الشکاح - اور حدیث شریف میں ہے الطلاق لمن اخذ بالاساق - اور تحریر مذکور پر شریک کے دستخط کرنے سے طلاق واقع ہونے کو سمجھنا غلط ہے اس لئے کہ جب وہ طلاق نامہ پر دستخط کرے گا تو پڑے گی اور تحریر مذکور چونکہ عورت کی طرف سے ہے اس لئے وہ طلاق نامہ نہیں ہے - ہذا ملاحظہ فرمائی والحمد للہ العلیٰ عند اللہ تعالیٰ ورسولہ جل شانہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جلال الدین احمد الامجدی  
۱۴ رجب المرجب ۱۳۰۲ھ

مسئلہ از محمد صین خاں موضع برکھندی جوت - پوسٹ امونہا - ضلع بستی

ہندہ کا نکاح زید کے ساتھ ہوا اور نکاح کے بعد جب فرضی کا وقت ہوا تو ہندہ اور زید کے وراثین کے بعد ان کے چچا جگلا ہو گیا یہاں تک کہ ماہیت کی نوبت آگئی۔ زید کے والد نے ہندہ کے والد کو گالیاں دینے لیں جس سے بات بڑھ گئی اور زید اپنی بارات سے کر داپس چلا یہ کہتے ہوئے کہ میں رخصت کر کے نہیں لے جاؤں گا جس پر ہندہ نے بھی کہا کہ میں اب اس گھر نہیں جاؤں گی۔ چچا نے زید کے سامنے واپس کر لئے اور زید کو بلا کر ایک سادہ کاغذ پر دستخط لے لیے اور چند گالیاں ان کے سامنے زید سے یہ کہا کہ اگر تم واپس نہیں آئے تو اسی دستخط پر طلاق نامہ لکھ لیا جائے گا مگر زید بالکل خاموش رہا اور کوئی جواب نہ دے کر چلا گیا۔ اب عرصہ دو سال کا ہوا زید واپس نہیں آیا۔ ایک بار چچا نے ہندہ کو جس میں بچے نہ تھا کہ تم دونوں فرقی آپس میں مصافحہ کر لو جس پر زید کے والد نے جواب دیا کہ کیا قیامت تک نہیں لوں گا چونکہ ہندہ سن طوعا کی ہو چکی تھی ہے زید نہ اب تک آیا اور نہ ہی ہندہ جانے کے لئے تیار ہے تو اس صورت میں ہندہ کی طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر طلاق واقع ہو گئی تو عدلت بھی واجب ہوگی یا نہیں؟ اور اگر طلاق نہیں ہوئی تو چچا کو اس کی صورت سے؟

الجواب

صورت مسئلہ میں ہندہ پر طلاق نہیں واقع ہوئی کہ سادہ کاغذ پر دستخط کرنا هذا شرعاً بے کال ہے۔ ہاں جب کہ شوہر یہ کہتا کہ اگر میں فلاں وقت تک نہ آؤں تو میری بیوی کو طلاق دے اس وقت میں فلاں وقت تک نہ آنے پر طلاق واقع ہو جاتی اور ثبوت کے لئے اس کاغذ پر لکھ لینا طلاق صحیح ہو جاتا لیکن جب شوہر سے یہ کہا گیا کہ اگر تم واپس نہیں آئے تو اس دستخط پر طلاق نامہ لکھ لیا جائے گا اور اس نے اس بات کی تائید نہیں کی بلکہ خاموش رہا تو اس کاغذ پر طلاق لکھنا بے کار و لغو ہوا۔ خواہ یہ کہ طلاق حاصل کئے بغیر عورت کا دوسرا نکاح کرنا مجرماً جائز نہیں کہ نکاح بدستور باقی ہے مگر زید کے ساتھ ہندہ کے گزند سے کی صورت نہ ہو اور اس کے ساتھ نہ رہتا

چاہے تو جس طرح ہی ہو سکے اس سے طلاق حاصل کی جائے۔ بغیر طلاق کے اگر دوسرا نکاح کیا جائے تو نکاح کرنے والوں کا سب مسلمان باطل کا کرکس۔ قال اللہ تعالیٰ واما ینسب الیہ الذین کان بعد الذی مع النور الثانیین (یعنی) ہذا ما عندی وهو اعلم بالصواب

جلال الدین احمد امجدی  
۱۷ ذوالقعدہ ۱۲۰۲ھ

**مسئلہ** از محمد احسان انصاری صمد سندس (بدرہ فیض الاسلام فقہ ہند) دل میں مسی زینے اپنی بیوی ہندہ کو طلاق مطلقہ دی ہندہ نے عدت گزار دی پھر دوسرے شخص سے نکاح کیا اس نے بھی طلاق مطلقہ دی اس کی بھی عدت گزار لی لیکن پھر عدت اس نے شوہر اول کے گھر میں ہی گزار لی نیز جس طرح کام چاہے کیا کرتی تھی اس طرح بعد طلاق بھی کرتی رہی یعنی کھانے پکانے رہنا سہنا اولیٰ ہی شوہر کے گھر اور شوہر کی پرورش کے بعد زوجین اچھے ملائے ہیں کہ ہم نے حدود شرعیہ کے خلاف اس عدت میں کوئی قدم نہیں اٹھایا ہے فرمایا کہ حکم شرع کیا ہے کہ اول شوہر سے نکاح ہندہ کر سکتی ہے یا نہیں پھر دوسرے سے نکاح فرمایا جائے ؟

**الجواب** صورت مستفروض میں اگر ہندہ نے زید کے طلاق دینے کے بعد عدت گزار کر دوسرے شخص سے نکاح منہج کیا ہو اور دوسرے نے بعد ولعی (دہ بستی) طلاق دی ہو اور ہندہ نے پھر دوبارہ عدت گزاری تو بعد شوہر اول سے دوبارہ نکاح کر سکتی ہے اگر کوئی دوسری وجہ مانع نکاح نہ ہو اور نہ عدت میں شوہر اول کے گھر نہ کرے اور نہ نکاح کو مانع نہ ہو لہذا اللہ تعالیٰ اعلم۔ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جلال الدین احمد امجدی  
۱۷ ذوالقعدہ ۱۲۰۲ھ

**مسئلہ** از عبد الفتور اسٹن اسٹین باسٹر برونی جکشن زید نے غم جو بھگڑے کی وجہ سے اپنے بھائی اور والد کو خوش کرنے کے واسطے اپنی بیوی کو خسر میں داخل کر دیا تاہم بائناہی کہا کہ میں نے تم کو طلاق دیا۔ طلاق دیا۔ ہندہ کے گود میں ایک بچی قریب ایک سال کی ہے۔ ہندہ ابھی تک زید کے گھر میں پہلے کی طرح اچھی خوشی رہتی ہے اور ماں خرچ نیکو دیتا ہے۔ ہندہ اور زید میں پہلے اوتاج بھی کسی قسم کا کوئی جھگڑا نہیں تھا اور نہ سے۔ طلاق کے واقعے کے بعد ہندہ کو خیر آیا۔ زید فصد کی غلطی پر بہت شرمندہ ہے۔ زید اور ہندہ ایک ساتھ نہ کر رہی تھی تو شادی گزرا چاہتے ہیں۔ ایسی حالت میں شریعت کا کیا حکم ہے ؟

## الجواب

غصہ کی حالت میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے بلکہ اکثر طلاق غصہ ہی کے سبب دی جاتی ہے۔ بان اگر غصہ اس حد کو پہنچ جائے کہ اس کے سبب عقل زائل ہو جائے تو خبر نہ ہے کہ کیا کہتا ہو اور وہاں سے کیا نکلتا ہے تو اس صورت میں یہ شک طلاق نہیں واقع ہوگی۔ لہذا صورت مسئلہ میں نیز اگر اس حالت کو نہیں پہنچا تھا تو صرف غصہ ہونا اسے مفید نہیں اس کی بیوی پر طلاق مطلقہ واقع ہوگئی۔ چنانچہ کہ وہ میں کی کا ہوا اس کا بیسی خوشی سے رہنا، زید ہندہ کے دربان پہلے کسی جھگڑے کا نہ ہوا، طلاق کے بعد ہندہ کو جو حق آنا اور زید کا بیسی غلطی پر شرمندہ ہونا یہ ساری باتیں طلاق کے اثر کو زائل نہیں کر سکتیں۔ شخص مذکور پر لازم ہے کہ اس صورت کے ساتھ میں بیوی جیسا تعلق نہ رکھے اس سے ہمبستری کرنا زنا ہوگا۔ مسئلہ معلوم ہے تو زنی قرار دیا جائے گا۔ شرعاً زانی کی سزا کا مستحق ہوگا۔ اولاد ولد الزنا ہوگی اور ترکہ پردی سے محروم۔ اگر اس صورت کو دوبارہ اپنے نکاح میں لانا چاہتا ہے تو عدالت کے بعد ناممکن ہے۔ قال اللہ تعالیٰ فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ (دفعہ ۱۲) اگر شخص مذکور کی صورت سے میاں بیوی جیسا تعلق رکھے تو سب مسلمانوں خصوصاً ارشدہ داروں پر لازم ہے کہ اس کا بائیکاٹ کر دیں اور وہ بھی گتہ نگار ہوں گے۔ قال اللہ تعالیٰ واما بیعتھا الشیطان فلا تعد بعد الذکر فی مع النکاح (الغنائین دفعہ ۳۴) هذا ما اعتدی و هو تعالیٰ اعلم بالصواب

کمال الدین احمد لاہوری  
۱۹ ذی القعدہ ۱۳۰۲ھ

## مسئلہ

از عبد الرشید مقام دپوسٹ القاتل منجھ ضلع فیض آباد (روٹی)

ایک شخص نے اپنی بیوی کے بارے میں کہا کہ تیرا کہہ لو اپنا اعتقاد کرو۔ جاؤ چھوڑ دیا ہوں اب نہیں رکھوں گے تیرا کہہ لو دیکھ لو دیکھ لے۔ تیرا کہہ دے رہا ہوں۔ تیرا ارشہ ختم ہو گیا ہے۔ تجھے چھوڑ دیا ہے۔ تم کہیں اپنا اور دیکھو۔ ہم سے تیرا کہہ لے لو۔ میں تیرا کہہ نہ سکا ہوں۔ دے رہا ہوں۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ مذکورہ شخص سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر واقع ہوئی تو کونسی طلاق؟ جواب تحریر فرما کر عند اللہ رہا ہو۔

## الجواب

ابنہ ملازم شوہر اول کے لئے طلال نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ (دفعہ ۱۲) و هو تعالیٰ اعلم بالصواب

کمال الدین احمد لاہوری  
۱۹ ذی القعدہ ۱۳۰۲ھ

**مسئلہ** از عبد الرؤوف قادری رضوی موضع ایہ۔ اسد اللہ شکر علیہ السلام

نہ ہوا لکھا نہیں ہے اس نے اپنا بیوی ہندہ کو ایک طلاق مضمون پر مشکل طلاق نامہ لکھا یہ لکھانے کے بعد شروع سے آنحضرت طلاق نامہ کوڑھوا کر سامنے اس طلاق نامہ پر اپنا نشان لکھ کر ثابت کیا۔ طلاق نامہ میں میں حرمت کے ساتھ قتلے تحریر کیا کہ ہندہ کو طلاق کیا، ہندہ کو طلاق دیا، ہندہ کو طلاق دیا اس صحت میں کوئی طلاق واقع ہوئی وہ جواب عطا فرما کر ہندہ فارسی فرماتیں۔

**الجواب** اگر ہندہ زید کی مدخلہ ہے تو صحت مسئلہ میں اس کی بیوی پر طلاق مطلقہ واقع ہو چکی کہ اب بغیر طلاق شوہر اول کے نئے طلاق نہیں قال اللہ تعالیٰ فان خلعتا فلا یحل لہما من بعد حتی یتکلیا نہ حجتاً بخبر لا دلت (۱۳) هذا ما اطلعہ علیہ والعلوہ بالحق عندنا عندنا تعالیٰ وسو لہ وجہ شانہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم

بہار الدین احمد دہلوی  
بیم حکم الحرام

**مسئلہ** از نظام اللہ بر سوہیا۔ پوسٹ پورہ پورہ۔ ضلع گوردکپور

عظیم الشان بقی شادی عدالت کی لڑکی زینب الفار سے کی رہتی ہوئے میں جگر اپنا ہوا عظیم اللہ سے آپ صاحب علی نے کچھ روپے عدالت سے بطور قرض لیا تھا اسے سے لکھا کہ یہی جگر نے کاسب بنا عدالت نے کہا چینی لڑکی تھا اسے یہاں نہیں بھیجیں گے تو عظیم اللہ نے کہا ہم طلاق دیدیں گے عدالت کے ساتھ چلیں وہاں میں پانچ آدمی بات میں اور شامل تھے جو وہاں خرقہ کے طوق لہتے عدالت نے کہا اول تو ایسا نہ کرو اور اگر نہیں مانتے تو تو طلاق شہ ساتھ سے لوگ بھی موجود تھے اسے میں عظیم اللہ نے کہا طلاق دیتا ہوں اور جواب لکھتا ہوں یہ کہہ کر کاغذ نکال کر کھینچ لگا۔ کہنے کے بعد عظیم اللہ نے زینب کو لکھا کہ زینب دیداد جواب کا کاغذ لے اسے جن ساتھیوں نے کہا کہ کیا زینب کو نہیں دیا ہائے کا تو عظیم اللہ نے طلاق نامہ کا کاغذ پھاڑ ڈالا۔ یہ نہ معلوم جو مسکا کہ کیا لکھا تھا۔ کیونکہ موجود آدمی سب جاہل آلت نہ تھے۔ دوسری بات یہ کہ کاغذ عظیم اللہ کے ہاتھ ہی میں تھا اور وہیں ختم بھی ہو گیا۔ اب تو خدا ہی جانتے ہے کہ کیا لکھا تھا یا کھینچ لگا ہائے اس کے بعد عدالت کے بڑے بھائی امالت نے صلی کی اور کہہ کہ عظیم اللہ کان پکڑیں اور توبہ کریں تو ہم لڑکی کو نہ صحت کر دیں گے مگر عدالت راضی نہ ہوئے عظیم اللہ نے کان پکڑ کر توبہ کیا تو اسے اس نے اس پر ہاں ہونے عدالت کی لڑکی زینب کو نہ صحت کر دی کہ نہ عدالت بہت غریب اللہ صحت اہم میں سال کے بعد اب چیراں بیوی میں نہا نہ جو مسکا لڑکی شوہر کے برابر سے مل آئی اور عدالت کے پاس ہے

اب جنھوں نے بھی اتنا ہی اسات و بی دوسری جگہ کر دینا چاہتے ہیں اور بغیر جواب لئے کے کیا ہے کہ دو ہفتہ میں دوسرے شوہر کے حوالہ کر دیں گے عظیم الشان جواب دینے پر تیار نہیں مگر تیار ہوتا ہے تو کافی رقم لکھتا ہے عادت بالکل عجیب ہے دے نہیں پاتے کسی مالیات میں بتایا جائے کہ کھلا طلاق ہو گیا کہ نہیں اگر چاہیے تو دوسرا نکاح کر دیں یا نہیں ہاں اگر نہیں ہوا تو کون سا طریقہ اختیار کیا جاوے؟

## الجواب

صورت مستفہ میں عظیم الشان سے پوچھا جائے کہ اس نے کاندھ میں کیسی طلاق کی تھی مگر طلاق منقطعہ یا تین طلاق کی تھی اور عورت نے خود تھی تو طلاق منقطعہ واقع ہوئی بغیر ملازم عظیم الشان کے ساتھ رخصت کرنے کے سبب اسات نیز زب النساء عظیم الشان اور جو لوگ اس شخص سے راضی تھے سب لوگ ملازمہ توبہ واستغفار کریں۔ اور اس صورت میں بغیر طلاق زب النساء کا دوسرا نکاح کر سکتے ہیں۔ اگر زب النساء عظیم الشان کے خلاف نہیں تھی تو خواہ کاندھ میں کچھ بھی لکھا ہو اس کے اس جملے سے کہ میں طلاق دیتا ہوں ایک طلاق یا تین واقع ہوئی اور اس صورت میں بھی مذکورہ بالا شخص کے سبب توبہ کریں۔ اور طلاق حاصل کرنے کی ضرورت نہیں۔ دوسرا نکاح کر سکتے ہیں۔ اور اگر زب النساء عظیم الشان کی خود تھی اور اس نے کاندھ میں ایک یا دو طلاق لکھی تھی یا کسی طلاق لکھی تھی بتانا نہیں ہے تو اس صورت میں طلاق ترمیمی واقع ہونے کا حکم کیا جائے گا لیکن جب کہ عدت گزرنے سے بغیر زب النساء رخصت ہو کر عظیم الشان کے یہاں گئی تو رجعت ہو گئی۔ اس صورت میں اب طلاق حاصل کئے بغیر دوسرا نکاح کر نہیں ہو سکتا۔ اگر دوسرا نکاح کریں گے تو بائز نہ ہو گا۔ اور نکاح کرنے والے محمد کا رستہ مستحق عذاب ناہوں گے اور مسلمانوں پر ان کا بایز نکاح کرنا لازم ہو گا ورنہ وہ بھی گنہگار ہوں گے۔ ہذا ما عندی والعلوہ بالحق عند اللہ تعالیٰ و ما سئلہ جمل جلالہ واد

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جلال الدین احمد امجدی

۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۶ھ

## مسئلہ

از قمت دلا مشین باسٹریٹن۔ ای رلوے برجن گج ضلع گود گھوڑور۔ (دین)

محترم حضرت شیخ الحدیث قبلہ! السلام علیکم۔ گزارش خدمت ایسکہ ایک اہم مسئلہ فرما دیا کہ اعجاز النساء کے شوہر شمیم احمد ناگے پوتی ہستی مذاق کے طور پر کہتے ہیں کہ چونکہ ہمارے تعلقات میں کوئی خاص سدھار نہیں ہوا ہے اس لئے میں آپ کو خط کے ذریعہ طلاق بھیج رہا ہوں۔ طلاق کا مادہ تین بار کیا ہے نیز ایک بیٹک ڈرافٹ ایک ہزار روپے کا بطور ہرج دیا ہے اعجاز النساء کے ایک لڑکی کی عمر تین سال ہے وہ بچے فوت کئے گئے اور سات ماہ کا حمل بھی ہے ظالم اب بہت نادم اور پریشان ہے اور ہر صورت اعجاز النساء کو بلانا چاہتا ہے۔ طلاق کا مضمون اعجاز النساء نے نہیں پڑھا



ہے ان کے بھائی نے پڑھا اور اپنی ماں کو اشارہ کے ذریعہ بتایا کہ کیا واقعہ ہے ابھی تک اس کا علم اجماعاً انسان کو نہیں ہے  
وہی صورت میں وضاحت فرمیں کہ کیا طلاق پڑ گئی؟

## الجواب

اللہم ھدنا بہ تھام الحق والصواب صورت مستفرد میں اجماعاً انسان پر تین  
طلاق منقطع فرمیں۔ اور وہ ختم احمدی کے نکاح سے نکل گئی۔ اور ختم احمدی پر حرام جو گئی سب بغیر طلاق کر کے ختم  
ہے نہ کہ اس کا نکاح ہی نہیں ہو سکتا۔ شوہر جب طلاق دیسے تو عورت اس کو ہائے پانہ ہانے پر حالت میں طلاق  
پڑ جاتی ہے۔ اسی طرح محل کی حالت میں بھی طلاق پڑ جاتی ہے۔ اسی طرح مذاق کے طور پر طلاق دینے سے بھی طلاق پڑ  
جاتی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

محمد شفیع الداعی عفی عنہ  
محکم الدیث والعلوم ایضاً الرسول برکات شریف علیہ وسلم  
۲۱ شوال الحکم ۱۲۹۱ھ

## مسئلہ

از محمد حبیب محمد ثانی۔ بمجلد اولہ۔ باب استحسان۔

محمد یونس نے اپنی برادری کی تجارت کے صلہ کو ایک خط لکھا جس میں اس نے اپنی بیوی کے متعلق تحریر کیا کہ میری  
شادی خلیلہ نامہ سے ہوئی ہے اور اس کی وجہ سے میرا گھر تباہ و برباد ہو رہا ہے میرے دونوں بھائی ایک تو یہاں ہیں جن کا نام  
محمد احمد ہے اور دوسرے بھائی چچا کہتے ہیں جن کا نام فرید محمد ہے تالاڑ ہیں اس نے مجھے تباہی سے بچا جائے  
آپ حضرت مجھے طلاق کی اجازت دیں۔ اگر آپ نے طلاق کی اجازت نہ دی تو تہذیب عدالت طلاق حاصل کر لوں گا  
اور ساتھ ہی محمد یونس نے ایک طلاق نامہ بھی لکھ کر لگ کاغذ پر لکھ کر بھیج دیا جو بعینہ نقل کما ہوا ہوں وہ بھی اسی الفاظ  
میں ہے۔

## نقل مطابق اصل طلاق

- (۱) میں محمد یونس ولد مرحوم حکیم غلام محمد تہہ دل سے زہیدہ بانو بنت محمد قاسم جمال الدین کو طلاق دیتا ہوں۔
  - (۲) میں محمد یونس ولد مرحوم حکیم غلام محمد تہہ دل سے زہیدہ بانو بنت محمد قاسم جمال الدین کو طلاق دیتا ہوں۔
  - (۳) میں محمد یونس ولد مرحوم حکیم غلام محمد تہہ دل سے زہیدہ بانو بنت محمد قاسم جمال الدین کو طلاق دیتا ہوں۔
- صورت مسئلہ مذکورہ میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور طلاق ہوئی تو کومسی جب کہ لڑکی ماں سے جو یہ کہہ کر بیان  
بیوی کے تعلقات قائم کرانے کہ زبان سے نہیں کہا اور بیعتہ مال کا استعمال کیا اس نے طلاق نہیں ہوئی اور وہی  
کما تھا دینے کی اجازت دے تو شرط سے نزدیک کیا حکم ہے بیان فرمایا جائے۔

## الجواب

صورت مسئلہ میں محمد یونس کی بیوی زبیرہ بانو پر طلاق مطلق واقع ہو گئی کہ  
تحریر سے بھی واقع ہو جاتی ہے اور یہی حال ہے بھی (رد المحتار) عالمگیری بہار شریعت) لہذا جو شخص یہ کہتا ہے کہ تحریر نہ  
سے طلاق نہیں واقع ہوتی وہ سمجھ لے کر ہے اور لازم ہے کہ اپنے قول سے رجوع کرے اور محمد یونس زبیرہ ایک مذکر  
سے لگ کر ہیں میان بیوی کے تعلقات ہرگز نہ قائم کریں اگر یہ لوگ ایسا نہ کریں تو حسب مسلمان ان کا بائیکاٹ کریں۔  
قال الله تعالى: وما يفتينهم الشيطان فلا تعجلوا بعد الذم كرى مع القوم الظالمين الآية۔ وهو مطلق اعلم۔

جلال الدین احمد لاہوری

۲۹ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۹ھ

## مسئلہ

از عفت خاں مؤذن جامع مسجد شاہ آباد ضلع ہرودٹی (پونہ)

زبیرہ نے اپنی عفت سے معمولی تنکار کے بعد عفت کے کہنے پر یہ الفاظ تین بار اپنی زبان سے ادا کئے ہیں نہ بجا  
دیا۔ میر نے جواب دیا۔ میں نے جواب دیا۔ مالانکہ شوہر کا ارادہ اور نیت طلاق دینے کا نہیں تھا کہ شرعاً ان الفاظ کے  
کہنے سے طلاق واقع ہو گئی؟ اگر طلاق ہو گئی تو اب وہ عفت اس شوہر کے لئے کیسے طلال ہو گئی؟

## الجواب

جواب دینا اگر باں کے عاودہ میں طلاق کے الفاظ صریح سے سمجھا جاتا ہے کہ  
جب عفت کی نسبت اس کو پوچھا جائے طلاق ہی مفہوم ہوتی ہے تو نیک کی عفت اگر اس کی مدخلہ ہے تو اس پر طلاق مطلق  
واقع ہو گئی اگرچہ شوہر نے طلاق کی نیت نہ کی ہو اس لئے کہ صریح میں نیت کی ضرورت نہیں اور شوہر ایک وقت تین  
طلاقیں واقع کرنے کے سبب گنہگار ہو گا تو یہ کہ اسے اور اب بغیر طالع عودت مذکورہ شوہر اول کے لئے طلال نہیں۔  
بہار شریعت حصہ ہفتم ص ۲۱ پر ہے کہ صریح وہ ہے جس سے طلاق مراد ہو نا ظاہر ہو اکثر طلاق میں اس کا استعمال ہوا اگرچہ  
وہ کسی زبان کا لفظ ہو اھر۔ ماظہری والی والعلیہما تحقیق عند اللہ تعالیٰ وہ مسئلہ حاضر شدہ مدعی، مدعى، تعلق علیہما

صلو

جلال الدین احمد لاہوری

۲۸ ربیع الاولیٰ ۱۴۰۰ھ

## مسئلہ

از عفت علی موذن آؤندہ پور ہاشمی ضلع بستی

عفت علی کی مدخلہ بیوی تعلیم انصار اپنے بیکے میں تھی تو عفت علی نے ایک طلاق نامہ ان فقہوں کے ساتھ کہ  
تعلیم انصار کے باپ کے نام بلدیہ ڈاک روانہ کیا مگر وہ طلاق نامہ تعلیم انصار کے باپ کو نہیں ملا اور عودت کا واسطہ  
ہوا۔ بی ظاہر ہوتا ہے تو ایسی صورت میں عفت پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ طلاق نامہ کے الفاظ تین ہیں کہ میں ہوں

وہ اس کے درگئی میں تہاری لڑکی کو طلاق دیتا ہوں۔ طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں۔ اسی صورت میں  
محبت علی اگر بعد از اس کو رکھنا چاہے تو اس کے لئے شریعت مطہرہ کا حکم ہے بیان فرمائیں؟

**الجواب** طلاق نامہ عورت کے باپ کو ملے یا نہ ملے اور عورت ماملہ ہو یا عاملہ نہ ہو  
ہر صورت تعلیم النساء پر طلاق مغلطہ واقع ہو گئی کہ اب بغیر طالعہ وہ محبت علی کے لئے طلال نہیں قال اللہ تعالیٰ فان  
طلقها فلا تحل لامن بعد حتی تنکح نساً وجا غیوہ الا یہ دیارہ عدم متکوع ۱۳ عورت اگر ماملہ ہے تو اس کی عدا  
بیم برادر ہو تب یہ بیکر پیدا ہونے سے پہلے اس کی حالت ختم نہ ہوگی۔ قال اللہ تعالیٰ واولات الاحمال اجلھن من  
سجلھن الا یہ دیارہ ۱۸ وسموہ طلاق طلال کا مطلب یہ ہے کہ عادت گذرتے کے بعد عورت دوسرے سے صحیح  
نکاح کرے دوسرا شوہر اس کے ساتھ چھتری کرے پھر اگر وہ طلاق دینے یا سہرائے تو پھر دوسری عادت گذرنے کے  
بعد پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔ اگر دوسرے شوہر نے بغیر چھتری طلاق دیدی تو پہلے شوہر سے نکاح کرنا حرام  
ہے ہرگز نہ کرنا کہیں۔ اور تین طلاق ایک وقت دینے کے سبب محبت علی کو بیکر چھرا طالعہ تو یہ واستغفر کرے۔  
وہو تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد لاہوری

۱۴۹۹ھ

**مسئلہ** از حمام الدین شاہ مونس علی صلی علیہ وسلم

زید نے اپنی بیوی سلمہ پر بے انتہا ظلم کیا۔ سلمہ اپنے نیکہ علی آئی۔ سلمہ کا بیان ہے کہ اس کے شوہر نے اسے چار  
پانچ مرتبہ طلاق دی ہے۔ مگر عورت کے پاس طلاق کے بارے میں کوئی گواہ نہیں ہے۔ اور شوہر طلاق دینے کا قصد  
نہیں کرتا تو اس صورت میں سلمہ کیا کرے؟

**الجواب** سلمہ اگر اپنے شوہر زید کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی ہے اور شوہر طلاق دینے کا  
اقرار نہیں کرتا ہے تو سلمہ بغیر کسے اور یا تو جس طرح بھی ممکن ہو اس سے طلاق حاصل کرے کہ جب عورت کے پاس کوئی  
گواہ نہ ہو تو صرف اس کا بیان کہ میرے شوہر نے مجھے پانچ مرتبہ طلاق دیدی ہے فضول ہے۔ یہ تو کہ شوہر اقرار نہ کرے  
اور سلمہ کو طلاق دینے کا یقین ہے تو جس طرح بھی ہونے کے درمیان وہ میرے چھرا طالعہ حاصل کرے اگر اس  
طرح بھی نہ چھوٹے تو میرے بھی ممکن ہو اس سے دوسرے۔ وہو تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد لاہوری

۱۵۰۰ھ

**مسئلہ** از انصار الحق انصاری پوسٹ و مقام نندور ضلع سیاحی۔

ہندو کی شادی زید کے ساتھ ہوئی تھی اور وہ اپنی زندگی بسر کر رہے تھے اب ہندو زید کے ساتھ بچے کے لئے تیار نہیں ہے اور ہندو کے گھر والے کہتے ہیں کہ زید نے طلاق دیدی ہے لیکن یہ بات ہندو خود نہیں کہتی ہے اور ایک آدمی کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ زید نے مجھے کہا تھا کہ میں نے ایک طلاق ختم کے پانچ میں دیا تھا اور ایک طلاق بھی اور پچھتہ میں بتاتا ہے اور زید کہتا ہے کہ میں قسم کھاتا ہوں کہ میں نے طلاق نہیں دی ہے تو اس صورت میں کس کی بات مانی جائے گی زید کی یا گواہ کی۔ جو گواہی دینے کے لئے پکارے گا قرآن ہے لیکن ساتھ ہی دو چور ہے اور چوری میں پھنسا گیا ہے لیکن قرآن کے کرشمہ کیا کہ میں نے چوری نہیں کی بعد میں بتایا کہ میں نے ہی چوری کی تھی اور نہ نماز کا پابندی ہے اور جھوٹ بھی بولا ہے تو اس صورت میں اس گواہ کی بات مانی جائے گی یا نہیں؟ اور گواہوں کا ایک تو جواز مذکور ہے اور دوسرا کوئی اور ہے اب دو گواہوں کے سامنے بھی زید کہتا ہے کہ میں قرآن کے کرشمہ کھاتا ہوں کہ میں نے طلاق نہیں دی ہے تو زید کی بات مانی جائے گی یا دونوں گواہوں کی؟

**الجواب** دوسرا ایک مرد اور دوسری جو متقی اور پرہیزگار ہوں ان کی گواہیوں سے طلاق ثابت ہوگی ایک شخص کی گواہی سے اگر نہ ہوگی اگرچہ وہ کتنا ہی جرات منی ہو پر گواہی کا لہذا شخص مذکور جو گواہی دیتا ہے اگرچہ وہ حافظ قرآن ہے لیکن نماز کا پابندی نہیں اور جھوٹ بھی بولتا ہے تو اس کے ساتھ دوسرا متقی بھی ہو تب بھی طلاق ثابت نہ ہوگی اور شوہر اگر طلاق دینے کا انکار کرتا ہے تو بعد قسم اس کی بات مانی جائے گی حدیث شریف میں ہے **الْبَيْتَةُ عَلَى الْمَدِينَةِ وَالْيَعِينُ عَلَى مَنْ اسْتَكْرَمَ**۔ شوہر اگر جھوٹی قسم کھائے گا تو اس کا وبال اس پر ہوگا اور ہندو اگر جاتی ہے کہ شوہر نے اسے ایک یا دو طلاق بائن دی ہے تو اسے تجدید نکاح پر مجبور کرے اور اگر جاتی ہے کہ اس نے تین طلاقیں دی ہیں تو جس طرح بھی ہو سکے اس سے دوسرے یا طلاق حاصل کرے۔ **وَهُوَ عَلَى غَلَطٍ**

جلال الدین احمد مجیدی

تہا

۲۵ فروری ۱۳۳۵ھ

**مسئلہ** از لیت محمد حسن انصاری۔ پوچھ پچھا اتری ہاؤس سداہارتہ کٹر

زید نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر آج یکے علی گئی تو تم کو طلاق دے دوں گا اور اپنی ماں سے بھی کہہ گا اگر یہ آج یکے علی گئی تو اس کو طلاق دے دوں گا گندی کی بیوی میں کس میں روز یکے نہیں گئی لیکن اس کے سینے سے جانے کے باوجود زید نے اپنی ماں سے بیوی کی طرف اشارہ کر کے کہا یہ کیوں نہیں چوکی ہے اس کو میں نے طلاق دے دیا ہے اور بیوی کی بھی

مطالب کیا کہ کیوں بیٹھی ہوئی ہے تم کو میں نے طلاق دے دیا۔ لہذا گزارش ہے کہ اس کا مکمل جواب دیں کہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اور ہوئی تو کون سی ہوئی؟

**الجواب** صورت مسئلہ میں ہر مرد حق استغنیٰ عنہا ہے۔ طلاق رجعی واقع ہوئی۔ شوہر عدلت کے اندر عدلت کے مرضی کے بغیر رجعت کر سکتا ہے اور بعد عدلت رجعت کی مرضی سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔ طلاق کی ضرورت نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ الطلاق مہلک نفسا، بمعروف و بقبح بالاحسان (پہ) (۱۶) و قد تعالیٰ اعلم و علیہ التمسوا حکمہ۔

جلال الدین احمد الامجدی  
۱۴ ربیع الآخر ۱۳۱۱ھ

**مسئلہ** از محمد صدیق خاں بڑھرا ضلع بسبی (پوئی)

نیک کی شادی ہندو سے ہوئی دو رات کے لئے ہندو اپنے شوہر نیک کے گھر میں تو فیہ نے کہا کہ فلاں فلاں مسلمان نہیں لائی تو ہندو نے کہا کہ میرے بہن دیں گے تب میں لاؤں گی ورنہ نہیں تو فیہ نے کہا کہ میرے یہاں مت آنا اس پر آپ میرا تعلق تم سے منقطع ہے جس میں نہیں کہہ سکتی یہی لفظ فیہ نے پایا پھر ترہ کہا کہ میرا اس کو لایا گیا یہاں تک کہ کافی لوگوں نے سہا لیا مگر وہی لفظ کہتا ہے کہ میں سفاس کو لایا تھا۔ اب نہیں کہہ سکتا۔ قلم ہندو نے کہ اس جانا نہیں چاہتی ہے اور نہ وہ لے جانا چاہتا ہے وہ چروم ہی لفظ کہتا ہے کہ میں نے اس کو چھوڑ دیا اس لئے تب ہندو بغیر طلاق کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ اس مسئلہ کے بارے میں شریعت کا حکم کیا ہے؟ شریعت مطہرہ کے مطابق حکم صادر فرمائیں۔

**الجواب** صورت مسئلہ میں نیک کی بیوی ہندو پر طلاق واقع ہو گئی۔ عدلت گزارنے کے بعد وہ کسی نئی شریعہ العقیدہ سے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ دھرم جہان اعلم بالصواب

جلال الدین احمد الامجدی  
۱۴ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ

**مسئلہ** از مبارک حسین قادری ہوا ضلع بسبی۔

نیک کی بیوی زینب ہے لیکن زینب ایک ہندو کا فر کے ساتھ فرار ہو گئی اور اس کے ساتھ ہندو ہو گئی۔ نئی مٹو اور اب پھر وہ مسلمان بنا چاہتی ہے اور دوسرے کے ساتھ شادی کرنا چاہتی ہے۔ قلم ایسی صورت میں شوہر اول سے طلاق لیا جائے گا یا نہیں؟ بیساف ہو حضور محمد پر فرما دیں۔

## الجواب

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز فاضل رضویہ جلد  
پہم مسئلہ میں تحریر فرماتے ہیں: اگر عورت معافانہ میں کی ہو گئی۔ دینی مرتد ہو گئی اور مرد متقی رہا تو نکاح کو نسیخ  
نہ ہوا۔ علیٰ ساقی النواہر وحققنا کہ الاختفاء بہ فی عقد النکاح ان فی فسادنا۔ مگر مرد کو اس سے قربت حرام ہو گئی  
جب تک اسلام نہ ملے آئے لائن المہرتلہ لیست باہل ان یطأھا مسلما وکافرا واحدا ان ساءل کی تحقیق  
مذاہر فہم میں ہے انتھی ملاحظہ اس سے معلوم ہوا کہ صورت مستفسرہ میں طلاق ماحصل کن حاضر وکی ہے۔ پھر اگر  
مذکورہ ہے تو بغیر عدت دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی دھونعانی ورمسونہ الا علی اعلمہ

جلال الدین محمد الامجدی

بکرم الحبیب ۱۵۹ھ

## مسئلہ

از نظام ثوث مدرسہ رضویہ اشرفیہ میں العنوم گوڑیہ بازارہ ضلع سی  
عروسے نفی جملہ استعمال کبلہ سی خداوند قدوس جل جلالہ کی شان افدس میں کیا کہ احقر جو ہے دھونع ہائشہ  
معدنہ ص ۱۳۱ اس نفی جملہ سے غور و ککاح اس کی بوی سفید سے تو پایا نہیں ہے اور اس کی بیعت ہر قرار دی یا ختم  
ہو گئی ہے (۲) عروسے مذکورہ بالا نفی جملہ کی اس کے بیڑیہ کو اطلاع ہوئی لیکن اس اپنے عروسے کو ہر قرار دست اوبہ  
کی تحقیق نہ کی ایک عالم نے عروسے کو توبہ تصدیہ اسلام تصدیہ نکاح و تصدیہ بیعت شرعی کا حکم دیا پہلے تو عروسے کو کہا پھر کیا مسلمان  
کے دبا سے متاثر ہو کر اور اپنے بیڑیہ کے کہنے پر توبہ تصدیہ اسلام کیا پھر جب عروسے کو گوں نے تصدیہ نکاح کا مطالبہ  
کیا تو اس نے جواب دیا کہ میرے بیڑیہ نے تصدیہ نکاح اور تصدیہ بیعت سے روک دیا ہے اور کہا ہے کہ نکاح اور بیعت  
ہر قرار ہے گھر رنے کی ضرورت نہیں ہم لوگ فقیری لائق کے آدمی ہیں شریعت پر اتنا کہاں عمل کر سکتے ہیں فقیری  
اور شریعت میں بہت دوری ہے دعا فٹ طلب اس یہ ہے کہ مذید کا کھلے مرتد کے نکاح کو ہر قرار دینا اور تصدیہ نکاح  
سے روک دینا اور شریعت کو فقیری سے دور ٹھہرانا شرما کیسا ہے اور ید بر شرما کی حکم ہے ان حالات میں مذید کو نکاح  
کا نام نہانا اور اس کے باوجود بیعت ہونا کیسا ہے

## الجواب

(۱) مسئلہ مذکور سے غور و ککاح اس کی بوی ہند سے ٹوٹ گیا اور اس کی  
بیعت ختم ہو گئی دھونعانی اعلمہ۔

(۲) خدا کے تعالیٰ کو چور کہنے والے کے نکاح کو ہر قرار دینا اور تصدیہ نکاح سے روک دینا اور شریعت کو فقیری  
سے دور ٹھہرانا گمراہی ہے نہ تصدیہ حب اور گمراہی ہے اس کو نماز کا نام نہانا اور اس سے بیعت ہونا جائز نہیں۔

واللہ اعلم

جلال الدین احمد الامجدی  
۲۰ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ

## مسئلہ از رشید احمد سکس پور ہمارے ضلع کوٹہ (دیوبند)

نہ نے اپنی بیوی ہندہ کو جگہ کے درمیان صرف ایک مرتبہ کہا کہ تجھے طلاق ہے اسے میں ہندہ طلاق کہتا ہوں۔ یہی تیری کے ساتھ رہنے کے لیے تھی۔ نہ وہ اس سے اپنے گھر آیا۔ یہ واقعہ ہندہ کے بچے میں واقع ہوا۔ تو وہ ہندہ گندگی اس پر نہ ہندہ کو کہنا چاہتا ہے اور وہ رہنا چاہتی ہے۔ تو دریافت طلب امر ہے کہ ہندہ پر اس ایک دفعہ طلاق سے کوئی طلاق واقع ہوئی۔ اور نہ یہ کس صورت میں رکھ سکتا ہے اور نہ شرع کا حکم فرمائیں؟

## الجواب

اگر واقعہ ایسا ہی ہے جیسا کہ سوال میں ظاہر کیا گیا ہے اور غلط بیانی سے کام نہیں لیا گیا ہے یعنی نہ نے صرف ایک ہی مرتبہ کہا کہ تجھے طلاق ہے تو عدول ہونے کی صورت میں ایک طلاق رجعی واقع ہوئی۔ اس صورت میں عدلت کے اندر رجعت کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ طلاق مہلتان فلسا لست جمعہ دفعہ وحقہ بیع مباحصا (دفعہ ۳۵) اور اگر عدلت گندگی تو ہندہ کی مرضی سے ہر کے ساتھ عدول کا حکم کر سکتا ہے۔ عدول کی ضرورت نہیں اور اگر عدول نہیں ہے تو ایک طلاق بائن واقع ہوئی اس صورت میں رجعت نہیں کر سکتا۔ اس صورت کی مرضی سے ہر کے ساتھ عدول کا حکم کر سکتا ہے۔ وحوصلہ علی السطح۔

جلال الدین احمد الامجدی  
۲۰ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ

## مسئلہ از عبداللہ پور کھر مٹوا نو گڑھ ضلع بستی (دیوبند)

نہ نے اپنی بیوی ہندہ کو عدول خود اپنی زبان سے دوران جگہ خاصہ میں اگر طلاق دی اور پس کہا کہ اسے ہندہ تو تمہارے طلاق دیتا ہوں۔ اسے ہندہ کہہ کر طلاق دیتا ہوں اور اس کے لیے کہ وہ نہ مٹوئی ہادیہ کے طلاق معلقہ نہ کر دے۔ نہ کہ مال نہ اس کا منہ دبا دیا اس طرح بات ختم ہو گئی۔ نہ کہ کہنا ہے کہ میری نیت صرف عدول کی تھی۔ طلاق دینے کا قطعہ کوئی ارادہ دل میں نہ تھا اور میں اس خیال میں تھا کہ عدول طلاق دینے نے طلاق پڑی ہی نہیں۔ ان کے منہ دبانے وقت اس کی زبان تیسرے طلاق کی کوئی آواز نہ تھی اور نہ وہ بولنے والا تھا۔ اس صورت میں ہندہ پر کسی قسم کی کوئی طلاق ہوئی یا نہیں؟ یہ واقعہ باوجود درست کے اعتبار سے ۲۸ سے ۳۰ عمر تک یا اس کے پہلے ہندہ نوں کا ثابت ہوا ہے اس طرح اگر کسی قسم کی طلاق ہوئی تو عدلت کی مدت ختم ہو گئی۔

یا ہونے والی ہے یا نہ نہیں حالات مشکوک ہیں اس صورت میں طلاق کی مدت کو کیا باد کیا جائے۔

**(نوٹ)** بعد طلاق جو فریضہ ہندہ کو دی، دونوں میں میاں بیوی کا رشتہ بھی قائم رہا اور دونوں میں باہم کسی طرح کے دیوار نہ تھے البتہ فریضہ زبان سے رجوع نہ کیا تھا جواب شرعی سے یہ مدت کی مدت کے بابت مطلع فرما کے زیبا اور ہندہ کا مسئلہ حل فرمادیں۔ اللہ رب العزت ابرہہ عظیم عطا کرے گا۔

**الجواب** بعد از طلاق ان صاحب صورت مستغفرہ میں اگر واقعی تیس دن صرف دوبارہ کہا کہ میں طلاق دیتا ہوں اور عورت مدخولہ ہے تو وہ طلاق رجعی واقع ہوئی۔ اس صورت میں فریضہ کی مدت گذرنے سے پہلے ہندہ سے جہت کر لی یا شہوت کے ساتھ بوسہ لیا تو رجعت ہو گئی اگرچہ رجعت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ لفظ سے رجعت کرے اور رجعت پر دو عادل شخصوں کو گواہ بھی کرے۔ اور اگر مدت گذرنے سے پہلے کسی لفظ یا جہت سے رجعت نہ کی تو بعد مدت عورت کی رضا سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے طلاق کی ضرورت نہیں اور اگر تین طلاق دی ہے تو عورت پر طلاق منقطع واقع ہو گئی اس صورت میں بغیر طلاق شہراول کے نئے طلاق نہیں صورت لگ سکتا ہے تو اس کی علت وضع محل ہے اور طلاق والی عورت اگر نیا لفظ یا پچھن سالہ ہے تو اس کی علت تین ماہ ہے اگر مطلقہ حاملہ نیا لفظ یا پچھن سالہ نہیں ہے بلکہ تین سالہ ہے تو اس کی علت تین چھ ماہ ہے خواہ تین چھ سالہ تین سال یا اس سے زیادہ میں آئیں۔ جیسا کہ پارہ دوم رکوع ۱۲ میں ہے **وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَلْفٍ ثَلَاثَةَ شَهْرٍ** اور عوام میں جو مشہور ہے کہ طلاق والی عورت کی علت تین مہینہ تیرہ دن ہے تو یہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے جس کی شروع میں کوئی اصل نہیں۔ واللہ تعالیٰ دس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جلال الدین احمد امجدی  
ک  
آرٹھادی الاولیٰ ۱۳۱۳ھ

**مسئلہ** مسئلہ عثمان غنی دلہ شکرانہ منوع راج مثل خرد و فہرہ گدی صلح گور کچھور  
فریضہ یعنی مدخولہ بیوی ہندہ کو طلاق دی پھر اس کی تحریر بھی لکھ دی۔ لفظ طلاق درج ذیل ہیں۔ میں اپنی خوشی و رضا مندی سے اپنی عورت کو طلاق دے رہا ہوں اور کاغذ پر لکھ دیتا ہوں تاکہ وقت ضرورت الم و ریاض طلب امر ہے کہ صورت مسئلہ میں کون سی طلاق واقع ہوئی نیز فریضہ رجعت کر سکتا ہے یا نہیں؟

**الجواب** صورت مسئلہ میں برصغیر متفق فریضہ کی بیوی ہندہ پر ایک طلاق رجعی واقع ہوئی لہذا فریضہ کے اندر ہندہ کی رضا کے بغیر بھی رجعت کر سکتا ہے اور بعد مدت ہندہ کی رضا کے نکاح



کر مکتبہ ہے دعوہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

جمال الدین احمد اجدادی

۱۳۸۱ھ

## مسئلہ

از ذریعہ محمد منکب اور کوئٹہ

بہرہ کی منکوحہ بیوی (ہندہ) بغیر اپنے شوہر مذکور سے طلاق لئے ہوئے تک غیر مسلم کے ساتھ فرار ہو گئی اور اس کے ساتھ اپنی شادی کر لی اور اس کے مذہب میں بلاشبہ داخل ہو گئی حالت گزشتہ تقریباً ایک سال تک یہی اس کے ہندو افعال کفریہ سے تابع ہو کر اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صدق دل سے پڑھ کر مسلمان ہو گئی اب وہ اپنے شوہر اول کے پاس یہ متقدم اقرار دیتا چاہتی ہے ایسی حالت میں وہ دوبارہ نکاح کرے گی یا بغیر دوبارہ نکاح کے نکاح ہے یا اگر کسی دوسرے مسلمان سے شادی کر لی جائے تو وہ اپنے شوہر مذکور یعنی انیس سے بغیر طلاق لئے شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟

## الجواب

بعون اللہ العالیٰ اگر ماؤنہ تعالیٰ صورت مرتد ہو جائے تو شوہر پر وہ حرام مندرجہ ہو جائے گی لیکن اگر اس سے نکاح نہیں تو لے گا۔ اسی لئے دوبارہ اسلام قبول کرنے کے بعد کسی دوسرے مسلمان سے نکاح نہیں کر سکتی بلکہ اپنے پہلے شوہر کے ساتھ رہنے پر مجبور کی جائے گی۔ صورت مسئلہ میں جب کہ ہندو بظلم قتالی مسلمان ہو گئی ہے تو اس کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنے شوہر اول کے ساتھ رہے اور دونوں کے درمیان نکاح حبر دیا جائے یا اگر شوہر اول ہندہ کو اپنی زوجیت میں رکھنے پر تیار نہ ہو تو وہ ہندہ کو طلاق دیکھے۔ عدت گزارنے کے بعد ہندہ جس نئی مسلمان سے چاہے نکاح کر سکتی ہے درحقیقت اس شادی سے پہلے ہی وہ مسلمان بن چکی ہے بعد ماہ العرقہ ہندو تھانہ جزاۃ تعینا ایسی نئے کے علماء کرام نے (فقہ امتداد ذلک کو) روکے اور (احکام شریعہ) سے اس کو روک دیکھنے کے لئے فتویٰ دیا کہ ماؤنہ تعالیٰ صورت مرتد ہو جائے تو اس سے نکاح نہ لے لے گا بحوالہ لاق مسئلہ ۱۱۱ میں سب سے بعض شائخ طے و صرح و افق بعد ماہ العرقہ بدو تھا حال باب المعصیۃ یا فی حلیۃ تخلص منہ یعنی اور مرتد کے بعض علماء نے صورت کے مرتد ہو جانے سے نکاح فیہ ہونے کا فتویٰ دیا ہے تاکہ نصیحت اور شوہر سے چھکار دینے کے جملہ کا دائرہ بالکل بند ہو جائے حاشہ فتاویٰ رمونیہ جلد اول ص ۳۹ میں ہے اب فتویٰ اس پر ہے کہ مسلمان صورت مرتد ہو کر بھی نکاح سے نہیں نکل سکتی وہ دستور اپنے شوہر مسلمان کے نکاح میں ہے۔ مسلمان ہو گیا یا اسلام دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی تا۔ واللہ رسولہ علیہ وسلم جلاکذا و علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نور محمد نقادوری

۱۳۸۹ھ

۱۳۸۹ھ

## مسئلہ از نور الحسن شاہ پٹواریا (ذبیح)

احمد نے اپنی بیوی کو طلاق لکھ کر چھپائی پر رکھ دیا۔ اور کہنے لگا کہ ہم طلاق دے گئے لوگوں نے احمد کو سنا اور طلاق نہ اس کے بھائی کی پاکٹ میں رکھ دیا تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اور اب وہ رجعت کر سکتا ہے؟

**الجواب** صورت مسئلہ میں احمد نے جس وقت طلاق لکھی یا دوسرے کو لکھے یا حکم دیا ہی وقت اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو گئی الا شبہ و التامیٰ میں ہے الکتب کا الخطاب احد۔ اگر توبہ ہے تو بعد عدت اور غیر مردخولہ ہے تو بلا عدت دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔ اور تا وقتیکہ طلاق نامہ کے الفاظ کا ظاہر نہ کیا جائے رجعت کے صحیح ہونے نہ ہونے کا حکم نہیں بتایا جاسکتا کہ ہر شق کا حکم بتانا خلاف مصلحت شرعی ہے۔ حکمدار الامام احمد رحمہ اللہ یقول فی المجیز: الفخامس من الفتاویٰ النونیة وهو تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد امجدی  
تبہ

## مسئلہ از محمد صنیف ساکن دیوبند یا پوسٹ بھیج ضلع دیوبند

عورت تین چار سال سے اپنے بیکے میں ہے اس کا بیان ہے کہ شوہر نے مجھے بیٹ پہلے طلاق دیدی ہے۔ اور دوسرے کئی لوگوں کا بھی بیان ہے کہ شوہر نے ان لوگوں سے کہا ہے کہ ہم نے اپنی بیوی کو چھوڑ دیا ہے اور اس نے دوسرا نکاح بھی کر لیا ہے تو عورت بھی دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

**الجواب** طلاق کے بارے میں عورت کا بیان قابل اعتبار نہیں لہذا دو مادل مسلمانوں کے ملنے شوہر سے دریافت کیا جائے کہ اس نے طلاق دی ہے یا نہیں۔ اگر وہ اقرار کرے کہ اس طلاق دی ہے تو پھر پوچھا جائے کہ کب طلاق دی ہے۔ جب وہ طلاق دینا بتائے اس وقت سے عورت عین مہجوری آنے کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ اور اگر وہ دریافت پر خلاف کا اقرار نہ کرے تو جن لوگوں کے سامنے اس نے کہا ہے کہ ہم نے اپنی بیوی کو چھوڑ دیا ہے ان میں سے دو تہی پر بیہزار مسلمانوں کی تجویہی سے عندئذ شرع طلاق ثابت ہو جائے گی۔ فاسق و فاجر کی تجویہیوں سے طلاق ثابت نہ ہوگی۔ دھونچا لی اسلم۔

جلال الدین احمد امجدی  
تبہ

## مسئلہ از محمد ہر کھڑی پوسٹ تہتیاں ضلع گونڈہ (ذیونی)

زید کا نکاح ہندہ سے ہوا ہے۔ اب ہندہ کا باپ اس کو زہمت نہیں کرنا چاہتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ زید کے

باپ نے وہابی کی امامت میں جسد کی نماز پڑھی ہے جس سے نیک کے باپ کا نکاح ٹوٹ گیا اور نیک کا بھی نکاح ختم ہو گیا اور واقعی نیک کے باپ نے وہابی کے پیچھے نماز پڑھی لیکن ان کو یہ نہیں تھا کہ یہ شخص جو امامت کر رہا ہے وہابی ہے نادانستگی میں نماز اس کی امامت میں پڑھ لی جو اب طلبہ امر ہے کہ نیک کے باپ اور نیک کا نکاح شرعاً ٹوٹ گیا؛  
بیوقوف و جاہل

**الجواب** صورت مستفسر میں نیک اور نیک کے باپ کا نکاح شرعاً نہیں ٹوٹا۔ ہندو کے باپ کا قول غلط ہے۔ البتہ نیک کا باپ وہابی کے پیچھے نماز پڑھنے سے توبہ کرے۔ *هذا ما عني والحمد لله رب العالمين*  
جمال الدین احمد لاہوری  
۱۱/۱۱/۱۱۱۱  
۱۱/۱۱/۱۱۱۱

**مسئلہ** از عبد الرزاق انصاری۔ لہذا زارہ گورکھپور  
نیک نے اپنی بیوی ہندو کو اور فی الدین سے نکاح کر لیا اور تین مرتبہ طلاق دیا اس وقت وہاں گواہان موجود تھے یہ بیان حلف کے ساتھ ہندو دہی ہے اور معاملہ یہ بھی میں پیش ہوا۔ ہندو اپنے شوہر نیک کو تہذیب و تمدن کے ساتھ نبی کے گھر پہنچا آئی ہے۔ ہندو کا گھر کھیل میں کوئی گواہ موجود نہیں ہے۔ ماسی صورت میں عدو کے دوست و احباب نے عدو کے قطع تعلیق کر لیا ہے۔ البتہ ہندو کا عدو کے ساتھ نکاح درست اور کما تائینا جائز ہے کہ نہیں؟ شرعی رو سے اطلاع فرماتیں۔

**الجواب** صورت مسئلہ میں تاؤ کو تیکہ گواہان مادل سے ہندو کو اس کے شوہر کا طلاق دینا متحقق نہ ہو جائے صرف عدوت کے خاتمہ پر ان سے عند الشرع طلاق ثابت نہ ہوگی۔ اور عدو کے ساتھ اس کا دوسرا نکاح کرنا جائز ہوگا۔ لہذا ضرور لازم ہے کہ اس عدوت کو اپنے گھر سے نکال دے اور ملائیت توبہ و استغفار کرے اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو حسب مسلمان اس سے سلام و کلام اور ہر قسم کے اسلامی تعلقات بند رکھیں ورنہ وہ بھی گنہگار ہو جائے۔ قال اللہ تعالیٰ وما یستحبون الذین یفکون فلا یفکون بعد الذکر منی مع القوم الظالمین (دیکھ ع ۱۴)  
واللہ اعلم بالصواب۔

جمال الدین احمد لاہوری  
۱۱/۱۱/۱۱۱۱  
۱۱/۱۱/۱۱۱۱

**مسئلہ** از محمد یوسف منٹو جہان پست  
نیک نے اپنی بیوی ہندو کو نکاح کر لیا کہ ہم کو تم سے کچھ مطلب نہیں میں تم کو طلاق دیتا ہوں اس کے باپ سے

میں شرع کا کیا حکم ہے ؟ بیہودہ فلسفہ

**الجواب** اللہم ھذا فیہ الحق والصواب صورت مستفہر میں بہرہ صحتی زید کی بیوی زینب پر ایک طلاق رجعی واقع ہوئی اور زید کے اس جملے سے کہ تم کو تم سے کہہ سبب نہیں کسی قسم کی کوئی طلاق نہیں واقع ہوئی حکمذا قال صدق الشریعۃ فی یہا مشہدات ما خلا عن الفتاویٰ الشریعۃ اب اگر زید زینب کو اپنے نکاح میں رکھنا چاہتا ہے اور ایجا عدت نہیں ختم ہوئی ہے تو رجعت کرے اور اگر عدت ختم ہو گئی ہو تو زینب کی مرضی سے تھے ہر کے ساتھ دوبارہ نکاح کر سکتے ہذا اما عندی والعلیہ الحق عند اللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ جل جلالہ وعلیٰ الخوئی تعالیٰ علیہ وسلم۔

جلال الدین احمد لا محذور

۶ ربی الحکم ۱۳۸۶ھ

**مسئلہ** از میر افتخار سنولی بازارہ منسلح گورکھپور

زید کی بیوی بچہ کے ساتھ فرار ہو گئی۔ پھر بچہ کے یہاں سے ایک غیر مسلم کے ساتھ چلی گئی اور ہندو دھرم قبول کر لیا اور اس دھرم کے مطابق پوجا پاٹ کرنے لگی پھر کچھ دنوں بعد والد کے ساتھ چلی گئی اور دوبارہ مذہب اسلام قبول کیا اب وہ والد کے ساتھ نکاح کرنا چاہتی ہے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

**الجواب** مذہب اسلام قبول کرنے کے بعد ہندو زید ہی سے شہید نکاح پر مجبور کی جائے گی احتیاطاً اصل المذہب لہذا ہندو اگر زید کے ساتھ نہ چنا چاہے تو جس طرح بھی ہوئے اس سے طلاق حاصل کرے تا وقتیکہ زید طلاق نہ دے ہندو کسی دوسرے کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتی۔ بدعتاً تو اس سے۔

تجیب علی الاسلام وعلیٰ تجدید النکاح من جزا الہا بھمہم فیہ کوئی نہ اس وعلیہم الفتویٰ اھ۔ وھو تعالیٰ د

م رسولہ الاعلیٰ علیہ وسلم۔

جلال الدین احمد لا محذور

۶ ربی الحکم ۱۳۸۶ھ

**مسئلہ** از مولوی احسان علی مدرس مدرسہ نور العلوم بہرہ منسلح بٹول۔ ریاست نیپال

اگر کسی عورت نے اپنے شوہر کو گائی دی یا شوہر کو نام لے لیا تو کیا عورت اپنے شوہر کے نکاح سے نکل گئی ؟ عورت اپنے شوہر کو گائی دے یا اس کا نام لے دونوں صورتوں میں نکاح سے باہر نہ ہوئی لیکن شوہر کو گائی دینے اور اس کا تحقیر کرنا نام لینے سے گندہ گار ہوگی۔ اس پر توبہ لازم ہے اور اگر اس بات سے شوہر واقف ہو گیا تو اس سے معافی بھی مانگی منہوری ہوگی اور اگر عورت نے کسی صورت سے اپنے شوہر کو نام

لیجئے تو اس صحت میں دو مجرم نہیں۔ وہو متعلق احد

محمد صدیق

۹ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۳ھ

مسئلہ

انداور علی مردھان! ہتروا۔ منع ہستی۔

تیرے بڑی کسرال والوں کو اپنی بیوی کے بارے میں خط لکھا کہ آپ لوگ چاہتے ہیں جو پس لینے کو تو میں خوشی سے جواب دیتا ہوں آپ کا دل جہاں چاہے وہاں کر دو۔ تو اس جلسے سے نزدیک بیوی ہند پر طلاق پڑی یا نہیں؟

الجواب

بلکہ نہ کر دو سے نزدیک بیوی ہند پر طلاق واقع ہو گئی بلکہ خود جواب دیتا ہوں معنی قولہ طلقتمہا امر قائم۔ خدا تعالیٰ والعلما بالحق عند اللہ تعالیٰ و ہر سولہ حل حلال و مصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جلال الدین احمد امجدی

۱۳۸۴ھ

مسئلہ

عبداللہ صوفی موضع پلہر صفا ڈاک خانہ تری پڑا رہتی۔

ہندہ بھگت بیان کرتی ہے کہ میرے شوہر نے رات میں مجھے پانچ چھ طلاق دی ہے اور شوہر ہی طرف کے سات فیضان کرتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دی ہے تو اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ بیان فرما کر عذر دے گا اور پھر جواب دے گا۔ شوہر نے اگر واقعی تین طلاق دیدی ہے تو اس کی عورت ہندہ اس پر حرام ہو گئی بغیر طلاق کے دوبارہ وہ اس کے نکاح میں نہیں آسکتی۔ قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل لہ من بعد حق تکلیف نہ دیا جنہوں نے دیا۔ (ع ۳) اور طلاق دے کر شوہر کا نکاح کرنا خدا کے تعالیٰ کے یہاں کچھ فائدہ نہ دے گا بلکہ وہ زانی ہو گا اللہ صحت عذاب میں مبتلا ہو گا۔ لیکن طرف عورت کے بیان سے طلاق ثابت نہ ہو گئی تا وقتیکہ شوہر اقرار نہ کرے۔ اور اس معاملہ میں عورت کی قسم نفی قول ہے اس لئے کہ وہ بدعت ہے اور مرد کی قسم مقبر ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر۔ لیکن عورت کو اگر یقین ہے کہ وہ تین طلاقیں دے چکا ہے تو جس طرح بھی ممکن ہو پیہ و پیرو دے کر اس سے رہائی حاصل کرے۔ اور اگر وہ اس طرح بھی نہ چاہے تو حکمت اسے اپنے اوپر قابو نہ دے۔ اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو کبھی اپنی خواہش سے اس کے ساتھ میاں بیوی جیسا تعلق نہ قائم کرے ورنہ مرد کے ساتھ وہ بھی سخت گنہگار مستحق عذاب نام ہوگی۔ قال اللہ تعالیٰ لا یكلف اللہ نفسا الا وسعہ وہو متعلق احد

جلال الدین احمد امجدی

۹ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۴ھ

**مسئلہ** ارشادہ عقد مومنہ گورا پوسٹ بنگلوا۔ منسلک گورڈو۔

ان طرف شاہ محمد بیگ ۷۷-۷۶-۳۱ جناب دادا صاحب الاسلام علیکمہ۔

دیگر احوال یہ ہے کہ ریسچاند کی ماں کو جا کے آؤ اور اگر نہیں لائے ہو تو ایک آئندہ دوں گا۔ اور دونوں بچوں کو نہیں سمجھا پائی ہے انہیں لائے ہو تو میں اس کو ایک رشتہ نہیں رکھوں گا اور وہ پریشان رہے گی۔ جب میں رپڑ نہیں دوں گا تو وہ کھائے بغیر چلے گی اور تم خلیا ہے ہی فوراً نہیں لائے ہو تو میں یہاں پر شادی کروں گا۔ اور تمہاری لڑکی کو طلاق دیدوں گا کیونکہ تم ہاں تمہارا کام جاتے ہیں اس کو اب نہیں رکھ پاؤں گا اور وہ مجھے قابل نہیں ہے یہ آخری خط ہے میں اس کو طلاق دے رہا ہوں اور جو چیز تھا وہ تمہارے پاس ہے آج سے ہماری تمہاری رشتہ داری ختم ہو گئی۔ اگر وہ نہ لیا بچوں کو لے تو ٹھیک ہے نہیں تو جانے بچوں کو چھوڑ دو یہ ہے طلاق نامہ۔ جو تمہارے دل میں آئے وہ اس کا اگر نہیں لائے ہو تو وہاں سے ہی بھاگ دوں گے۔ والد صاحب کو میں تمہاری خط لکھ دیا ہوں چاہے تم اب کتنا بھی کرو مگر میں اب نہیں رکھوں گا۔ تمہارے لڑکی کو نہ تو کوئی بات حرجت کرنے کا طریقہ ہے اور نہ تو اور کچھ اور میں قسم کھا کر کہہ رہا ہوں کہ میں طلاق دے چکا ہوں یہ خط ہے اور یہ سمجھا کہ یہ خط طلاق نامہ ہے بلکہ یہ خط نہیں ہے طلاق نامہ ہے میں دے چکا تمہاری لڑکی کو چھوڑ رہا ہوں اور جو کچھ کہے میرے ساتھ وہ اچھا کہے دوسری لڑکی کی شادی کہتے ہو اس کا بھی کہیں ڈھونڈ کر کر دو شادی اب میں نہیں رکھوں گا ایک منٹ۔ باقی بد نصیب شاہ محمد

تم لوگ ہم کو پھنساؤ اور میں اب چھوڑ دیتا ہوں اور اس کے بعد طلاق نامہ کہہ کر چھوڑ دیتا ہوں۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اور پرکھے ہوئے خط سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ جیسا ہو تو

**الجواب** صورت مسئلہ میں شاہ محمد کی بوی پر طلاق واقع ہو گئی۔ وحو وکافی

بلال الدین احمد لاہوری

۵ مارچ ۱۴۰۰ھ

**مسئلہ** از رفاقت خاں مؤذن جامع مسجد شاہ آباد۔ ہر دہائی۔

نہیں نے طلاق کے لفظ اپنی صحبت کو اپنی زبان سے نہ کہے اور نہ زبرد کی نیت اور ارادہ کیا کہ وہ طلاق دے رہا ہے مگر نہ میں دوسرے لوگوں کے زیادہ کہنے پر طلاق نامہ پڑا نہ انکو ٹھانگا یا تو اسی صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

## الجواب

والله اعلم بالصواب صورت مذکور میں اگر نیت نہ ہو  
دوس کی کہ نیت میں طلاق نامہ پر انکو شمار کیا تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہوگئی کہ وقوع طلاق کے لئے زبان سے  
کہنا ضروری نہیں بلکہ تحریر سے بھی طلاق واقع واقع ہوتا ہے جیسے کہ الاحتیاط النکاح میں ہے النکاح صاحب  
کما طعنا اب وعلیہ کہ کہنا تحریری صحت طلاق کے لئے کافی ہے نہ کہ تحریر یا شہادہ نہیں کہ جس طرح نیت سے طلاق صحیح  
ہے جس طرح نیت ضروری نہیں اسی طرح تحریری طلاق صحیح ہے جس طرح نیت کی حاجت نہیں جب کہ ملا جبر و اگر شرعی  
ہو مگر دوسرے لوگوں کا کیا اور کہنا اگر شرعی نہیں وہو تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب

جلال الدین احمد لاہوری

ک  
۱۱/ محرم الحرام ۱۳۸۵ھ

## مسئلہ

از محمد زید صاحب ساکن دھوبی ڈاکا کہ کھنڈہ سری ضلع مسی  
نیت سے اس طرح پر اپنی بیوی سے حق میں طلاق لگا کہ میں فی نسی بنت محمد شفیق کو طلاق دیتا ہوں، طلاق  
دیتا ہوں اب اس سے اور جسے کوئی سرکار و طلب نہیں اب وہ میری زوجیت میں نہیں ہے عیاذ باللہ  
یہ ہے کہ نیت کی بیوی پر طلاق رجعی واقع ہوئی یا طلاق مطلقہ؟ بینہما التفرع۔

## الجواب

صورت متصورہ میں اگر نسی نیت کی غیر مذکورہ ہے تو ایک طلاق بائن واقع  
ہوئی ادا اگر مذکورہ ہے تو وہ طلاق رجعی واقع ہوئی اس لئے کہ نیت کا یہ قول کہ اب اس سے اور جسے کوئی سرکار  
نہیں اب وہ میری زوجیت میں نہیں، مابقی کلیات ہے اس سے تحریری طلاق نہیں واقع ہوگی۔ و حتمی

جلال الدین احمد لاہوری

ک  
۱۲/ رجب المرجب ۱۳۸۵ھ

## مسئلہ

از اسفند گنڈوی سکری کوئٹا پوسٹ ملہ ضلع گونڈہ  
نیت کی بہن کی شادی بچے کے ساتھ ہوئی بچے کے ساتھ کچھ دنوں رہی پھر بچہ نے دوسری شادی کرنا چاہا تو نکاح  
نہ ہونے کے باعث پہلے نیت کی بہن کو طلاق دیدہ بچہ نے ایک طلاق نامہ مرتب کیا مگر ڈاکا میں نہیں ملا بلکہ پھال کے  
پینک دیا جب نیت کی بہن کی اطلاع ہوئی تو کچھ دنوں کے بعد اس نے اپنی بہن کا دوسرا نکاح کرنا چاہا مگر  
نیت سے طلاق نامہ طلب کیا تو اس نے کہا میرے پاس طلاق نامہ موجود ہے قاضی نے اختیار کر لیا اور نیت  
طلاق نامہ دیکھ کر نیت کی بہن کا دوسرا نکاح پڑھ دیا جب یہ بات مشہور ہوئی کہ طلاق نامہ نہیں ہے تو تین آدمیوں

کو بکرے پاس بھیجا جائے گا اس نے طلاق دی ہے یا نہیں بکرے نے دریافت کئے پر کہا کہ طلاق تو میں نے دیدیا ہے دریافت طلب یہ امر ہے کہ زید کی بہن کا دوسرا عقد ہو گیا ۹

## الجواب

ہوئی تو اگر اس طلاق نامہ میں زید کی بہن کو طلاق لکھی تھی کہ میں کو پھاؤں بکرے نے بیعت کیا اور طلاق کو کبھی شرط کے ساتھ معلق نہیں کیا تھا تو طلاق نامہ لکھنے کے وقت طلاق واقع ہوئی اور اگر کسی شرط کے ساتھ معلق کیا تھا تو شرط پائے جانے کے وقت طلاق واقع ہوئی اور طلاق واقع ہونے کے وقت سے پوری مدت گزارنے کے بعد اگر زید کی بہن کا دوسرا نکاح ہوا تو صحیح ہو گیا بشرطہ کہ کوئی جرم نہیں اور اگر تحریر میں طلاق نہیں لکھی تھی یا طلاق کو کسی شرط پر معلق کیا تھا اور وہ شرط نہیں پائی تھی تو اس وقت طلاق نہیں واقع ہوئی لیکن جب وہ طلاق دے کر لاؤں تو اسے طلاق کہتے ہیں تو درمیان میں جب بھی اس نے طلاق دی اسی وقت واقع ہوئی اور اس صورت میں بھی وقوع طلاق کے وقت سے مدت گزارنے پر اگر زید کی بہن کا دوسرا عقد ہوا تو نکاح صحیح ہو گیا اور تینوں آدمیوں کے دریافت کئے سے پہلے اس نے طلاق نہیں دی تھی اور بھوٹ کہا کہ "طلاق تو میں نے دے دی ہے" تو اس سے دریافت کئے کے دن طلاق واقع ہوئی اور اس صورت میں زید کی بہن کا دوسرا نکاح صحیح نہیں ہوا خواہ یہ کہ بکرے نے دریافت کیا جائے کہ اس نے کب طلاق دی ہے جس وقت وہ طلاق دینا چاہتا تھا تو اس وقت طلاق دینا ثابت ہوا اس وقت سے مدت گزارنے کے بعد اگر دوسرا نکاح ہوا تو صحیح ہو گیا اور مدت گزارنے سے پہلے دوسرا نکاح ہوا تو صحیح نہ ہوا اور جو زید قاضی کے طلاق نامہ طلب کئے پر بھوٹ بولا کہ میرے پاس طلاق نامہ موجود ہے تو اس بھوٹ کے سبب زید تو بکرے کے بھوٹ بننے والے پر لاشعری لعنت ہے سو حو تعالیٰ اعلم

جمال الدین احمد امجدی  
۱۲ شعبان المعظم ۱۴۱۶ھ

## مسئلہ از عباد اللہ منو

زید کا کہنا ہے کہ اگر آپ نے ہمارے بھائی کی بنے غرق کی ہے تو بے غرق کی ہے۔ اس نے آپ اپنی لڑکی کو بکرے کی ساڑی پہنا دیں آپ کی لڑکی کو اسلامی طریقے سے طلاق دینا ہوں یہ نہ سمجھا کہ خدا دے رہا ہوں بلکہ میں آپ سے بات کر رہا ہوں۔ میں آپ کی لڑکی کو اسلامی طریقے سے طلاق دینا ہوں رخصت میں دو جگہ پر طلاق لکھ لے زید بڑھا لکھا نہیں ہے۔ نہ تو اس پر انگوٹھا ہی لگا ہے اور زید بھی ہے۔ اور دوسرے خط میں لکھا ہے کہ غلطی سے میں نے



مکمل اور اس کی معافی پامناہوں تو اس کا کیا عندلنا چاہیے لڑکا عورت رکھنے پر پرامنی ہے واضح ہو کہ عورت مرد خول

**الجواب** صورت مستفرو میں اگر شوہر نے دو طلاق لکھنے کا حکم دیا تو اس کی بیوی پر دو طلاق رجعی واقع ہوئی جس کا مطلب یہ ہے کہ شوہر عورت کی مرضی کے بغیر عیت کے اندر عیت کر سکتا ہے اور بعد عیت عیت کی مرضی سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔ *خذنا من عندی والعلو بالحق عندہ تعالیٰ*۔ سولہ ما جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

بہار الدین احمد امجدی

۲۴ ذی قعدہ ۱۳۴۲ھ

**مسئلہ** محمد علی اور شہر مقام لوگ امیا تھانہ ملوک پور۔ بیسی  
نہینے اپنی بیوی کو کچھ عین لکھا ایک سال تک رجعی اس کے بعد جب نہ پانچ دن خولہ بیوی کہنے آیا تو اس  
لڑکی کے ہاں باپ نے ازدنیہ کی بیوی سے جواب دیا کہ اتنا دن گذر گیا نہ مجھ کو کھانا دیا نہ کپڑا نہ خرچہ دیا اب تمہا سے  
یہاں نہیں جاؤ گی۔ تو نے نے کہا کہ اگر تم کو جانے سے لگا رہے تو میں نے تم کو طلاق دیا اور کئی مرتبہ یہاں کہا اللہ  
بھی وہاں موجود ہے مگر میرے چاہے کہ تم بیوی کو لے جائیں گے تو یہ کہ حق ہے یا نہیں ہاں کی طلاق واقع ہوئی  
کہ نہیں لڑکی مال میں بیوی نے نہ کے مگر بغیر نکاح ہاں سکتی ہے یا نہیں و شریعت کا کیا حکم ہے۔ میں ذرا توجہ

**الجواب** صورت مسئلہ میں ازدنیہ کے طلاق بالتملیق کے بعد اگر عیت نے نے نہ کے  
نہ جانے سے لگا کر کیا تو اس پر طلاق منقطع واقع ہو گئی اس صورت کو اجانت ہے کہ بعد عیت ازدنیہ کے علاوہ جس سستی  
میں عیت سے نکاح کرنا چاہے کہ سستی ہے ہاں اگر وہ عیت نے نے نہ کے نکاح کرنا چاہے کہ سستی ہے تو اس کے لئے علاوہ  
شرط ہے۔ علاوہ کی صورت یہ ہے کہ عورت بعد عیت ازدنیہ کے علاوہ کسی دوسرے سے نکاح کرے اور وہ دوسرا شوہر  
اس سے وہی کہے پھر طلاق دے سب بعد عیت بیوی شوہر اول سے نکاح کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی  
صورت نہیں۔ *واللہ اعلم بالصواب*

محمد علی احمد انجم عثمانی

۱۴ مئی المظفر ۱۳۹۰ھ

**مسئلہ** محمد علی مال بندھیا دولت پور گرنٹ ضلع گنڈہ  
نہ ازدنیہ کی بیوی کو دھڑولوں سے قریب پندرہ دن سے کہہ کر بھلا ہوا کہ اتنا ایک دن نے نہ کی بیوی بندھنے  
کیلیت حیت میں نے نہ کے کہا کہ تم نے ہالے رات پشت کو گالی دی ہے۔ نے نے نہ کے کہا کہ اگر تم نے تمہارا

سات پشت کو گالی دیا ہے تو تم سے بات بڑا نرمی مانگتا ہوں یہ کہتے ہوئے قصہ کے جنوں میں یہ بھی کہا کہ ہم تم کو طلاق دیتا ہوں۔ بلکہ ایک مرتبہ نہیں دو چار مرتبہ کچھ لوگوں کے سامنے کہا کہ طلاق دیتا ہوں۔ پوچھنے پر بھی زید نے طلاق دینے کا اقرار کیا کہ قصہ میں ہم نے طلاق دے دیا ہے۔ اور واسطہ تم کو زیا۔ تو طلاق واقع ہوئی کہ نہیں؟ اگر طلاق واقع ہوئی تو کون سی طلاق ہوئی۔ اور اگر زید بھرنہ سے نکاح کرنا چاہے تو کیسے ہو سکتا ہے شریعت کے قانون سے آگاہ فرمائیں۔

**الجواب** سورت مستفسرہ میں زید کی بیوی ہندہ پر طلاق مغلطہ واقع ہو گئی۔ اب بغیر طالعہ ہندہ سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا ہے۔ *خذنا ما عندی والعلو عند اللہ تعالیٰ* دوسرے جہل جہل نہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جلال الدین احمد لاہوری  
۲۲ من ربيع الاول ۱۳۸۲ھ

**مسئلہ** ابو محمد یونس زید دیکھت ملہ گھوڑی بورڈہ شہر گورد کھپور۔  
زید نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دیا بعد عدت کے زید نے اپنی بیوی کو دوسرے سے طالعہ کے تحت نکاح کر لیا اور بہتری نہیں ہوئی اور اس کی بیوی اس بات پر راضی ہے تو کیا بغیر بہتری ہوئے طالعہ درست ہو سکتا ہے؟

**الجواب** طالعہ کے لئے بہتری شرط ہے اگر شوہر بتائی نے بہتری کے بغیر طلاق دیدی تو عدت شوہر اول سے نکاح ہرگز نہیں کر سکتی *قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل لہا من بعد حتی تنکح* نہ وجہ غیوۃ اللہ (دین ع ۱۳) اور تمکاری و مسلم میں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انھوں نے فرمایا جاہلت امواہ نہ سرافعۃ الغریبی الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت انی کنت عند سرافعۃ فطلق فبیت طلاق فخر و جبت بعد کا عبد الرحمن بن الغریبی و ما معہ الامثل حدیثہ انھو ب (انک و جنتہ میتا) فقال اتوبید من ان ترجعی الی سرافعۃ فقالت نعم قال لا احق بتذوق عیلتہ و یذوق عیلتہ۔ یعنی حضرت سرافعہ قرظی کی بیوی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں سرافعہ کے پاس تھی تو انھوں نے مجھ کو زین طلاق دیدی تو اس کے بعد میں نے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کیا اور نہیں ہے ان کے ساتھ مگر نرم کپڑے کے شل (یعنی میں نے ان کی مار دیا) تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا پھر سرافعہ کے پاس جانا چاہتا ہے تو اس عورت نے کہا ہاں۔ تو سر کاسے فرمایا تو اس وقت تک پہلے شوہر

سے نکاح نہیں کر سکتی تا وقتیکہ وہ دوسرے شوہر کا مزانہ نہ لکھے اور وہ میرا مزانہ نہ لکھے (مسئلہ شریف ص ۲۸۲) اور نادی  
 عالمگیری جلد اول مصری ص ۲۴ میں ہے ان کا ان الخلافی مسئلہ عمل لکھا ہے کہ اگر کسی شوہر کے پاس سے لکھا جائے  
 جہاں خط لکھا اور بیعت نہ ہو تو ان کا فی الہدایہ اہم - غلام یہ کہ بغیر جہتری طلاق درست نہیں اگر بغیر صریح طلاق کے  
 محبت پہلے شوہر سے نکاح کرے تو مسلمان مردوں کا ایک کٹ کر دیں ورنہ وہ بھی گنہگار ہوں گے۔ قال اللہ تعالیٰ فی  
 وامنہم ینکح الشیخن فلا تعد بعد الذکر فی مع القوم الظالمین (پ ۱۳ ع ۱۲) وهو تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد لا محدی

۲۹ رذی القمر ۱۹۹۸ھ

## مسئلہ از محمد حقیق بارہ گدی پست ہند اول منقطع ہستی

زید کی دو شادیاں ہوتیں۔ پہلی شادی والے زید کے اوپر جہت رکھتے ہیں کہ تم نئی شادی والی بیوی کے بیکے  
 والوں کو رہنے دیے بہتے ہو۔ اس پر زید نے قسم بھی کھا لی کہ میں تو نئی سرسرا والوں کے یہاں نہ جاتا ہوں اور نہ  
 کسی قسم کی کوئی اعاد کرتا ہوں اس قسم پر بھی پہلی سرسرا والی بیوی کا یقین نہیں جب ہاں باہر جہت رکھ گئے تو یہ  
 مجبور ہو کر پہلی بیوی کو یہ کہا کہ خدا کی قسم تم کو نہیں رکھوں گا نہیں رکھوں گا نہیں رکھوں گا پھر اس کے بعد اس  
 نے کہا کہ میں تم کو جواب دیتا ہوں۔ جواب دیتا ہوں۔ یہ یمن باور کہہ دیتے کے بعد کہا کہ تم ہاں آؤ  
 وہ چلی گئی۔ اب شرع کی رو سے جواب سے مطلق فرماتیں۔

**الجواب** جواب دینا مطلق ہستی کے عارضہ میں طلاق کے الفاظ صریح سے سمجھا جاتا  
 ہے کہ کہ موت کی نسبت اس کے کہنے سے طلاق ہی مفہوم ہوتی ہے۔ لہذا نیک شخصیت پر طلاق مطلقہ واقع ہوتی  
 ہے۔ وہ جو کہ وہ قول ہو اگرچہ شوہر نے طلاق کی نیت نہ کی ہو اس لئے کہ مریخ میں نیت کی ضرورت نہیں۔ نادی  
 رتنو یہ جلد پنجم مسئلہ ۵۳ میں ہے کہ اگر غافل غفلت دینا و بان کے محاورہ میں طلاق کے الفاظ صریح سے سمجھا جاتا ہے جیسا کہ  
 یہاں کی بعض اقوام میں ہے کہ کہ موت کی نسبت اس کے کہنے سے طلاق ہی مفہوم ہوتی ہے جب تو دو طلاقیں لگی  
 ہوئیں اور یہاں شریعت حصہ ہفتم مسئلہ ۵۳ میں ہے مریخ وہ جس سے طلاق مراد ہوتا ظاہر ہوا کہ اکثر طلاق میں اس کا  
 استعمال ہوا اگرچہ وہ کسی زبان کا الفاظ ہو اور جوہر و غیر و جلد دوم مسئلہ ۵۳ میں ہے لا یقصر فی النیۃ یعنی الصریح  
 لغیبہ الاستعمال۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص ۲۴ میں ہے۔ اذا قال الرجل لامرأتہ بیعتک تراہ  
 زنی فاعلم بان هذا یبطل النکح استعمالہا اہل خراسان و اہل عراق فی الطلاق و انما صریحہ عند

ابن یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حتیٰ کان الواقع بها ساجداً یبغی بدوۃ النیۃ۔ وفي الخلاصة دیہ  
اخذ الفقیہ ابو اللیث وفي التعرید وعلیه الفتویٰ کذا فی التماسخانیہ۔ وهو تعالیٰ دس سولہ الامعی  
اعلم بالصواب۔

جلال الدین احمد امجدی  
۶ ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

### مسئلہ از شکر ضلع گورکھپور

ایک شخص نے اپنی غیر مذکورہ بیوی کے پاس دوسرے سے یہ کہو کر دیا لیکن وہ الفاظ بیوی کو نہیں ملا یہ شوبہ کے  
پاس واپس آیا ہے کہ شکر اللہ ولہ سلمان موضع لاہندل محمد پتہ لہرہ رگتہ جونی تحصیل پھر منہ تھانہ پور مندر پور ضلع گورکھ  
کے ہیں آگے کو شکر خدا مندی ہوش حواس بلا جبر واد کے میں نے اپنی بیوی چھوڑ دی ورنہ دھرمی موضع کھنہرا تھانہ جی  
کوٹ وپتہ مذکورہ ضلع گورکھپور طلاق ویا تحریر کر دیا وقت ضرورت پر کام آوے قریب تین سال کے بعد اس بیوی کو  
مکان پرسلے آیا اب ایسی صولت میں کیا کرنا چاہیے؟

### الجواب

مورت مستفسر میں شکر اللہ کی غیر مذکورہ بیوی پر بوقت تحریر ایک طلاق بائن  
واقع ہوئی لہذا شکر اللہ بغیر طلاق سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے بغیر نکاح دونوں کا آپس میں میاں بیوی کے تعلقات  
قائم کرنا شرعاً ناجائز اور سخت حرام ہے واللہ تعالیٰ دس سولہ الامعی اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم۔

جلال الدین احمد امجدی  
۶ ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

### مسئلہ از جیل الدین صدیقی شہر بہار پتہ

شخص الدین نے اپنے خسر سے غصہ کی حالت میں اپنی مذکورہ حاملہ بیوی کے بارے میں کہا کہ میں نے طلاق دی  
اسی طرح متعدد بار کہہ دیا ہوا ہے مگر طلاق واقع ہوئی کہ نہیں؟ اگر واقع ہوئی تو کون سی طلاق؟

### الجواب

شخص الدین کی بیوی پر طلاق منقطع واقع ہو گئی اب بغیر طلاق شخص الدین  
کے لئے طلاق نہ ہوگی۔ قال اللہ تعالیٰ فان ظننھا فلا تحلل لہن من بعد حتیٰ یسکن نہوجا غیوہ و یسک  
ع: وهو سجنانہ وقع فی العلم۔

جلال الدین احمد امجدی  
تبہ

**مسئلہ** از رئیس احمد قادری مقام سنا پوسٹ شہرت گڑھ بقی۔

زیستہ اپنی مدعوہ بیوی زینب کو تین طلاقیں یعنی طلاق منقطع دیدی اب تقریباً چار ماہ کے بعد زینب نے مطلقہ ہوئی زینب کو اپنے عقد میں لانا چاہتا ہے۔ اور زینب بھی اپنے شوہر اول کے عقد میں آنا چاہتی ہے۔ موت سنا پوسٹ میں شریعت مطہرہ کا کیا فرمان ہے جو شریعت کا حکم ہو یا ان فرمائیں؟

**الجواب** جب کہ زیستہ نے اپنی بیوی زینب کو طلاق منقطع دیدی تو اب وہ عورت اس پر حرام ہو گئی طلاق کے بغیر زیستہ اس کو اپنے عقد میں نہ لے سکتا۔ بیساکہ قرآن مجید پانچہ دوم رکوع ۱۴ میں ہے فان طلقها فلا تمحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ و هو طلاق اعلیٰ بالصواب۔

جمال احمد قادری رضوی

۱۶ شوال المکرم ۱۳۹۵ھ

**مسئلہ** از محمد یعقوب رضوی۔ مستقر اہلدار گوندہ

زید اندھندہ کی شادی نا بالغہ میں ہوئی۔ شادی کے کچھ دنوں بعد زید کا باپ ایک غیر مسلم کی عورت سے نکاح کر لیا۔ زید نے مسلمانوں کا طوطہ پڑھ کر غیر مسلموں کا طریقہ اپنا لیا ہے۔ یہی فعل کے بعد چل کر کوئی دینا اور کرتوں کو نہجنت کا دعوا لانا اعتقاد وغیرہ وہ باپ کی حالت میں ہندہ اپنے شوہر کے یہاں جانا چاہیں چاہتی ہے۔ تو کیا غیر طلاق حاصل کے اپنا عقد غیر سے کر سکتی ہے؟ اور اگر زید پھر سے توبہ کر کے کلمہ پڑھے مسلمانوں میں مل جائے تو کیا حکم

**الجواب** زیستہ جب کہ مسلمانوں کا طوطہ پڑھ کر غیر مسلموں کا وہ طریقہ اختیار کیا جس کی تخیل میں مذکور ہے تو وہ کافر ہو گیا اس کی بیوی نکاح سے نکل گئی۔ زیستہ غیر طلاق حاصل کئے وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ اور اگر زید تائب ہو کر پھر سے مسلمان ہو جائے تو وہ ہندہ سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔

جلال الدین احمد لاہوری

۱۶ شوال المکرم ۱۳۹۵ھ

**مسئلہ** از محمد حسین مقام مروٹیا پوسٹ جہان ضلع بقی۔

ایک عورت کو اس کے شوہر نے یہ کہہ کر نکال دیا کہ ہمارے گھر سے باؤ تم نہیں طلاق دیتے ہیں تم میرے گھر سے نکل جاؤ۔ وہ عورت بدتمیز نہیں کیسے کہیں کہاں بھی آج ایک سال گچھینے سے میرے پاس نہ آئے ہیں اب یہی

صورت میں بغیر تحریری طلاق کے وہ حکومت نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ ہم لوگ یاد مرتبہ اس سے تحریری طلاق مانگتے تھے اس لئے انکار کر دیا اور کہا کہ ہم نہ تحریری طلاق دیں گے اور نہ ہم اس کو نکھیں گے زبانی طلاق دیدی ہے۔ تو اب حکم شرع کیا ہے؟

**الجواب** صورت مستفہرہ میں اگر شوہر نے زبانی طلاق دیدی ہے تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہوئی تحریری طلاق کی ضرورت نہیں باقی ہے بعد عدلت وہ دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔ اور جو شخص اس عورت کو ایک سال کچھینے سے رکھے ہوئے ہے وہ سخت گنہگار لائق عذاب قہار ہے علانیہ تو بہ و استخلاف کرے وہ اللہ تعالیٰ دس سو لہذا الاعلیٰ علیہ بالصواب

جمال الدین احمد الامجدی  
۱۱ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

**مسئلہ** از محمد اور میں تمنا صلح نسبی

نہیہ نے اپنی بیوی ہندہ کو حالت حمل میں تین طلاق دیدی تو طلاق کب واقع ہوگی؟ اولیٰ کئے دنوں کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے؟

**الجواب** حالت حمل میں طلاق واقع ہوگئی۔ بعد منع حمل دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ اس لئے کہ اس کی عدت وضع حمل ہی ہے مکافا لہ اللہ تعالیٰ و ادلائل الإجماع اجماع ان یضعن جنین دیا ۲۸ سو ۲۰ طلاق) دھو بیجا نہا و قتل علیہ بالصواب

جمال الدین احمد الامجدی  
۱۱ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۵ھ

**مسئلہ** از میر محمد انصاری مستر صلح بہار علیہ شریف

نہیہ کی لڑکی بکر کے ساتھ بیاہی تھی کچھ دنوں تک لڑکی کے ساتھ بیکسر وقت کرتی رہی بعد میں نہیہ اپنی لڑکی لینے لگی بکر نے یہ کہا کہ ابھی میں نہیں سمجھوں گا نہیہ نے موقع پا کر لڑکی کو فراق کر کے اپنے گھر لے آئے اس کے بعد بکر آباد آیا کہ میری عیبت بیحد ہر دفعہ نہیہ نے انکار کیا پھر حملہ سلمانان اور برادروں نے سمجھا کہ لڑکی کو اس کے گھر بھیج دو نہیہ جواب دیتا ہے کہ میں تمہارے یہاں نہیں سمجھوں گا اور دوسری شادی بھی کر دوں گا تب بکر نے کہا وہ دوسری شادی کیسے کر دوں گے یہی تحریر کو طلاق نہیں دوں گا تب پھر نہیہ نے کہا کہ اگر تم طلاق نہیں دو گے تو میں بندہ بیکسر عدالت طلاق لے لوں گا پھر نہیہ نے اس پر ایسا ہی کیا کہ عدالت میں لڑکی سے درخواست دلا کر نکاح فسخ ہو گیا اور دوسری لڑکی اب لکھی صورت میں نہیہ و بکر پر از روئے شرع شریف کیا حکم ہے۔ معاف تحریر فرمائیے



اور یہ انشاء تجدیہ ایمان ہی ضروری ہے جو نبی تجدیہ نکاح کر لینا مناسب ہے۔ اور اگر معاذ اللہ ایک حشر کے ساتھ  
بھاگ چلنے کے درمیان بندہ سے کوئی کفری قول یا شکرانہ فعل صادر ہوا تو اس صورت میں اس پر تو یہ تجدیہ ایمان  
اور تجدیہ نکاح فرض ہے۔ صحت گناہ کی رو کے ارتکاب سے بندہ مومن ثابت از ایمان نہیں ہوتا شرع عقائد لفظی  
میں ہے انکیجو لا یتخرج العبد المؤمن من الايمان۔ واللہ تعالیٰ و ما سولہ۔ الاعلیٰ اعلمہ جل جلالہ و  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم۔

محمد الیاس خاں مالک لکھا ہوا  
۹ ربیع الآخر ۱۳۹۱ھ

### مسئلہ از سید حسین سوسا بازار ضلع بستی

بکر نے اپنی بیوی بندہ کو سن بلوغ میں ہوش دیا اس کے ساتھ تین طلاہیں الگ الگ دیں۔ بندہ کی رخصتی بکر  
کے گھر نہیں ہوئی تھی۔ شادی تا باغی میں ہوئی تھی۔ طلاق بکر نے بالغ ہونے کے بعد دی ہے۔ اور بد شادی عیاں  
بیوی ایک ہی جگہ رہتے تھے تا باغی کے مالمش اور بالغ ہونے کے بعد بھی کچھ روز ساتھ میں رہے۔ بکر کا بیان ہے  
کہ غفلت صحیحہ نہیں ہوئی ہے اور بندہ بھی اسی طرح بیان دیتی ہے۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ اب بکر پر اس لاک  
سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو صرف نکاح سے کام چل سکتا ہے یا طلاق کی ضرورت ہے؟

**الجواب** بکر اور بندہ قبل بلوغ اور بعد بلوغ ایک ساتھ رہتے تھے پھر بعد طلاق بکر  
اور بندہ کا یہ کہنا کہ غفلت صحیحہ نہیں ہوئی ہے۔ یہ بات قرین قیاس نہیں۔ بکر اور بندہ اللہ و احد تھا اس کے عذاب سے  
ڈریں جھوٹ اور کد و فریب سے کام نہ لیں۔ اگر چہ بستی یا غفلت صحیحہ ہوئی ہو تو اقرار کریں۔ پھر حسب بیان موال کد  
کد وانہ کریں۔ اور اگر اقرار نہ کریں تو دارالافتاء رضی الرسول میں حاضر کریں۔ اس کے بعد فتویٰ دیا جائے گا۔ فقط

جلال الدین احمد الامجدی  
۹ ربیع الآخر ۱۳۹۱ھ

### مسئلہ از عباس علی امام مسجد مہن پور گورکھ پور

بکر کا کہنا ہے کہ اللہ سے ہم پاک نہیں دستے اور اللہ کو مال بہن کی کالی دیتا ہے۔ مذہب اسلام کو برا بھلا  
کہتا ہے۔ کہتا ہے منہ دودھ ام چاہے بند و دھرم کی تعریف کرتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ رمضان کا روزہ وہ رکھے  
جس کے گھر میں کھانا نہ ہو۔ عالم ماخذ و مولوی کو بہت بہت ساگانی دیتا ہے یہاں تک کہ گاؤں کے پورے مسلمانوں  
کو گالی دیتا ہے اور ان سے جھگڑتا ہے۔ جب کہ بکر کی تعلیم اور عربی جانکاری اچھی ہے یہاں تک کہ نفع مولوی ہے



جان جو کہ رول و ہال سے شرارت کرتا ہے جگر کی اس حرکت کے بارے میں پوری تاکید کے ساتھ مکر فرمایا جس کا بکواس نکاح ٹوٹ گیا؟ اس بالائے مذکورہ معنوں کا جواب جلد سے جلد عنایت فرمائیں۔

**الجواب** بکواس اگر واقعی اس قسم کی بکواس کی ہیں بیساکہ سوال میں مذکور ہے تو وہ مرد ہو گیا جس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ مدت گزرنے کے بعد وہ کسی دوسرے سے بھیجی عقیدہ سے نکاح کر سکتا ہے۔ **وہو متاعا اھلہ**

ہمال اللہ علیہما الہما الہما  
۱۲ شعبان المعظم ۱۳۹۶ھ

**مسئلہ** اذنا فی سہما اہلما شرف صالح پور ہستی

نہینے خدہ میں آکر اپنی مدخول بیوی ہندہ کو تیس طلاق دی پھر وہ اس کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو اس کی کیا صورت ہے؟

**الجواب** صورت مستولہ میں ہندہ پر طلاق منقطع ہوئی لہذا ہندہ مدت گزرا کر دوسرے شخص سے نکاح کر کے شخص آخر کا ہندہ سے ہجرت (رجسٹری) ضروری ہے اس کے بعد شخص ثانی طلاق دے پھر ہندہ مدت گزرنے کے بعد دوبارہ اس سے نکاح کر سکتی ہے کہ قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید فلا طلاق لھا فلا تحل لھا من بعد حتی تنکح غیرہ (سورۃ بقرہ ص ۲۰) و حوالہ علی وجہ ما لا علمہ بالصواب۔

محمد علی نعیمی  
۱۲ شعبان المعظم ۱۳۸۵ھ

**مسئلہ** اذنا فی سہما اہلما شرف صالح پور ہستی

نہینے اپنی بیوی ہندہ کو طلاق دیا تو اس لفظ میں کہ میں ہوش و حواس درست کہہ کے آج کی تاریخ سے اس کو طلاق دے رہا ہوں اور میرے اس کے آج کی تاریخ سے شرعی حقوق سب ختم ہو گئے اس کو بیوی ہندہ کو اختیار ہے کہ دنیا میں شادی کر کے اپنی زندگی گزارے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے تو دریافت طلب یا میرے کہنے کو نہ والا لفظ سے کوئی طلاق واقع ہوئی اور مورخہ ۱۲؎ کو طلاق دیا اس کے بعد پھر ہندہ اپنے لیے نئے تقریباً دو سال رہی پھر اس کے بعد نہینے اپنے پاس رکھ لیا اور آج مورخہ ۲۲؎ سے تقریباً سات ماہ پہلے ہندہ کے بطن سے نہینے کے ذریعہ ایک بچہ بھی پیدا ہوا اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا دوبارہ نہینے کے ساتھ ہندہ کا نکاح کیا جائے یا بغیر نکاح کے وہ نہینے کی بیوی قرار پائے گی؟

## الجواب

زید نے اگر بی بی بوی ہندہ کو نہ کورہ بالا الفاظ میں طلاق دی اور طلاق کے وقت ہندہ زید کی مدخلہ تھی تو ایک طلاق رجعی واقع ہوئی علت کے اندر اگر نہ دینے رجعت نہ کی تو بعد عدلت وہ پائمنہ ہو گئی اور اگر ہندہ زید کی مدخلہ نہ تھی تو نہ کورہ بالا الفاظ سے طلاق بائن واقع ہوئی ان دونوں صورتوں میں اگر زید پھر اسی عدلت کو رکھنا چاہتا تھا تو دوبارہ نکاح کرنا ضروری تھا کہ بغیر نکاح وہ زید کی بیوی ہرگز نہیں قرار پائے گی لہذا قیہ پر فرض ہے کہ بغیر نکاح اسے ہرگز نہ رکھے اور زید ہندہ بغیر نکاح میں بیوی کی طرح بننے کے سبب جو بیٹے پیدا ہوئے اس سے دونوں کی علانیہ توبہ و استغفار کر لیا جائے ان کو فدا کی یا باندی کی تائید کی جائے اور قرآن خوانی اور میلاد شریف کرنے پر بار دوسا لکھن کو کھانا کھلانے اور مسجد میں لوہا پٹائی رکھنے کی تلقین کی جائے کہ یہ چیزیں قبول ہے میں معاذن ہوں گی۔ وھو تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد لاہوری

بحر ریح الاول ۱۳۰۱ھ

## مسئلہ

از نور حسن مراں موضع پٹریا پوسٹ ہراج گنج بازار ضلع کپٹھ ستو قلعہا (نیپال)  
زبیدہ کا نکاح احمس کے ساتھ ہوا زبیدہ ایک لڑکا کی ماں بھی ہو گئی کچھ دنوں بعد یں بیوی میں اختلاف ہوا تو احمس نے زبیدہ کے والد کے پاس دو بار ضروری کہ اپنی لڑکی کسے جاؤ ہم اسے رکھنا نہیں چاہتے ہیں ہم نے اس کو جواب دیا۔ زبیدہ کے والد اسے لینے کے لئے نہ جاسکے کہ وہ خود اپنے میکہ آگئی تو زبیدہ کے والد دو بار آدمی کو ساتھ لے کر احمس کے گھر گئے احمس نے ملاقات نہ ہوئی اس کے پڑوسیوں اور اس کے گھر والوں کا بیان ہے کہ احمس نے زبیدہ کو جواب دے کر یہی کہہ دیا۔ پانچ سال کا عرصہ ہو گیا احمس طلاق نامہ دینے سے ٹال مٹول کرتا ہے۔ دریافت طلب اس پر ہے کہ عدلت مد کورہ میں زبیدہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

## الجواب

ہم اسے رکھنا نہیں چاہتے اور ہم نے اس کو جواب دیا دیا احمس کے پڑوسیوں اور اس کے گھر والوں کا بیان صحیح ہے کہ احمس نے اپنی بیوی کو جواب دے کر اس کے بچے بھیجا ہے تو زبیدہ عدلت گئے اور دوسرا نکاح کر سکتی ہے طلاق واقع ہونے کے لئے طلاق نامہ ضروری نہیں بلکہ زبانی بھی طلاق پڑھائی ہے مگر بہتر یہ ہے کہ جن لوگوں کا بیان ہے کہ احمس نے زبیدہ کو طلاق دی ہے ان کو جوں سے تحریر ہی گواہی لیکر اپنے پاس رکھ لے تاکہ وقت ضرورت کام آئے وھو تعالیٰ اعلم بالصواب۔

جلال الدین احمد لاہوری

۳۴ جمادی الاخریٰ ۱۳۰۳ھ

**مسئلہ** اگر نابہ عین تو تن سائیکل و کس اینٹیشن روڈ متصل جاوے اور قبر تن سارنگ پور روڈ باہر ایک شخص نے غصہ میں لگا کر پی ہوئی کو لا تعداد تہ کبہ دیا کہ میں نے تم کو طلاق دیدی لیکن بعد میں اپنے کئے پر سزا دہ نام ہوا تو اس کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

**الجواب** اگر بیوی شخص مذکور کی مدخولہ نہیں ہے تو ایک طلاق بائن واقع ہوئی اس صورت میں عدالت کی مرضی سے تہ کے ساتھ دوبارہ نکاح کر سکتا ہے قادی عالمگیری جلد اول مطبوعہ مصر ص ۳۳ میں ہے: **مذاہلق الساجل** امرؤ ثلثا قبل الدخول بها دفعهن عليها فان غرق الطلاق بانته بالادنى دلسه تقع الثانية والثالثة ودفع مثل من يقول انت طالق طالق طالق۔ اگر کوریت شخص مذکور کی مدخولہ تو اس پر طلاق مغلطہ واقع ہوگئی کہ اب بغیر طلاق شوہر اول کے لئے نکاح نہیں قال اللہ فان طلقها فله تحلل من بعدا حتی لیکر من بعدا لیکر (یعنی ۱۲) اور طوہر یک وقت میں طلاق دینے سے سبب گھڑا ہوا تو یہ کسے اور غصہ میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے بلکہ اکثر طلاق غصہ ہی میں دی جاتی ہے غرضی میں نہیں دی جاتی البتہ اگر شرط غیظ و جوش و غضب اس مذکور ہوئے جائے کہ اس سے نقل زائل ہو جائے خبر نہ ہے کہ کیا ہوں بل بال سے کیا نکاح ہے تو یہ شک یہ صورت مندرجہ طلاق ہے۔ اور اگر اس حالت کو شخص مذکور نہ ہو گیا تھا تو صرف غصہ ہونا سے مفید نہیں طلاق واقع ہوگئی۔ حکمذا فی جہا الفاس من الفتاوی السنیویہ۔ دھو تعالیٰ اعلم۔

نلال الدین احمد امجدی  
ک  
یکمادی الفجہ ۱۴۰۱ھ

**مسئلہ** از شاہ محمد مری نپال  
نیز اور مسئلہ کا نکاح ہوا کہ دونوں مایاں اور بیوی ہنسی اور خوشی سے آپس میں زندگی گذرنی کچھ عرصے بعد نیکے سلمہ کے ساتھ ایسا ظلم ٹھہرایا جو ناقابل برداشت ہوئی اور جب سلمہ اپنے بیکے آئی تو اس کے ماں باپ نے کہا کہ کیوں ملی آئی تو اس نے صریح جواب دیا کہ ہمارے شوہر نے ہم کو طلاق دیدی ہے اسی وجہ سے میں ملی آئی سلمہ کے والدہ اور ان کے احباب نے یہ کہ یہاں پہنچے تو پتہ چلا کہ نیکہ نہیں ہے تو سلمہ کے والد نے کہا کہ میری لڑکی سلمہ سے کیا سلوک کرے اس وقت یہ ظاہر ہوا کہ نیکہ نے سلمہ کو طلاق دی اور نولہ حملہ والوں کے کالوں میں یہ بھی آواز آئی کہ نیکہ نے سلمہ کو ایک مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ طلاق دی اور ہم لوگوں نے سنا اور بدی پورھی ماں لی ان سے جو چاہا کیا کہ نیکہ نے واقعی طلاق دی تو ان کی پورھی ماں نے کہا کہ صریح بات ہے نیکہ نے طلاق دی ہے۔ تو صورت مذکورہ میں طلاق

واقعہ ہوئی یا نہیں؟ ان لوگوں کے سامنے طلاق دی گئی۔ گو انہوں نے نام۔ محمد صیف۔ محمد حبیب۔ محمد بن محمد بن محمد

محمد سعید

**الجواب** بحون الملک العزیز الوہاب طلاق شوہر کے اقرار سے ثابت ہوتی ہے یا کم سے کم دو عادل شرعی گوہوں کی شہادت سے یعنی ناسق و فاجر کی شہادت سے طلاق ثابت نہیں ہوتی۔ لہذا صورت مستفسر میں اگر سلمہ کا شوہر طلاق دے تو اقرار کرے یا وہ گواہان عادل ہوں تو طلاق کے واقع ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اور اگر گواہان مذکور ناسق و فاجر ہوں تو ان کی شہادت سے وقوع طلاق کا حکم نہیں کیا جائے گا۔ خذہ بخلاصۃ مافی کتب النکاح وهو تعالیٰ اعلم بالصواب

جمال احمد خان الرموی  
۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۲۸۵ھ

**مسئلہ** از غلام فوٹ شہر بستی یوپی

ہندہ زید کی بیوی ہے آپس میں بالاتفاق کی وجہ سے زید نے ہندہ کے رشتہ دار بچے کے کہا کہ اسٹامپ لاؤ طلاق دے دوں ورنہ آجکل کے دو کا طلاق کچھ وقت کے بعد زید نے کہا کہ بے جاؤ میں نے طلاق دیا ہے باؤ میں نے طلاق دیا آیا اس جملہ سے ہندہ پر کون سی طلاق واقع ہوئی ہندہ کو پھر زید کے عقد میں آنے کے لئے کیا ضرورت ہوگا؟

**الجواب** صورت مسئلہ میں شوہر نے اگر لفظ ”بے جاؤ“ سے بھی طلاق کی نیت کی ہے تو اس کی بیوی پر طلاق مغلفہ واقع ہوگئی لہذا اذھی صافی، صاھا، صعلی، صمد، اذیف، وقف، الطلاق علی النیت، اس صورت میں زید ہندہ کو حلال کے بعد نکاح میں دوبارہ لا سکتا ہے۔ اور اگر شوہر نے صرف دوبارہ ہندہ کا کہ ”بے جاؤ میں نے طلاق دی“ بے جاؤ میں نے طلاق دی۔ اور لفظ ”بے جاؤ“ سے اس نے طلاق کی نیت نہیں کی ہے تو قسم کے ساتھ اس کا قول ”ان لیا جائے گا“ اس صورت میں اس کی بیوی پر دو طلاق رجعی واقع ہوئی۔ طلاق گریز بیوی کا مالہ تھی تو بچہ پیدا ہونے سے پہلے رجعت کر سکتا ہے اس کی بہتر صورت یہ ہے کہ دو گواہوں کے سامنے کہدے کہ میں نے اپنی بیوی سے رجعت کر لی تو وہ عورت بدستور اس کی بیوی کہے گی اس صورت میں دوبارہ نکاح کی بھی ضرورت نہیں۔ اور اگر بچہ پیدا ہو گیا ہو تو عورت کی مرضی سے نہ ہر کے ساتھ دوبارہ نکاح کر سکتا ہے طلاق کی ضرورت نہیں قال اللہ تعالیٰ الطلاق صرمان فلساٹھ معروف اوکس صحیح باحسان ۵ (دع ۳۷)

## مسئلہ از محمد قیاب علی سمری پور بند پور ضلع گوردھپور

نیدوار اس کی بیوی ہندو سے لڑائی ہوئی اس نے اپنی بیوی سے غصہ کی حالت میں طلاق کے کچھ الفاظ بولے چند ہی منٹ کے بعد محمد نے پوچھا کہ آپ نے کیا کہا ہے تو اس نے جواب دیا کہ میں نے اپنی بیوی کا نام لے کر سات یا دس مرتبہ کہا ہے کہ اسے فلاں باہم تو کا طلاق دیت ہے مگر گواہوں کے ذریعہ یہ پتہ چلے کہ اس نے اس طرح کہا کہ جائز اگر وہ ہم نہیں را کھتے ہیں۔ ہمارے گھر سے باہم تو میں طلاق دیدی ہے۔ ہمارے گھر سے نکل جا اس طرح گواہی دینے والی ایک گواہ ہے۔ ایک گواہ اس طرح نکل کر کہتا ہے کہ آپ اگر وہ نکل جا ہمارے گھر سے تو کا طلاق دیدی ہے ہمارے گھر سے ایک گواہ اس طرح کہتا ہے کہ اگر وہ نکل جا تو کا طلاق دیدی ہے۔ چوتھوں پر یہ سب سنا تو ان تینوں نے گئی آدمیوں کے سامنے قسم لی گئی ہے ان سبوں کا کہنا ہے کہ اس طرح نہیں کہا ہے بلکہ ہم لوگوں نے جس طرح کہا اس طرح نہیں ہے اپنی بیوی سے کہا اب نیدوار کہتا ہے کہ ہم کو یاد نہیں کہ ہم نے کیا کہا کیا کہہ دیا ہم پر دشمنی نہ تھی ہماری بات کو نہ پکڑا جائے۔ اب حیا فاطمہ سے کہہندے ہیں طلاق واقع ہوئی یا نہیں یہ قرآن و حدیث کی روشنی میں صحیح حالہ کتب تحریر کیا جائے۔

## الجواب

صورت مسئلہ میں گواہوں کی گواہی لینے اور ان سے قسم کھلانے کی کوئی ضرورت نہ تھی واقعہ کے بعد محمد کے لیا فاطمہ نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کا نام لے کر کہا ہے کہ اسے فلاں باہم تو کا طلاق دیت ہے۔ تو اگر واقعی اس نے پہلے طلاق دینی تھی تو واقع ہو گئی اور اگر پہلے نہ دی تھی تو اس وقت سے اس کی بیوی پر طلاق واقع ہوئے کا حکم کیا جائے گا اگرچہ اس نے جھوٹا بیان دیا ہو تو اس کی جھوٹ جلد ختم ہو جائے۔ اس کے اقرار سے طلاق ہو جائے گا حکم دیا جائے گا اگرچہ غرضانہ طلاق نہ ہو جب کہ جھوٹ کہا ہو مگر فی الفتاویٰ المتخیرۃ فیمن اقرار بالطلاق صحابہ اہم ملخصاً۔ و حوت علیٰ اعدہ

## مسئلہ

از محی الدین محمد بنی رضوی موضع بھانپور ڈاکا نہ جنگور ضلع کوٹہ۔

عید سے اپنی نہ خولہ عورت کے لئے کہا کہ جب وہ بھاگی اور آنے سے انکار کیا تبھی میں نے یہ کہا تھا کہ میں

جنت النساء کو طلاق دیتا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ جب عید کو اقرار ہے کہ میں بہت پہلے کبہ چکا ہوں کہ میں بہت لاشاً کو طلاق دیتا ہوں تو اگر وہ تحریر طلاق مذکور سے توجہ جنت النساء دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

**الجواب** طلاق کے لئے تحریر ضروری نہیں زبانی ہی طلاق واقع ہو جاتی ہے لہذا جبکہ عید کو اقرار ہے کہ جب وہ بھائی اور آنے سے انکار کیا تبھی میں نے کبہ یا تھا کہ میں بہت لاشاً کو طلاق دیتا ہوں تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو گئی عدت گزارنے کے بعد وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ اگر شوہر نے واقعی جنت النساء کے آنے سے انکار کرنے کے وقت جملہ مذکور کہا تھا تو اسی وقت سے عدت کا زمانہ شمار کیا جائے گا اور اگر اس وقت نہ کہا تھا تو جب شوہر نے اقرار کیا اس وقت سے عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے اور عدت مذکور اگر عامل نہ ہو تو اس کی عدت تین جہیں ہے خواہ وہ تین ماہ یا تین سال یا اس نے زیادہ میں آئیں اور عوام میں جو مشہور ہے کہ طلاق دلی عورت کی عدت تین مہینہ تیرہ دن ہے تو وہ بالکل غلط ہے۔ قال اللہ تعالیٰ انی الداء الملقح بتوبہ یحسن بانفسہن ثلثة اشھار وچ (ع ۱۲) دھو تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد امجدی

۱۶ ربیع المرجب ۱۴۰۱ھ

**مسئلہ** از محمد جلال الدین تاسنین نیپال

نید کی بیوی ہندہ نید کے گھر سے فرار ہو گئی کسی طرح سے نید ہندہ کو اپنے مکان پر واپس لیا اور وہ حکم سے اس تحریر پر لکھنے کا نشان لے لیا کہ شوہر کی جائداد میں میرا کوئی حق نہیں ہے میں کسی قسم کا شوہر کی جائداد پر دھوی نہیں کر سکتی۔ بعد اس کو مکان سے باہر کر دیا نان نفقہ بھی دے تا بند کر دیا اب ہندہ چاہتی ہے کہ نید سے طلاق حاصل کر کے دوسرے نکاح کرے اور نید کہتا ہے کہ میں ہندہ کو کبھی طلاق نہیں دوں گا اور نہ نان نفقہ دوں گا اب اس کی عدت میں ہندہ نید سے کس طرح بچکارا حاصل کرے۔

**الجواب** گرام پنچایت یا مقامی حکام کے دباؤ سے اس طرح بھی ہو سکے طلاق حاصل کرے اور نید پر لازم ہے کہ جب وہ ہندہ کو رکھنا نہیں چاہتا ہے تو اسے طلاق دیے بغیر نید ہندہ کے رکھنے پر بھی راضی نہ ہو اور نہ ہی طلاق دینے پر تیار ہو تو سب مسلمان اس کا مکمل بائیکاٹ کریں اس کے ساتھ اضافی ہٹاؤ، گھات پھتاؤ، بند کر دیں اور نہ ظالم نید کے ساتھ وہ لوگ بھی جو کفار ہوں گے حال اللہ تعالیٰ واما انفسنا اھم الشیقین خلوت بعد انکسار مع النعم (الکلامین) (دیکھ ع ۱۳) دھو تعالیٰ اعلم بالصواب

جلال الدین احمد امجدی

۱۶ جمادی الاول ۱۴۰۱ھ

**مسئلہ** از محمد رفیق و محمد سعید موضح تہاوں پوسٹ ہنداول ضلع بسبی

نہیکے بدن میں ایک خنزراک پھوڑا نکلا تھا۔ شملت دوسرے سے قرار ہو کر ڈاکٹر سے کوئی دوا شروع کرانگی۔ ڈاکٹر نے نشہ افشلت دے دی۔ نشہ کی وجہ سے کہہ لوگوں سے تو تائیں میں بھی ہو گئی اسی نشہ کی کچھ جیس گھر آکر سگر ہوئی گھر پر موجود تھا کہ یہ رہ نہی کی دکان تھی وہیں اس کی بیوی اپنے گھر میں سمیت بیٹھی ہوئی تھی چھوٹے بچے نے بڑا استہجاب کرکھا تھا اس کے صاف کرنے میں دس منٹ کی دیر لگی۔ لہذا نشہ اور خسر کی حالت میں زینے اپنی بخول ہوئی سے کہا کہ تم کو طلاق دے رہے ہیں۔ دے رہے ہیں۔ دے رہے ہیں۔ پوش میں آنے کے بعد زینے نے کہا کہ نشہ اور خسر اسی چیز میں جو گھر کو برا دگر دیں گی۔ اس نے لوگوں سے کہا میری غلطی کو صاف کریں۔ ہم اور بیوی دونوں راضی ہیں۔ دونوں راضی ہیں۔ نشہ و خسر اس بات پر گواہ ہیں کہ مذکورہ بالا تمام باتیں صحیح ہیں۔ بیخود قہر دوا

**الجواب** صورت مستفسر میں اگر واقعی زینے نے اپنی بیوی سے یہی کہا کہ "ہم تم کو طلاق دے رہے ہیں" دے رہے ہیں۔ دے رہے ہیں۔ تو اس کی بیوی پر ایک طلاق راجحی واقع ہوئی اب اگر زینہ اسے اپنے نکاح میں رکھنا چاہتا ہے تو عورت کے اندر رجعت کر سکتا ہے نکاح کی ضرورت نہیں اور رجعت کا مستوف طریقہ یہ ہے کہ کسی لفظ سے رجعت کرے مثلاً یوں کہے کہ میں نے اپنی ظالم بیوی سے رجعت کر لی اور رجعت پر دو عادل شخصوں کو گواہ بھی کرے۔ اور اگر عورت گنہگار ہے تو عورت کی مرضی سے وہاں نکاح کو مکمل ہے خدا مانتا ہے والی والہ عند اللہ دوسرے جلالہ ماو علی الملوی تعالیٰ علیہ وسلم

جمال الدین احمد لاہوری  
آزادادی الاخریٰ ۱۲۹۶ھ

**مسئلہ** از محمد یونس نوری متعلم دارالعلوم فیض الرحمن برائوں شریعت ضلع بسبی (دوبلہ)  
زید شادی شدہ ہے البتہ ابھی اس کی بیوی اس کے گھر آتی جاتی نہیں ہے لیکن زید کو اس کا باپ اس بات پر مجبور کرتا ہے کہ زید اپنی بیوی کو بغیر کسی غلطی کے طلاق دے تو اس صورت میں زید طلاق دے یا نہیں؟ اگر نہیں تو اس میں باپ کی تاخرانی ہوتی ہے۔ بیخود قہر دوا

**الجواب** صورت مستفسر میں زید پر طلاق دینا لازم ہے اگر نہیں طلاق دے گا تو باپ کا تاخران قرار دیا جائے گا اس لئے کہ طلاق امر مباحات میں سے ہے اور امر مباح میں باپ کی اطاعت

لازم ہے خدا اما ظہارنی والعلوم عند اللہ تعالیٰ و صلاۃ المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم

ک  
جلال الدین احمد الامجدی  
۲۵ رجب المرجب ۱۴۲۳ھ

## مسئلہ از محمد امین موضع براؤں شریف ضلع بستی

زید نے اپنی لڑکی تابا لند کو بچہ کے نابالغ لڑکے کے ساتھ نکاح کر دیا جب لڑکی بالغ ہو گئی اور لڑکا نابالغ  
نابالغ ہے۔ زید جسکی کے لئے بچہ کے گھر والے تھے تو یہ جواب دیتا ہے کہ میرے لڑکے کے ساتھ نکاح ہی نہیں ہوا ہے  
متعدد بار اس کے مکان پر زید گئی اور یوں کے ساتھ گیا لیکن صاف صاف یہ جواب دیتا ہے کہ آپ لوگ کیوں میرے  
مکان پر آتے ہیں میرے لڑکے کی شادی تمہاری لڑکی کے ساتھ ہوئی ہی نہیں ہے میں کس طرح رخصت کراؤں  
پانچ مرتبہ جانے پر بھی جواب ملا لہذا ایسی صورت میں علمائے ملت اسلامیہ کی کیا فتویٰ ہے؟ بعد ازاں قوجہ

**الجواب** صورت مستفردہ میں لڑکی اپنے شوہر کے نابالغ ہونے کا انتظار کرے پھر  
جب شوہر نابالغ ہو جائے تو اسے اپنی بیوی کے رخصت کرانے پر مجبور کیا جائے یا کسی طرح اس سے طلاق لی جائے  
اس لئے کہ نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی وھو تعالیٰ اعلم  
جلال الدین احمد الامجدی

**مسئلہ** از منشی مظفر علی مقام بکس ڈیو۔ گوہر ٹیڈی و جیم ریدی ڈیو پوسٹ ریدی دالہ پور رنج  
زینت نامی بیوی کو تین طلاقیں دیں اور گھر سے نکال دیا ہندو بعد طلاق اپنے سیک میں تقریباً ایک سال رہی اس  
کے بعد ہندو کا نکاح ملالہ کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ ہوا نکاح کی صبح اس نے بنبرو جیتری کے ہندو کو طلاق  
دے دی اب ہندو عدالت نے اسے پاس گھر لائی ہے۔ بعض علماء نے خیال رنج کا کہنا ہے کہ عدالت درست نہیں ہوا تو اس  
بائے میں حکم شرع کیا ہے؟

**الجواب** بے شک صورت مستفردہ میں ملالہ درست نہ ہو کہ عدالت صبح ہونے کے لئے سیک  
شوہر کا جیتری کن شرعاً ہے اگر بنبرو جیتری اس نے طلاق دیدی تو ہندو شوہر اول سے ہرگز نہ کر نکاح نہیں کر سکتی یہی  
فی حدیث العسبۃ اور قادی مالگیری جلد اول ص ۳۱ میں ہے انھن الخلاف تلاقہ عقل لہ  
حق نیک نہ و جا غیب نہ نکاح صحیحہ اوید خل بچا شد و طلقھا اذ ہون عنہا۔ اور دوسرے شوہر نے اگر جیتری  
و طلاق صحیحہ کے لئے طلاق دے دی ہے تو اس طلاق کی بابت نہیں بیا کہ پارہ ۲۷ کو ص ۲۱ میں ہے اذ نکحتہ



المؤنثیہ ثم طلاقہ من قبل ان تمسوهن فما انکم علیہن من عدۃ اور غفلت میمہ کے بعد طلاق دی ہے  
تو عدت ہے مگر محبت کو شوہر اول کے پاس عدت گذارنا حرام بنا جائے اس پر لازم ہے کہ شوہر ثانی کے شوہریت  
گذرنے سے جیسا کہ پارہ ۲۸ سورۃ طلاق میں ہے ولا تغز جوجھن من حیو تھن ولا یغزجن الا من ینینہن  
میں بیغ۔ ہاں اگر شوہر ثانی نے طلاق بائن دی ہے اور وہ قاضی ہے اور کوئی وہاں ایسا نہیں کہ اگر اس کی نیت بد ہو  
تو روک سکے اسی حالت میں شوہر کے مکان سے قریب جہاں وہ برائے ہوئے کے عدت گزارے اگر شوہر اول  
ہندہ کو اپنے شوہر سے نکالے تو سب مسلمان اس کا یا نکاح نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ دامایسیناھ الشیخ فلا تعد  
بعد الذکر مع النعم القادین (دیت ۱۴ ع ۱۴) وہو متعلق علم  
بیال الدین احمد بخاری

۲۳ شوال ۱۴۰۰ھ

## مسئلہ

ایک شخص میں کی قریب ۵۰ سال کی ہے اور اس کی بوی بھی قریب ۵۰ سال کی ہے اور اس کے جوان ہیں اسے  
بہت سے سبب موجود ہیں لاکھ چوکھو عمر کی وجہ سے ہڈیاں جڑی ہاپ کا حالہ نہیں کہتے آپس میں ایک لاکھ سے کہ  
بات پر کہا سنی ہوئی ہے ہاں تک نوبت ہوئی کہ قریب ۵۰ برس کی نوبت آگئی لاکھ کی ماں یہ سب سبھی اور دلچسپی رہی  
ماں نے لاکھ کی کچھ موافقت کی اس پر ہاپ کو بہت برا معلوم ہوا لہذا اس نے اپنی بوی سے یعنی لاکھ کی ماں سے غصہ  
میں میں سے نیا وہ بار لفظ طلاق کہہ دیا حالانکہ نہ طلاق دینا چاہتا تھا اور نہ کوئی طلاق کا عمل قاضی کے کی ہڈیاں سننے  
کے بعد ماں کا غصہ رہتا تھا اور ہوا کاش ماں لاکھ کو ڈانٹ دیتی تو نوبت نہ آتی۔ لفظ طلاق ایک یاد دہنہ کہنے  
کے ساتھ ہی متعدد بار طلاق دی، دی، وہی کہہ دیا اسی صورت میں شرعی حکم سے مطلع فرما کر شکوہ فرمایا؟

## الجواب

آج کل جس طرح لوگ بہت سے معاملات میں مکروہ فریب کیا کرتے  
ہیں ویسے ہی طلاق کے معاملہ میں بھی مکروہ فریب سے فتویٰ لینا چاہئے جس سے کہ اپنی بیوی کو تین طلاق دیہے جس پر  
شرح فرم کے حیلے ہائے بنا کر فتویٰ لینا چاہئے جس سے ہاپ کی بوی ہاتھ سے جانے نہ پائے۔ صورت مسئلہ میں شخص مذکور اگر  
طلاق دینا نہیں چاہتا تھا تو طلاق کا عقد بائن پر کیوں لایا؟ طلاق کی بجائے دوسرے الفاظ سے ہی تو اسے برا بھلا کہہ  
سکتا تھا لہذا طلاق کے لفظ سے طلاق ہی دینا چاہتا تھا اب اس کا انکار عند الشرع ہرگز مسموع نہیں۔ اذنیہ کہانی  
غلط ہے کہ طلاق کا عمل نہ تھا اس نے کہ شرع نے طلاق کے لئے کوئی موقع و محل نہیں مقرر کیا ہے شوہر جب چاہے  
اسے طلاق دے سکتا ہے۔ اور شخص مذکور کا یہ سوچنا بھی غلط ہے کہ ماں لاکھ کو ڈانٹ دیتی تو یہ نوبت نہ آتی۔ اس

لئے کہ بولنا کا لائق ہو جائے یہاں تک کہ اپنے باپ سے باپ سٹ کی ذمت پیدا کرے دو ماں کے ثبوت دینے سے کہ ماں منکس ہے۔ غلط یہ کہ صورت مستصرہ میں شخص مذکور کی بیوی پر طلاق مغلطہ واقع ہو گئی اگر وہ دونوں بغیر طلاق و نکاح میاں بیوی جیسا آپس میں تعلق رکھیں تو سب مسلمان ان کا اسلامی یا شریعت کی نکتہ نہ دھونڈائی اعلیٰ

جلال الدین احمد امجدی

۲۴ برہمادی الاولیٰ ۱۳۰۱ھ

## مسئلہ از محمد حسن رضا کمرابی مدنی

بکھنے اپنی بیوی ہندہ کو ایک مرتبہ تو اس طرح دوسرے کہا کہ میں نے تم کو طلاق دیا پھر کچھ دن کے بعد بات فرمائی کہ دو اور آدمی کی بیوی ہو چکی ہیں تمہید یہ کہ کیا اور یہ معاملہ ابھی تک ملاوہ میاں بیوی اور گواہوں کے کسی اور بیٹا پر نہیں کیا۔ آج تقریباً دو سال کے بعد اس طرح سے معاملہ پیش آیا کہ بکھنے اپنی بیوی ہندہ کو اس غلطی کے ساتھ تہنیر کیا کہ اگر میں تجھ کو رکھوں تو اپنی ماں کے ساتھ گھاٹ کروں تین بار۔ اور پھر دونوں کے بعد یہ غم خویش اپنے قول کی تمہید اس طرح کرتا ہے کہ اگر میں تجھ کو چھوڑوں تو اپنی ماں کے ساتھ گھاٹ کروں تین بار۔ دونوں صورت مذکورہ کے اندر بکھراؤ ہندہ کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ مطلع فرمائیے۔ بینا وجود ۱

## الجواب

اس کی بیوی ہے جیسا کہ پہلے دو مرتبہ ۱۳۲ میں ہے۔ الطلاق مہلتان ذلالت و جہد و فاقہ و تصامیح بالحدود۔ لیکن اگر ہندہ بوقت طلاق بکھری نہ ہو تو آئندہ ایک ہی طلاق سے وہ مغلطہ ہو جائے گی کہ بغیر طلاق وہ پھر بکھنے کے لئے طلاق نہ ہوگی کافی حدیث العیالہ و قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح منہ یا خیر و ۱۳۷ اور اگر وہ بوقت طلاق بکھری نہ ہو تو بھی تو صورت مستصرہ میں اس پر ایک ہی طلاق واقع ہوئی آئندہ دو طلاق دینے سے مغلطہ ہوگی لہذا نہ صرف الطلاق فاسدت ہالذی اولہ لقطع الثانیۃ حکما فی الجمن ۱۴ الاول من الفادیۃ لعلہ انکس یہ مسئلہ۔ اور جب کہ طلاق دینا مشہور ہے تو دفع ثبوت کے لئے تمہید نکاح کی ضرورت بھی ضروری ہے۔ حدیث شریف میں ہے اتفقوا واضح النہو۔ اور جو بکھنے اپنی بیوی سے تین بار یہ کہا کہ اگر میں تجھ کو رکھوں تو اپنی ماں سے گھاٹ کروں اور پھر دونوں بعد یہ کہا کہ میں تجھ کو چھوڑوں تو اپنی ماں سے گھاٹ کروں تو یہ الفاظ طلاق نہیں ہیں اور نہ عند الشرع قسم ہیں۔ لہذا پھر ہندہ پر طلاق نہیں پڑی اور نہ بکھیر شراؤ کی گمانہ لازم ہوا لیکن الفاظ مذکورہ سے اس نے اپنی ماں کی توہین کی ہے جس کے سبب وہ سخت گنہگار

ہو اس پر غلامیہ توبہ واستغفار کتنا واجب ہے اور اس اگر نذہ ہے تو اس سے معافی طلب کرنا بھی لازم ہے۔ دھو

تَعَالَىٰ عَلَيْهِمُ

بطلان الدین احمد امجدی

٣٣، مجلہ ہمدانی الاولیٰ، ۱۴۰۱ھ

مستلمہ از محمد رفیع خاں خالدي صدر مجلس مدرسہ اسلامیہ گنیش پور ضلع بستی

نہ کہ کیا بیان ہے کہ میں نے اپنی مدد خود ہی کی کو ایک یاد و طلاق دی ہے اور میں طلاق دینے کا اقرار نہیں کرتا بلکہ تو کیا نہ کہ کیا بیان تسلیم کر لیا جائے گا اور اس کا کیا بیان تسلیم کر لینے کی صورت میں اگر کسی عورت کو اپنے نکاح میں رکھنا چاہے تو کیا حکم ہے طلاق نہ کرنا ہی اسے لگا جائے نہیں؟

## الجواب

[illegible]

جمال الدين احمد الامجدى -

عزیز مع الاصل مستقیم

مسئلہ از کرم علی ساکن گیس پور پوسٹ گیس پور ضلع فیض آباد (پونہ)

نہیں اپنی لڑکی کا عقد بکرے کی امگر کر لڑکی کو تو سزا آٹھ سال سے نو قے جا کا ہے نہ طلاق لکھ کر دیتا ہے  
وہ اس نے وہ آدمی کے سامنے تین طلاق دیا ہے مگر کتنے سے انکار کر رہا ہے اب لڑکی صورت میں نرید اپنی  
لڑکی کا عقد دوسرے بے کو رکھتا ہے کہ نہیں ؟

**الجواب** بحکم اگر واقعی اپنی زبان سے طلاق دیتی ہے تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہوگئی طلاق واقع ہونے کے لئے کلمہ ضروری نہیں بلکہ اگر وہ زبان سے بھی طلاق دینے کا اقرار نہیں کرتا یعنی کہتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دی ہے تو وہ حقیقی پرہیزگارا اور عادل گواہوں کی گواہی سے طلاق ثابت ہو جائے گی۔ خاص کر یہ ہے نمازی اور دائمی مسئلے وغیرہ کی گواہی سے طلاق ثابت نہ ہوگی اور طلاق ثابت ہونے کی صورت میں وہ دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے ورنہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

جلال الدین احمد الامجدی  
ک  
۱۲ ربیع الآخر ۱۳۱۸ھ

**مسئلہ** از لن نيات سر یا فلیع متی  
ہندہ کا شوہر ۱۰ سال سے پہلے رہتا ہے اس نے ہندہ کو زبانی کئی بار طلاق دی ہے اور یہ کہا ہے کہ میں تمہارا کوئی نہیں ہوں تم کہیں بھی رہو میں تم کو طلاق دیں۔ اس کے علاوہ خط کے ذریعے بھی لکھ کر بھیجا ہے۔ یعنی سے اتنے والے لوگوں سے بھی طلاق کا بیان دیا ہے۔ اب ایسی صورت میں ہندہ دوسرے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

**الجواب** تحریر سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور زبانی بھی الاشباہ میں ہے۔ «الکتاب کا خطاب» لہذا اگر شوہر نے واقعی طلاق دی ہے تو ہندہ دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے بلکہ اگر شوہر بعد میں کہے کہ میں نے نہ تحریری طلاق دی ہے اور نہ زبانی تو وہ قطعاً متنی عادل شری گواہوں کے بغیر طلاق ثابت نہ ہوگی۔ شوہر کے قسم کھانے کے بعد ہندہ اسے جبراً واپس دلائی جائے گی اس لئے کہ زبانی طلاق بلا مشاہدہ شریعہ یا بغیر اقرار شوہر کے ثابت نہیں ہوتی اور یہی حکم تحریری طلاق کا بھی ہے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

جلال الدین احمد الامجدی  
ک  
۱۵ ربیع الآخر ۱۳۱۸ھ

**مسئلہ** از محمد بن خان مومع سہیلیاں کلاں پچھو دگاؤ مذہ  
نہید نے اپنی مدخولہ بیوی ہندہ کو کہا میں نے تجھے طلاق دیا، طلاق دیا، طلاق دیا۔ تو دریافت طلب یہ سہر ہے کہ ہندہ پر کون سی طلاق واقع ہوئی۔ اور کیا نہید کے لئے ہندہ بغیر طلاق کے طلال ہے یا نہیں؟

**الجواب** صورت مسئلہ میں زید کی بیوی ہندہ پر طلاق منقطع واقع ہو چکی کہ اب بغیر طلاق شہر روانہ کے لئے طلاق نہیں قال اللہ تعالیٰ فان طلقنا فلا تنحل لمن بعد حتى تنكح زوجا غيره۔  
 (حدیث ۳۰)۔ تاہم ایسی صورت ہے کہ ہندہ عدت گزارنے کے بعد دوسرے سے نکاح صحیح کہے گا اور اس سے رجسٹری کرے بغیر شوہر ثانی پر طلاق کا طلاق دینے کو عدت گزارنے کے بعد ہندہ شوہر اول سے نکاح کر سکتا ہے اگر شوہر ثانی نے بغیر رجسٹری طلاق دیدی یا امر کیا تو اس صورت میں ہندہ شوہر اول سے نکاح کرگز نہیں کر سکتی۔ یہاں حدیث النصیحة۔ وهو تعالى اعلم۔  
 جلال الدین احمد امجدی

۱۸ اشوال المکرم سنہ ۱۳۴۵ھ

**مسئلہ** از عمادین موضع کہل پر دیا بازا اور ضلع بستی زید نے اپنی بیوی کو قہر سے نکال دیا کہ دونوں بعد عدت نے اسے لاکر رکھ لیا اور زید سے طلاق کی کوشش کی اس نے بھری بچاوت میں کہا کہ تم نے طلاق دیدی ہے کہ کیا کہ طلاق نامہ لکھ کر دیدو تو اس نے تحریری طلاق دینے سے انکار کر دیا۔ سوال یہ ہے کہ اس صورت میں طلاق تحریری یا نہیں؟ حدیث اس صورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے اور حدیث بغیر نکاح جو عدت کو نہ کے جو صحیح ہے اس کے لئے کیا حکم ہے؟ بینوا تو حرجوراً

**الجواب** زید نے اگر واقعی بھری بچاوت میں کہا کہ تم نے طلاق دیدی ہے تو اس کی بیوی پر طلاق نہ ہوئی طلاق نامہ لکھنا ضروری نہیں کہ نہ بانی ہی طلاق واقع ہو جاتی ہے حدیث بعد عدت اس سے نکاح کر سکتا ہے اور تا وقتیکہ نکاح نہ ہو حدیث پر اس عدت کو اپنے سے دور رکھنا واجب ہے۔ اور حدیث نے اگر اس صورت کے ساتھ میاں بیوی یہاں تعلق رکھا تو دونوں سخت گنہگار ہوئے ان دونوں کو ملانہ تو بہ واستغفار کر لیا جائے اور پابندی زمانہ کی تاکید کی جائے اور قرآن عوامی وسیلہ شریعت کہنے اور غلام مساکین کو کھانا کھلانے اور سجدہ میں چٹائی وغیرہ کی تحقیر کی جلتے کہ یہ چیزیں قبول تو بہ میں مذکور ثابت ہوں گی قال اللہ تعالیٰ من نكح ما لم ينفك عنه فانه منكم۔ (دلیل ۳)۔

جلال الدین احمد امجدی  
 ۳۰ رجب المرجب سنہ ۱۳۴۵ھ

**مسئلہ** از قطب الدین۔ دارالعلوم نوشہرہ بیروا بنگلہ پوسٹ گورنمنٹ کالج گورنمنٹ کالج ہندہ کی شادی بکر سے ہوئی بکر کی بہن عابدہ کی شادی ہندہ کے بیٹے محمد سے ہوئی ابھی کسی کی رخصتی نہ ہوئی

تھی کہ جھگڑے کی بنا پر دونوں کا اپنی اپنی بیوی کو طلاق دینا طے ہوا۔ نجات میں طلاق نامہ مرتب ہوا عروہ نے کہا پہلے بجر طلاق دیتے تو ہم بھی طلاق دیدیں گے یا دیتے ہیں۔ بکر نے پہلے طلاق دیدی پھر جب عروہ کے سامنے طلاق نامہ پیش ہوا تو وہ دستخط کے بغیر طلاق نامہ لے کر واپس ہو گیا۔ سوال یہ ہے کہ عروہ نے جو یہ کہا تھا کہ ہم طلاق دیدیں گے یا دیتے ہیں۔ تو اس جملہ سے طلاق واقع ہوئی کہ نہیں؟ اگر نہیں تو آئندہ ایسے موقع پر کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیے؟

**الجواب** عروہ کے اس جملہ سے کہ "ہم بھی طلاق دیدیں گے یا دیتے ہیں" طلاق نہیں واقع ہوئی نہ یہ جملہ طلاق کے الفاظ میں سے نہیں ہیں بلکہ طلاق کا وعدہ ہے۔ اور تا وقتیکہ طلاق نہ دے صرف طلاق کے وعدہ سے طلاق نہیں پرتی۔ آئندہ ایسے موقع پر یہ اختیار کیا جائے کہ ان میں سے ایک کہے کہ اگر فلاں میری بہن کو طلاق دے تو میری بیوی کو طلاق" اس صورت میں جب کہنے والی کی بہن کو فلاں طلاق دے گا تو اس کی بیوی کو طلاق پڑے گی اور اگر نہیں دے گا تو نہیں پڑے گی۔ دو نعتی دس سولہ الاصلہ اعلم  
جلال الدین احمد لا محرمی  
جل جلیلہ وسلم

۱۳۰۱ھ  
۱۲ رجب المرجب

**مسئلہ** ارشاد ان مؤمنین ذہرو۔ پوست بشتیر گنج ضلع سلطان پور  
زید کی دختر منہ سے زنا ہوا تو چند کے شوہر نے طلاق دے دیا منہ نے یہ مکان پر ہے تیرا اور منہ کے  
بارے میں کیا ہونا چاہیے؟

**الجواب** منہ سے اگر واقعی زنا سرزد ہوا البیاض باللہ تعالیٰ تو وہ سخت گنہگار  
مستحق سزا ہے اگر حکومت اسلامیہ ہوتی تو اسے سخت سزا دی جاتی موجود صورت حال میں یہ کہہ ہے کہ اسے طلاق  
توبہ و استغفار کرایا جائے۔ اور اس کا باپ زید اگر اپنی بیٹی کو بوجھ اور بے پردہ گھونٹے سے منع نہیں کرتا تھا اور بیٹے  
کے باوجود غلط روی سے روکتا نہیں تھا تو اسے بھی توبہ و استغفار کرایا جائے اور دونوں کو پابندی زنا کی تاکید کی جائے  
نیز سلا و شریف وغیرہ کہنے و غزب و سلا کہنے کو کھانا کھلانے اور مسجد میں لانا اور شادی رکھنے کی ترغیب دی جائے کہ یہ سب  
قبول توبہ میں معاون جسد کار ہوں گی۔ قال اللہ تعالیٰ مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَآمَنَ حَتَّىٰ يَخْرُجَ إِلَىٰ أَهْلِهِ بِتَيْبَةٍ مِّنْهُ  
سَيَتَّبِعْهُ يَكُونُ أَحَدَ الْمُقْسِمِينَ (۲۴) ھذا ما ظہری وھو اعلم بالصواب۔  
جلال الدین احمد لا محرمی  
۱۲ رجب المرجب ۱۳۰۱ھ

**مسئلہ** از مسطر شمار اللہ مومن تہا من منع بسی

سلیم النصار کو اس کے شوہر رحمت اللہ نے طلاق مفلقہ دیدی۔ سلیم النصار غیر مرد کے یہاں عدت گزار دی تھی کہ اسے کل ظاہر ہوا تو اب بچہ پیدا ہونے کے بعد اس مرد کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

**الجواب**

زمانہ عدت میں جو سلیم النصار کو حمل ظاہر ہوا اس بچہ کے پیدا ہونے کے بعد عدت اللہ کے علاوہ سلیم النصار کی ہی صلی علیہم العقیدہ کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے۔ کہ جب رحمت اللہ نے طلاق مفلقہ دیدی ہے تو نیز مرال اس سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتی اور غیر مرد کے شوہر عدت گزارنے کے سبب سلیم النصار صحت نگہاڑ ہوئی۔ اور اگر اس مرد سے یہاں یہی جیسا تعلق قائم کیا لاؤ دونوں صحت نگہاڑ تھے قذاب نار ہوئے۔ ان دونوں کو توبہ واستغفار کرایا جائے پابندی کے ساتھ زنا پر نہ کی تاکید کی جائے اور میلاد شریف و قرآن خوانی کرنے اور اوصا گنن کو کھانا کھلانے اور مسجد میں لوہا پڑائی رکھنے کی تلقین کی جائے کہ یہ امور شیر قبولی توبہ میں معاون ہوں گے۔ وھو تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد امجدی

۱۶/ شوال المکرم ۱۳۰۵ھ

**مسئلہ** از ضمیر الرحمن ناں موضع موٹی پور پچھڑا بازار گوندہ

نید شوہر طلاق دینے پر تیار تھا بوجہ طلاق نامہ نہ لکھ جانے پر معاملہ دیسے پڑا اور زبانی کئی مرتبہ کہہ چکا کہ میں طلاق دیتا ہوں تو ایسی صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

**الجواب**

طلاق نامہ اگر نہ لکھا جائے اور زبانی طلاق دیدی جائے تو اس صورت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ لہذا اگر واقعی شوہر نے کئی مرتبہ کہا کہ میں طلاق دیتا ہوں تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو گئی البتہ شوہر طلاق کے لئے شوہر کی ضرورت ہے تو جن لوگوں کے سامنے شوہر نے زبانی طلاق دی ہے وہ لوگ ایک گواہی نامہ لکھ کر عدت کو دیدیں کہ ہم لوگ اس بات کے گواہ ہیں کہ فلاں بن فلاں ساکن موضع فلاں نے اپنی بیوی فلاں بنت فلاں کو نکاح و نیت میں طلاق دی ہے کہ وہ اگر عادل ہوں گے تو اس طرح ہی طلاق ثابت ہو جائے گی۔ وھو تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد امجدی

۱۶/ شوال المکرم ۱۳۰۵ھ

**مسئلہ** از محمد ادریس نید پوری۔

نید نے اپنی بیوی سے جھگڑا کیا بعد ازاں اس کو ان لفظوں سے طلاق دی کہ باجمہ کو طلاق ہے طلاق طلاق آیا

اب وہ صحت زید کے نکاح میں ہے یا نہیں؟ دوسرے یہ کہ جس وقت زید نے یہ الفاظ ادا کئے ہیں تو یہ صحت کو  
 ہر دو کا مکمل بھی تھا لہذا اس صحت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر ہوئی تو کوئی مفصل مع اقسام طلاق و احکام تحریر  
 فرمادیں۔ مزید برآں کچھ لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ محل کی صورت میں طلاق نہیں ہوئی لہذا کیا محل مانع طلاق ہے جواب  
 سے فوائد ہیں۔

## الجواب

صحت مستقرہ میں برمدق مستحق زید کی بیوی پر طلاق مغلطہ دیکھ گئی  
 اب بغیر حلال زید کے لئے طلاق نہ ہوئی کہ محل مانع طلاق نہیں۔ اور اس کی صحت وضع محل ہے بچہ پیدا ہونے سے پہلے  
 وہ کسی دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی۔ قال اللہ تعالیٰ وَاَذْکُرْتُمُ الْاُحْوَیَالَ تَجْعَلُوْنَ بَيْنَ یَقِیْنٍ مَخْلُوعًا اَیْہِ رَسُوْلُہٗ  
 طلاق) و هو تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد الامجدی

ک ۱۸۰ سوال المکرم ۹۹ نم

## مسئلہ

از محمد منصرف مقام پراساپورٹ پوکر بھٹنا پیر بنڈا۔ ضلع گوجرانپور (دیوبند)  
 زید نے اپنی مدخولہ بیوی کو دو طلاق دی اور اب اس کو اپنی زندگی میں رکھنا چاہتا ہے تو کیا وہ اس سے نکاح  
 کر سکتا ہے؟ یا رجعت کی ضرورت ہے اور یہ بھی فرمائیں کہ طلاق مانع ہوئی یا دائمی یا مغلطہ جواب سے جلد ہی فوائد  
 میں کرم ہوگا۔

## الجواب

صورت مستقرہ میں زید نے اگر واقعی اپنی مدخولہ بیوی کو صرف دو طلاق  
 دی ہے اور طلاق رجعی دی ہے تو عدلت کے اندر عدلت کی مرضی کے بغیر بھی رجعت کر سکتا ہے اور بعد عدلت صورت  
 کی مرضی سے نہ ہر کے ساتھ دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔ اور اگر طلاق بائن دی ہے تو شوہر عدلت کے اندر اور بعد عدلت  
 صحت کی مرضی سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے کہ دو طلاق کی صورت میں طلاق کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر زید غلط پرانی  
 سے کام لیتا ہے کہ حقیقت میں تین طلاق دی ہے مگر صرف دو طلاق بتاتا ہے تو اس صورت میں طلاق مغلطہ واقع  
 ہو گئی کہ بغیر حلال صورت زید کے لئے حلال نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ فَاِنْ طَلَعَا فَلَاحْتَاحِلٍ مِّنْ جِدِّ حَتَّىٰ تَخْتَضِعُوا لَحُکْمِ اللّٰہِ۔ اور سوال میں طلاق کے الفاظ چونکہ مذکور نہیں اس لئے دارالافتاء سے طلاق رجعی یا بائن کی تعیین نہیں  
 کی جا سکتی۔ و هو تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المراجع والمآب۔

جلال الدین احمد الامجدی

ک ۱۸۰ سوال المکرم ۹۹ نم



مسئلہ از محمد ایوب مومنین کو بیابان و خلیج کو ملے

زید کے والد کا کہ ہے آپ کسی کچھ باتوں میں تو کہتے ہیں جو دہری بھی ایسی دوران بکنے اپنے لشکر کے کیا کہ آپ بیوی کے کر میرے گھر سے نکل یا میرے گھر میں رہنے کے قابل نہیں ہوں اس پر نہ بے کہا کہ بات مجھ سے اور آپ سے ہوئی ہے تو اس میں بیوی کا کیا قصور ہے اور اگر آپ گھر سے نکل جائے ہی کو کہہ رہے ہیں تو میں اس کو طلاق دینوں گا طلاق طلاق طلاق اس کے آگے مجھ کو یا نہیں کہ کتنی بار طلاق کا لفظ کہا اب صیافت طلب یہ اس کے کہ صورت مذکورہ میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں ؟ یہ بخود خود

الجواب

صورت مسئلہ میں زید کی بیوی پر طلاق مغلطہ واقع ہو گئی کہ اب بغیر طلاق کے لئے طلاق نہ ہوگی قال اللہ تعالیٰ فان طلقوا فلا تحل ذمنهم بعد حقی تنکیعہ منہ وجا بیونہ الا تبہ وحو تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد لا محذی  
۸ ہر جمادی الاخریٰ ۱۳۹۹ھ

مسئلہ از شوکت علی گھاٹ کو پڑ بیتی

حضرت امامہ طلق صاحب علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ صحبت علی اور شوکت علی جو کہ میں ابھی تھا اس زمانہ میں طلاق نامہ لکھ کر بیچ دیا اور اپنی ماں کو لکھا کہ بچوں کو لے لو اور اس کا راستہ چلو اور وہاں ہی چلے جلی جائے اور اپنے بہنوئی کے نام سے سات بیٹے ضرور دے دیکر غلط جنت خرید کر دے دے گا اور گھڑوں کا ایک بٹل بھی بیچا اس کے بہنوئی نے یہاں آکر لکھا کہ صحبت علی کے شکر کو خبر ہوئی تو اس نے بی بی خدا کو لیا صحبت علی نے بی بی سے یہ خط تحریر کیا جو کہ ہندی میں ہے انہیں غفلتوں کے ساتھ خط لکھا جا رہا ہے وہ خطاب بھی اس کی بیوی کے پاس موجود ہے اللہ پہ لفظ لکھ چکا ہے۔

۴۸۶

مترجم صاحب علی صاحب السلام علیہ السلام کے صلوات ہو کہ ایک بار جو رشتہ ٹوٹ جا کہ ہے وہ جتنا نہیں ہے اس کے لئے آپ کے پاس جواب دیدیا ہے اگر آپ لوگ اس کو نہ مانیں تو میں کیا کروں اسی نے سات سو روپے دیا ہوں اور رشتہ جوڑا کھرا دیا ہوں۔ اب ہمارا تہا دار کوئی رشتہ نہیں ہے جو صحبت سے جانگنا تھا وہ میں نے کر دیا اب میرے بیبا با تار نہیں گنتی ہے یا تو آپ کہیں کر دو اب یہ پاس رکھو جیسا کہ جو دیا کہ وہ اب مجھ سے کوئی مطلب نہیں ہے مستعد اس کے بعد میرے والد صاحب نے صحبت علی کے گاؤں آکر جہاں میں بھی موجود تھی کئی موقع کے لوگوں کو لکھ کہ ہماریت کرا یا ان دنوں تک صحبت علی ہی تھر تھر کا تھا پھر تار نے صحبت علی کو قتل کیا اور یہ کہہ کہے گا یوں میں لکھ

اس کو ایذا نہ کرے نہ کسی کو بھی بچاریت کے لوگ تیار ہوتے ہیں مال کسی طرح جنوں نے یہ فیصلہ دیا کہ اگر لڑکی نہیں ہے گی  
صحت ملی رکھے گا اور اختراجات دے گا کچھ دنوں کے بعد صحت ملی ہو گئی جلا گیا اور تین کچھ دنوں تک مزید رہی کہ بچا  
اور دو بچوں کا گذارہ کرتی رہی مجبور ہو کر اپنے والد کے گھر گئی دو سال سے زائد عرصہ گذر گیا کہ میں اپنے والد صاحب  
کے پاس ہوں اسی درمیان میرے والد صاحب کا ایک بڑی صحت ملی سا کنڈی کے پاس سے گھر آنے لگا کچھ دنوں  
کے قریب میری دینیے کو کہا تو صحت ملی نے کہا میں کیا جانوں میں کچھ نہیں دوں گا اس نے میری میں دوسری شادی کر لی  
ہے اور وہیں ہو رہا ہے اختیار کر لیا ہے اب میرا گذارہ والد صاحب کے پاس کیسے ہو سکتا ہے میں دوسری شادی  
کرنا چاہتی ہوں تو میرے پاس میں شریعت مطہرہ کا جو حکم ہو بہت جلد تحریر فرمادیں اولیہ بھی واضح فرمادیں کہ  
بیچان کس کے سپرد کر دی جائیں ؟ فقط والسلام

آمنہ خاتون بنت محمد علیل مومن منور اوسٹ و فٹری ضلع سی

## الجواب

طلاق واقع ہو گئی علت گزارنے کے بعد وہ دوسرے کسی صحیح القید سے نکاح کر سکتی ہے اور بچوں کا حصہ لے  
تک میں کی پرورش میں رہیں گی جس کا معاوضہ بچیوں کے باپ کو ادا کرنا ہوگا لیکن مال عدلت کے زمانہ تک پرورش  
کا معاوضہ نہیں پائے گی اور بچیوں کو جو بیعت آنے سے پہلے اگر مال لے بچیوں کے غیر عزم سے نکاح کر لیا تو حق پرورش  
ساقط ہو جائے گا جو ہر دوسرے میں ہے اذا وقعت الفراق بین المذنبین فالام حق بالعباسیۃ حق بتجن  
ملخصاً ام - والله وسولہ اعلم

ک - جمال الدین احمد لاہوری  
۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۹ھ

## مسئلہ

از شیر حسن مومن مہور ابرگدو (دارچہ نیال)

رید بہت کم بڑھا لگا آدی ہے اس نے اس کو صحیح طور پر معنوں لگا رکھی کہ سابقہ معلوم نہیں کہ لڑکی کی ہند  
پر اس نے اپنی بیوی کو صرف ایک طلاق دینے کے ارادے سے لگا رکھا اور قلم اعتیالات سے اس کو گونہ کی بیعت زیادہ ہو گئی  
کھنے میں نیک کے لگا نہیں گئے اب نیک ایک طلاق کھنے کے بجائے دو طلاق اس طرح سے نکاح لگا کر قلم لگا لیا  
اور اس کے نقل میں صرف ایک لفظ طلاق لگا ایک ہی مجلس میں وہ بھی اس طرح سے نکاح لگا لیا کہ نیک کی نیت  
صرف ایک طلاق کی تھی کھن دھمکانے کے لئے اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ نیک کے اس تحریر سے اس کی  
بیوی پر کون سی طلاق واقع ہوئی ؟

## نقل طلاق نامہ

جناب محب علی صاحب! اشلاہ علیکم کے بعد معلوم ہو کہ آپ کی لڑکی کے ساتھ میری راجا ہوا تھا۔ آپ کی لڑکی میرے گھر پر بھی وہاں سے جہاں آپ کے گھر تک پہنچا دیا جائے جائے کے واسطے میرے گھر پر نہیں بھیجا۔ اس لئے آپ کی لڑکی کو تین تھاک تھاک تھاک دے دیتا ہوں۔

دستخط شیر حسن

## الجواب

صورت مستفسر کا مکمل طلاق نامہ دیکھنے سے ظاہر ہوا کہ حوت مدخلہ ہے تو نزدیک پوری بر طلاق منقطع واقع ہو گئی۔ اس لئے کہ طلاق زبان سے دینا یا لکھنا انشاء ہے خبر جنس اور انشاء غلط نہیں ہوتا لہذا حکم نہ کرنے کے باوجود وہ طلاق واقع ہو گئی۔ میری طلاق لکھی تو وہ بھی واقع ہو گئی اصول فقہ میں ہے لا یجوز التراجع عن الطلاق لانه نسخ ولیس للعید فلیس۔ اور نہ اگر چہ ایک طلاق کی راجا ہو کر جب تین طلاق لکھی تو تینوں واقع ہو گئیں اور طلاق غلط طے سے بھی واقع ہو جاتی ہے اور ایک مجلس میں بھی تین طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ لہذا فی الکتاب الفقہیۃ وهو تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد الامجدی  
۵۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۹ھ

مستملہ از عبدالبار بنعلہ بنجان خیال فیض آباد

نیر کا شہاز ہند سے ہوا تھا ہندو حق زوجیت اور کئی تھی۔ از دو اجماعی زندگی دو نوں گزارا ہے تھے۔ جبکہ کاقد شاہ جہاں سے ہوا تھا اور یہ بھی دو سال کے قریب بکراہی زہر شاہ جہاں کے ساتھ اور اجماعی زندگی بسر کیا تھا۔ تمہینا شہاز کے ڈٹا چینی سال بعد بکراہی شاہ جہاں نے پنوں کے رد برد بھلت بیان دیا کہ میرے فوہر بکراہی تعلق چڑ سے ہے گواہی اور شہادہ سے فیض بہت ہوا۔ باوجود اس کے جبکہ والدین بروئے ملت بکراہندہ سے تعلق تعلق کا انکار کرتے تھے۔ اسی درمیان میں ہندو جبکہ کے ساتھ کلکتہ علی گئی تھی بعدہ نیر پاکستان چلا گیا اور پاکستان میں موجود ہے۔ ہندو نے جبکہ کے ساتھ فقہ کر لیا پنوں نے حق پانی بند کر دیا۔ کلکتہ میں دو سال کا عرصہ ہوا۔ جبکہ کے سلسلے میں خواہش کرتے ہیں کہ کم کو شامل برادری کر لیا جائے اسی صورت میں جب کہ نیر پاکستان چلا گیا ہے اور اس کی برادری نے جبکہ کے اپنا نکاح کر لیا ہے برادری کے لوگوں نے سنت و عترت افاضی اٹھایا کہ نیر نے اپنی سلوک

کو طلاق نہیں دیا جو نکاح ہوا ہے وہ ناہانزبہ اس پر بہاری بڑھوری کے ایک قزوے اپنا مندرجہ ذیل بیان دیا  
 بکر کی بیوی اب تک اپنے میکہ میں موجود ہے جو اپنے والدین پر بارگاہی ہے۔ آج مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۹۵ء  
 پرتھویاں مستحق حیات محمد ولد اس محمد بکلف بیان کیا کہ میں نے ان سے یہ سوال کیا کہ مانی نکلتے میں اور تمہیں ہاں جو ایسی  
 صورت میں یہ بات کچھ اچھی نہیں معلوم ہوئی اسے چھوڑ دیجئے۔ اس وقت انھوں نے جواب دیا کہ میں ان کو دسیوں  
 مرتبہ طلاق دے چکا ہوں۔ ایسی صورت میں حیات محمد کے طلیفہ بیان سے طلاق ثابت ہو جاتی ہے یا نہیں؟  
 ۵ بکر نے ہندہ سے جو نکاح کیلئے وہ ہانزبہ یا ناہانزبہ؟ بکر کی بیوی جو اپنے میکہ میں رہتی ہے اور  
 بکر سے طلاق چاہتی ہے اس کے کیا حکم ہے؟ بکر کے والدین کا جو نا طلف ثابت ہوا تو اس کا کیا کفارہ  
 ہے؟ بینوا التوجروا

**الجواب** اللہ تعالیٰ ہدایۃ الحق والمواب ۱ طلاق کے ثبوت کے لئے نذ  
 مسلمان مرد عادل لائق شہادت شرعی کی شہادت شرعیہ دیکر ہے لہذا صرف حیات کے طلیفہ بیان سے طلاق  
 کا ثبوت نہ ہوگا جیسا کہ تفسیر احمدیہ طبعہ جدیدہ ص ۱۱ میں ہے فی غیر الحدود والقصاص ان کان مسفا  
 یطلع علیہ الرجل یقبل بشہادۃ رجلین اور رجل وامرأتین سواء کان مالا او غیر مال عندنا۔  
 ۱ صورت مسکروہ میں بکر کا ہندہ سے نکاح کرنا شرعاً باطل ہے ہرگز ہرگز منقذ نہ ہوا۔ اگر بکر کی بیوی کو نان  
 ونفقہ دے سکا ہے اور محسن ملوک و عدل و انصاف کے ساتھ شاہ جہاں کو رکھنے کے لئے تیار ہے تو اس پر لازم  
 ہے کہ اپنے شوہر کے ساتھ رہے۔ اور اگر بکر شاہ جہاں کو نان و نفقہ نہیں دے سکا یا نان و نفقہ دے سکا ہے  
 مگر محسن ملوک و عدل و انصاف کے ساتھ پیش نہیں آئے گا تو بکر پر لازم ہے کہ وہ شاہ جہاں کو طلاق دیدے  
 پھر بعد انفقائے عدت وہ دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے طلاق و عدت سے پہلے دوسرے سے نکاح ہرگز ہرگز  
 مشقذ نہ ہوگا۔ ۲ زمانہ آئندہ کے بارے میں قسم کھا کر توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے اور زمانہ گذشتہ کے  
 بارے میں جو بیوی قسم کھائے پر شرعاً کوئی کفارہ مقرر نہیں فرمایا ہے ہاں جو قسم جو بیوی زمانہ گذشتہ کے بارے  
 میں طالیفہ کھائی ہو اس قسم کے جھوٹی ہونے کا اعلان کرنا اور صدق دل سے طالیفہ کو توبہ واستغفار کرنا واجب ہوگا  
 هذا ما خلاہ علیہ والعلیہ بالحق عند اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعلیٰ المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ک  
 جلال الدین احمد لاہوری  
 ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۸ھ

**مسئلہ** از خواجہ معین الدین رضوی خانبہا پیر تہذیب ہر ما کا مذکور شیخ علی قلعہ دار و دار و دار تک (نزدیکی بخدا کی راہ میں) اگر اسے پچھ سال بیشتر ہوئی تھی شادی کے بعد دونوں نے میاں بیوی ایک سال تک زندگی گزار لی۔ زندگی میں بھائی تھا اور حالت زندگی میں بیوی پر ظلم و عداوت تھا پھر بھی ایک سال تک بیوی اپنے شوہر کے ساتھ کلم پڑھتے ہوئے برداشت کرتی رہی۔ نو بہت یہاں تک پہنچ گئی کہ نہ پانی بیوی کی ہاں لیے پر آمادہ ہو گیا۔ بالآخر اس نے اپنی بیوی کو گھر سے نکال دیا جس کی وجہ سے وہ پار و پارا چلے گئے میکہ چلی آئی وہیں اٹھ لڑکیاں والدین نے اور کچھ جماعت محلہ کے ذریعہ دونوں میں سمجھوتہ کی کوشش کی لیکن زید نے اپنی بیوی کے ساتھ زندگی گزارنے سے صاف انکار کر دیا۔ بیوی کی ثوابی معلوم ہوا کہ بچہ پھر وہی ہے اور اس سے نہ کوئی اولاد ہوئی۔

مندرجہ بالا تمام حالات کوٹ میں پیش کئے گئے بعد ازاں زید کوٹ میں حاضر نہ ہو سکا جس کی وجہ سے منصف نے ماہ جبین آرا کو اس کے شوہر زید سے طلاق دلویا۔ اب سوال یہ ہے کہ واقعی یہ طلاق محبت پر مشیبت ہوئی یا نہیں؟ اور اسے شریعت مطہرہ آگاہ قرآن میں فائز ہوئی۔

**الجواب** بعون المظاہر العزیز الوہاب محبوبت مسئلہ میں زید کوٹ میں حاضر نہ ہو سکا جس کی وجہ سے منصف نے ماہ جبین آرا کو اس کے شوہر زید سے طلاق دلویا، استفسار کی یہ عبارت عملی نظر ہے اس لئے کہ جب زید کوٹ میں حاضر نہ ہو سکا تو منصف نے طلاق دی تو واقعہ یہ ہوا کہ اس نے طلاق کا مالک شوہر ہے نہ کہ موجودہ بھائی کا منصف حدیث شریف میں ہے **أَنْتَ لَاقٍ لِّمَنْ أَنْتَ بَالِقٌ** پھر اگر شوہر نے طلاق مذکورہ اولیٰ واقعی نامرد ہے اور طلاق حیض سے انکار کرتا ہے اور بیوی شوہر سے چھٹکارا پا رہی ہے تو وہ منصف کے سب سے بڑے شفیق منصف العتیدہ عالم کے حضور قلعہ نکاح کا دعویٰ کئے عالم اس کا دعویٰ سن کر شرع کے مطابق نکاح منصف کے لئے ہوا کہ سلطان اسلام اور قاضی شرع نہ ہونے کی صورت میں منصف کا سب سے بڑا منصف منصف العتیدہ عالم ان کے قائم مقام ہے حدیث ترمذی میں ہے **إِذَا خَلَا بَيْنَ مَوْلَانِ مَوْلَانِ ذِي كَفَايَةِ فِي الْأُمُورِ مَوْكَلَةٌ فِي الْعِلْمِ وَإِلَيْهِمُ الْأُمُورُ جَوَاعِ الْيَهُودِ وَيَسُورُونَ وَلَا تَعْلَمُ إِلَّا مَا عَمِلَ جَعِدُ عَلَى وَاحِدٍ اسْتَقْلَلْ حَقْلَ قَطْعٍ بِاتِّبَاعِ عُلَمَائِهِ فَإِذَا أَكْثَرُوا فَالْمَتَّبِعُ أَعْلَمُهُمْ فَإِنْ اسْتَوَوْا أَقْرَعُ بَيْنَهُمْ أَمْ - وَهُوَ تَعَالَى أَعْلَمُهُ وَإِلَيْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَأْتَبُ -**

کمال الدین احمد لاہوری  
امروال ملکرم ۱۹۹۸ء

**مسئلہ** ازہر ساقی بنیورہ پوسٹ کوکھرمیٹھ۔ ضلع گوردکھپور۔

زید نے اپنی مدخلہ بیوی جندہ کو دھڑا طلاق دی زید کا کہنا ہے کہ قصہ کی حالت میں طلاق واقع نہ ہوگی اس وجہ سے جندہ ابھی تک میری بیوی ہے کیا زید کا کہنا صحیح ہے ؟ اور کیا جندہ پر طلاق واقع ہوگئی ؟ اگر واقع ہوئی تو کونسی طلاق اور اس کا کیا حکم ہے ؟

**الجواب** اللہمَّ هِدْنا لِحَقِّ الصَّوابِ عَفْوَا اگر اس حد کو پہنچ جائے کہ اس سے عقل نازل ہو جائے خیر نہ رہے کہ کیا کہنا ہے اور زید ان سے کیا نکلتا ہے تو ایسی حالت کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ مگر قصہ کی یہ حالت بہت ناپائیدار ہے لہذا صورت مسئلہ میں زید اگر اس حالت کو نہ پہچانے گا تو صرف قصہ ہوتا اسے مفید نہیں اس کی بیوی پر دھڑا طلاق واقع ہوگئی کہ طلاق اکثر قصہ ہی میں دیکھائی ہے مگر زید اس سے پہلے اسے اور طلاق نہ سمجھے چکا ہو اور یہ وطلاق رجعی دی ہو تو شوہر رجعت کے اندر عورت کی مرضی کے بغیر بھی رجعت کر سکتا ہے اور بعد عت صحت کی مرضی سے سترے ہر کے ساتھ دوبارہ نکاح کر سکتا ہے اور اگر وہ طلاق بائن دی ہو تو شوہر رجعت کے اندر اور بعد عت صحت کی مرضی سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے رجعت نہیں کر سکتا۔ اور اگر اس سے پہلے اس عت کو اطلاق دے چکے ہو یا موقع مذکور پر حقیقت میں تین طلاق دے چکے ہوں مگر غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے صرف دو طلاق بتا رہے تو ان صورتوں میں عدالت کے تیسرے زید کا اس صورت سے دوبارہ نکاح کرنا جائز نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل لہ من بعد حتی تنکحہن و چاہیہ (پارہ دوم رکوع ۱۳) و هو تعالیٰ اعلم

جمال الدین احمد لاہوری  
تبہ  
۲۳ شوال المکرم ۱۴۱۳ھ

**مسئلہ** ازہر ساقی بنیورہ پوسٹ دوپولیا بازار ضلع بستی

گمشدہ بانو کی شادی فقیر محمد سے ہوئی۔ گمشدہ بانو پہلی رخصتی میں ایک رات اپنے شوہر کے ساتھ ہی چم دو سری رخصتی میں آمد رات رہی۔ یکے بآفاقہ کی بنا پر گمشدہ بانو کے گھر والوں نے فقیر محمد سے زبردستی طلاق لینا چاہی تو فقیر محمد نے کہا کہ زبردستی طلاق لینا جائز نہیں لیکن آپ لوگ جب چاہتے ہیں تو میں طلاق دیتا ہوں۔ اس پر ایک مولوی صاحب نے کہا کہ اگر تم نام کے طلاق دے دو تو اسات چم دو دیا۔ اپنی بیوی کا نام نہ کر طلاق دی۔ اور کہا میں دل سے طلاق نہیں دے رہا ہوں۔ اب عدالت طلب یہ امر ہے کہ مذکورہ صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں ؟ اب گمشدہ بانو کے گھر والے اسے فقیر محمد کے ساتھ بھیجتا چاہتے ہیں تو اس کے لئے نسیخت کیا کیا حکم ہے ؟ بینوا و تاجر دوا

## الحجوات

**الجواب** فقیر محمد نے جس وقت یہ کہا کہ نہ بروستی طلاق لینا جائز نہیں لیکن جب کہ لوگ چاہتے ہیں تو اس طلاق دیتا ہوں۔ اس جملہ سے ایک طلاق واقع ہوئی۔ پھر جب اس نے دوبارہ اپنی بیوی کاہلے کر طلاق دی تو اس پر طلاق منقطعہ واقع ہو گئی کہ اب بقیر طلاق وہ شوہر اول فقیر محمد کے لئے حلال نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح غیرہ وینکح غیرہ (پ ۱۳۷) اور زبان سے طلاق دینے پر واقع ہو جاتی ہے اگرچہ نہ بروستی ہو اور دل سے نہ ہو جیسا کہ در مختار میں خاتی جلد دوم ص ۱۳۷ میں ہے بقیع طلاق مکمل نہ ہو جا تا بغیر عاقل و نوسک، ادا و اذاعتلا اھ۔ هَذَا مَا ظَهَرَ لِي وَالْعِلْمُ بِالْحَقِّ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى ورسولہ جن شانہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جلال الدین احمد لاہوری  
۱۴ شوال الحکم ۱۳۷۶ھ

مسلم

از عمده این محلات در حوالی شائسری نگر کلیان رود بسیندی صنایع قند

ایک شخص نے اپنے خسر کے پاس اپنی مدغور بیوی کے بارے میں خدا کا کھانا کپ اپنی لڑکی کو اپنے چہرا دیے باؤ  
 کیونکہ آپ کی لڑکی میرے پسند کی نہیں ہے۔ اہ میں اس خط میں جو یہ بھی دیتا ہوں تعلق تعلق سب آپ  
 کی لڑکی سے ہیں کوئی واسطہ نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ غصہ مذکور کہ بیوی پر طلاق دینے کی ہوتی کہ نہیں جب کہ غصہ  
 تمہارے کہ بنیاد میں اقرار ہی کہ چکا ہے۔ جس کو کہ جیتے جس کی لڑکی طلاق کے وقت چونکہ حالتی اس نے طلاق  
 نہیں دے سکتی۔ اگر شخص مذکور میرا بیوی کو نکاح پا رہے تو اس کے لئے کیا صورت ہے ؟

## الحجوات

**الجواب** صورت مستحضر میں شخص مذکور کی بیوی پر طلاق منقطعہ واقع ہو گئی اگر وہ حالت مثل میں تھی کہ عمل مانع طلاق نہیں۔ یہ سمجھنا کہ حالت مثل میں طلاق نہیں پڑتی ہے بلکہ ہے لہذا غیر طلاق نہیں مذکور چنانچہ اس بیوی کو دوبارہ نہیں رکھ سکتا۔ خال اللہ تعالیٰ ذات طلاقہا ملائحتن بعد حی تکلیف نوحا شریعت (مذہب ع) خدا ما ظہری فی دھوا علمہ بالصواب

بجائے الدین احمد لکھنوی

۱۲ اشوال المکرم ۱۳۰۶ھ

۱۳۸۵

از جمال الدین ساکن بازار قلعہ پر تاب گڑھ (دیوبند)

ایک شخص نے اپنی مدغول بیوی کے بارے میں لکھ کر یہاں کہ زہیدہ میں تمہیں طلاق دے رہا ہوں۔ زہیدہ  
میں تمہیں طلاق دے رہا ہوں۔ زہیدہ میں تمہیں طلاق دے رہا ہوں۔ تو زہیدہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟  
بے شک! آج کروا

## الجواب

شخص مذکور نے اگر واقعی اپنی بیوی زبیدہ کو اس قسم کی تحریر لکھ کر روانہ کی ہے تو زبیدہ پر طلاق مغلطہ واقع ہو گئی لان الفلہ احدا للسانین۔ عدت گزارنے کے بعد زبیدہ کسی قسمی صحیح العقیدہ سے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ ہذا احادیثی و ہوا علمہ بالصواب

ک  
جلال الدین احمد لاہوری  
تہ  
۱۴۰۲ھ رجب المرجب ۱۲۰۲ھ

## مسئلہ

از صاحب علی جری بزرگ پوسٹ اسنہرا ضلع بستی  
ایک شخص نے اپنی مدخولہ بیوی کو تین یا اس سے زیادہ زبانی طلاق دی ہے نہ کہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر زبانی دی اور نکاح نہیں دی یا لکھا یا اور خود نہیں لکھا نہ اس پر دستخط کیا تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر وہ بی شوہر پھر اس صورت کو رکھنا چاہے تو کیا حکم ہے؟ بیسوا فقہ جردا

## الجواب

مذکورہ صورت اگر اپنے شوہر کی مدخولہ ہے اور شوہر نے اس کو کہے کہ تین طلاق دی ہے تو چاہے کہ مردی ہو یا زبانی۔ اور خود لکھا ہو یا دوسرے سے کہنے کے کہ ہوا اور کہنے کے بعد دستخط کیا ہو یا نہ کیا ہو یہ صورت عورت پر طلاق مغلطہ واقع ہو گئی۔ اگر وہ بی شوہر پھر اس صورت کو رکھنا چاہے تو عورت عدت گزارنے کے بعد دوسرے سے صحیح نکاح کرے دوسرا شوہر اس کے ساتھ ہمبستی کرے پھر وہ جائے یا طلاق دیے۔ تو عورت دوبارہ عدت گزارنے کے بعد پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔ اگر دوسرے شوہر نے ہمبستی نہیں کی اور مر گیا یا طلاق دیدی تو اس صورت میں پہلا شوہر اس سے نکاح نہیں کر سکتا کی حدیث شریفہ و اس طرح دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے کو طالع کہتے ہیں۔ اگر طالع کے بغیر پہلا شوہر اسے بیوی بنائے تو سب مسلمان اس کا بایکٹ کریں ورنہ وہ بھی گنہگار ہوں گے ارشاد خداوندی ہے دامایہ شہیدان الشہیظن فلا تتعد بعد الذکری مع القوم التلمیذین (دیکھ ۱۳۴) و هو سبحانه و تعالیٰ اعلم

ک  
جلال الدین احمد لاہوری  
تہ  
۱۴۰۲ھ رجب المرجب ۱۲۰۲ھ

## مسئلہ

از علی پور ضلع گوندہ مرسلہ عبدالغفور

حواہ اپنی بیوی کو کسی بنا پر رادہ تھا اسی وقت اتفاقاً قلمہ پولیس مقامی کے سپاہی دیکھ کر رات کے عرصہ سے کہا تم نے اپنی بیوی کو کیوں رادہ پھر عرصہ کو پولیس نے مارا یہ خوف کے مارے بھاگ کر اپنے گھر میں گھس گیا بعد پولیس



میں اس کو چھوڑ کر مکان کے اندر سے نکالا اور اس پر مرتبہ راجہ ڈال دیا تو لاکھ میرے سامنے تم اپنی بیوی کو طلاق دو ورنہ اندھا  
 اور بندھی کر دوں گا اور اس قسم کی بہت سی دھمکیاں دیں پس غصے سے پولیس کے خوف سے اپنی بیوی کو تین مرتبہ کہا کہ طلاق  
 دیا میں نے تم کو۔ یہ غصے سے پولیس کے کہلوانے پر کہا۔ خود اپنی بیوی کو اس کے بعد بھی اپنے گھر لے گئے ہوئے ہے تو اس  
 کے لئے شرعی کیا حکم ہے؟

## الجواب

محبت مسئول میں جب غصے نے اپنی بیوی سے تین مرتبہ کہا کہ میں نے تجھے  
 طلاق دی تو اس کی بیوی پر طلاق مغلطہ واقع ہو گئی لہذا غصے سے یہاں بیوی کے تعلقات و رگز قائم نہ رکھے  
 ورنہ دونوں سبب حرام کارنا کار لائق عذاب تھا، اور دین و دنیا میں بدویاہ و شر مسار ہوں گے بعد ملاحہ اسے چلنے  
 نکاح میں لاسکتا ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم۔

جمال الدین احمد لاہوری  
 ۲۹ محرم الحرام ۱۳۸۲ھ

## مسئلہ از محمد شفیع رحیم خلیفہ

ایک شخص نے اپنی بدخود بیوی کو بے حیاءیت میں تین مرتبہ کہا کہ میں طلاق دیتا ہوں میں طلاق دیتا ہوں پس طلاق  
 دیتا ہوں مگر بیوی کا نام نہیں لیا تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اب اگر دونوں میان بیوی کی طرح آپس میں رل کر لیں  
 تو شرعی کیا حکم ہے یا نہیں؟ اور اگر دوبارہ ساتھ رہنا چاہیں تو کیا صورت ہو سکتی ہے؟

## الجواب

شخص مذکور کی بیوی پر طلاق مغلطہ واقع ہو گئی تو ایک دوسرے سے  
 جدا ہو جائیں اور آپس میں میان بیوی کے تعلقات ہرگز قائم نہ کریں ورنہ دونوں دین و دنیا میں بدویاہ و شر مسار  
 اور لائق عذاب قرار دیے جائیں گے۔ اگر شخص مذکور اس صورت سے چل کر نکاح کرنا چاہتا ہے تو اس کی بیوی عدت لاکھ لاکھ  
 سے نکاح کرے یہ دوسرا شوہر اس سے بہتری کہنے کے بعد طلاق دیدے تو پھر عدت گذار کر شوہر اول کے ساتھ دوبارہ  
 نکاح کر سکتی ہے اگر شوہر ثانی نے بہتری کیے بغیر طلاق دیدی تو شوہر اول کے ساتھ ہرگز ہرگز نکاح نہیں ہو سکتا ہے۔

وھو تعالیٰ اعلم۔

جمال الدین احمد لاہوری  
 ۲۹ محرم الحرام ۱۳۸۲ھ

## مسئلہ از شیخ محمد یوسف ڈاکٹر ابو نعیم احمد پوسٹ گورنمنٹ سکول

نیز اپنی بیوی ہندہ کو رخصت کرانے کے لئے گیا تو ہندہ کے والد نے کہا کہ تم ہماری لڑکی کو طلاق دیدو ورنہ میں  
 تم سے زبردستی طلاق ملے لوں گا تو نیت سے مار کھانے کے لئے مجبوراً طلاق دیدی۔ تو یہ طلاق نیک کی بیوی ہندہ پر

واقع ہوئی یا نہیں؟ بیتنا تو جروا

## الجواب

اگر اگرہ شرعی یا ایگیا شلا ہند کے والد نے قتل کرنے یا ہاتھ پر توڑ دینے کی دھمکی دی اور زید نے جانا کہ اگر میں طلاق نہیں دیتا ہوں تو یہ جیسا کہتا ہے کر ڈالے گا تو اس صورت میں اگر زید نے صرف طلاق نامہ لکھ دیا مگر نہ دل میں طلاق کی نیت تھی اور نہ زبان سے کہا تو طلاق واقع نہ ہوئی۔ اور اگر اگرہ شرعی نہیں یا ایگیا اور طلاق لکھ دی یا زبان سے طلاق دیکر ہے تو ان صورتوں میں واقع ہو گئی تو یہ بلا بعد اس میں بے فایده طلاق کی طرح ہے جو باطل ہے اور کھانا۔ وھو تعالیٰ وسولہ اللہ علیہ وسلم

جلال الدین احمد لاہوری

تبہ

۴۰۳

## مسئلہ

از منظر حسین مویشی چھپا لکھ کر ہوا پوسٹ پر اسی خط بنوئی (درجہ نیال) زید نے محمود کی بیوی کو بغیر طلاق کے رکھ لیا محمود نے کچھ ہی میں مقدمہ امریکا زید کی گرفتاری ہوئی بہر حال محمود نے ۷۸ روپے لیکر اپنی بیوی کو طلاق دیدی طلاق نامہ لکھا گیا اور غیر مسلم ہے اور طلاق نامہ بھی اسی کے پاس ہے بغیر روپے کے نافذ دینے سے انکار کر دیا ہے اور محمود کی انکار کر دیا ہے حالانکہ طلاق نامہ پر دستخط کر چکا ہے گو وہ بھی مسلمان ہے۔ تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ محمود کی بیوی پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اور یہ دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

## الجواب

صورت مستور میں محمود کی بیوی پر طلاق واقع ہو گئی طلاق نامہ حاصل کے بغیر نکاح گزارنے کے بعد دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے واجتہ تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد لاہوری

تبہ

۲۹

## مسئلہ

از ہر خط بستی مرسلہ عبدالرزاق خاں منعم اللہ نے ہوش و حواس کی دھمکی میں اپنی بیوی کو کہیں کو پہلے تین مرتبہ زبان سے طلاق دی اور پھر مرتبہ شلو طلاق نامہ پر خوشی سے اپنی دستخط کی۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ کر میں پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر واقع ہوئی تو کونسی طلاق؟

## الجواب

صورت سولہ میں برمدق مستحق منعم اللہ کی بیوی کر میں پر طلاق واقع ہو گئی کر میں اگر منعم اللہ کی مدد تو طلاق متعلقہ واقع ہوئی کہ بے ملا منعم اللہ کے لئے طلاق نہیں ہو سکتی تھ

اگر عدول نہیں تھی تو ایک طلاق اس واقع ہوئی کہ بغیر طلاق کا حکم اشد کرکے اس سے ہرگز ساتھ دیا نہ جاسکے گا کہ اگر ملکہ ہے

واللہ تعالیٰ اعلم

جمال الدین احمد لاہوری

۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۳ھ

## مسئلہ از عبد الرحیم قادری پورہ ضلع لاہور

لینے اپنی عدول نہ ہوئی ہند کو بغیر عدول کے نکاح کرنا اگر اسے گھر پہنچا کر میں خوشی دل سے طلاق دیتا ہوں۔  
طلاق دیتا ہوں۔ طلاق دیتا ہوں اور میں ہند کو یہاں سے خدا کے گھر تک نہیں رکھوں گا تو ایسی صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر ہوئی تو کون سی؟

## الجواب

صورت مستصور میں اگر لینے تین طلاق کہنے کا حکم دیا۔ یا طلاق کہنے کا حکم دیا اور تعدا نہیں ذکر کی اور کہنے والے نے تین طلاق کہی اور لیکو پڑھ کر مٹا تو لینے تصدیق کی یا سکوت اختیار کیا اس تمام صورتوں میں لینے کی بیوی پر طلاق منتقلہ واقع ہو گئی۔ عدول تیار نہ ہو تو اس میں سبب نہ قال نکاح تکب طلاق احمدی کا ان ائمہ اربعہ اطلاق وان لم یکتب و اعلم تعالیٰ اعلم

جمال الدین احمد لاہوری

۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۳ھ

## مسئلہ

از عبد الرحمن چودھری قصبہ ہند اول ضلع بستی

شوہر نے ایک ہندو سے کہا کہ تم طلاق نکھرو اس نے ہندی میں طلاق نامہ لکھا کہ پنجو ما جوا سلام جیک میں نے ظلم رسول کی لڑکی کو طلاق دیا تم دیا جاوے اللہ نے دیا اپنی تین بار لکھا کاندھ کہتے وقت ان دونوں کے علاوہ وہاں کوئی نہ تھا شوہر بھی جاہل ہے کاندھ پر نہ تو اس نے دستخط کی اور نہ انگوٹھا لپیٹا ہے اب پنجائٹ کے اندر شوہر کہہ رہا ہے کہ میں نے ایک بی بی بار طلاق دی ہے صورت اس کی عدول نہ تھی ہے تو کتنی طلاق واقع ہوئی واضح فرمائیں۔

## الجواب

ایک بار طلاق کہی۔ یا طلاق کہی۔ اور کہنے والے نے تین بار طلاق کہی اور وہ تحریر شوہر کو پڑھ کر نہیں سنا یا سنا لی مگر شوہر نے تین طلاق کی تصدیق نہیں کی نہ اس پر دستخط کی تو اس کی بیوی پر ایک طلاق رجعی واقع ہوئی۔ اس صورت میں اگر شوہر چاہے تو قبل انقضائے عدت اپنی بیوی سے رجعت کر سکتا ہے نکاح کی ضرورت نہیں۔  
اذا عدت منقضی ہو گئی تو اب رجعت کی ضرورت نہ رہے وہاں نکاح کر سکتا ہے طلاق کی ضرورت نہیں۔

اگر شوہر نے یہ کہہ کر تین مرتبہ طلاق نکھرو تو اس کی بیوی پر طلاق منقطع واقع ہو گئی کہ بغیر طلاق شوہر اول کے لئے طلاق نہ ہوگی مگر اس سلسلے میں کئے والے ہندو کی گواہی معتبر نہ ہوگی شوہر پر واجب ہے کہ وہ مجمع بیان دے ورنہ سخت گنہگار حرام کا لائق عذاب قہار ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد امجدی  
۴۰ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

**مسئلہ** اگر عمو اور میں موضع شاہ پور ضلع بستی

نیدے اپنی مدخولہ سے کہا کہ میں نے تجھے طلاق دی۔ میں نے تجھے طلاق دی۔ میں نے تجھے طلاق دی۔ اب زید اپنی بیوی کو رکھنا چاہتا ہے تو اس کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

**الجواب** صورت مسئلہ میں زید کی مدخولہ بیوی پر طلاق منقطع واقع ہو گئی بغیر طلاق نہ زید کے لئے طلاق نہ ہوگی۔ طلاق کی صورت یہ ہے کہ عورت نہ کو عدلت گزارنے کے بعد دوسرے سے نکاح صحیح کرے اور وہ شوہر اس کے ساتھ بہتری کرے پھر دوسرا شوہر مر جائے یا طلاق دیدے تو عدت پوری ہو جانے کے بعد زید اس سے نکاح کر سکتا ہے۔ اگر بغیر بہتری کے طلاق دیدی تو زید اس سے نکاح نہیں کر سکتا ہے کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجاً غیرہ (دین ۱۳۷) اور حدیث شریف میں ہے عن عائشہ قالت جاءني امرأتان رفاعة القرظیة ابی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم فقالت انی كنت عند رفاعة فطلقنی فبیت طلاق ففترت وجهت بعد عبد الرحمن بن المطلب ومامحة الامثل هذبة الثواب فقال انريدون ان ترجعی الی رفاعة قالت نعم قال لا حتى تنكح عیلتك ویذوق عیلتك سرواها البخاری والمسلم (مسئله شریف) وهو تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد امجدی  
۴۰ شعبان المعظم ۱۳۸۵ھ

**مسئلہ** از محمد عباس نیا بازدار کوئٹہ باسہ (نیپال)

ہندہ متقی صبح العقیدہ کی شادی بکر سنی صبح العقیدہ کے ساتھ ہوئی کچھ عرصہ کے بعد نیاوی غیر بوجہ گائے باعث ہندہ اپنے شیکے باپ کے پاس چلی گئی ہندہ نکوحہ کے باپ نے اپنے دادا بکر سے کہا کہ تم میری لڑکی ہندہ کو طلاق دیدو لیکن بکر نے طلاق نہیں دیا۔ جب بکر نے طلاق نہیں دیا تو ہندہ کے باپ نے عدالت سے عدالتی کاغذ نکھو کر ہندہ کی شادی ایک دیوانی نیدے کے ساتھ کر دی اور ہندہ کو مجبور کر کے نیدے کے یہاں بھیج دیا اب ہندہ نیدے کے

میں دوبارہ جانے سے انکار کرتی ہے اور کہتی ہے کہ زید و ابی ہے میں وہاں نہیں جاؤں گی۔ میں بکری کے ساتھ ہو گئی  
سوال یہ ہے کہ کیا بکری کو پہلا شوہر ہے ہندہ کو نکاح اولیٰ مرد کہہ سکتا ہے کہ دوبارہ نکاح کی ضرورت ہے افسوس کے  
ساتھ بغیر بکری کے طلاق دے کے ہوئے ہندہ کا نکاح درست ہو گیا تھا کہ نہیں مذہبی طلاق نہیں دیتا ہے۔ بکری کو پہلا  
شوہر ہے ہندہ کو رکھنے میں زید سے جو ابی ہے طلاق لینے کی ضرورت ہے یا نہیں؟ بی بی نواز تو جرحوا

**الجواب** صورت مستفہرہ میں جب کہ بکری نے اپنی بیوی ہندہ کو طلاق نہیں دی تھی  
تو اب بھی بدستور وہ بکری کی بیوی ہے کہ طلاق کا اختیار شوہر کو ہے نہ کہ بکری کی حدیث شریف میں ہے اطلاق لمن  
اخذ بالشان لهذا طلاق حاصل کے بغیر جو نکاح زید کے ساتھ ہوا وہ ہرگز درست نہ ہوا اگرچہ وہ سختی کی کیوں نہ ہو  
اور جب ایسے نکاح کے بعد دوبارہ نکاح طلاق کا اصل کہنے کی ضرورت نہیں البتہ بکری کے ساتھ دوبارہ نکاح کرنے  
کی ضرورت ہے۔ البتہ ہندہ زید کے یہاں رخصت ہو کر جانے کے سبب سخت گنہگار ہوئی تو یہ کہے اور اس کا باپ  
جس نے بکری کے طلاق حاصل کئے بغیر اپنی انکا کو نکاح سے کہے یہاں رخصت کیا وہ بہت بڑا ظالم تھا کہ اسے اہل سنتی  
غلاب نام ہے۔ مادہ فقہی کہ وہ طلاق کوہ واستغفار نہ کرے اور اپنے گناہ پر نادم و شرمندہ نہ ہو سب مسلمان اس کا ساری  
بائیکاٹ کریں ورنہ وہ بھی گنہگار ہوں گے۔ قال اللہ تعالیٰ واما ینسیب علی الشیطن فلا یفقد بعد الذکر فی  
مع القوم الظالمین وھو تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ علیہ السلام

جلال الدین احمد لا محوری  
ہارڈی لکھی

**مسئلہ** از محمد اسام گھڑی سائنڈ فائل نگر ضلع دیوبند

نہ ایک سخت مرض میں گرفتار تھا اور اسی مرض میں زید کے بیٹ کا آپہ مشین بھی ہوا ڈاکٹر نے ایک ایسی دوا  
کھانے کو دی تھی جس میں نشہ تھا جس وقت زید دوا کھائے ہوئے تھا اس کی بیوی سے ناراضگی ہو گئی تھی زید نے ایک  
ہی بار طلاق طلاق ٹو یاوش مرتبہ کہ دیا۔ طلاق دینا ہوں یا طلاق دیا اس طرح کا الفت استعمال نہیں کیا لہذا اس مسئلہ  
میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ بڑا و کم جواب سے فائز ہیں۔

**الجواب** حالت نشہ میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے لہذا شوہر نے جبکہ بیوی سے  
ناراضگی کی حالت میں طلاق طلاق کا الفت لکھی بلکہ اگرچہ طلاق دینا ہوں یا دیا اس طرح کا کوئی الفت استعمال نہ کیا  
فتناء طلاق منقطع کے واقع ہونے کا حکم کیا جائے؟ مدلول کی صورت میں۔ اور بغیر مدلول کے ایک بائن منقولی طلاق  
واللہ بیوی المسرا شوہر لیکن مگر شوہر طلاق کے ساتھ بیان کرے کہ میرے ہوش و کلام سمجھتا تھا اور میری نیت طلاق

واقعہ کرنے کی۔ بدینہی بلکہ طلاق کا اندہ پول کر بیوی کو ڈھاسا مقصود تھا یا یہ مطلب تھا کہ طلاق دے دوں گا تو شوہر کا بیان  
وایتہ تسلیم کر لیا جائے گا اور طلاق کے واقعہ ہونے کا حکم نہ کیا جائے گا۔ مگر نہ ایسا فی الحالجاہر من لفسہ وقد  
اتی بما یجوز قلمہ کلامہ اگر شوہر غلط بیانی سے کام لے گا تو زندگی بھر ناکامی کا گناہ اور بال اس کے سر پر گناہ العیاذ  
باللہ تعالیٰ۔ وہو سبحانہ فقلنا اعلیہ  
جلال الدین احمد اعجازی

بحر ریح انوار مستقیم

## مسئلہ از عہدستان قلم لال بارغ شہر فیض آباد

متر عبد القیوم ولد شہزاد ساکن قلم لال بارغ شہر فیض آباد کا نکاح سماۃ زبیب النساء دختر دہاگی اس کاں عبد القیوم  
متر و شہر فیض آباد کے ساتھ عہد تقریباً آٹھ سال کا ہوتا ہے سب شرع محمدی و رواج برآمدی مبلغ ایک سو پچیس روپیہ  
چھ آنہ چھ پائی گھر پر چھ امانت بوند سماۃ زبیب النساء دختر بیعت زن دشوہر کے مشترکہ مکان پر قلم لال بارغ میں رہنے  
کے اور اسی طرح قریب پانچ سال کا عہد گزر گیا اس کے بعد مشترکہ اور اس کی بیوی زبیب النساء کے درمیان تعلقات خراب  
ہو گئے اور مشترکہ بیوی اپنے بچے کی لگتی ادوب تک واپس نہیں آئی اس درمیان میں مشترکہ گھر پر اپنی بیوی کو کڑھت  
کھانے کی خرچت سے اپنے کسر مال پر لیکن نہ تو اس کے گھر والوں نے اسے رخصت کیا اور نہ وہ خود میرے ساتھ آنے کے  
لئے راضی ہوئی۔ باوجود مشترکہ تاریخ ۱۶ جنوری ۱۹۸۱ء کو ایک قطعہ نوٹس رجسٹری شدہ اپنی سماۃ زبیب النساء کو دیا  
جس میں لکھا ہے کہ اس کے بعد بھی مشترکہ لوگوں کو اپنے کسر مال پر اپنی بیوی کو رخصت کرنے کے لئے یہاں  
لیکن وہ مشترکہ یہاں آنے کے لئے تیار نہ ہوئی ان تمام حالات کے پیش نظر مشترکہ اس نتیجے پر پہنچا کہ وہاں بیوی میں  
بحیثیت زن دشوہر کے گزارنے کی کوئی صورت ممکن نہیں ہے لہذا ہم دونوں کسے بہتر ہے کہ ایک دوسرے سے  
علحدگی اختیار کر لیں۔ لہذا خوب سوچ سمجھ کر ہر کسی دباؤ کے رد میں گواہان سندہ ذیل مشترکہ کے آج تاریخ ۲۳ جولائی  
۱۹۸۱ء کو اپنی بیوی سماۃ زبیب النساء کو طلاق دیا، طلاق دیا، طلاق دیا اب تاریخ امر و سماۃ زبیب النساء سے کسی قسم  
کا واسطہ دوسرا نہیں رہا۔ مشترکہ مبلغ ایک سو پچیس روپیہ چھ آنہ چھ پائی اور خرچ ایام عادت نیز سالانہ جیز و وقت دینے  
کے لئے تیار ہے۔ سماۃ زبیب النساء کو اختیار ہے کہ جس وقت بھی وہ چاہے رقم و خرچ عادت اور سالانہ  
جیز لے سکتی ہے۔

دستخط مشترکہ عبد القیوم۔

دستخط گواہ محمد الدین ۲۳ ۱۹۸۱

دستخط گواہ محمد علی قلم خود ۲۳ ۱۹۸۱

اب کیا فرماتے ہیں علمائے دین سمجھتے ہیں کہ طلاق واقع ہوئی کہ نہیں جب کہ رجسٹری لینے سے

صحت کے بعد انہوں نے انکار کر دیا ہے مگر یہ بات ہر جگہ مشہور ہو گئی ہے کہ عبد القیوم نے اپنی بیوی زینب النساء کو طلاق دے دیا ہے۔ امید کہ جواب باصواب سے فائز رہے۔

**الجواب** صحت مستفسر میں بر صمدی مستفی زینب النساء پر طلاق مطلقہ واقع ہو گئی  
 عالمہ مصالحتیہ رسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب

جلال الدین محمد امجدی

۱۶ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۹ھ

**مسئلہ** از مسجد علی۔ سردھیرا۔ گورکھپور

منشی علی نے اپنی بیوی کو یکے میں چھوڑ رکھا ہے۔ منشی علی کی بیوی جوان ہے تخمیناً بیس سال کی ہے نہ منشی علی کے پاس ہے اور نہ ہی طلاق دیتا ہے۔ جب کوئی سوال کرتا ہے کہ کیوں اپنی بیوی نہیں لاتے تو جواب دیتا ہے کہ اس کو طلاق دے دیا ہے۔ پاکر کہیں فکر کرنے کو یہ جواب اس کا صبح ہے وہ آدمی مسلمان لڑکا کہ اس سے کہہ چکے تو دوسرا مہر لول کہ ہے پوشی علی کا رشتہ دار بھی ہے اور گواہ بھی اور گواہوں کے بھی دو ہزار آدمی تصدیق کرتے ہیں تو لوگوں نے دو سال انتظار کر کے فکر کرتی ہم لوگ اس کو بلوائے کہ ماہِ چیت میں طلاق نامہ لکھنے تاکہ یہ حرام کاری چھوٹ جائے مگر منشی علی بچ میں طلاق دینے سے راضی نہیں وہ چاہتا ہے کہ حرام کاری ہوئی رہے تو کیا اس کے گلے جواب سے اس کا طلاق ہوا کہ نہیں مگر نہیں تو پھر کیا صورت اختیار کی جائے کہ جس سے حرام کاری چھوٹ جائے خدا ضرع عیسا ہو جواب سے فائز رہا۔ بینوا و تاجروا

**الجواب** صحت مستفسر میں اگر واقعی منشی علی نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے جو کہ از کہ خدا دل مرد یا ایک عادل مرد اور نہ کو عادل مردوں کی گواہی سے ثابت ہے تو طلاق کے واقع ہونے کا حکم کیا جائیگا پھر اگر صحت منشی علی کی نہ ہو بلکہ تو جس دن پہلی بار اس نے طلاق دیا ہے اس دن سے صحت کا زمانہ شروع ہوا جو اس صحت کسی دوسرے منشی صحیح العقیدے سے نکاح کر سکتی ہے اور اگر منشی علی کی مدخلہ نہیں ہے تو صحت پر صحت لازم نہیں۔ اور اگر وہ لوگ کہ اس کے طلاق دینے کی گواہی دیتے ہیں ان میں اگر نہ دو عادل مرد نہ ہوں تو طلاق شرعاً ثابت نہ ہوگی اس صحت میں دو عادل مرد منشی علی سے نہیں اور اس سے کہیں اس سے کہ تم نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی ہے اگر وہ کہے ہاں تو اس دن طلاق واقع ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ اس صحت میں ان عادل مردوں سے ایک تحریر اس مضمون کی کھانگر کہ لی جائے کہ ہم لوگوں نے فلاں تاریخ اور فلاں جیسے میں منشی علی سے کہا کہ سنا ہے کہ تم نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے تو اس نے کہا کہ ہاں۔ اور اگر کہہ کر کہ خدا عادل مردوں

کی گواہیوں سے طلاق دینا ثابت نہ ہو سکے اور منشی علی دقہ عادل مردوں کے برائے طلاق دینے کا اقرار بھی نہ کرے تو طلاق واقع ہونے کا حکم نہیں کیا جائے گا۔ اس صورت میں تقاضا نیا حکام وغیرہ کے دباؤ سے جس طرح بھی ہو سکے طلاق حاصل کی جائے اور جب تک کہ شرعی طور پر دوسرا نکاح صحیح نہ ہو عورت مذکورہ کو اس کے شوہر سے الگ رکھا جائے۔ و اللہ تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد لاہوری

۱۰ ربیع الآخر ۱۲۹۹ھ

## مسئلہ از جمعہ علی کجوری - ضلع بستی

ہندو کا نکاح لیسے بچپن میں ہوئے پس شتر کر دیا گیا بعد بلوغ نزدیک کا خدا کا جب تک سائیکل اریڈیو، گھڑی اور سونے کی انگوٹھی نہ دیں گے مجھے یہ رشتہ منظور نہیں ہے۔ پھر آگے کھنڈے، دکر شادی میں نہیں کروں گا کیونکہ مجھ میں کچھ ایسے عیب ہیں کہ میں سے عورت کے لائق نہیں ہوں۔ میں یہ سمجھ بیٹھے کہ میں اپنے حق سے الگ ہوں تب اس عورت پر میری کوئی ذمہ داری نہیں ہے اور نہ کوئی حق باقی ہے۔ سوال یہ ہے کہ عورت مذکورہ میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر ہوئی تو کونسی طلاق واضح فرمائیں؟

## الجواب

اگر باپ دادا کا سوہرا اختیار نہ معلوم ہو تو ان کا کیا ہوا نکاح لازم ہو جاتا ہے کہ بعد بلوغ تک کے کو اس کے قبولے کا اختیار نہیں ہوتا۔ اور اگر باپ دادا کے غیر نے کیا تو بعد بلوغ فوراً اسی مجلس میں نسخ نکاح کا اختیار ہوتا ہے جس کے لئے قنصلے قاضی بھی شرط ہے لہذا اگر مجلس بدلنے کے بعد نامتنوری اختیار کی قسبہ کا رہے کہ مجلس بدلنے سے اختیار نسخ جائز باہاں طلاق دے سکتا ہے مگر اس صورت میں مقدمہ ہر کا نصف اسے دینا پڑے گا کہ طلاق قبل دخول میں متروکہ ہر کا نصف واجب ہوتا ہے درختار میں ہے لہذا نکاح دلوج میں فاحش بزیادہ مہر و ادبغیر کفو ان کا ان المونی اباء وجد المیصر ف منہما سوء الاختیار اراہ۔ اور فتاویٰ مالگیری جلد اول مصری ص ۲۶ میں ہے ان زوجہما غیر الالب والجد فکل منہما الخیاس اذا بلغ ان شاء ان اقام علی النکاح وان شاء فلیخ وھذا عند ابی حنیفہ ومحمد رحمہما اللہ تعالیٰ ویشترط فیہ القنناکذافی الہدایہ اور زید کا جملہ بس یہ سمجھ لیجئے کہ میں اپنے حق ان کے بھی طلاق واقع ہونے کا نہیں پیدا ہوا فتاویٰ رضویہ جلد پنجم ص ۱۸ میں ہے کہ شوہر کے اس جملہ سے "اگر میری زوجہ کو طلاق بھیجے گا" طلاق واقع نہ ہوئی اور فتاویٰ قاضی خاں میں ہے امراۃ قالت لہ وجہا مو اطلاق دلا فقال البندوج دادہ اسکا اسکا او قال کہ وہ اسکا لا بیع الطلاق وان لوی کانہ قال لہا بالعبیۃ احسبى انک



طلاق وان خال ذلك لا يقع الطلاق وان نوى وهو تعالى اعلم۔

جمال الدین احمد راجہ پوری

۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ

مسئلہ

از عبد الصمد۔ صلہ مدرسہ غوثیہ وارث العلوم شیو پوری ضلع گوردکپور

ہندہ نہیکہ جملہ ہندہ کو نہیں لے لیتی، ہندی ہندہ کو تھوٹا طلاق دے دیا تو تھوٹا ہندہ اس کے ایک سال تک بھگدڑ رہی دیا اسے طلب امر ہے کہ نیکہ ہندہ پھر دونوں رضامند ہیں یہ دونوں پھر نکاح کرنا چاہتے ہیں تو شریعت اس کے ہاں سے میں کیا کہتی ہے طلاق کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں یا بغیر طلاق کے اس کے ساتھ نکاح کرے اس کا حوالہ قرآن و حدیث سے دیا جائے کیونکہ اگر وہ کہتا ہے کہ طلاق نہیں کرنا چاہتا ہے تو یہ دونوں رضامند ہیں بہانے کر اس کا جواب جلد شاخ فرمائیں۔ بیہودا و جہود

الجواب

اگر ہندہ نیکہ کی مدعوہ نہیں ہے یعنی نیکہ اس سے بیستری یا طلوت مصیہ نہیں ہوئی ہے اور میں طلاق دینے میں تفریق کی معنی یوں کہہا کہ ہندہ کو طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی، تو اس صورت میں ایک طلاق بائن واقع ہوئی اور اگر طلاق دینے میں تفریق نہیں کی یعنی یوں کہہا کہ ہندہ کو بین طلاق دی یا ہندہ نیکہ کی مدعوہ ہے تو ان دونوں صورتوں میں ہندہ بغیر طلاق نیکہ کے لئے طلال نہیں حال اللہ تعالیٰ خائب طلقہا فلا تحبل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ۔ وهو تعالیٰ اعلم۔

جمال احمد خاں الرضوی

۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ

مسئلہ

از نور محمد بیوی ضلع قانہ

نیکہ چنی مدعوہ ہوئی ہندہ کو طلاق نہیں دیتا چاہتا تھا لیکن گھر والوں کے ڈرانے کے سبب سے کہ ہم کہتے ہیں دوکان میں حصہ نہیں دیتے تو اسی ڈرانے اور دوکان کے قوت سے نیکہ سے طلاق نہ کھایا اور نہ اس سے اس نے طلاق کاغذ نہیں کیا اور طلاق نامہ میں میں مرتبہ کھاکا میں نے اپنی بیوی کو طلاق دیا تو کیا ایسی صورت میں طلاق ٹھیک ہے یا نہیں اور اگر طلاق پڑی تو کون سی طلاق پڑی اور نیکہ پھر اپنی بیوی ہندہ کو نہ کھانا چاہتا ہے تو اس کی کیا صورت ہوگی۔؟

الجواب

صورت مستفرد میں جب کہ مکان ابودکان میں حصہ لینے کے لئے نیکہ نے

طلاق نامہ لکھ دیا تو اگرچہ وہاں سے طلاق کا عقد نہیں کہا اس کی بیوی ہر طلاق منقطع واقع ہو گئی کہ اب بغیر طلاق نہ دے کے طلاق نہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ان طلاقہا فلا یصلحہ من بعد حتی یتکفوا و خاف غیرہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ک جلال الدین احمد لاہوری  
تبہ ۱۲ رجب المرجب ۱۳۹۵ھ

## مسئلہ از موضع گور قبہ بازار ضلع بستی مرسلہ سجاد حسین

یونس جس کی عمر بھی گیارہ سال ہے بنا بیٹھ ہے اس نے اپنی بیوی جھنگہ کو طلاق دی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر طلاق واقع ہو گئی تو دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے کے لئے عدت گنتا رہنی ضروری ہے یا نہیں؟ نکاح کے بغیر جھنگہ کو ایک شخص اپنے گھر رکھے ہوئے ہے اس کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

## الجواب

مورت مستفسرہ میں یونس جس کی عمر بھی گیارہ سال ہے اور بنا بیٹھ ہے تو اس کی دی ہوئی طلاق واقع نہیں ہوئی اس لئے کہ طلاق واقع ہونے کے لئے طلاق دینے والے کا عاقل ہونا ضروری ہے بہار شریعت جلد ہفتم ص ۳۰ پر ہے "طلاق کے لئے شرط یہ ہے کہ شہر باقل بالغ ہو بنا بیٹھ یا مجنون نہ خود طلاق دے سکے کہ نام کی طرف سے اس کا ولی۔ نکاح کی مالگیری جلد اول مطبوعہ مصر ص ۳۳ میں ہے لا یصح طلاق الصبی وان کان بعقل حکمہ ان فی فتح القدیر یعنی بچہ کی دی ہوئی طلاق واقع نہ ہوگی اگرچہ ہوشیار ہو یا غیر طلاق فتح القدیر میں ہے اور باریع العناصع جلد سوم صفحہ ۳۰ پر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل طلاق جائز الا طلاق الصبی والمعتق یعنی بچہ اور بوبرہ کی طلاق کے علاوہ ہر طلاق جائز ہے۔ لہذا یونس بالغ ہونے کے بعد پھر سے طلاق دے گا تو طلاق واقع ہو جائے گی اور اس کے بعد سہ ماہ جھنگہ دوسرا نکاح کر سکے گی ورنہ بدستور باقی دو شرطیں یونس کی بیوی رہے گی۔ جو شخص سہ ماہ جھنگہ کو اپنے گھر رکھے ہوئے ہے اس پر لازم ہے کہ فوراً جھنگہ کو اپنے گھر سے نکال دے اور جھنگہ کے ساتھ اگر اس نے میاں بیوی کا تعلق پیدا کر لیا ہے تو اس زمانہ میں حکم یہ ہے کہ دونوں علانیہ تو بیکریں اگر حکومت اسلامیہ ہوتی تو کوڑا مارا جائیسا سکڑا دیا جائیگا۔ اگر شخص نہ کوڑا جھنگہ کو اپنے گھر سے نہ نکالے تو مسلمان اس کے ساتھ کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا اور ہر قسم کے اسلامی تعلقات قائم کر دیں اگر ایسا نہ کریں گے تو سب مسلمان گنہگار ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ک جلال الدین احمد لاہوری  
تبہ ۱۹ محرم الحرام ۱۳۸۵ھ

## مسئلہ محمد طویل اللہ فاروقی موضع بسڈیہ ضلع بستی

زید کا پہلے سے اولاد نہ تھی کہ اس کی بیوی کو نہیں رکھوں گا اور اس کے گھر والے ہمارے زود ذل سہے تھے کہ تم کو دکھا کر پڑے گا بعد از زید تیار ہو گیا یعنی پرنسپل نے رکھا تو زید کی والدہ نے کچھ لوگوں سے شکایتیں کیں اور کہا کہ وہ لوطی ہے اسی وجہ سے وہ اپنی بیوی کو نہیں مانگا ہے جب زید نے سنا کہ میری ماں مجھ کو ایسے ہی کہتی ہے تو زید نے اپنی بھالی سے کہا کہ والدہ میری اس طرح کی شکایتیں لوگوں سے کی کرتی ہیں تو جاؤ میں نے طلاق دیدیا آپ لوگ اسے کہیں اور جینے قریب پندرہ منٹ بعد اپنی چوٹی بھالی سے کہا کہ تو جاؤ میں نے طلاق دے دیا آپ لوگ اسے کہیں پھر قریب آدھا گھنٹہ کے بعد اس کی والدہ کہیں سے آئیں تو زید نے اپنی والدہ سے کہا کہ یہ سب کیوں مجھے بدنام کر رہی ہو اور لوگوں سے میری شکایتیں بیان کرتی ہو تو جاؤ میں نے طلاق دے دیا تم اس کو رکھو۔ تو دریافت طلب امر سے کہنے لگی بیوی پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور اگر طلاق واقع ہوئی تو کون سی طلاق واقع ہوئی اور زید کے کہنے کی کون سی وجہ یا نہیں؟

**الجواب** صورت مستفہ میں زید کی بیوی پر طلاق منقطعہ واقع ہو گئی نہ دی ورنہ جلد ختم ہے جیسے کہ تین بار کہا میں اس کو طلاق دے چکا تین بار چوتھیں زید گھبرا ہوا اور عورت سے علاء اس کے نکاح میں نہیں آسکتی قال اللہ تعالیٰ فلا یحل لہ من بعد حتی تنکح زوجاً غیرہا اعر۔ وهو تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد امجدی  
تبہ  
۳۴۲ ذی القعدہ ۱۳۹۶ھ

## مسئلہ انور علی موضع پیری بندک ضلع بستی

کیا فراتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع تین اس مسئلہ میں عبدالرؤف کی بیوی جو ان کے ساتھ میں رہتی ہے جھگڑے میں عبدالرؤف کو برا بھلا کہا تو عبدالرؤف نے قسم میں کہا کہ طلاق، طلاق، طلاق تو اس صورت میں طلاق پڑی یا نہیں اگر پڑی تو کون سی طلاق؟ عبدالرؤف اگر اس بیوی کو دکھنا چاہے تو کیا صورت ہوگی؟

**الجواب** عبدالرؤف نے جو طلاق تین بار کہا اور اس سے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا قصد کیا تو اس کی بیوی پر طلاق منقطعہ واقع ہو گئی کہ غیر طلاق عبدالرؤف کے لئے سلاں نہ ہوگی اور اگر وہ طلاق کے قصد کا اقرار نہ کرے تو ان الفاظ سے طلاق کا حکم نہ ہوگا پھر اگر واقعی طلاق کی نیت تھی مگر وہ اقرار نہیں کرتا ہے تو جھوٹ کا دہاں اس پر ہوگا مستحق مذہب نار ہوگا اور عورت کے پاس ہاں اس کے لئے نہ ہوگا فتاویٰ

عائلیہ کی بیوی رضویہ میں ہے سہ ماہی ہر بہت منہ امراتہ فتنہا و لدیظفر و ہذا فقال بالفارسیہ  
جسہ طلاق ای قال عین امراتی یقع وان لدیظفر لشد لا یقع ام خلاصہ یہ ہے کہ اگر وہ لفظ طلاق سے اپنی  
بیوی پر طلاق واقع کرنے کی نیت کا اقرار کرے تو تین طلاقیں واقع ہو گئیں ورنہ نہیں۔ ہذا اما عندی وهو اعندہ  
جلال الدین احمد الامجدی

بالصواب

ک

۲۹ صفر النفر ۱۳۸۸ھ

## مسئلہ از عل محمد قمرستان سہروردی گوی (آسام)

زید کی بیوی حلیمہ اور زید کی ماں کے درمیان جھگڑا ہو کر نکلا۔ ایک دن زید مقدمہ کے سلسلے میں پکڑ گیا۔  
زید کی ماں وہاں پہلے سے موجود تھی اس نے زید سے کہا کہ گھر پر جھگڑا ہو رہا ہے تم فوراً چلے جاؤ جب زید چلے گا تو پکڑی  
کے منشی نے زید کے سامنے ایک سادہ کاغذ پیش کیا اور کہا کہ اس پر دستخط کر کے جاؤ یہ ضروری کاغذ ہے زید نے اس  
سادہ کاغذ پر دستخط بنادیا اور گھر چلا آیا زید کی ماں وہیں پکڑی رک رہ گئی۔ پھر پانچ بجے شام کو زید کی ماں پکڑی سے واپس  
آئی اور اس نے زید کو اس کا دستخط کردہ کاغذ دیا جس کو زید نے پڑھا اس میں اس کی بیوی حلیمہ کا طلاق نامہ ہے۔  
زید نے اپنی ماں سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی حلیمہ کو کب طلاق دیا ہے کہ تم یہ کاغذ بنوالاؤ ہو میں اپنی بیوی کو طلاق  
نہیں دے گا۔ پھر زید آسام چلا آیا اور ابھی تک آسام ہی ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید کی بیوی حلیمہ پر طلاق  
پڑی یا نہیں؟ بیخود توجروا

## الجواب

مورث مستفسرہ میں برمدق مستفی زید کی بیوی حلیمہ پر طلاق نہیں واقع  
ہوئی ہذا اما عندی والعلہ عند اللہ تعالیٰ و صولہ الاعلیٰ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جلال الدین احمد الامجدی

ک

۲۹ محرم الحرام ۱۳۸۹ھ

## مسئلہ از غلام رسول وجان محمد حجام ہیرا چند سی ملنگ ٹوڈہ

بکر نے اپنی بیوی شاکرہ کو آپس کے جھگڑے میں متعدد بار کہا کہ میں نے تم کو طلاق دی اب تم ہمارے کسی  
کام کے لائق نہیں ہو اس موقع پر ایک مسلم اور تین کافر موجود تھے یہ گواہ قسم کھانے کے لئے تیار ہیں۔ بکر نے کچھ  
پہلے ایک ناک کی گیل اور صرف آٹھ آنے پیسے دیئے تھے۔ مذکورہ سامان کو بکری سختی کے ساتھ وصول کر لیا۔  
اور کہتا ہے کہ جب طلاق دے چکا تو اپنا سامان کیوں نہ لوں اس واقعات کو عرض میں سال گذر رہے ہیں۔ اب

کوئی دوسری تحریر طلاق کے اہت یا طلاق سے متعلق کچھ ذکر کرتا ہے تو بجز کہتا ہے کہ میری شادی شاہکار سے ہوئی ہی نہیں پھر طلاق کیسا ہے اور کبھی کہتا ہے کہ طلاق دے چکا ہوں۔ ایسی صورت میں کیا شرعی طور پر طلاق واقع ہوگئی نہ کہ دوسرے سے ختم کر سکتی ہے یا کہ نہیں۔ شہد مسلموں پر بہم گرم کرتے ہوئے راہِ ثواب سے آگاہ فرماتے ہوئے لکھنے کا موقع فراموش فرمائیے۔ بینوا توجروا

**الجواب** صورت مستفسرہ میں اگر بکرنے واقعی اپنی بیوی شاہکار سے کہا کہ میں نے تم کو طلاق دی یا طلاق کے متعلق تذکرہ کرنے پر کہتا ہے کہ طلاق دے چکا ہوں تو شرعاً طلاق واقع ہوگئی طلاق کے تحریر ضروری نہیں۔ عدت گزار جانے کے بعد شاہکار دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔ خدا ماعندی والعلم عند اللہ تعالیٰ و رسولہ جل جلالہ وصلى اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ک جلال اللہ بن احمد لاہوری  
تبہ  
۳۸ ربیع الاول ۱۲۸۹ھ

**مسئلہ** از شرعی ماکن سوا بازار ضلع بستی

محمد سلیم نے اپنی بیوی کینز فاطمہ کو حالت حمل میں تین طلاق دی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اور اگر واقع ہوئی تو اس کی عدت کیسا ہے؟ اور محمد سلیم کینز فاطمہ کو پھر اپنے نکاح میں لانا چاہے تو اس کی صورت کیسا ہے؟

**الجواب** صورت مستفسرہ میں محمد سلیم کی بیوی کینز فاطمہ پر طلاق واقع ہوگئی جس کی عدت وضع حمل تین سو پیرا ہونا ہے۔ جیسا کہ بارہ مرتبہ سورۃ طلاق میں۔ واولات الاحمال اجلھن ان یمضی حملھن یعنی حاملہ عدتوں کی عدت وضع حمل ہے کینز فاطمہ عدت کے بعد محمد سلیم سے نکاح کر سکتی ہے۔ پھر پیرا ہونے کے بعد دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے پھر شوہر ثانی اگر چہ بستی کے بعد طلاق دیکے تو عدت گزار کر محمد سلیم سے دوبارہ نکاح کر سکتی ہے۔ اور اگر شوہر ثانی نے چہ بستی نہیں کی اور طلاق دیدی تو کینز فاطمہ محمد سلیم سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتی۔ جیسا کہ بارہ دوم رکوع ۱۸ میں ہے۔ فان طلقھا فلا یقبل لہ من بعد حتی تنکح من دوا غیرہا۔ تنبیہ یہ جو مطلقہ عورت نا اہلہ آئندہ یعنی پچیس سالہ اور حاملہ نہ ہو تو اس کی عدت تین مہینے ہے۔ نواتین مہینے تین ماہ تین سال یا تیس برس میں آئیں۔ اللہ تعالیٰ نے بارہ دوم رکوع ۱۸ میں فرمایا واللہ اعلم بالصواب یا نفسھن ثلثۃ فردو یا خدا ماعندی والعلم عند اللہ تعالیٰ و رسولہ جل جلالہ وصلى اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ک جلال اللہ بن احمد لاہوری  
تبہ  
۳۸ ربیع الاول ۱۲۸۹ھ

**مسئلہ** از غلام احمد راجپوتی مدرسہ قادریہ رضویہ بدر العلوم پوسٹ نزد گجر پوری ضلع بستی

زید کہتا ہے کہ بکر نے اپنی بیوی ہندہ کو تین بار طلاق دیا یعنی ان الفاظ سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی ہندہ کو طلاق دیا  
طلاق دیا طلاق دیا لیکن جب بکر سے پوچھا گیا کہ تو نے اپنی بیوی ہندہ کو کون الفاظ سے طلاق دیا بکر کہتا ہے کہ میں نے ان  
الفاظ سے طلاق نہیں دیا جو مذکورہ بالا فرمیتے کیا۔ بلکہ میں نے ان الفاظ سے کہا کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دوں گا۔ اب  
دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید کا قول سچا مانا جائے یا کہ بکر کا قول۔ اور اگر طلاق واقع ہوئی تو کون سی طلاق واقع ہوئی ہے  
**الجواب** سوال میں مذکور ہے کہ جب بکر سے استفسار کیا گیا تو اس نے یہ کہا کہ میں  
نے ان الفاظ سے طلاق نہیں دی "تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ طلاق دی ہے مگر نہ یہ کہ یہ ان الفاظ سے نہیں۔

بہر حال اگر مجرم نہ ہو گئے بیان کردہ الفاظ سے ساتھ طلاق دینے کا اثر نہ کرے اور عورت اس کی مدعا کو ہے تو طلاق مطلقہ  
واقع ہوئی۔ اور اگر بکر طلاق دینے کا اثر نہ کرے تو صرف ایک مسلمان مرد کی گواہی سے طلاق ثابت نہ ہوگی واللہ

اعلم بالصواب

جلال الدین احمد امجدی

۱۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۵ھ

**مسئلہ** از محمد صالح میران پور ضلع فیض آباد

پندرہ رمضان شریف ۱۳۹۰ھ بوقت غیارہ بجے دن میں زید کی عورت نے زید کو کسی معاملہ میں پریشان کیا  
رمضان شریف کا زمانہ تقاضا زید غصہ ہو کر اپنی زیدہ کو تھوکتین مرتبہ طلاق دیا اور اس کے ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ زیدہ کو  
قسم کا آدمی ہے تو اس قسم صحیح اور درست نہیں رہتا ہے۔ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ زیدہ نے جو تین مرتبہ  
طلاق دیا طلاق ہو گیا کہ نہیں اور اس کے ساتھ ہی ساتھ جو شریعت مطہرہ کا حکم ہو دینے اس کا جواب صاف صاف تحریر  
فرمایا جاوے اور جس وقت زید نے اپنی منکو نہ عورت کو طلاق دیا ہے اس وقت زید کی عورت ایام ہجری میں تھی  
اور زید یہ بھی کہتا ہے کہ کسی حکمت سے میرے عقد میں عورت آجائے لہذا جس صورت میں ہو اس مسئلہ میں صاف  
صاف تحریر فرمائیے۔ میں زید کے مکان پر جا کر چند عورتوں کے زبانی کل حالات معلوم کر کے اور سن کر اس کو  
تحریر کیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب اور جو واقعہ مجھے بیان کیا گیا اس کو دیکھ کر یہ قاعدہ ہرگز کراچاہ  
دیا جاوے۔

**الجواب** غصہ اور باہواوی میں طلاق واقع ہو جاتی ہے اور زید جب کہ یہ کہتا ہے  
کہ کسی حکمت سے میرے عقد میں عورت پر آجائے تو وہ پاگل نہیں ہے۔ اس کی بیوی پر بطلاق مطلقہ واقع ہو گئی کہ

اب بشر طالع را پس کے پھر طالع نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد لاہوری  
۱۷۸۷ھ میں شوال ۱۱

مسئلہ

از محمد ارشد منہاسی مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھاپا پوسٹ کٹہہ سری۔ بستی  
نیک کی عورت ہندو عدول بھاگو بھگتے کر فراد ہو گیا کچھ دنوں کے بعد جب کہ کوٹ کر اپنے بیٹے آئی تو کچھ لوگوں نے  
لیجے کہا کہ جا کر اپنی بیوی اس کے بیٹے سے آؤ تو اس نے جواب دیا کہ ہم ان کو اس کے لیے دے رہے ہیں ہم اس کو نہیں  
دیکھیں گے اور اس مسئلہ کو مستند بار کہتا ہوں تو کیا طلاق واقع ہو گئی یا نہیں؟ اگر ہو گئی تو کون سی طلاق ہوتی ہے  
تاکہ واضح فرمائیں۔

الجواب

صورت مستفویں نیک کی عورت پر طلاق نہیں واقع ہوتی۔ خدا  
عندی والہ صلوات اللہ تعالیٰ وسالوہ الامالیٰ جل جلالہ وصلى اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جلال الدین احمد لاہوری  
۱۷۸۷ھ میں ذی الحجہ ۱۱

مسئلہ

از سید فیاض حسین اشرفی البیلانی مقام دیو پور صاحب پور بستی (دیو پور)  
زید اور اس کی بیوی میں جھگڑا ہوا اندر بیٹے نے اپنی بیوی کو مارا اس پر اس کی بیوی نے کہا کہ مجھے مارو مت اصل اپنے  
باپ کے ہو تو مجھے جواب دے دو اس پر نہ بیٹے نے مارا تو ڈھکچڑا کر کہا کہ اسے جواب دے جواب دے یعنی دو بار کہا اس وقت  
زید نے اس کی حالت میں تھا اس وقت گاؤں کے چند اشخاص بھی موجود تھے وہ لوگ بھی اس وقت اس کی تصدیق کرتے  
ہیں۔ پھر اسے وقت دو بار زید نے کہا کہ اسے جواب دے جواب دے اس کے بعد گاؤں کے سبھارت نے زید کو بلوایا اور  
اس کا گریبان پکڑ کر کہا کہ تم نے جواب دے دیا۔ زید نے کہا جواب دیا۔ ہر اسے کرم میں خبر سے مطلع فرادیں کہ یہی حالت  
میں کنڈیک کی بیوی کا طلاق ہوا کہ نہیں؟

الجواب

طلاق واقع ہو گئی وہو تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

جلال الدین احمد لاہوری  
۱۷۸۷ھ میں رجب المرجب ۱۱

مسئلہ

از محمد عمر صدیقی ٹھیکہ پور۔ بستی  
نیک کا بیٹا و غیر خیر النساء کا بیٹا دو سال ہوا محمد سلیم بالاس کے ساتھ ہوا تھا نیک کی دختر خیر النساء کی

رضعی نہ ہوئی تھی وہ اس وقت بھی نابالغ ہے اور اپنے بچے جیسا ہے محمد سلیم نابالغ ہے۔ اور اشعار اللہ برحق ہوئی ہو  
 ہوا میں اس نے ایک روز چند آدمیوں کے سامنے جس میں دو مسلمان بھائی بھی اس موقع پر موجود تھے یہ کہا کہ میں  
 نے نیک و خیر سیر النساء کو طلاق دیا، طلاق دیا، طلاق دیا، اب محمد سلیم کے گھر والے کہتے ہیں کہ طلاق نہیں ہوا اور آپ  
 کو لڑکی ہمارے گھر رخصت کرنا ہے۔ نیک کہتا ہے کہ طلاق ہو گئی اب کس طرح میں لڑکی رخصت کروں، آپ شرعی قانون  
 کے مطابق بتلائیں کہ طلاق ہو گئی کہ نہیں؟ اور سیر النساء کی رخصتی اب اس کے گھر کی جائے یا نہیں اور لڑکی کے وٹار  
 لڑکے سے دین ہر کا مطالبہ کر سکتے ہیں یا نہیں؟

**الجواب** صحت مستفہ میں برمدق مستغنی سیر النساء پر طلاق واقع ہو گئی اب  
 سیر النساء کو محمد سلیم کے یہاں رخصت کرنا حرام، حرام، سخت حرام ہے۔ محمد سلیم پر نصف مهر دینا واجب ہے۔ جیسا کہ  
 قرآن مجید پانچہ دوم رکوع میں ہے۔ **وَإِنْ طَلَقْتُمْ نِسَاءً فَلَهُنَّ مِمَّا كُنَّ يَتَرَبَّصْنَ مِنْكُمْ كِتَابُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَنْ يَضَعْنَ  
 قُلُوبَهُنَّ أَوْ يَنْكِحْنَ** اللہ تعالیٰ وحسبہ اللہ تعالیٰ اعلم جل جلالہ وصلى الله تعالى عليه وسلم۔

جلال الدین احمد الامجدی  
 ۹۳ منہر القفر ۱۳۳۸ھ

**مسئلہ** از نور محمد صدیقی موضع پیری بزرگ پوسٹ اولہ۔ سیتی  
 زینب نے اپنی بیوی کو تین مرتبہ کہا کہ میں تم کو جواب دیتا ہوں، جواب دیتا ہوں، جواب دیتا ہوں۔ اس کے بعد  
 پھر کہا کہ میں طلاق دیتا ہوں۔ طلاق دیتا ہوں۔ نیک کہتا ہے کہ طلاق کا نام دوم مرتبہ لیا ہوں۔ اور نیک کی بیوی کہتی ہے کہ  
 میں نے صرف ایک مرتبہ طلاق سنا ہے۔ اور ایک عورت کے کہنا ہے کہ میں نے تین مرتبہ طلاق دیتے سنا ہے اور دوسری  
 عورت شہادت دیتی ہے کہ میں نے سات آٹھ مرتبہ سنا ہے اور تیسری عورت شہادت دیتی ہے کہ میں نے دس  
 پندرہ مرتبہ سنا ہے اور چوتھی عورت بھی گواہی دیتی ہے کہ میں نے بھی تین مرتبہ طلاق دیتے سنا ہے آپ سے استدعا  
 ہے کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کا جواب بتا دیں۔ فقہ

**الجواب** صحت مستفہ میں برمدق مستغنی نیک کی بیوی پر طلاق مغلطہ و کفر ہو گئی  
 کا اب بغیر حلالہ نیک نے ہرگز بحال نہ ہوگی قرآن کریم پانچہ دوم رکوع میں ہے۔ **وَإِنْ طَلَقْتُمْ نِسَاءً فَلَهُنَّ مِمَّا كُنَّ يَتَرَبَّصْنَ مِنْكُمْ كِتَابُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَنْ يَضَعْنَ قُلُوبَهُنَّ أَوْ يَنْكِحْنَ** اللہ تعالیٰ وحسبہ اللہ تعالیٰ اعلم جل جلالہ وصلى الله تعالى عليه وسلم۔  
 جلال الدین احمد الامجدی  
 ۹۳ منہر القفر ۱۳۳۸ھ



**مسئلہ** از محمد ادریس موصل تینوں تحصیل ہر یا ضلع ہستی

زید نے اپنی بیوی ہندہ کو حالت حمل میں تین مطلق دیدی تو طلاق کب واقع ہوگی؟ اور کتنے دنوں کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے؟

**الجواب** جس وقت زید نے طلاق دی اسی وقت حالت حمل میں فوراً طلاق واقع ہوگئی۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے کہ اس کی عدت وضع حمل ہے۔ پارہ ۲۸ سورۃ طلاق میں ہے۔

والله اعلم بالصواب ان یصلح علیہ السلام وهو تعالیٰ اعلم

**مسئلہ** از عبدالمبارک بن یحییٰ اذک فائدہ مکمل ضلع ہستی

موصّل نے اپنی بیوی ثقلین کو ہوش و حواس کی درنگی میں جنوری ۱۹۷۱ء ایک بچہ نجات میں زہانی طلاق دینے پر ہنگاموں کے بچان کی گواہی کا کاغذ ساتھ میں تھما ہے۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ زہانی طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر واقع ہوگئی تو عدت کا زمانہ کب سے مآجالے لگایا جائے گا؟ اور اس وقت اگر ثقلین کو حمل ہے تو جو شخص کہ اس کو جنوری ۱۹۷۱ء سے بکے ہوئے ہے اس کے ساتھ ثقلین کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب** صورت مستفسر میں اگر گواہ لوگ اپنی گواہی میں کہے ہیں یعنی واقعی موصّل نے ہوش و حواس کی درنگی میں اپنی بیوی ثقلین کو زہانی طلاق دی ہے تو طلاق واقع ہوگئی اور عدت کا زمانہ جنوری ۱۹۷۱ء سے مآجالے لگائی اگر جنوری ۱۹۷۱ء میں طلاق کے وقت حمل تھا تو بچہ پیدا ہونے پر عدت ختم ہوگئی اور اگر حمل نہیں تھا تو جنوری ۱۹۷۱ء میں طلاق کے بعد تین ماہ واری آئے پر عدت ختم ہوگئی اب اگر اس وقت حمل ہوا اور عدت ختم ہونے کے بعد چار تو اس کا نکاح حالت حمل میں جائز ہے۔ پھر اگر ایسے شخص کے ساتھ نکاح ہوا کہ اس کا عمل نہیں ہے تو وہ مآضی عمل بہستری نہیں کر سکتا ہے اور اگر ایسے شخص کے ساتھ نکاح ہوا کہ جس کا عمل ہے تو وہ حمل کی حالت میں بہستری بھی کر سکتا ہے جیسا کہ فقہی مالگیری جلد اول صفحہ ۲۷۷ میں ہے قال ابو حنیفہ وجہا رحمہما اللہ تعالیٰ یجبون ان یتزوجا بعد ما ینقضوا النکاح اور یہاں جلد دوم صفحہ ۲۷۷ میں ہے ان تزوج چاہتے ہیں منہ نكاحا لانکاح اور فتح القدیر جلد سوم صفحہ ۱۳۷ میں ہے فان تزوج چاہتے ہیں منہ نكاحا من غیر نكاحا لانکاح اور در مختار میں ہے صحیح نكاح جبلی منہ نكاح اور شرح وقایہ جلد دوم مجیدی صفحہ ۷۷ میں ہے صحیح نكاح جبلی منہ نكاح اسی عبارت کے تحت مولانا عبدالحی فرنگی علی اپنی کتاب عمدة الرماہ میں لکھتے ہیں فان نكح الفانی بفسخ من

نہا منہ جانا الفکاح القناخ و حل الوطی ایضا کذا فی صحیح القدیر۔ اور فتاویٰ رضویہ جلد پنجم مطبوعہ پاکستان  
 دہلی میں ہے جو صورت معاذ اللہ نہ اسے مانا ہو اس سے نکاح صحیح ہے خواہ اس زانی سے ہو یا اس کے غیر سے فرق  
 اتنا ہے کہ زانی جس کا حمل ہے وہ اس سے قربت بھی کر سکتا ہے اور غیر زانی اگر نکاح کرے تو مباح و محل قربت نہیں  
 کر سکتا لہذا یسقی ما وہ منہ غیریہ اھ۔ دھوتھائی اعلمہ۔  
 جلال الدین احمد لاہوری  
 جمادی الاولیٰ ۱۳۹۹ھ

## مسئلہ از محمد مصطفیٰ ساکن پوسٹ اسکا بازار ضلع بستی

ہندہ کا عقد جناب زید سے ہوا تھا کچھ دنوں کے بعد زید نے کسی بیاہر ہندہ کو طلاق دے دی زید نے اپنی دوسری  
 شادی کر لی زید نے تین گواہوں کے سامنے کہا ہے کہ میں طلاق دیتا ہوں، میں طلاق دیتا ہوں، میں طلاق دیتا ہوں  
 گواہوں کے نام یہ ہیں رعاب علی، علقوڑ علی، بابہ شہاب ہندہ اپنا عقد جناب حامد صاحب سے کرنا چاہتی ہے  
 لیکن حامد کے فائدہ ان کے لوگ کہتے ہیں کہ جب تک زید کسی کا عقد پر ٹکڑ کر نہیں دے گا اس وقت تک ہم دم کوک حامد کا  
 عقد ہندہ سے نہیں ہونے دیں گے اور زید صرف ربائی طلاق دیتا ہے اور اسے چھاپے تحریر کر کے سے انکار کرتا  
 ہے اس حالت میں علماء کیا فرماتے ہیں؟

**الجواب** صورت مستقرہ میں اگر زید نے واقعی طلاق دیدی تو ہندہ پر طلاق  
 واقع ہو گئی اگرچہ وہ تحریر نہ لکھے۔ دھوتھائی اعلمہ۔  
 جلال الدین احمد لاہوری  
 ۱۰ رجب المرجب ۱۳۹۹ھ

## مسئلہ از غلام فوٹ عدس مدرسہ رضویہ اشرفیہ معین الاسلام گورڈیہ ضلع بستی

زید و اہلس کے سسرال کے لوگوں سے عدم اتفاق کی وجہ سے زید نے اپنی ساس ہندہ سے شہدہ ہار کہا کہ  
 تمہاری بیٹی حینہ کو نہیں رکھیں گے طلاق دیدیں گے حتیٰ کے موصوف بازار سے کاغذ لا کر نصف حصہ اپنی بیوی حینہ  
 کو دیا معافی جہر کی تحریر مرتب کرے اور نصف حصہ طلاق نامہ تحریر کرنے کے لیے اپنے پاس رکھا چند رباب عقوبتی  
 نے زبردستی تو یہ کہ اس فعل سے روک دیا چنانچہ بائیں سے تحریر مرتب نہ ہوئی اب زید مکان آیا اس کے متعدد  
 رشتہ داروں نے اہل و عیال کا حال دریافت کیا تو ان سبھی حضرات سے موصوف نے جواب دیا کہ اپنی بیوی حینہ کو  
 طلاق دے دیا ہے ان لوگوں نے عدم تیقن کی بنا پر دوبارہ دریافت کیا اس وقت زید نے خدا کی قسم کھا کر کہا کہ  
 حقیقت میں نے طلاق دے دیا ہے آیا زید کے اس فعل سے حینہ مطلقہ ہوئی یا نہیں نیز طلاق کا کون سا درجہ نہیں

ہوگا اور یہ صورت مذکورہ زید کے لئے کسی طرح طلاق ہوگی و بیٹو اب التفصیل قحروا عند المولیٰ الجلیل  
**الجواب** صورت مستفرو میں جب زید نے لوگوں سے کہہ دیا کہ میں نے اپنی بیوی  
 حمیدہ کو طلاق دے دی تو طلاق واقع ہوگئی لان اقل اور الطلاق حکم ان فی الکتاب الفقہیہ پھر حمیدہ اگر  
 زید کی مدخل ہے تو طلاق صحیح واقع ہوئی اس صورت میں علت کے اندر رجعت کر سکتا ہے اور بعد انکھٹائے علت  
 حمیدہ کی ہر مہی سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے اور اگر مدخلہ نہیں ہے تو طلاق بائن واقع ہوئی اس صورت میں رجعت  
 نہیں البتہ حمیدہ کی وصال سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد امجدی  
 ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ

**مسئلہ** الزیاد محمد چرچہ وار پوسٹ مسکواں ضلع گونڈہ

(الف) زید نے اپنی بیوی حمیدہ کو قصہ کی حالت میں طلاق دیا اس وقت ہندہ حمل سے تھی تو کیا اس صورت  
 میں طلاق پڑ جائے گی اگر ہٹے گی تو کون سی طلاق پڑے گی شرعاً اس کا حکم کیا ہے؟ (ب) دوسری بات یہ ہے کہ  
 طلاق ہونے سے بعد مدخل حمل ہوا اور بغیر طلاق کے مدخل حمل کیا گیا تو کیا یہ طلاق بائن ہے یا نکاح  
 میں دونوں پر شرعاً کیا حکم ہے؟ (ج) اور اگر حکم شرع مطہرہ بغیر حمل کے زید ہندہ کو تنگ نہ کرے یا خود تنگ نہ ہو تو  
 اس صورت میں زید کے بڑے بھائی بکر کو کیا یہ ضروری ہے کہ زید کو اپنے سے کھانے پینے ہر معاملے میں تنگ کر دے  
 شرعی حکم سے آگاہ فرمائیں؟ (د) اور اگر ہندہ زید کے ساتھ رہنا چاہتی ہے تو کیا صورت ہے بیٹو انقحروا

**الجواب** (الف) بحالت حمل اور قصہ میں بھی طلاق ہو جاتی ہے بلکہ اکثر طلاق

قصہ میں ہی وی جاتی ہے اور جب کہ ہندہ زید کی مدخلہ ہے جیسا کہ سوال سے ظاہر ہے اور زید نے میں طلاق دی  
 تو ہندہ پر طلاق منقطع ہونے کی وجہ سے کسی طرح طلاق نہیں کما قال اللہ تعالیٰ فان حلقہا  
 حلقہ من لہ من بعد حتی تنکح من وجاہ غیرہ الا انکاحہ (۱) دوم مذکورہ (۱۳) (ب) دونوں سخت گنہگار مرد ہیں  
 اور مستحق عذاب نارحمنے دونوں پر ایک دوسرے سے الگ ہو جانا اور طلاق تو بد و استغفار کرنا لازم ہے دونوں  
 کو پابندی نمازی تاکید کی جائے اور میلاد شریف و قرآن خوانی کرنے حسب استطاعت غرامہ سائیں کرکھا کرکھانے  
 اور مسجد میں چٹائی وغیرہ رکھنے کی ان کو تلقین کی جائے یہ چیزیں قبول تو ہیں مساوی ہوئی ہیں؟ (ج) اگر زید  
 ہندہ ایک دوسرے سے الگ نہ ہوں اور طلاق تو بد و استغفار نہ کریں تو اس کے بڑے بھائی بکر بلکہ ہر مسلمان پر لازم

ہے کہ زید و ہندہ کا بائیکاٹ کریں اور جو اس صورت میں زید ظاہر ہوا کار کا بائیکاٹ نہ کرے اس کا بائیکاٹ کرنا بھی مسلمانوں پر لازم ہے قال اللہ تعالیٰ واما یسئینہ الصبیطن فلا تقعد بعد الذکر فی مع القوم الخافین الایۃ۔ (۵) ہندہ دوسرے سے نکاح کرے وہ ہندہ کے ساتھ ہمبستری کرے پھر طلاق دے یا مرد جائزے تو ہندہ عدت گزارنے کے بعد نیک سے دوبارہ نکاح کر سکتی ہے کما فی الکتاب الفقہیۃ الخذا ما ظہری والعلما الحق عند اللہ تعالیٰ ورسولہ جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جلال الدین احمد لاہوری  
کتاب  
۱۰ روزی القعدہ ۹۸

**مسئلہ** از سید اعجاز احمد قادری ناٹ پٹری (آئمہ پرورش)  
امیر علی جامداد جو ایک بزرگ عالم تھے انھوں نے کہا اور چونکہ طلاق کی شرط ناگزیر ہے لیکن آپ اس ذلت سے بچنا چاہتے ہیں اس لئے یوں کہیں کہ کسی نیک نفس اور متقی انسان سے باطل طے کر لیجئے کہ وہ شاہ بانو سے رہنما تیار کیا گیا ہے کہ اسے اور پھر خود ہی طلاق دیدے اس طرح طلاق کی شرط بھی پوری ہو جائے گی اور آپ کی عزت بھی بیکل نہ ہوگی، دوسرا طلب اس پر ہے کہ طلاق کا لفظ صحیح یہ ہے نہ لغوی۔ کہتے ہیں بلکہ زبان نکاح کرنے اور پھر خود طلاق دینے سے طلاق صحیح نہ ہوگا اس لئے کہ طلاق صحیح ہونے کے لئے ہمبستری شرط ہے لہذا صحیح مسئلہ تحریر فرما کر عند اللہ ماجد ہوں۔

**الجواب** امیر علی جامداد کا قول جو نقل کیا گیا ہے وہ صحیح نہیں۔ کہ اگرچہ فائبانہ نکاح درست ہے جب کہ محرمات نے اجانت دیدی ہو یا بعد نکاح عورت نے منظور کر لیا ہو لیکن بغیر ہمبستری خود طلاق دینے سے طلاق صحیح نہ ہوگا کہ محرمات طلاق کے لئے ہمبستری شرط ہے۔ اسی طرح فائدہ کی مالگیری جلاوطنی معری حضرت میں ہر ایک سے ہے۔ اور بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حدیث شریف مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ فائدہ قرعہ کی ہوئی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں انعام کے پاس بھی تو انھوں نے مجھے طلاق دی پھر میری طلاق قطعی کر دی (یعنی مجھے تین طلاق دیں) اس کے بعد میں اب لبرحق بن تیر سے نکاح کر لیا۔ اور نہیں ہے ان کا (عنون خاص) مگر کپڑے کے دامن کی طرح (یعنی وہ ہمبستری کی قدرت نہیں رکھتے) تو حضور نے فرمایا کیا تم لوٹ کر فائدہ کے پاس جانا چاہتی ہو؟ انھوں نے عرض کیا ہاں۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ تم اس وقت تک ان کی طرف لوٹ کر نہیں جاسکتی مگر جب تک کہ عبد الرحمن سے تم اور تم

سے وہ حضیٰ نہ نہ حاصل کریں (مشکوٰۃ شریف ص ۲۸۴) اور قرآن مجید پارہ دوم رکوع ۳۴ میں ہے فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره۔ یعنی پھر اگر تیسری طلاق اسے دی تو اب وہ محض اسے طالع نہ ہوگا جب تک کہ دوسرے خاوند کے پاس رہے درجہ دوم میں اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مدار الفاضل حضرت مولانا محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ تین طلاقیں کے بعد عورت شوہر پر حرمت مطلقہ حرام ہو جاتی ہے۔ اب نہ اس سے رجوع کر سکتا ہے نہ دوبارہ نکاح جب تک کہ طالع نہ ہو یعنی بعد عدت دوسرے سے نکاح کرے اور وہ بعد صحت طلاق دے (یا مرنے کے بعد عدت گزارے) صحیح  
تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد لاہوری  
ک  
۸ ذوالقعدہ ۱۳۰۱ھ

**سئلہ** از شیخ نعل محمد امام اصفیٰ مسجد پوست و مقام پوست ضلع ایبٹ مل دیہہ (اشرف) ناہنٹی میں ایک لڑکی کا نکاح ہوا اس کے شوہر نے ناہنٹی کی حالت ہی میں تین طلاقیں دیدیں پھر لڑکی بائٹ ہوئی اور پہلے ہی شوہر سے نکاح کرنا پڑتا ہے تو کیا بغیر طالع کے اس سے نکاح کر سکتی ہے ؟

**الجواب** بحود الملائکۃ العزیزۃ الوہاب صومٹ مذکورہ میں طلاق کے وقت اگر لڑکا بائٹ تھا تو طلاق واقع نہ ہوتی جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص ۲۳ میں ہے لایقع خلاقی من حی وایکان یعقل ام۔ اور اگر لڑکی بالائے عقلی مگر لڑکا بائٹ تھا تو طلاق واقع ہو سکتی کہ وقوع طلاق کے لئے لڑکی کا بائٹ ہونا شرط نہیں۔ پھر اگر طلاق کے وقت لڑکی اپنے شوہر کی مدعو نہ تھی اور لڑکی کے لئے بیٹوں طلاق کے الفاظ کو الگ الگ کہا مثلاً میری بیوی کو طلاق طلاق طلاق یا میں اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں تو صرف ایک بائن واقع ہوتی اس صومٹ میں لڑکی بغیر طالع شوہر اول سے دوبارہ نکاح کر سکتی ہے۔  
فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص ۲۳ میں ہے ان فرقی المطلق ہائے ہالہ وانی ولہ نفع الفانیۃ والآخرۃ فیہ  
مثل ان یقول انت طالق طالق طالق ام۔ اور اگر لڑکی طلاق کے وقت مدعو نہ تھی اور شوہر نے تین طلاقیں دیں یا بغیر مدعو نہ تھی اور شوہر نے بیک لفظ طلاق مختلفہ دی مثلاً یوں کہا کہ میں تین طلاقیں دیتا ہوں یا اسلامی مختلفہ دیتا ہوں تو ان صورتوں میں بغیر طالع وہ شوہر اول سے نکاح نہیں کر سکتی حال انشاء تعالیٰ  
خاتم طلقہا فلا تحل له من بعد حتى تنکح غیرہ وجا غیرہ (دع رکوع ۱۳) اور تیسری بار نکاح  
دوبارہ میں ہے۔ حال انہ وجتہ غیر المسخول مبہا انت طالق ثلاثا و قمن

## مسئلہ

از کمال احمد صدیقی گمری ساز سو منہ پیر و جنگل فشاں گور کھنڈ  
 نزدیک شادی ہندہ کے ساتھ ہوئی ہندہ عرصہ آٹھ سال تک نیک کے نکاح میں تھی اور نیک کی خدمت کرتی چلی  
 آئی ہے۔ ہندہ کو اس شوہر سے دینی پیڑا ہوئے۔ معمولی کمالات پر نیک نے ہندہ کو طلاق مطلقہ دیدی۔ اب  
 ہندہ نیک کی محبت میں بے قرار ہے اور نیک ہندہ سے نیک نے قرب و جوار کے علماء سے مسئلہ دریافت کیا اس پر ان علماء  
 نے جواب دیا کہ بغیر طالع کے ہندہ نیک کے نکاح میں نہیں آسکتی ہے۔ اب نیک نے زمانہ گذشتہ پر غور کیا کہ نکاح پر طے  
 والا قاضی غیر مطلقہ تھا۔ اب ہندہ کی بارگاہ میں فریاد پیش ہے کہ ہندہ ابھی تک جو نیک کے نکاح میں تھی وہ نکاح صحیح تھا  
 یا نہیں؟ اور اب نیک نے طلاق دے دیا اور پھر ہندہ کو اپنے نکاح میں لانے کے لئے بے قرار ہے۔ اس مسئلہ  
 حضور اب اس صورت میں طالع کو نا ضروری ہے یا ہندہ بغیر طالع کے نیک کے نکاح میں آسکتی ہے۔ یہ شریعت مطہرہ  
 کا جو حکم ہو ای حکم پر مسئلہ کو حل فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔ شان پاک میں جو بے ادبیاں ہوتی ہوں اسے شدہ  
 درگزر فرمائیں۔ (نوٹ) دشمنوں اور منافقوں کو دکھانے کے لئے فتویٰ تحریر کرنے کے ساتھ دارالعلوم کا ہر  
 ضروری ہے۔

## الجواب

صورت مسئلہ میں نیک کی بیوی ہندہ پر طلاق مطلقہ واقع ہوئی کہ ب بغیر طالع  
 نیک کا نکاح اس سے ہرگز نہیں ہو سکتا قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجاً غیرہ -  
 (ج ۲ ص ۱۲۷) کیا نیک نے زمانہ گذشتہ پر اس لئے غور کیا کہ آٹھ سال تک اس کو اور ہندہ کو زنا کرنے والا قرار دیا جائے؟  
 اور دونوں کو کفری ٹھہرایا جائے تو گوارہ ہے مگر ہندہ جو اس کے نکاح سے نکل چکی وہ دوسرے کے نکاح کرے  
 یہ گوارہ نہیں لاحول ولا قوت الا باللہ العلی العظیم۔ غیر مطلقہ نکاح پر موقوف جائز نہیں کہ اس صورت میں  
 ہندہ بیک کی تعلیم ہے لیکن اگر اس نے پڑھ دیا تو نکاح مشفق ہو جائے گا نکاح اہل الزام احمد رضا اللہ جلوی  
 رضی عنہ سبہ الفتویٰ - وهو سبحانه وتعالى اعلمہ -

## مسئلہ

از عین الحق، شہرت گڑھ منلی سیتی  
 کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نیک نے اپنی مدقول بیوی ہندہ کو در مقام شہرت (گڑھ) بند رہا لہذا



ہے کہ نہ میں ملاؤں گا نہ طلاق دوں گا غرض ہو تو بیچ دیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ اب عابدہ کیا کرے شری حکم سے مطلع فرمائیں۔ بیضاوت حروا

## الجواب

بیضاوت یا غنا وغیرہ حکام کے دباؤ سے جس طرح بھی ہو کے طلاق حاصل کی جائے طلاق حاصل کے بغیر عابدہ خاتون کا دوسرے سے عقد کرنا ہرگز جائز نہیں۔ وہ حنفی اعلیٰ علم بالاصواب۔

جلال الدین احمد انصاری

تبہ

۱۰۰۰ھ

## مسئلہ

از محمد بن یحییٰ بن عثمان قادری رحمانی خلیف جامع مسجد و گاہ شریف امام بختی خاں نے مندرجہ ذیل تحریر طلاق مطلق کے طور پر اپنی بیوی فرزانہ کو نکاح کر دی۔ میں سنی۔ محمد خاں اپنے پیش وچ اس پر روبرو کرتے ہوئے اس بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے مورخہ ۹ جنوری ۱۳۵۷ء کے روز بیانیہ فرزانہ سے نکاح کر لیا اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے (طلاق مطلق وہی ہے) کہ اس نے اگر میری اجازت کے بغیر میری مدد مل چکی کرتے ہوئے امام بختی میں قدم رکھا تو میرے نکاح سے خارج تصور کی جائے گی۔ مذکورہ بالا تحریر کے تقریباً ۱۰ ماہ کے بعد فرزانہ نے نیالی میں ایک ایسی ٹرین پر سوار ہو گئی جو امام بختی کے اسیٹیشن سے گذرتی ہے اس اسیٹیشن پر امام بختی کی تحریر ہے لیکن سماء فرزانہ اس اسیٹیشن پر اتری ہیں اور آگے چل گئی۔ لہذا مذکورہ تحریر طلاق کے پیش نظر تحریر فرمائیں کہ آیا فرزانہ پر اس طلاق مطلق کا اطلاق ہو گیا نہیں اگر ہو گا تو کون سی طلاق ہو گی؟ بیضاوت حروا۔

## الجواب

صورت مستفسرہ میں فرزانہ بیگم پر طلاق نہیں واقع ہوئی اس لئے کہ شوہر کا یہ قول کہ میرے نکاح سے خارج تصور کی جائے گی، اضافے طلاق میں ہے نہیں ہے کہ نکاح سے خارج تصور کرنے سے طلاق نہیں پڑتی اگلی حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز نے تحریر فرمایا کہ شوہر کے اس قول سے میری زوجہ کو طلاق قطعی سمجھا جائے طلاق نہ ہوئی (فتاویٰ رضویہ جلد ۳ ص ۳۱۱) اور فتاویٰ قاضی خاں ص ۳۱۱ جلد اول ص ۳۱۱ میں ہے: امرائے خالت نہ وجہا مرا طلاق وہ فقال المروء ج دادا کا انکار و اقال کہ وہ نہ نکاح لا یتبع الاطلاق وان لوی کا نہ قال لہا بالعربیۃ احبب انک طالق وان قال ذلک لا یتبع وان لوی کا اور فتاویٰ مالکری جلد اول مصری ص ۳۱۱ میں ہے: امرائے خالت نہ وجہا مرا طلاق وہ فقال دادا کا انکار کہ وہ نہ نکاح لا یتبع وان لوی کا۔ وہو حنفی اعلیٰ علم بالاصواب۔

جلال الدین احمد انصاری

تبہ

۱۰۰۰ھ



**مسئلہ** ازماش علی ساکن برکھڑی جوت ڈاکٹر نہ اموزھا، مبلغ سنی

نیدیاں سووی کچھ عرصہ سے تنازع پیدا ہو گیا جس پر نیدیا نے چند لوگوں کے سامنے اپنی شکوہ سے کہا کہ تم میرے قابل نہیں ہو محکوہ نے کہا کہ تم بھی میرے قابل نہیں ہو جس پر نیدیا نے طلاق دینے کو کہا لوگوں نے ہم کے لئے نیدیا کو مجبور کیا جس پر نیدیا نے انکار کیا کہ ہم ہر نہیں دیں گے اگر شریعت مجھے مجبور کرتی ہے تو ہم ہر دینے کے لئے تیار ہیں چونکہ نیدیا کی محکوہ عرصہ دو سال سے اپنے بچے رہتی ہے اور نیدیا اس سے دست بردار ہے نہ طلاق ہی دے رہا ہے اور نہ ہر زمانہ نفقہ ہی دینے کے لئے تیار ہے اب نیدیا کے لئے اگر وہ شریعت کیا حکم ہے کیا نیدیا کے اوپر ہر وہ نفقہ کی ادائیگی واجب ہے یا نہیں ؟

**الجواب** نان ونفقہ نہ دینا اور طلاق بھی نہ دینا عورت پر مذہب سے جس کے سبب نیدیا ظالم سخت گنہگار اور حق العید میں گرفتار ہے قال اللہ تعالیٰ علی المولود لہ رضاعہن وکسوتہن بالمعروف لہذا نیدیا پر لازم ہے کہ اس کو اپنے پاس رکھے اور اس کے حقوق ادا کرے اور یا تو طلاق دے۔ اگر دونوں باتوں میں سے ایک بھی نہ کرے تو سب مسلمان اس کا ایکناف کریں نہ اس کے پاس بیٹھیں اور نہ اس کو اپنے پاس بیٹھیں دیں اگر مسلمان ایسا نہ کریں گے تو وہ بھی گنہگار ہوں گے قال اللہ تعالیٰ واما یتیمہ انضبطن فلا تضد جعد الذم علی منع الغنوم انضامین۔ ہا ہر کما سوال تو عام طور پر ہندوستان میں رائج یہ ہے کہ موت یا طلاق سے پہلے ہر ادا نہیں ہوتا لہذا جب تک طلاق نہ دے یا ان دونوں میں سے کوئی مرد نہ چلے ہر کی ادائیگی پر شوہر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ تقایہ میں ہے المعجل ذالموجل اما بینا هذا ولا فاختصارہ۔ وهو تعاقب اعلم۔

جلال الدین احمد لاچروی۔ تب  
۱۹ صفر المظفر ۱۳۹۸ھ

**مسئلہ** ازولی محمد پردھان۔ سکواں مبلغ گوڈہ۔

نیدیا نے ہندو سے نکاح کر کے اس کو اپنے گھر منت کر کے لے گیا چند روز نیدیا کے پاس رہ کر ہندو اپنے بچے لگتی نیدیا نے ہندو کے والد کو اپنے گھر لے کر کہا کہ آپ نے مجھ کو دھوکہ دیا ہندو ڈھائی سال سے بیمار ہے اور آپ اس کا علاج نہیں کروائے کل شام تک اس کا کمرہ کرا کے اس کی رپوش جم کو دکھا دیں ورنہ برسوں ہمسارا طلاق کوئل گرام چلے گا اور جو آپ نے ہمیں سنا مان دیا ہے اٹھائے ہلے نیدیا نے ہندو کے سنی جو بیماری کی بات کہی ہے وہ بالکل غلط تھی ہندو موت مند وندرست تھی نیدیا نے ہندو کے بچے میں بھی اگر اس کے باپ سے سنی

قسم کی باتیں کہیں ہندہ طلاق وغیرہ کی باتیں سن کر زید کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا اور اس کے والدین بھی اس کو رخصت کرنے پر راضی نہ ہوئے یہ معاملہ سچوں کے سامنے پیش ہوا زید نے پنچوں سے کہا کہ اگر ہندہ میرے یہاں جا کر سے انکار کرتی ہو تو مجھے ہندہ سے الگ بات کہہ لینے دو اگر وہ رضامند نہ ہو تو طلاق سمجھ لو زید کو ہندہ سے بات کہنے کا موقع دیا گیا مگر ہندہ راضی نہ ہوئی اس پر پچھلے کے لوگوں نے زید سے کہا کہ تم طلاق تحریر کر دو زید نے جواب دیا کہ اب لوگ مجھ کو تین ماہ کی حلیت دیں چاہے مجھ سے کلام پاک اٹھو الویس خود انکار طلاق دے دوں گا لوگوں نے کہا کہ تم وقت مقرر کرو تمہاری بات کا کوئی ٹکڑا نہ نہیں تم کسی معتبر آدمی کو ذمہ دار بناؤ زید نے کہا اگر ہم ہندہ دن تک نہ آئیں تو بالکل طلاق سمجھ لیا جائے زید و عدہ کے مطابق ہندہ دن میں نہیں آیا اس کے علاوہ زید نے پچھلے کے سامنے ایک اقرار نامہ میں یہاں تک لکھ دیا کہ اگر ہم ہندہ روز کے اندر اپنی بیوی (ہندہ) کو رضامند نہ کر سکیں تو اس اقرار نامہ کو بطور طلاق نامہ مان لیا جائے اسی صورت میں ہندہ یہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں یہ بدلہ داخل جواب تحریر فرمائیں بیہودہ وجہ ۱۔

**الجواب** صورت مستفہرہ میں ہندہ پر طلاق نہیں واقع ہوئی اس لئے کہ زید کے یہ جملے کہ "ہمارا نکاح گرام جائے گا اور میں خود آکر اس کو طلاق دیدوں گا" صرف طلاق دے دینے کے وعدہ ہیں جب طلاق دے گا تو واقع ہوگی ورنہ نہیں اور اس کے یہ جملے کہ "اگر وہ رضامند نہ ہو تو طلاق سمجھ لو" اگر ہم ہندہ دن تک نہ آئیں تو بالکل طلاق سمجھ لیا جائے اور اگر ہم ہندہ روز کے اندر اپنی بیوی (ہندہ) کو رضامند نہ کر سکیں تو اس اقرار نامہ کو بطور طلاق نامہ مان لیا جائے یہ سب شرط طلاق کی تعلیق نہیں یعنی اگر شرطیں پائی بھی جائیں تو بھی طلاق واقع نہ ہوگی فتاویٰ رضویہ جلد پنجم ص ۱۱۱ میں ہے کوئی کہے اگر میں نہ آؤں تو دیوار کو طلاق سمجھ لیتا کیا اس کے کہنے یا کسی کے کہہ لینے سے دیوار طلاق بن جائے گی لہذا وہ اقرار بطل ہے اور طلاق اصلانہ ہوئی اہم لفظ اور فتویٰ فاضل خاں سے ہندیہ جلد اول ص ۲۲ میں ہے امرأۃ قالت لمرءجھا مر طلاق وہ فقال التزوج دادہ انکار او قال کردہ انکار لا یتبع الطلاق وان نوتی کا نہ قال لہا بالعربیۃ احبب انک طالق وان قال ذلک لا یتبع الطلاق وان نوتی ام اور فتاویٰ مالگیری جلد اول ص ۲۵ میں ہے امرأۃ قالت لمرءجھا مر طلاق وہ فقال دادہ انکار او کردہ انکار لا یتبع وان نوتی ۱۰ - وهو تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد انصاری

محرر فی الاول شعبان ۱۳۹۸ھ

**مسئلہ** از اصغر علی ٹیلر اسٹر موئٹن نوا پوسٹ بہادر پور ضلع بستی

زید کا نکاح ہندہ سے ہوا تھا مگر ابھی اس کی رخصتی نہیں ہوئی تھی کہ زید ایک دوسری عورت کو ملے کر کہیں چلا گیا آج پانچ سال سے زیادہ عرصہ گزرا کہ اس کا پتہ نہیں مل رہا ہے ہندہ کچھ دانی کمزوری والی ہے اسے وہ بچے لے کر اس کو اپنے گھر لے جاتے پر بھی کسی طرح رضامند نہیں تھا اس کو کہا بھی گیا لیکن اس نے دیووں باریسی جو بھوکا کہ میں اپنی بیوی ہندہ کو نہیں لے جاؤں گا اور یہ جملہ بار بار کہا کہ میں اس کو طلاق دے دوں گا یوں بھوکا کہ میں نے اپنی بیوی (ہندہ) کو طلاق دے دیا۔ ان جملوں سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ براہ کرم مفصل جواب دے یہ سہلی فرصت میں تو اس سخت انتظار رہے۔

**الجواب** مذکورہ بالا دونوں جملوں سے طلاق نہیں واقع ہوئی اس لئے کہ پہلے جملے میں وعدہ ہے اور دوسرا جملہ شرط کا انشاء کے طلاق نہیں فتاویٰ قاضی خاں میں ہے امرأة قالت ففعل ما امر طلاق وہ فقال المنزوج واوہ انکا انکا قال کردہ انکار لا یقع الطلاق وان نوى كانه قال بالعيبه وحی اللہ طلاق وان قال ذلک لا یقع الطلاق وان نوى اھ حکذا فی الفتاوی المرصوبۃ والھندیۃ وھو تعلیق اعلم۔

ک جلال الدین احمد لاہوری  
۳۹ ربیع الاول ۱۳۹۸ھ

**مسئلہ** از رمضان علی نوہوی ضلع بستی

ہندہ کی شادی زید کے ساتھ ہوئی تھی لیکن زید نے دوسری شادی کر لی اور ہندہ کو اس کے والدین کے سامنے طلاق دیدی لیکن کوئی تحریر نہیں دی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ ہندہ دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

**الجواب** صورت مسئلہ میں ہندہ پر طلاق واقع ہوئی تحریر دینا ضروری نہیں ہندہ بعد افضائے عدت دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے واللہ تعالیٰ وسرمدوہ الامنی اعلم۔

ک جلال الدین احمد لاہوری  
۲۰ ربیع الثانی ۱۳۹۸ھ

**مسئلہ** از فتح محمد سن جو بولیا بازار ضلع بستی

زید نے اپنے چاکی لڑکی زینب سے نکاح کیا تقریباً تین سال پہلے ہے دونوں بھائیوں کے درمیان

بتوارہ ہو جانے کے بعد زن و شوہر میں کچھ ناگہانی جھگڑا ہوتا رہا مگر دونوں بجا اپنی زندگی بسر کرتے رہے زینب کا والد ناگہانی جھگڑوں کو نہ برداشت کر سکا ایک طلاق نامہ بغیر زید کی رضا کے مرتب کرا با جس کا علم زید کو تھا اس سے کہا کہ اس پر انگوٹھا لگا دو زید انگوٹھا لگاتے وقت برابر یہ کہہ رہا تھا کہ چاہے اس طلاق نامہ مکہ مکرمہ کی گنجشک کا نشان لے لو مگر میں طلاق نہیں دوں گا اور اس طلاق نامہ پر صرف ایک جاہل فاسق کی دستخط ہے۔ اب دیاقت طلب امر یہ ہے کہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اور جوئی کو کون سی اب زید وزینب پھر ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو کس طرح رہیں؟

**الجواب** صورت مستفسرہ میں زید کی بیوی زینب پر ایسا تفصیل طلاق واقع ہو گئی۔ اگر طلاق نامہ پر ایک یا دو طلاق کے الفاظ لکھے گئے ہیں یا ایک طلاق رجعی یا دو طلاق رجعی یا فقط طلاق کا لفظ لکھا گیا ایک یا دو رجعی غیر رجعی کی کوئی قید نہیں لگائی گئی اور نہ کورہ بالا الفاظ میں سے جو کھا گیا زید ان کو جانتا تھا جو پہلی تیسری اور پانچویں صورت میں ایک طلاق رجعی اور دوسری و چوتھی صورت میں دو طلاق رجعی واقع ہوئی جس کا حکم یہ ہے کہ قبل انعقاد عدت شوہر بغیر عورت کی رضا کے بھی رجعت کر سکتا ہے قیادنی مالگیری بلبداول مطلوبہ مصر ص ۲۲۸ میں ہے۔ اذا طلق الرجل امرأته تطليقة مرجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها مرجعيت المرأة ايده الا ان اوله ترضى هكذا في المهادنية یعنی جب مرد نے اپنی عورت کو ایک یا دو طلاق رجعی دی تو عدت کے اندر عورت سے رجعت کر سکتا ہے خواہ عورت راضی ہو یا نہ راضی ہو اس کی طرح ہدایہ میں ہے۔ اور اگر عدت ختم ہو گئی تو اب شوہر کو عورت کی رضا سے نکاح کرنا پڑے گا طلاق کی ضرورت نہیں۔ اور اگر ایک طلاق کنایہ یا دو طلاق کنایہ یا ایک طلاق باتن یا دو طلاق باتن لکھی گئی اور زید بائنا تھا تو صورت اولی و ثانیہ میں ایک باتن اور صورت ثانیہ و رابعہ میں دو باتن واقع ہو گئی جس کا حکم یہ ہے کہ شوہر قبل انعقاد عدت و بعد انعقاد عدت عورت کی رضا سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے اور اگر تین رجعی باتن یا تین یا دو رجعی ایک باتن یا دو باتن ایک رجعی لکھی گئی تو عورت غفلت ہو گئی بغیر طلاق شوہر ازل کے سے طلاق نہ ہوگی کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجاً غيره (مجادہ دوم، ص ۱۳) واللہ تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد راز محمدی  
۲۵ ربیع الآخر ۱۳۸۲ھ

**مسئلہ** از عبدالمجید ساکن اٹھرا بازار ضلع گوردکپور

نصرائے اپنی مدغولہ بیوی کے بارے میں تین مرتبہ سے ناکہ کہا کہ ہم نے اسے طلاق دیا تو اس کی بیوی کے

دارشیں کا نضر اللہ کو سلفہ بیوی کو لے جانے کے لئے مجبور کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

**الجواب** صورت مسئلہ میں نضر اللہ کی بیوی پر طلاق مطلقہ واقع ہونے کی وجہ سے وہ بیوی نضر اللہ پر حرام ہو گئی اور نضر اللہ کو وہ عورت لے جانے کے لئے مجبور کرنا جائز نہیں، دھوئے تعالیٰ اعلم

ک۔ بدر الدین احمد نقادری الزمونی  
۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۸ھ

**مسئلہ** بکرے اپنی بیوی کے بارے میں یہ تحریر لکھی کہ اگر میں تم کو کسی قسم کی تکلیف دوں یعنی کھانے اور کپڑے میں یا میرے اندام مردی کی شکایت پائی جائے تو یہ اقرار نامہ نہ سمجھا جاوے بلکہ طلاق نامہ سمجھا جائے گا اس میں مجھے کوئی حذر نہیں ہے تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اگر ان شرطوں میں سے کوئی بھی شرط پائی جاوے تو کون سی طلاق پڑے گی ؟

**الجواب** یہ تحریر کہ اگر میں تم کو کسی قسم کی تکلیف دوں۔ لکھی۔ تو یہ اقرار نامہ نہ سمجھا جاوے بلکہ طلاق نامہ سمجھا جائے گا۔ بے کار ہے اعتبار ہے قاضی میں ہے دو قول ائمہ ج ۱ و ۲ انکسار و قال کہ وہ انکسار لا یتبع وان نوى قال لهما بالعربية احسب انك طالق وان قال فقلت لا یتبع وان نوى والله تعالیٰ اعلم

ک۔ جلال الدین احمد لاجپوری  
۲۰ رجب ۱۴۴۸ھ

**مسئلہ** از سہیلیاں کلاں منسلح گونڈہ مرسلہ عطار اللہ ہندہ کی شادی عمر سے ساتھ ہوئی لیکن ایک مقدمہ کے سلسلہ میں حاکم کے سامنے عمر نے یہ بیان دیا کہ ہماری شادی ابھی نہیں ہوئی ہے مگر ہندہ سے مخاطب ہو کر نہیں کہا تو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں ؟

**الجواب** صورت مسئلہ میں عمر کا یہ بیان جھوٹ پر مبنی کیا جائے گا جس سے تو یہ لازم ہے طلاق واقع نہ ہوگی واللہ وہما سونہ اعلم

ک۔ جلال الدین احمد لاجپوری  
۲۵ ربيعہ ۱۴۴۸ھ

**مسئلہ** از فتاویٰ القادر کشیہ والاعلمہ مومنان۔ پالی ملارواڑ۔

ایک شخص نے طالعہ جائز ہونے کی وجہ سے نکاح پڑھایا اور رات کو عورت سے شرم و حیا کی وجہ سے صحبت نہیں کی اور صبح تین طلاق دے دی اور مرد عورت اس بات کا اقرار بھی کرتے ہیں تو اب شوہر اول کے

حق میں یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟ بینوا تو جودا

## الجواب

اللہم ہدایۃ الحق والصواب صورت ستفرہ میں اگر شوہر ثانی نے نکاح کے بعد دلی نہیں کی اور طلاق دے دی تو اس صورت میں شوہر اول کا اس عورت سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ اس لئے کہ طلاق کی صحت کے لئے دلی شرط ہے جبکہ کفار کی اور مسلم کی حدیث میں ہے عن عائشۃ قالت حیات امی اکتس فاعۃ الفریقی فی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت انی نکت عندہ فاعۃ فطلقنی فبقی طلاق فی فترۃ جنت بعدہ عبد الرحمن بن الزبیر و ما معہ الا مثل ہدایۃ الثوب فقال انبیب بن ان نوحی الی فاعۃ فقالت نعم قال لاحق تذوقی عسلہ و یدوقی عسلہ اور فاقول مالگیری جلد اول صفحہ ۳۳۳ میں ہے ان کا ان الطلاق ثلاثہ محل حتی تکلیفہ وجا غیرہ نکاحاً و بدخل بہا ثم یطلقہا و یجوز عنہا کن فی الہدایہ و هو تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ک فلی اللہ فلی فلی  
۱۲ اشوال المکرر صفحہ

## مسئلہ

از عبد السلام نعمانی ہے پڑا مان اللہ پورہ آزاد پارک بنام اس ایک عورت کو جس کے شوہر نے تین طلاق دے کر اس کو بیکہ پونچھ دیا پھر ایک سال تک خود باہر ہوا پس کے بعد اس نے کہا کہ میں بھگت کہتا ہوں اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی ہے اور لڑکی بھگت افرا کرتی ہے کہ مجھے طلاق دی ہے مگر گواہ کوئی نہیں ہے تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

## الجواب

اگر شوہر تین طلاق دے چکا ہے اور اب انکار کرتا ہے تو عورت بھی اللہ سے دلی نہ کہنے دے احوال وغیرہ دیکر اس سے ٹھیک پھر لڑائے چنانچہ ہمارا شریعت حدیث میں ہے کہ اگر عورت نے تین طلاق دے کر شوہر سے کہہ دیا کہ شوہر نے تین طلاق دی مگر اب انکار کرتا ہے اور عورت کے پاس گواہ نہیں تو جس طرح ممکن ہو عورت اس سے چچا بھلا کے غیر منافق کے پاس اپنا مال دے کر اس سے علم دے جو جائے غرض جس طرح ممکن ہو اس سے کہہ دے کہ میں نے تین طلاق دی مگر کسی طرح وہ نہ چھوڑے تو عورت مجھ سے مگر ہر وقت اسی منکر میں رہے کہ جس طرح ممکن ہو باقی حاصل کرے اور پوری کو شخص اس کی کہے کہ عورت نے کہنے سے کہہ نہیں کہ خود کچی کرے عورت جب ان باتوں پر عمل کرے گی تو معذور ہے اور شوہر ہر حال گنہگار ہے مبالغہ الی آخر و هو تعالیٰ اعلم

ک فلی اللہ فلی فلی  
۱۳ اشوال المکرر صفحہ

**مسئلہ** از بہاؤ ساکن نرس پور پوسٹ اتریتھو منٹ فیض آباد

نرسینہ ہند کا عقد بائنی حالت میں ہوا تھا نہ مستحق بھی نہیں ہوئی ہے اب جب کہ دونوں بائع ہو گئے ہیں تو یہ نے ایک کارڈ پر دوسرے آدمی سے طلاق مطلق لکھوا کر مستحق کر دی اور دوا گوارہ سے بھی دستخط کرادی۔ چونکہ یہ نے یہ طلاق نامہ بغیر والدین کی مرضی کے مرتب کیا تھا جب والدین کو معلوم ہوا اور انھوں نے ناراضگی ظاہر کی تو یہ نے واپس ہو کر کارڈ کو پھاڑا اور کہا کہ طلاق نہیں ہوئی حالانکہ کارڈ طلاق دینے کی غرض سے منگائی اور دستخط طلاق نامہ لکھ کر کہ تو کیا طلاق واقع ہو گئی؟

**الجواب** مولانا سید امجد علی صاحب دہلوی صاحب دہلی لکھنؤ پر مشرک طلاق واقع ہو گئی۔ واللہ اعلم

جمال الدین احمد امجدی

دارالعلوم دیوبند

**مسئلہ** از بہاؤ ساکن نرس پور پوسٹ اتریتھو منٹ فیض آباد

نرسینہ ہند کا عقد بائنی حالت میں ہوا تھا نہ مستحق بھی نہیں ہوئی ہے اب جب کہ دونوں بائع ہو گئے ہیں تو یہ نے ایک کارڈ پر دوسرے آدمی سے طلاق مطلق لکھوا کر مستحق کر دی اور دوا گوارہ سے بھی دستخط کرادی۔ چونکہ یہ نے یہ طلاق نامہ بغیر والدین کی مرضی کے مرتب کیا تھا جب والدین کو معلوم ہوا اور انھوں نے ناراضگی ظاہر کی تو یہ نے واپس ہو کر کارڈ کو پھاڑا اور کہا کہ طلاق نہیں ہوئی حالانکہ کارڈ طلاق دینے کی غرض سے منگائی اور دستخط طلاق نامہ لکھ کر کہ تو کیا طلاق واقع ہو گئی؟

**الجواب** مولانا سید امجد علی صاحب دہلی صاحب دہلی لکھنؤ پر مشرک طلاق واقع ہو گئی۔ واللہ اعلم

نرسینہ ہند کا عقد بائنی حالت میں ہوا تھا نہ مستحق بھی نہیں ہوئی ہے اب جب کہ دونوں بائع ہو گئے ہیں تو یہ نے ایک کارڈ پر دوسرے آدمی سے طلاق مطلق لکھوا کر مستحق کر دی اور دوا گوارہ سے بھی دستخط کرادی۔ چونکہ یہ نے یہ طلاق نامہ بغیر والدین کی مرضی کے مرتب کیا تھا جب والدین کو معلوم ہوا اور انھوں نے ناراضگی ظاہر کی تو یہ نے واپس ہو کر کارڈ کو پھاڑا اور کہا کہ طلاق نہیں ہوئی حالانکہ کارڈ طلاق دینے کی غرض سے منگائی اور دستخط طلاق نامہ لکھ کر کہ تو کیا طلاق واقع ہو گئی؟

جمال الدین احمد امجدی

دارالعلوم دیوبند

## مسئلہ از محمد یونس خان مقام قصبہ - گوٹھ

زید نے اپنی مدخولہ بیوی سے غصہ کی حالت میں تین مرتبہ کہا کہ میں نے تجھے طلاق دیدی۔ زید اب پھر اس کی کورکتا پاتا ہے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

## الجواب

اللہ بعد ایتۃ الحق والصواب غفر لکراس حدیث پہنچ جائے کہ اس سے عقل راکش ہو جائے یعنی خبر نہ رہے کہ کیا کہتا ہوں زبان سے کیا نکلتا ہے تو ایسی حالت کی طلاق نہیں واقع ہوتی مگر غصہ کی یہ حالت بہت نادر ہے۔ لہذا صورت مسئلہ میں اگر زید اس حالت کو نہ پہنچا تھا تو صرف غصہ ہونا اسے مفید نہیں اس کی بیوی پر طلاق مغلطہ واقع ہو گئی کہ اب بغیر طالعہ زید کے لئے حلال نہ ہوگی قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل لہ من بعد حتی تنکحہن وجا غیریہ (دفع ۱۳) طالعہ کا مطلب یہ ہے کہ عدت گزارنے کے بعد عورت دوسرے سے صحیح نکاح کرے۔ دوسرا شوہر اس کے ساتھ بہتری کرے۔ پھر اگر وہ طلاق دیدے یا مرنے کے بعد دوسری عدت گزارنے کے بعد پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔ اگر دوسرے شوہر نے بغیر بہتری کے طلاق دیدی تو پہلے شوہر سے نکاح کرنا حرام ہے مگر اگر نکاح نہیں ہوا اور ایک ہی وقت میں تین طلاق دینے کے باعث زید گنہگار ہوا تو بے گھر کرے۔ وھو تعالیٰ اعلم بالصواب

جمال احمد خان انصاری

۹ ربیع الآخر ۱۳۸۵ھ

## مسئلہ

از مقام دیواراج پارپور سٹ روڈ درگاہ ضلع گوردھار محلہ محمد سید الدین خان

زید نے اپنی بیوی ہندہ کو خط کے ذریعہ بائیں الفاظ طلاق دی۔ میں تین طلاقیں تین مہر میں علی ترتیب الشریعہ دیتا ہوں پھر لوگوں کے کہنے سے پرتیہ بیوی دن ہندہ کو اپنے نکاح میں رکھنے پر راضی ہو گیا بلکہ بیوی اس وقت اپنے میکے میں تھی تو اسے اپنے خسر سے اپنے یہاں بھیجے کہ وہ اب حلیاقت طلب کرے ہے کہ زید کا یہ عمل شرعاً راجع ہوا یا نہیں؟ پھر یہ راجع صحیح ہے یا غلط اور مذکورہ تین طلاقیں فی الفور یک وقت واقع ہوئی یا تین مہر میں با ترتیب مکمل ہوئی؟ ایک مولوی صاحب کا کہنا ہے کہ مذکورہ طلاقیں فی الفور یک وقت واقع ہو گئیں تو ایسا کہنا صحیح ہے یا غلط؟

## الجواب

صورت مسئلہ میں ہندہ پرتیوں طلاقیں یک وقت ہرگز واقع نہ ہوگی جس نے تینوں طلاقیں فی الفور واقع ہونے کو کہا وہ علم فقہ سے جاہل اور بے بہرہ ہے جب زید اپنے کلام کو طلاق ثانیہ سے خود ہی تنقید کر رہا ہے تو فی الفور واقع ہونے کا کیا مطلب؟ مزید برآں علی ترتیب الشریعہ کا لفظ تو آدمی





مسئلہ از محمد بشیر دولت پور رحمت گوئندہ

مذکور علی ولد سرمد شاہ ساکن گوردہ تھا اسعد اشتر نگر تحصیل اترولہ پرگنہ پڑھا پڑا مسلح گوئندہ کاہوں میں اپنی بیوی سہ ماہ کلثوم بنت اسماعیل ساکن دولت پور رحمت تحصیل اترولہ تھانہ سعد اشتر نگر پرگنہ پڑھا پڑا مسلح گوئندہ جو کہ اٹھارہ سال سے میرے عقد نکاح میں تھی آج تاریخ طلاق کو میں اپنے ہوش و حواس کی درستگی پر طلاق بین دیا نہر بھی ادا کر دیا صہمت کلثوم کو اختیار ہے کہ جہاں چاہے اپنا عقد نکاح کر سکتی ہے طلاق نامہ اس نے لکھ دیا کہ وقت ضرورت پر کام آوے۔ دستخط منور علی ولد سرمد شاہ گوردہ۔ گواہ کلثوم صبیح گوردہ۔ گواہ محمد شفیع صوفی گوردہ۔ اور سہ ماہ کلثوم کے رضامندی پر یہ اس کے سامنے ہے طلاق نہیں ہوا تھا نہ طلاق نامہ لکھا گیا تھا اور نہ کلثوم طلاق لینے کو کہتی ہے نہ طلاق لینے پر رضامند تھی تو اس تحریر پر طلاق ہو گیا کہ نہیں اس واقعہ کے کئی ماہ بعد منور علی و کلثوم دونوں رضامند ہو گئے تو بغیر عدت طلاق نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟ طلاق رجعی۔ طلاق بائن۔ اور طلاق مطلقہ کا کیا مطلب ہے؟

الجواب اللہم ھذا یمۃ الحق والصواب۔ صحت مسئلہ میں منور کی بیوی کلثوم

پر ایک طلاق بائن واقع ہو گئی تو وہ کلثوم رضاعی ہو یا اراض۔ طلاق اس کے سامنے دی اور لکھی گئی ہو یا قیبت میں۔ اب اگر دونوں رضامند ہوں تو زمانہ عدت میں اور بعد عدت بھی نکاح کرنا جائز ہے حالانکہ ضرورت نہیں کہ صحیح بہ فی کتاب الفقہ طلاق رجعی کا مطلب یہ ہے کہ شوہر عدت کے اندر اپنی بیوی کے بغیر اس کی رضامندی کے رجوع کر سکتا ہے نکاح کی ضرورت نہیں اور بعد عدت عدت کی رضامندی سے نکاح جس لاکتاب ہے حالانکہ ضرورت نہیں۔ اور بائن میں بھی حالانکہ ضرورت نہیں مگر نکاح کے لئے عدت کے اندر بعد عدت دونوں صورتوں میں صحت کی رضامندی ضروری ہے۔ اور طلاق مطلقہ خواہ تین رجعی ہو یا تین بائن یا دو رجعی ایک یا تین بائن یا دو بائن سے بغیر طلاق شوہر اول سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ واللہ اعلم۔ سنوۃ ۱۲۸۰ھ جل جلالہ وعلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

بلال الدین احمد امجدی

۳۶ رجب المرجب ۱۳۶۹ھ

مسئلہ از غلام رسول بستی

علاء الدین کا بیٹی مدخولہ بیوی سے ایک گھر بلو محلہ میں اختلاف ہو گیا تو اس نے غصہ میں انکار اپنی بیوی کو تین طلاق نہائی دے دی برادر کی کے کچھ لوگوں نے علاء الدین کو بلا کر پوچھا تو اس نے کہا کہ ہاں میں نے طلاق دی ہے۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ علاء الدین کی بیوی پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر طلاق ہو گئی تو علاء الدین

پھر اسی سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو کیا صورت ہوگی؟

## الجواب

صورت مستولہ میں طلاق الدین کی بیوی پر طلاق مغلطہ واقع ہو جاتی ہے لہذا اگر طلاق الدین سے پھر نکاح کرنا چاہتا ہے تو اس کی مطلقہ بھی عدت گزار کر دوسرے سے نکاح کر سکتا ہے دوسرا شوہر اس سے ہمبستری کے بعد طلاق دیدے یا نہ جانے تو پھر عدت گزار کر طلاق الدین کے ساتھ دوبارہ نکاح کر سکتی ہے۔ اور اگر شوہر ثانی نے بغیر جماعت کے ہوئے طلاق دیدی تو طلاق الدین کے ساتھ ہرگز ہرگز نکاح نہیں ہو سکتا۔

بسم اللہ تعالیٰ خان طلقہا غلا غلا من بعد حتی تنکح زوجاً غیرہ۔ واللہ تعالیٰ وسامولہ الاعلیٰ اعلم

جل جلالہ وصلى الله عليه وسلم

ک جلال الدین احمد لاہوری

## مسئلہ

از محمد عبداللہ ڈیہ پور کیری

طلاق کرنے والے مرد و عدت سے کیا کسی اجنبی شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ان سے یہ دیافت کرے کہ تم دونوں نے بعد نکاح ہمبستری کی ہے یا نہیں؟ بیسوا تو جردا

## الجواب

بعض المصلطہ العجائب چونکہ طلاق میں شوہر ثانی کو ہمبستری کرنا شرط ہے یہاں تک قرآن و حدیث اور فقہ سے ثابت ہے اور اس زمانہ میں لوگ اپنی بہالت سے صرف نکاح ہی کرتے تو طلاق سمجھتے ہیں یہاں تک تجربہ ہے۔ اس لئے شوہر ثانی کو چاہیے کہ مذکور افراد سے ہمبستری کرنے کو ذکر کرے تاکہ لوگوں کو طلاق کی صحت پر یقین ہو جائے۔ اگر شوہر ثانی نے بیان نہیں کیا تو نکاح خوالہ ہوا ہے کہ شوہر اول کے ساتھ نکاح پڑھانے سے پہلے طلاق کی صحت کے بارے میں تحقیق کرنے لیکن شوہر ثانی کو ہمبستری کرنے کے بارے میں عام لوگوں سے بیان نہیں کرنا چاہیے اور عام لوگوں کو اس سے دیافت بھی نہیں کرنا چاہیے کہ ان کو کوئی ضرورت نہیں۔ ہذا ما ظہری والعلیہ بالحق عند اللہ تعالیٰ وسامولہ الاعلیٰ جل جلالہ وصلى الله تعالى عليه وسلم۔

جلال الدین احمد لاہوری

۱۹ صفر القفر ۱۳۸۷ھ

## مسئلہ

از رحمہ الدین رضوی صدیقی گورکھپوری مسلم فیض الرسول براؤں شریف

نہ نے اپنی مدعوں بیوی کو ایک ہی جملہ میں تین طلاق دی۔ اس پر ایک واپائی مفتی نے فتویٰ دیا کہ مجلس باحد کی تین طلاقیں ایک ہی طلاق کے حکم میں ہیں اور خوالہ میں یہ عیناً تین پیش کی گئیں طلاق علی عہد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم واپسی پر دستین من علافة عمر مطلق التثنت واحدة وصحیح مسلم بن الحجاج ورواہ  
 طبرانی ہے کہ زید کی بیوی پر کئی طلاق واقع ہوئی اور مفتی کا فتویٰ صحیح ہے یا نہیں؟ پس بتوجہ و

**الجواب** صورت مستفہ میں زید کی بیوی پر تین طلاقیں پڑ گئیں۔ اب بغیر طلاق ان  
 دونوں کا نکاح نہیں ہو سکتا جس معنی کے ایک طلاق کا فتویٰ دیا ہے وہ غیر متعلقہ رہا ہے۔ اس نے صحیح مسئلہ بتانے  
 میں نجات سے کام لیا ہے۔ اور اس نے وہ حدیث پوری نقل نہ کی آگے الفاظ یہ ہیں۔ فقال عمر بن الخطاب ان  
 الناس قد استعجلوا فی امر کانت لهم فيه۔ اس حدیث کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ میں فرماتے ہیں وقد  
 اجتثت العلماء وجمعوا قال لا امر انہ انت طالق ثلثا فقال الشافعی ومالك والبخاری وسما حیدر وعلما  
 من السلف والخلف يقع الثلث۔ حضرت امام مالک رحمی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان رجلا قال لعبد اللہ بن عباس  
 انی طلقت امرأتی ما تہ تطیقة فماذا اتری علیہ۔ فقال ابن عباس طلقت مثلک بثلث وصحیح وسعدون  
 اتخذت بها ایات اللہ عز واد یعنی حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رحمی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک شخص نے مسئلہ پوچھا  
 کہ میں نے اپنی بیوی کو مثل طلاقین دیں تو شریعت کا کیا حکم ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ تیری تین طلاقیں اس پر واقع ہو  
 چکی ہیں اور ساتھ ہی طلاقوں سے تو نے آیات الہیہ کا کمال کیا۔ یہ فتویٰ فقہ اور مفتی سمائی ابن معالی کا ہے کہ تینوں  
 طلاقیں دفعہ واحدہ واقع ہوئیں۔ حضرت رکانہ رحمی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی کو دفعہ البتہ کے ساتھ طلاق دی  
 اور حاضر بارگاہ ہو کر واقعہ عرض کیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ قسم کھا کر بتاؤ کہ البتہ سے تمہاری  
 مراد کتنی طلاقیں تھیں انھوں نے قسم کے ساتھ تین بار اقرار کیا کہ ایک طلاق مراد تھی حضور سے فرمایا ایک ہی واقع ہوئی  
 حضرت امام نووی اس کی شرح میں مستحکم میں فرماتے ہیں فہذا دلیل علی انہ لو اسما د الثلث نطق والاختلاف  
 یکن لتصلیغہ معنی یہ حدیث شریف اس پر دلیل ہے کہ اگر وہ تین طلاقوں کا ارادہ کرتے تو تینوں طلاقیں یکبارگی  
 واقع ہوتیں ورنہ ان سے قسم کھانے کا کیا معنی ہے۔ احمد نہ کہ مسئلہ اسی کتاب سے واضح ہو گیا جس سے وہ اپنی  
 معنی نے تین کو ایک بتانے کی کوشش کی۔ لیکن حدیث اور غلط فہمے راشدین اور صحابہ کرام رحمی اللہ تعالیٰ عنہم کا فتویٰ  
 اور عمل ہی ہے کہ مجلس واحد میں دی ہوئی تین طلاقیں تین ہی واقع ہوں گی وہ اپنی کا فتویٰ غلط اور باطل ہے۔  
 وہ اپنی اپنے عقائد کفریہ کی وجہ سے کافر ہیں کفار سے فتویٰ شرعی حاصل کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ واللہ ورواہ  
 جلال الدین احمد لا محیدی

اعلم۔

ک

## مسئلہ از عرفان افساری بہر مٹا ہستی

(۱) نیدے اپنی مدخولہ بوی ہندہ کے بارے میں کہا کہ میں طلاق دیدوں گا۔ میں طلاق دیدوں گا۔ طلاق دیدیا۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر واقع ہوئی تو کون سی طلاق؟ اس کا شرعی حکم کیا ہے؟ بیوقوف خود (۲) نرنب کے بطن سے نید کی ایک پانچ ماہ کی لڑکی ہے نرنب بہر ال جانا نہیں پاتا ہے اس لئے نید اپنی لڑکی کو لے کر اپنے گھر چلا گیا دریافت طلب امر یہ ہے کہ لڑکی نید کو ملے گی یا نرنب کو؟ بیوقوف خود

## الجواب

مورت مسئلہ میں نید کی بوی ہندہ پر ایک طلاق رجعی واقع ہوئی۔ اس کا حکم یہ ہے کہ عدت کے اندر شوہر بغیر عدت کی رضا کے بھی رجعت کر سکتا ہے۔ قادیانی مالگیری طلاق رجعی مہر مستحق میں ہے۔ اذ اطلق الرجل امرأته تطلقه مسجیة او تطلقه فین غلہ ان یرجعھا فی عدتھا مسجیة المواقا بعد الاطلاق او بعد توفی الخکام فی الیوم الا ان یرجعھا فی عدتھا۔ دی وقعت کے اندر عدت سے رجعت کر سکتا ہے خواہ وہ راضی ہو یا نہ راضی ہو اسی طرح ہر امر میں ہے۔ لہذا اگر نید پہلے تو اپنی بوی ہندہ سے قبل اعتنا عدت رجعت کر لے نکاح کی ضرورت نہیں اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ مرد دو گواہوں کے سامنے کہے کہ میں نے اپنی بوی سے رجعت کر لی اور عدت کو خیر کر دے یا خود عدت سے کہے کہ میں نے جس سے رجعت کر لی اور مگر عدت ختم ہو گئی تو اب نید کہ ہندہ کی رضا سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ عدت کی ضرورت نہیں (۲) لڑکی جب تک کہ ہوشیار نہ ہو جائے اس کی پرورش کا حق اس کی ماں کو ہے۔ قادیانی مالگیری جملہ مطبوعہ مصر ۱۳۰۳ میں ہے۔ احق الناس بحضانة الصغیر حال یتام النکاح او بعد الفسخة الامم الا ان یتکون مرتدین او فاجرة غلبوا موثقة کذا فی النکاح یعنی اگر ماں عتیدہ اور قاتلہ یا غیر مومنہ نہ ہوں تو بچے کی پرورش کا حق سب سے پہلا اسی کو ہے خواہ وہ نکاح میں ہو یا نکاح سے باہر ہو گئی ہو اسی طرح کنائی میں ہے لہذا فی الحال لڑکی مالک کے پاس رہے گی اور ہوشیار ہونے کے بعد نید کو ملے گی واللہ تعالیٰ و ہر سولہ الا علی اعلمون جلانہ و علی الخلق تعالیٰ علیہ وسلم۔

جلال الدین احمد امجدی

۱۸ فرم الحرام ۱۳۸۰ھ

## مسئلہ از عالمی مال محمد عرفان ساکن بھاؤ پور ضلع بستی

نید اور ہندہ کے ماہرین جملہ ہوا ہندہ کہتی ہے نید نے خیر کو مارا اور کہا کہ با میں نے خیر کو طلاق دی۔ جا

میں نے تجھ کو طلاق دی۔ جاں سے تجھ کو طلاق دی۔ عرصہ ایک ماہ کے بعد جب ہندہ اپنے بیکہ آئی تو اپنے بھائیوں سے ذکر کیا کہ نیکہ نے مجھ کو طلاق دے دی ہے۔ ہندہ کے بھائیوں نے فریستے پوچھا کہ کیا تم نے ہندہ کو طلاق دیدی ہے تو نیکہ نے انکار کر دیا اور کہا کہ میں باطن کہتا ہوں کہ میں نے طلاق نہیں دی ہے اس پر ہندہ نے کہا کہ میں بھی باطن کہتی ہوں کہ نیکہ نے مجھ کو طلاق دی ہے ایسی صورت میں دریافت طلب یہ امر ہے کہ جب دونوں کے پاس گواہ نہیں ہیں تو کس کا قول عمل الشرع میں ہے؟ بینوا بالادلة

**الجواب** صورت مستفہ میں جب کہ گواہ نہیں ہیں تو ہندہ کی قسم فضول ہے اس لئے کہ وہ مدعیہ ہے اور نیکہ کی قسم معتبر ہے اس لئے کہ وہ منکر ہے اور مدعی علیہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

الْبَيْتَةُ عَلَى الْمَدْعَى وَالْيَمِينُ عَلَى مَنْ انْكَرَ اخْرَاجَ الْبَيْتَةِ وَهُوَ حُجٌّ فِي الْعَصِيِّ عَيْنُ بِنْفِظِ الْبَيْتَةِ عَلَى الْمَدْعَى وَالْيَمِينِ عَلَى الْمَدْعَى عَلَيْهِ وَالْخُرَاجُ دَأْسُ قَطْعِيٍّ مَرْفُوعًا الْبَيْتَةُ عَلَى مَنْ دَعَى وَالْيَمِينُ عَلَى مَنْ انْكَرَ۔ لہذا ہندہ کی قسم سے طلاق ثابت نہ ہوگی اگر نیکہ نے واقعی طلاق دے دی ہے تو بھوکے قسم کا وبال اس پر ہوگا ہندہ کو طلاق دینے کا یقین ہے تو جس طرح بھی ہو سکے روپیہ وغیرہ دے کر فریستے پوچھا کہ حاصل کر لے۔ اگر اس طرح بھی نہ چھوٹے تو جیسے بھی ممکن ہو اس سے دور رہے اسے اپنے اوپر قابو نہ دے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اپنی خواہش سے کبھی اس کے ساتھ خیال بیوی کا برتاؤ نہ کرے اور نہ فریستے کے مجبور کرنے پر راضی ہو ورنہ وہ بھی سخت گنہگار لاحق غلاب قہار ہوگی واللہ تعالیٰ داسوئلہ اللہ علی اعلم۔

جلال الدین احمد الامجدی

کتبہ

**مسئلہ** از محمد فصیح اللہ مقام گورابازار ضلع بستی

ابراہیم نے اپنی مدخولہ بیوی بشیر النساء کے بارے میں ایک تحریر لوگوں کی موجودگی میں اپنے ہاتھ سے مرتب کی جس میں بین بار طلاق لکھی اس طرف ایک مولوی صاحب کا گندھوا لوگوں نے کہا کہ مولوی صاحب طلاق نامہ آپ ٹھیک سے لکھ دیجئے کہ مولوی صاحب نے ایک تحریر مرتب کی جس میں صرف ایک طلاق لکھی مولوی صاحب کی لکھی ہوئی تحریر پر ابراہیم نے اپنا دستخط کیا اور اپنی مرتب کردہ تحریر کو پھاڑ کر پھینک دی اب دریافت طلب یہ امور ہیں کہ بشیر النساء پر کون سی طلاق واقع ہوئی؟ ابراہیم نے عدت گزرنے سے پہلے بشیر النساء کو پھر کیا تو جائز ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو پھر کون سے کی کیا صورت ہے؟ بینوا تو جردا

## الجواب

صورت مسئلہ میں ابراہیم کی مرتب کی ہوئی تحریر سے بشیر النساء پر تین طلاقیں واقع ہوئیں اگرچہ وہ پچھادی تھیں لکن انکے کتب کا خطاب لہذا مولوی صاحب مدد کو طلاق نامہ میں صرف ایک طلاق لکھا اور ابراہیم کا اس دوسرے طلاق نامہ پر مستحکم کرنا لغو ہوا۔ ابراہیم و بشیر النساء کا ایک دوسرے کے ساتھ ہونا واپس میں میاں بیوی کے تعلقات مکہنا حرام، حرام، سخت حرام ہے۔ ان دونوں پر واجب ہے کہ فوراً ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں اور علانیہ توبہ و استغفار کریں اگر وہ دونوں ایسا نہ کریں تو تمام مسلمان ان کا بائیکاٹ کریں ورنہ وہ بھی گنہگار ہوں گے۔ بغیر طلاق ابراہیم کے نئے بشیر النساء طلاق نہ ہوگی۔ طلاق کی صورت یہ ہے کہ بشیر النساء عدت گزرنے کے بعد دوسرے سے صحیح نکاح کرے دوسرا شوہر ہمبستری کے بعد اسے طلاق دے یا فوت ہو جائے تو بشیر النساء پھر عدت گزرنے کے بعد ابراہیم سے نکاح کر سکتی ہے اگر دوسرے شوہر نے بشیر النساء سے ہمبستری نہیں کی اور طلاق دے دی تو وہ ابراہیم کے لئے طلاق نہ ہوگی جیسا کہ پارہ ۲ کوثر ۱۳ میں ہے فان طلقها فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح غیرہ ورجاعہ۔ وروی عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت جاءت امرأتہ فاعاہ الغرضی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی کنت عندہ فاعاہ فطلق فبت طلاق فخرزوجت بعدہ عبد الرحمن بن النضر و ما معہ الا مثل حدبہ الشوب فقال انورید من ان نرجی الی امر فاعاہ قالت نعم قال لا حتی نذوق عسلہ وینذوق عسلہ متفق علیہ (مشکوٰۃ ص ۳۳) فہذا ما عندی واطلعہ عند اللہ تعالیٰ ورسولہ جل جلالہ وعلی اللہ علیہ وسلم۔

جمال الحق احمد امجدی

## مسئلہ از عبدالمشرک اور کچھ

ایک عورت کو اس کے شوہر نے تین طلاق دے کر اس کو میکہ پہنچا دیا پھر ایک سال تک وہ پردیس میں تھا وہاں سے واپسی کے بعد اس نے کہا کہ میں طلاق کی دوسری کتاہوں کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی ہے اور بڑی بھی یا طعن بیان کرتی ہے کہ بے طلاق دی ہے مگر کوئی گواہ نہیں ہے ایسی صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ بینوا توجروا

## الجواب

جب کہ گواہ نہیں ہیں تو عورت کی قسم فضول ہے اس لئے کہ وہ دوسرا طلاق کی مدعیہ لے کر ہر کی قسم معتبر ہے اس لئے کہ وہ طلاق کا منکر اور مدعی علیہ ہے حدیث شریف میں ہے





## مسئلہ از انور علی موہن پوری بزرگ پست بعد کھر منہ بستی

عبدالرؤف کی مدخلہ بیوی نے جھگڑے میں عبدالرؤف کو یہ لکھا کہ تو عبدالرؤف سے کہا کہ طلاق، طلاق، طلاق جا۔ تو اس صورت میں طلاق پڑی یا نہیں؟ اگر پڑی تو کون سی طلاق۔ عبدالرؤف اگر اس بیوی کو رکھنا چاہے تو کیا صورت ہوگی؟

## الجواب

عبدالرؤف نے نفقہ طلاق کو تین بار کہا اور اس سے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا قصد کیا تو اس کی بیوی پر طلاق مختلف واقع ہو گئی اور اس صورت میں بنیر طلاق عبدالرؤف کے لئے وہ بیوی حلال نہ ہوگی۔ قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره۔ اور اگر وہ طلاق کے قصد کا اقرار نہ کرے تو ان الفاظ سے طلاق کا حکم نہ ہوگا پھر اگر واقعی طلاق کی نیت تھی مگر وہ اقرار نہیں کرتا ہے تو **جہود** کا ہال اس کے سر پر ہوگا مستحق عذاب اور جو کچھ اس صورت سے جہد ستر کی کہ اس سے لئے نہ ہوگا نہ مادی عالمگیری پھر قادی رضوی میں ہے۔ سکران مہبت منہ امرأت فنبعھا ولو بظلمھا فقال بالفارسیہ قسمہ طلاق ان قال عنیت امرأتی یقع وان لم یقل شیئا لا یقع۔ اور غلام یہ ہے کہ اگر وہ نفقہ طلاق سے اپنی بیوی پر طلاق واقع کرنے کی نیت کا اقرار نہ کرے تو تین طلاقیں واقع ہو گئیں اور اگر وہ اقرار نہ کرے تو دریافت کیا جائے کہ نفقہ طلاق سے طلاق کی نیت تھی یا نہیں؟ اگر طلاق کی نیت تھی تو ایک بائن واقع ہوئی اس صورت میں طلاق کی ضرورت نہیں۔ عدت کے اندر بھی عبدالرؤف عورت کی مرضی سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے اور اگر قسم لکھا کہ کہے کہ طلاق کی نیت نہ تھی تو اس شخص سے بھی وقوع طلاق کا حکم نہ کریں گے لان قولہ اذھی یحتمل روا فیہ تو حق علی النیۃ حکمذا فی الدام المستأجر جو بھی قسم کھائے گا تو مست گنہگار لائق عذاب قہار ہوگا وھو متعادل اعلم۔

## مسئلہ از محمد نبی محمد موہن پوری جہد منہ بستی

زید کی بیوی جو اس کے ساتھ رہتی ہے نہ بیٹے اسے غائب کرے کہہ کہہ جائیں جھگڑو طلاق دیتا ہوں، جائیں جھگڑو طلاق دیتا ہوں دس گناہ بار اسی طرح کہا اندر یہ بھی کہا کہ ہوش دعو اس کے ساتھ طلاق دیتا ہوں

اس کے بعد پھر اسی کو دیکھتے ہوئے ہے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ بیان فرما کر خدا شہادہ پور ہوں۔

## الجواب

نزدیکی بیوی پر طلاق مفصلہ واقع ہوگئی اب اگر نریدیاں بیوی کے تعلقات اس سے رکھتا ہے تو وہ سخت گنہگار و حرام کا ارتکاب عذاب تھا ہے نرید پر واجب ہے کہ علانیہ طور پر استغفار کرے اور اپنی بیوی کو اپنے سے الگ کر دے اگر نرید اسانہ کرے تو سب مسلمان اس کا بایکساٹ کر دیں اور ہر قسم کے تعلقات اس سے ختم کر دیں ورنہ وہ بھی گنہگار ہوں گے وھو تعالیٰ اعلم

بلال الدین احمد امجدی

## مسئلہ

از محمد یوسف منشی بہتان ضلع بستی

نرید نے اپنی بیوی نرینب سے کہا کہ ہم کو تم سے کچھ مطلب نہیں میں تم کو طلاق دیتا ہوں نرینب نرید کی بدخواہی سے دیانف طلب کیا مرے کہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اور نرید اسے اپنے ساتھ لکھنا چاہے تو کیا صورت ہوگی جینا تو جودا۔

## الجواب

نرید کی بیوی نرینب پر ایک طلاق رجعی واقع ہوئی اور نرید کے اس جملہ سے کہ ہم کو تم سے کچھ مطلب نہیں کسی قسم کی کوئی طلاق نہیں واقع ہوئی حکمذا فی الفتاویٰ الموضوئہ اب اگر نرینب کو اپنے نکاح میں رکھنا چاہتا ہے اور ابھی عدت نہیں ختم ہوئی ہے تو رجعت کر لے اور اگر عدت ختم ہوگئی ہو تو نرینب کی مرضی سے نئے گھر کے ساتھ دوبارہ نکاح کر لے و استہسانہ و تعالیٰ اعلم۔

بلال الدین احمد امجدی

## مسئلہ

از عبد القیوم ساکن بھریا کلاں ڈاکخانہ بھریا ضلع بستی

نے اپنی بدخواہ بیوی کے بارے میں ایک جمع میں کہا کہ ہم اپنی بیوی کو طلاق دیتے ہیں، طلاق دیتے ہیں، طلاق نامہ لکھ کر تیار کیا گیا نرید کے باپ نے نرید سے کہا کہ یہاں سے چلو نرید کا دستخط طلاق نامہ پر نہیں ہوا لہذا نہ لکھو نہ کر چھٹک دیا گیا اب پوچھنا یہ ہے کہ صرف منہ سے بولنے پر طلاق پڑتی ہے یا نہیں؟ اور صورت مذکورہ میں نرید کی بیوی پر طلاق پڑی کہ نہیں جب کہ طلاق نامہ پر نرید نے دستخط نہیں کیا۔

## الجواب

نرید نے اگر واقعی یہ کہا کہ ہم اپنی بیوی کو طلاق دیتے ہیں اور میں باوجودی جملہ کہا تو اس کی بیوی پر طلاق مفصلہ واقع ہوگئی اگرچہ نرید نے طلاق نامہ پر دستخط نہیں کیا اس لئے کہ وقوع طلاق

کے لئے طلاق نامہ مکمل باطلاق نامہ پر دستخط کی ضرورت نہیں صرف زبان سے کہنے پر طلاق واقع ہوتا ہے عورت مذکورہ عدت گزار کر دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد امجدی

**مسئلہ** از عبد الرحمن قادری۔ شہرت ملکہ بیٹ

اکرام حسین نے گھر پر کے ذباؤ والے کی وجہ سے اپنی بیوی انوری کو مندرجہ ذیل الفاظ میں طلاق دی اور لکھ بھی دی۔ "میں اپنی بیوی کو راضی خوشی سے طلاق دیتا ہوں طلاق، طلاق" تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر ہوئی تو کون سی؟ طالعہ کناپڑے نکایا نہیں؟ اکرام حسین کے بڑے بھائی جو شادی شدہ اور بال بچے والے ہیں ان کے ساتھ طالعہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

**الجواب** صورت مسئلہ میں انوری پر طلاق واقع ہو گئی ہے، انوری اگر اکرام حسین کی غیر مغلہ ہے تو ایک طلاق بائن واقع ہوتی اس صورت میں بغیر طالعہ دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے اور اگر انوری اکرام حسین کی مغلہ ہے تو طلاق مغلہ واقع ہو گئی بغیر طالعہ اکرام حسین کے لئے دوبارہ طالعہ نہ ہوگی۔ اور اکرام حسین کے بڑے بھائی اگر چہ شادی شدہ اور بال بچے والے ہیں ان کے ساتھ طالعہ شرطاً جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد امجدی

۲۴۳ھ

**مسئلہ** از سید سراج احمد ساکن مقام درگاہ حال داندہ باز کیا رہتی

نزدیک محلہ بھولی ہندہ کے بارے میں طلاق نامہ مرتب کیا گیا اس پر نذیر نے جوش و خروش کی درستی میں بغیر چار گاہ دستخط کی اور گواہوں نے بھی دستخط کی مگر نذیر نے وہ طلاق نامہ ہندہ کے سپرد کیا تو ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

**الجواب** صورت مسئلہ میں ہندہ پر طلاق واقع ہو گئی بعد انقضائے عدت وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد امجدی

۲۴۳ھ

مذہب از غلام رسول ساکن ہنداول قلعہ بستی

غلام رسول کی مدعوں پر پوری نے غلام رسول سے کہا کہ مجھے آپ کے یہاں تکلیف ہے۔ تو غلام رسول نے کہا کہ کب  
تجھ میرے یہاں تکلیف ہے تو میں تجھ کو جواب دیتا۔ جواب دیتا۔ جواب دیتا۔ دریافت طلب امر ہے کہ غلام رسول  
کے اس قول سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر ہوئی تو کون سی؟ اور اس کا حکم کیا ہے اس جملے کے کہنے کے بعد  
ہوئی کو اپنے پاس رکھے ہوئے ہے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

**الجواب** صورت مستقر میں غلام رسول کی بیوی پر ریتن طلاق واقع ہوگئی اب بغیر طلاق غلام رسول کے لئے طلاق نہ ہوگی لان قولہ میں کچھ کہ جواب دینا تعبیر قولہ اطلقک عملاً لہذا غلام رسول پر واجب ہے کہ فوراً اپنی بیوی کو اپنے سے الگ کر دے اور توبہ و استغفار کرے مگر غلام رسول ایسا نہ کرے تو تمام مسلمان اس کا انکشاف کریں ورنہ وہ بھی گناہگار ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جلال الدين احمد الاجري  
١٣ ربيع الثانی ١٣٨٥

مسلم

**مسئلہ** از محمد مائل ساکن جگر: تھ پور پورٹ آفس منڈف جھان بستی  
 فرید نے اپنی بیوی کو حالت حمل میں طلاق دی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں اگر واقع ہو گئی تو اس کی صحت کیلئے؟  
**الجواب** صورت مسئلہ میں طلاق واقع ہو گئی اور اس کی صحت وضع حمل سے کما

قال استبَارِدُ وَتَعَالَى فِي الْقُرْآنِ الْعَلِيمِ وَالْقُرْآنُ الْحَمِيدُ وَأَوَّلَاتِ الْأَحْمَالِ الْجَلِيلِ إِنَّ يَضَعُ حُلْمَهُ  
يَعْنِي مَا لَمْ يَكُنْ فِي عِلَّتْ وَنَحْضَ حُلْمٍ هَئِذَا يَجْعَلُهُ مَوْنَهُ كَبَدٍ يَوْمَ عِلَّتْ غَلَّتْ سَبْعَ بَاهِرٍ يَوْمَ كُنَّ وَاشْهَدُ  
تَعَالَى الْعِلْمُ - محمد احمد قادري

محمد احمد قادری  
۱۵ ذی الحجہ ۱۳۸۳ھ

خطه

(۱) زید نے اپنی بیوی شادی کو حیض کی عادت میں تین طلاقیں دیں، حکم شرع یہ طلاقیں واقع ہوئیں یا نہیں؟  
(۲) عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ عدت کی مدت تین، آدھ تیرہ روز ہے یہ صحیح ہے یا غلط، حکم شرع عدت کی مدت کب تک ہے اور جس حیض میں زید نے اپنی بیوی شادی کو طلاق مغلطہ دی ہے وہ حیض کی مدت میں شمار ہوگا یا نہیں؟

**الجواب** (۱) زینب نے اگر اپنی بیوی شادہ کو حیض کی حالت میں تین طلاق دی تو نہ گنہگار ہوا تو نہ کرے اور طلاق خیر تھا واقع ہو گئی واللہ اعلم (۲) عوام میں جو یہ شہور ہے کہ عدت تین مہینہ تیرہ دن ہے یہ بالکل غلط یا غلط اور سبے بنیاد ہے جس کی کوئی اصل نہیں بلکہ مطلقہ حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔ قرآن پاک میں ہے ولات ایحل بھا بعد ان یضن حملہا (یعنی رکوع ۱۷) یعنی حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے اور اگر نالغہ یا آئندہ یعنی پچیس سالہ ہو تو اس کی عدت عرفی مہینہ سے تین ماہ ہے اور اگر مطلقہ آئندہ نالغہ نہ ہو بلکہ حیض والی ہو تو اس کی عدت تین مہینہ ہے جیسا کہ قرآن پاک پارہ دوم رکوع ۱۲ میں ہے والخطفت یحس بانفسہن ثلثہ خبر وہ یعنی مطلقہ عورتیں (حیض والی) تین مہینہ آنے تک نکاح کرنے سے رکھا رہیں لہذا عدت تین مہینہ سے پہلے ختم نہ ہوگی خواہ یہ تین مہینہ دو ماہ یا تین ماہ یا تین سال یا اس سے زیادہ میں آئے۔ اور جس حیض میں زینب نے اپنی بیوی شادہ کو طلاق منغلظہ دی وہ حیض عدت میں مصوب نہ ہوگا۔ وہ دعویٰ اعلیٰ۔

ک بلال الدین احمد لاہوری  
۲۵ رذی قعدہ ۱۳۸۰ھ

**مسئلہ** از محمد صدیق پٹھان ڈولہ شہر ہستی ۵ رکتور برست ۱۹۹۰ء  
شوہر نے اپنی مدخلہ بیوی زینب کو عرصہ ہوا طلاق دیا اب بیوی چاہتی ہے کہ جس میں اپنے شوہر کے پاس جاؤں اور حال یہ ہے کہ زینب کا نکاح ایک نابالغ لڑکے کے ساتھ شام کے وقت پڑھایا گیا اور دوسرے روز صبح کے وقت طلاق دوا کر پھر شوہر اول کے ساتھ اسی روز پھر نکاح پڑھ دیا۔ تو یہ نکاح درست ہوا یا نہیں اور یہ کہ اس نکاح خواں کے پیچھے نماز نہ ہوگی یا نہیں؟ بینوا فحوا

**الجواب** صورت مسئلہ میں زینب نے اگر عدت گزارنے کے بعد نابالغ سے نکاح کیا تھا تو وہ نکاح منقطع ہو گیا۔ لیکن نابالغ کا بالغ ہونے سے پہلے طلاق دینا خیرا معتبر نہیں اس لئے زینب کا نکاح شوہر اول سے جائز نہ ہوا تھا وہی مالگیری بلذول مطبوعہ مصر ۱۳۳۳ میں ہے لا یقع طلاق فی حیض وان کان یضن یعنی نابالغہ اگرچہ مجھدار ہو اس کی طلاق واقع نہ ہوگی۔ لہذا زینب شوہر اول کے ساتھ میاں بیوی کے تعلقات ہرگز ہرگز قائم نہ کرے ورنہ وہ نفل سمیت حرام کار، نہایت بدکار، زنا کار، لائق عذاب قہار اور دین دنیا میں رو سیاہ و شر سار ہوں گے۔ اور نکاح خواں نے اگر ان حالت پر مطلع ہوتے ہوئے شوہر اول سے نکاح پڑھ دیا تو اس پر علانیہ قوبہ کرنا واجب اور لازم ہے۔ لہذا علانیہ قوبہ نہ کہہ لینے کے بعد اس کے

پہچھے نماز پڑھ سکتے ہیں ورنہ نہیں۔ **ہکذا** (فی کتاب الفقہیۃ واللہ تعالیٰ وسو لہ الاعلیٰ اعلمہ۔)

جلال الدین احمد امجدی  
تبہ

مذکورہ بالا فتویٰ سے متعلق ایک سوال اور اس کا جواب  
**مسئلہ** مسوٰلہ محمد صدیق

نکاح خوال نے اپنی غلطی محسوس کر کے بالاعلان توبہ کرنی لیکن زید اور زینب جن پر شریعت مسلّمہ و کا یہ حکم ہے کہ ان کا نکاح شرعاً ناجائز ہے وہ اپنی اس حرکت سے باز نہیں آتے بلکہ زن و شوہر کے تعلقات بدستور قائم رکھتے ہیں نکاح خوال نے زید اور زینب کو شرعی حکم بتلایا کہ ان کا نکاح شرعاً منقذ ہی نہ ہوا ان دونوں کو علاحدہ ہو جانا چاہیے لیکن وہ نہیں باز آئے اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ نکاح خوال بعد توبہ اپنے اس جرم سے بری ہے یا نہیں؟ اور اس کے پیچھے نماز درست ہوگی یا نہیں؟

**الجواب** نکاح خوال نے جب اپنی غلطی پر توبہ کر لی تو اس کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے **ثُمَّ لَا مَنَ الذَّنْبَ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ** (الحديث) گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہو جاتا ہے جیسے اس سے گناہ نہیں ہوا تھا۔ لہذا اب نکاح خوال کے پیچھے بشرائط امامت نماز پڑھنے سے ہرگز کوئی تعارض نہ کیا جائے۔

زید اور زینب اس وقت تک حرام اور حلال نہ ہوں گے جب تک کہ زینب کا تحقیقی شوہر بالغ ہو کر ہوش ہو جائے اور اس کے ماتم طلاق نہ دیدے اور پھر یہ زینب عدلت گزار کر نکاح نہ کرے زید اور زینب پر فرض ہے کہ میاں دیوی کے تعلقات ختم کر دیں اور اگر اس حرکت سے باز نہیں آتے تو مسلمانوں کو ان دونوں سے قطع تعلیق کر دینا لازم و واجب ہے ان دونوں سے لین و دین ان کے یہاں رکھا جائے، بات چیت، آغا جانا، سب ترک کریں ان کا نکاح شرعاً صحیح ہو جائے پر اور توبہ ہو جائے پر تعلقات ناجائز ہوں گے واللہ و سوسودہ

العبد نعیم الدین احمد محمد تقی عفی عنہ  
تبہ

۱۳۷۲ھ

**مسئلہ** چند مسلمانوں اور ہندوؤں نے زید کی بیوی ہندہ کے بارے میں طلاق نامہ مرتب کر کے زید کو نشانی انگوٹھا لگانے پر مجبور کیا اور دھمکی دی کہ طلاق دیدو ورنہ ٹھیک نہ ہوگا اس وقت زید تہا

تر اس کا کوئی معین و مددگار نہ تھا اس نے خود کی وجہ سے نشانی انگوٹھا کا دیا نہ زبان سے طلاق کا لفظ کہا اور نہ دل سے نیت کی ہندہ کے دائروں نے اس کا دوسری جگہ نکاح کر دیا کچھ دنوں کے بعد ہندہ پھر زہرہ کے یہاں چلا آئی اور یافت طلب یہ امر ہے کہ ہندہ پر وہ طلاق واقع ہوئی تھی یا نہیں اور اب نیکو کچھ سے نکاح کرنا چاہئے تھا یا نہیں ؟

**الجواب** صورت مستولہ میں نزدیک اگر لوگوں نے اس طرح مجبور کیا کہ جس میں قتل کر ڈالنے یا عضو کاٹ ڈالنے یا ضرب شدید کی صبح دمکی دی اور زہرہ نے بھی سمجھا کہ ایسا نہ کرنے پر یہ لوگ ایسے ہی کر گذریں گے تو لوگوں کے اس خوف سے نشانی انگوٹھا کا دیا مگر نہ دل میں الزام نہ تھا نہ زبان سے طلاق کا لفظ لکھا تو ہندہ پر طلاق واقع نہ ہوئی نہ اب دوبارہ نکاح کی حاجت ہے۔ ہندہ زہرہ کے لئے جیسے پہلے تھی ویسے ہی اب بھی رہے گی جیسا کہ بہار شریعت حصہ ہشتم ص ۱۸ پر ہے "کسی نے شوہر کو طلاق نیکے پر مجبور کیا اس نے کلمہ دیا مگر نہ دل میں الزام نہ ہے نہ زبان سے طلاق کا لفظ نکالا تو طلاق واقع نہ ہوگی مگر واضح ہو کہ مجبوری سے شرعی مجبوری مراد ہے جس کسی کے اصرار کرنے پر نکمہ دیا یا بڑا ہے اس کی بات کیسے مٹائی جائے یہ مجبوری نہیں۔ اس شرعی مجبوری کو اوپر کی عبارت "قتل کر ڈالنے یا عضو کاٹ ڈالنے یا ضرب شدید یعنی (زیادہ مار) کی صبح دمکی دی جس میں یہ شخص بھی سمجھے کہ ایسا نہ کرنے پر یہ لوگ ایسا ہی کر گذریں گے" سے بیان کر دیا گیا و مضمون ص ۱۷۰ معلوم۔

نیم الدین احمد عفی عنہ

تبہ

## مسلم از جملہ پنجان امینی فرسہ سید احمد فرسہ نوشہالی

ہمارے برادران میں ایک شخص ایک عورت لایا ہے کافی عرصہ ہوا محمد پنجان کو ابھی تک یہ نہیں معلوم تھا کہ عورت نے طلاق ہے اب تک ہم لوگ اس کے ساتھ کھاتے پکاتے رہے ایک جمعہ میں اس کا شوہر آ رہا اس نے بیان کیا کہ اللہ و رسول کے درمیان میں یہ کہتا ہوں کہ ابھی تک میں نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی ہے اور نہ بدعتی مجھ سے طلاق کے لئے میرے سینے پر سوار ہو کر بھالائی تو کہہ کر کہا کہ تم طلاق نامہ پڑا ہے انگوٹھے کی نشانی لگا کر طلاق دو ورنہ جان سے ختم کر دیں گے میں نے مارے دہشت اور جان بچانے کے لئے طلاق نامہ پڑا انگوٹھا لگایا مٹی خوشی سے نہیں۔ میں خود ہندی وارد و پڑھا ہوں میں اپنے ہاتھ سے برابر کلمہ پڑھ سکتا ہوں اگر مجھے طلاق دینی ہو تو انگوٹھا کیوں لگتا بلکہ طلاق نامہ لکھتا۔ یہ طلاق عورت کے ٹیکے میں لی گئی اور

اور دوسری شادی جو عورت نے کی تو یہی حلی طلاق نامہ دکھا کر کی۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اور دوسرا نکاح درست ہے یا نہیں؟

## الجواب

موت مستفسرہ میں اگر شخص مذکور کے سینے پر سواہر ہو کر اور برقع کی لٹک دیکھا کہ طلاق نامہ پر انگوٹھا کا نشان لگوا دیا گیا تھا اور شخص مذکور نے نہ دل میں طلاق کا ارادہ کیا تھا اور نہ زبان سے طلاق کا لفظ کہا تھا تو طلاق واقع نہ ہوئی تھی لہذا دوسرے شخص کا اس عورت کو اپنے نکاح میں لانا مشرعا درست نہیں بلکہ وہ عورت بدستور شخص اول کی بیوی ہے تو دوسرا شخص حکم شرعی معلوم ہو جانے کے بعد اس عورت کے ساتھ میاں بیوی کے تعلقات ہرگز ہرگز قائم نہ رکھے ورنہ دونوں سخت حرام کارہائیت بدکارانہ لائق عذاب قہار۔ اور دین و دنیا میں رو سیاہ و شرمسار ہوں گے اور اس سے پہلے جو کچھ گناہ ہو اس سے دونوں علانیہ توبہ و استغفار کریں وہو سبحانہ تعالیٰ دس سولہ الا علی اعلمہ۔

جلال الدین احمد اللاحوری  
۱۴ محرم الحرام ۱۳۸۱ھ

## مسئلہ از عبدالرحمن سرستھوا۔ پوسٹ گیش پور ضلع بستی

زید کو اقرار ہے کہ ہم نے طلاق دی ہے مگر وہ کہتا ہے کہ ہم کو یاد نہیں کہ دو طلاق دی ہے یا تین؟ البتہ ایک شخص کا بیان ہے کہ اس نے تین طلاق دی ہے تو اس موت میں دو طلاق مانی جائے یا تین؟

## الجواب

جب کہ اس بات میں شک ہے کہ دو طلاق دی ہے یا تین تو اس موت میں دو ہی طلاق مانی جائے گی جیسا کہ درمختار مع شامی جلد دوم ص ۵۵۴ میں ہے لہذا اطلاق واحدہ ایک شخص یعنی الازحق۔ اور ایک شخص کی گواہی سے تین کا حکم نہ کیا جائے گا تا وقتیکہ دو عادل گواہوں سے اس کا شہادت نہ ہو البتہ اگر شوہر کو تین طلاق مینایا۔ مگر وہ نکاح سے بچنے کے لئے اس طرح کا بیان ایسا ہے تو وہ زنا کا و مستحق عذاب ناز ہوگا۔ ہذا امانندی و هو اعلم بالصواب۔

انوار احمد قادری

تبع



# فصل فی الطلاق قبل الدخول

غیر مدخولہ کی طلاق کا بیان

مسئلہ عودا طلاق طلع بستی

مروے اپنی بیوی زینب سے کہا کہ تجھ کو میں عقل و ہوش کے ساتھ طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں زینب بے باطن میں اسی غیبت میں کہیں ہوئی ہے تحریر فرمائیں کہ کون سی طلاق واقع ہوگی؟

**الجواب** صورت مسئلہ میں اگر مروے اپنی غیر مدخولہ بیوی زینب کو انگ انگ تین طلاقیں دیں تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی اور باقی دو لغو ہو جائیں لہذا مروے اپنی مطلقہ باندہ بیوی سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے قاضی عالمگیری جلد اول مطبوعہ مصر ص ۳۳۳ میں ہے اذ اطلق المہجن مہرۃ ثلاثا قبل الدخول بہا وقعن علیہا فان طلق الطلاق بابت بالاولیٰ ولتقع الثانية والثالثة کذا فی الجہد ابہ یعنی اگر کسی نے اپنی غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاقیں دیں (مثلاً یوں) کہائیں نے تجھے تین طلاقیں دیں تو تینوں واقع ہو جائیں گی (اور عودت مطلقہ ہو جائے گی) اور اگر طلاق میں تفریق کی (جیسا کہ سوال میں مذکور ہے) تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی اور دوسری دوسری لغو ہو جائیں گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

ک جلال الدین احمد امجدی  
۲۲ صفر المظفر ۱۲۸۲ھ

مسئلہ از سید خوشتر ربانی متعلم دارالعلوم ربانیہ علی گج (باندہ)  
نزدیک شادی ہندہ کے ساتھ ہوئی بعد نکاح اس حال میں کہ نہ دخول کیا نہ نفلت کی زینب نے چند کھلاق

دیدگی۔ طلاق کے الفاظ یہ ہیں میں اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہوں۔ میں اپنی بیوی کو طلاق ہوں میں اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہوں۔ اب پھر زید ہندہ ہی سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو طلاق کی ضرورت پڑے گی یا نہیں؟ بعض مفتیان کہتے ہیں کہ طلاق کی ضرورت نہیں پڑے گی ان کی دلیل ہے کہ طلاق بائن ہوئی۔ بعض مفتیان عظام فرماتے ہیں کہ طلاق کی ضرورت پڑے گی۔ وہ دلیل میں یہ آیت خان طلقھا فلا تحفل الخ پیش کرتے ہیں۔ تو کیا صحیح ہے تحریر فرما کر عند اللہ ماجد ہوں۔

**الجواب** بعون الملك الوهاب صورت مستفہ میں زید کی غیر مدخولہ بیوی ہندہ پر صرف ایک طلاق بائن واقع ہوئی لہذا زید اسے دوباہ نکاح کرے گا۔ فقہ حنفی عالمگیری جلد اول صفحہ ۳۳ میں ہے اذا طلق المہرجل امرأت ثلاثا قبل الدخول بها وقعت علیہا فان فراق الطلاق باینت بالاولی ولم تقع الثانیة والثالثة وذلك مثل ان یقول انت طالق طالق طالق ام: اور آیت کریمہ خان طلقھا فلا تحفل الخ مدخولہ عورت کے بارے میں ہے کہ اس کا تعلق ما قبل کی آیت مبارکہ الطلاق صدمات الخ سے ہے جیسا کہ تفسیر کبیر میں ہے واعلم ان وقوع آیۃ المخلع فیما بین ہاتین الایتین کا لفظی الاحتمال و نظم الاخیرہ الطلاق صدمات فایساف مجھ وہ وقت ہے جب احسان خان طلقھا فلا تحفل الخ میں بعد حتی تنکح من وجا غیرہ۔ اور اگر آیت مدخولہ کے ساتھ خاص نہیں تو اس کا معنی یہ ہے کہ اگر تین طلاقیں ثابت ہوں فلا تحفل الخ اور تفریق کی صورت میں غیر مدخولہ کے لئے تین طلاق ثابت نہیں ہوتی کہ پہلی کے بعد وہ وقوع طلاق کا محل نہیں رہتی عاویہ میں ہے والمعنی فان ثبت طلقھا ثلاثا فی صمدۃ او صدمات فلا تحفل الخ کما اذا قال لها انت طالق ثلاثا ام وهو تعافا اعلم۔

جمال الدین احمد لا محرمی  
۳۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۸ھ

**مسئلہ** مرسلہ مولانا محمد احسان اعظمی مدرسہ نعیمی الاسلام ہند اولیٰ منسبتی خاندان نے اپنی غیر مدخولہ بیوی زینب سے کہا کہ میں تجھ کو عقل و جوش کے ساتھ طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں تو کون سی طلاق واقع ہوئی؟

**الجواب** ایک طلاق بائن واقع ہوئی اور باقی دو طلاق لغو ہو گئیں لہذا خاندان اپنی مطلقہ باندہ بیوی زینب کے ساتھ اس کی مرضی سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے طلاق کی ضرورت نہیں۔

درمیان جس ہے ان فرق بانٹ بالاوی دلمہ تنفع الثانیۃ بخلاف الموطوءۃ صحیح یقع انکل ملخصاً۔  
یعنی اگر غیر مدخول کو الگ الگ طلاق دی (جیسا کہ سوال میں مذکور ہے) تو پہلی طلاق سے بائہ ہو جائے گی اور  
دوسری نہیں پڑے گی بخلاف مدخول کے کہ اس پر سب پڑ جائیں گی اور نہ تو دینی عالمگیری جلد اول ص ۳۲ میں  
ہے اذ اطلق الرجل امرأته ثلاثاً قبل الدخول سہاو قعن علیہا فان فرقی الطلاق رانست بالاوی دلمہ  
تنفع الثانیۃ والثالثۃ کذا فی الحد ایہ یعنی اگر کسی نے اپنی غیر مدخول بیوی کو تین طلاقیں دیں (مثلاً یوں کہا  
میں نے تجھے تین طلاقیں دیں) تو تینوں واقع ہو جائیں گی (اور عورت منسلک ہو جائے گی بغیر طالع شوہر اول  
کے لئے طلال دم ہوگی) اور اگر طلاق میں تفریق کی تو ایک طلاق بائن واقع ہوئی اور دوسری و سبیری لغو ہو  
جائیں گی والله تعالیٰ وسولہ الاعلیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد امجدی

**مسئلہ** مستولہ مولوی قیام الدین احمد خاں موضع پڑہا پوسٹ لوٹن منسلک بستی  
زید اپنی غیر مدخولہ بیوی کے بارے میں چاہتا تھا کہ وہ بکر کے یہاں نہ جائے لیکن وہ مانتی نہیں تھی آخر  
زید کو غصہ آیا اور اس نے کہا اگر بکر وہ بکر کے یہاں گئی تو اس پر طلاق پھر ایک طلاق اور پھر ایک طلاق۔ لڑکی  
کے باپ نے کہا زید کو ہمارے یہاں سے روکنے کا اختیار نہیں ہے۔ جب اس کے یہاں جائے گی تب روکے گا  
اس چنانچہ لڑکی بکر کے یہاں ایک غدا کی چھ مٹی۔ قحس پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اس کا صلح ہوئی تو کونسی طلاق  
کیا زید اسے دوبارہ اپنے نکاح میں لا سکتا ہے؟ بیہوا تو جہا۔

**الجواب** عورت مستولہ میں چونکہ عورت غیر مدخولہ ہے اس لئے صرف ایک طلاق  
واقع ہوئی اور باقی دو لغو ہو گئیں۔ زید عورت کی کمری سے سنے مہر کے ساتھ اس کو دوبارہ اپنے نکاح میں لا سکتا  
ہے حالانکہ کی ضرورت نہیں۔ بہار شریعت حصہ ششم مسئلہ پر غیر مدخولہ کی طلاق کے بیان میں ہے اگر یوں کہا کہ اگر تو مگر  
میں مٹی تو تجھے ایک طلاق ہے اور ایک تو ایک ہوئی۔ اور درخت نارنج ثانی جلد دوم صفحہ ۲۴ میں ہے تنفع واحدہ  
ان قدیم الشہادۃ لطلان العلق کالمصغر۔ وهو تعالیٰ وسولہ الاعلیٰ اعلم حل جلالہ وصلى الله تعالى عليه

وصلہ۔

انوار احمد قادری

# بَابُ الْكِنَايَةِ

## طَلَاقُ كِنَايَةٍ كَابِيَان

مسئلہ: اگر نکاح علی ساکن ہمدی پوسٹ بھرا بازار ضلع بستی  
نیلپانی ہوئی پہنچہ بدقولہ سے کسی بات پر جھگڑ رہا تھا اور اس نے اسی درمیان اپنی بیوی سے یہ  
ہمیں کہا کہ تمہاری قسم میں تجھے طلاق دیدوں گا، دیدوں گا، دیدوں گا اور چوتھی مرتبہ اس نے کہا ہمیں نے  
تجھے طلاق دے دیا تو پہنچہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ بینوا تو ہوا۔

الجواب: صورت مسئلہ میں ایک طلاق بھی واقع ہوئی۔ عدت کے اندر  
جودت کی مرضی کے بغیر بھی اس سے رجعت کر سکتا ہے نکاح کی ضرورت نہیں اور بعد عدت اس  
کی مرضی سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے عمالہ کی ضرورت نہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ  
والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔ فی المیزان مسئلہ فی رجل قال لزوجته روجی طالق حل تطلق طلاقاً  
صحياً أم بائناً إذا قلتم تطلق صحياً فما الفرق بينه وبين ما إذا اختصم على قوله روجی فأو  
بینه الطلاق حيث اختلفتم بانه بائن لجواب بانه فی قوله روجی طالق معناه روجی بصفته  
الطلاق فوقع بالعدۃ بخلاف روجی فان وقوعه بلفظ الكناية رقتا وی رضویہ جلد پنجم صفحہ ۵۵  
وہو متاعی اعلم بالصواب۔

سک جمال الدین احمد الہمدی  
۲۵ شوال ۱۳۲۵ھ

مسئلہ یہ بتانے کی خاطر ہوسٹ و مقام ہلیا دھر جیلے بالاسوہ دارلہسیرم  
جیل نامی ایک شخص کا لڑکا گم ہو گیا تو جیل کی بی بی مختلف شہروں میں اکیلے اپنے بچے کو ڈھونڈتی  
دہی چھ ماہ کے بعد واپس آئی تو اس کے شوہر نے ناواقف ہو کر اسے اپنے گھر آئے نہ دیا وہ خود ستا پنی  
شاہتی خدمت لڑکی کے گھر پہنچنے لگی گاؤں کے چند مکھیا لوگوں نے جیل کو سمجھا یا کہ تو باپ کی بی بی اپنے پاس  
سے آئی لیکن اس نے کہا آپ لوگ کیوں باپ بار سفارش کرتے ہیں وہ عورت چور سینے تک فامب دہی  
اُس کی عزت و آبرو کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے میں اسے کسی طرح قبول نہیں کروں گا۔ جلد کی قسم ہے بی بی  
بی بی سے باپ بار ہزار بار تو یہ کہتا ہوں اس طرف دیہات میں طلاق کی جگہ جاہل لوگ تو یہی جوتے  
ہیں پھر کچھ دن کے بعد اس نے اپنی بی بی سے تعلقات دایہستی کی افدایک لڑکا بھی پیدا ہوا وہ جب  
گاؤں والوں نے اس معاملہ میں گرفت کیا تو اس نے اقرار کیا ہے کہ شریعت کا جو حکم ہو رہا ہے میں اس  
پر عمل کسے نہ تویتا رہوں۔ اب دیا یافت طلب یہ امر ہے کہ اس شخص کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے  
تقصیلی بیان فرما کر شرک پر کاموقع غلطیت فرمائیں۔ فقط بنوا توہروا

مسلمہ در از شمس الہدیٰ خلیل آباد ضلع بستی

وہیہ خاتون کے شوہر عبدالقدوس نے اپنی حاملہ بیوی کے بھائی کے پاس مندرجہ ذیل تحریر ہندی میں لکھوائی جو اردو میں نقل ہے، ماسٹر آپ اپنی بہن کو امرٹو بھامت بھیجنا کیونکہ تمہاری بہن سے ہم سے کوئی واسطہ نہیں ہے، اور اب مجھے اپنے گھر والوں سے بھی کوئی مطلب نہیں ہے اور جو سامان ہے مندرجہ ذیل آگے لے جانا کیونکہ تمہارے گھر والے استعمال کرتے پادیں جو کہنا سننا ہوگا وہ لکھنا ہوگا وہ عبدالقدوس سے کہنا آپ کا بہنوئی عبدالقدوس ۳ نومبر ۱۹۸۲ء

کھانا بھوکا نہ کھلا، اللہ دوس سے بہا آپ کا ہوا، بیکہ حد سے بڑھ کر بھوکا نہ ہو جائے۔  
 قریم مذکور بالا جیسے کے بعد دوسرے دن اس نے ایک کاغذ پڑھوں لکھ کر اپنی بیوی کے مہجانی کے  
 پاس بھیجا کہ درشا کو طلاق دے تاہوں پھر اس کے نیچے اپنا وصف لکھا۔ تیسرے دن پھر اپنے دستخط کے ساتھ قریم  
 تحریر بھیجی کہ درشا کو طلاق، اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ تیسرے دن قانون پر طلاق پڑی یا نہیں؟ اگر اس کا  
 شوہر پھر تیسرے کو دیکھنا چاہے تو اس کی صورت اللہ نے شرع کیا ہے؟

تو پھر رحمہ کو روکنا چاہیے تو اس کی صورت اگر دوسرے میں ہے تو یہ بھی صحیح ہے۔  
**الجواب** پہلی تحریر کے اس جملہ سے کہ گنہگار بہن سے ہم سے کوئی واسطہ نہیں  
 ہے۔ اگر طلاق کی نیت نہ تھی تو رحمہ قانون برائے طلاق بائن واقع ہوئی لائن نفی واسطہ من  
 کنایات الطلاق اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں۔ ”مجھ سے کوئی واسطہ نہیں“ بہ من و کنایات  
 طلاق سے ہے (فتاویٰ رضویہ جلد پنجم ص ۴۳۷) اور پھر بعد کی دو تحریروں سے دو طلاق پر درک غلط ہوگئی۔  
 اس صورت میں یغیر علاء عبد القدوس رحمہ قانون سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا حال ادائہ تعاقی  
 فائین طلعا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ اور اگر پہلی والی تحریر سے طلاق کی نیت نہیں  
 کی تھی تو صرف دو طلاق رجعی واقع ہوئی اس صورت میں یغیر علاء اس سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے  
 اگر عدت پوری ہوگئی ہو اور اگر عدت نہ گزری ہو تو رجعت کر سکتا ہے۔ ہذا ما ظہر فی وجہ  
 ک جلال الدین احمد الاجیری قدس  
 تعالیٰ اعلم بالصواب۔

مملکتہ از محمد انصاری تکیہ پرتی پوسٹ منصورہ مقلع بہار

کہا کہ اگر عہد ایک سال کے رہی لیکن اس عہد دوران میں بھی باہم رجوع و رجوع لایحی نہ ہو سکے یعنی غصہ و رنج نہیں ہوا  
پھر بھی ماں کی جہدائی سے زید ہی کے گھر فرست ہو گیا غصہ ہی کی وجہ سے زید کو قریبی طلاق دینے سے انکار  
ہے صورت سمندر میں اگر زید کی بیوی بدکاری کرے تو زید بھی گنہگار ہے کہ نہیں؟ مذکورہ بالا فقراتوں  
سے منکوحہ زید کو طلاق ہوا یا نہیں۔ وہ اپنا نکاح ثانی دوسرے سے کر سکتی ہے یا نہیں؟ بیٹا تو جڑوا۔

**الجواب** اللہ اعلم بالصواب لہذا ہم نے مسئلہ مذکورہ پر اس کے گھر سے  
نکل کر دوسرے گھر سے کچھ واسطہ نہیں اگر بہریت طلاق یا مذکورہ طلاق میں کہا تو اس کی بیوی پر طلاق بائن  
واقع ہوگئی بعد عدلت وہ دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے مادامکہ بہریت طلاق یا مذکورہ طلاق نہیں کہا  
بلکہ کہا کہ زنا ادا ہوئی کے لئے کہا تو اس کی بیوی پر طلاق نہیں واقع ہوئی کہ اس صورت میں طلاق حاصل  
کے بغیر دوسرے سے نکاح کرنا ناجائز اور حرام ہے اگر زید غیر عدلی طلاق دینے سے انکار کرتا ہے تو چند  
آدمیوں کے سامنے زہابی طلاق حاصل کی جائے پھر بعد عدلت عورت دوسرے سے نکاح کرے۔ زید  
اپنی بیوی کو طلاق نہ دے اور نہ اپنے پاس رکھے اور عورت اس صورت میں بدکاری کرے مضافاً  
تو عورت و مرد دونوں سخت گنہگار مستحق عذاب نادر ہوں گے وادئہ تعالیٰ و در سولہ اعلیٰ حبیل  
جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ی بھلال الدین احمد لاہوری  
۲۶ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ

**مسئلہ ۱۔** طلاق اشد ہو گیا مطلق بستی ہوئی  
ایک عورت ہے جس کا شوہر تقریباً پانچ چھ سال سے نہ تو اپنے گھر پہنچتا ہے اور نہ صاف  
فغلوں میں طلاق دیتا ہے ایسا تو انا لگائی مرتبہ کہہ چکا ہے جب اس سے کہا جاتا ہے کہ بھائی یا تو عورت  
کو لے جاؤ یا طلاق دو تو وہ جواب دیتا ہے کہ مجھے اس کا بھائی جی چاہے ہم کو اس کی ضرورت نہیں  
ہے وہ ہمارے قابل نہیں ہے میں اس کو نہیں رکھوں گا وہ کہتا ہے کہ جو اس کو لے جائے گا میں  
بند بعد عدالت اس سے ایک ہزار روپیہ وصول کروں گا ان باتوں پر کئی لوگ گواہ ہیں اور خیرجہ

وغیرہ بھی اس کو کچھ نہیں دیتا ہے ایک بار عورت کے بچے کے لوگ اس کے گھر آئے تھے تو اس نے کہا کہ چاہے ہم عورت کے قابل نہیں ہیں، اندازہ کرم شرعی احکام سے چلنا نہ جلد مطلع فرمائیں میں بہرانی ہوئی اور کوئی مصورت نکاح کا جو تحریر فرمائیے۔

**الجواب**۔ مصورت مستفردہ میں طلاق کے مطالبہ پر رضوہ ہو کر کہتا ہے کہ جائے اس کا جہاں جی چاہے تو اس جملہ سے اگر وہ طلاق کی نیت کرتا ہے تو طلاق بائن ہو گئی ورنہ نہیں لہذا اس کی نیت دریافت کی جائے اگر وہ اپنی نیت نہ بتائے اور طلاق دینے سے بھی انکار کرے تو بیعت پر پولیس وغیرہ حکام کے دباؤ اور دھمکی سے جس طرح بھی ہو سکے طلاق حاصل کی جائے۔ طلاق حاصل کئے بغیر دوسرے سے نکاح کرنا ہرگز جائز نہیں شوہر پر لازم ہے کہ وہ یا تو طلاق دے دے اور یا تو اپنی بیوی کا نان و نفقہ وغیرہ ادا کرے اور وہ ایسا نہ کرے تو اس کے قلم و زیادتی کی صورت میں گاوڑی والوں پر لازم ہے کہ اس کا بایکٹ کر دیں۔ حادثہ قلعہ علی اعلم۔

محمد جلال الدین احمد لاہوری  
۸ رجب المرجب ۱۳۹۱ھ

**مسئلہ**۔ مسئلہ محمد ابراہیم پور دہری موضع نیشن پورہ قلعہ بستی  
نیت نے اپنی عورت کا نام بکری تین چار بار کہا کہ "جہاں تو کا نا نہیں راکھ" تو زید کی بیوی پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر واقع ہوئی تو کونسی اعداس کا حکم کیا ہے؟  
و اگر نہ بدے جملہ مذکور سے طلاق کی نیت کی تو اس کی بیوی پر

**الجواب**۔ اگر نہ بدے جملہ مذکور سے طلاق کی نیت کی تو اس کی بیوی پر  
صرف ایک طلاق بائن واقع ہوئی لکن البائن لا تلحق البائین یحکمذان الذمیرا لفلنہا کہ لہذا اس صورت  
میں بغیر طلاق زید سے دوبارہ کر سکتی ہے اور اگر نہ بدے جملہ مذکور سے تو بعد طلاق فوراً دوسرے  
سے بھی نکاح کر سکتی ہے اور اگر نہ بدے جملہ مذکور سے تو قبل انقضائے عدت دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی  
اور اگر نہ بدے جملہ مذکور سے طلاق کی نیت نہیں کی ہے تو کسی قسم کی کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی۔ حو

محمد جلال الدین احمد لاہوری  
۸ رجب المرجب ۱۳۹۱ھ



مسئلہ - از مولوی منظور احمد دہلوی اسٹوڈنٹ پبلشرز ملتان  
 زید نے اپنی بیوی ہندہ کے بارے میں اپنے خسر کے نام ایک لوٹیل خط لکھا جس میں خط کشیدہ  
 عبارتیں بھی لکھیں تو ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ خط کشیدہ عبارتیں یہ ہیں آپ اپنی لڑکی کی  
 شادی دوسرے کے یہاں کر دینا۔ آپ اپنی لڑکی کی شادی دوسرے کے یہاں طے کر لیتا ہناری  
 اور تمہاری پرستہ داری ختم ہو گئی خدا حکم شرع بیان فرما کر عند اللہ مایحور ہوں۔

الجواب بعون الملک العزیز الہوجاہ محمد منور گورانی ہندہ کے شوہر  
 نے لکھی ہے اور خط کشیدہ عبارت کو طلاق کی نیت سے لکھا ہے یا نہ اگر طلاق میں لکھا ہے تو  
 ہندہ پر طلاق بائن واقع ہونے کا حکم دیا جائے گا اور اگر نہ لکھا ہے تو طلاق نہ ہوا اور طلاق کی نیت سے  
 لکھے کا یہی انکار کرے تو قسم کے ساتھ اس کا قول مان لیا جائے گا مگر اس صورت میں بھی دوبارہ ہمین لکھا  
 کہ اس کو نہیں۔ وہ وقت تک اعلیٰ العوالم۔

می جمال الدین احمد لالہ لکھی  
 ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ

مسئلہ - محمد مسلم علی تھیں قیصر علی علیہ السلام  
 زید باہر جا رہا تھا راستے میں زید کی سسرال مٹی اتفاقاً اس کی ساں راستے میں مل گئی زید کو  
 مخاطب کر کے اس کی ساں نے کہا کہ ہندہ کو رخصت کر کے لے جاؤ ورنہ زید دوسری جگہ جا رہا تھا  
 اس نے اس نے مذہب میں کیا اور کہا کہ جب میں واپس لوٹوں گا تو بہت بھلا اس کو رخصت کر دو اور  
 لیاؤں گا اس پر ہندہ کی والدہ نے کہا کہ اگر زید لیاؤ تو اس کا معاملہ صاف کر دو ورنہ نہ بھلا دیا کہ  
 معاملہ صاف ہے تمہارا جہاں جی چاہے کر دو اور زید جہاں چاہے لیاؤ تو اس کا معاملہ صاف کر دو ورنہ نہ بھلا دیا کہ  
 واپس ہوا تو قانونین نے کہا کہ نکاح ختم ہو گیا اور طلاق رجعی ہو گئی تو کیا اتنی سی بات کہنے سے طلاق  
 واقع ہو سکتی ہے اور اسے شرع شریف مطلق فرمایا جائے۔

(حذوٹ) زید کی جو بات اس کی ساں سے ہوئی تھی وہاں پر اس کی بیوی ہندہ موجود نہیں تھی  
 اب ہندہ زید کے گھر آ گئی ہے اور زید نے جو بات ہندہ کی والدہ سے کہا تھی اس نے تجاہت کے سامنے  
 بیان کر دیا سچ یہی ہے۔ سننے والوں کے دستخط موجود ہیں۔

**الجواب** - اللہ عہد ایقہ الحنف والصواب صورت مستفسرہ میں چونکہ زید کا یہ قول دو معاملہ صاف ہے نہ ہاں اچھاں ہی چاہے کہ وہ کنایہ میں سے ہے اس لئے زید سے دریافت کیا جائے کہ یہ فقہ کس نیت سے بولے ہوا اگر وہ کہے کہ میں طلاق کی نیت سے بولا ہوں تو اس کی بیوی ہندہ پر ایک طلاق بائن واقع ہوگی پھر اس صورت میں زید ہندہ کو رکھنا چاہے تو اس کی برفنا مندی سے دوبارہ نکاح کرے۔ بلا تکرار اگر رکھے گا تو سخت گنہگار لائق عقاب تار ہوگا اور اگر وہ کہے کہ وہ جملہ بلا نیت طلاق محض اختیار ناراضگی کے لئے بولا تھا تو طلاق فائغ نہ ہوگی۔ زید پر فرض ہے کہ بلا درایت اپنی نیت بیان کر دے۔ واللہ ورسولہ اعلیٰ جل جلالہ وعلیٰ المولیٰ فتاویٰ علیہ وسلم

الجواب صحیحہ  
مجدد الدین احمد رضوی  
مجلد ۱۶ من ذی القعدة سنہ ۱۴۰۳ھ

**مسئلہ** - اگر پہلے ایک مقام دیوٹ چلیا۔ بستی یوپی زید نے اپنی مدخلہ بیوی ہندہ کو مال دینا جس سے وہ اپنے ایک چلی گئی پھر چند ہی دن کے بعد اس کا باپ اسے لیکر زید کے گھر آیا اور زید سے کہا کہ تمہارا مال میرے گھر گیا تھا تم تمہارے پاس لے آئے اب تمہارا مال اللہ ورسول کے واسطے ہیں دیدیجئے تو زید نے کہا کہ ہم نے دیدیا اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ زید کے مذکورہ بالا الفاظ سے اس کی بیوی ہندہ پر طلاق پڑی یا نہیں؟ اگر طلاق پڑی تو کونسی اولاس کا کیا حکم ہے؟

**الجواب** - اگر زید نے کلمہ مذکورہ نیت طلاق کہا تو اس کی بیوی پر ایک طلاق بائن واقع ہوگی ایسا ہی فتاویٰ رضویہ جلد ۲۵ ص ۵۵ میں ہے۔ اس طلاق کا حکم یہ ہے کہ شوہر عدت کے اندر یا بعد عدت عورت کی مرضی سے نہ بھرے مگر دوبارہ نکاح کر سکتا ہے حلالہ کی ضرورت نہیں۔ حکذا فی کتب الفقہ و هو اعلم بالصواب -

مجلد الدین احمد لاہوری  
بارخمس الحرام ۱۴۰۳ھ

مسلمہ مائید النبی اشرفی موثق ہیکینا پوسٹ کتاخورد متلع بستی (روپی)

نہیں کہ بیوی طاعت ہے اذہا عات حمل میں نہ دینے اپنے سسر کے پاس خط لکھا کہ آپ کی طرف سے  
ان کی نہیں ہے اسے اپنے گھر لے کر رہیں یا اپنے گھر رکھیں ہیں اس کی ضرورت نہیں ہے یہاں سے  
اس خط کو خواتن بھیں بلکہ طلاق سمجھ کر رکھ لیں۔ اگر آپ نہیں بھیجیں گے تو آپ کے سر پر بدنامی آنے کی کیونکہ  
وہ فاش ہے۔ آپ اس خط کو طلاق نامہ ہی سمجھیں گے اس کو جلدی سے بھیجیں ورنہ معاملہ خراب ہو  
جائے گا۔ اور نہ ہی نیت الفاک کا ہے طلاق کی نیت۔ اب ایسی صورت میں کوئی طلاق واقع ہوگی۔  
اور نیت وضع حمل ہے یا درمیان طاعت ہی میں نکاح کر سکتی ہے بعد از خوسرول الادلۃ الشریعہ۔

### الجواب

صورت مذکورہ میں اگر نہ دینے نیت طلاق الفاک کا ہے بلکہ تو اس  
کے اس جملے سے کہ اپنے گھر لے کر رہیں اگر شادی کر دیں اگر تین طلاق کی نیت کی ہے تو طلاق منقطع واقع ہوگی  
ورنہ ایک بائن۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص ۳۵۲ میں ہے لوفال تزویج و خوی الطلاق او التلاط  
صح وان لم یبوی شیئاً لم یفک کذا فی العتاکبہ ام اور ایک بائن واقع ہونے کے بعد پھر نیت کا یہ  
سے دوسری بائن نہیں واقع ہوتی ہے درنظر میں ہے لا یعلق البائن البائن اسی کے تحت رد المحتار  
جلد دوم ص ۳۳ میں ہے المراد بالبائن الذی لا یعلق جوما کان بلفظ الکتابۃ لانه هو الذی  
لیس ظاہراً فی اثناء الطلاق کذا فی الفقیہ ام اور اگر پھر مرتب بائن اور یا بئن مرتب کو لاحق ہوتی ہے  
تو بڑا البصار اور درمختار میں ہے الصریح یعلق الصریح و یعلق البائن والبائن یعلق الصریح لیکن نہ  
کے اس جملے سے کہ اس خط کو خواتن بھیں بلکہ طلاق سمجھ کر رکھ لیں اور آپ اس خط کو طلاق نامہ ہی سمجھیں گے  
کسی قسم کی کوئی طلاق واقع نہ ہوگی۔ فتاویٰ قاضی نقال مع ہندیہ جلد اول ص ۲۲۲ میں ہے امسرافۃ  
قالت لزوجی طلاق وہ فقال الزوج وادہ انکارا وقال کمرہ انکارا لا یفک الطلاق وان خوی  
کانہ قال لزوجی طلاق احسب انک طالق وان قال ذلك لا یفک الطلاق وان خوی ام اور  
فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص ۳۵۵ میں ہے امراۃ قالت لزوجی طلاق وہ فقال وادہ انکارا وکمرہ  
انکارا لا یفک وان خوی ام اور اس کی طاعت وضع حمل ہے اس سے پہلے دوسرے شوہر سے نکاح  
نہیں کر سکتا قال ادلہ فتاویٰ واولاد الاحمال لاجل ان یضعن حملهن (رشتہ سبب طلاق)

ہاں ایک بائن واقع ہونے کی صورت میں شوہر عورت کی مرضی سے نئے ہر کے ساتھ عدت کے اندر بھی دوبارہ نکاح کر سکتا ہے فتاویٰ عالمگیری ص ۳۳۳ جلد اول میں ہے اذ اکنت الطلاق بائنا و ن الثلاث فله ان یقر ویجہا فی العدة وجد اخضا مجامع وهو قعائی ورسولہ الاعلیٰ اعلمہ۔

کے جلال الدین احمد لاجپوری تہ

۱۱۰۰ھ صفر المظفر ۱۲۰۰ھ

مسئلہ ۱۰ حافظ عبد الرضا کابلی متلع جالون

ایک شخص نے اپنی عورت سے اپنے گھر پر کہا کہ ابھی تم اپنے گھر نہ جانا اگر ہاڈنگی تو تم کو طلاق دے دیں گے۔ عورت مذکورہ ایک سرکاری اسکول میں ملازم ہے وہ نہ مانی اور اپنے گھر چلی گئی اس کے کچھ عرصہ کے بعد شوہر مذکور نے ایک نوٹس ہندی میں لکھ کر عورت کے پاس بھیج دیا جس کا مضمون حسب ذیل ہے: نوٹس جو میں نے یہاں پر کہا تھا، (اے شریقی شاہاں) تم کو سوچت کہا جاتا ہے کہ کچھ برسوں سے میں تمہارے داب پر بار کر رہا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ اب بھی میرے مانا پتا دوس نے نہ کیا لیکن تم نہ مانیں اور ہمیشہ کی طرح زبردستی تیار ہو کر اپنے گھر چلی ہی گئی (۲۰) تو میں نوٹس کے دوا راقم سے اپنا رشتہ ختم کرتا ہوں ختم کرتا ہوں، ختم کرتا ہوں کیونکہ کچھ برسوں سے تم مجھ کو اہانت کرتی چلی آ رہی ہو جس میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہ جاتا (محمد صنف) یہ مضمون نوٹس ہے ہر مانی فرما کہ جواب مرحمت فرمائیے کہ اس سے طلاق ہوئی یا نہیں کرم ہو گا؟

الجواب صورت مسئلہ میں اگر اس نے رشتہ ختم کرتا ہوں کا جملہ طلاق کی نیت سے کہا تو اس کی بیوی پر طلاق بائن واقع ہو گئی وهو قعائی اعلمہ بالصواب۔

کے جلال الدین احمد لاجپوری تہ

۲۹ رجب المرجب ۱۲۰۰ھ

مسئلہ ۱۱ حافظ محمد صدیق چوڑی گدڑا سجدہ سے پورہ لاہور

میں قمر الدین ولد غلام رسول جی منصور ساکن جیت پورہ متلع چوڑا گدڑا مقیم حال اودہ سے پورہ

لاہور تھانہ بابو نادر۔

۱۰۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ میری بیوی بلیس باؤ کو جسمانی و روحانی کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچاؤں گا۔  
۱۱۔ کھانے پینے کا باقاعدہ رکھوں گا۔

۱۲۔ ماہریت نکاحی نگون نہیں دوں گا میل جنت سے شہری میں رہوں گا۔

۱۳۔ اپنے گاؤں جیت پورہ میری بیوی کی مرضی سے لے جاؤں گا جبراً نہیں۔

۱۴۔ اگر مذکورہ افراد کی جو تحریریں کی خلاف ورزی کروں تو یہ تحریریں میری طرف سے میری بیوی کو طلاق مطلق تصور کی جائے گی میں نے ہوش و حواس کے ساتھ اس تحریر کو سن کر پیچھے کسے گواہوں کے سامنے نشانی انگشت بجائے دستخط کر دی ہے تاکہ مستند رہے۔

○ نشانی انگشت قرالدین

۱۵۔ گواہ۔ میں نے قرالدین جی کے کہنے سے دستخط کر دیے ہیں محمد علی ولد رحمت علی۔

۱۶۔ گواہ۔ میں نے قرالدین جی کے کہنے سے دستخط کر دیے ہیں۔ محمد حسین ولد نواب جی ۲۳۔۴۔۴۹

کاتب محمد صدیق ۲۳۔۴۔۴۹

خوف۔ دونوں گواہوں نے قرالدین کو کافی سمجھایا اور مزید خود کئے گئے ۵۔ منٹ کا وقت دیا تاکہ وہ سمجھ کر فیصلہ کر سکے نیز گواہوں نے یہ بھی کہا کہ افراد نامہ کی خلاف ورزی کرنے سے طلاق ہو جائے گی اس لئے دوبارہ سوچ کر دستخط کرو۔ اس کے بعد قرالدین نے نشانی انگوٹ گواہوں کی موجودگی میں لگا دیا فقط۔

مذکورہ بالا حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر قرالدین اپنی شرائط پوری نہ کرے تو شریعت اسلامیہ کا کیا حکم ہے؟ طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ جواب مرحمت فرما کر شکوہ فرمائیں۔

**الجواب۔** طلاق تصور کی جائے، طلاق مان لی جائے اور طلاق بھی جائے

ان الفاظ سے طلاق نہیں واقع ہوتی قاضی خاں مع ہندیہ جلد اول ص ۲۳ میں ہے امرأۃ

قالت لزوجہا سر طلاق وہ فقال الزوج دادہ انکار فقال کردہ انکار لا یقع الطلاق وان خوی کا نہ

قال لہا بالعربیۃ احسن انت طالق وان قال ذلک لا یقع الطلاق وان خوی او اذتادی مالک یا

مطہورہ ص ۲۵ میں ہے امرأۃ قالت لزوجہا سر طلاق وہ فقال دادہ انکار او کردہ انکار لا یقع

وان نوى ام اودى اوى رنور جلد غم ۱۱۱ میں ہے کہ میری مذکر کو طلاق قطعی بھی جائے اس لفظ سے طلاق واقع نہ ہوئی ۱۱ لہذا صورت مستفسرہ میں اگر قرۃ الدین اپنی شرائط پوری نہ کرے تو اس کی بیوی بطلاق واقع نہ ہوگی ۱۲ واحتشہ تعالیٰ اعلم۔

مجلال الدین احمد قادری  
۲۶ ربیع الآخر ۱۲۰۰ھ

**مسئلہ**۔ محمد و سید الفارسی خلع اتم چنی قہیہ ہند اول منقطع بستی  
نہید سے بحالت نشہ اپنی بیوی ہندہ سے چھوڑنے کی حالت میں کہا کہ اب میں تم کو طلاق دیدوں گا  
تم گھر سے نکل جاؤ اب میں تم کو نہیں رکھوں گا ایسی صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اگر ہوئی تو  
کونسی واقع ہوئی؟

**الجواب**۔ نہید نے اگر بہ نیت طلاق یہ جملہ کہا کہ تم گھر سے نکل جاؤ تو اس کی  
بیوی پر طلاق بائن واقع ہو گئی ورنہ کچھ نہیں پھر اگر ایک کی نیت کی ہے تو ایک اور اگر تین کی نیت کی  
ہے تو تینوں واقع ہو گئیں درختار میں ہے دفع ملاق معکون و لونبذ ادحشیش او افلیون او بیغ  
ذہابہ دفعی اور ہمار شریعت میں ہے کہ نشر والے طلاق دی تو واقع ہو جائے گی کہ یہ عاقل  
کے حکم میں ہے اور نشر غلہ شراب پینے سے ہو یا بھنگ وغیرہ کسی اور چیز سے ایون کی بینک میں  
طلاق دی جب بھی واقع ہو جائے گی اور درختار میں ہے غولہ خری و اذہوی بحقل رجا مملکتا  
اور بہار شریعت میں ہے کہ اگر مرد کا احتمال ہے تو مطلقاً ہر حال میں نیت کی حاجت ہے بغیر نیت  
طلاق نہیں اور درختار میں ہے دفع ثلاث ان ذواہ للوسدة الجنبة ام مملکتا و هو قعانی  
اعلم الجواب صحیح  
مجلال الدین احمد قادری

جلال الدین احمد قادری

**مسئلہ**۔ از محمد عبدالعزیز قادری مدرسہ صدیقیہ ہمدان منقطع بستی  
نہید سے اس کی بیوی ہندہ کے طلاق جاہل کرنے کے سلسلہ میں گفتگو ہو رہی تھی مگر نہید نے  
صریح لفظ طلاق اپنی زبان سے نہ کہا صرف اتنا کہا کہ ہندہ میری بیوی نہیں بلکہ وہ بکر کی بیوی ہے

تو اس جملہ سے طلاق پڑی یا نہیں؟ بینوا تو بے وار۔

**الجواب**۔ ہندہ میری بیوی نہیں بلکہ وہ بکر کی بیوی ہے۔ ان الفاظ سے مذہب  
میں طلاق نہیں واقع ہوئی یہاں تک کہ شوہر نے یہ نیت طلاق کہا ہو تب بھی واقع نہ ہوئی۔ فتاویٰ  
مالگیری جلد اول صفحہ ۳۴ میں ہے لو قال قذف من لی لا یقع وان حوی حول الخنا  
کذا فی جواهر الاختلاط وهو علم بالعدا وب۔

ی جلال الدین احمد الاجیری

۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۰۱ھ

**مسئلہ**۔ اگر اشاد حسین عذیقی بانی دارالعلوم اجمیری کسان کو نہ سہید نہ مصلع نہ روئی  
نہ نہ اپنے اپنی مدخلہ بیوی کے بارے میں کہا کہ میں نے اسے آنا دکر دیا تو اس جملہ سے اس کی  
بیوی پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ بینوا تو بے وار۔

**الجواب**۔ نہ نہ نہ اگر علم مذکور طلاق کی نیت سے نہیں کہا ہے تو کسی قسم  
کی کوئی طلاق نہیں واقع ہوئی۔ اور اگر طلاق کی نیت سے کہا تو طلاق بائن واقع ہوئی اور عورت  
اس کے نکاح سے نکل گئی۔

فتاویٰ مالگیری جلد اول

میری ۳۵۲ میں ہے لو قال اعتصم طلقک بالنیۃ کذا فی معراج الدیلمیۃ اور در مختار  
مع شای جلد دوم ۳۴ میں ہے کنایتہ مالک جو ضلعہ ای الطلاق واحققلہ وغیرہ۔  
هذا ما ظهر فی العلم بما حق عند الله تعالى ومن سول رجل معبدہ وصلى الله تعالى  
عليه وسلم۔

ی جلال الدین احمد الاجیری

۲۷ ربیع الآخر ۱۳۱۲ھ

# بَابُ تَفْوِیْضِ الطَّلَاقِ

## طلاق سپرد کرنے کا بیان

**مسئلہ** از غلام ٹوٹ، ہانڈی والی مسجد چندی گلی بجی ۲۳ ربیع الثوٹ ۱۳۸۸ھ

بکرنے اپنی سسرال والوں کے امینان کے لئے اپنی زوجہ ہندہ کو حسب ذیل تحریر ۹ نومبر ۱۳۸۸ء کو لکھ کر دی "مجھ سے متعدد بار شدید غلطیاں ہوئیں جس سے میری بیوی ہندہ کے والدین اور بھائیوں کی دل آزاری ہوئی جس کی میں معذرت چاہتا ہوں۔ آئندہ اگر مجھ سے کوئی ایسی غلطی سرزد ہوگی جس سے کسی کی آزاری ہوگی تو میری بیوی ہندہ کو اختیار ہے جب وہ چاہے طلاق واقع اپنے اوپر واقع کئے گی" اس تحریری معاہدے کے بعد بکرنے اپنی سابقہ عادت کے مطابق اپنے قول و عمل سے ایسے امور سرزد کئے جس سے ہندہ کے ماں باپ کو دکھ ہو چکا تو ہندہ نے دو آدمیوں کے سامنے کہا کہ میں نے اپنی ذات پر ایک طلاق بائن واقع کر لی۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ صورت مسئلہ میں ہندہ پر طلاق بائن واقع ہوئی یا نہیں؟ بیسوا فقہروا

**الجواب** صورت مسئلہ میں ہندہ پر طلاق بائن نہیں واقع ہوئی بلکہ یہی واقع ہوئی لانہ اتفاق الی جواب جب وہ چاہے طلاق واقع اپنے اوپر واقع کئے گی فیس لہا ینقاع البائن بل مطلق الطلاق فی قولہا میں نے اپنی ذات پر ایک طلاق بائن واقع کر لی بطلت صفة البیونۃ و فی معلق الطلاق و هو لا یجوز لانہ انما یتعلق بحسب ما یتعلق النہج و المزدوج ملکہا بلفظہ الطلاق و ہی لا یعقب البیونۃ وان استبان الطلاق البائن۔ و ہونعانی اعلم

طہیل الدین احمد امجدی  
۲۳ ربیع الثوٹ الاولی ۱۳۸۸ھ

**مسئلہ** از محمد بشیر ساکن دولت پور گرنٹ ضلع گونڈہ

رمضان نے اقران نامہ لکھا کہ میں اپنی بیوی خیر النساء کو کسی قسم کی تکلیف نہ دوں گا اور نہ کوئی نامائزیت



کہوں گا اگر اس کے خلاف کروں تو میری بیوی کو طلاق بین (بائن) کا یتیم ہے وہ جب چاہے اپنے آپ کو طلاق دے کر جہاں چاہے قعد کرے مجھے کوئی اختیار نہیں ہے۔ پھر کچھ دنوں بعد رمضان اور اس کے مال باپ نے خیر النسا کو تکلیف دی تو اس نے اپنے آپ کو طلاق بائن دیا اور رمضان وغیرہ کا خیر النسا کو تکلیف دینا پتھارت میں ثابت ہوا۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس صورت میں خیر النسا پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں اگر واقع ہوئی تو عدت کب سے شمار ہوگی؟

**الجواب** صورت مستفہرہ میں رمضان نے اگر واقعی خیر النسا کو تکلیف دی ہے تو خیر النسا کا رمضان کی تحریر کے مطابق اپنے آپ کو طلاق دینا شرعاً صحیح ہے طلاق واقع ہو گئی خیر النسا طلاق سے طلاق کی علت گذار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ دھو سبھانہ تعالیٰ اعلم

ک  
جلال الدین احمد الامجدی  
۸ جن جنوری ۱۳۸۲ھ بمطابق

**مسئلہ** مسئلہ مولوی قیام الدین احمد خاں موضع برٹیا پوسٹ کوش ضلع بستی  
نہ پور اکثر شرب چیتا تھا اس کی بیوی ہندو مرن گئی اس نے زینب کو نکاح کا پیغام دیا جو ایک بوجھ صورت ہے اور عدت وفات گذار چکی ہے۔ زینب نے کہا کہ آپ شرب پیتے ہیں اس نے میں آپ سے نکاح نہیں کروں گا زینب نے کہا اب میں کبھی شرب نہیں پوں گا زینب نے کہا تو میں اسی شرط کے ساتھ آپ سے نکاح کروں گی کہ اگر آپ نے شرب پینا تو مجھے آپ سے طلاق دینے کا اختیار ہوگا زینب نے اس کو تسلیم کیا پھر عدت کے وقت اس طرح جواب دے کر نکاح ہوا کہ نکاح پڑھائے والے نے زینب سے کہا کہ اس نے زینب بنت جبریل کو جو اس نے نکاح کر لیا ہے اس کے نکاح میں اس شرط دیا کہ اگر آپ شرب پیں تو زینب کو اپنے آپ کو طلاق بائن واقع کرنے کا اختیار ہوگا زینب نے کہا میں نے اس شرط پر زینب کو اپنے نکاح میں قبول کیا تھا تو زینب نے کہا کہ اگر زینب شرب پئے تو زینب اپنے آپ کو طلاق بائن واقع کر سکتی ہے یا نہیں؟

**الجواب** صورت مسئلہ میں زینب کو جس مجلس میں علم ہو کہ زینب نے شرب پیا ہے اسی مجلس میں اس کا نکاح طلاق واقع کرنے کا اختیار ہے صورت مسئلہ اگرچہ عدت وفات گذار چکی ہے مگر زینب نے نکاح کے وقت یہ شرط لگا کر نکاح کیا تھا کہ اگر آپ شرب پیں تو زینب کو اپنے آپ کو طلاق بائن واقع کرنے کا اختیار ہوگا زینب نے اس شرط پر زینب کو اپنے نکاح میں قبول کیا تھا تو زینب نے شرب پیا تو زینب اپنے آپ کو طلاق بائن واقع کر سکتی ہے یا نہیں؟  
طلاق دینے کا اختیار ہے۔ انتہی بالغانہ۔ ہذا عندی و هو اعلم بالصواب۔  
افواہ مولوی

# بَابُ الْحَلْفِ لِطَلَاَق

## طلاق کی تعلیق کا بیان

**مسئلہ** از عبد اللہ مسکنواں طلع گونڈہ

ایک شخص نے مندرجہ ذیل اقرا نامہ لکھا پھر سات بیٹے تک وہ نہیں آیا تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اقرا نامہ یہ ہے۔

میں کہ محمد حسن ولد نعل احمد ساکن جلی گاؤں بازار ضلع گونڈہ۔ منگہ اپنا ہوش و حواس درست کر کے گواہوں کے سامنے اپنی بیوی روح الشارہ دختر عبد اللہ ساکن مسکنواں ضلع گونڈہ سے اقرا کرتا ہوں کہ میں اپنی بیوی کا ایک ماہ کا خرچہ اور ایک جوڑا کپڑا دینے کو رمضانہ چول مطابق ۲۶ شوال سے ۱۹ ذی الحجہ تک موقع مانگا ہے۔ اگر اس کار بخیر ہم نہیں آسکے جو ہم نے اپنی زبان سے اقرا کیا ہوں نہ پورا کر سکتے ہیں اس اقرا نامہ کو بطور تحین طلاق مان لیا جائے۔

○ فنانی انگوٹھا محمد حسن

**الجواب** مذکورہ صورت میں اقرا کے مطابق ثلث نہ کرتے سے اس کی بیوی پر طلاق نہیں واقع ہوتی کہ طلاق دینے سے واقع ہوتی ہے کسی چیز کو طلاق مان لینے سے طلاق نہیں پڑتی فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ۲۵۵ میں ہے اور آخری قائل شرعاً وجہاً ما اطلاق دلا فقال دالة بطلان او کبرہ انکسار لا یقع وان نویر وهو یصحانہ وتعلق اعلیہ۔

جلال الدین احمد الابدی  
ک  
۲۶ شوال المکرم ۱۲۰۲ھ

**مسئلہ** از ابو الحسن خاں متقزی بی ایم اپنی ہندول ضلع بستی

نہ کہیں سے آیا اور اس کی بیوی گھر پر کام کر رہی تھی۔ آتے ہی بیوی نے زید کو کام کے واسطے بولا

شروع کر دینے کا کہ سیرامانہ الجھاپے پریشان نہ کرو ورنہ ماردوں کا اس کی بیوی ہندہ نے کہا  
اس بار اگر تم مارد گے تو میں بھی ماروں گی۔ آسانس کر نیک کو غصہ آگیا اور کہا کہ اگر ماردوں کی تو طلاق، طلاق  
طلاق، صورت مسئلہ میں دریافت طلب امر یہ ہے کہ طلاق واقع ہو گئی یا نہیں ؟

**الجواب** صورت مسئلہ میں اگر نیک نے تعلیق کی نیت کی ہے اور عودت  
مرد کو پسند ہے تو اس سے مانگنے پر تین طلاق واقع ہوں گے۔ اور اگر تعلیق کی نیت نہیں کی ہے بلکہ  
منہ کی نیت سے یہ جملہ استعمال کیا یعنی مقصد یہ تھا کہ اگر تو اسے کو کہتی ہے تو طلاق، تو اس صورت میں  
فورا طلاق واقع ہو جائے گی اگرچہ وہ مانگے نہ رہی طلاق کی اضافت تو وہ افعنا ثابت مانی جائے  
گی ویسا کہ بہار شریعت حصہ ششم ص ۳۳ کے اس جملے میں مذکور ہے کہ اگر تجھے عین آئے تو طلاق ہے۔ تو بعض  
کی اقل مدت پوری ہونے پر اس وقت سے طلاق کا حکم دے گئے کہ عودت کے جب سے خون دیکھا ہے  
اھ مختصاً۔ وھو تعالیٰ اعلم بالصواب۔

جلال الدین احمد لاہوری

**مسئلہ** از محمد ذیل قادری خلیف جانت مسجد درگاہ شریف مہتمم بھی علیہ  
نیک نے اپنی بیوی ہندہ سے کہا کہ اگر تم میری اجانت کے بغیر سیکڑ گاہ یا مسجد کے قبر میں داخل  
ہوئی تو تجھے طلاق۔ چنانچہ ہندہ اپنے شوہر کی اجانت کے بغیر مسجد کے قبر میں داخل ہو گئی تو یہ بعد طلاق  
واقع ہوئی ؟ اگر ہوئی تو کون سی طلاق ؟ بینو اد تو جہاں۔

**الجواب** صورت مسئلہ میں نیک کی بیوی ہندہ بر طلاق واقع ہو گئی پھر اگر  
ہندہ نیک کی مدخل ہے تو ایک طلاق رجعی واقع ہوئی۔ اور اگر مدخل نہیں ہے تو ایک طلاق بائنہ۔ وھو  
تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد لاہوری

۲۷ ربیع الاول ۱۴۱۸ھ

محمد بن و نفعی علیہ السلام  
**مسئلہ** مرسلہ مولوی شمس الدین مقام و پوسٹ احمدیہ پور ضلع (بجٹل)  
نیک نے ہندہ سے عرصہ ہوا شادی کیا تھا کہ رنجش کی بنا پر ہندہ اپنے محلے کی آئی من کو بیٹا پرچار  
سال ہو گئے درمیان میں نیک نے ایک بار رخصتی کر لئے گیا۔ ہندہ نیک کے یہاں آتا نہیں جاتی وہ کہتی ہے کہ

ہمارے نقدی زیورات جو تم نے پہنیں دیے اس کو تم نے کیوں لے لیا جب تک نہیں دو گے میں نہیں  
چاؤں گی۔ کچھ دنوں کے بعد کچھ لوگوں کے ہمراہ زید صرف ایک زیور لے کر گیا ہندو کے یہاں کے لوگ اس پر  
تارا من ہوئے کہ تم تمام زیورات کیوں نہیں لائے ہندہ جانے کو راضی نہیں ہوتی ہے اور تم کو لوگوں کا اختیار نشان  
کھتے ہو آج تم کو بغیر کچھ ملے گئے ہوئے چائے نہیں دیا جائے گا۔ زید نے وعدہ کیا کہ اگر کل یعنی دوسرے دن  
تمام زیورات وغیرہ کے ساتھ رخصتی کرانے نہ آؤں تو ہماری بیوی ہندہ کو ایک دو تین تھاق بڑ جائے گا۔  
یہ سختی کر دی ہے اور یہ بھی لکھ دیا ہے کہ ہندہ پر ہمارا کوئی اختیار نہ ہے۔ اب زید ہندہ کے گھر ایک تو  
وعدہ کے خلاف کئی روز کے بعد گیا اور پھر خالی ہاتھ گیا صرف وہی زیور لے کر پہونچا جس پر ہندہ نے کہا کہ نہ تو  
تم زیور لے کر آئے اور نہ سب وعدہ تم پہونچے لہذا تمہاری ہندہ کو تین تھاق بڑ پڑی ہوگی یہ دلیل ہے۔  
واذا اضاف الطلاق الى شرط وقع عقيب الشرط مثل ان يقول لامرأته ان دخلت الدار فانت  
حلاله اور جبکہ کہتا ہے کہ زید نے بوجہ مجبوری جان کے خوف سے وعدہ کر لیا تھا طلاق نہیں پڑے گی کیا مرد  
کا قول صحیح ہے یا بیکرا جو حکم ہو بیسوا بال دلیل و توجروا عند الجلیل۔

**الجواب** بعون الملک الوہاب صورت مستغفرہ میں زید نے اگر واقعی اپنی  
زبان سے یہ جملہ کہا کہ اگر کل تمام زیورات کے ساتھ رخصتی کرانے نہ آؤں تو ہماری بیوی ہندہ پر ایک دو  
اور تین تھاق بڑ جائے گا پھر دوسرے روز تمام زیورات کے ساتھ رخصت کرانے کے لئے نہ آیا تو اس کی بیوی  
ہندہ پر طلاق مغلطہ واقع ہوگی اگرچہ زید نے جملہ مذکور کو جان کے خوف سے کہا ہو۔ درخت اور کنز الدقائق  
میں ہے دفع طلاق کل زوج عاقل بالغ و لو مکرھا اھ بقدر ضرورہ شامی میں بکھر ہے ان امراتہ انکرا  
على التلقا بالطلاق فلو انكره على ان يكتب طلاق امرأته فكتب لا تطلق فلما صدق به كره زید اگر اکراہ  
کی صحت میں جملہ مذکور لکھ دیتا مگر نہ دل میں ارادہ کرتا اور نہ اس جملہ کو زبان سے کہتا تو اس کی بیوی پر  
طلاق واقع نہ ہوتی بہاشریعت جلد ششم میں ہے کسی نے شوہر کو طلاق کہنے پر مجبور کیا اس نے لکھ دیا  
مگر نہ دل میں ارادہ ہے اور نہ زبان سے طلاق کا لفظ کہا تو طلاق نہ ہوگی انھن علی بالغا فہم۔ یعنی اکراہ  
کی صورت میں کہنے کے ساتھ اگر زبان سے بھی کہا یا دل میں ارادہ کیا تو طلاق واقع ہو جائے گی۔  
اور مسلمہ اکراہ علی الطلاق میں تعلیق و تنجیز نہ کیاں ہے۔ کما فی البصر الشا ائق  
هذا اما عندی والعلم بالحق عند الله وسو له جل جلاله وصلى الله

تعالیٰ علیہ وسلم۔

جلال الدین احمد الامجدی  
۱۹ جمادی الثانی ۱۳۸۹ھ

## مسئلہ از غریب اللہ بھٹی پور پوسٹ ریلوے۔ ضلع بستی

میں کہ بکر مقام بھیر پور کا ہوں عرصہ دو سال سے زائد ہو گیا میں اپنے بال بچوں کے نان و نفقہ کا بندوبست نہ کر سکا لہذا آج بتا رہا ہوں کہ اگر دو سال سے زائد ہو گیا تو اگر کوئی بچہ ہو تو اس کا نان و نفقہ کا بندوبست نہ کر سکا تو میری طرف سے عین غلطی ہے میری بیوی قمر النساء پر عائد ہوں دو ماہ قبل سے طلاق لینے کی ضرورت نہیں۔ یہ اقرا نامہ دواہ کی مدت ختم ہوئے پر طلاق نامہ چو جائے گا لہذا لڑکی کے والدین کا اختیار ہے کہ کہیں بھی اپنی لڑکی کی شادی کر سکتے ہیں مجھے کوئی غم نہیں ہے۔ رسید لکھ دیا ہے کہ سند ہے وقت پر کام آئے یہ اقرا نامہ میں نے طلاق نامہ سمجھ کر لکھا ہے۔ انتہائی۔

گیا کہ اقرا نامہ دواہ پر دواہ ہے اس سے بکر کی بیوی پر طلاق ہوئی کہ نہیں؟ کیونکہ دواہ کی مدت ختم ہو چکی ہے اگر قمر النساء پر طلاق واقع ہوئی تو کیا دوسری جگہ اس کا نکاح کر سکتے ہیں؟

**الجواب** بعون الملک الوہاب صورت مستفسرہ میں برصورتی مستفیج ہوئے اقرا نامہ لکھنے کے بعد اگر دواہ گند گئے اور اس نے اپنی بیوی کے نان و نفقہ کا انتظام نہ کیا تو اس کی بیوی پر تین طلاق واقع ہو گئی۔ بعد ختم مدت دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ

اعلم حل جلالہ وسلم اللہ المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جلال الدین احمد الامجدی  
۱۹ جمادی الثانی ۱۳۸۹ھ

## مسئلہ از مقام حیدر آباد ضلع بستی مرسلہ محمد مصطفیٰ مدنی

اگر کوئی اپنی بیوی کے پاس لکھے کہ اگر تو فلاں تاریخ تک نہ آئی تو فلاں تاریخ کو سمجھنا کہ طلاق ہو گیا اور یہ الفاظ تین مرتبہ لکھے تو واقع طلاق ہوگی کہ نہیں جس کے لئے یہاں کے مقامی مولانا نے یہ جواب لکھا ہے۔

**الجواب** فتاویٰ قاضی خاں علی ماش الہندیہ ۲۷۳ میں ہے۔ قلت مسأ  
حلالی ولا یقال داوہ انکار اوقال کردہ انکار لا یقع الطلاق وان نوی۔ اور عربی میں یہ ہے احیاً حذت

طلاق وان قال بطل لا يقع وان نوى۔ اور فتاویٰ ہنزائیہ ۱۶۵ میں ہے قالت مر اطلاق دکا (انی قولہ) مطلقا دادا انگاس اوقاف کہہ دکا انگاس لا يقع دان نوى۔ ان عبارتوں سے معلوم ہوا کہ شوہر کے اس جملہ کے نکلنے سے کہ اگر تو فلاں تارکج تک نہ آئی تو فلاں تارکج کو سمجھا کہ طلاق ہو گئی چاہے ایک بار لکھے یا تین بار لکھے کوئی طلاق نہ پڑی کیونکہ یہ الفاظ محض دھمکی کے ہیں ایقار کے نہیں ہیں۔ کیا یہ جواب صحیح ہے؟ ۲۵ اگر طلاق رسمی پڑ جائے اور عدت کے اندر نہ رہے کہہا ہو کہ میں نے اپنی بیوی کو اپنے نکاح میں واپس لیا یا یہ کہے کہ وہ میری بیوی ہے اور اس کے لئے وہ کئی گواہ رکھتا ہو۔ لیکن اپنی بیوی سے سال بھر نہ مل سکا ہو نہ تو اسے دیکھ سکا ہو تو رجعت ہوگی کہ نہیں؟

## الجواب

اگر تو فلاں تارکج تک نہ آئی تو فلاں تارکج کو سمجھا کہ طلاق ہو گئی یہ ایک اس جملہ سے کسی طرح کی طلاق واقع نہ ہوگی فتاویٰ مالگیری جلد اول مطبوعہ مصر ۱۳۵۵ میں ہے وقال داود انکاد اوکما ماہ انگاس لا يقع دان نوى اور فتاویٰ رضویہ جلد ۱۴ نم ۳۶ میں ہے کہ شوہر کے اس جملہ سے کہ میری زوجہ کو طلاق بھیجے طلاق واقع نہ ہوگی اور اسی کتاب کے ۱۱۱ میں ہے اگر کوئی کہے میں نہ آؤں تو دیوار کو طلاق سمجھ لیا کیا اس کے کہنے یا کسی کے سمجھ سے دیوار طلاق بن جائے گی اھ لہذا مقامی عالم دین نے جو فتویٰ دیا ہے وہ صحیح ہے خدا ما عندی دھوا علم بالصواب - (۲۵) طلاق رسمی کی صورت میں اگر واقعی شوہر نے عدت گذرنے سے پہلے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو اپنے نکاح میں واپس لیا یا یہ نیت رجعت نہ کہا کہ وہ میری بیوی ہے تو رجعت ہو گئی اگرچہ شوہر کئی سال تک بیوی سے نہ مل سکے اور نہ اسے دیکھ سکے اس لئے کہ پہلا قول رجعت میں ضرر تک ہے اور دوسرا گناہ جیسا کہ فتاویٰ مالگیری جلد اول مصری ۱۳۷۷ میں ہے من لم یخرج امرأته فمعتق واددتہ واکتبیہ امت امرأتی اھ تخیضا۔ دھوتہ انی عدم

جلال الدین احمد الہمدی  
ک  
۱۶ رجب المرجب ۱۳۵۵ھ

## مسئلہ

از غلام محمدی الدین سبحانی مدرسہ سہانیہ مصباح العلوم خلاۃ الدین پور گڑھ جوا گونڈہ  
اگر کسی نے اپنی عورت سے کہا کہ اگر تو آج نماز پڑھے تو مجھ کو طلاق اور اگر نماز پڑھے تو مجھ کو طلاق ہے تو عورت کے نماز پڑھنے سے طلاق اس پر واقع ہو جائے گی یا نہیں جب کہ نماز میں قرأت فرماتا ہے؟  
بے شک قرأت کے ساتھ نماز پڑھنے سے عورت پر طلاق واقع ہو

## الجواب

جائے گی۔ بشرطیکہ کسی سبب سے نماز قاسد نہ ہوئی ہو۔ رواحتکار جلد سوم ۳۳ میں ہے قال فی القاسر  
 خاتمة عن الخلاصة النكاح والصلوة وكل فعل يتقرب به إلى الله تعالى على الصحيح دون الفاسد  
 وهو تعلق العلم۔

جلال الدین احمد امجدی  
 ۲۲ رذی الحجہ ۱۳۸۵ھ

## مسئلہ ہمت علی فاس ندی فحللت پور (یونی)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و متقیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ زید کا ہندہ کے ہمراہ نکاح ہوا مگر  
 زید نے ہندہ کو شرعی قاعدہ کے مطابق نہیں رکھا۔ اس نے ہندہ کو تین بیسے تک کھانے اور کپڑے اور خراج  
 نہ دے کر اوہ بلا بیٹ کر سخت اذیت پہنچائی جس نے گھر کر ہندہ اپنے بیکے چلی گئی۔ اور اس نے اپنے شوہر  
 زید پر بگھری میں خراج کے لئے مقدمہ دائر کر دیا۔ ایک وقت تاریخ مقدمہ بلا پھر زید نے اگر ہندہ کے والد سے  
 معافی مانگی یا تھویر جوڑ کر۔ اور اس بات پر مقدمہ اٹھالیا گیا پانچ روپے کے سادے اسٹامپ پر زید نے خط  
 کر دیا یہ کہہ کر کہ اگر آئندہ ہماری یہی حرکتیں رہیں تو آپ کو اختیار کی ہوگا کہ اس پر میری طرف سے آپ خود طلاق  
 لکھ لیں۔ یہ سب لکھ کر ہندہ کو زید کے ہمراہ بھیج دیا گیا مگر زید نے وعدہ خلافی کی اور پھر اپنی عادتوں کے مطابق  
 ہندہ کو اذیت دی ماوا پیشا اور خود ہی ہندہ کو لاکر اس کے سیکے کمرے کے فرار ہو گیا اور آج ایک ماہ گزر گیا فرار ہی  
 ہے۔ تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا ہندہ کے والد کو یہ حکم شرعی پہنچنا ہے کہ وہ خود اس اسٹامپ پر طلاق  
 نامہ لکھے۔ بیان فرمائیں اگر لکھ سکتا ہے تو ہندہ پر عدت طلاق کب سے ہے؟

## الجواب

اللہم ھذا بآية الحق والصواب انما ہر ما ہے کتاب کا اقتضا  
 لہذا اگر زید نے واقعی یہ جملہ کہا کہ "اگر آئندہ ہماری یہی حرکتیں رہیں تو آپ کو اختیار کی ہوگا کہ اس پر میری طرف  
 سے آپ خود طلاق نامہ لکھ لیں" اور پھر زید نے وہی حرکتیں کیں تو ہندہ کے والد کو اختیار ہے کہ اس کا غلط  
 طلاق لکھ لے۔ اور چونکہ جس روز ہندہ کا والد اس پر طلاق لکھے گا اسی روز طلاق واقع ہوگی اس لئے اسی  
 دن سے عدت شمار کی جائے گی۔ وھو تعالیٰ اعلم وعلہ متع۔

جلال الدین احمد امجدی  
 ۲۲ رذی الحجہ ۱۳۸۵ھ

## مسئلہ از کبر علی موضع پیری بزرگ پوسٹ بعد و کمر ضلع بستی

زید نے اپنے شوہر کو اپنی موہن دیوی کے بارے میں ایک طویل خط لکھا جس میں یہ بھی لکھا کہ اپنی لڑکی کو

ساتھ لے کر جلد از جلد پہری آؤ اگر نہیں آتے ہو تو میں طلاق نامہ لکھا ہوں اگر جلد آتے ہو تو طلاق نہیں ہے اور خط سے نہیں آتے ہو تو تین بار طلاق لکھا ہوں اتنی کلامہ خط سے کے تقریباً ایک ماہ بعد زیر کے خسر پہری آئے تو انہیں آتے تو اس کی بیوی پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر واقع ہوئی تو کون سی طلاق؟ اور اس کا حکم کیا ہے؟

**الجواب** صورت مسئلہ میں زید کی بیوی پر طلاق مطلقہ واقع ہو گئی کہ اب بغیر حلالہ زید کے لئے حلال نہیں کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقھا فلا یحل لہ من بعد حتی تنکح نكاحاً غیرہ۔ وھو تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد لاہوری  
۱۴۱۹ھ

**مسئلہ** از اورج محمد کائنات مرچنٹ ساکن چھاولی بانڈا پوٹ اموڑھا ضلع سیتی کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام مندرجہ ذیل آقرار نامے کے بارے میں کہ اس کے برعکس ہونے پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

آقرار نامہ۔ ہم کہ محمد نسیم ولد علی بخش ساکن برہ پور نقابہ سیکولہ ضلع سیتی کا ہوں ہم سے چند غلطی ایسی ہو گئی ہے کہ جس کی بنا پر میری عورت خود ہم سے بیزار ہے اور میں اس سے پشیمان ہوں۔ اپنی غلطی تسلیم کرنے پر بھی اس کے جیکے والے میرے یہاں بھیجے کو تیار نہیں تھے اور نہ بذات خود یہ آئے کو تیار تھی۔ چنچاریت ہوئی ہملہ پنج ہمارے اس معاملے پر چارے یہاں لڑکی بھیجنے کو مجبور کئے کہ میں آئندہ اپنی بد چلتی عادت چھوڑ دوں گا اور بیوی کو کسی قسم کی اذیت نہیں پہنچاؤں گا۔ شرع کے خلاف مار دھاڑا دھڑکڑ مار کمال قلعی نہیں کروں گا ان ساری باتوں کا میں صاف دل سے آقرار کر رہا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے برعکس میں کبھی نہیں پاؤں گا۔ اگر گیا تو اس آقرار نامہ کو تین طلاق نامہ مان لیا جائے گا اور بلا بعد میری بیوی کا تین طلاق ہو جائے گا۔ باقی شرعی خرچہ دینے کا میں حقدار ہوں گا میں ہوش و حواس کی درستگی کے ساتھ اس آقرار نامہ کو تحریر کر کر دستخط کر رہا ہوں کہ مسند رہے دقت مندرت پر کام آئے۔

دستخط محمد نسیم برہ پورہ

اگر اس آقرار نامے سے طلاق پڑی تو کون سی طلاق پڑی یا اس میں شرع کے رو سے کوئی گناہ نہیں ہے یا نہیں؟



## الجواب

کی درستگی میں تحریر مذکور کے معنوں پر مطلع ہونے کے بعد اس پر دستخط کیا ہے تو یہ صورت تطبیق کی ہے یعنی اس تحریر کے بعد اگر وہ اپنے اقرار مذکور کے خلاف کہے تو اس کی بیوی پر طلاق مطلقہ واقع ہو جائے گی کہ بغیر طلاق بجز اس کے لئے حلال نہ ہوگی کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غیرہ (بیت نکاح ۴) اور اگر محمد نسیم اپنے اقرار مذکور کے خلاف کہی نہ کہے تو اس تحریر سے اس کی بیوی پر طلاق واقع نہ ہوگی بخلاف الکتاب الفقہیۃ المستبرۃ و هو تعالیٰ اعلم بالصواب۔

کمال الدین احمد لاہوری

## مسئلہ

از عبد الرشید خاں پان دوکان و مکی ڈیہ جشید پور بہار  
زید نے کہا اگر میں ہندہ کے علاوہ کسی عورت سے نکاح کیا تو اس کو تین طلاق سب ہندہ کے علاوہ کسی دوسری عورت سے نکاح کرنے کی کوئی صحت ہے تو قرآن و حدیث کی روشنی میں مدلل تحریر فرمائیں؟

## الجواب

صورت مستفروض میں ہندہ کے علاوہ کسی دوسری عورت سے نکاح کرنے کی صورت یہ ہے کہ فعلیہ یعنی جس کو زید نے نکاح کا وکیل نہ کیا ہو بغیر اس کے حکم کے کسی عورت سے نکاح کر دے (الجب) اسے خبر پہنچے تو زبان سے نکاح کو نافذ نہ کرے بلکہ کوئی ایسا کام کرے جس سے اجتہاد ہو جائے مثلاً ہر کوئی حصہ یا کچھ اس عورت کے پاس بھیج دے۔ یا اس کے ساتھ جہاں کرے یا شہوت کے ساتھ ہاتھ لگائے یا بوسے یا لوگ مہاں کیا دیں تو خاموش رہے تو اس طرح نکاح ہو جائے گا۔ اور طلاق نہ پڑے گی۔ (بہار شریعت حصہ ششم مطبوعہ دہلی ۱۳۵۵ھ بحوالہ بحرہ رد المحتار ج ۲) و هو تعالیٰ اعلم بالصواب

کمال الدین احمد لاہوری

۱۲ چاندی لاہوری ۱۳۵۳ھ

# بَابُ الْخُلْعِ

## خلع کا بیان

مسئلہ از محمد حسین منشی، عبدالصمد، شہرل خلع۔ بیوٹڈی ضلع تھانہ (مہاراشٹر)

بچپن ہی میں منہ کی شادی زید کے ساتھ ہو چکی منہ کے بالغ ہونے کے بعد اس کے والد نے زید کے گھر رخصتی کے لئے متحدہ خیر بنگی بار بار خیر بھیجنے کے بعد منہ کی رخصتی ہوئی مگر جب جب رخصتی ہوئی زید گھر سے باہر ہی رہا کیوں کہ شوہر گھر واد ہے اور منہ تندرست۔ عین ایک ماہ ہوا منہ کی زید سے ملاقات نہ ہو سکی اور حالت یہ ہے کہ منہ کے ضبط سے باہر ہے اسی اثنا میں منہ ایک دوسرے شخص کے ساتھ کئی ذرا ہو گئی اس کا شوہر زید بھی بستی ہی میں تھا چنانچہ ایک ذمہ دار شخص نے اس عورت کو اپنی حفاظت میں رکھ کر اس کے شوہر زید کو بلا کر اس کے حوالے کیا مگر زید کے والد نے گھر سے خط لکھا کہ منہ کو اپنے پاس مت رکھنا وہ گندہ ہو چکی ہے تمہارے لائق نہیں۔ جس سے زید نے منہ کو پھر اسی ذمہ دار شخص کے پاس واپس کر دیا اور کہا کہ اب یہ ہمارے لائق نہیں اس پر زید سے کیا گیا کہ جب یہ تمہارے کام کی نہیں تو تم طلاق دے دو زید کے جواب دیا کہ جب تک ہمارے والد کچھ کہیں گے نہیں ہم کچھ نہیں کر سکتے جب اس کے والد گھر سے آئے تو انھوں نے کہا کہ شادی کا خرچہ دو تو میں طلاق دو ادوں کا ورنہ نہیں اور نہ ہی پچاسی جماعت میں آؤں گلا غلامیہ ہے کہ زید طلاق بھی نہیں دے رہا ہے اور نہ ہی اس کے کو تیا ہے اور خلع کی صورت میں اتنے روپے مانگتے ہیں جتنا لڑکی کا والد ادا نہیں کر سکتا تو اسی صورت میں اندر سے شرع لڑکی کے نجات حاصل کرنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے ؟

**الجواب** صورت مسئلہ میں جس طرح بھی ہو سکے زید سے طلاق حاصل کی جائے اس کے علاوہ چھکڑے کی کوئی شکل نہیں اور جب کہ زیادتی شوہر کی جانب سے ہے جیسا کہ سوال میں ظاہر

کیا گیا ہے کہ وہ حق نہ جیت نہیں ادا کرتا ہے تو طلاق دینے کے لئے اسے رو بہ طلب کرنا طائل نہیں۔ اور  
 طلع پر اتنے روپے کا مالک نہ کرنا جو لڑکی پر سخت گراں ہو بہت بڑا ظلم ہے۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اول مطبوعہ  
 مصر ۱۳۳۲ میں ہے ان کا ان الشئ من قبل الله وچ فلا يحمل له اخذ شئ من العوض على الخلع كذا  
 فی التبہ الخ۔ شوہر پر لازم ہے کہ بلا معاوضہ طلاق دے دے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو سب مسلمان اس کا  
 پانچ کات کریں قال الله تعالى واما يفسدك الشيطان فلا تعقد بعد الذكوى مع القوم الظالمين (پک  
 رکھ ۱۴) وهو تعالى اعلم بالصواب۔

ک  
 جلال الدین احمد الامجدی  
 ۲ ربیع الآخر ۱۳۸۲ م  
 تبہ

**مسئلہ** از محمد انور علی پردھان موضع اہڑوا پوسٹ اودے راج گج۔ ضلع بستی  
 ہند نے اپنے شوہر سے طلع کیا لیکن ابھی تک طے شدہ رقم نہیں ادا کی اور دوسرے کے نکاح  
 کر لیا تو یہ نکاح شرعاً منقذ ہوا کہ نہیں؟ بینوا توجروا

**الجواب** چونکہ نفس طلع سے طلاق بائن پڑ جاتی ہے عورت خواہ اسی وقت  
 مال ادا کرے یا کچھ دنوں بعد اس لئے دوسرے سے نکاح شرعاً منقذ ہو گیا ہذا یہ اولین مسئلہ ۳۸۱ باب الطلع  
 میں ہے فاذا فعل ذلك وقع بالخلع تطليقة بالثقة ومنها المال۔ یعنی جب شوہر مال کے بدلے  
 طلع کرے تو طلع کی وجہ سے عورت پر طلاق بائن پڑ جائے گی اور اس کو مال دینا واجب ہوگا۔ ہذا ما  
 ظہری والعلم بالحق عند الله تعالى ومسودہ سجل مجددہ وصلى الله تعالى عليه وسلم

ک  
 جلال الدین احمد الامجدی  
 یکم محرم الحرام ۱۳۸۴ م  
 تبہ

بَابُ الظَّهَارِ  
ظهار کا بیان

**مسئلہ** از محمد شہزاد احمد، موضع مدائن نگر پوسٹ دھانے پور بلوچ پرنٹنگ ہاؤس  
 زید نے اپنی بیوی منندہ کو غصہ کی حالت میں کہا تو میری ماں اور بہن کے شن ہے زید کے لئے شرعی حکم  
 کیا ہے منندہ اس کے ساتھ کس صورت سے رہ سکتی ہے۔ بی بی نواز، ۱۵

**الجواب** صورت مستقر میں طلاق کی ہے تو خلاق بائن واقع ہوئی اور ظہار کی نیت کی ہے تو ظہار ہے اور ظہار کا حکم یہ ہے کہ نہ جب تک اس کا کفارہ نہ دے دے اس وقت تک نہ کیا پھر سے جہاں کہہ کر نہ شہوت کے ساتھ اس کا بوسہ لینا یا اس کو بچھن یا تحریک سے پہلے جہاں کر لیا تو توبہ کرے اور اس کے لئے کوئی ذرہ سرگناہ واجب نہیں مگر جو بارہا پھر ان کے قاتل علی گلی کی طرہ پر مطہر ہو کر مرتد نہیں ہے حکمہ انھما حرما متا الوطی والد وای الی

الاولیٰ ولایا بعد حتی یکنفذ فی الدماج الوھاج اور غبار کا حکم یہ ہے کہ جراح سے پہلے غلام آزاد کرے اگر غلام کے لئے دام نہیں یا غلام ملتا ہی نہیں جیسا کہ ہمارے ملک میں تو کفارہ میں جراح سے پہلے ہے دہ پے دو مہینے کے روزے رکھے کہ درمیان میں ماہ رمضان، عید الفطر، عید الاضحیٰ اور ایام تشریق نہ پڑے اگر کفارہ کارورہ توڑ دے خواہ مفرد وغیرہ کسی عذر سے توڑے یا بغیر عذر یا مذکورہ بیوی سے ان دو مہینوں کے اندرون یارات میں وحی کرے قصداً یا مجہول کر تو پھر سے دو مہینے کا مسلسل روزہ رکھنا پڑے گا کھنکذا فی الدماج الحسا اور اگر رخصہ رکھنے کی قدرت نہ ہو کہ بیمار ہے اور اسے بچے ہونے کی امید نہیں یا بہت بوڑھلے کدو نوک کی طاقت نہیں رکھتا تو ستر مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کھا کھلائے قرآن کریم پارہ ۳۸ رکوع اول میں ہے

فمن لم یجد فصام شہرین متتابعین من قبل ان یتیماسا من لم یستطیع فاطعام ستین مسکیناً

و هو نكاحاً اعم بالعبوب۔

جلال الدین احمد امجدی

۳۰ رجب المرجب ۱۳۸۵ھ

از فرزند جلال رضوی جی۔ ۳۷۔ الف نکر کلاکت

مسئلہ

زید نے اپنی بیوی عالمہ ہند سے نکاح کے بعد کہا کہ تم فیصلے کو ہندہ نے جو کیا مجھے فیصلہ لینے کی کیا ضرورت۔ اسی طرح جنت و نکار کے بعد زید نے ہندہ کو مخاطب کر کے کہا کہ آج سے تم میری ماں ہو اور میں تمہارا بیٹا ہوں، اور یہ الفاظ اس نے تقریباً چار یا پانچ مرتبہ کہا اس موقع پر چند غور میں بھی تیسرا ہندہ نے بالابیان کے پیش نظر ذیل کے سوالوں کے شرعی جوابات مرحمت فرمائیں۔ ۱۔ آیا اس صورت میں کون سی طلاق واقع ہوئی۔ ۲۔ اگر طلاق واقع ہوئی تو کیا ہونے کی کیا صورت ہوگی۔ ۳۔ زید اگر طلاق واقع ہونے پر بھی ہندہ کو اپنے ساتھ اپنے پر بھروسہ کرے تو ہندہ زید سے کس طرح بچ کر حاصل کرے؟

الجواب۔

۱۔ اگر زید سے یوں کہا کہ تو میری ماں کے مثل ہے۔ تو بہ نیت طلاق ایک طلاق بائن واقع ہوئی۔ اس صورت میں عورت کی مرضی سے دوبارہ نکاح کرنا جائز ہے۔ گوارا کرنا بہ نیت ظہار کہا کہ تو میری ماں کے مثل ہے تو ظہار ہے۔ اس صورت میں جب تک کہ زید کفایہ نہ دے لے اس کی صورت اس پر حرام ہے۔ لیکن زید نے اگر مثل مانندہ وغیرہ کا لفظ استعمال نہیں کیا بلکہ صرف یہ کہا کہ آج سے تم میری ماں ہو اور میں تمہارا بیٹا ہوں۔ تو یہ کلام نعو ہے۔ اس کی بیوی پر کسی قسم کی کوئی طلاق نہیں واقع ہوئی اور نہ کوئی کفایہ واجب ہوا البتہ زید سخت گنہگار ہوا تو بہ کر کے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ نہ ہیکہ ماں بہت کرنا خواہ یوں کہ اسے ماں ہیں کہہ کر کہا کہ یوں کہے کہ تو میری ماں ہیں ہے سنت گناہ و ناجائز ہے۔ مگر اس سے نہ نکاح میں خلل ہوا نہ تو بہ کے سوا کہ اگر لایم ہوا اھ عینما دفعتی رضوی علیہ السلام اور حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ عورت کو ماں یا بیٹی کہنا تو قہار نہیں مگر ایسا کہنا مکروہ ہے۔ دیکھو کہ حضرت مسلمؒ اور فتح القدیر جلد چہارم صفحہ ۱۷۱ میں ہے فی انتہی لا یكون مضافاً او یفنی ان یتكون مکروہاً و انتہی لا یتعد فی کونہ ظہاراً من النکاح۔ صحیح بیادۃ التنبیہ شمس الام اور رد المحتار جلد دوم صفحہ ۱۷۱ میں ہے۔ انتہی لا یتعد فی کونہ باطل وان لوی اور قادی مالگیری جلد اول صفحہ ۱۷۱ میں ہے تو قال لہ انت انت ہی لا یكون مضافاً او یفنی ان یتكون مکروہاً۔ و هو صحیح اعم بالعبوب۔

جلال الدین احمد امجدی

۱۶ رجب الآخر ۱۳۸۵ھ

# بَابُ الْعَيْنِ

## عین کا بیان

مسئلہ از بقعیدن موضع تتری اندوا۔ منلع بقی

تقریباً پانچ سال پہلے ہندہ کی شادی زید کے ساتھ ہوئی اس درمیان میں کئی بار ہندہ زحمت ہو کر اپنے شوہر زید کے پاس گئی۔ ہندہ کا یہاں ہے کہ اس کا شوہر زید نامر ہے۔ تو دریافت طلب یہ بات ہے کہ ہندہ طلاق حاصل کئے بغیر دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ بینوا الفجر د!

## الجواب

نامر و کاکم یہ ہے کہ اس کی عورت اگر نامر کے ساتھ رہنا نہ چاہے تو قاضی کے پاس دعویٰ کرے۔ قاضی شوہر سے دریافت کرے اگر شوہر نامر ہوئے کا اقرار کرے تو طلاق کے لئے ایک سال کی جہلت دے۔ دعویٰ کے قبل کا زمانہ سب میں نہ آئے گا بلکہ دعویٰ کے بعد ایک سال کی مدت تک کہ ہے تو اگر سال کے اندر شوہر نے ہمبستری کر لی تو عورت کا دعویٰ ساقط ہو جائے گا اور اگر ہمبستری نہ کی اور عورت جہالت کی خواہش رکھ رہی ہو تو قاضی شوہر کو طلاق دینے کے لئے کہے اگر وہ طلاق دینے سے قہار نہ ہو تو قاضی تفریق کر دے فتاویٰ مالگیری بلد اول جلد ۱۳ میں ہے اور اس وقت اگر عورت نے وجہ الی القاضی و ادعت انہ عین و طلبہ الفرقة فان القاضی یصلہ حل و صل ایھا الاول یصل فان اقرانہ لم یصل اجلہ سنة ام۔ اور اسی میں ہے۔ ابتداء التاجیل من وقت الخصامة کذا فی المصیط پھر اسی میں ہے لایکون هذا التاجیل الا عند قاضی مصر او مدینة فان اجلہ المراءاة او اجلہ غیہ القاضی لا یعتبر ولا کذا فی فتاویٰ قاضی خاں احو۔ اور جہاں قاضی شرع نہیں جیسے آج کل ہندوستان تو وہاں منلع کا سب سے بڑا سنی صحیح العقید عالم دین جو مرجع فتاویٰ ہو قاضی شرع ہے خکن فی الحدیفة النذیة۔ عورت مذکور شرعی طور پر چھکارا حاصل کئے بغیر دوسرا نکاح کر سکتی ہے

کر سکتی و هو تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد لاجپوری

نیکو دلی القلم

مسئلہ

از محمد سیاح مدد بیگ پرست مدبازار ضلع گنڈہ (پوہ)  
ہندہ کی شادی لید سے ہوئی تھی لیکن لید نامزد ہے۔ اب ہندہ طلاق چاہتی ہے۔ لیکن لید نہیں دیتا ہے۔ لہذا اس صورت میں ہندہ کیا کرے؟

الجواب

اگر شوہر عورت سے پہلے ہمبستر ہوا مگر اس پر قادر نہ ہوا تو وہ نامزد ہے۔ اس کی عورت کے لئے یہ حکم ہے کہ اگر وہ تفریق چاہے تو ضلع کے سب سے بڑے سنی مسیح القیود عالم کے پاس دعویٰ کرے جب عالم کو ثابت ہو جائے کہ فی الواقع شوہر نے قدرت نہ پائی تو وہ شوہر کو طلاق و معاہدہ کے لئے ایک سال مکمل کی جہلت دے۔ اور اس مدت میں عورت شوہر سے جدا نہ ہے۔ اگر حال ٹھہرنے پر بھی قسمت نہ پائے تو عورت بھر دعویٰ کرے اور عالم میر قدرت نہ پائے کا شہود دے۔ اگر ثابت ہو جائے تو عورت کو اختیار دے کہ چاہے اس شوہر کے ساتھ رہنا پسند کرے چاہے تفریق۔ اگر عورت بلا توقف تفریق پسند کرے تو عالم شوہر کو طلاق کا حکم دے۔ اگر وہ طلاق نہ دے تو خود تفریق کر دے۔ پھر عورت ہمارے قودوس الکاح کرے۔ سدر مختار جلد دوم مع شامی ص ۵۹۴ میں ہے۔ وجہ تہ عینا اجل سنۃ خمسینۃ

و رمضان و ایام حینہا عنہا ان مدتہا و غیبتہا و مرضہا و قاتان و حقیقہ مرہا و خفا و اولا بانہا و بالتفریق من القاضی ان فی طلاقہا بطلان حقیقہا و وجہ نہا و دلیل اعراض بان قاضی من مجلسہا و اقامہا العوان القاضی اوقام القاضی قبل ان یختار شیباہہ بفقہہ ملتقطا۔ و ہوا علیہا بطلان

جلال الدین احمد لاجپوری

نیکو دلی القلم

مسئلہ

از محمد اسیر ملہ اترپتی قصبہ ہنداول ضلع بیٹی  
زیب النساء رنیت اسیر کی شادی حالت نیاہتی میں جبار ولد علی جان سے ہوئی۔ بلخ ہونے کے بعد جب لڑکی رخصت ہو کر اپنے سرسرا لگی تو اس کو معلوم ہوا کہ اس کا شوہر بالکل نامزد ہے۔ اس بات کا بہت غصہ ہے۔ لہذا اس کا استدعا کرواؤں اور کمیوں نے طلاق کیا۔ آج آٹھ مہینے اتفاق لائے سب سے کہا کہ یہ لڑکی پیدائشی نامزد ہے لہذا اس کا علاج نہیں ہو سکتا ان باتوں کے بعد لڑکی کی طرف سے سات معزز آدمی

لڑکے کے یہاں گئے بعد انھوں نے لڑکے سے پوچھا اس نے اقرار کیا کہ میں نامرد ہوں۔ مجھے کبھی کوئی جنسی خواہش نہ ہوئی۔ لیکن میں طلاق نہیں دے سکا۔ کم از کم دس پندرہ برس طلاق نہ کروں گا اگر ٹھیک نہ ہو تو پھر طلاق دوں گی اور اصرار لڑکی کو ہسٹری کا مرض شروع ہو گیا ہے اگر یہی حالت زیادہ دنوں تک رہی تو خطرہ ہے کہ پاگل ہو جائے گی لہذا حضور سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ ہم کو حکم شرع سے مطلع فرمائیں۔ اور نکاح کو فسخ فرما کر اس عذاب سے نجات دلائیں۔ اور اگر حضور فسخ نہ کریں تو پھر فسخ کی صورت سے آگاہ فرمائیں۔

### الجواب عن السؤال الثانی

یعنی رہبر کا حکم یہ ہے کہ اس کی عورت اگر عینیا ہونے کے ساتھ نہ رہتا چاہے تو قاضی کے پاس دعویٰ کرے قاضی شوہر سے دریافت کرے اگر شوہر عینیا ہونے کا اقرار کرے تو طلاق کے لئے ایک سال کی ہجرت دے۔ دعویٰ سے قبل کا زمانہ صحابہ میں نہیں آئے گا۔ بلکہ دعویٰ کے بعد ایک سال کی مدت دے گا کہ ہے تو اگر سال کے اندر شوہر نے ہمبستری کرنی تو عورت کا دعویٰ ساقط ہو جائے گا۔ اور اگر ہمبستری نہ کی اور عورت جدائی کی خواہش رکھو تو قاضی شوہر کو طلاق دینے کے لئے کہے گا اگر وہ طلاق دیدے فہما ورنہ قاضی تعزیری کر دے فتاویٰ مالگیری جلد اول مصری ص ۲۴ میں ہے اذ اذاعت

المراۃ من زوجها الى القاضي وادعت انه عینیا وطلبت الفرقة فان القاضي یسئلہ هل وصل الیہا بولہ فیصل فان لم یصل لم یصل اجلہ سنۃ اور اسی میں ہے ابتدا التاجیل من وقت الخصاصۃ کذا فی المحيط پھر اسی میں ہے لا ینکون ہذا التاجیل الا عند قاضی مصر الا مدینۃ فان خلفتہ المرافۃ او اجلہ غیر القاضی لا یعتبر وذلك لان فی فتاویٰ قاضی خان اور مجال قاضی شرع نہیں جیسے آج کل ہندوستان تو وہاں مثل کامب سے بڑا سستی صرح القیدہ عالم جو مرتع فتاویٰ ہو قاضی شرع ہے فی المحدثۃ النندیۃ عن الامام العتباتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا خلا الفرمان من سلطان فوی کفایت فالزمورا کلہا منوۃ الى العلامۃ یصیرون ولا یتعد۔ ہذا اما بعدی والعلوہ بالحق عند اللہ تعالیٰ در سولہ الاعلیٰ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جلال الدین احمد الامجدی

دارعلوم دیوبند رسول برائے شریف ضلع سبی (پٹی)

۱۳۳۸ھ ۱۳۳۸ھ ۱۳۳۸ھ ۱۳۳۸ھ ۱۳۳۸ھ ۱۳۳۸ھ ۱۳۳۸ھ ۱۳۳۸ھ ۱۳۳۸ھ ۱۳۳۸ھ

منہ جو شادی کے بعد اپنے شوہر زید کے یہاں بین بار رخصت ہو کر رہا چکی ہے اس کا بیان ہے کہ زید نامرد ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ واقعی وہ نامرد ہے۔ اب ہند زید سے طلاق پا رہی ہے۔ مگر وہ طلاق



نہیں دیتا تو اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے ؟

## الجواب

اگر زید واقعی نامرد ہے اور حقیقی زوجیت ادا کرنے سے قاصر ہے تو اس پر طلاق دینا واجب ہے۔ اگر یوں ہی کہہ چھوڑے گا تو گنہگار ہوگا۔ قال اللہ تعالیٰ فاسأله بعدد ذلک و قد سمع یحییٰ بن الحسن (ج ۱ ص ۱۳۶) اگر زید طلاق نہ دے تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس پر دواؤ ذلک کر سں سے طلاق دلاواتیں۔ اگر اس میں کوتاہی کریں گے تو وہ بھی گنہگار ہوں گے۔ اگر زید اس طرح بھی طلاق نہ دے تو ہندو اذنیہ وہ فورا کی مال دین فقہ کو فیصلہ کے لئے پہنچا کر دیں۔ ہندو اس کے حضور کھنکھ نکاح کا دعویٰ کرے۔ عالم دین زید سے بیان لے۔ اگر وہ اپنی نامردی کا اقرار کرے تو اسے آج سے پورے ایک سال کی جہلت دے۔ اور اگر انکار کرے تو کوئی پرہیزگار عورت ہندو کو دیکھے جب وہ گواہی دے کہ واقعی ہندو ابھی کنواری ہے تو زید کو سال بھر کی جہلت دی جائے۔ اگر وہ دن چاند کے ہینے کا آخری دن ہے تو سال کے بارہ مہینے لئے جہلت دینا تین سو ساٹھ دن شمار کریں اس مدت میں جتنے دن ہندو اپنے اختیار سے زید کے یہاں نہ رہے وہ دن شمار میں نہ آئیں گے اور اگر زید ہی اسے اپنے پاس نہ رکھے تو کچھ بھرنے پائے گا۔ اسی طرح ایام حیض بھی بھرانہ ہوں گے۔ جب اس طرح سال گزر جائے اور زید ہندو پر قنصلت نہ پائے تو ہندو پھر اسی عالم کے حضور فیخ نکاح کا دعویٰ کرے عالم دین زید سے دوبارہ بیان لے۔ اگر وہ ہندو پر قادر نہ ہونے کا اقرار کرے یا انکار کرنے کی صورت میں کوئی پرہیزگار عورت معاہدہ کے بعد ہندو کے کنواری ہونے کی گواہی دے تو عالم دین ہندو سے چوبیس گھنٹہ زید کو اختیار کرتی ہے یا اپنے نفس کو۔ اگر وہ زید کو اختیار کرے تو اس کا دعویٰ باطل ہو گیا اور اگر اسی مجلس میں کہہ دیا کہ میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو عالم دین زید کو حکم دے کہ وہ ہندو کو طلاق دے دے کہ کچھ شرارت پر طلاق دینی واجب ہے نہ اگر زید طلاق دیدے تو جہلو دین عالم دین کہہ دے کہ میں نے تم کو وہوں میں تقریب کر دی۔ اب ہندو فوراً زید کے نکاح سے نکل جائے گی۔ مگر غفلت ہو چکی ہو تو بعد مدت در نہ بغیر طلاق دوسرا نکاح کر سکے گی۔ اور اگر زید اپنی شرارت سے کسی عالم دین کو فیصلہ دے لئے مقرر نہ کہے تو ہندو ضلع کے سب سے بڑے سنی صحیح العقیدہ عالم کے حضور دعویٰ کرے۔ عالم موصوف زید کو بلا کر مذکورہ بالا طریقہ پر کارروائی کرے۔ اگر زید کو عالم موصوف کے پاس آنے سے بھی انکار ہو تو وہ خود زید کے پاس جائے اور اگر ایک سال کی جہلت کے بعد عالم دین زید سے ملنا چاہے اور وہ نہ ملے تو لوگوں کی موجودگی میں ہندو خود کہہ دے کہ میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور زید کے نکاح سے باہر آئی۔

مذہب ماجین پر اس قدیم کی کافی ہوجائے گا۔ خدا خلاصۃ مافی القلوب النعمیۃ و هو سبحانه و تعالیٰ اعلم بالصواب۔

جلال الدین احمد لاہوری

۲۸ قمر المحرم ۱۲۰۵ھ

**مسئلہ** از سید خوشتر ربانی مستم دارالعلوم ربانیہ علی گنج۔ باندا

گزینہ فاطمہ کی شادی کو چھ ۱۲ سال ہوا شادی عزیز احمد کے ساتھ ہوئی۔ عزیز احمد پہلے ٹھیک تھا اس سے ایک بچہ بھی ہوئی۔ کہ وہ اب بعد عزیز احمد جا رہا ہوا دلی میں اس کے گھر کی بیوی کو اس کے گھر سے نکال دیا۔

یہی سید بھی بائیں کر تلہ ہے کوئی کام کاج نہیں کرتا اور نہ کرنے کی امید ہے ڈاکٹروں اور حکیموں کا علاج کافی کر لیا گیا ہے۔ دعا میں تعویذ بھی کرائے گئے مگر کوئی فائدہ نہیں اور نہ امید ہے۔ لڑکی کسی بھی حال میں جانے کو تیار نہیں ہے۔ اور لڑکا طلاق دینے کو تیار نہیں۔ اب ایسی حالت میں شرعی نقطہ نظر سے چکارا حاصل کرنے کا راستہ کیا ہے۔ اس کے باپ بھائی و طہرہ بھی طلاق دلاتا نہیں چاہتے۔ اکثر و بیشتر گھر میں کرکھو کھو کر رہتا ہے۔ عزیز ڈیو یا راجی لڑکی فاطمہ کو زمین پر پڑک دے یا تھکاوٹوں نے اس کو پکڑ لیا اگر کوئی نہ چڑھا تو لڑکی ختم ہو جاتی کوئی نہ زمین پر پڑے ہوئے تھے۔ لڑکی کی نانی کی گردن دبا دی تھی جس کی وجہ سے آٹھ دس دن تک سوچیں رہی بیماری ڈانڑی پھیدی رہتی ہے کسی ٹھیک ہو جاتی ہے۔ کان بہتا ہے آنکھوں میں بائیک باریک دانے ہو جاتے ہیں کبھی وگوں کو مارنے لگتا ہے علاج باآرپانچ سال سے زیادہ سے ہو رہا ہے پھر بھی کوئی فائدہ نہیں۔

(نوٹ) زمانے کو دیکھتے ہو۔ یہ کیا شریعت اجازت دیتی ہے کہ لڑکی موجودہ دیکھری کے ذریعہ نکاح فرج کرا سکتی ہے یا نہیں؟ جب کہ لڑکا نہ طلاق دیتا ہے نہ بیوی کو خیر چہ دیتا ہے اور اس کی حالت بھی ایسی ہے جیسی کہ اوپر بیان کی جا چکی ہے۔ لہذا شرعی نقطہ نظر سے مطلع کیا جائے۔

## الجواب

مذرت مستفسرہ میں عورت ماکم شرع کے حضور دعویٰ کرے وہ شہوت جنون لے کر روزنا لاش سے ایک سال کامل کی مہلت دے اگر اس مدت میں شوہر اچھا ہو گیا اچھا اگر نہ اچھا ہو اور عورت نے پھر رجوع کیا اور ماکم کو ثابت ہو کہ شوہر جنون جنون ہے تو اب وہ عورت کو اختیار دیا

کہ یا ہے اپنے شوہر کو اختیار کر لے یا اپنے نفس کو اگر مجلس بند کرنے سے پہلے عورت نے اپنے نفس کو اختیار کر لیا تو اب ماکم تفریق کر دے گا اس روز سے عورت طلاق کی عدت بیٹھنے عدت کے بعد جس سے نکاح جائز ہو نکاح کر سکتی ہے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ قاضی شرع کو جنون ثابت ہوا اور اس کا مطلق ہونا ثابت نہ ہوا۔ اور اگر ماکم کو ثابت ہو جائے کہ واقعی مدد تھلے دراز گذر گئیں کہ یہ شخص مجنون ہے اور آرام نہیں ہو سکے جنون اس کا مطلق یعنی لازم و حتم ہے تو اب سال کی مدت نہ دے گا بلکہ فی الفور عورت کو اختیار دے گا کہ شوہر کو اختیار کرے یا اپنے نفس کو قضاوی عالمگیری جلد اول مصری ملے میں ہے اذ اکان بالانہوج جنون او برس او جدام فلا خیاس لہذا کذا فی الکافی قال محمد بن حمہ رحمہ اللہ تعاطی ان کان الجنون حادثا فی حبلہ سنۃ کا لعدۃ مشہور فی غیرہما اجمع بعد المحول اذ الذہب برأون کان مطبقا فہو کالحجب وہبہ نأخذ کذا فی الحاوی القدسی بہر حال یہ تو فرق ہے مکم ماکم شرع نہیں ہو سکتی۔ جہاں قاضی شرع نہ ہو وہاں جو سنی صحیح العقیدہ مرجع فتویٰ مسلم ملے کے جلد ہو ایسے امور میں ماکم شرعی ہے کما نص فی الحدیقة النذیریۃ عن الامام العنابی رحمہ اللہ تعالیٰ وهو سبحانه اعلم۔

جلال الدین احمد لاہوری  
تبیین

۳۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۸ھ

مسئلہ از سید غفور علی حسینی قادری رضوی جاوڈ ضلع مندھور (ایم پی)

(۱) ہندہ کا شوہر ایک مفلوج نوجوان ہے شوہر سے طلاق حاصل کئے بغیر ہندہ کا نکاح ایک دوسرے شخص سے کر دیا گیا۔ آیا یہ نکاح ہو گیا یا نہیں؟ (۲) ایک پیر صاحب اور خود مباضہ شرعی کیسی نے مفلوج شوہر کا نکاح فسخ کر دیا۔ کیا نکاح فسخ ہو گیا۔ (۳) ہندہ مذکورہ کا نکاح فسخ قرار دے کر جب دوسری جگہ اس کا نکاح کیا گیا تو اس مجلس نکاح میں شریک ہونے والوں اور اس نکاح سے راضی نہ بننے والوں پر شرعاً کیا گناہ عائد ہوتا ہے۔ اور اب ان کو کیا کرنا چاہیئے؟

**الجواب** (۱) صورت مستفہر میں نکاح مذکور نہیں ہوا (۲) مفلوج شوہر کی عورت کو فسخ نکاح کا اختیار نہیں اور مختار بالنعین میں ہے۔ لا یختصیر احد الزوجین عیب الاخر ولا فحشا ام اور بہادر شریعت حصہ ہفتم ص ۱۳۱ میں ہے۔ اگر شوہر میں محبوب اور عین ہونے کے علاوہ اور کوئی عیب ہے تو فسخ کا اختیار نہیں ام ملخصاً۔ اور بعض صورتوں میں جو عورت کو فسخ کا اختیار ہے تو اس کے لئے قناتے قاضی شریعہ ہے اور جہاں قاضی شرع نہ ہو وہاں ضلع کا سب سے بڑا عالم سنی صحیح عقیدہ مستند

محقق مفتی اس کے قائم مقام ہو گا کسی پر یا خود ساختہ نام نہاد شری کی بیٹی کو کسی صورت میں قسح نکاح کا انتہا نہیں تھا وئی رضویہ جلد چہارم ۵۴۹ پر حد یقیناً یہ ہے اذ اخلا الزمان من سلطان ذی الکفایت  
 فالصومر مملکۃ الی العلاء وبنیم الامة المہجوع المہجوع وبنیم الامة المہجوع وبنیم الامة المہجوع وبنیم الامة المہجوع  
 واحد استقل کل قطر باسباع علمائہ فان کثر و افاضتبع علمہم فان استواء اقرب عینہم بہدو  
 تعالیٰ اعلم۔ (۳) ہندہ کے نکاح کو قسح قرار دے کر دوسری جگہ نکاح کرنے والے مجلس نکاح میں شرکت  
 کرنے والے اور اس نکاح سے راضی ہونے والے۔ اب لوگ سخت گنہگار لا تق عداب تیار ہیں ان پر علانیہ  
 توبہ و استغفار کرنا اور نکاح مذکور کے ناجائز ہونے کا اعلان عام کرنا واجب اور لازم ہے وھو سبحانہ  
 و تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد عجدی  
 ۱۲ رجب المرجب ۱۳۹۹ھ

مسئلہ انکوثر حسن پوک بازار سیوان (دہلی)

ہندہ کا نکاح زیر سے ہوا۔ ہندہ نے زید کے ساتھ تک جب پانچ سال تک اور دوا جی زندگی گذاری  
 اب ہندہ کو معلوم ہوا کہ زید کو کوڑھ کا مرض ہے تو ہندہ کے گھر والے اور ہندہ نہیں چاہتی کہ ساتھ رہے اور زید  
 طلاق نہیں دے رہا ہے۔ ایسی صورت میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے ؟

الجواب زید کی بیوی ہندہ بغیر طلاق حاصل کئے دوسرے سے نکاح ہو کر  
 نہیں کر سکتی تھا وئی عالمگیری جلد اول صفحہ ۳۴ میں ہے اذ اکان بالفرد ج برص او جذام فلا  
 یخیا من لھا کذل فی الکفا ۱۱ م ملخصاً۔ وھو تعالیٰ اعلم بالصواب۔

جمال احمد خاں رضوی  
 ۱۵ رحوال ۱۳۹۹ھ

مسئلہ ازمواعظ الحسن ہریا خرد پورٹ پورند پور ضلع گوردھار

ہندہ کی شادی بھر چار سال زید کے ساتھ ہوئی چار ماہ بعد ہندہ کے والد اور والدہ کو معلوم ہوا کہ زید  
 کے گھر والوں کو جذام کا عارضہ ہے اب ہندہ بائخ ہو چکی ہے اور کسرال جانے سے انکار کرتی ہے ہندہ  
 سچے والدین مرض کی جانکاری کے بعد ہی سے اس کو شش میں رہے کہ زید طلاق دیدے لیکن زید طلاق  
 دینے کے لئے تیار نہیں ہوا اب ہندہ زید سے طلاق لے بغیر دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں ؟

**الجواب** صورت مسئلہ میں ہندہ زبیر سے طلاق حاصل کئے بغیر شرنا دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد قادری  
مکتبہ  
۹۰ مرسن وی ایتھدہ ۱۳۴۲ھ

**مسئلہ** از عبد الغنی تتری ڈوسرا گنج ضلع بستی  
مقبول احمد ولدہ ابو کا نکاح اسراف النصار کے ساتھ ہوا تھا نکاح کے بعد مقبول احمد گنج ہو گیا اس سے بغیر طلاق لئے ہوئے اسراف النصار کا نکاح پڑھا دیا گیا دریافت طلب یہ ہے کہ اسراف النصار کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب** مقبول احمد جب تک اسراف النصار کو طلاق نہ دے اس وقت تک اسراف النصار کا نکاح کسی دوسرے سے ہرگز نہیں چوسکتا لہذا اسراف النصار کا یہ نیا نکاح شرعاً باطل ہے۔  
واللہ اعلم۔

جلال الدین احمد رموی  
کتبہ

**مسئلہ** از عبد الرحمن مرستھوا پورٹ گنیش پور۔ ضلع بستی  
زبیرہ کی شادی خالد سے ہوئی۔ زبیرہ جب رخصت ہو کر خالد کے یہاں گئی تو اس کو معلوم ہوا کہ خالد کو سفید داغ کی بیماری ہے پھر مئی برص۔ تو اب زبیرہ خالد کے یہاں جانے سے انکار کرتی ہے اور اس کا باپ بھی اسے خالد کے یہاں نہیں بیٹنا چاہتا۔ تو زبیرہ اس صورت میں خالد سے اپنا نکاح فسخ کر کے یا کوئی طلاق حاصل کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ بیٹا تو جہد!

**الجواب** صورت مسئلہ میں اپنے نکاح کے مع کرنے کا زبیرہ کو اختیار نہیں۔  
جیسا کہ قانونی عالمگیری جلد اول ص ۳۷ میں ہے نکاح انشاءً وجہاً اور جس وجہاً مغلغیہا لہذا فی  
حکامی۔ اور طلاق دینے کا اختیار شوہر کو ہے نہ کہ کوئی اور۔ قرآن مجید پارہ دوم رکوع ۱۵ میں ہے بیدہ عتقہا  
اور حدیث شریف میں ہے الطلاق لعلن اتخذ بالنساق۔ لہذا خود شوہر طلاق دے یا مرنے یا عاقبتی نہ ہو جائے  
تو زبیرہ اس کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے ورنہ نہیں۔ عذا ما عندی دھوت تعالیٰ دوسولہ الامامی اعلم  
جل شانہ وصلى الله تعالى عليه وسلم۔

انوار احمد قادری  
کتبہ

# کتاب المفقود

## مفقود کا بیان

مسئلہ از مسلمان چودھری مقام و پوسٹ پچوٹکری۔ ضلع بستی  
شاہجہاں بنت محمد ثلیل کا شوہر شبیر احمد بن محمد حسین عرصہ پانچ سال چور ہا ہے گم ہو چکا ہے بہت زیادہ  
تلاش کے بعد بھی اس کا کہیں سراغ نہ مل سکا مختلف شہروں، بستی، دکانوں، مکانات وغیرہ میں پتہ لگایا مگر بغیر اخبار بھی  
اطلاع کیا گیا مگر آج تک نہ وہ آیا اور نہ ہی اپنے موجود ہونے کی اطلاع دی ہاں صورت اس لڑکی کے لئے  
شرعاً کیا حکم ملے گا؟ مع حوالہ کتب معتبرہ کے جواب سے فوازیں عین حکم ہوگا۔

**الجواب** جس مسئلہ مرد کی موت و زندگی کا حال نہ معلوم ہو وہ مفقود الخیر ہے  
مفقود کی بیوی کے لئے مذہب حنفی میں یہ مکمل ہے کہ وہ اپنے شوہر کی عمر فقے سال ہوئے تک انتظار کرے  
اور امام ابن ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتاویٰ یہ ہے کہ وہ اپنے شوہر کی عمر پندرہ سال ہونے تک انتظار کرے۔  
نقولہ علیہ السلام اعماسا احماسا ما بین السنتين الى السبعین مگر وقت ضرورت ہجرت مفقود کی عورت کو  
حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب پر عمل کی رخصت ہے۔ ان کے مذہب پر عورت ضلع  
کے سب سے بڑے مفتی صحیح العقیدہ عالم کے حضور قسح نکاح کا دعویٰ کرے وہ عالم اس کا دعویٰ منکر چار  
سال کی مدت مقرر کرے۔ اگر مفقود کی عورت نے کسی عالم کے پاس اپنا دعویٰ پیش نہ کیا اور بطور خود چار  
سال انتظار کرتی رہی تو یہ مدت حساب میں شمار نہ ہوگی بلکہ دعویٰ کے بعد چار سال کی مدت درکار ہے اس  
مدت میں اس کے شوہر کی موت و زندگی معلوم کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں جب یہ مدت گزر جائے  
اور اس کے شوہر کی موت و زندگی نہ معلوم ہو سکے تو وہ عورت اسی عالم کے حضور استغاثہ پیش کرے اس وقت  
وہ عالم اس کے شوہر پر موت کا حکم کرے گا پھر عورت عدت و قات گزار کر جس مفتی صحیح العقیدہ سے چاہے نکاح

لو کہتا ہے اس سے پہلے اس کا نکاح کسی سے ہرگز ہرگز ہوا نہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہمارے مذہب میں وہ نکاح نہیں کہ سکتی جب تک شوہر کی عمر سے عشر سال گذر کر اس کی موت کا حکم نہ دیا جائے اس وقت وہ بعد عدت ذفات نکاح کر کے گئی یہی مذہب امام احمد کا بھی ہے اور اسی طرف امام شافعی نے رجوع فرمائی۔ امام مالک کہہ چار سال مقرر فرماتے ہیں وہ اس کے گم ہونے کے دن سے نہیں بلکہ قاضی کے یہاں مراجعت کے دن سے خود امام مالک نے کتاب عدوتہ میں تصریح فرمائی کہ مراجعت سے پہلے اگرچہ میں برس گننے کے ہوں ان کا اعتبار نہیں (فتاویٰ رضویہ جلد پنجم صفحہ ۲۷) اور جہاں سلطان اسلام و قاضی شرع نہ ہوں وہاں ضلع کا سب سے بڑا سنی۔ مجمع العقیدہ عالم ہی اس کا قاضی مقام ہے نہ کہ ہماؤں کے جہلا سکہ بچاریت۔ حدیقہ ندیہ مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۲۲ میں ہے اذا خلا الزمان من سلطان ذي كفاية فالرسم مؤكل الى العلماء ويلزم الامة الرجوع اليهم ويصيرون ولاه فاذ عسر جمعهم عني واحدا مستقل كل قطر باتباع علمائه فان كثروا فالجمع اعلمهم فان استوتوا اقرع بينهم ام۔ دھو تعالیٰ و ما سولہ الازلی جل جلالہ و منی المولی تعالیٰ علیہ وسلم۔

جلال الدین احمد لاہوری  
۳۲ شوال الحرام ۱۳۸۴ھ

**مسئلہ** از جمیل احمد یار علوی مقام لہجری ضلع بستی  
ہندہ کا شوہر تقریباً بیس برس سے گم ہے اس کی موت و زندگی کا کچھ پتہ نہیں ہے تو ہندو دوسرے سے عقد کرنا چاہتا ہے اس کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟ بیواؤں جو دوا

**الجواب** بعون الملک الوہاب جس گشتہ مرد کی موت و زندگی کا مال معلوم نہ ہو وہ مفقود الغیر ہے۔ مفقود کی بیوی کے لئے مذہب حنفی میں یہ حکم ہے کہ وہ اپنے شوہر کی گمشدہ فتنے سال ہونے تک انتظار کرے اور امام ابن ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختار یہ ہے کہ شوہر کی عمر عشر سال ہونے تک انتظار کرے لقولہ علیہ السلام اعماسا امتی مائین السنین الی سبعین مگر وقت مفقود طبعہ مفقود کی عورت کو حضرت میدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب پر عمل کی رخصت ہے۔ ان کے مذہب کے مطابق مفقود کی عورت ضلع کے سب سے بڑے سنی مجمع العقیدہ عالم کے حضور قبیح نکاح کا دعویٰ کرے تو وہ عالم اس کا دعویٰ سن کر پانچ سال کی مدت مقرر کرے۔ اگر مفقود کی عورت نے کسی عالم کے حضور قبیح

نکاح کا دعویٰ نہ کیا اور بطور خود چار سال انتظار کرتی رہی تو یہ مدت حساب میں شمار نہ ہوگی بلکہ دعویٰ کے بعد چار سال کی مدت درکار ہے اس مدت میں اس کے شوہر کی موت و زندگی معلوم کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں جب یہ مدت گزر جائے اور اس کے شوہر کی موت و زندگی نہ معلوم ہو سکے تو وہ عورت اسی عالم کے حضور استغاثہ پیش کرے اس وقت وہ عالم اس کے شوہر پر موت کا حکم کرے گا پھر عورت عدت و فوات گزرا کر جس مٹی صحیح العقیدہ سے چاہے نکاح کر سکتی ہے اس کے پہلے اس کا نکاح کسی سے ہرگز جائز نہیں واللہ تعالیٰ عود لہ

جلال الدین احمد لاہوری

۲۳ محرم ۱۲۹۵ھ

(نوٹ) عورت مذکورہ نے اپنا دعویٰ ۲۳ محرم ۱۲۹۵ھ کو حضرت شیخ العلماء علامہ غلام جیلانی صاحب قسطنطنیہ الحدیث کے سامنے پیش کیا حضرت نے اس کا دعویٰ سن کر شوہر کے انتظار و تلاش کے لئے چار سال کی مدت مقرر فرمادی ہے۔

جلال الدین احمد لاہوری

۲۳ محرم ۱۲۹۵ھ

چاند برس سے زیادہ انتظار کر کے اور شوہر کی تلاش کے بعد حکم شرع کے مطابق مستغنیہ نے میرے روبرو اپنا معاملہ پیش کیا اور میں نے ماضی کے تمام کاغذات فتاویٰ اور اخباری نوٹوں کا معائنہ کر کے آج بتایا کہ ۳۰ شوال ۱۲۹۴ھ ۸ ربیعہ ۱۲۹۵ھ منٹ کے وقت دن میں مفتی دارالعلوم فیض الرسول حضرت مولانا مفتی جلال الدین احمد امجدی صاحب قبلہ مظاہر العالی و مولوی سربراہ احمد صاحب ساکن بھیرائی موجودگی میں از حد تک شرع بمبیت قاضی مستغنیہ کو یہ فیصلہ سنا دیا کہ اس کے شوہر کا انتقال ہو چکا اور تو بیوہ ہو چکی اب تم پر لازم ہے کہ یکم ذیقعدہ ۱۲۹۵ھ سے دس ربیع الاول ۱۲۹۶ھ تک چار مہینے دس دن عدت و فوات گزرا لے اس کے بعد تو کسی شخص سے اپنا نکاح کر سکتی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالمصطفیٰ الافغانی عفی عنہ

۳۰ شوال ۱۲۹۵ھ



# بَابُ الْعِدَّةِ

## عدت کا بیان

**مسئلہ** از محمد بن یونس ثعلبی ڈھوا منیع گوئدہ

ہندہ کا نکاح باپ کی ولایت سے بچپن میں زید کے ساتھ ہوا۔ ہندہ کی رخصتی نہیں ہوئی اور کہ کسرال  
آئی گئی اور بکر کے ساتھ فرار ہو گئی تا جا بآ کر محل سے بچہ پیدا ہوا۔ زید نے بچہ پیدا ہونے پر طلاق دے دی تو کیا  
ہندہ طلاق دینے پر فرار نکاح کر سکتی ہے؟

**الجواب** ہندہ عدت گناہ سے بغیر دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی۔ اور مانع  
ہو کہ ایسی عورت کی عدت طلاق کے بعد میں نہیں ہے خواہ تین حیض تین ماہ تین سال یا اس سے زیادہ میں  
آئیں۔ سورۃ بقرہ پارہ دوم میں ہے وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَ خُرُوفٍ۔ ہذا ما عندی وهو علم  
بالصواب۔

جلال الدین احمد امجدی  
۳۱ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ

**مسئلہ** از محمد بن یونس ثعلبی فیض الرسول براؤں شریف۔ منیع بستی

ہندہ کی شادی زید کے ساتھ ہوئی۔ ہندہ زید کے یہاں رخصت ہو کر گئی اور دونوں میں طہوت نہ بنائی  
ہوئے ہندہ کا ایک دوسرے شخص سے جا بآ کر شلق ہو گیا ہندہ کو محل ظاہر ہوا تو زید نے طلاق دے دی۔ اب  
دریافت طلب یہ امر ہے کہ محل کی حالت میں ہندہ کا دوسرے سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب** صورت مستفسرہ میں بچہ پیدا ہونے سے پہلے ہندہ کا دوسرے سے نکاح  
کرنا ہرگز جائز نہیں اس لئے کہ اس کی عدت وضع محل ہے جیسا کہ پارہ ۲۸، سورۃ طلاق میں ہے وَلَا تَلِدْ  
الْأَحْمَالُ لِحُلُمَاتٍ إِنَّ بَعْضَ حُلُمٍ۔ وهو تعالى اعلم۔

جلال الدین احمد امجدی  
۳ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ

**مسئلہ** از مطیع الرحمن متعلم دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف بستی

ہندہ کی شادی بکر سے ہوئی کچھ دن بعد بکر بھگور چلا گیا۔ بکر کے پتہ ہونے کے باوجود ہندہ ہائی کورٹ سے طلاق لے کر دوسرے شخص سے شادی کر لی۔ اور دوسرے شخص سے تین لڑکے ہیں تقریباً ۱۲ سال کے بعد بکر واپس آیا۔ تو ہندہ شوہر اول سے طلاق حاصل کر کے والدین کے یہاں عدلت گزارنا چاہتی ہے۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ ہندہ کے والدین ہندہ اور بس کے بچوں کے ساتھ تعلق قائم رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟ اور مذکورہ بالا کتاہ کے ارتکاب سے ہندہ پر کیا حکم عائد ہوتا ہے؟

### الجواب

کہ پانہ ۲۸ سورۃ طلاق میں ہے لا تخر جوہن من بیوتہن ولا یخسرن اطلاق یا ینین بفاحشۃ مبینۃ۔ یعنی طلاق والی عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں مگر جب کہ وہ گھلی ہوئی بنے حیاتی کریں۔ ہاں اگر طلاق بائن یا منقلہ کی عدلت ہو اور شوہر فاسق ہو اور کوئی وہاں ایسا نہ ہو کہ اگر اس کی نیت بد ہو تو رک سکے۔ اسی حالت میں البتہ مکان بنے کا حکم ہے۔ کورٹ سے طلاق لے کر دوسرے سے شادی کر کے ہندہ حرام کاری میں مبتلا رہی جس کے سبب وہ سخت گنہگار ہوئی۔ اس پر لازم ہے کہ علانیہ توبہ و استغفار کرے اس کے بعد ہندہ کے والدین اس کے ساتھ تعلق رکھیں۔ اور ہندہ کو چاہیے کہ وہ نماز کی پابندی کرے۔ نیز میلا و شریف و قرآن خوانی کرے۔ غریب و مساکین کو کھانا کھلائے۔ اور سجدیں لوٹا دینا کی کوشش کرے یہ چیزیں قبول توبہ میں معاون و مددگار ہوں گی۔ قال اللہ تعالیٰ ومن تاب وعمل صالحا غفرنا عنہ یتوب الی اللہ منہا رذیل ع ۴) وهو سبحانه اعظم بالصواب۔

بہار الدین احمد الاجیری  
۴ رزی القعدہ ۱۳۲۰ھ

**مسئلہ** از نور الدین سیورا ضلع بستی

شاگرہ کی شادی بکر کے ساتھ ہوئی۔ اور شاگرہ پہلی بار رخصت ہو کر بکر کے گھر چلی لیکن بکر اور شاگرہ کے کسی بات میں آن بن ہونے پر بکر نے شاگرہ کو بغیر طلاق اپنے مکان سے نکال دیا اور شاگرہ دو برس تک کسی صورت سے گذر اوقات کر کے زید کے پاس چلی گئی۔ زید کے گھر میں شاگرہ کے ایک بچہ پیدا ہو کر۔ مر گیا پھر اس کے پہلے شوہر نے تحریری طلاق دی تو زید شاگرہ سے کب نکاح کر سکتا ہے؟

**الجواب** اگر واقعی بکرے شاکرہ کو طلاق دے دی ہے تو وہ عدت گزارنے کے بعد نہی سے نکاح کر سکتی ہے اس سے پہلے نہیں۔ اور واضح ہو کہ طلاق کے وقت اگر شاکرہ حاملہ ہو تو ۳ و قیکہ وہ ۳ مہینے ۵ سالہ نہ ہو جائے اس کی عدت تین مہینے ہے چاہے تین مہینے تین ماہ تین سال یا تین سال میں آئیں۔ وھو اعلم بالصواب

جلال الدین احمد لالہ محمدی تہ

**مسئلہ** از محمد وکیل ساکن بھٹنا ضلع بستی  
زینب اور میوند دو لڑکی ہیں زینب کی شادی محمود کے ساتھ ہوئی ہے۔ انجان میں رات کے وقت محمود نے میوند کو اپنی بیوی سمجھ کر دلی کر لیا۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ زینب محمود کے نکاح میں ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو اس کے ساتھ محمود کوئی کر سکتا ہے کہ نہیں؟

**الجواب** زینب محمود کے نکاح میں باقی ہے اور میوند پر دلی بالشہم کی عدت لازم ہے۔ لہذا وہ قیکہ میوند دلی بالشہم کی عدت سے نہ نکلے محمود کو اپنی بیوی کو بائدہ لگانا حرام ہے لہذا مجمع بین المحرم عدتہ۔ جب میوند کی عدت ختم ہو جائے گی تو زینب محمود کے لئے بدستور طلاق ہو جائے گی۔ بحر الرائق جلد سوم ص ۱۱۳ میں ہے لود علی الخت امر آتہ بشبهة تخبرم علیہ امہات مالمہ تنقض عدتہ ذات الشبهة امر وھو تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد لالہ محمدی تہ

**مسئلہ** از محمد علی ساکن پورہ ضلع بستی  
زید ہندہ کو بغیر طلاق بھاگ لایا سال بھر سے رائد حرام کاری کرتا رہا تو بچہ بھی ہوا بعد شوہر اول نے طلاق دے دی طلاق کے بعد بیس یوم کے بعد بچہ ایک صاحب نے زید کا نکاح ہندہ کے ساتھ شہ دیا اگر کوئی صورت جواز کی ہو تو تحریر فرمائیں ورنہ جو حکم شرع چوبیان فرمائیں؟

**الجواب** صورت سولہ میں جب کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد شوہر اول نے طلاق دی تو تا قیکہ وہ سن ایام کو نہ پہنچ جائے مگر ۵ سالہ نہ ہو جائے اس کی عدت تین مہینے ہے خواہ تین مہینے یا تین سال یا اس سے زیادہ میں آئیں پادہ دوم رکوع ۱۲ میں ہے والمطلقات یترعن من بالشہن ثلثة قروء۔ لہذا طلاق کے بعد بیس یوم کے بعد نکاح ہو کر جائز نہ ہوا۔ نکاح خواہ

سے اگر جان بوجھ کر ایسا نکاح پڑھایا تو اس پر عطا شدہ توبہ واستغفار کرنا لازم ہے۔ اور وہ نکاح مذکور کے ناجائز  
ہونے کا اعلان عام کرے اور نکاح نامہ پیسہ بھی واپس کرے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو تمام مسلمان اس کا بھی بائیکاٹ  
کرے۔ وھو تعالیٰ اعلم۔

ک جلال الدین احمد امجدی تہ

**مسئلہ** از رمضان ثانی را چند خورد و برگدہی۔ پورندہ پور ضلع گوردھپور

حامد نے اپنی بیوی ہندہ کو گھر سے نکال دیا۔ ہندہ قریب ایک سال تک اپنے بیکے رہی اس کے بعد  
بغیر طلاق حاصل کے وہ محمود کے ساتھ کئی گئی قریب ۲ پانچ سال سے ہندہ محمود کے ساتھ رہتی ہے اور اس  
سے ناجائز تعلق بھی ہے۔ آج سات ماہ پہلے حامد نے ہندہ کو طلاق دے دی۔ محمود پر درواری نے سختی کی  
اب وہ چاہتا ہے کہ ہندہ سے نکاح کرے۔ اسی صورت میں ہندہ کا نکاح فوراً ہو سکتا ہے یا اب سے مدت  
گذرنی پڑے گی؟ جیسا حکم ہو برائے کرم فوراً جواب سے نوازیں۔

**الجواب** صورت مذکورہ میں ہندہ بغیر مدت گذارے محمود سے نکاح نہیں  
کر سکتی۔ لہذا اگر وہ طلاق کے وقت حاملہ تھی تو بعد وضع حمل کر سکتی ہے۔ پارہ ۲۸ سورۃ طلاق میں  
ہے وادلت الاحمال احلھن ان ینضن حملھن۔ اور اگر طلاق کے وقت حاملہ نہ تھی تو اس وقت  
سے تین حیض آنے کے بعد نکاح کر سکتی ہے خواہ تین حیض تین ماہ تین سال یا اس سے زیادہ میں آئیں  
پارہ دوم وکوع ۳ میں ہے والمطلقت یتقرنن بانفسھن ثلثۃ قمریۃ۔ اور عوام میں جو مشہور ہے  
کہ طلاق والی عورت کی عدت تین مہینہ تیرہ دن ہے تو یہ بالکل غلط و سبب بنیاد ہے جس کی شریعت میں  
کوئی اصل نہیں۔ وھو تعالیٰ اعلم

ک جلال الدین احمد امجدی تہ

۳ رمضان المظفر ۱۳۹۸ھ

**مسئلہ** از فیض اللہ موضع گورا ضلع سستی

پانچو ساکن گورا ضلع سستی ایک منکوحہ عورت کو بگاڑا کچھ دنوں کے بعد عورت کو لڑکا پیدا ہوا اس  
کے بعد عورت کے شوہر اول نے طلاق دے دی دریافت طلب یہ امر ہے کہ پانچو کا اس عورت کے  
نکاح کب جائز ہوگا؟ اور پانچو کی اوپر کوئی کفارہ لگا ہوگا یا نہیں؟

**الجواب** صورت مسئلہ میں پانچو پر شرعاً کوئی کفارہ واجب نہیں لیکن پانچو

نہ اور اس عورت کو طلاق نہ کہا جائے اور زیادہ ہے زیادہ نیکیاں کرنے کی تلقین کی جائے اور ایک کو دوسرے سے اس طرح الگ کر دیا جائے کہ وہ آپس میں میاں بیوی کے تعلقات ہرگز ہرگز نہ قائم رکھیں پھر جب حدیث ختم ہو جائے یعنی اس عورت کو طلاق کے بعد تین حصے آپا تیس چارہ تین ماہ یا تین سال یا اس سے زیادہ میں تو اس کے بعد اپنی کاس نکاح کرنا جائز ہوگا اور تین ماہ اور ای آئے سے پہلے نکاح ہرگز ہرگز جائز نہ ہوگا حکم الی کتب الفقہ - واللہ تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد الانصاری

جلال الدین احمد الامجدی

٢٠ ربيع الاول ١٣٤٩ هـ

مسئلہ از منشی رفعا گوراد انتر ضلع پرستاب محترمہ

سماۃ زینتون عرصہ ڈھائی تین سال سے بیوہ تھی اس نے اپنا دوسرا نکاح زید سے کر لیا نکاح سے تین دن تک زید کے مکان میں رہی پھر تین دن بعد زینتون نے اپنے شوہر زید سے طلاق لے کر گزشتہ پندرہ دن تک سے تیسرا نکاح کر لیا اب یہ تیسرا نکاح جائز ہوا یا نہیں ؟

## الجواب

**الجواب** - فید نے اگر ہمبستی اور خلوت میچھ دھوت و دردی ایسی تنہائی کہ  
دعا نہ بند ہوا حد کوئی چیز مانع ہمبستی نہ ہو) کے پہلے ہی تیرتوں کو طلاق دے دی تو تیرتوں پر عدت گننا  
واجب نہیں اس صورت میں محمود سے تیسرا نکاح صحیح ہو گیا اور اگر ہمبستی یا خلوت میچھ کے بعد تیرتوں کو  
طلاق دی تو تیرتوں پر عدت گزارنا واجب ہے قبل انعقاد عدت تیسرا نکاح محمود سے ہرگز بائز نہ ہوا۔  
فتاویٰ عالمگیری معری جلد اول ص ۱۴۳ میں ہے: ساجل تزوج اگرچہ نکاح خلیفہ شرافت علیہ السلام بعد از غزوہ  
اودجد الخلوۃ المعصیۃ کان علیہا الحد تکذابی فتاویٰ قاضی خان: لہذا اس صورت میں زیر توبی  
و محمود فوراً ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں اور آپس میں میاں بیوی کے تعلقات ہرگز قائم نہ کریں۔ اول  
اگر کہیں کہتے تھے تو توبہ کریں۔ و ہوتو تعافی سبحانہ اعلم بالصواب۔

جلال الدین احمد الامجدی

١٤٠٠ رجب المرجب ١٣٨٥ هـ

۱۴ **مسلم** از عبد الرؤوف انفاری یوکر بھٹوا۔ ضلع ہستی

ایک عورت کا نکاح ہوا مگر رخصتی سے پہلے معنی شوہر نے جماعت اور خلوت سے پہلے طلاق دیدی تو اس عورت کے لئے عدت ہے یا نہیں ؟



کائنات عام کریں۔ اور حیدہ بحکے ساتھ میاں بیوی کے تعلقات ہرگز قائم نہ کرسے ورنہ دونوں دین و دنیا میں روسیاء و شرمسار اور لائق عقاب قہار ہوں گے اور اگر اس حکم شرعی کے معلوم ہونے سے پہلے دونوں میاں بیوی کے تعلقات قائم کرچکے تو اب ہرگز نیک دوسرے کے قریب نہ جائیں اور دونوں علانیہ توبہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بلال الدین احمد لاہوری  
۱۹ محرم الحرام ۱۴۳۳ھ

مسئلہ از رد فائق علی قصبہ دلاسی گنج ضلع فیض آباد

تقدیر النصار کے شوہر کا انتقال ہو گیا جس روز انحال ہوا اسی روز موت کے پہلے فیض آباد کا تھا اس کے بعد میں جیل آؤں یا اور چارہ ڈھونڈ کی مدت گزار کر نکال دیا دوسرے شوہر سے نکاح کیا بعد النصار نے جو نکاح کیا ہے اس کو کچھ لوگ خط بتاتے ہیں اور کہتے ہیں حدیث موت چارہ دس دن ہے اس کو نکاح ذکر انھوں نے والدین بلور دی کو جہیز نہ دیں۔ بلور دی کا جہیز نہ لینا بحکم شریعت کیسا ہے اور نکاح جائز نہ سمجھ ہو کہ نہیں جواب سے مطلع فرمائیں۔ تو جس داد بینوا

**الجواب** اللہم ھذا فی الحق والصلوٰۃ صورت مسئلہ میں تقدیر النصار پر چارہ دس دن حد گذرنا فرض ہے جیسا کہ قرآن کریم میں پروردگار عالم کا ارشاد ہے والذین یتوفون مکتوب بذمہ دن انہم واجبا یتروا منہم بالخصۃ اربعۃ اشھار و عشر ائینی تم میں جو مر جائیں اور یوں پھوڑیں وہ چارہ دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں (پٹ ع ۱۳) پھر چونکہ اس نے مدت گزرنے سے پہلے نکاح کیا اس لئے اس کا یہ نکاح جائز نہیں اس پر توبہ کرنا فرض ہے اور اس دوسرے شوہر سے جدا ہونا لازم ہے۔ بہار شریعت حصہ نہم ص ۱۱۲ پر ہے اس زمانہ میں کہ ہندوستان میں اسلامی حکومت نہیں اور ملک بے دھرم کا خوف و خطر برپا رہی کسے دوران پر اصرار کرتے اور کوئی شیخ کسے تو باز نہیں آئے اگر مسلمان مستحق ہو کر ایسی مزا میں جو بزرگ نہیں جن سے عبرت ہو اور یہ بے باکی اور جرأت کا سلسلہ بند ہو جائے تو نہایت مناسب و انصاف ہوگا۔ اسے شریعت کی زبان میں تحریر کئے ہیں۔ اور بہار شریعت حصہ نہم ص ۱۱۲ پر ہے تحریر کی بعض صورتیں یہ ہیں قید کرنا کوٹھے مارنا، گوشمالی کرنا، ڈانٹنا، تشدد سے ان کی طرف غصہ کی فکر کرنا، قریب بال مال یعنی جہان لینا جائز نہیں اور مالگیری جلد ص ۱۵۷ پر ہے لاجپور لا حد من المسلمین اخذ مال اخذ بغير صیب شری۔ کسی مسلمان کو کسی مسلمان کا مال بغیر کسی وجہ شرعی کے لینا جائز نہیں۔ پچایات

میں بھی بعض تو میں بعض جگہ جرمہ لیتی ہیں انہیں اس سے باز آنا چاہئے (بہار شریعت حصہ نہم ص ۱۱۵) صورت  
مستولی میں تعدیر النساء کے والدین سے ان کے برادری کا جرمہ لینا اگر دوسرے شرع جائز نہیں اور جو لوگ  
کہتے ہیں کہ جرمہ نہ دینا چاہئے وہ غلط کہتے ہیں۔ ہذا ما عندی والعلم بالحق عند المولیٰ تعالیٰ و صلواتہ  
الرحمٰنیٰ جل و علا و صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد الیاس خاں مالک بارہ ٹکڑی  
۲۳ صفر ۱۲۹۵ھ

## مسئلہ از مولوی غفران احمد

(۱) ایک شخص ایک عورت کو بچہ کر لیا اس کا شوہر موجود ہے مگر بغیر طلاق کے اپنے وہاں رکھا اور توہمات  
نہ ہونا چاہئے معاہدہ قائم رہا ایک لڑکا بھی پیدا ہوا اس کے بعد اس عورت کے شوہر نے کوشش کے بعد طلاق  
طلاق نامہ ملنے کے بعد وہ عورت اسی گھر میں رہی اور عدت پوری کی پھر ایک مولوی نے اس کا نکاح پڑھا  
کے وقت عدت حاملہ تھی وہ بچہ بھی یعنی حمل تا جائز ہی رہا۔ اب ایسی صورت میں کیا حکم صادر فرماتے ہیں  
اس شخص کے لئے جو اتنے دنوں تک ناجائز تعلق رکھا پھر ایک ہی جگہ رہ کر کیسے عدت پوری کی اس کی کیا شرا  
ہے؟ بغیر کفارہ کیسے نکاح ہو گیا؟ دوسرے جبکہ ناجائز عمل بھی موجود ہے اور ایسے مولوی پر جس نے نکاح  
پڑھا کیا حکم صادر فرماتے ہیں غلطی کر ام اور اس بچے کا کیا شتر ہوگا اس کے لئے کیا حکم صادر فرماتے ہیں۔ فقط  
(۲) ایک شخص عدت بچہ کر لیا شوہر زندہ ہے عرصہ دو سال کے ہو رہا ہے جب برادری نے بطرف  
کیا تو دودھ و عیب کسی صورت سے طلاق نامہ لایا اور ایک جگہ رہ کر عدت پوری کی اور اسی مولوی نے جو نکاح  
نکاح پڑھایا ہے اسی نے اس کا بھی نکاح پڑھا بغیر کفارہ کے کیسے نکاح ہوا؟ مابا کہ طلاق نامہ صحیح ہے مگر  
اتنے دنوں تک جو ناجائز تعلق رہا اس کا کیا فیصلہ ہے حکم صادر فرمائیں تاکہ اس پر عمل قدم اٹھایا جائے۔  
عدت کی جو شرطیں ہیں اس کو خوار قلم کریں کیونکہ میں سمجھنے میں قادر ہوں کہ ایک جگہ رہ کر کیسے عدت پوری  
ہو سکتی ہے۔ فقط

الجواب (۱) عورت مذکورہ اگر طلاق کے وقت حاملہ تھی یا طلاق کے بعد تین

ماہواری آنے سے پہلے حمل ثابت ہوا تو اس کی عدت وضع حمل یعنی پچہ پر لگنا ہے اس صورت میں پچہ پر لگنا  
ہونے سے پہلے نکاح نہیں ہونا نکاح پڑھنے والا مولوی جمعہ کے دن مسجد میں مسلمانوں کے سامنے طہانہ  
توبہ واستغفار کرے اور نکاح مذکور کے نہ ہونے کا اعلان عام کرے اور عدت مذکور کو طلاق کے بعد تین



ماہواری آئی اس کے بعد محل ہوا تو حالت محل میں نکاح ہو گیا۔

(ج) اگر حکومت اسلامی ہو تو جو عورت و مرد جو آپس میں ناجائز تعلق رکھتے تھے سمیت سزا دی جاتی۔ زمانہ موجودہ میں حکم یہ ہے کہ دونوں علانیہ توبہ و استغفار کریں۔ ان لوگوں سے تاوان یعنی ڈانٹر لگانا کہ تمام سے کچھ رقم لینا جائز نہیں۔ لکن التضریر بالمال منسوخ والاعمال علی المنسوخ حرام، اہل ان دونوں کو فائدہ پشیمانی کی تاکید نہ کی جائے اور قرآن خوانی میلاد شریف کہنے اور غریب و مسکین سمیت دوسری امداد کرنے کی تلقین کی جائے زبردستی نہ کی جائے۔ زمانہ عدت میں عورت کا کسی مرد سے ناجائز تعلق رکھنا حرام سخت جرم ہے لیکن عدت کا وقت گزرنے پر عدت ختم ہو جائے گی۔ (۲) نکاح مذکور اگر عدت کے بعد ہوا تو منقطع ہو گیا زمانہ کے لئے شرع نے کوئی کفانہ نہیں مقرر کیا ہے دو جن علانیہ توبہ و استغفار کریں نماز کی پابندی کریں اور قرآن خوانی میلاد شریف وغیرہ کا رخصت کریں کہ ان الطہرات بذہن الشیاتین۔ ہذا اما عندی والعلو بالحق عند اللہ تعالیٰ ورسولہ جل جلالہ ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جلال الدین احمد لاہوری  
ک ۱۹ ریحال ۱۳۸۸ھ

## مسئلہ از عبد اللہ

نہیں اپنی بیوی خدیجہ کو طلاق بائن دے دی۔ عرو نے دس دن کے بعد خدیجہ کا نکاح زید ہی کے ساتھ پڑھ دیا۔ تو ایسی صورت میں عرو کے لئے اور گواہ وکیل اور نکاح کی مجلس میں شرکت کرنے والے کے لئے شریعت کیا حکم دیتی ہے؟  
نہیں اپنی بیوی فاطمہ کو طلاق مطلقہ دے دی۔ عرو نے دس دن کے بعد فاطمہ کا نکاح زید ہی کے ساتھ پڑھ دیا تو ایسی صورت میں عرو گواہ وکیل اور نکاح کی مجلس میں شرکت کرنے والوں کے لئے شریعت کیا حکم دیتی ہے؟

**الجواب**۔ جہوں المطلقہ الوہاب زید اگر اپنی بیوی خدیجہ کو ایک یا دو طلاق بائن دی پھر زید ہی نے عدت گزرنے سے پہلے خدیجہ سے دوبارہ نکاح کر لیا تو اس میں شرعاً کوئی عیب نہیں لایمیں اللہ عزوجل کا حکم بتلا شریعتی عدتھا حکذا فی شراح الوقایہ۔ اور اگر زید نے فاطمہ کو طلاق مطلقہ دی تو بغیر طالع زید کے لئے فاطمہ حرام ہے نکاح خواہ وکیل اور گواہ وغیرہ جو لوگ اس نکاح سے راضی ہیں سب علانیہ توبہ و استغفار کریں اور عرو پر لازم ہے کہ نکاح مذکور سے باطل ہونے

کا اعلان عام کرے اور زیادہ قائل پر واجب ہے کہ ایک دوسرے سے الگ رہیں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تو تمام مسلمان ان سے ترک تعلیق کریں۔ ہذا لعنہ علیہم واللعنہ علیہم عند اللہ تعالیٰ رسولہ جل جلالہ والی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جلال الدین احمد الامجدی  
۲۴ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ

## مسئلہ

از محمد صدیق شاہ سہیلیاں کمال گونڈہ  
عرو نے اپنی مدخولہ بیوی زادہ کو بغیر طلاق گھر سے نکال دیا پھر کچھ دنوں کے بعد تحریری تین طلاق دی زادہ کے والدین نے عدت ختم ہونے سے پہلے زادہ کو ایک شخص کے سپرد کر دیا کہ تم اسے لے جاؤ بعد عدت نکاح کر دیا جاتے گا ابھی زادہ کو لائے ہوئے دوا بھی نہیں گذرے کہ اسے حمل ظاہر ہوا اب دریافت طلب یہ امور ہیں کہ زادہ سے نکاح کب کیا جاسکتا ہے؟ اور بغیر نکاح زادہ کو اپنے گھر میں لائے والا حرام ہے یا نہیں؟ نیز اس کے گھر کھانا پینا کیسا ہے؟

## الجواب

صورت مستورہ میں زادہ کی عدت وضع حمل ہے لہذا قبل وضع حمل زادہ سے نکاح کرنا شرعاً درست نہیں تھا وہی مالگیری جلد اول مطبوعہ مصر ص ۳۷ میں ہے عدت الحاصل ان تضع حملها کن ای انکافی سواء کما انت حاصل وقت وجوب العدۃ او قبلت بعد التوجو کن ذی فتاویٰ قاضی خان۔ یعنی حاملہ کی عدت وضع حمل ہے جیسا کہ کافی میں ہے خواہ وجوب عدت کے وقت۔ حاملہ یا عدت۔ عدت حاملہ جو کما السامع و قادیان آٹھ مئی خان میں ہے۔ اور بغیر نکاح زادہ کو اپنے گھر لانے والا شرعاً حرام ہے تا وقتیکہ زادہ کو اپنے گھر سے نکال کر تنفس مذکور ملائیے تو یہ نہ کہ اسے مسلمان اس کے ساتھ کھانا پینا اٹھانا پیشاب بند کریں۔ دامتہ تعالیٰ علیہم

جلال الدین احمد الامجدی  
۱۵ من مقرر المقرر ۱۳۸۳ھ

## مسئلہ

مسئلہ مستورہ میں مقام پٹری ضلع بستی  
زید نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی عورت مذکورہ نے تین جہن کے بعد دوسرے نکاح کر لیا ایک واپی کہتا ہے کہ یہ نکاح جائز نہیں۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ نکاح ثانی جائز ہے یا نہیں نیز واپی کا قول کیسا ہے؟

## الجواب

صورت مستورہ میں عورت مذکورہ تین جہن کے بعد دوسرے نکاح کرنا شرعاً

جائز ہے اگر کوئی دوسری وجہ بابت نکاح نہ ہو قرآن مجید پارہ دوم رکوع ۱۲ میں ہے وَالْمُطَلَّاتُ مِنَ النِّسَاءِ  
بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةً غَدَوًا یعنی مطلقہ عورتیں تین عین تک نکاح کرنے سے رکی رہیں نکاح مذکور کو ناجائز  
کہنے والا ذہابی جلیل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد الامجدی

**مسئلہ** حبیب اللہ اسٹریمقام دیوسٹ بھدواں۔ ضلع بستی  
نہیمنے اپنی مدخلہ بیوی کو تین طلاق دے دی جس سے کئی بچے ہیں کیا وہ شوہر کے گھر میں رہ کر عدت  
گذاڑے یا دوسرے کے گھر میں۔ زید جانتا ہے کہ عدت گزارنے کے بعد طالع ہو جائے پھر وہ دوبارہ نکاح  
کے لئے تو اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

**الجواب** طلاق والی عورت کو بھی شوہر کے مکان میں رہ کر عدت گزارنے کا  
حکم ہے جیسا کہ پارہ ۲۸ سورۃ طلاق میں ہے وَلَا تَخْرُجُوهُنَّ مِنْ بَيْوتِهِنَّ۔ لہذا عدت مذکور شوہر کے  
گھر میں رہ کر عدت گزارنے کی ہے اگر شوہر فاسق ہے پرہیز گار نہیں ہے جس سے برائی کا اندیشہ ہے تو حکم ہے  
کہ شوہر کے گھر میں عدت نہ گزارے (عالمگیری در مختار ج ۱۳ ص ۸) اور عدت مذکور اگر طالع ہے  
تو اس کی عدت یکے پر ہونا ہے۔ اور طالع نہ ہو اور بچپن سالہ نہ ہو تو اس کی عدت تین جنس ہے۔ اور یہ جو  
عوام میں جو مشہور ہے کہ طلاق والی عورت کی عدت تین مہینہ تیرہ دن ہے تو یہ بالکل غلط ہے۔ اور طالع  
کے لئے مفروضہ ہے کہ دوسرا شوہر عدت کے ساتھ ہمبستری کرے اگر ہمبستری کے بغیر دوسرے شوہر نے  
طلاق دے دی تو وہ پہلے شوہر سے نکاح نہیں کر سکتی کما فی حدیث العیلة۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد الامجدی

۲۴ شعبان العظم ۱۳۱۸ھ

**مسئلہ** از شرکائی گورد کپور

ایک لڑکی کی شادی ہوئی وہ صرف تین دن اپنے شوہر کے پاس رہی اس کے بعد اپنے نیکے میں چلی  
گئی اور تواتر چھ ماہ اپنے نیکے میں رہی شوہر سے کوئی واسطہ نہ کیا نہیں چھ ماہ کے بعد شوہر کی کسی دہن  
اپنے گھر آیا اور لڑکی کو طلاق دے دیا۔ مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۰۷ء کو طلاق ہو گیا اب سوال یہ ہے کہ لڑکی اپنا  
عقد کرنا چاہتا ہے کہ نہیں۔ بغیر عدت گزارنے کے اور کیسے کر سکتی ہے جہاں تک ہو سکے۔





خلفه اسامان استقطعت علفة الاممعة لم تقبل العدة... وهو سبحانه وتعالى اعلم.

جلال الدین احمد الامجدی

**مسئلہ** از نور محمد امونع چکا پور۔ پوسٹ جگدیش پور ضلع گوردکھور  
ایک حافظہ جی نے اپنی بیوی سے جگڑا کیا بیوی بیکہ بچی گئی تو حافظہ جی نے اپنی بیوی کو طلاق مفظفہ  
دی اور مذکورہ رحمہ املاط نامہ بیوی کے پاس بھیج دیا۔ ملازمہ کو کہہ کر یہاں وہ عورت اپنے بیکے  
حافظہ جی کے گھر آئی حافظہ نے اس کا نکاح اپنے چھوٹے بھائی سے کر دیا جو نابالغ ہے پھر نابالغ بھائی سے طلاق  
دلوادی اور عدت گزرنے کے بعد ایک مولوی صاحب سے اپنے ساتھ نکاح پڑھوایا تو یہ نکاح ہو کر نہیں اٹھ  
حافظہ جی مولوی صاحب کے شریعت کا حکم ہے ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب** صورت مسئلہ میں جب کہ عورت کو بعد طلاق کچھ پیدا ہوا تو اس  
کی عدت ختم ہو چکی کہ حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے جیسا کہ پارہ ۲۸ سورہ طلاق میں ہے ولات  
الاحمال احملن ان یضعن حملن تو بعد عدت جب کہ نابالغ بچہ کے ساتھ نکاح ہوا تو صحیح ہو گیا مگر اس  
کا طلاق دینا صحیح نہیں کہ نابالغ کی دی ہوئی طلاق نہیں پڑتی قادی عالمگیری میں ہے لا یقع حلاقہ صحی  
وان کاں یفعل یعنی بچہ کی طلاق نہیں واقع ہوتی اگرچہ سمجھ دار ہو لہذا عورت اسی نابالغ بچہ کی بیوی ہے۔  
مراہق نابالغ ہونے کے بعد جب اس عورت سے جمبستری کہے پھر رہائے یا نابالغ ہونے کے بعد طلاق  
دے تو بعد عدت عورت کا نکاح حافظہ کے ساتھ ہو سکتا ہے نکاح مذکور حافظہ کے ساتھ ہرگز نہ ہوا کہ وہ نابالغ  
کی بیوی ہے مولوی مذکور حمل نے حافظہ کے ساتھ دوبارہ نکاح پڑھا سخت گنہگار ہو اسب مسلمانوں کے سامنے  
توبہ کہے نکاح کے ناجائز ہونے کا اعلان عام کرے اور نکاح مذکور بھی واپس کہے اور حافظہ پر لازم ہے کہ  
اپنے چھوٹے بھائی کی بیوی کے ساتھ میاں بیوی کا تعلق ہرگز نہ قائم کرے اور اگر مذنیہ ہو کہ میاں بیوی کا تعلق  
قائم ہو جائے گا تو اس کا چھوٹا بھائی اپنی اس بیوی کو نے کز انگ رہے یا اس کے ماں باپ کے میاں بروقت  
اسے پہنچا دے اور حافظہ علیہ توبہ واستغفار کرے مگر مولوی مذکور اور حافظہ اس حکم شرع پر عمل نہ کریں تو ان  
کے پیچھے نماز پڑھی جائے اور ان دونوں کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے قال الحق تعالیٰ واما یستند الذین  
فلا تعد بعد الذکر مع القوم الظالمین اور حافظہ نے اس معاملہ میں سخت دھاندلی کی ہے اسے

ہاں ہے کہ قرآن خوانی و میلاد شریف کرے غراب و ساکین کو کھانا کھلائے اور سجدہ میں لوم پڑائی وغیرہ رکھے کہ  
یہ چیزیں قبولِ توبہ میں معاون ہوں گی۔ وھو تعالیٰ اعظم۔

جلال الدین احمد امجدی  
۲۳ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ

**مسئلہ** از محمد صیف چتر گڑھی کمانہ جمنی کلاں ضلع گونڈہ

ہندہ کی شادی زید کے ساتھ ہوئی۔ ہندہ اپنے شوہر کے ساتھ تفریبا چھ ماہ رہی پھر اس کے بعد تین سال  
اپنے باپ کے گھر میں رہی تو اس کے شوہر زید نے اسے حالتِ حمل میں طلاق دی۔ طلاق کے تین دن بعد  
حمل کی حالت میں خالد نے اس کا نکاح بکر کے ساتھ پڑھا تو یہ نکاح ہوا یا نہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ  
بکر کا نکاح ہو گیا البتہ نکاح پڑھانے والے کا نکاح ٹوٹ گیا۔ تو اس مسئلہ میں جو شریعت کا حکم ہو اسے تحریر  
فرما کر عند اللہ باور ہوں۔

**الجواب** صورت مسئلہ میں جب کہ ہندہ کے شوہر نے حالتِ حمل میں طلاق

دی تو اس کی عدت وضعِ حمل ہے۔ قال اللہ تعالیٰ والاولات الاحمال اجلھن ان لیعلن حملھن (پارہ ۲۸)  
صمد طلاق) لہذا نکاح مذکور حالتِ حمل میں جائز نہ ہوا۔ ہندہ پر لازم ہے کہ بکر سے الگ رہے اس کے ساتھ  
میاں بیوی کے تعلقات ہرگز قائم نہ کرے پھر بکر پیدا ہونے کے بعد اس کو بھی صحیح العقیدہ سے چاہے نکاح  
کر سکتی ہے اور نا جائز نکاح پڑھانے کے سبب نکاح پڑھانے والے کا نکاح نہیں ہوتا البتہ اس پر لازم  
ہے کہ نکاح مذکور کے ناجائز ہونے کا اعلان عام کرے، علانیہ توبہ واستغفار کرے اور نکاحانہ پیہ بھی واپس  
کرے نکاح پڑھنے والا اگر اس نکاح کے ناجائز ہونے کا اعلان نہ کرے یا علانیہ توبہ واستغفار نہ کرے  
یا نکاحانہ پیہ واپس نہ کرے تو مسلمان اس کا سختی کے ساتھ پابیکاف کریں۔ وھو تعالیٰ اعظم

جلال الدین احمد امجدی  
۲۸ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۱ھ

**مسئلہ** از غلام حضرت مقام گہا پورٹ نوتنواں ضلع گوردکپور

ماجد کی بیوی یہ کہانہ خاتون ایک سال اپنے شوہر کے پاس رہی پھر ساجد کے گھر چلی گئی اور سال بھر  
اس کے پاس رہی ماں اب یہ کہانہ خاتون کو ساجد کا ناجائز حمل ہے۔ جب تین ماہ حمل کو پہونے تو ماں اپنے طلاق  
دی۔ ماں ساجد پر کانتہ نکاح کرنا چاہتا ہے۔ کیا بکر پیدا ہونے سے پہلے نکاح کر سکتا ہے۔ بیٹنوا

توجہ دیا۔

## الجواب

خاتون سے بچہ پیدا ہونے کے بعد نکاح کر سکتا ہے۔ قبل و منع حمل نکاح باطل ہے۔ اس نے کسی اس کی عدت بچہ پیدا ہونا ہے جیسا کہ پارہ ۲۸ سورہ طلاق میں ہے۔ دلائل الاحوال اجلوں ان جنس جہاں اور تا وقتیکہ بعد عدت ساجد نکاح رکھنا نہ خاتون سے نہ ہو جائے وہ ایک دوسرے سے الگ رہیں۔ آپس میں میاں بیوی کے تعلقات ہرگز قائم کریں۔ اور اس سے پہلے جو گناہ ہوئے دونوں پر اس سے عطا نہ تو بہداشت قرار دیا جائے۔ اور ان دونوں کو پابندی نماز کی تاکید کریں۔ اور قرآن خوانی و میلاد شریف کئے فرما دیا کہ ان کو کھانا کھانے اور مسیحا میں لونا چٹائی رکھنے کی تلقین کریں کہ یہ چیزیں تو بہ کی مقبولیت میں مددگار ہوں گی۔ وہو تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد لاہوری  
۶۔ برہادی الاثری ص ۱۸۸

## مسئلہ

از مہر ہی عرف شیر احمد۔ بھرا۔ دھانے و در ضلع گونڈہ

زید نے اپنی مطلقہ بیوی ہندہ کو دوبارہ اپنی قدس لانے کے لئے اسے طلاق کی رائے دی۔ ہندہ چونکہ اپنے شوہر اول کو دل سے پا رہی تھی اس نے اس کی رائے پر ہندہ نے اتفاق کیا اور بکسے اس نے طالعہ کے طور پر عقد کر لی بکسے اس کے ساتھ ایک شب گزار کر اسے اپنی مرضی سے طلاق دے دی بعد زید نے اسے مہنی ہندہ کو کہا کہ جلد ہمارے ہی گھر تین حیض کی مدت گزارو عدت کے بعد ہم تم سے عقد کر لیں گے اس پر ہندہ راضی ہو گئی اور اپنے شوہر اول کے گھر رہ کر عدت گزار رہی ہے دن بھر ہندہ اپنے گھر رہتی ہے شام کو پڑوسی کے یہاں سوئی ہے لہذا ماحول موجودہ ہندہ کا شرعاً کیا ہے کیا واقعی ہندہ بکسے کی حفاظت اور پرہیزگاری سے کام لے رہی ہے اس پر بھی زید کی برادری اسے اپنی مغل میں بیٹھانا نظر انداز کر رہی ہے برادری کا تقریب یہ ہے کہ زید اپنی مطلقہ کو اپنے گھر چلے آیا تھا تو اسے عدت کے زمانے تک باہر پر دس جلا جانا چاہئے زید کیوں نہیں باہر گیا اس سے زید شرعی مجرم ہے آیا صورت مذکورہ میں زید واقعی شرعی مجرم ہے اگر مجرم ہے تو اس کا کفارہ کیا ہے اور اگر زید مجرم نہیں تو زید کو مجرم قرار دینے والے مجرم تو ہیں۔ لہذا اس کا جواب جلد رحمت فرمائیں۔

## الجواب

جب کہ ہندہ نے بکسے کے ساتھ نکاح کیا تو وہ بکسے کی بیوی ہو گئی اور



جب بکھنے سے طلاق دی تو منہ پر بکری کے گھر عدت گزارا لازم ہے۔ ہاں بکھنے کے لئے طلاق بائن یا  
منظہ دی ہے۔ اور فاسق ہے اور وہاں کوئی ایسا نہیں ہے کہ اگر اس کی نیت بد ہو تو روک سکے ایسی صورت  
میں وہ البتہ شوہر کی طرف سے دوسرے مکان میں رہ سکتی ہے۔ مگر شوہر اول کے گھر اپنی مرضی سے جا کر عدت  
گننا ہے کہ نئے رہنا حرام ہے اور بے جا نہ والا شوہر اول سخت بغیر اور گننا ہے مگر اس گنا کا شرع نے  
کوئی کفارہ نہیں مقرر کیا ہے نیز دینہ و دونوں توبہ و استغفار کریں۔ اور زید منہ کو بکھر کے سبر کرے وہ اپنے  
گھر یا کسی دوسرے گھر میں آتا وہ عیشتہ۔ ہر سیدہ نے عدت گزارنے کا نظام کرے۔ پاره ۳۸ اور طلاق  
میں ہے یا یہاں البتہ ان اطفالہ النساء فطلقوهن بعد تعین واحصوا الحدک و اتوا الله سمک لا تخفون  
من بیوتھن ولا یخفجن من الایان باتین بفاحشۃ مبینه۔ اور در شمار مع شامی جلد دوم میں ہے  
وتعدت ان ای معتدۃ طلاق و موت فی بیت و جبت فیہ ۱۰۔ و هو تعالیٰ اعلم۔

کمال الدین احمد انجمی  
کتبہ  
یکم صفر المظفر ۱۳۰۲ھ

مسئلہ

از اسٹر محمد نعیم الدین رموی مدرسہ ہدایتیہ توبہ المدارس پرموہیا کٹر کچور  
جوہر علی صاحب کی بہن آج سے پانچ سال قبل ایک غیر مسلم چودھری کے ساتھ بھاگ گئی تھی اور ان کی بہن  
کو ایک لڑکا پیدا ہوا مہی غیر مسلم سے۔ غیر مسلم نے جوہر علی کی بہن کے نام کچہ جاند بھی لکھا ہے۔ حضرت مولانا محمد  
صدیق صاحب قبلہ (خلیفہ) سجاد نشین برائوں شریف تشریف لائے جو موضع پرموہیا والوں کے سپر صاحب  
بھی ہیں انھوں نے اس معاملہ کی چھان بین کی اور اس عورت اور اس کے لڑکے (جو غیر مسلم سے پیدا ہوا  
ہے) ان کو سر دی کیا اور عدت منہ جو کہ غیر مسلم چودھری کا رکھا ہوا نام تھا اس کو تبدیل کر کے بسم اللہ نام رکھا اور  
حضرت خلیفہ صاحب قبلہ نے داخل اسلام کیا اور عورت کو منع کیا کہ خبر دلا تم اب اس غیر مسلم چودھری کے یہاں  
مت جاؤ۔ یعنی اس سے تعلق نہ کرو اور اس عورت نے موصوف کے سلسلے اختیار کیا لیکن اس عورت نے  
چودھری سے اپنے تعلقات جاری رکھے اور ابھی تک چودھری کا آنا جاتا ہے۔ لیکن چودھری اور جوہر صاحب  
کی بہن سمجھ کے قابل نہیں ہیں یعنی اب کافی عرصہ نہ ہو سکے ہیں۔ اور حضرت نے جب مرید کیا نظر آتا ہے  
سے تین سال پہلے تو بھی دونوں مرد و عورت سمجھ کے قابل نہیں تھے (جوہر صاحب کی بہن کا لڑکا) اب  
سوال یہ ہے کہ اس لڑکے نے ایک عورت کو بچا کر اپنے یہاں رکھا ہے۔ بغیر نکاح کے تین بچے پیدا ہوئے

میں تینوں بچوں کے پیدائش کے بعد اس عورت کے پہلے شوہر نے طلاق دیا (یعنی وہ پردیس تھا) اب جو بہر کی بہن کا نکاح اسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے تین حرامی لڑکے ہیں نکاح پر جسے تو کس طرح توبہ کرے یا اور کچھ بھیجیو

توجہ دیا

**الجواب** اللہم ھدانی الخیر والصواب مذکورہ عورت اور جو دہری اگر چہ زیادتی غر کے سبب دہی کے قابل نہیں رہ گئے لیکن اس کے باوجود عورت کا اس سے تعلقات رکھنا سخت ناجائز و گناہ ہے مسلمانوں پر لازم ہے کہ اسے تعلق رکھنے سے روکیں اور بابتہ میں تو سختی کریں۔ بہم اللہ اور اس کے ساتھ ناجائز لفظ سے رہنے والی عورت دونوں کو ملانہ توبہ و استغفار کر لیا جائے۔ نہ ناز پر مٹنے کی تاکہ کی جائے غلام و مسالین کو کھانا کھلانے نیز سلا و شریف اور قرآن خوانی وغیرہ کرنے کی تلقین کی جائے زبردستی نہ کی جائے اور عورت مذکورہ اگر طلاق کے وقت حاملہ تھی تو بچہ پیدا ہونے سے پہلے نکاح ہرگز جائز نہیں۔ اور اگر طلاق کے وقت حاملہ نہ تھی تو جب تک تین ماہ عاری نہ آجائے کسی سے نکاح نہیں کر سکتی۔ خواہ تین ماہ عاری تین ماہ یا تین سال یا اس سے زیادہ ہیں آئے اور نافقہ شرعی طریقہ پر نکاح نہ ہو جائے دونوں کو ایک دوسرے سے الگ رہنا واجب ہے۔ دھو تھائی دس سولہ الا حق اعلم

جلال الدین احمد لاہوری  
۲۲ سفر المغفر ۱۴۲۸ھ

**مسئلہ** محمد علیہ ابوبی دوم یا گچ ضلع بستی

چند روز جوئے زید کا استعمال ہوا تو اس کی بیوی جسے حین بھی نہیں آتا اور اس کے دو بٹلے لڑکے بالغ اور بچے والے ہیں۔ کیا وہ شادی وغیرہ کے موقع پر عزیزوں اور رشتہ داروں کے یہاں جاسکتی ہے؟

**الجواب** بیوہ عورت اگر حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے جیسا کہ بارہ

۲۸ سورہ طلاق میں ہے واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن اور اگر حاملہ نہیں ہے تو اس کی

عدت چار مہینہ دس دن ہے جیسا کہ پارہ دوم رکوع ۱۴ میں ہے والذین بنو خود مسکومین ذلک ان ارجوا

بہترتھن بانفسھن انہ یبعثہ اشھام و عشا۔ اور موت کی عدت میں بھی عورت کو بلا حاجت شدیدہ گھر سے

نکلنا جائز نہیں۔ لہذا عورت مذکورہ کو شادی وغیرہ کے موقع پر عزیزوں اور رشتہ داروں کے یہاں جانے

کی اجازت نہیں۔ ہاں اگر روز کا وغیرہ گھر کا کوئی دوسرا فرد شادی میں شرکت کرنے والا نہ ہو تو یہ خاص عزیز

داروں کے یہاں دن میں اور رات کے کچھ حصہ میں شرکت کے لئے جاسکتی ہے کہ اسے رات کا اکثر حصہ

اپنے مکان پر گزارنا ضروری ہے۔ وہی تعالیٰ اعلم۔  
 جلال الدین احمد امجدی  
 ۱۲ رجب المرجب ۱۴۱۵ھ

## مسئلہ از موضع ڈھرا ضلع سلطان پور مرسلہ شان اللہ

ہندہ روپیچے والی ہے ہندہ کے والد نے اپنی مرضی سے اس کا نکاح زید کے ساتھ کر دیا زید کے گھر  
 جانے پر ہندہ کو معلوم ہوا کہ وہ ہندہ باز ہے اس سے ہندہ نے بہتری سے انکار کر دیا اور تیسرے دن زید  
 سے للہ بے لی پھر ایک ماہ بعد جس سے نکاح کیا تو زید نکاح جائز ہوا یا نہیں؟ اور نکاح ثانی میں شریک  
 ہونے والے، گواہ اور قاضی کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

## الجواب

ہندہ اگر کسی کے نکاح اور عدت میں نہ تھی تو اس کے والد کا  
 ہوا نکاح زید کے ساتھ صحیح ہو گیا تو اگر زید نے بہتری نہیں کی مگر نفوت صمیمہ (عدت و مردکی ایسی تنہائی  
 کہ وہ ازہ ہند ہوا) کہ فی بیع بائع بہتری نہ ہو) پائی گئی اور اس کے بعد پانچ دنوں کے بعد وہی ہندہ پر عدت  
 گزارنا واجب ہے قبل انقضائے عدت دوسرے سے نکاح جائز نہ ہوا قاضی عالمگیری جلد اول صفحہ ۱۷۷  
 میں ہے مسجد تنویر اسماءۃ نکاحا بشرائط اربعہ بعد الدہول او بعد الخلوۃ الصحیحہ کا  
 علیہا العدۃ کن فی غنا وغنی قاضی مخار۔ لہذا اس صورت میں ہندہ و بکر ایک دوسرے سے لگ رہیں  
 اور میاں بیوی کے تعلقات آپس میں ہرگز قائم نہ کریں ورنہ دونوں سخت گنہگار و قرام کار ہوں گے۔ اور  
 اس نکاح سے راضی رہنے والے، شریک ہونے والے، گواہ اور نکاح خواں سب علانیہ تو یہ کریں اور نکاح  
 کے ناجائز ہونے کا اعلان کریں۔ اور اگر نفوت صمیمہ بھی نہیں پائی گئی تو عدت واجب نہیں۔ لہذا اس صورت  
 میں ایک ماہ بعد دوسرا نکاح صحیح ہو گیا اگر کوئی دوسری وجہ مانع نکاح نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد امجدی  
 ۲۱ ربیع الاول ۱۴۱۵ھ

## مسئلہ از محمد سلیمان مدرس عدہ سہ اسلامیہ لوناواں درگاہ ضلع گونڈہ

چنوا اپنی مدخول بیوی شہزاد کو طلاق دے کر بھی چلا گیا لیکن چنوی والد نے شہزاد کو روکے  
 رکھا جب چنوی سے تین سال بعد وہاں آیا تو شہزاد کو پھر سے نکلتے ہوئے کہا کہ میں تم کو طلاق دے  
 چکا ہوں اب کسی صورت میں نہیں رکھ سکتا پھر شہزاد کے والد نے چنوی کے سامنے جوئے گنگو

کی تو چوئے کہا کہ خدا شام ہے تین سال ہوئے میں اس کو طلاق دے چکا ہوں۔ پھر طلاق نامہ لکھوا لگا تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ کبھی جانے سے قبل چوئے جو طلاق دی اس وقت سے عدت شمار ہوگی یا طلاق نامہ تحریر کرنے کے وقت سے۔ اگر پہلے طلاق کے وقت سے عدت گذار کر شیر تن کے دوسرا نکاح کر لیا تو جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب** صورت مستور میں چوئے کبھی جانے سے پہلے جو طلاق دی اسی وقت طلاق واقع ہوگی بعد میں طلاق نامہ لکھوانا صرف ثبوت کے لئے ہے لہذا شیر تن کے اگر پہلی طلاق کے وقت سے عدت گذار کر دوسرا نکاح کر لیا تو شرعاً جائز ہے واللہ تعالیٰ اعلم

**تنبیہ** عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ طلاق والی عورت کی عدت تین مہینہ تیرہ دن ہے تو یہ باطل غلط و باطل اور بے بنیاد ہے جس کی کوئی اصل نہیں بلکہ اگر مطلقہ حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہے قرآن پاک میں ہے واولات الاحوال لجللن ان یقضن حملن (یعنی ع ۱۷۱) یعنی حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے اور قرآن کی عالمگیری بلد اول مطبوعہ مصر ۱۲۷۴ میں ہے وعدتہ الحامل ان تقعن حملها کذا فی الکافی۔ یعنی حاملہ کی عدت وضع حمل ہے اسی طرح کافی میں ہے بجاورہ مطلقہ تا بالغہ یا آئسہ یعنی تین سال ہو تو اس کی عدت عری مہینہ سے تین ماہ ہے۔ اور اگر حاملہ آئسہ اور بالغہ نہ ہو یعنی فیض والی ہو تو اس کی عدت تین حیض ہے جیسا کہ قرآن پاک پاره دوم رکوع ۱۲ میں ہے والمطلقات مترون بحیض۔ یعنی مطلقہ عورتیں تین حیض آنے تک نکاح کرنے سے رکھیں لہذا تین حیض سے پہلے عدت ختم نہ ہوگی خواہ یہ تین حیض تین ماہ تین سال یا اس سے زیادہ میں آئیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد الامجدی  
کتاب  
۲۸ محرم الحرام ۱۳۸۲ھ

**مسئلہ** از عبد الستار ستعلم و دارالعلوم نوشہرہ پیرا بنگو اپوسٹ گھوڑا بازار ضلع گوردکپور  
نزد کی لڑکی ہندہ جس کا نکاح خالد سے ہوا تھا۔ خالد کے پاس کچھ دن گذار کے پھر بکر کے ساتھ بغیر طلاق کے دو سال تک رہی دو سال کا عرصہ دوا کر گذرنے کے بعد خالد نے طلاق نامہ دیا تو اب ہندہ پر عدت ہے کہ نہیں؟

**الجواب** صورت مستور میں عورت پر عدت گذار لازم ہے بغیر عدت دوسرے سے نکاح کرنا حرام ہے و ناجائز ہے۔ پھر عورت اگر حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔

یہاں کہ پارہ ۲۸ سورۃ طلاق میں ہے : اولات الاحمال احبھن ان یسعن حملھن اور اگر مال میں حصہ والی نہ تو اس کی عدت تین جنین ہے خواہ تین جنین تین ماہ تین سال یا اس سے زائد میں آئیں پارہ دوم میں ہے : وللطائفین جنین یا نسجن ثلثہ قمرہ یعنی طلاق والی عورتیں تین جنین تک اپنے آپ کو روکے رکھیں۔ لہذا عوام میں یہ غلط مشہور ہے کہ طلاق والی عورت کی عدت تین مہینہ تیرہ دن ہے۔ اولہ بغیر طلاق و نکاح عورت جو بیکہ کے ساتھ رہی تو دونوں سوخت گنہگار ہوئے ان کو علانیہ توبہ و استغفار کرا جائے پابندی کے ساتھ نماز کی ناکہ نہ کی جائے اور میلاد شریف و قرآن خوانی کرنے، غرضاً وہاں کہیں کہ کھانا کھانے اور مسجد میں گونا گونا گئے کی تلقین کی جائے کہ یہ چیزیں قبول توبہ میں معین و مددگار ہوں گی قال اللہ تعالیٰ من تاب وعمل صالحا فانہ یتوب الی اللہ متاب۔ (پیشہ ۱۳) وھو تعالیٰ اعلمہ۔

ک جلال الدین احمد امجدی  
۲۲ ذوالقعدہ سنہ ۱۳۰۴ھ

**مسئلہ** ہندہ کا نکاح ہندہ کے باپ سے نابالغ کی صورت میں نہیں کر دیا تھا لہذا جب بالغ ہوئی تو ہندہ کے باپ سے ہندہ کو نکاح کی اطلاع دے دی کہ تمہارا نکاح نہیں کر دیا تھا ہندہ جب بالغ ہوئی تو بکر کے ساتھ ہندہ کی آشنائی ہوئی اور بکر کو نے کہ ہندہ بھاگ گئی کچھ عرصہ تک باہری اور ہندہ کے ایک بچہ پیدا ہوا زید یہ کہہ رہا ہے کہ میں نے ہندہ کو ہاتھ سے چھوا بھی نہیں ہے۔ ہندہ کہہ رہی ہے کہ زید سے مجھے نہیں چھوا دونوں آدمی اقرار کرتے ہیں اب زید نے ہندہ کو طلاق مغلفہ دے دی تو ہندہ پر ایسی صورت میں شریعت عدت کے نسبت کیا حکم دیتی ہے؟

**الجواب** ہندہ پر عدت گزارنا ضرور واجب ہے۔ عدت گزارنے پر بغیر دوسرے سے نکاح صحیح نہیں ہوگا۔ ھذا ما عندی والعلوم عند اللہ تعالیٰ ورسولہ جل جلالہ وصلى اللہ علیہ وسلم۔

ک جلال الدین احمد امجدی  
۲۳ رجب الاول سنہ ۱۳۰۴ھ

**مسئلہ** از محمد شہر قادری چشتی دفل ڈیہہ ضلع گونڈہ زید نے اپنی بیوی ہندہ غیر مدخولہ (یعنی جس سے زینہ نہ محبت نہیں کی ہے) اس کو طلاق کیا تو ہندہ پر عدت گزارنا واجب ہے یا نہیں؟ اگر نہ انہ عدت میں کسی نے ہندہ کا نکاح کر دیا تو نکاح پڑھنے والا بھی

ہے یا نہیں؟

## الجواب

زید نے اپنی بیوی ہندہ کو جس سے اس نے صحبت نہیں کیا تھا اگر طلاق دے دیا تو ہندہ پر عدت نہیں لہذا بعد طلاق ہندہ کا فوراً نکاح کرنا جائز نہیں دھوا علمہ۔

بدرالدین احمد الرضوی  
۲۷ رذی الحجہ ۱۳۷۷ھ

## مسئلہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ مطلقہ عورت کے نکاح کی کیا مدت ہے یعنی کتنے دن کے بعد وہ نکاح کرے؟ بیہودہ

## الجواب

مطلقہ عورت کی عدت طلاق کے بعد تین حیض ہے اور اگر عورت آتی مگر عرصے کہ انہی حیض نہیں آئیں ایسا کو بیہودہ کہی ہے تو عدت تین ماہ ہے اور اگر حیض آتا مگر کسی بیماری کی وجہ سے بند ہو گیا ہے تو جب تک تین حیض نہ آجائیں تو عدت ختم نہ ہوگی اور اگر مطلقہ ماطہ ہے تو اس کی عدت وضع محل ہے۔ واللہ اعلم

جلال الدین احمد الاجدی  
۲۷ ربيع الاول ۱۳۷۷ھ

## مسئلہ

از محمد سعید ہر با تحصیل خاص ضلع بستی  
زید کی بیوی ہندہ اپنے شوہر کو چھوڑ کر دوسری جگہ بکر کے ساتھ چلی گئی قریب اٹھارہ ماہ بکر کے ساتھ رہنے کے بعد جب اسے بچہ پیدا ہوا تو زید نے اسے طلاق دی۔ اب ہندہ کی عدت طلاق پانے کے بعد کتنے دن کی ہے؟

## الجواب

جب کہ زید نے اپنی بیوی ہندہ کو بچہ پیدا ہونے کے بعد طلاق دی تو اس کی عدت تین حیض ہے۔ چاہے تین حیض تین چار سال کے بعد آئیں یا آٹھ دس سال کے بعد ہاں اگر کوئی عالج کی عمر تک تین حیض نہ آئیں تو اس کی عدت عربی مہینہ سے تین ماہ ہے۔ اور عوام میں جو مشہور ہے کہ طلاق والی عورت کی عدت تین مہینہ تیرہ دن ہے تو یہ بالکل غلط و سبب بنیاد ہے جس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں۔ پارہ دوم رکوع ۱۲ میں ہے والمطلقات یتزوون ما نفسهن شذذہ خسرہ۔ یعنی طلاق والی عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک (نکاح سے) روکے رہیں۔ دھوتعالیٰ

اعلم بالصواب -

جلال الدین احمد الامجدی

۱۳ جمادی الثانی ۱۳۰۲ھ

## مسئلہ از جب علی ستم اناذر - ضلع گونڈہ

زید نے اپنی بیوی کو کسی وجہ سے بڑھاپے میں طلاق دے دی۔ زید کے کئی بیٹے جو ان خود کفیل و مندوب ہیں۔ برادری کے لوگ کہتے ہیں کہ زید اپنی بیوی کو اس کے بچے بھیج دے اور پھر گاؤں میں وہ نہ آئے مگر زید کے لڑکے کہتے ہیں کہ دونوں چنانچہ والدین ہیں ہم اپنے گھر میں دونوں کو والدین کی حیثیت سے رکھیں گے اس طرح کہ ان اپنے بہوؤں کے ساتھ رہے گی اور باپ باہر وائے گھر میں رہے وہ آپس میں جملی ملاپ نہیں رکھیں گے مگر برادری کے لوگوں نے یہ کہہ بکھارے کہ جب تک دونوں میں سے کوئی ایک بالکل گھر نہ چھوڑے ہم لوگ نہیں مانیں گے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ زید اور اس کے بچے سب کس طرح رہیں؟ بیضا اوجہ دا۔

**الجواب** مخلص مذکور نے اگر ایک یا دو طلاق رجعی دی ہے تو عدت کے اندر رجعت کر لے یا بعد عدت عورت کی سر منی سے دوبارہ نکاح کر لے۔ اور اگر ایک یا دو طلاق بائن دی ہے تو عدت گزر چکی ہو یا باقی ہو بہر صورت عورت کی سر منی سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔ اور اگر طلاق مغلطہ یعنی تین طلاق دی ہو تو عورت و مرد ایک دوسرے سے دور رہیں اس طرح کہ عورت اپنے بعض لڑکوں کے ساتھ الگ مکان میں رہے اور مرد بعض لڑکوں کے ساتھ الگ مکان میں۔ یا کوئی دوسری صورت اختیار کریں جس سے لوگوں کو تہمت کا موقع نہ ملے تدریث شریف میں ہے اتقوا مواضع التعمہ والرد والتعمہ من مکان یومن باللقہ والیوم الآخر فلا یقفن مواضع التعمہ هذا اما الظہری والشافعی والحنبل عند اللہ تعالیٰ دسولہ عن شانہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جلال الدین احمد الامجدی

۱۴ ارشوال المکرم ۱۳۰۲ھ

## مسئلہ از محمد صدیق گونڈہ۔

زید نے اپنی بیوی زہدہ کو طلاق دی ابھی دو ماہ بھی نہیں گزرے کہ زہدہ کو حمل ظاہر ہوا تو اس صحت میں زہدہ دوسرے سے نکاح کب کر سکتی ہے؟

**الجواب** زہدہ کی عدت وضع حمل ہے لہذا بچہ پیدا ہونے کے بعد وہ

دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے اس سے پہلے جائز نہیں تھا وہی مالگیری جلد اول معری مکہ میں ہے عدت  
الحاصل ان قطع حمل کا کافی الکافی سواہر کانت حاملہ وقت وجوب العدۃ اوجبت بعد الوجوب  
کذا فی فتاویٰ قاضی خاں ۱۴۰۔ واللہ تعالیٰ وسوہ سولہ الاعلیٰ اعلمہ۔

جلال الدین احمد لا مجدی

**مسئلہ** از عبد الرحمن چوہدری قصبہ ہندول ضلع بستی

زید بنے اپنی بیوی زبیدہ کو بعد وضع حمل طلاق مطلقہ دی۔ طلاق دینے کے بعد سے اب تک قریب  
ایک سال ہو رہے ہیں زبیدہ کو باہواری نہیں آئی تو ایسی صورت میں زبیدہ دوسرے سے نکاح کر سکتی  
ہے یا نہیں؟

**الجواب** اگر زبیدہ حاملہ آئندہ بھی نہ ہو تو اس کی عدت تین حیض  
ہے جیسا کہ قرآن کریم پارہ دوم رکوع ۱۲ میں ہے والفظت یتربصن بانفسھن ثلثۃ قروہ ۴۰ اور قاضی  
مالگیری جلد اول ص ۱۴۰ میں ہے اذا طلق الرجل امرأۃ طلاقاً بائناً الا جمیعاً او ثلثاً او وقت الفرجۃ  
بینھما بغیر طلاق حیضۃ من حیض فعدتھا ثلثۃ اقراۃ کانت الحرة مسلمۃ او کتابیۃ کذا  
فی الصراح الوہاج۔ لہذا تین حیض سے پہلے عدت ختم نہ ہوگی تو وہ یہ تین حیض تین ماہ یا تین سال یا اس  
سے زیادہ نہیں آئیں۔ اور زبیدہ عدت گذرنے سے پہلے دوسرا نکاح ہرگز نہیں کر سکتی۔ دھو بھانہ  
وتعلیٰ اعلمہ۔

جلال الدین احمد لا مجدی

**مسئلہ** از مولوی عبد الکریم لی کھائیں ڈاکٹرانہ کپتان گنج منظر بستی

عورت کی عدت کتنی ہے؟ حوالہ کے ساتھ تحریر فرمائیں۔

**الجواب** بیوہ عورت اگر حاملہ نہ ہو تو اس کی عدت چار مہینہ دس دن ہے  
جیسا کہ قرآن شریف پارہ دوم رکوع ۱۲ میں ہے والذین یتوفون منکم وہن ذہن وہن او نہ اولیاتہن یقضین  
بانفسھن ام سبعة اشھر وعشرۃ ۱۴۰ اور قاضی مالگیری جلد اول معری مکہ میں ہے عدۃ الحرة فی  
الوفاتۃ سبعة اشھر وعشرۃ ۱۴۰ سواہر کانت مدخولہا ولا مسلمۃ او کتابیۃ تحت مسلم



صغیرۃ او کبیرۃ او آنستہ و مزوجہا من او عبد حاضرت فی مہذک المذتہ او ذمہ شخص ولدیہ جملہا  
 کذا فی فتح القدیر ۱۶۔ اور طالعہ عورت کی عدت وضع حمل سے خواہ وہ بیوہ ہو یا طلاق والی ہو اور خواہ  
 وہ زوج عدت کے وقت حاملہ ہو یا بعد میں قرآن عظیم پارہ ۲۸ سورہ طلاق میں ہے واولدت الاحمل جملہا  
 ابن یضمن حملہ ۱۷۔ اور بدائع الصنائع جلد سوم صفحہ ۱۹۷ میں ہے ماوی عن حماد بن شعیب عن ابیہ  
 عن جددہ قال قلت یا رسول اللہ حین نزول قولہ تعالیٰ واولدت الاحمل جملہا ابن یضمن  
 حملہ من انہا فی المطلقة ام فی المتوفی عنہا تر ووجہا فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیہما  
 جملہا ما قد ساءت ام سلمۃ صاخی اللہ تعالیٰ عنہا ان سبیعة بنت الحارث الاسلمیۃ وضعت بعد حیض  
 تر ووجہا بیض و عشاء من لیلۃ فاسرہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بان تزوج ام۔ اور قاضی قاضی  
 قاضی قال مع ہندیر جلد اول صفحہ ۲۳ میں ہے فان كانت المعتدة عن الطلاق او الوطء عن شہدۃ او  
 الموت حاملا فعندہا بوضع الحمل سواء كانت حاملا وقت وجوب العدة او حبلت بعدہا وجب  
 ۱۸۔ اور طلاق والی مدخولہ عورت نبی جس سے محبت کر چکے اگر بنا الغیا آنستہ نبی یحکم سالہ ہو تو اس  
 کی عدت تین مہینے ہے قرآن عظیم پارہ ۲۸ سورہ طلاق میں ہے وانشئ یشمن من الشفین من نسائکم  
 ان ادرتہم فعدتہن ثلثۃ اشہار والنئی لم یحض۔ اور قاضی قاضی قال میں ہے لو كانت المطلقة صغیرۃ  
 او آنستہ وخی حرۃ فعندہا ثلثۃ اشہار ۱۹۔ اور طلاق والی مدخولہ عورت اگر طالعہ آنستہ اور نابالغہ نہ ہو  
 نبی حیض والی ہو تو اس کی عدت تین مہینے ہے خواہ تین مہینے تین سال یا اس سے زیادہ میں آئیں۔  
 قرآن پاک پارہ دوم سورہ ۱۲ میں ہے والمطلقات یتربصن بانفسہن ثلثۃ قمر ۲۰۔ اور قاضی عالمگیری میں ہے  
 اذا طلق الرجل امرأۃ طلاقا بائنا او سبیحا لولولثا او وقعت الفہقۃ بینہما بغير طلاق وھی حلو  
 من حیض فعندہا ثلثۃ اشہار ۲۱۔ سواۓ کا نہ الحرحۃ سلمۃ او کتایۃ کذا فی الصراح النبی  
 ۲۲۔ اور اگر عورت کو جہتہری اور نفوت صحیحہ کے پہلے طلاق دی گئی تو اس کے لئے عدت نہیں  
 بعد طلاق وہ فوراً دوسرا نکاح کر سکتی ہے قرآن عظیم پارہ ۲۷ رکوع ۲ میں ہے یا یہا الذین آمنوا  
 اذا نکحتہم المؤمنات شہد لفقوہن من قبل ان تمسوهن فما نکم علیہن من عدۃ تعتد و نہاۃ  
 اور فتح القدیر میں ہے الطلاق قبل الدخول لا یجب فیہ العدة ۱۔ دھوا علم  
 بحال الذین لا یحکم الا بحکم

# بَابُ النَّسَبِ

## ثبوت نسب کا بیان

**مسئلہ** از زلعن ربوے اشیش گورکھپور  
میسوند فاقون کو نکاح کے چھ ماہ بعد لڑکا پیدا ہوا تو وہ لڑکا کس کا ہے؟ شوہر انکار کرتا ہے؟ بیونا  
توجدوا۔

**الجواب** جب میسوند فاقون کو نکاح کے چھ ماہ بعد لڑکا پیدا ہوا تو وہ لڑکا  
شرعاً ثابت النسب ہوگا یعنی شوہر ہی کا مانا جائے گا اس لئے کہ حمل کی مدت زیادہ سے زیادہ دو سال اور کم سے  
کم چھ ماہ ہے میرا کہ قادی مالگیری جلد اول مطبوعہ مصر ص ۳۸۸ میں ہے اکثر مذخ الحمل سنتان وقل  
مدۃ الحمل ستة اشهر كذا في الكافي۔ اور در مختار میں ہے اقلها اربعۃ اشهر (مدۃ الحمل) ستة اشهر جماعاً  
اور فتح القدیر میں ہے لا خلاف للعلماء فيه لقوله تعالى وحمله وفصاله ثلاثون شهراً۔ لہذا شوہر کا  
انکار نہیں مانا جائے گا جب تک کہ لعان نہ ہو۔ اور اگر کسی وجہ سے لعان نہ ہو سکے جب بھی لڑکا ثابت  
النسب ہوگا۔ واللہ تعالیٰ وساموہ۔ الاعلیٰ اعلم جل شانہ وصلى اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جلال الدین احمد لاہوری  
۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۲۸۹ھ

**مسئلہ** از محمد ادریس تنوای ضلع بستی  
زید بچی گیا تو ہندہ سے زید کی جدائی کے گیارہ ماہ بعد لڑکا پیدا ہوا تو ہندہ زانیہ قرار پائے گی یا نہیں؟  
اور وہ لڑکا شرعاً کس کا مانا جائے گا؟ مسجد کے امام کا ہندہ سے نکاح کرنا کیا ہے؟

**الجواب** وہ لڑکا شرعاً ثابت النسب ہوگا یعنی شوہر ہی کا مانا جائے گا

اور ہندہ کو ہرگز زانیہ نہیں قرار دیا جائے گا۔ حدیث شریف میں ہے الولد لغلہا شیء یعنی لڑکا شوہر ہی کا ہے۔ لہذا اگر شوہر نکاح کرے تو نہیں مانا جائے گا جب تک کہ لعان نہ ہو اور اگر کسی وجہ سے لعان نہ ہو سکے جب بھی لڑکا شوہر ہی مانا جائے گا اور سہم کے امام کا ہندہ سے نکاح کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔ اگر کوئی اور دوسری وجہ مانع ہو جائے ہو۔ دھوتعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد لاہوری

۱۱ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ

**مسئلہ** از عبد الرحمن مدرس منظر اسلام الفتاویٰ خلیفہ فیض آباد  
 زید کی منکوحہ حاملہ عدت کو بکھرنے غائب کر دیا اور دو تین ماہ ادھر ادھر کر کے بکھرنے اس سے نکاح کر لیا اور نکاح کے چھیاسات ماہ بعد لڑکا پیدا ہوا۔ زید کہتا ہے کہ لڑکا میرا ہے اور بکھرتا ہے کہ میرا ہے۔ اسی صورت میں لڑکا شرعاً کس کا ہوا اور نکاح ہوا کہ نہیں؟

**الجواب** صورت ستورہ میں وہ لڑکا شرعاً زید کا ہے حدیث شریف میں ہے الولد لغلہا شیء۔ اور نکاح مذکور ہرگز ہرگز منعقد نہ ہوا عورت مذکور اور بکھروں پر واجب ہے کہ خود ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں اور علانیہ تو بہ و استغفار کریں۔ اگر وہ دونوں ایسا نہ کریں تو سب مسلمان ان کا بیٹا ٹکٹ کریں ورنہ وہ بھی گنہگار ہوں گے قال اللہ تعالیٰ واما ینسبھ الشبھن فلا یفد بعد الذکمئی مع المقوم الظلمین۔ دھوتعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد لاہوری

۱۱ ذو القعدہ ۱۳۸۸ھ

**مسئلہ** از احمد علی مشقی ملا پورہ۔ ڈاکانہ مہدی اسٹٹ ملٹی گونڈہ  
 ایک لڑکی الغسبے جس کی شادی ہو چکی تھی اپنے گھر آئی جاتی تھی تقریباً سال بھر آتی جاتی رہی۔ اپنے گھر جانے سے انکار کر دیا۔ اب اس کے باپ وغیرہ طلاق پر آمادہ ہو گئے۔ لڑکی کے خسر وغیرہ لینے کے واسطے آتے رہتے تھے لیکن نہ بیسٹیاؤں والوں نے بھی سمجھا کہ یہ بیسٹیاں ہیں کہ طلاق کی نوبت ہو گئی اور طلاق ہو گئی۔ لڑکی نے خسر کو بھی دزانت لگائے کہ ہم کو نکاح کئے ہوئے سامنے کھڑے کئے ہوئے تھے اور بہت کچھ باتیں کیں۔ یہ سب سنا کر اپنے میکہ میں لڑا کر طلاق لے۔ کچھ دنوں کے بعد یہ پتہ چلا کہ حمل ہے۔ ۲۰ جولائی ۱۹۸۲ء کو لوگ پنجایت کی صورت میں جمع ہوئے اور یہ پوچھا کہ حمل کس کا ہے تو اس نے بتایا کہ یہ حمل کس کا ہے۔ دوسرے کا بتایا جس کا نام شوکت علی ہے۔ لڑکے سے دریافت کیا

تو اس نے کہا یہ میرے اوپر جھوٹا الزام ہے۔ حمل میرا نہیں ہے۔ دریافت کرنے پر بتایا کہ چار ماہ کا حمل ہے۔  
لوگوں نے ثبوت مانگا تو کوئی ثبوت نہ لانا کے بارے میں نہ ملا۔ اتنا ثبوت لڑکی کی بڑی والدہ نے دیا کہ حمل  
میں شوکت علی کو گھاس دیکھنے دیکھا اور گال پکڑتے دیکھا۔ لوگوں نے پوچھا کسی سے کہی تو وہ خاموش ہو گئی۔ لڑکی  
سے پوچھا جب شوکت علی نے جھڑپائی کی تب سہی سے نہی۔ خاموش ہو گئی۔ طلاق لینے کے بعد اس کے ماں باپ  
کوئی کسڑول لڑکی پر نہ کئے برابر باہر چڑھ کر گھر جاتی تھی آزاد کر رکھا تھا۔ آج تک مدت حمل چار ماہ کے قریب ہو چکی ہے  
اور مدت ماہ کے قریب طلاق کے بھی ہوئے ہیں۔ لڑکی کی بڑی والدہ سے پوچھا کہ کیا بات ہے جب کہ تم  
تے دیکھا تھا۔ تین ماہ ہوئے اب قریب پانچ مہینے ہوئے ہیں۔ لوگوں نے شوکت علی کو یہ ٹیپٹ یعنی کھانے  
پینے سے علیحدہ کر دیا ہے۔ لڑکی ذرا شہتہ قابل الطینت ہنس رہی ہے۔ صورت مذکورہ میں شریعت مطہرہ کا  
کیا حکم ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں تفصیل کے ساتھ جواب مآد فرمائیں۔

### الجواب

لڑکی یا اس کی صرف والدہ کے بیان پر شوکت علی کا بایسٹاٹ کرنا  
غلط ہے۔ ہاں اگر شوکت علی سے قرآن شریف کی گواہوں سے کہ اگر اتنا ہی ثابت ہو جائے کہ اس نے لڑکی کا  
گال پکڑا تو اس کا بایسٹاٹ صحیح ہے کہ ابھی عورت کا گال پکڑنا بھی حرام ہے۔ اور لڑکی کے والدین نے  
اگر اسے حتی المقدور باہر گھومنے سے نہیں روکا اور آزاد رکھا تو ان کا بایسٹاٹ کرنا ضروری اور لازم ہے۔  
قابل اللہ تعالیٰ و اما فی سلف الشیطان فلا تتعد بعد الذکر سی مع القوم الظالمین (دیکھ ۶ ص ۱۰۱) اور  
جب کہ زمانہ علت میں حمل ظاہر ہوا تو اس صورت میں اگر وقت طلاق سے دو سال کے اندر یہ بچہ پیدا ہوا  
تو شوہر ہی کا ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں اور اگر یہ بچہ طلاق شوہر سے  
دو برس کے اندر پیدا ہوا تو شوہر ہی کا ہے (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۰ ص ۲۳۸) وھو علیٰ اعلم

ک  
جلال الدین احمد امجدی  
مار ذوالحجہ ۱۳۰۲ھ

### مسئلہ

زید منہ و جو اس کی بیوی کی بہن یعنی سالی ہے اپنی بیوی کی موجودگی میں نے آیا۔ اس کے بارے  
میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ پھر اس نے منہ کو اپنے بھائی کے سپرد کر دیا تاکہ وہ اس سے نکاح کر لے  
اسی درمیان منہ کو اپنے پیدا ہوا تو بچہ کیسا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ منہ کو اس کے والدین نے زید کو

اس لیے دیا تھا کہ وہ اس کا کہیں نکاح کر دے۔ ایسی حالت میں زید کے اوپر کیا جرم ہے؟ یہ سوا فحش و  
**الجواب** — زید نے اگر ہندہ کے ساتھ فعل حرام کیا تو سنت کے خلاف ہو اس  
 پر توبہ و استغفار لازم ہے۔ غنائی نہ ہو تو نماز کی پابندی کرے۔ اور قرآن خوانی و میلاد شریف کرے، غراب  
 مساکین کو کھانا کلائے اور مسجد میں ٹوٹا و چرائی نہ کرے کہ یہ چیزیں قبول توبہ میں معاون ہوں گی قال اللہ  
 تعالیٰ و من تاب و عمل صالحا فانه یسب الی اللہ استا (روای ع ۷) اور عورت مذکورہ اگر گھسی کے نکاح یا  
 علت میں نہ تھی یا نکاح ہونے کے بعد چھ مہینے کے بعد پیدل ہوا تو وہ بچہ ناجائز ہے قاضی عالمگیری و  
 میں ہے اقل مدۃ الحمل ستا شہرا۔ و ہو تعالیٰ اعلم  
 جلال الدین احمد لاہوری  
 ۲ ربیع الآخر ۱۳۰۵ھ

**مسئلہ** از مقام ڈیپو ضلع سلطان پور سر ملہ شان اللہ  
 زید نے ہندہ سے عقد کی بعد عقد دو ایک بچے بھی پیدا ہوئے بعد میں زید بچی چلا گیا ڈیپو سال  
 کے بعد شوہر کے نام سے کسی نے تار بھیجا کہ تمہارا لڑکا سنت بیابا ہے فوراً بچے آؤ وہ فوری طور پر چلا آیا۔  
 لیکن لڑکا بیمار نہیں تھا۔ اکثر عام لوگ اس کے گھر آیا گیا کرتے تھے زید بچی سے مکان پر رمضان شریف  
 کے تیسرے یا چوتھے دن آگیا زید کی بیوی مکان پر موجود تھی بعد ازاں شریف بھرنے مکان پر قیام پزیر ہوا  
 عید کی پانچویں تاریخ کو زید بچہ بچی چلا گیا جانے کے بعد سارے سات ماہ پر لڑکی پیدا ہوئی جیسے نو ماہ پر  
 بچے پیدا ہوتے ہیں تو وہ لڑکی شرف زید کی مانی جائے گی یا نہیں؟

**الجواب** صورت مسئلہ میں وہ لڑکی شرف زید کی مانی جائے گی حکم ان فی  
 سائر کتب الفقہ و اللہ تعالیٰ و مرسلہ الا علی و مرسلہ جلالہ و علی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم

جلال الدین احمد لاہوری  
 بکرمہ القعدہ ۱۳۸۰ھ

**مسئلہ** از منشی دار ساکن دمد موال پورٹ بھولانی ضلع تپتی  
 نکاح ہونے کے بعد کم سے کم کتنے دن بعد لڑکا پیدا ہو تو شوہر کا مانا جائے گا؟  
**الجواب** — نکاح ہونے کے بعد کم سے کم چھ مہینے پر لڑکا پیدا ہو گا تو لڑکا  
 ثابت النسب ہو گا یعنی شوہر کا مانا جائے گا اور اگر چھ مہینے کے کم میں پیدا ہو تو ثابت النسب نہ ہو گا قاضی

عالمگیری میں ہے اذا تزوج المرأة حمل، وما آتاه من جماعه بالولد لا قبل من ستة اشهر منه تزوجها لم  
يشك نسبه وان جماعت به ستة اشهر، وما آتاه من نسبه منه اعترف به الزوج او بكت  
كذافي العهد اية یعنی جب مرد نے کسی عورت سے شادی کی تو اس عورت کو وقت نکاح سے چھ مہینہ  
سے کم میں بچہ پیدا ہوا تو وہ بچہ ثابت النسب نہ ہوگا اور اگر چھ مہینہ یا زیادہ پر پیدا ہوا تو لڑکا اسی شوہر کا ہے  
نخوہر اعتراف کرے یا نکوت کرے اسی طرح برائے میں ہے۔ اور اگر لڑکا رکھرے تو انکار نہیں مانا جائے  
گا جب تک کہ لعان نہ ہو اور اگر کسی وجہ سے لعان نہ ہو سکے جب بھی لڑکا ثابت النسب ہوگا۔ والله اعلم

جلال الدین احمد الاموی

۳۳ جمادی الاولیٰ ۱۲۸۳ھ

**مسئلہ** ان غلام نبی رضا عبد القیوم، عبد المجید مقام ہالی۔ منسلک گورکھ پور  
نزدیک گتاتہ بکرم پور جو بلی بندہ نے اپنے شوہر کے انتقال کے تقریباً چھ مہینہ بعد جمعہ نے کہا  
کہ مجھے حمل ہے اس کو طلاق کے ذریعہ منسوخ کر دیا جائے میں ہے اس عورت بندہ سے وجہ دریافت کی  
اور شبہ کی بنا پر پچھانے اس نے کچھ سوالات کئے تو اس نے اس حمل کے بارے میں بتایا کہ میرے شوہر کا  
نے لیکن پھر مزید حرج اور کرید پر اس نے کہا کہ آپ میرا طلاق کرادیں تو صحیح بتا دوں گی اور ایک بار اس نے  
کہا کہ اگر میں بتا دوں تو میرا مال سر پر نہیں رہے گا یہ پائیں زید نے ہندہ کی زندگی میں اپنے گاؤں کے پیر  
صاحب کی محفل میں ذکر کیا جس پر پیر سے اہل محفل نے زید کے خیالات کی تردید کی اور اس سلسلے میں عورت  
سے کوئی گفتگو کسی نے نہ ہو کی اور ہندہ کا انتقال ہو گیا پھر زید نے گاؤں کی بیچاریت میں عورت کے انتقال  
کے بعد انھیں باتوں کا اظہار کیا اور مزید بتایا کہ ہندہ کے شوہر کے انتقال کے بعد ایک بار حنفی بی آیا جس  
سے اس دعویٰ کی تقویت ملتی ہے کہ ہندہ کا حمل ناجائز ہے بیچاریت نے ہندہ کے شوہر کے بڑے بھائی کا  
جس کی دیکھ بھال میں عورت رہتی تھی پر نکات کر دیا کہ جب تک اس کے بارے میں کوئی شرعی فتویٰ نہ مل  
جائے گا ہم اپنا بیٹیکاٹ جاری رکھیں گے۔ دریافت طلب یہ امور ہیں (۱) کیا ہندہ کا وہ حمل ایسی صورت  
میں جائز ہے یا ناجائز؟ (۲) اس بارے میں زید کا حلیہ بیان قابل تسلیم ہوگا یا نہیں؟ (۳) بیچاریت کا  
ہندہ کے شوہر کے بڑے بھائی کا بیٹیکاٹ درست ہے یا نہیں؟ (۴) ہندہ پر اس کے حمل کے ناجائز ہونے  
کا الزام لگانا درست ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو الزام لگانے والوں کے لئے شرعی ناکار کیا ہے؟ (۵) اگر عورت

نے اپنے محل کے بارے میں اپنے سینکے والوں سے کہا ہو کہ یہ محل میرے شوہر کا نہیں ہے بلکہ فلاں کا ہے تو اس کا یہ قول معتبر ہے یا نہیں ؟

**الجواب** بعون الملك الوهاب (۱) صورت مستفہرہ میں ہندہ کا محل

مذکورہ جائزہ ہے اور شرعاً اس کے شوہر کا یہ شرح و قایہ جملہ ثانی مسماہ میں ہے شہد من ولد فی وقت بین الوفاۃ و بین سنتین یعنی جوڑ کا شوہر کی وفات کے بعد دو سال کے اندر پیدا ہوا وہ لڑکا ثابت النسب یعنی متوفی شوہر کا ہوگا اسی مدت حدیثہ اور فتح القدیر میں ہے لیکن اگر عورت نے چار مہینہ دس دن بعد عدت گزرنے کا اقرار کیا پھر وقت اقرار سے چھ ماہ پر پید ہوا تو وہ لڑکا متوفی شوہر کا نہ ہوگا اور اگر وقت اقرار سے چھ مہینہ سے کم پر لڑکا پیدا ہوا تو شرعاً وہ لڑکا ثابت النسب یعنی متوفی شوہر کا ہوگا اور عدت گزرنے کے بارے میں عورت کا اقرار غلط مانا جائے گا جیسا کہ فتاویٰ قاضی خاں میں ہے

ان اقرت بانقضاء العدة بعد زمان تنقضي قیہ العدة شرعاً عدت لستہ اشهر من وقت الاقرار **لحیث** نسب من الزوج وان ولدت لاقول من ذلك یثبت النسب ونسب اقرارها اور فتاویٰ عالمگیری بلذول مطلوبہ معروفہ میں ہے لو مات عنها قبل الدخول او بعد ان شرعاً جاءت ولدت من وقت الوفاۃ انی سنتین یثبت النسب منعد ان جاءت بہ لکن من سنتین من وقت الوفاۃ لا یثبت النسب هذا كله اذ لم تقربا بنقضاء العدة وان اقرت وخلق فی عدۃ تنقضي فی ستمہا العدة شرعاً جاءت بہ لاقول من ستة اشهر من وقت الاقرار اما یثبت النسب والا فلا

انہی علی طعنا۔ و هو تعالیٰ اعلم (۲) نہ یہ کہ علیہ ہوا کہ محل نامہا نسبہ یا یہ ہوا کہ محبت نے محل کے نامہا نہ ہونے کا اشارہ کیا ہے عد الشریعہ ہرگز قابل تسلیم نہیں۔ (۳) کسی مسلمان کے باپے میں بدگمانی کرنا حرام ہے بچاریت کا بلا وجہ شری صرف ایک شبہ کی بنا پر ہندہ کے شوہر کے بڑے بھائی کا بائیکاٹ کرنا ہرگز جائز نہیں قرآن کریم پارہ ۲۶ سورہ ہجرات میں ہے یا ایہ الذین امنوا العجبون کیا

من الغف ان بعض الغف اشہر اور حدیث شریف میں ہے عن المؤمنین خیر اور هو تعالیٰ اعلم (۴) ہندہ پر اس کے محل کے نامہا نہ ہونے کا الزام لگانا ہرگز ہرگز درست نہیں الزام لگانے والے سخت گنہگار سخت عذاب نادر ہیں ان پر توبہ لازم ہے و هو تعالیٰ اعلم (۵) عورت کا یہ قول کہ محل میرے شوہر کا نہیں ہے بلکہ فلاں کا ہے صورت مسئلہ میں ہرگز معتبر نہیں اگر حقیقہ محل ہونا ثابت ہوتا

تو لڑکا ثابت النسب ہو گا یہاں اگر لڑکا شوہر کے انتقال کے دو سال بعد پیدا ہوا تو اس صورت میں ثابت النسب نہ ہوتا لای الا ولد لا یحکمت فی البطن اکثر من سنتین۔ دو تعلق اعلیٰ۔

جلال الدین احمد لاہوری  
ک ۲۶ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۶ھ

**مسئلہ** از محمد مستقیم، کرشنا نگر (نیپال)

زید نے زینب سے جو ایک عرصہ سے بیوہ تھی شادی کی شادی کے آٹھ مہینے بعد زینب کے بچہ پیدا ہوا اب معلوم یہ کرنا ہے کہ وہ بچہ از دوسرے شرع کس کا مانا جائے گا جب کہ اکثر عورتوں کا بچہ پید ہونے کی عیادت دس یا گیارہ مہینہ اور اکثر کاسات ہی مہینہ ہوتا ہے۔ بیوا فوجہ۔ ۱۰۔

**الجواب** وہ بچہ شرعاً زینب کے شوہر زید کا ہے اس لئے کہ حمل کی مدت کم سے کم چھ ماہ ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اول صفحہ ۳۳ میں کافی ہے اقل مدۃ الحمل ستہ اشہار۔ ۱۰۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد لاہوری  
۳۸ صفر المظفر ۱۳۹۸ھ

**مسئلہ** از بنی رحم انصار پوسٹ و مقام اوجھا گج ضلع بستی

ایک عورت کی شادی ہوئی۔ بچہ بھی پیدا ہوا پھر کچھ دنوں کے بعد شوہر ازل نے طلاق دے دی تھلاقی کے بعد تقریباً ڈیڑھ سال بعد اس نے دوسری شادی کرنی۔ دوسرے شوہر کے یہاں تقریباً ساٹھ چھ ماہ پر بچہ پیدا ہوا۔ عورت کہتی ہے کہ نکاح سے پہلے مجھ سے زنا کا گناہ ہوا تھا یہ بچہ دوسرے کا ہے تو اس معاملہ میں شرع کا کیا حکم ہے؟ عورت مذکورہ کا دوسرا نکاح شرعاً درست ہوا تھا یا نہیں؟

**الجواب** صورت مستفہ میں عورت مذکورہ نے اگر عدت گذرنے کے بعد دوسرا نکاح کیا ہے تو وہ نکاح شرعاً معتقد ہوگا اور لڑکا اگر نکاح کے بعد چھ ماہ سے زیادہ پر پیدا ہوا جیسا کہ طلاق میں مذکور ہے تو وہ لڑکا شرع کے نزدیک شوہر زینب کا ہے اور عورت کا یہ بچہ دوسرے کا ہے شرعاً غلط ہے اس لئے کہ حمل کی مدت کم سے کم چھ ماہ ہے شرع و قایہ جلد دوم مجیدی ص ۱۴۱ میں ہے کہ مدۃ الحمل ستان و اقلہا ستہ اشہار۔ یعنی حمل کی مدت زیادہ سے زیادہ دو سال ہے اور کم سے کم چھ ماہ ہے اور درمیان شامی ص ۱۳۱ میں ہے۔ اقلہا ستہ اشہار اجماعاً۔ یعنی تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ



حمل کی مدت کم سے کم چھ ماہ ہے۔ اور بچہ بچہ نالی حشمت میں ہے۔ اس اجابت بہ نسبتہ اشہم فصاعدا  
 بیست خبہ منہ یعنی اگر عورت پھر یا چھ ماہ سے زائد پر لا کالائے تو شرعاً لا کالائی شخص کا ہے کہ عورت جس کے  
 نکاح میں ہے وہ خدا کی مالگیری جلد اول مصری ص ۲۷۳ میں ہے۔ اذ استخرج المرحل امرأتہ فجات بہ بالولد  
 لاخلف من ستۃ اشہم منہ تزوجہا لہ بیست خبہ وان اجابت بہ ستۃ اشہم فصاعدا بیست خبہ  
 منہ یعنی مرد نے کسی عورت سے نکاح کیا تو وہ عورت نکاح کے دن سے چھ بیٹے کے کہ پر لا کالائی تو  
 وہ لا کالائت النسب نہ ہوگا۔ دینی شوہر کا نہیں مانا جائے گا اور اگر پھر یا چھ ماہ سے زیادہ پر لا کالائی تو شرع  
 کے نزدیک وہ لا کالائت ہوگا ہے۔ قادیانی قاضی خاں جلد اول ص ۱۵۵ پر ہے۔ ان ولدت ستۃ اشہم من  
 وقت نکاح التانی والولد للثانی یعنی اگر نکاح ثانی کے بعد چھ مہینہ پر پھر پیدا ہوا تو پھر شوہر ثانی کا ہے  
 اور اگر عورت سے زنا سرزد ہوا جیسا کہ مستفی نے لکھا ہے تو عورت کو تو بہ کر لیا جائے نماز پڑھنے کی تاکید  
 کی جائے اور دیگر کار خیر مثلاً قرآن خوانی اور میلاد شریف وغیرہ کرنے کی تلقین کی جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد لاہوری  
 ک  
 ۳۸۹ھ

## مسئلہ

ہندہ کنواری کا نکاح ۱۶ مئی ۱۹۷۸ء کو زید کے ساتھ ہوا اور وہ اپنے کسرال گئی اکتوبر ۱۹۷۸ء کے  
 آخری ہفتہ میں ہندہ کے صحیح و سالم زندہ بچہ پیدا ہوا تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ عند الشرع بچہ زید کا مانا  
 جائے گا یا نہیں؟ اور دوبارہ نکاح کے بغیر زید ہندہ کو رکھ سکتا ہے یا نہیں؟ اور جس مولوی نے ہندہ کا  
 نکاح پڑھا وہ عند الشرع مجرم ہے یا نہیں؟

## الجواب

مورت مستفردہ میں بچہ مذکور شرعاً زید کا نہیں اس لئے کہ نکاح  
 کے بعد وہ چھ ماہ سے کم پر پیدا ہوا اور حمل کی مدت کم سے کم چھ ماہ ہے بقولہ تعالیٰ وحملہ وفصالہ  
 ثلاثون شہراً (میت ۲۶) بقول وفصالہ فی عامین (میت ۱۱۶) فقہی بحمل ستۃ اشہم۔ اور دوبارہ  
 نکاح کے بغیر زید ہندہ کو رکھ سکتا ہے لہذا صحیح صحیح میں منہ نکاح فی اللقب المقیمۃ۔ اور جب  
 نکاح صحیح ہے تو نانیہ حاملہ کا نکاح پڑھانے والا عند الشرع مجرم نہیں لیکن اگر ایسے شخص کے ساتھ نکاح  
 ہوا کہ جس کے زنا کا حمل نہیں تو جب تک کہ بچہ نہ پیدا ہو جائے اسے زانیہ مالمسے دہلی کرنا جائز نہیں

اگر ایسے شخص نے اس حالت میں ولکی کی تو توبہ کرے لقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یصل اجرہ  
 یؤمن بالحدود الیوم الا ینحرہا بقیع ماعہ من ریح غیرہ۔ رواہ ابو داؤد و الترمذی۔ و هو تعالیٰ اعلم  
 بالصواب۔

ک جلال الدین احمد امجدی  
 تبہ

۸ رمضان ۱۳۹۹ھ

مسئلہ ازلیاقت علی دیو راوی متعلم فیض الرسول براؤں شریف ضلع بستی

زید کی شادی زینب سے ہوئی جو زید کے گھر آتی جاتی رہی اس کے بعد زید ۱۲ رجب ۹۹۷ھ کو باہر  
 چلا گیا اور یکم رجب ۹۹۸ھ کو واپس ہوا تو کیا دیکھتا ہے کہ زینب مالمہ ہے تو زید کو شک ہو گیا یہ چل میں نہیں  
 ادا جب ۹۹۸ھ کو زید نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ تیرے کلبے بہت پوچھنے کے بعد زینب نے کہا یہ چل  
 دوسرے کلبے جب زید نے اتنی بات سنی تو اس کو غصہ آ گیا۔ پھر زینب نے کہا مجھے غلطی ہو گئی میں  
 توبہ کرتی ہوں پھر آئندہ ایسی غلطی نہیں ہوگی۔ زید نے زینب کو توبہ کرانی۔ ۱۲ رجب ۹۹۸ھ کو زینب  
 کے بیٹ سے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ اس کے بعد پھر زید نے اپنی بیوی سے پوچھا یہ لڑکی کس کی ہے؟ اس  
 کا نام بتا دو۔ زینب نے کہا یہ لڑکی آپ کی ہے نہ لڑکی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ یہ لڑکی آپ کی ہی ہے کسی  
 دوسرے کی نہیں ہے۔ میں نے آپ کے ڈر کی وجہ سے کہہ دیا تھا کہ یہ دوسرے کی لڑکی ہے۔ اور زینب  
 کے نہ مانگنے کی گواہی مل رہی ہے۔ لہذا زید اس صورت میں کس بات پر غصہ کرے؟ اور اگر زینب ثابت  
 ہو جائے تو ایسی صورت کو اپنی محبت میں رکھنا کیسا ہے؟ اس کو چھوڑ دینے میں بھلائی ہے یا رکھنے میں؟

الجواب فتاویٰ مالگیری جلد اول ص ۴۸۲ میں ہے کہ شہدۃ المحصل

سنان یعنی محل کی عدت دو سال تک ہے لہذا زینب سے زنا سرزد ہوا ہو یا نہ ہوا ہو بہر صورت وہ لڑکی  
 زید کی ہے۔ پس اگر زینب ذنا کا اقرار کرے یا چار عادل گواہوں سے زنا ثابت ہو تو زینب کو علانیہ توبہ  
 واستغفار کرایا جائے اور اس صورت میں شوہر جو اپنے لئے بہتر سمجھے وہ کہے یعنی اپنے ساتھ رکھے تو  
 جائز ہے اور طلاق دے کر اپنے سے الگ کر دے تو بھی شرعاً کوئی موانعہ نہیں۔ و هو تعالیٰ اعلم

ک جلال الدین احمد امجدی  
 تبہ  
 ۶ ذوالقعدہ ۱۳۹۴ھ

**مسئلہ** از محمد عمران انصاری معرفت عبدالرؤف صاحب شوشا پگندی بازر نرہاچی ضلع دھوا  
 زید نے اپنی بیوی ہندہ کو تین طلاقیں دیدیں۔ عدت کے دوران پتہ چلا کہ ہندہ حمل سے ہے جب کہ  
 زید کا دعویٰ ہے کہ حمل اس کا نہیں ہے۔ اب شرعی قوانین کے مطابق زید کے لئے کیا حکم ہے؟  
 (۲) زمانہ حمل کس سے کم اور زیادہ سے زیادہ کتنا ہے؟

**الجواب** اللہم عداۃ الحق والصواب جب کہ ختم عدت سے پہلے  
 حمل ظاہر ہوا تو فوراً ہی عدت و طلاق ملے۔ اور اگر وقت طلاق سے دو سال یا اس سے کم پر لا کامیندا  
 ہوا تو وہ طلاق دینے والے شوہر کا ہے اس کا انکار کرنا بالکل غلط ہے۔ عند التشرع ہرگز مسطور زمانہ حمل  
 وضع حمل اور بچہ کی پرورش وغیرہ کا سب خراج زید پر واجب ہے۔ اور زید کی موت کے بعد بچہ اس کی  
 جائداد کا وارث بھی ہوگا۔ قال اللہ تعالیٰ واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن (پتہ سوتہ طقم)  
 اور قتادی کا لکھنا مطلوبہ مصرعہ جس سے عدتہ الجامل ان تضع حملھا کذا فی النکاحی  
 سواہ۔ منت حاملہ وقت وجوب العدۃ اجمعت بعد الوجوب کذا فی فتاویٰ قاضی خاں۔ و  
 سواہ کانت عن الطلاق ادغافۃ اذما ساکۃ او مئی بشبہۃ کذا فی النہ الفاضل۔ اور اسی کتاب اسی  
 جلد کے ۴۹۹ میں ہے لوطلقھا بعد الدخول ثم جاءت بولد یتبئ النسب الی ستین وتنقضي  
 العدۃ تب۔ پھر اسی کتاب اسی جلد کے ۴۹۹ میں ہے لو وجبت العدۃ علی المرأة فادعت انھا  
 حامل یمان لھا النفعۃ من وقت الطلاق الی ان تنقضي عدتھا کذا فی فتاویٰ قاضی خاں اہل طہ  
 و جو تعالیٰ اعلم۔ (۲) حمل کا زمانہ کم سے کم چھ ماہ اور زیادہ سے زیادہ دو سال ہے جیسا کہ فتاویٰ  
 عالمگیری مصری جلد اول ۴۹۹ میں ہے اکثر مدۃ الحمل سنتان و اقل مدۃ الحمل ستة اشھر  
 کذا فی النکاحی۔ و جو تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد لاہوری  
 تہذیب و ترمیم

**مسئلہ** از کفایت خاں امون کچھ ریواں (مدھیہ پرورش)

گدار شہ ہے کہ ہمارے یہاں ایک ایسی بیوہ کا نکاح ہو گیا ہے کہ جس کے پیٹ میں نکاح سے پہلے  
 بچہ تھا تو نکاح اسی آدمی سے ہوا جس کا پیٹ میں بچہ تھا اور جب نکاح ہوا تھا تو کوئی طامست پیٹ میں  
 بچہ جھننے کی ظاہر نہیں ہوتی تھی مگر جب آٹھ ماہ میں پیدا ہو گیا تو لوگوں نے تہمت و زانی ہونے کا قرار

دیتے ہیں نیز نکاح پھر سے کروانے کو توبہ و کفارہ ادا کرنے کو کہتے ہیں حضور سے گزارش ہے کہ قرآن و حدیث سے صحیح صحیح بتانے کی زحمت فرمائیں ؟

## الجواب

جب کہ بچہ آٹھ ماہ میں پیدا ہوا تو یہ کہنا کہ نکاح سے پہلے پیٹ میں بچہ تھا شرعاً غلط ہے اس لئے کہ نکاح ہونے کے بعد کم از کم چھ مہینے بر لا کا سید ہونا تو شوہر کی مانگا جاتے تھا اور اگر چھ مہینے سے کم میں پیدا ہوا تو شوہر کا نہیں قرار دیا جاتے تھا قادی کا لکیری میں ہے ان متزوج الرجال امر انہ یجاوبت بالولد لا قبل من ستة اشهر منذ تزوجھا المریثت نسبہ وایضا جابت بہ لستھما فصاعداً لیثبت نسبہ کذا فی الہدایۃ۔ یعنی جب مرد نے کسی عورت سے شادی کی تو اس عورت کو وقت نکاح سے چھ مہینے سے کم میں بچہ پیدا ہوا تو وہ بچہ ثابت النسب نہ ہوگا۔ یعنی شوہر کا نہیں قرار دیا جائے گا اور اگر چھ مہینے یا زیادہ پر پیدا ہوا تو لڑکا کا ہی شوہر کا ہے یعنی عمل بعد نکاح قرار دیا جائے گا۔ اسی طرح حد ایہ میں ہے اور بہار شریعت حصہ ہفتم ص ۱۱۲ پر ہے کہ کسی عورت سے نہ نکاح پھر اس سے نکاح کیا اور چھ مہینے میں یا فائدہ میں بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے یعنی لڑکا حرامی قرار نہیں دیا جائے گا اس لئے کہ عمل کی مدت کہے کہ چھ ماہ ہے جیسا کہ قادی کا لکیری اور فتاویٰ اور شرح و قافیہ وغیرہ تمام کتب فقہ میں تصریح ہے لہذا جو لوگ آٹھ ماہ میں بچہ پیدا ہونے پر عورت پر تہمت لگاتے اور لڑکے کو حرامی قرار دیتے وہ لوگ گنہگار ہوتے توبہ کریں اور عفت مرد پر دوبارہ نکاح کرنا توبہ کرنا اور کفارہ ادا کرنا لازم نہیں۔ ہاں اگر قبل از نکاح نہ کرنا کہنے کا اقرار ہو تو ان پر توبہ و استغفار لازم ہے مگر اس صورت میں بھی بچہ کو حرامی نہیں قرار دیا جائے گا۔ وھو تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ک جلال الدین احمد لاہوری

۵ ارشوال ۱۳۹۸ھ

مسئلہ از معمود احمد رائی اسد رحیمہ الرازمین ہند اول دستی

نہ نے آج سے تقریباً ہر سال قبل اپنی شادی ہند سے کیا ہندہ رخصت ہو کر نہ کے گھر آئی دو فوں میاں بیوی کی حیثیت سے رہنے لگے کچھ عرصہ بعد ایک لڑکا سہمی بچہ پیدا ہوا بھرتی پر لاش کے تقریباً چار سال بعد ایک لڑکا سہمی خالد پیدا ہوا خالد کی پرورش کے تقریباً ۳ ماہ بعد نہ نے اپنی بیوی پر سیدہ بیٹی کا الزام لگایا اور کہا کہ چونکہ میں ۳ ماہ بیمار رہا اس لئے یہ دوسرا لڑکا خالد حرامی ہے جبکہ

چہلے لڑکے کو اس نے طلاق تسلیم کیا اس الزام کے بعد زید نے اپنی بیوی کو طلاق بھی دے دیا اور صرف پہلے لڑکے کو اپنے ساتھ رکھ لیا۔ دریا فت طلب امر یہ ہے کہ صرف زید کے کہہ دینے سے کیا خالد بشرعاً حرامی ہونے کا حکم لگایا جائے گا ہماری برادری اس وقت سخت پریشان ہے کہ لڑکے لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ زید نے جب خود اپنی زبان سے حرامی کہا تو یہ حرامی مانا جائے گا اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ فقط زید کے کہہ دینے سے حرامی ہونے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

**الجواب** صرف زید نہیں بلکہ اگر ساری دنیا کہے تب بھی خالد کو شرعاً حرامی قرار نہیں دیا جاسکتا حدیث شریف میں ہے الولد نفع ارض یعنی حضور صید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ اس کا ہے جس کا فرش (یعنی عورت جس کی منکوحہ یا کنیز ہو) لہذا خالد زید کا لڑکا ہے اور زید کی موت کے بعد اس کی جائداد کا وارث زید کے انکار کرتے سے اس کا نسب سنی نہ ہوگا۔ جب تک کہ لعان نہ ہو اور اگر کسی وجہ سے لعان نہ ہو سکے جب بھی نسب ثابت ہو گا۔ حکم خدا قال صدقنا الشریعة مرسومة اللہ تعالیٰ علیہ فی الحجۃ الثامن من بہما شریعتنا قلنا لمن الفادی

الہندیہ لہ وھو لعالی اعلیہ

ہلال الدین احمد الامجدی

۱۹ ذی القعدہ ۱۳۹۸ھ

**مسئلہ** از غفلت ملی مہا دیو ابا زار و کمانہ بل میکرو یا سرتی نگر۔ ضلع بستی  
ہندہ کی شادی ہوئی کچھ دنوں بعد شوہر نے اسے طلاق دے دی پھر ہندہ کی شادی دوسری جگہ ہوئی پھر طلاق ہوئی۔ اب ہندہ اپنے ماں باپ کے پاس رہنے لگی۔ عدت گند جانے کے آٹھ ماہ بعد ہندہ کو زید نے اپنے گھر بلا کر تیسری جگہ شادی کر دی جب کہ زید ہندہ کا بیٹوٹی بھی ہے۔ ہندہ جب تیسری جگہ پہنچی تو سی دن بہتہ چلا کہ ہندہ کو محل ہے۔ زید کو بلایا گیا۔ بات دریا فت کی گئی۔ ہندہ نے بتایا کہ میں زید کے ساتھ رہنے کے ساتھ ہی رہے کہ زید نے توگوں کے ذریعے وجہ سے کہا کہ اگر یہ میل ہمارا ہے تو تمہارا ہے ساتھ چلو۔ ہندہ کو زید تیسرے شوہر کے پاس سے لارہا تھا کہ راستہ ہی سے بھاگ کر ہندہ نیپال چلی گئی اور وہیں اس نے اپنی چوتھی شادی کرنی جب کہ ابھی تیسرے شوہر نے طلاق بھی نہیں دی۔ کچھ عرصہ کے بعد بہتہ چلا کہ ہندہ کو کچھ پیدا ہوا زید سے توگوں نے دریافت کیا تو زید نے کہا کہ توگوں نے مجھ پر غلط الزام لگایا ہے بلکہ لڑکی نے بھی مجھ پر غلط الزام لگایا ہے۔ بہر حال زید ابھی تک انکار کرتے ہوئے آیا ہے

اور نیک برادری نیک کے ساتھ رشتہ ناتہ اور شادی بیاہ سب کچھ جو ردیا ہے دیے تو منہ نہ جہاں  
چوتھی شادی کی ہے وہاں بہتے ہوئے آٹھ ماہ ختم ہو گئے ہیں۔ یہی آٹھ ماہ ختم ہونے کے بعد نویں ماہ  
میں کچھ پیدا ہوا ہے۔ تو کیا ایسی حالت پر الزام لگانا درست ہے اور نیک گناہ ہے یا اور ایسی صورت  
میں نیک کے ساتھ کھانا پینا شادی بیاہ کے کاموں میں شرکت کرنا ناجائز ہے کہ نہیں؟ بینذاوجہ دار۔

**الجواب** صورت مسئلہ میں برصغیر مستغنی جب کہ میری شادی کے آٹھ ماہ  
بعد کچھ پیدا ہوا تو قبل از عدتے شرع میرے شوہر ہی کا ہے۔ لہذا یہ کہنا غلط ہے کہ منہ جب تیسری جگہ  
پہنچی تو اسی دن پتہ چلا کہ منہ کو حمل ہے۔ اور منہ کا یہ بیان بھی غلط ہے کہ حمل نیک کے عدت شریف  
میں ہے۔ ان دونوں بلاؤں سے لہذا نیک کا برادری سے بات کاٹ کر نا غلط ہے۔ برادری پر لازم ہے کہ اس  
کے ساتھ کھانا پینا اور شادی وغیرہ میں شرکت کرنا جاری کر دیا۔ دھو حلالی و مسولہ الاصلی اعلم  
جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جلال الدین احمد الامجدی  
۱۹ مئی ۱۴۰۳ھ

**مسئلہ** از چنان رائے پور ضلع جون پور

سوال عہ تیرہ ورہہ کی شادی ۲۳ فروری ۱۹۲۱ء کو ہوئی بعد نکاح اسی وقت منہ کی رخصتی  
ہوئی اور منہ نیک کے گھر آئی اس کے بعد کچھ دن بمطابق ۱۷ فروری عدت کو منہ کے گھر پیدا ہوا میری تقریباً ساٹھ چھ  
ماہ بعد منہ کی عورت اور اکھڑا کر دیا۔ یہاں پہلے اللہ اعلم معلوم ہوا ہے اس کے بعد کسی قسم کی خفی اور گزوری نہیں ہے  
اور پائی جاتی ہے کہ لڑکا پچاسات ہینہ کا ہے اس کے بعد منہ کے بچوں نے منہ کو اندر مول کا واسطہ دے کر  
پوچھا کہ پتہ بتاؤ یہ لڑکا کس کا ہے تمہارا ہے اور کس قسم کا ہے جو دباؤ نہیں ہے اس پر منہ نے اپنے میکہ میں ایک غیر  
مرد کا نام بتا دیا اور قریب کے بتا دیا۔ تب اس کے شوہر نے کئی دن بعد اس کے کہا کہ بچہ تم کو تمہارے باپ  
کے وہاں پیدا ہوا تو منہ نے اپنے شوہر کے باپ کا نام پند عورتوں کے سامنے بتا دیا نکاح کے پہلے نیک کا یہ رشتہ  
کی طرف سے منہ کے باپ کے یہاں آتا جانا تھا۔ اور میکہ میں جسنے سے انکار کر دیا اور یہ کہا کہ لڑکا تمہارا ہے باپ  
کا ہے۔ اب اس معاملہ میں شرعی حکم کیا ہے اور شرعیہ معلوم ہونا چاہئے کہ ہم چنان کیا کریں۔ سماج میں منہ کس طور  
سے ظاہر دیا ہو کر رہ سکتی ہے؟ فرائض والا کے کی پرورش کون کرے کیوں کہ شوہر اب اس کو رکھنے پر راضی  
نہیں ہے۔



مسئلہ: مسئلہ مولوی قیام الدین احمد خاں موضع پڑہا پوسٹ ٹوٹن متلع بستی کسی کی منکوحہ عورت اگر اپنے شوہر سے فرار ہو کر کئی سال تک ادھر ادھر بھٹکتی رہے پھر اس کو لاکھاپیدا ہو تو وہ شوہر ہی کا قرار دیا جاتا ہے یہ بات لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتی کہ ایسی عورت میں وہ لاکھ شوہر ہی سے پیدا ہوا ہو بہت بعدیات ہے۔ اطمینان بخش جواب تحریر فرما کر عن لدائے مایہود ہوں۔

**الجواب:** اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوا اس مسئلہ کو سمجھاتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ رب عزوجل نے بچہ پر دعوت کے لئے اثبات نسب میں ادنیٰ بعد سے بعد اور ضعیف سے ضعیف احتمال پر نظر رکھی کہ آخر امر فی نفسه عند الناس محل ہے قطع کی طرف انھیں راہ نہیں۔ غایت درجہ وہ اس پر یقین کر سکتے ہیں کہ فلاں نے عورت سے جماع کیا۔ اس قدر اور بھی ہے کہ اس کا نطفہ اس کے رحم میں گرا پھر اس سے بچہ اس کا ہوئے پر کیونکر یقین ہوا؟ ہزار بار جماع ہوتا ہے نطفہ رحم میں گرتا ہے اور بچہ نہیں بنتا تو عورت جس کے پاس اور جس کے ذمہ تصدیق ہے اس میں بھی احتمال ہی ہے اور شوہر کہ دودھ ہوا احتمال اس کی طرف سے بھی قائم ہے مگر یہ کہ وہ فی الرحمہ پر قدرت رکھتا ہو کہ ایک قدم میں دس ہزار کوس چلائے اور چلا آئے۔ ممکن کہ جن اس کے تابع ہوں۔ ممکن کہ صاحب کرامت ہو۔ ممکن کہ کوئی عمل ایسا کرتا ہو جو ممکن نہ ہو۔ انسانی کی طاقتوں سے کوئی باب اس پر کھل گیا ہو۔ ہاں التزام و رسد ہے کہ یہ احتمالات مادۃ بعید ہیں۔ مگر وہ پہلا احتمال شرعاً و اخلاقاً بعید ہے۔ نہ اس کے پانی کے لئے شرع میں کوئی عرت نہیں تو عبد اولاد زانی نہیں ٹھہر سکتے اولاد اس کی قرار پانا ایک عمدہ تعبت ہے جسے قرآن عظیم نے مطلقاً یہ تعبیر کیا کہ جب سئل جفاء ذکوراً اور زانی اپنے ذناب کے باعث مستحق غضب و سزا ہے نہ کہ مستحق ہبہ و عطا لہذا ارشاد ہوا ولعابھرا خیر زانی کے لئے بہتر تو اگر اس احتمال بعید از دوسرے عادت کو اختیار نہ کریں۔ بے گناہ بچے ضائع ہو جائیں گے کہ ان کا کوئی باپ مرنے پر ویش کنندہ نہ ہوگا۔ لہذا ضرور ہو کہ دو احتمال یاقوں میں کہ ایک کا احتمال مادۃ قریب اور شرعاً و اخلاقاً بہت بعید سے بعید۔ اور دوسری کا احتمال مادۃ بعید اور شرعاً و اخلاقاً بہت قریب سے قریب۔ اسی احتمال ثانی کو ترجیح بخشیں۔ اور بعد ازیں



کے لحاظ سے بعد مشرقی و اخلاقی کو کہ اس سے بدرجہا بدتر ہے اختیار نہ کریں اس میں کوئی اختلاف عقل و دیانت سے بلکہ اس کا عکس ہی خلاف عقل و شرع و اخلاق و رحمت ہے۔ لہذا عام حکم ارشاد ہوا کہ الولد للغراش و للعاہر المجزئہ اگر قید افضلی مشرق میں ہے اور ہندو منہائے مغرب میں اور ہندوئے دکائنات ان میں نکاح منع ہو ان میں بارہ ہزار میل سے زیادہ فاصلہ اور صد ہا دیباہا ازمنہ ہائے کس ہیں اور اسی حالت میں وقت شادی سے چھ مہینے بعد ہندو کے بچہ ہوا بچہ قید بھی کا ٹھہرے گا۔ اور مجہول النسب یا طلاقہ نہیں ہو سکتا اور مختار میں ہے قد اکتفوا بعتقہ الغراش و بلاد خول کی تزوج المغربیہ مشرقیہ و بدینہا سنۃ فولدت السنۃ اشہر مذکور و جہاں تصویر و کرامتہ و اسفند و شیخ۔ دہا مختار میں ہے قولہ بلاد دخول المراد ضیہ ظاہر و الا فلا بد من تصویر و انکاسہ فتح القدر میں ہے و النصوص ثابت فی المغربیہ للنبوت کرامات الاولیاء و الاسفند امانت فی کون صاحب خطوط اوجہی مجسمین میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کہ کان عتبتہ بن ابی وقاص راۃ الکافر المیت علی کفرہ عہد الی الخیمہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما تعالیٰ عنہ ان امین و ولیدہ مری فاقبضہ الیک راۃ کان زنی بھا فی الجاہلیۃ فولدت فاکوہی اخا بھا الولد فلما کان عام الفتح اخذہ سعد فقال انہ ابن ابی وقاص عبد ابن زمرعۃ ابی ابن ولید ابی ولد علی فراشہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہولت یا عبید بن زمرعۃ الولد للغراش و للعاہر المجزئہ و فی رواۃ و ہوا خواہ یا عبید بن زمرعۃ من اجل انہ ولد علی فراشہ ابیک ام مختصراً مزیداً ما بین النہالین۔ (احکام شریعت حصہ دوم ص ۱۸۹)

وہو تعالیٰ اعلم بالصواب۔

انوار احمد قادری

ک

فاضل فیض الرسول براء کس شریف

# بَابُ التَّفَقُّةِ

## نفقہ کا بیان

**مسئلہ** اگر ہر علی راکن پر زینہ فطری

نید نے اپنی بیوی ہندہ کے ساتھ تقریباً ۱۲ سال تک دن میں بیکر کو جو غیر حرم تھا اپنے مکان میں پایا  
دراٹھ لے کر بیکر کو تھا۔ معلوم نہیں کہ بیکر ہندہ کے ساتھ کتنے عرصہ سے تھا۔ اتفاقاً اسی روز مکان پر زینہ اور اس  
کے گھر والوں میں سے کوئی نہ تھا۔ عرصہ کے بعد یاد کہیں نے آیا یہ حرکت شنیعہ دیکھا فوراً بیکر مکان سے نکل کر  
چلا گیا تو نید نے اسی وقت اپنی بیوی ہندہ کو مکان سے نکال دیا۔ پھر چند روز کے بعد اپنی بیوی کو طلاق منظر  
دے دی۔ ایسی حالت میں زید کو تین حیض تک نان و نفقہ دینا ہو گا یا نہیں؟ اور ہر پورا دینا پڑے گا یا نہیں؟  
اور بیکر کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

**الجواب** صورت مسئلہ میں زید پر عورت کے زمانہ عدت کا نفقہ لازم ہے  
فراوی عالمگیری جلد اول مصری مسئلہ ۲۹۲ میں ہے المعتدۃ عن الطلاق تبطل النفقة واستثنى من ذلك  
فی فتاویٰ قاضی خاں۔ اور بہار شریعت میں ہے کہ حیض عورت کو طلاق دی گئی ہے بہر حال عدت کے اندر  
نفقہ پائے گی ا۔ اور زید پر پورے ہر گئی ادائیگی بھی لازم ہے۔ اور بیکر نا حرم عورت کے ساتھ تنہائی اختیار  
کرنے کے سبب سخت گنہگار ہو اعلانیہ توبہ واستغفار کرے۔ وهو متعاف اعلم بالصواب

جلال الدین احمد لاہوری  
ک ۳۶ ربیع الآخر ۱۳۹۷ھ

**مسئلہ** ازیم۔ اے مرزا ۱۶۲۔ اے۔ وی۔ سی روڈ قاضی بلذنگ ماہر بمبئی ۱۹  
(۱) علاؤ الدین کی زوجہ نہیمہ خاتون عرصہ دو سال سے اپنے شوہر سے علیحدگی اختیار کر کے اپنے



سال کے قریب ہے ایسی حالت میں اس کے شوہر زید نے اس کو طلاق رجمی دے دی۔ قبل از طلاق عرصہ دو سال سے ہندہ کو زید خرچہ وغیرہ کچھ نہیں دیتا تھا چونکہ یہ بیٹی میں ملازمہ ہے اس لئے ہندہ ہمیشہ قرضہ لے کر اوقات زندگی بسر کرتی تھی جب روپیہ اس کا آتا تھا تو قرض ادا کر دیتی تھی۔ حسب دستور قرض لے لے کر ہندہ نباہ کرتی تھی اور دو سال سے زید نے ہندہ کو خرچہ دینا بالکل بند کر دیا جب دو سال بعد بیٹی سے واپس آیا تو آتے ہی ہندہ کو طلاق کہنے کر کمال دیا قریب ایک ماہ سے یہ اپنے گھر میں مقیم ہے ضروری طلب امر یہ ہے کہ

قرضہ لے کر ہندہ اور اس کے بچوں نے جو کھایا اس کا ادا کرنا زید پر واجب ہے یا نہیں؟  
(۲) جو زیورات ہندہ کو نکاح میں سسرال کی طرف سے ملے ہیں اس پر طلاق کے بعد ملکیت زید کی ہے یا ہندہ کی؟ (۳) قرض اور عدت کے خرچہ پر ہندہ عدالتی کارروائی کر سکتی ہے یا نہیں؟

**الجواب** — زید کے قیام بیٹی کے زمانہ میں اگر ہندہ زید کی اجازت سے قرض لے کر اپنے اخراجات چلاتی تھی یا ہندہ کے قرض لینے کا نیکو علم ہوتا تھا مگر اسے منع نہ کرتا تھا تو زید پر پورے قرض کی افادگی واجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (۲) زید نے اگر ان زیورات کو صرف استعمال کرنے کے لئے دیا تھا تو وہ زید کی ملکیت ہے اور اگر ہندہ زید کے مالک بنا دینے سے زیورات استعمال کر رہی تھی تو اب وہ ہندہ کی ملک ہے واللہ تعالیٰ اعلم (۳) قرض کے لئے بشرط ملک نہ کر نیز نفقہ عدت کے لئے حکام کی طرف رجوع کر سکتی ہے واللہ تعالیٰ وسوسلہ الاحملیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد امجدی  
۲۱ ربیع الآخر ۱۳۸۲ھ

فقہ ملت مفتی جلال الدین احمد صاحب قبلہ امجدی کی دیگر اہم تصنیفات

فتاویٰ فیض الرسول جلد اول، انوار الہدایت، عجائب الفقہ (فقہی سلیاں) خطبات محرم حج و زیارت،  
بزدگوں کے عقیدے اور تعظیم نبی وغیرہ کا بھی ضرور مطالعہ کریں۔

# کتاب الایمان

## قسم اور نذر کا بیان

مسئلہ از ہارون رشید سائل دوکان مہراج گنج ضلع بمبئی  
 زید کہتا ہے کہ قرآن کی قسم شرعی نہیں ہے۔ لہذا قرآن کی قسم شرعی ہے یا نہیں؟ تحریر فرمائیں۔  
**الجواب** قلیل میں فرمایا لاندہ غیور متعارف لیکن اب اس کی قسم متعارف ہے اس لئے قرآن پاک  
 کی قسم بھی جہود کے نزدیک شرعی قسم ہے اور اس پر شرعی قسم کے احکام مرتب ہوں گے عمدۃ الراجح، درخت اور  
 فتح القدیر میں ہے لا یخفی ان الخلف بالقرآن الا ان متعارف فیکون یعیننا ۱۱ اور قرائن عالمگیری میں ہے قال  
 محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فی الاصل لو قال والقرآن لایکون یعیننا ذکرہ مطلقا والمعنی فیدہ وھو ان الخلف بہ  
 لیس بمتعارف فعبار لکھولہ وعلہ اللہ وقد قبل هذا فی زمانہما ما فی زماننا فیکون یعیننا وہ ناخذ وناصرو  
 نعمتہ ونعتد وقال محمد بن مقاتل الرازی لو حلف بالقرآن لیکون یعیننا وہ اخذ جہودا بشاننا رحمہم  
 اللہ تعالیٰ کذا فی المقصودات ۱۱ اور حضرت عسکری علیہ السلام نے فرمایا ہے "قرآن کی قسم  
 کلام اللہ کی قسم ۱۱ ان الفاظ سے بھی قسم ہو جاتی ہے انھیں بالذکر (دہار شریعت) میں ہے جو تعالیٰ اعلم بالصواب

ک ملال الدین احمد الامجدی

تبہ

۲۹ رجب المرجب ۱۳۹۹ھ

**مسئلہ** اردو عبدالرحمن عبدالحمید مندرجہ اہمیت جو ناگدھ (گجرات)

جامعہ کے قبرستان کو جماعت کا پریسیڈنٹ اگر اپنی ذاتی ملکیت بتائے تو ایسے پریسیڈنٹ کے لئے کیا حکم ہے ایسا شخص پریسیڈنٹ رکھنے کے قابل ہے یا نہیں اور اگر پریسیڈنٹ جموں قسم کھائے یا قرآن کو نہج میں رکھ کر کسی بات کو بولا ہو اور اس کے خلاف کیا ہو تو اس کے لئے کیا حکم ہے۔ بینما قریب و

محوریت مستفسرہ میں اگر حقیقت میں صدر جماعت کے قبرستان کو اپنی ملکیت سمجھتا ہے اور اس کی آمدنی **الجواب** کو اپنی ذات پر صرف کرتا ہے تو یہ جائز نہیں اور ایسا شخص صدر رکھنے کے قابل نہیں۔ لیکن صدر نے اگر کسی جگہ ٹھہرے وہاں کی سخت کلامی کے جواب میں کہہ دیا کہ قبرستان میری ملکیت ہے مگر حقیقت میں اسے اپنی ملکیت نہیں سمجھتا تو اتنی سی بات بروہ عداوت سے نہیں اُتار جائے گا۔ کسی کام کے کفر یا نہ کرنے

کی قسم کھانے پھر اس کے خلاف کرنے کا گناہ لازم آتا ہے۔ قرآن مجید پارہ ۷ رکوع ۲ میں ہے: لَا تَأْخُذْكُمْ أَثَمَةُ مَا تَعْبُدُونَ فِي الْغَائِبَاتِ كَمَا تَأْخُذُكُمْ فِي الْأَيْمَانِ قُلْتُ سَأَتُكَلِّمُكُمْ عَنْ عَشْرَةِ مَسَافِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطِيعُونَ أَهْلِيكُمْ كَمَا أَدْرِكُكُمْ نَهْرًا أَوْ تُحْدِثُكُمْ قُبَّةً فَمَنْ لَكُمْ عِندَ قُبَّتَيْكُمْ تَلْشَتُ آتِيَاءَ۔ واللہ تعالیٰ وسولہ اکملہ اعلیٰ جل جلالہ صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جلال الدین احمد الامجدی

تیس

مرجعہ ادبی الاذنی سنہ ۱۳۸۵ھ

**مسئلہ** اردو اورنگ زیب انصاری غلیل بیٹی پال۔ بچاؤں۔ بمبئی عتہ

زید نے ایک عورت سے زنا کرنے پر قسم کھلوایا ہے۔ اب وہ زنا کرتا نہیں چاہتا اور اس عورت کی طرف سے خود کفارہ ادا کرنا چاہتا ہے اس کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے۔

**الجواب** عورت پر لازم ہے کہ وہ قسم توڑ کر کفارہ ادا کرے۔ دس سکینوں کو دونوں وقت پیٹ بکھانا عورت پر لازم ہے کہ وہ خود کھائے۔ یہ ریا ان کو اوسط درجہ کا کفر ہے۔ اور اگر ان کاموں کی استطاعت نہ ہو تو پچھلے تین روزے رکھے جیسا کہ پ ۲۷ میں ہے فلفلساتہ اطعام عشرۃ مساکین من اوسط ما تطعمون اھلیکم کما ادرکم کفارہ اذ کسو قحصر اذ تحدر یوم قبة فممن لعن بعد فصیام ثلاثہ ایام۔ اور زید اگر اس عورت کی طرف سے خود کفارہ ادا کرنا چاہتا ہے تو بہتر صورت یہ ہے کہ کفارہ کی ادائیگی بکھار دے۔

اس عورت کو دیدے۔ وہ ہزار و سائیں پر خود صرف کرے۔ اور اگر زید اپنے ہاتھوں ہی سے کفارہ دینا چاہتا ہے تو اس عورت کی اجازت ضرور دی ہے ورنہ ادا نہ ہوگا۔ وهو تعالیٰ اعلم بالصواب

جلال الدین احمد الامجدی

۱۱ ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ

### مسئلہ اول: اور محمد چھاؤنی بازار ضلع بستی

زید نے اپنی بیوی ہندو سے خوش طبعی میں صلح کے وقت قسم کھا لیا تھا کہ اب میں تم کو ماروں بیٹوں کا نہیں۔ ہندو کی چند غلطیوں پر زید نے ہندو کو مارا پیشا۔ لہذا صورت مذکورہ میں قسم ٹوٹی یا نہیں؟ اگر قسم ٹوٹی تو اس کا کفارہ کیا ہے؟

مستقبل میں ہونے والی باتوں پر زید نے جس قسم کھا لینے واسطے پر شرع کا کیا مکمل ہے؟  
**الجواب** اپنی قسم ٹوڑ دی تو اس پر کفارہ لازم ہو گیا۔ قسم کا کفارہ یہ ہے کہ غلام آزاد کرے یا دس مسکینوں کو سحی شام دونوں وقت ریٹ بھر کھانا کلائے یا ان کو کپڑا پہنائے یعنی یہ اختیار ہے کہ ان تینوں باتوں میں سے جو چاہے کرے اور اگر ان تینوں میں سے کسی ایک پر بھی قادر نہ ہو تو پے در پے تین روزے رکھے مگر ہر بار ہفتہ رقم رکوع اول میں ہے۔ فلکفارۃ اطعام عشرۃ مساکین من اوسط ما انفقہون اھلکھرا و کسوتھہر او تحریر رقبة فعن لم یجد فصیام ثلثۃ ایام و اور در مختار میں ہے و کفارۃ تحریر رقبة اولیٰ اطعام عشرۃ مساکین او کسوتھہر یا صیام ثلثۃ ایام وان عجز عنہا کلفها وقت الاداء صام ثلثۃ ایام کلاہا مخلصا۔ اور فتاویٰ مالگیری میں ہے فان لم یجد صامی احد ہذا لا الاشیاء الثلثۃ صام ثلثۃ ایام متتابعات کذا فی السراج الوھاج ۱۵ وهو تعالیٰ اعلم بالصواب۔

جلال الدین احمد الامجدی

۲۶ صفر المظفر ۱۴۰۲ھ

**مسئلہ** لڑکھنئی مقبول حسین بھول مرچنٹ فاضل نگر دیریا۔

زید جو کہ ایک مدرسہ کا مدرس تھا مدرسہ کے مطبخ کی نظامت اس کے سپرد تھی زید اپنی نظامت کے دوران مطبخ سے چاول وال نکڑھی پیسہ وغیرہ چوری کر کے اپنے گھر بھرتا رہا اتفاقاً چوری کی خبر اراکین مدرسہ تک پہنچی اس پر پانچ زید مدرسہ سے فرار ہو گیا مگر جو کہ اراکین مدرسہ سے ہے زید کے چچا سے کہا کہ حافظ صاحب مدرسہ سے اتنا سامان لے کر فرار میں اس سے کہیں وہ اگر بچوں کو پڑھائیں ورنہ میں ان کے خلاف پرجوشان کروا دوں گا اور اگر میں ایسا نہ کروں تو اسلام سے خارج ہو جاؤں لہذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ بچہ جو قسم کھائی اس کے لئے شرع کا کیا حکم ہے ؟

بچہ کا قول عند الشرع قسم ہے۔ لہذا حافظ مذکور کے مدرسہ میں آکر نہ پڑھانے کی صورت میں **الجواب** اگر اس نے حافظ کے خلاف پرجہ رشائع کیا تو اس پر قسم کا کفارہ لازم ہوگا۔ قتادہ بنی مالک مری جلد دوم صفحہ ۱۷۱ ہے قولہ ان افضل کذا افھو یجود ی او تصدق او یجوسی او یجوسی من الاسلام فتجیب میں استعسانا کن فی البند ۱۷۱ حق فی فصل ذلک الفعل یلزمہ الکفارة ۱۷۱ تلخیصاً۔ وهو قتادہ اعلم۔

ک  
جلال الدین احمد الامجدی  
تبہ

۷۴۲ و القعدہ ۱۴۰۱ھ

**مسئلہ** از تشکیل احمد خاں معرفت عبد الغنی اوشا انجیرنگ جی ٹی روڈ۔ درگا پور

زید بچپن سے اپنے چچا کے یہاں رہتا ہے اور چچا زاد بہن سے شادی ہوئے کی بھی بات ہے لیکن چوگی یا نہیں یہ صحیح طور پر نہیں کہا جا سکتا ہے لہذا از یہ ہے کہو تعلق ال سرزد ہو گئیں ہیں جب اس کی قبر زند کی چچی کو اس کی چچا زاد بہن جی کے خدیوہ بیوٹی تو بچی نے زید سے پوچھا کہ واقعی تم نے ایسا کیا ہے تو اس نے کہا کہ میں قرآن شریف اٹھا سکتا ہوں یہ سب الزام ہے۔ تو کیا یہ قسم میں شمار ہوگا ؟ حالانکہ جس وقت اس نے یہ جملہ کہا تھا اس وقت خدا اور رسول کا خوف اس کے دل میں تھا وہ خدا سے ڈرتے ہوئے اور معافی مانگتے ہوئے اس جملہ کو کہا تھا اس کے دل میں یہ بھی تھا یا اللہ میں آئندہ کس لئے توبہ کرنا ہوں اب ایسا نہ کروں گا تو میری عزت بچائے اس کے بعد بات جہان کی تھی وہیں مرگ گئی۔ ایسی حالت میں مکہ شریف کیلئے ہے کیا اس پر کفارہ لازم ہے ؟ اگر ہے تو کس طرح ادا کرنا جائے ؟



**الجواب** یا قرآن کی قسم فلاں کام کروں گا اور نہیں کیا یا قسم کھاؤں گا فلاں کام نہیں کروں گا اور کیا تو کفارہ لازم ہوتا ہے کہ اسی یمن کو مستغفرت کہتے ہیں فتاویٰ عالمگیری جلد دوم مصری صفت میں ہے۔ مستغفرت و حرمان یحلف علی امر فی المستقبل ان یفعلہ او لا یفعلہ و حکمہا لزوم الکفارۃ عند الجنۃ کذا فی الکافی۔ لہذا یہ کہنا کہ "میں قرآن شریف اٹھا سکتا ہوں" شرعاً قسم نہیں ہے اس پر کسی قسم کا کفارہ لازم نہیں مگر زید سے جو غلطی سرزد ہوئی ہے اس سے توبہ و استغفار واجب ہے۔ و ہوتا فی

عبدالله بن أحمد بن محمد بن عبد الله

ممكنه ان دشمن الدين جود عرض موضع كشموتيا عالم - قلع بستی -

نہیاد ادا اس کے چچا کے مابین فاضل معاملہ میں اختلاف ہو گیا اور اتنی شدت برپا ہو گئی کہ زید نے اپنی بیوی سے قسم کھا کر کہا کہ میں اب الگ رہوں گا اور پھر مرنے تک کید کے لئے ہاتھ میں قرآن شریف اٹھا کر اپنی بیوی سے دوبارہ عہد کیا کہ میں الگ رہوں گا جس سے زید اپنے چچا سے الگ ہے اب اگر زید دوبارہ اپنے چچا کے ساتھ رہنا چاہے تو زید پر شرفا کیا مواخذہ ہے ؟ بیٹو! تو بڑو۔

جس کو دینے قسم کھائی کہ میں اپنے چچا سے الگ رہوں گا اور پھر مزید تاکید کے لئے قرآن  
الجنواب کریم اشراک الگ رہنے کا عہد کیا تو اب اسے اپنے بہتر پر عمل کرنا چاہیے کہ خدائے تعالیٰ  
نے ایمان والوں کو اپنی باتوں کے پوری کرنے کا حکم فرمایا ہے جیسا کہ پارہ ششم سورہ مائدہ کی پہلی آیت  
کو ہمیں فرمایا تھا۔ یعنی اوصوا بالعدو۔ یعنی اے ایمان والو اپنی باتوں کو پوری کرو  
اگر نہ اپنی قسم کے خلاف کرے گا تو اس کا کفارہ لازم ہوگا جیسا کہ پارہ ہفتم رکوع دوم میں ہے لایہ اخذکم  
اللہ باللغو فی ایمانکم و لکن یواخذکم بیا ماعدتکم الا ایمان فکفارہ انما العلم عشق فکبر  
من اوصوا بالتعمون اہلبکم او کفر نہر او تخشع برما حثہ فمن لم یجد فصیام ثلثۃ ایام ۔  
وہو تعالیٰ اعلم ۔

ک جلال الدین احمد الکاجدی

١٣٧ من سفر المظفر مسير

**مسئلہ** از مہوگٹا ہریا۔ بستی۔ سرسلہ محمد وکیل

زید نے فقہ کی حالت میں اپنے رشتہ دار سے کہا کہ اشتر اور اس کے محبوب کی قسم میں اب تمہارے یہاں بزرگ کھانا نہ کھاؤں گا۔ اب اگر زید اپنے اس رشتہ دار کے یہاں کھائے تو زید کے لئے مکرم شرع کیا ہے ؟

زید کا یہ قول کہ اشتر اور اس کے محبوب کی قسم میں اب تمہارے یہاں بزرگ نہ کھاؤں گا **الجواب** شرعاً یقیناً منعقد ہے۔ زید اگر اپنے اس رشتہ دار کے یہاں کھائے گا تو کفارہ واجب ہوگا۔

قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دو دنوں وقت پیٹ بھر کھانا کھلائے دسوں کو ایک ہی دن کھلائے یا ہر روز ایک ایک کو یا ایک ہی کو دس دن تک دو دنوں وقت کھلائے۔ یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنائے اور اگر دس دنوں

میں سے کسی ایک کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو تین دن بے درپے روزہ رکھے۔ **عن** محمد بن ابی بھار الشریعہ منافع لا عن المكتب الفقہی واللہ تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد الامجدی  
۳ ذی القعدہ ۱۲۸۳ھ

**مسئلہ** مسئلہ جمدار منہار ساکن تنواں ضلع بستی

زید نے اپنی بیوی ہند سے کہا کہ اگر آج سے تو گوشت کھائے تو سور کا گوشت کھائے۔ تو اب ہند گوشت کھا سکتی ہے یا نہیں ؟ اور کھانے کی صورت میں کفارہ لازم آئے گا یا نہیں ؟

صحت مسئلہ میں زید کا قول ہندہ کے لئے شرعاً قسم نہیں اس لیے ہندہ گوشت کھا سکتی ہے اور گوشت کھانے کے سبب ہندہ پر کسی طرح کا کفارہ نہیں لازم آئے گا البتہ زید تو بہ

کرے کہ اس طرح کا جملہ کسی مسلمان کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں۔ **وہو** جہانہ تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد الامجدی

۱۸ من ربيع الآخر ۱۲۸۳ھ

**مسئلہ** از عبد الرشید پور نیوی متعلم فیض الرسولی براؤن شریف

بکر اور ہندہ کے درمیان کچھ نا اتفاقی تھی اس بنا پر ہندہ نے کہا کہ اگر میں بکر کے لیے کھانا پکاؤں تو سور کھاؤں تو کھانا پکانے پر کفارہ لازم ہوگا یا نہیں ؟

**الجواب** بندہ بزرگ کا کھانا پکائے گی تو کفارہ لازم نہ ہوگا کہ اس کا کھانا عند الشرح قسم نہیں البتہ  
بندہ گنہگار ہوئی تو یہ کرے اور آئندہ اس طرح کا کلام زبان پر ہرگز نہ لائے۔ وھو  
فتاویٰ اعلیٰ۔

جلال الدین احمد الاجتہدی رحمہ اللہ

۲۰ ذوالحجہ ۱۳۹۷ھ

**مسئلہ** اگر بزرگ مستری و بندہ حوشہ و دارنی پتر یا چند سی ضلع گوئدہ  
بندہ نے قہر کھائی کہ اگر میں اس گھر میں اس دروازہ پر آؤں تو اپنے باپ سے منہ کالا کروں کہ عرصہ بعد آئی  
پھر قسم کھائی کہ اگر ان کے دروازہ پر آؤں تو سور خنزیر کا گوشت کھاؤں۔ کچھ ہی عرصہ بعد پھر آئی۔ تو کیا عند الشرح  
یہ قسم ہوئی یا نہیں؟ دین میں بندہ مجرم ہوئی یا کہ نہیں؟ اس کے ساتھ مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے؟

بندہ پر تو یہ واستغفار لازم ہے مگر کفارہ واجب نہیں اس لئے کہ یہ شرعاً عین مستغفرت  
**الجواب** نہیں ہے بہار شریعت حصہ نہم مسئلہ میں مسودہ کے حوالے سے ہے۔ کسی نے کہا اگر اس کو  
کھاؤں تو سور کھاؤں یا سردار کھاؤں و شرعاً قسم نہیں یعنی کفارہ لازم نہ ہوگا۔ وفتاویٰ دسمائے اعلیٰ

جلال الدین احمد الاجتہدی رحمہ اللہ

۱۳ ربیع الاول ۱۳۹۷ھ

**مسئلہ** اگر عبد الفکر پوکر جھٹوا بستی  
بندہ نے اپنی بیماری کی حالت میں دعا مانگی کہ اسے خدا میں اچھی ہو جاؤں تو سال بھر پر جہدہ کو روزہ رکھوں گی  
خدا کے فضل سے بندہ اچھی ہو گئی اور کچھ دنوں تک روزہ رکھا طبیعت پھر خراب ہو گئی۔ اب بندہ چاہتی ہے  
کہ اگر روزہ کے بدلے میں اس کا کفارہ ہو تو ادا کر دوں روزہ نہ رہتا پڑے۔ برائے کرم آگاہ فرمائیں کہ شریعت کا کیا  
حکم ہے؟ روزہ ہی رکھنا پڑے گا یا روزہ کے بدلے کفارہ دینے سے کام نہ جائے گا اور ایک روزہ کے بدلے  
میں کتنا کفارہ دینا پڑے گا؟

صورت مسئلہ میں اگر پھر بیمار ہو گئی تو تندرست ہو جانے کے بعد سال میں جتنے جسے کے روزے  
**الجواب** چھوٹ گئے ہیں ان کی قصار کیے کہ اس قسم کی منت میں روزہ نہ رکھنا اور اس کے عوض میں

کفارہ دینا جائز نہیں۔ - لھذا فی کتب الفقہ وھو تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد الامجدی

۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۰۲ھ

**مسئلہ** از مملوب حسین عدنی فرخ آبادی متعلم مدرسہ زینت الاسلام امرودھا ضلع کانپور  
ایک شخص نے منت مانی کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو میں پانچ سو روپے سو رکعت نماز نفل پڑھوں گا۔ اس شخص پر پانچ سو روپے دیا گیا ایک دم میں پانچ سو روپے یا سو روپے تنویری کر کے پڑھے؟ بینوا تو ہوا  
اگر بیک وقت پانچ سو رکعت پڑھنے کی منت نہیں مانی ہے تو متفرق روز پڑھے  
**الجواب** ہے۔ - لھذا فی کتب الفقہ وھو تعالیٰ اعلم بالصواب۔

بلا لا لکد زینت الاسلام احمدی

یکم ذوالحجہ ۱۳۰۱ھ

**مسئلہ** از سید رضا علی ولد سید حسین علی رضوی دکیل جاوہر رضوی منزل۔ - اجیر شریف۔

ایک آدمی حضرت خواجہ بزرگ علیہ الرحمہ کی منت اس طرح سے مانتا ہے (گویا وہ بزرگ سے وعدہ کرتا ہے) کہ  
میرے لڑکا ہوگا۔ اور جب وہ تین سال یا پانچ سال یا سات سال کا ہوگا تو میں دربار خواجہ میں حاضر ہو کر اس بچے  
کے برابر ترازو میں تول کر چاندی کے روپے سے یا مسوری سے یا گڑے یا کھوپڑیہ سیاہ وغیرہ یا مسٹائی سے یا کھیر سے یا  
بجے سے اس بچے کے برابر تول کر نذر کروں گا۔ چنانچہ بچہ کی عمر سات سال کی ہو جاتی ہے اور وہ مسٹائی اٹی اٹھتا ہے  
جس میں ایک ٹش کو مان کر جاتا ہے۔ اس کی تکمیل منت کے لئے وہ حاضر دربار خواجہ ہوتا ہے۔ اور درگاہ شریف میں بچہ  
کو ترازو سے اس شی کے برابر تول ہے اور درگاہ شریف کے متوسلین سادات کرام خدام کو نذر میں دے دیتا ہے  
ساتھ وہ خود بھی اس تولی ہوئی شی میں سے خدام سادات سے مانگتا ہے کہ میرے لئے اور میرے عزیزوں کے لئے جو تول  
پر ہیں ان کو اس میں سے تقسیم کروں گا (اس بات سے عہدہ کا تصور غلط ہو جاتا ہے) اس میں سے کچھ بھی کچھ دیکھئے۔  
اس طرح اس شخص نے جس طرح خواجہ بزرگ سے منت کا وعدہ کیا وہ ادا کیا۔ اس کی منت میں عہدہ یا اوتار یا ذکرۃ  
کچھ نہیں ہے صرف منت کی ادائیگی ہے۔ ایسی حالت میں تولی ہوئی شی عہدہ یا اوتار یا ذکرۃ ہوئی یا نہیں؟ اور  
اس شی کو سادات۔ - نزام خواجہ صاحب کو لینا جائز ہے یا نہیں یعنی اس کو خدام خواجہ صاحب اپنے مصرف میں لاسکتے ہیں

یہ ایسا ذات خدام خواجہ کا خیال ہے کہ یہ تولی ہوئی چیز صدقہ اوتار دے ہو جاتی ہے اس لئے اس کو لینا اور استعمال میں لانا جائز ہے تو سوال یہ ہے کہ اس کو لینا جائے یا نہیں۔ اور انہیں لینا جائے تو کیا کرنا چاہئے اس کا مشرعی جواب تھا اور رسول اللہ ﷺ کے حکم کے موافق دیا جائے عند اللزوم باعث مشکور ہو گا۔

**الجواب** بعون الصلاۃ الوہاب نذر کے دو معنی ہیں شرعی اور عرفی۔ نذر شرعی کے معنی میں غیر ضروری عبادت کر اپنے اوپر ضروری کر لینا۔ اور نذر عرفی کے معنی ہیں نذرانہ، ہدیہ یا پیشکش۔ نذر شرعی خدا کے تعالیٰ کے سوا کسی کی ماننا ممنوع ہے اور نذر عرفی انبیائے کرام و اولیائے عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے لئے جائز ہے۔ نذر شرعی کا حکم یہ ہے کہ اس کا ادا کرنا فرض ہے۔ اور اگر صدقہ وغیرہ کی نذر ہو تو اسے وہی لوگ کھا سکتے ہیں جن کو نذر لے لینا جائز ہے۔ قرآن کریم وَلَقَدْ خَلَقْنَاكَ ذَكَرًا مِّنْ أَسْمٰی نَسْرٰی اس شری نذر کا ذکر ہے اور نذر عرفی کا حکم یہ ہے کہ اسے امیر و غریب سبھی لے سکتے ہیں اور کھا سکتے ہیں۔ صورت مسئلہ چونکہ نذر عرفی میں سے ہے لہذا امیر اور سادات کرام کا اسے لینا اور کھانا جائز ہے۔ خدا اساطیر فی والعلوم عند اللہ تعالیٰ در رسولہ جبل جلالہ وحیلہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جلالی الدین احمد الامجدی

۱۶ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۶ھ

**مسئلہ** لڑ کر ہم بخش موضع نندو اہل مسیحیت بھنگا ضلع بہرائچ ایک صاحب کہتے ہیں کہ ہم محرم کی تعزیر کی منت مانے ہیں۔ اگر ہم تعزیر نہیں رکھیں گے تو امام صاحب ہمارے لڑکے پر آجائیں گے تو تعزیر کی منت ماننا اور تعزیر نہ رکھنے پر امام صاحب کا کسی کے اوپر آنے کا خیال کیا ہے؟ تعزیر کی منت ماننا سخت جہالت ہے اور تعزیر نہ رکھنے پر امام صاحب کا کسی کے اوپر آنے کا خیال **الجواب** کا خیال سراسر نفی ہے۔ اس قسم کی مستحکم نہیں مانتی جاوے اور مانا تو ہو تو پوری نہ کرے جیسا کہ فقیر اعظم ہند حضرت صدر المشعل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ ظلم اور تعزیر بنانے اور پیک بننے اور محرم میں بچوں کو فقیر بنانے اور بدیہی پہنانے اور مرثیہ کی مجلس کرنے اور تعزیر پر نیا زدنوائے وغیرہ خرافات جو رد انفس اور تعزیر دار لوگ کرتے ہیں ان کی منت سخت جہالت ہے ایسی منت نہ مانتی جاوے اور مانا تو ہو تو پوری نہ کرے ورنہ شرعی حد سے بڑھ کر ہے۔

جلالی الدین احمد الامجدی

**مسئلہ :-** از محمد فاروق نقیسی۔ سیرسینا لکھنؤ ضلع گونڈہ

فریضہ کر کے کہا جس کے بہال و غبت و غیر میں ضرور آئیے گا۔ جو کہ قسم لگا کر کہا میں ضرور آؤں گا انشاء اللہ پھر وہ دعوت و غیر میں نہیں آیا تو اس پر قسم کا کفارہ لازم ہوا یا نہیں ؟

**الجواب :-** اگر قسم کھانے کے ساتھ اس نے متصلاً انشاء اللہ کہا تو اس صورت میں اس پر کفارہ لازم نہیں ہوا۔ اور اگر کچھ وقفے کے بعد کہا تو لازم ہو گیا۔ پڑایہ اولین مسئلہ میں ہے۔ من حلف علی بصلی وقال انشاء اللہ متصلاً یعنی نہ فلا حلف علیہ لغو لہ علیہ السلام من حلف علی بصلی وقال انشاء اللہ فقد بر فی عینہ وھو سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

ک جلال الدین احمد الاحمدی

**مسئلہ :-** از تاج محمد رشیدی رام پور۔ ضلع گونڈہ۔ منعم فیض الرسول برائوں شریف۔

بعض عورتیں لڑکوں کے ناک اور کان چھدوانے اور ان کے سروں پر چٹیاں رکھنے کی منت مانتی ہیں تو اس طرح کی منت ماننا کیسا ہے ؟

**الجواب :-** اس طرح کی منت ماننا جہالت ہے۔ فقیر اعظم ہند حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں : بعض جاہل عورتیں لڑکوں کے ناک کان چھدوانے اور بچوں کو چٹیاں رکھنے کی منت مانتی ہیں یا اور طرح طرح کی ایسی منتیں مانتی ہیں جن کا جواز کسی طرح ثابت نہیں۔ اولاً ایسی واپیات منوں سے ہیں اور مانتی ہوں تو پوری مذکورہ اور شریعت کے معاملہ میں اپنے لغو خیالات کو دخل نہ دیں نہ یہ کہ چارے بڑے بڑے بھائیوں کی کہتے آئے ہیں اور یہ کہ پوری مذکورہ گئے تو بچہ مر جائے گا۔ بچہ مرنے والا ہو گا تو یہ ناجائز منتیں بچہ نہ لیں گی۔ منت ماننا کو تو نیک کام ناز، دوزخ، غیرت، دوزخ و شریعت، کلمہ شریف، قرآن مجید پڑھنے اور فقہیوں کو کھانا دینے کا پورا سامانہ وغیرہ کی منت مانو۔ (سہارنویت حدیث مطبوعہ دہلی ۱۳۲۰) وھو تعالیٰ اعلم بالصواب ک جلال الدین احمد الاحمدی

**مسئلہ :-** از محمد حسن اشرفی مقام دیوبند سندھ دار ضلع راجکوٹ (گجرات)

زید سے یہ منت مانی کہ اگر میری بہری کو بچہ یعنی لڑکا پیدا ہوا تو میں اس بچے کو سب سے پہلے اپنے والد کے پاؤں کاغذا (دھوون) پلاؤں گا۔ تو مذکورہ منت جائز ہے یا نہیں ؟ اور صاحبِ منت پر کیا حکم نافذ ہوگا ؟

**الجواب :-** یہ منت قبیح نہیں ہے اور برکت کے لئے اپنے باپ کے پاؤں کاغذا دینا یا اپنے بچہ کو پلا نا جائز ہے۔ ہذا ما ظہری لی وھو اعلم بالصواب۔

ک جلال الدین احمد الاحمدی

# کتاب الوقف

## وقف کا بیان

مسئلہ : از محمد بنین - مین پورہ - وارانسی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرط متین اس مسئلہ میں کہ ایک مکان کے کئی مالک ہیں اور اس کی تقسیم نہیں ہوئی لیکن اس کے ایک حصہ پر اس کے مالکوں میں سے ایک شخص جو بلا مزاحمت اور باہمت رمضان دی سے سالہا سال سے قابض ہے اگر وہ اپنے اس مسکونہ حصہ کو وقف کر دے تو وقف درست ہے یا نہیں جبکہ یہ مکان تقسیم کرنے کے بعد قابل اشتغال رہے گا۔

**الجواب** صورت مسئلہ میں اگر کہ حصہ مسکونہ کو اگرچہ شرکاء نے وقف مذکور کو دے دیا ہے تو اس کا وقف بالاتفاق جائز ہے اور اگر نہیں دیا ہے تو متاخرین کے نزدیک جائز ہے کہ شخص مذکور اپنا حصہ وقف کر دے پھر شرکاء سے اپنے حصہ کا بٹوارہ کر کے الگ کر دے، بہار شریعت حصہ دوم ص ۱۰۷ میں ہے وقف ہے پہلے وقف کرے تو صحیح ہے کہ اس کا وقف جائز ہے۔

اور متاخرین نے اس قول کو اختیار کیا ہے "اور فداوی عالمگیری جلد ثانی مطبوعہ مصر ص ۳۲ میں ہے وقف المشاع المحتل للقسمة لا یجوز عند محمد رحمہ اللہ تعالیٰ وبہ اخذ مشایخ بخاری وعلیہ الفتویٰ کذا فی السراجیۃ والستاکھرون اخترا بقول ابی یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ انہ یجوز دھو الاختیار کذا فی خزائن المفتین اور پھر ص ۳۲ میں ہے ان وقف نصیبہ من عقار من فرائض فہو الذی یقاسمہ بشریکہ ۱ھ واللہ تعالیٰ اعلم

ک جلال الدین احمد الامجدی

۱۲ رجب المرجب ۱۳۹۸ھ

مسئلہ : از محمد بنین - مین پورہ - وارانسی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مکان کی زبانی تقسیم ہو چکی ہے لیکن تحریریں نہیں آئی ہیں اس

کے ایک نفع کے مالک نے اپنے حصہ کو ایک مدرسہ پر وقف کر دیا ہے یہ وقف درست ہے یا نہیں؟ جب کہ اس کا تقسیم کرنے کے بعد قابل انتفاع رہے گا۔

**الجواب:** وقف مذکور جائز ہے وھو تعالیٰ اعلم والیہ المرجع والمآب

مکتبہ جلال الدین احمد الامجدی

۱۱۰ رجب المرجب ۱۳۸۴ھ

**مسئلہ:** از محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ بڑی مدرسہ بنیہ سنہ ۱۰۰۰ھ میں تاسیس کیا گیا تھا۔

ایک دینی مدرسہ جہاں علوم دینیہ کی مکمل تعلیم دی جاتی ہے اپنی تعلیم معیار کی بلندی کے لئے مدرسہ مذکورہ کی جائداد مشکل مکان و زمین ہے جس سے فی الحال اتنی آمدنی دستیاب نہیں ہوئی کہ مدرسہ کی کاغذ اپنے اخراجات کی تکمیل کر سکے بلکہ مشکل دیگر ان جائیدادوں پر توجہ نہیں کی گئی تو میں ممکن ہے کہ ملکی قانون کے مطابق یہ جائیدادیں تلف ہو جائیں اس کے لیے منتقلین مدرسہ نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ ان جائیدادوں کو موجودہ قیموں کے تناسب سے اچھے و اموں میں فروخت کر کے اندام سے حاصل شدہ رقم سے مدرسہ کے اخراجات کی بہتر اور اعلیٰ کفالت کا ذریعہ پیدا کیا جائے۔ اگر ایسا کر سکیں تو زمین اور جائداد کے ضائع ہونے کا قوی اندیشہ ختم ہو جائے گا۔ قوی یقین ہے کہ کوئی حکمت الہیہ تک یہ زمین (میں نسیل ایکٹ) کے تحت (ڈی۔ پی پلان) کے قاعدے کے بموجب زمین میں بھی منتقلین مدرسہ نے بڑی کوششوں کے بعد اسے دوبارہ حاصل کیا ہے۔ دوسری صورت اس حاصل شدہ چھوٹے میں دوسرے لوگ جو نہ بڑے اور ذواکین وغیرہ کا قبضہ کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے جگہ کے ضائع وغیرہ سے دوبارہ ہوتا رہتا ہے۔ لہذا اسی صورت میں (جائداد موقوفہ غیر منقولہ) (مکان، دوکان، زمین، فروخت ہو جائے یا نہیں) بہ مفصل جواب غایت فرائد شکر یہ کاموقع غایت فرمائیں۔

**الجواب:** وقف کی بیع جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر وقف قابل انتفاع ہے۔

استبدال جائز ہے اور اس کے لیے میں یہ شرطیں ہیں کہ قبض فاحش کے ساتھ تبادلہ نہ ہو اور تبادلہ کرنے والا ضلع کا کسی بڑا عالم یا مہتمم ہو جس کے تصرفات پر لوگوں کو اطمینان ہو اور تبادلہ غیر منقولہ سے ہو ورنہ یہ نہ ہو اور ایسے شخص سے تبادلہ نہ کریں کہ جس کی شہادت اس کے حق میں مقبول نہ ہو اور ایسے شخص سے یکن تبادلہ نہ کریں کہ جس کا اس پر دین ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ دونوں جائیدادیں ایک ہی محلہ میں ہوں یا ایسے محلہ میں ہو کہ جو اس سے بہتر ہو۔ دراصل اگر تبادلہ بہتر بہتر شریعت حصہ دہم مثلاً یہاں تک کہ اگر وقف کی زمین ویران ہو جائے اور متولی اس کا بعض حصہ بیچ کر باقی کی



سرست کرنا چاہے تو یہ بھی جائز نہیں جیسا کہ قرآن اسی عالمگیری جلد دوم صفحہ ۳۳ میں ہے اذ اخربت ارض الوقف  
 دارا د القیدان بیع بعضہا للیوم الباقی بثلث ما باع لیس لہ ذلک بلکہ اگر متولی کو وقف کی زمین کے بارے  
 میں واقف کے وارث یا کالم کا خوف ہو تو اس صورت میں بھی فتویٰ اسی پر ہے کہ وقف کی زمین بیچنا جائز نہیں جیسا کہ  
 عالمگیری کے اسی صفحہ پر ہے۔ اس ضمن وقف، خوف القید من وارث الوقف اور من ظانہ لہ ان یتبعہ و  
 یتصدق بالثلث گذار ذکر فی النوازل والفتویٰ انہ لا یجوز کذا فی السراجیۃ۔ لہذا متشککین مدرسہ  
 کا اس بات پر اتفاق کرنا غلط ہے کہ موقوفہ جائدادوں کو فروخت کر کے مدرسہ کے اخراجات کی بہتر کفالت کا ذریعہ  
 پیدا کیا جائے۔ تعلیمی میاں کی بلندی اور کمال کا حق مدرسہ کے اخراجات کی تکمیل کے نام پر وقف کی جگہ کو جائز نہیں قرار  
 دیا جاسکتا کہ تعلیمی میاں کی بلندی کی کوئی حد نہیں اور نہ کمال کا حق مدرسہ کے اخراجات کی تکمیل کی کوئی حد ہے۔ اور اوقات  
 کے متشککین کی خواہشیں جائز و اولیٰ سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ اس لیے موقوفہ دوکان، مکان اور زمین کے بیچنے کی  
 اجازت نہیں دی جاسکتی۔ متشککین پر لازم ہے کہ ان کی ہر طرح مخالفت کریں۔ اور وقف کی زمینوں میں اگر دوسرے لوگ  
 جہتہ سے اور دوکانیں لگا کر قبضہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو ہر گاہی چندہ کر کے وہ جہاد و اوری متہذکہ کی  
 بجائیں فروخت نہ کی جائیں اور تعلیمی میاں بلند کرنے کے لیے دوسرے ذرائع استعمال کئے جائیں۔ ہذا ما عندی  
 واللعلم عند العولیٰ تعالیٰ۔

ک جلال الدین احمد الاتجندی

تہ

۱۴۸۸ھ صفر الثانی ۱۳۰۸م

۱۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :

مَنْ يَتَرَدَّ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يَفْقَهُهُ فِي الدِّينِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جس کو کمال بخیر لایا جاتا ہے وہ دین کا فقیہ بناتا ہے۔ (بخاری شریف ج ۱ ص ۱۸۷)

۲۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں :

علم دین فقہ و حدیث ہے۔ منطوق و فلسفہ کے جاننے والے علماء نہیں۔ یہ امور متعلق یہ فقہ ہیں۔ تو جو فقہ میں زیادہ

ہے وہی بڑا عالم دین ہے اگرچہ دوسرے لوگوں کی تفسیر میں زیادہ اشتغال رکھتا ہو۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱ ص ۱۵۵)

**مسئلہ۔** ستورہ مولوی فصیح اللہ طوی برائوں شریف۔ ضلع سدھاوتھہ مگر

ایک شاہ صاحب جو سلسلہ قادریہ چشتیہ کے پیرو تھے وہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے جو کچھ بنا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کے لئے بنایا ہے۔ ہم اس میں سے اپنی کسی اولاد کو کچھ نہیں دیں گے جو ہمیں اپنے آپ کا ترکہ ملا ہے صرف وہی دیں گے۔ چنانچہ مرض وفات میں مبتلا ہونے سے بہت پہلے وصال فرماتے سے چھ سال قبل ہوش و حواس کی درستگی میں اس مضمون کی رجسٹری فرمادی کہ مقرر کی زوجہ اولیٰ سے چار لڑکے اور نہد جڑ تانیہ سے دو لڑکے ہیں۔ مقرر نے اپنی جائیداد کا ترکہ اور حقوق اپنی اولاد کو تقسیم کئے ہوئے زوجہ اولیٰ کے لڑکوں کو دو قطعہ مکان سفال پورہ و گھاری اور زوجہ تانیہ کے دو لڑکوں کو ایک قطعہ مکان جو مسجد کے بائیں شمالی واقع ہے دے دیا ہے۔ رہا خانقاہ کا مسئلہ تو وہ عام مسلمانوں کی فلاح و بہبودی سے متعلق ہے اور مقرر نے اس کو مسلمانان اہلسنت ہم عقیدہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ملکیت فی سبیل اللہ قرار دے دیا ہے۔ لہذا خانقاہ کسی شخص واحد کی ملکیت ہرگز قرار نہ پاسے گی۔

حضرت شاہ صاحب قبلہ نے اپنے جس فرزند کو سجادہ نشین مقرر کیا وہ حضرت کے ہمراہ اسی خانقاہ میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ رہتے رہے۔ اور حضرت کی وفات کے بعد ہی بحیثیت سجادہ نشین اس کی میں رہے اس درمیان میں انھوں نے ترکہ میں پائے ہوئے مکان کو اپنے اہل و عیال کے رہنے کے لائق جہتہ دنیا اور نہ کوئی دوسرا مکان تعمیر کیا البتہ خانقاہ جو پوری سفال پورہ (کچھڑی) یعنی اس کے پچھلے حصہ کو گروا کر اس کی پرستی و یواریں قائم کیں امدان پر دو منزلہ مکان تعمیر کیا۔ اب ان کے انتقال کے بعد ان سے سوا اور دو زبان میں ایک وصیت نامہ بھیجا کر تقسیم کیا گیا جس کے واسطے یہاں یہ کہا جاتا ہے کہ وہ رجسٹرار افس میں ہندی زبان میں رجسٹری کئے گئے و شیعہ کی اردو شکل ہے۔ الہدی بہتر جانتا ہے کہ اس وصیت نامہ پر انھوں نے خود باجی بوجہ کر دستخط کیا ہے یا مضمون کی تفصیلات سے ناظم دکر ان سے دستخط لے لیا گیا ہے یا ان کی طرف سے فرمائی دستخط کر دیا گیا ہے۔ اس وصیت نامہ میں یہ ہے کہ دو منزلہ مکان (جو خانقاہ کی سفال پورہ عمارت گروا کر بنوایا گیا ہے) ہم مقرر کی زوجہ تانیہ کی ملکیت ہے جنھوں نے اپنے ذاتی سرمایے سے اسے تعمیر کرا ہے۔ تو اب دریافت طلب یہ امور ہیں۔

(۱) وقف کے مال کا کیا حکم ہے؟ (۲) کیا وقف کسی کی ملکیت ہو سکتا ہے؟ (۳) وقف میں

مال کا نہ تصرف کرنا کیسا ہے (۳۹) وقف کا مکان گرا کر اپنے رویوں سے محدود مندرجہ تحت مکان بنالیا گیا اس کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟ (۵) حضرت شاہ صاحب قبلہ نے جو مکان خانقاہ پر اس کے اسماعیلی میں آنے کے لئے وقف فرمایا ہے کیا اسے گرایہ پردے سکے ہیں؟ (۶) اگر موقوفہ جائیداد کوئی غصب کرنا چاہے تو مسلمانوں کو اس کے لئے کیا کرنا چاہئے؟ بیسوا توجروا

**الجواب** (۱) بلی وقف خلی مال یتیم ہے جس کی نسبت (اللہ تعالیٰ کا) ارشاد ہوا کہ جو اسے ظلماً لٹا کر اپنے پیٹ میں آگ بھرتا ہے اور عنقریب جہنم میں جائے گا (جیسا کہ پگ ۱۲ میں ہے) ان الذین یا کھون اموال الیتیم ظلماً انکھون فی بھونھن اناراد سیصلون سعیرا (نفاوی رضویہ جلد ششم ۳۶۵) دھو سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

(۲) وقف کسی کی ملکیت ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا برکاتی فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔ جائیداد ملک ہو کر وقف ہو سکتی ہے مگر وقف ٹھہر کر کسی ملک نہیں ہو سکتی (نفاوی رضویہ جلد ۶ صفحہ ۳۵۵) دھو تعالیٰ ورسولہ الا عل اعلیٰ اجل مجد کا وعلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۳) نفاوی رضویہ جلد ششم ۳۵۵ پر ہے۔ وقف میں تصرف مال کا نہ حرام ہے اور متولی جب ایسا کرے تو فرض ہے کہ اسے نکال دیں اگرچہ خود وقف ہو چہ جائے کہ دیگر درمندان میں سے و بنزع وجوباً و لوالوا وقف دلہ فغیرہ بالادوی غیرہ مامون (یعنی اگر خود وقف کی طرف سے مال وقف ہو کوئی لائق ہو تو وہ اس سے کہ ایسے بھی نکال دیا جائے اور وقف اس کے ہاتھ سے لے لیا جائے تو غیر واقف بدعت اولی۔ ترجمہ از نفاوی رضویہ ج ۶ صفحہ ۳۵۷) دھو تعالیٰ اعلم و سلمہ امتداد احکم۔

(۴) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رضی عنہ ربہ القوی فی طرے ایسے سوال کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ اپنا روپیہ لگا کر جو کچھ اس نے بنایا اگر وہ کوئی مالت نہیں رکھتا تو وقف کا مفت قرار پائے گا۔ اور اگر مالت ہے تو وہی حکم ہے کہ اگر اس کا اکھیر نا وقف کو مضر نہیں تو جتنا اس نے زیادہ کیا اسے اکھیر کر بھیج دیا جائے وہ اپنا عمل اٹھا کر لے جائے۔ اور اگر اس کے ہاتھ میں اس نے وقف کی کوئی دیوار منہدم کی تھی تو اس پر لازم ہو گا کہ اپنے صرف سے وہ دیوار روپیسی ہی بنائے۔ اور اگر روپیسی نہ بن سکتی ہو تو تین ہوئی دیوار کی قیمت ادا کرے۔ اور اگر اکھیر نا وقف کو مضر ہے تو فقہ کس کے کہ اگر یہ عمل اکھیر نا ہوتا تو کس قیمت کا رہ جاتا تو اتنی قیمت مال مسجد (یعنی مال وقف) سے اسے دیمل۔ اگر فی الحال اس مال کی

قیمت مسجد کے پاس نہیں تو یہ یا اور کوئی زمین متعلق مسجد یا دیگر اسباب مسجد گرا یہ پر چلا کر اس گرا یہ سے قیمت ادا کر دیں گے۔ اس کے لئے اگر برس در کار ہوں اسے تقاضے کا اختیار نہیں کہ ظلم اس کی طرف سے ہے۔ یہ سب اس مال میں ہے کہ وہ عمارت اس شخص کی ٹھہر رہی ہو تو بنائے وقت گواہ کر لئے ہوتے کہ اپنے لئے بنائے ہوں۔ یا غیر تھا تو یہ اقرار نہ کیا کہ مسجد کے لئے بنائے ہوں ورنہ وہ عمارت خود ہی ملک وقف ہے (فتاویٰ رضویہ جلد ۶ صفحہ ۴۵۴) و هو تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

(۵) حضرت شاہ صاحب نے جو مکان خانقاہ پر اس کے استعمال میں آنے کے لئے وقف فرمایا ہے اسے گرا یہ پر دینا حرام ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں جو مسجد پر اس کے استعمال میں آنے کے لئے وقف ہیں انھیں گرا یہ پر دینا حرام لینا حرام ہے۔ کہ جو غیر قبس غرض کے لئے وقف کی گئی دوسری غرض کی طرف اسے پھیرنا جائز نہیں اگرچہ وہ غرض بھی وقف ہی کے فائدہ کی ہو کہ شرط واقع مثل نص شارع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واجب الاتباع ہے۔ اور مثلاً کتاب الوقت فدوع فصل شرط الوافع کنص الشارع فی وجوب العمل بہ ولہذا ظاہر میں تحریر فرمایا کہ جو گھوڑا حال مخالفین کے لئے وقف ہوا ہو اسے گرا یہ پر دینا ممنوع و ناجائز ہے (فتاویٰ رضویہ ج ۶ صفحہ ۴۵۵) واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

(۶) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ رضویہ جلد ششم صفحہ ۳۵۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ حتی المقدور ہر جائز کوشش حفظ مال وقف و دفع ظلم ظالم میں صرف کریں اور اس میں جتنا وقت یا مال ان کا خرچ ہو گیا جو کچھ منت کریں گے مستحق اجر ہوں گے۔ قال اللہ تعالیٰ لا یصیبہم ظلماً ولا نصب ولا مخضہ فی قولہ تعالیٰ الا یتب لہم فیہ عمل صالح (پکڑ ۳۷) ہذا اما عندی والیہ المرجع عند اللہ تعالیٰ و رسولہ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

کمال الدین احمد مجددی

لا رد القعدہ ۱۳۴۳ھ

فصل فی المسجد  
مسجد کا بیان

مُکَلَّم: از (مولا) بدر القادری (ستر مومنین)۔ بالیقینہ ۲۱ ربیع الاول ۱۴۱۱ھ

① وقع هذا ان المسلمين يقولون لا بد من الوقف للمسجدية ولا ترصى الدولة الوطنية ان تمنع ارضا بطريق الوقف او تمنع الا ان يثبتوا وعرضا من الشريعة الاسلامية ان الوقف لا يبدل للمسجد به فها قولكم يا علماء الاسلام فيما ياتي :- افيدونا بالاجواب من الكتب المعتمدة لا والله يا جرحكم اجرا جزيلا - والامول ان لا يقع التأخر في الاجابة فان الحاجة الى الفتوى شديدا - ما يقال له المسجد في الشرع الاسلامي وما تعريفه الذي يعتاز به من غيره -

٥٧) ان اخذ عقار عارية او اجارة واكثر او جعل المسلمون يعملون فيه فيصير مسجدا شرعيا  
 امام الابد للمسجد بقاءه من الوقت التام ٥ :-

**الجواب** - بعون الملك العزيز الوهاب - ان المسجد لا يبدل له من الوقف.

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَكُنْ وَقَدْ أَرَادَ الْعَالَمُ أَنْ يَنْفَعَهُ بِهِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

في الجزم الثاني من الفتاوى الهندية المشهور في الفتاوى العالمية كبرية من جعل مسجدا تحتته  
سردانيا او قوته بيت وجعل باب المسجد الى الطريق وهذله من ملكه فله ان يبيعه وان مات  
يورث عنه كذا في الصداية اهـ اي لا يكون مسجد الا ثمة لم يخلص لله تعالى لبقا بحق العبد  
مستلها به كما قال في الصداية قوله فله ان يبيعه اي لا يكون مسجد ا وهو ظاهر الرواية لان المسجد  
ما يلو خالصا قال تعالى في سورة التين لا نجس وان المسجد لله تعالى اضاف المسجد الى خاسته  
اعلا ولا يمتنع الخ فيص - وقال في الجزم الخامس من فتوح القدير ص ٢٢٣ المسجد خالص لله سبحانه

ليس لاحد فيه حق قال الله تعالى وان المساجد لله مع العلم بان كل شئ له مكان فائدة هذا الاضافة  
اختصاصه به وهو بالقطاع حق من سوا لا عنه اه وفي الجزع الخامس من البحر الرائق ص ۲۵۰ وفي  
الجزع الثالث من رد المحتار ص ۳۷۰ حاصله ان شرط كون مسجد ان يكون سفله وعلوه مسجد  
ليشقطع حق العبد عنه لقوله تعالى وان المساجد لله بخلاف ما اذا كان السرواب والعلو موقوفاً  
لمصالح المسجد فهو كسرواب بيت المقدس هذا هو ظاهر الرواية اه بل ان اتخذ وسط دار  
مسجد او اذن للناس بالدخول فيه لم يصير مسجداً فله ان يبيع ويؤجر لان المسجد ما لا  
يكون لاحد منه حق المنع واذا كان ملكه محبطاً بجواربه كان له حق المنع فلم يصير مسجداً لانه  
البعي الطريق لنفسه فلم يخلص لله تعالى هكذا في الهداية والعناية وفتح القدير - وهو اعلم  
بالمصواب واليه المرجع والمآب -

① المسجد في الشرع الاسلامي هو الارض المخصوصة لعملة الصلاة الاسلام والموقوفه لله تعالى  
ان لا يتعلق بها حق العبد - فهو تعالى اعلم -

② ان اخذت الارض عارية او اجارة واستأجر وجعل المسلمون يصلون فيها العتص مسجداً  
شرعياً لانه لا يلد للمسجدية من الوقف التام وهذا الارض لم تخلص لله تعالى بان تعلق بها  
حق العبد - هذا ما ظهر في العلم بالحق عند الله تعالى ورسوله جل جلاله وصلى المولى تعالى عليه

### ك جلال الدين احمد الاختصاصي

۱۳۱ھ

**مسئله** - انفاكار ياقت مل وطرقي غلبت مغف مسجد مله كر وطرقي پست مكل ضلع كذا نور - كبر لا اسٹوٹ

بیت نہایت بڑا ہے۔ ایک مالیشان مسجد بھی چوڑی بتائی جس کے اندر دو چار قبریں مسجد میں آگئی ہیں۔ خدا ارشادیت کے حکم سے  
بہت بڑا آگاہ فرمائیں۔ کیا شریعت اس مسجد کو مسجد کہتی ہے یا اور جو لوگ اس میں نماز پڑھتے ہیں ان کی نماز  
پڑھتی ہے یا نہیں ہے اور کیا اس مسجد کو قائم رکھی جائے یا کہ شہید کر دی جائے؟ اور جو غریب اس مسجد میں جاتے  
کے باوجود اس میں امامت کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ لہذا بہت بڑا جواب دیجئے گا کہ مرہوم۔

**الجواب** - دو چار قبروں کے مسجد میں آجانے کے سبب مسجد قائم کی مسجدیت نہیں

ختم ہو جائے گی بلکہ وہ اب بھی عند الشرح مسجد ہے۔ جہاں پر قبریں نہ ہوں اس حصہ پر نماز پڑھنا اور اس مسجد کی امامت کرنا جائز ہے۔ البتہ جو لوگ قبروں کو مسجد میں شامل کر دے وہ محنت گنہگار ہوئے اس لیے کہ قبروں کو مسجد بنانا اور اس پر نماز پڑھنا جائز نہیں۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ لا یجوز اخذ القبور بمساجد ولا تباح الصلوٰۃ علیہا (خدا کی رضویہ جلد ششم منہج) لہذا مسجد بنانے والوں پر لازم ہے کہ جتنے حصے میں قبریں ہیں ان کے چاروں طرف سترہ کی مقدار دیوار کھڑی کریں تاکہ ان پر اور ان کے جانفختے سے نماز خراب نہ ہو اور نہ قبروں کی بے حرمتی ہو۔ اور یا تو قبروں کے چاروں طرف نیچے سے دیوار قائم کر دیں پھر اس پر اس طرح چھت ڈھال دیں کہ چھت کا اوپری حصہ مسجد کے فرش سے ملا دیں اور چھت کا پخلا حصہ قبر سے نہ ٹکس بلکہ دو فوٹ کے درمیان تھوڑی جگہ خالی چھوڑ دیں۔ اس طرح قبروں کی بے حرمتی بھی نہیں ہوگی اور ان کی چھت پر نماز پڑھنا بھی جائز ہو جائے گا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ بیرون حدود مقبرہ مستون قائم کر کے اوپر کافی بلندی پر پلاٹ کر چھت کو صحن مسجد راق سے ملا کر مسجد کر دینا جائز ہے اس طرح کہ اس چھت کے ستون قبر پر نہیں ہیں بلکہ دو فوٹ سے باہر ہوں تو اس میں حرج نہیں ۱۵ ملخصاً (قادی رضویہ جلد ششم ص ۳۹۹)

یہ سب اس صورت میں ہے جب کہ قبرستان وقف نہ ہو اور زمین کے مالک کی اجازت سے قبرستان کا بعض حصہ داخل مسجد کر لیا گیا ہو۔ اور اگر قبرستان وقف ہو تو اس کی جتنی زمین پر مسجد بنائی گئی ہو اس حصہ کا اہتمام ضروری ہے فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ لا یجوز تغیر الوقف اور فتح القدیر میں ہے الخاجب ابتعاہ الوقف علی ماکان علیہ۔ وهو صحیحانہ وفعالی اعلیٰ بالصواب۔

## ک جلال الدین احمد الاجمادی

۲۵ رذی القعد ۱۴۰۲ھ

**مسئلہ:** مولانا عزیر احمد بیگ رضوی امام جامع مسجد ترائی کراچی (دکن ٹانک)

جنوب مغربی صاحب قبلہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) ایک گاؤں میں لوگوں نے اپنی دیوار قمارت کو فتح کر کے ایک مسجد بنائی جو ابھی خستہ حال نہیں ہے ابھی اچھی حالت میں کھڑی ہے کچھ لوگ غریب علاقہ میں یہاں کے رہنے ہیں ان لوگوں نے غریب سے رہ رہ کر چندہ کر کے بھیجا۔ اور مسجد کو شہید کر کے آری۔ سی بتایا جاتا ہے۔ اب اس شکل میں جب کہ ابھی مسجد ٹھیک حالت میں ہے شہید کی جاسکتی ہے یا نہیں؟ اور یا ہر ملک کے روپیہ سے مسجد بنائی جاسکتی ہے یا نہیں؟

۱۲) مسجد شہید کرنے کے بعد ایک عربی مدرسہ کے وسیع بلڈنگ میں فتح وقت نماز و عیدین پڑھا جاسکتا ہے یا نہیں ؟  
باسمہ تعالیٰ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الاعلیٰ

**الجواب** محترم جناب مرزا صاحب! وعلیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہ

(۱) گاؤں کی کھیر علی مسجد کو شہید کر کے گاؤں والے اسے پہلے سے زیادہ مستحکم و مضبوط بنا سکتے ہیں اگرچہ وہ ابھی خستہ نہ ہوئی ہو مگر کیا کہ بہادر شریعت قصہ دہم میں ہے کہ اہل محلہ یہ چاہتے ہیں کہ مسجد کو توڑ کر پہلے سے عمدہ و مستحکم بنائیں تو بنا سکتے ہیں بشرطیکہ اپنے مال سے بنائیں۔ مسجد کے ریزے سے تعمیر نہ کریں۔ اور درختاں مرغ شامی جلد سوم نمبر ۲۲ میں فتاویٰ ہزار فیہ سے بچے اراد اہل المحلۃ نقض المسجد وبنائہ احکم من الاول ان البانی من اہل المحلۃ لہ حدیث ۱۷ اور دوسرے ممالک کے روپوں سے بھی مسجد بنا سکتے ہیں۔

(۲) زیر تعمیر مسجد میں جب کہ نماز باجماعت پڑھنے کی گنجائش نہ ہو تو کوئی بھی نماز ہو مدرسہ میں پڑھ سکتے ہیں۔  
وہو تعالیٰ اعلم۔

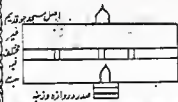
جلال الدین احمد اکا مجد دی  
ک

۱۶ مدرسہ دی الاخری ۱۳۰۲ھ

**مسئلہ:** از (مولانا) غلام عبد الباقی نعمانی حکم ذی الحجۃ ۱۳۰۲ھ

ایک مسجد ہے چھت دار مگر آج کل عام مسجدوں سے ہوتی ہے۔ اسی مسجد سے متصل مسجد ہی کی تحویل میں چند کاشیں ہیں مگر کاشوں کے اوپر یعنی اس کی چھت پر جو کھلی ہوئی ہے اور نہ نیم طرف صرف ایک دیوار کھڑی ہے جس میں تین محرابیں بھی بنی ہیں۔ گرمیوں میں ہوانے لئے مغرب، مشام، خیر اور کھمبی چاروں میں دھوپ کے لئے قہر اور کھمبی نماز باجماعت ہوتی ہے۔ پھر ان وقتوں میں شیخ اہل مسجد کے اندر کوئی جماعت نہیں ہوتی یعنی یہی جماعت اونٹنی ہے جو اہل مسجد کی اذان و اقامت سے ہوتی ہے اسب کہ کاشیں توڑ دی گئی ہیں اور ان کی جگہ تعمیر ہو گئی ہے تو ان کاشوں کی جگہ پر چھت کا کیا حکم ہے یا یعنی اس پر حسب دستور سابق نماز ہی پڑھی جاسکتی ہے یا اس پر پیشاب خانہ یا فائنا اور وضو خانہ وغیرہ بھی بنایا جاسکتا ہے اور بصورت ممانعت پیشاب خانہ

وغیرہ اگر بنایا جائے تو اس کا کیا حکم ہے ؟  
مسجد کی پہلے جو شکل تھی اس کا نقشہ یہ ہے۔



صدر دروازہ و زینہ





دوکان کی چھت میں پر سار  
چوٹی تھی۔

دو دروازے  
میں کی اب جمید ہوئی ہے۔

مشرقی

## الجواب

اللهم هذا بيت الحق والصواب سموت سؤلہ میں بہ کہ دکانیں مسجد  
کی تحریر میں ہیں تو وہ دکانوں کی چھت شرعاً مسجد ہو گئی جو ہمیشہ مسجد رہے گی جدید تعمیر کے سبب اس کی مسجدیت ختم نہ  
ہو گی لہذا اس پر استغاثہ اور وضو خانہ وغیرہ بنانا جائز نہیں اگر بنا دیا جائے تو اس کا توڑ نا لازم ہے۔ بحر الرائق جلد ۱۴ ص ۲۵۱  
میں ہے۔ شرط حکونہ مسجد ان میں سے ہونا سفلہ وعلو لا مسجد، لیسقط حق العبد عنہ لتولہ تعالیٰ  
وان المساجد لله تعالیٰ بخلاف ما اذا كان السرداب او العلو موقوفاً لمصالح المسجد فانه يجوز ان  
لا ملک فیہ لاجد بل هو من تنمید مصالح المسجد فهو کسرداب مسجد بیت المقدس هذا  
هو ظاهر المذهب اه اور اسی کے مثل رد المحتار جلد سوم مطبوعہ ہند ۱۲۸۵ میں بھی ہے اور فتح القدیر جلد ۱۴ ص ۳۳۵ میں ہے  
اذا كان السرداب او العلو موقوفاً لمصالح المسجد فانه يجوز ان لا ملک فیہ لاحد بل هو من تنمید  
مصالح المسجد فهو کسرداب بیت المقدس هذا هو ظاهر المذهب اه اور رد المحتار میں ہے اذا جعل  
تحتہ سرداباً لمصالح المسجد جاز کمسجد القدس اه اور برایہ جلد ثانی ص ۲۳۳ و فتاویٰ مالکیہ جلد ثانی  
صفحہ ۳۵۵ میں ہے لو كان السرداب لمصالح المسجد جاز کما فی مسجد بیت المقدس اه اور  
بیان شریعت جلد دوم مطبوعہ لاہور ص ۱۸۵ میں ہے اگرچہ کامرکان مسجد کے کام کے لئے ہو اپنے لئے نہ ہو تو مسجد ہو گئی اور  
و هو متعلق بالصلوات

جلال الدین احمد الامجدی  
مشرقی

**مسئلہ:** از سرید و اورید اشرف جنتی رضوی نظامی، پیر محمد فیضی، محمد الیاس اشرفی صاحب، سل گزنی، وارجلنگ  
 رمضان میں وقت انتظار پیاز تراش کر اس میں غرق لیمن پھیلا جاتا ہے۔ دوران انتظار ٹپسے میں جا دے چند افراد  
 صحنہ عام صاحب کے کھاتے ہیں۔ اذان مغرب ہوئی جھٹ کل کیا پٹ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ تاویل لوگ کرتے ہیں  
 بے توبہ یا بدبودار لیکن عرق لمبے سے بیک نہیں رہتی۔ بنایا جائے اس طرح پیاز کا کرسجد میں نماز کے لیے مانا کیسا ہے۔  
 جو اس پر ضد کرے کیا حکم شرعی نافذ ہوگا؟

**الجواب** — لیوڈ لٹے سے پیاز کی جو پورے طور پر زائل نہیں ہوتی جس کا تجربہ سونگھ  
 کر کیا جاسکتا ہے۔ لہذا جب تک کہ اس کی بو کامل طور پر ختم نہ ہو جائے اسے کھا کر نہ کیو دور ہوئے سے پہلے مسجد میں  
 مانا جائے نہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ من اکلھا فلا یقر بن مسجدنا۔ یعنی جو شخص کچی پیاز یا لہسن  
 کھائے تو ان کی بو دور ہونے سے پہلے ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے۔ (ابوداؤد شریف)  
 جو شخص کچی پیاز کھا کر بو دور ہونے سے پہلے مسجد میں جائے وہ گنہگار ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسے شخص کو روکیں  
 حد وہ بھی گنہگار ہوں گے۔ وھو تعالیٰ اعلم۔ **ک** جلال الدین احمد الاچمدی  
 مدرسہ دارالقیامہ ۱۴۰۲ھ

**مسئلہ:** از سرید و اورید اشرف جنتی نظامی، پیر محمد فیضی، محمد الیاس اشرفی صاحب، سل گزنی، وارجلنگ  
 موسم جنتی مسجد میں جلانا جائز ہے یا نہیں جب کہ موسمی میں چربی پڑتی ہے اور چربی ذبحہ اور غیر ذبحہ دونوں قسم کے  
 جانوروں سے حاصل کی جاتی ہے اور بلا امتیاز مسلم و غیر مسلم دو کافروں میں اس کی فید و فروقت ہوتی ہے۔  
 اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف کردہ کتاب احکام شریعت حصہ دوم صفحہ ۸۹ و ۹۰ مطبوعہ المکتبۃ الاسلامیہ  
 پریس اگر میں مرقوم ہے۔

عرض :- موسم جنتی میں چربی پڑتی ہے مسجد میں جلانا جائز ہے یا نہیں؟ ارشاد :- اگر مسلمان کی بنائی ہوئی ہے  
 تو جائز ہے ورنہ مسجد میں نہیں ویسے بھی جلانا نہیں چاہیے۔ اب دریا فت طلب امر ہے کہ اعلیٰ حضرت  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ کس حد تک قابل اعتبار ہے۔ زید اس فتویٰ کو نہیں مانتا ہے وہ کہتا ہے کہ مسلم و غیر مسلم  
 کے کافرانہ کی بنی ہوئی کے امتیاز کی ضرورت نہیں جبکہ فقہ کی عبارت الیقین لا یزول بالثبوت (شک سے  
 یقین زائل نہیں ہوتا) سے صاف صراحت ہو جاتی ہے پھر کسی قسم کی قید لگانے کا کیا معنی۔ کیا موسم جنتی کے لیے  
 حقیقتاً کسی قسم کے قید کی ضرورت نہیں ہے؟

## الجواب

اگر یہ مشہد ہو کہ یہ ہوم جی چرنی کی بنی ہوئی ہے یا کسی دوسری جگہ ہے اس  
موم جی کو جلاتا جائز نہ ہوگا اس لیے کہ اصل عبادت بت اور جاست مارش۔ الیحدین کا یہودوں یا مسلمان  
لیکن اگر یہ معلوم و متیقن ہو کہ یہ چرنی کی بنی ہوئی موم جی ہے لیکن یہ نہ معلوم ہو سکے کہ کونسی چرنی سے بنی ہوئی ہے  
یا غیر چرنی کی چرنی سے مثلاً ہندو کے یہاں کی بنی ہوئی موم جی ہے یا اس کی دوکان سے خرید کر لائی گئی ہو تو اس کو  
مسجد وغیرہ میں کہیں نہ بٹایا جائے اس لیے کہ چرنی میں اصل حرمت ہے اور علت اس کو ذبح سے عارض ہوتی ہے  
والیقین لایزول بالثبوت اس سے یہی ظاہر ہو گیا کہ زندہ الیقین کا بیزول بالثبوت کی تلاوت بے عمل  
کیا اور امام اہل سنت والجمہ حضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه عنہ کا فتویٰ حق و صحیح ہے۔ واللہ  
تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد الکامجدی

تہ

۲۲ شوال الحکم ۱۳۸۳ھ

مسئلہ :- ازباض احمد موصوفہ گھراؤن شریعہ پرست دینی رام پور ضلع گونڈہ۔

مسجد میں مولیٰ کھا کر جانا اور لاشیں یا چراغیں مٹی کا تیل ڈال کر مسجد میں جلاتا کیسا ہے یا تحریر فرمائیں کہ ہر گز  
مولیٰ، کچی یا زولہسن اور ہر وہ چیز کہ جس کی بونا پسند ہو اسے کھا کر مسجد

میں جانا جائز نہیں جب تک کہ بوباقی ہو۔ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بازار اہل سن  
کھانے سے منع کیا اور فرمایا من اکلہما فلا یقرب من مسجدنا یعنی جو انھیں کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب  
ہرگز نہ آئے اور فرمایا کہ اگر کھانا ہی چاہتے ہو تو پکا کر اس کی بو دھ کر اور مشکوٰۃ شریف منہ حضرت شیخ ابو الحی محمد ش  
دہلوی بخاری رحمت اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں :- ہر جہے بوئے ناخوش وارد از ماکولات وغیرہ ماکولات میں مکہ داخل  
یعنی ہر وہ چیز کہ جس کی بونا پسند ہو اس مکہ میں داخل ہے خواہ وہ کھانے والی چیزوں میں سے ہو یا نہ ہو خصوصاً الطمات  
مداولہ ۳۲۴) اور حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں :- مسجد میں کچا لہسن اور پیاز کھانا  
یا کھا کر جانا جائز نہیں جب تک کہ بوباقی ہو۔ اور یہی مکہ ہر اس چیز کا ہے جس میں بو ہو جیسے گندہ۔ مولیٰ، کچی گوشت  
اور مٹی کا تیل (دہلی شریعت حصہ سوم ۱۸۵) اور مسجد میں مٹی کا تیل جلاتا حرام ہے مگر جب کہ اس کی بوبائل دور  
کر دی جائے (فتاویٰ رضویہ جلد سوم ۵۸۵) وھو تعالیٰ اعلم وعلیہ التہ وواحدہ۔

جلال الدین احمد الکامجدی

تہ

**مسئلہ:** از مکتب علی اندامیہ بڑاٹکائی ضلع گوندہ

نہیدنے اپنی زمین میں اس طرح مسجد اور مہر بنانے کی نیت شروع میں کی تھی کہ چنے مسجد ہوگی اور اس کے اوپر مدرسہ اسب مسجد کی چھت لگ چکی ہے اس کے برآوردے کی چھت لگنا باقی ہے زید اپنی نیت کے مطابق مسجد کے اوپر مدرسہ بنانا چاہتا ہے تو یہ جائز ہے یا نہیں ؟

**الجواب:** اب زید مسجد کے اوپر مدرسہ نہیں بنا سکتا کہ مسجد ہو جانے کے بعد اس کی چھت پر مسجد کے علاوہ کسی قسم کی دوسری عمارت بنانا جائز نہیں۔ بہار شریعت حصہ دوم صفحہ ۱۰۱ مسجد کی چھت پر امام کے لینے والا خانہ بنانا چاہتا ہے اگر قبل تمام مسجد بیت ہو تو بنا سکتا ہے اور مسجد ہو جانے کے بعد نہیں بنا سکتا اگرچہ کہتا ہو کہ مسجد جوئے کے پہلے سے میری نیت بنانے کی تھی بلکہ اگر دیوار مسجد پر حجرہ بنانا چاہتا ہو تو اس کی بھی اجازت نہیں یہ حکم خود واقعہ اور باقی مسجد کا ہے لہذا جب اسے اجازت نہیں تو دوسرے بدرجہ اولیٰ نہیں بنا سکتے اگر اس قسم کی کوئی ناجائز عمارت چھت یا دیوار پر بنادی گئی تو اسے گرا دینا واجب ہے اور اگر در مختار میں ہے۔

لو تعمس المسجد بية فخر امام ادا البشاء ومنع ولو قال عييت ذلك لعد بصدق تاتر عيانة فاذا كان هذا في الوقت فكيف بغدير لا يجب عده ولو على جدار المسجد اه وهو خاف اعلم

ک جلال الدین احمد الاکبریدی  
۱۰ ارزی القندہ ۱۳۹۸ھ

**مسئلہ:** از عبد الحمید جمہوریہ بمبئی ۱۳۳۷ھ

ایک مسجد کی تعمیر دو منزل کی جوئی ہے نیچے کے حصہ میں کچھ قومی کام کے لیے بلور دفتر مقرر کر لیا گیا ہے اور اوپر کے حصہ میں نماز پنجگانہ وجہہ ہوتا ہے ایک گروہ نے اعتراض کیا کہ نیچے کے حصہ میں نماز پنجگانہ وجہہ ہونا چاہئے۔ اور اوپر کے حصہ میں کاروبار کرنا چاہئے اس کے جواب میں مرکزی دارالعلوم اہل حدیث جٹاڑ کے مفتی نے فتویٰ دیا کہ اوپر کے حصہ میں نماز پنجگانہ وجہہ بلکہ گراہت جائز ہے۔ اعتراض کرنے والا گروہ کو رد یانا جائز جوئے کی دلیل قرآن و حدیث کی روشنی میں پیش کرے۔ براہ کرم قرآن شریف و حدیث شریف اور فقہ کی روشنی میں اس کی وضاحت فرمادیں۔

**الجواب:** مسجد کے نیچے کا جو حصہ کہ نماز پڑھنے کی نیت سے بنایا گیا ہے وہ مسجد ہو گیا۔ اس حصہ میں قومی کام کا دفتر بنانا جائز نہیں کہ مسجد میں نماز و عبادت اور ذکر الہی کے لئے جس نہ کہ دفتر بنانے کے لئے تفسیر نازان بلند، مقدمہ ۱۶۱ میں آیت کریمہ ان المسجد لله کے تحت ہے المواضع السخی یفیت للصلوٰۃ

والع ادلة و ذکر اللہ اور نیچے کا جو حصہ نماز پڑھنے کے لئے بنایا گیا اس کے مقابل اوپر کا حصہ آسمان کی مانند  
 ایک سب مسجد کے حکم میں ہے۔ لہذا اوپر کی حصہ میں بھی کام کا دفتر بنانا جائز نہیں جیسا کہ درمختار مع شافعی جلد اول  
 مسئلہ ۲۴۱ پر مسجد کے بالائی حصہ میں پیشاب وغیرہ کے ناجائز ہونے کی علت بیان کرتے ہوئے علامہ مصطفیٰ علیہ الرحمۃ  
 والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ نہ مسجد انی عنان السماء اور پھر مسجد میں دفتر ہو گا تو اس میں ہر طرح کے لوگ  
 آئیں گے، شخص مذاق پر قسم کی باتیں کریں گے۔ اور چائے و کمریٹ وغیرہ پئیں گے کھائیں گے اور یہ ساری باتیں احترام مسجد  
 کے خلاف اور ناجائز ہیں۔ البتہ وہ حصہ جو نہایت مسجد ہے یعنی نماز پڑھنے کے لئے نہیں بنایا گیا ہے اس میں اور اس کے  
 مقابل اوپر کی حصہ میں دفتر بنانا جائز ہے۔ نام نہاد اہل حدیث سے فتویٰ لینا جائز نہیں کہ وہ گمراہ بد مذہب ہیں  
 ان کے فتویٰ پر عمل کرنا حرام ہے۔ اور اس نے جو یہ فتویٰ دیا کہ اوپر کے حصہ میں نماز پڑھنا نہ وجہ ہوا کہ بہت جائز ہے تو اوپر کی  
 حصہ میں نماز کے جائز نہا جائے ہونے کا سوال نہیں ہے بلکہ سوال یہ ہے کہ مسجد میں کام کا دفتر بنانا جائز ہے یا نہیں۔ اور اس  
 نرا جلیل جن جائز کہہ سکتا ہے اور یہی مسجد کے اوپر نماز پڑھنے کی بات تو اس کی اجازت اس وقت ہے جب کہ شیخ بزرگ ترازوی  
 سے تنگ ہو جائے۔ جہاں تک کمری کے سبب بھی نیچے ملے ہوئے اوپر یہ حالت قائم کرنے اور بلا ضرورت پڑھنے کی اجازت  
 نہیں جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد ۲۸ نمبر ۲۸۳ میں ہے الصدوق علی صلح کل مسجد مکروہ و لہذا اذا  
 شئت الخیر بیکرہ ان یصلوا بالجماعۃ فوقہ الا اذا ضاف المسجد فیمنشد لایکبرہ الصنعود علی سطحہ للضرورة  
 کذا فی القراءات۔ وھو تعالیٰ اعلم۔

جلال السیدین احمد الامجدی

۱۲۰۲ھ القعدہ ۱۳۰۲ھ

مسئلہ: از عمر انتخاب شرعی تائیدارہ ضلع بہرائچ شریف

ایک شخص جب مسجد نماز پڑھنے کے لئے آتا ہے تو اکثر دوسرے نمازیوں سے جھگڑا کرتا ہے۔ تو متولی مسجد اس شخص  
 کو مسجد میں آنے سے روک سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب

شخص مذکور اگر دوسرے نمازیوں سے جھگڑا کرتا ہے اور ان کو ایذا پہنچاتا ہے  
 تو حکم شرعی یہ ہے کہ ایسے شخص کو مسجد میں آنے سے روک دیا جائے جیسا کہ درمختار میں ہے یعنی منہ صحت  
 مؤذ ولو بلسانہ۔ وھو سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

جلال السیدین احمد الامجدی

۱۲۰۲ھ ربیع الاول ۱۳۰۰ھ

**مسئلہ:** از محمد علیہ السلام - مدرسہ فیض العلوم محمد آباد گورنمنٹ انڈیا

مقدمہ میں وکالت کا پیشہ اختیار کرنا کیسا ہے؟ جب کہ بسا اوقات اس میں جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔ اور اس کی آمدنی کے روپے سے مسجد کی تعمیر کرنا کیسا ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں باحوالہ تحریر فرمائیں۔

## الجواب

اور اس کی آمدنی ناجائز۔ اس لیے کہ وکالت جھوٹ بولنے اور جھوٹ سکھانے کا پیشہ ہے۔ جس کے لیے حدیث شریف میں بڑی وعیدیں آئی ہیں۔ جیسا کہ بخاری اور مسلم میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایاکم و الکذب فان الکذب یجحدی الی الفجور فان الفجور یجحدی الی النار وما یزال الرجل یسکت بوجہ یجحدی الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا۔ وفی روایت المسلم قال ان الصدق برون البر یجحدی الی الجنة وان الکذب یجحدی الی الفجور یجحدی الی النار۔ یعنی جھوٹ بولنے سے جو اس لیے کہ جھوٹ فسق و فحور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فحور دوزخ کی طرف لے جاتے ہیں اور جو شخص ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ بولنے کی طلب و کوشش میں لگا رہتا ہے وہ خدا کے تعالیٰ کے یہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔ اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ کجا بولنا کیسی ہے اور کیسی بہشت میں لے جاتی ہے۔ اور جھوٹ بولنا فسق و فحور اور فسق و فحور دوزخ میں لے جاتے ہیں (مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۳) اور ناجائز آمدنی کے روپے سے مسجد تعمیر کرنا ناجائز نہیں لیکن اگر کسی نے ایسا کیا تو وہ شرعاً مسجد ہے اور اس میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ اعلیٰ حضرت لما احدثوا بریاری فی المونیۃ سود، شراب اور رشوت وغیرہ کے روپے کو مسجد و مدرسہ میں لگانے کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ مسجد، مدرسہ وغیرہ میں بعینہ روپے نہیں لگایا جاتا بلکہ اس سے اشتہار فریاد میں۔ خریداری میں اگر عینہ ہوا ہو کہ حرام دکھا کر کہا اس کے بدلے میں فلاں چیز دے۔ اس سے دی۔ اس نے قیمت میں نذر حرام دیا تو جو چیز خریدیں وہ خبیث نہیں ہوتی اور اکثر یہی صورت ہوتی ہے۔ مسجد میں نماز درس میں تفصیل علم جائز ہے۔ (احکام شریعت حصہ اول مطبوعہ لاہور، ص ۱۸۷) وهو سبحانه وتعالى اعلم بالصواب۔

نجلال الدین احمد الامجدی

قبہ

۸ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

**مسئلہ:** از سید محمد اویس مدرسن مدرسہ غوثیہ محلہ تیلیان شری درگڑھ ضلع چروہ (راجستھان)

نہ کے وہاں اقبام کا رو بار ہوتا ہے اور چند سال پہلے شراب کا کاروبار بھی ہوتا تھا اس نفع کی رقم سے اب

ہمکی آؤ پیسے والی اور کپڑے کی دوکان اور کرانہ کی دوکان اور کھیتی باڑی کا گھر ہے۔ جواب طلب یہ ہے کہ نزدیک کے وہاں اب کھانا پینا یا اس کا چند مسجد یا مدرسہ میں لگانا کیسا ہے حوالہ کے ساتھ کتب معتبرہ کی عبارت کے ساتھ جواب ارسال فرمایا جائے ؟

### الجواب

افیرن کا استعمال دوا جائز ہے اور جس چیز کا استعمال دوا جائز ہو اس کی تجارت گناہ نہیں بلکہ افیون کی تجارت شرط کے نزدیک گناہ نہیں۔ فتاویٰ رضویہ جلد سوم مسئلہ میں رد التجار سے ہے البیج والافیون استعمال الکثیر المسکو منہ حرام مطلقاً واما قلیل فان كان للبحر خمر ومان للند اوی فلا انتھی مطلقاً۔ اور شراب کی تجارت جبکہ پہلے ہوتی تھی اور اب نہیں ہوتی بلکہ اب جائز کا رد عبار ہوتا ہے تو اس کے یہاں کھانا پینا اور اس کا چند مسجد یا مدرسہ میں لگانا جائز ہے اگرچہ اس کے نفع سے ہو تا ہو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان احکام شریعت حصہ دوم مطبوعہ لاہور ص ۱۴۷ پر طوائف جس کی آمدنی صرف حرام پر ہے اس کی لائی ہوئی شیرینی کے بارے میں جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ۔ اگر شیرینی اپنے مال حرام ہی سے خریدی اور خریدنے میں اس پر نقد و نقد جمع نہ ہوئی یعنی حرام روپیہ دکھا کر اس کے بدلے خرید کر وہی حرام روپیہ دیا اگر ایسا نہ ہوا ہو تو نہ سب سفی یا پردہ مشیرینی بھی حرام نہ ہوگی۔ اور اسی کتاب کے حصہ اول مسئلہ پر ناجائز روپیہ مسجد اور مدرسہ وغیرہ میں لگانے کے سوال پر جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ مسجد مدرسہ وغیرہ میں مینہ روپیہ نہیں لگایا جاتا بلکہ اس سے اشیا خریدتے ہیں۔ خریداری میں اگر یہ نہ ہوا جو کہ حرام دکھا کر کہا کہ اس کے بدلے نکال چیز دے اس نے دی۔ اس قیمت میں زر حرام دیا۔ تو جو چیز خریدیں وہ نجیست نہیں ہوتی اور فتاویٰ مالکیہ جلد پنجم مصری مسئلہ میں ہے کہ۔ جس کی حرام آمدنی زیادہ ہو اور مال کم اس کے یہاں کھانا پینا جائز نہیں ہے اور جس کی جائز آمدنی زیادہ ہو اور حرام کم اس کے یہاں کھانے پینے میں حرج نہیں۔ کان

اسوال الناس لا تخلو عن قلیل حرام فالمتعین الغالب۔ وهو تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد الامجدی

۱۳۰۲ رد القدرہ

مسئلہ: از چہ بخش نان مرفق ہتہرہ۔ ضلع ہستی۔

بارے یہاں کی مسجد دومنزلہ ہوگئی ہے تو اب نیچے بلکہ ہوتے ہوئے اور جماعت قائم کرتے ہیں۔ اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے ؟ کانپور وغیرہ شہروں میں ایسا نہیں ہوتا ہے۔ ہمارے یہاں سب پہلے ایک بڑے عالم

کی اجازت سے ایسا ہوا۔

**الجواب**۔ جب کہ شیخ کی جگہ بھری ہو تو اوپر نماز پڑھنا جائز ہے۔ اور نیچے جگہ

ہونے جوئے گرمی وغیرہ کی وجہ سے بھی اوپر نماز پڑھنے کی اجازت نہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ مسجد کی چھت پر بلا ضرورت جانا منع ہے اگر تنگی کے سبب کہ شیخ کا درجہ بزرگی اوپر نماز پڑھیں جائز ہے اور بلا ضرورت مثلاً گرمی کی وجہ سے پڑھنے کی اجازت نہیں۔ کما انص علیہ فی الفتاویٰ العالمگیریہ دفتاری رضویہ جلد ششم و ششمینہ اور تحریر فرماتے ہیں کہ سقف پر بلا ضرورت نماز کی اجازت نہیں کہ سقف مسجد (مسجد کی چھت) پر بلا ضرورت چڑھنا منوط ولے اور بی ہے اور گرمی کا قدر سوسرانہ ہوگا یا نہ اکثر جماعت کہ طبقہ زیریں (نیچے حصہ) کے دونوں درجے بھر جائیں اور لوگ باقی رہیں سقف پر اقامت نماز کی اجازت دی جائے گی فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔ انصود علی سطح کل مسجد مکروہ ولا یجوز الا اذا اشتد الحر ویکرہ ان یصلوا بالجماعۃ فوقہ الا اذا ضاق المسجد فیمیشد لا یمکرہ الصدود علی سطحہ للضرورة واما دفتاری رضویہ جلد ششم و ششمینہ دھو تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ک جلال الدین احمد الامجدی  
تبیہ

**مسئلہ**۔ از انصار الرضا مرتب پی پی بزرگ پوسٹ مسجد وکھ بازار ضلع بستی  
ہمارے یہاں کی مسجد سے متصل ہی زید نے میلوں کے کھانے کی گھاری بنائی ہے جس کے سبب جب مسجد کی گھر لیاں  
کھول دی جاتی ہیں تو مسجد میں ٹھہرنا مشکل ہو جاتا ہے چہ جائیکہ نماز پڑھنا۔ تو کیا زید کا یہ گھاری بنالینا اور اسے  
قائم رکھنا جائز ہے؟ شرعی حکم سے آگاہ فرمائیں۔

**الجواب**۔ گھاری وغیرہ بدو وار جگہ مسجد کے قریب اس طرح بنانا کہ

اس کی بدو مسجد میں پہنچے جائز نہیں کہ اس سے فرشتوں کو اذیت ہوتی ہے۔ دھو تعالیٰ اعلم بالصواب  
والیہ الجمع والمآب۔

ک جلال الدین احمد الامجدی  
تبیہ

۳۷ ذی الحجہ ۱۳۸۶ھ

**مسئلہ**۔ از غلام نبی، نبی سڑک کانپور

مسجدوں میں بچوں کو پڑھاتے ہیں تو یہ جائز ہے یا نہیں؟ بہ شریعت کا اس کے بارے میں کیا



مکمل ہے، دلیل کے ساتھ تحریر فرمائیں۔

## الجواب

اگر بچے نامیہ ہیں تو ان کو مسجد میں پڑھانا منع ہے کہ ان کو مسجد میں لے جانے کی اجازت ہی نہیں۔ لیکن اگر مدرسہ تنخواہ لے کر مسجد میں پڑھانا ہو تو بہر صورت ناجائز ہے خواہ بچے نامیہ ہوں یا بڑی عمر والے مسجد دار۔ اس لیے کہ تنخواہ لے کر پڑھانا دنیاوی کام ہے اور مسجد میں دنیاوی کاموں کے لیے نہیں ہیں۔  
 الاشباہ والنظائر مستند میں ہے تذکرہ الصناعة فیہ من خیاطہ وکتابة باجر و تعلیم صبیان باجر ولا یغیرہ۔ اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ مسجد میں نامیہ بچوں کے لے جانے کی ممانعت ہے حدیث میں ہے جنہو امسجد کہ صبیان کہ و جانت کہہ خصوصاً اگر پڑھانے والا اجرت لے کر پڑھاتا ہو تو اود بھی زیادہ ناجائز کہ اب کار دنیا ہو گیا اور دنیا کی بات کے لیے مسجد میں جانا حرام ہے ذکر طویل کار کے لیے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۳۳۳) وهو سبحانه و تعالیٰ اعلم

کجلاں الدین احمد الاکسیدی

مسئلہ: اگر ارشاد حسین صدیقی باقی دارالعلوم امجدیہ کسان ٹولہ سندھ ضلع پروٹی۔

مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا کیسا ہے؟

## الجواب

مسجد میں دنیا کی باتیں کرنے کے بارے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ مسجد میں دنیا کی مباحات باتیں کرنے کو بیشتنا نیکوں کو کھاتا ہے جیسے آگ کو کدویٰ کو۔ فتح القدیر میں ہے الکلام المباح فیہ حکو لا یا بکل الحسنات۔ اشباہ میں ہے انشاء یا فاضل الحسنات کھاتا حاصل النار المحطب۔ امام ابو عبد اللہ شافعی نے دارک شریف میں حدیث نقل کی کہ الحدیث فی المسجد یا بکل الحسنات کھاتا بکل البھیمة الخشیش۔ مسجد میں دنیا کی بات نیکوں اس طرح کھاتی ہے جیسے چربا یا گھاس کو۔ غرض العیون میں فرزانہ الفقہ سے ہے من تکلم فی المسجد بکلام الدنیا احبط اللہ تعالیٰ عنہ عمل اربعین سنۃ جو مسجد میں دنیا کی بات کرے اللہ تعالیٰ اس کے چالیس برس کے عمل اکارت فرما دے احوال و مثله لا یقال بالورای۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔ سیکون فی الامۃ ۱۰ صاب قدم یکون حدیثہ فی مسجد ھم فیس اللہ فیہ حاجۃ آخر زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے کہ مسجد میں دنیا کی باتیں کریں گے اللہ عزوجل کو ان لوگوں سے کچھ کام نہیں دے گا ابن حبان فی صحیحہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث تدریثاً عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

میں ہے کلام السد نیا اذا كان مباحا صدف في المساجد بلا ضرورة داعية الى ذلك كالمعتكف  
يتكلم في حاجته اللانزمة مكروها كراهة ثم بعد ذلك الحديث وقال في شرحه ليس لله تعالى  
فيه حاجة اي لا يريد بهر خير او انا هم اهل الخيبة والحرمات والاهانة والخسار - يعني  
دنيا کی بات جب کہ فی نفس مباحہ اور سچی ہو مسجد میں بلا ضرورت کرنی حرام ہے ضرورت ایسی جیسے منکف اپنے کو لوگ  
ضروری کے لیے بات کرے پھر حدیث مذکور ذکر کر کے فرمایا معنی حدیث یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ بھلائی کا ارادہ نہ  
کرتے گا اور وہ نامراد و محروم و ذلیل کلام اور اہانت و ذلت کے سزاوار ہیں۔ اسی میں ہے وروی ان مسجددا  
من المساجد ارفع الى السماء مثا کیا من اهلہ يتكلمون فيه بكلام الدنيا فاستقبلته الملائكة  
وقالوا بعثنا بهلاكهم - یعنی مروی ہوا کہ ایک مسجد اپنے رب کے حضور شکایت کرتے ہیں کہ لوگ مجھ میں دنیا  
کی باتیں کرتے ہیں ملائکہ اسے آتے آتے اور بولے ہم ان کے ہلاک کرنے کو بھیج گئے ہیں اسی میں ہے وروی ان  
الملائكة يشكون الى الله تعالى من ثمن فخر المغتابين والقائلين في المساجد بكلام الدنيا -  
یعنی روایت کیا گیا کہ جو لوگ غیبت کرتے ہیں (جو سنت حرام اور زنا سے بھی اشد ہے) اور جو لوگ مسجد میں دنیا  
کی باتیں کرتے ہیں ان کے منہ سے وہ گند کی بد بو نکلتی ہے جس سے فرشتے الشریعہ و مل کے حضور ان کی شکایت کرتے  
ہیں۔ - یعنی اگر جب مباح و جائز بات بلا ضرورت شریعہ کرنے کو مسجد میں بیٹھے ہو یہ آفتیں ہیں تو ورام و ناچار  
کام کرنے کا کیا مال ہو گا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۳۳) وهو لغائی اعلم۔

مجلد جلال الدین احمد الاچمدی  
تہ

**مسئلہ:** اگر مرنے والی مسکری بڑی تعلیم یافتہ ہو پھر پڑا۔ گزرتہ

مسجد کی نسبت غیر اللہ کی طرف کرنا جائز ہے یا نہیں؟ مسجد کا محراب یا صدر دروازہ پر مسجد اہلسنت لکھنا  
اور وہ شرط کیسا ہے؟ تحقیق انہی سے شریعت اسلامیہ کا حکم بیان فرمائیں۔

**الجواب** - مسجد کی نسبت غیر اللہ کی طرف بلاشبہ جائز ہے جیسا کہ تفسیر محل  
جلد چہارم ص ۳۳ میں آیت کریمہ ان المسجد لله کے تحت ہے۔ اضافۃ المسجد الى الله تعالى اضافۃ تشبیہ  
و تکریر و قد تنسب الى غير الله تعالى قال صلى الله عليه وسلم صلا في مسجدی هذا خير  
من الف صلا في غيرهما الا المسجد المحرم۔ اس لیے کہ معتقد ہیں مسجد عائشہ مسجد جن مسجد کربلا

اور مدینہ طیبہ میں مسجد علی، مسجد ابی، مسجد بنی قریظہ اور مسجد ابراہیم وغیرہ شہر مساجد غیر اللہ کی نسبت کہنا نہ  
مشہور ہیں۔ اور مسجد کے مدبر و دوازہ یا عراب وغیرہ کی نمایاں مقام پر مسجد اہلسنت لکھنا بھی جائز ہے۔ اور اگر  
وہابیوں، دیوبندیوں یا کسی دوسرے گمراہ فرقہ کے قبضہ کرنے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں اس پر مسجد اہل سنت  
لکھنا ضروری ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم

بجلال الدین احمد الاحمدی

۲۲ محرم الحرام ۱۳۸۵ھ

**مسئلہ:** از حافظ سید جاوید حسین غازی معروف حافظ عبدالحفیظ قادری رضوی مکان پشیم بریلوی پورہ کا پتہ  
تبدیلے مار گیا زمین میں سے تین بسوہ زمین برائے مسجد دی اور اہل محلہ سے یہ کہدیا کہ جس جگہ چاہو تین بسوہ زمین  
پر مسجد بناؤ مگر اہل محلہ میں آج تک جگہ کا انتخاب نہ ہو سکا کسی نے کہا اس جگہ کسی نے کہا اس جگہ اور نہ مسجد کے لیے  
کوئی سامان خریدایا نہ کسی سے ایک پیسہ چندہ کیا گیا اب یہ رستے ہوئی کہ بجائے یہاں نئی مسجد بنانے کے اس تین بسوہ  
زمین کا پیسہ جائع مسجد میں لگا دیا جائے جو کہ زیر تعمیر ہے اس جگہ کا پیسہ جائع مسجد میں لگایا جاسکتا ہے کہ نہیں جو حکم  
شریعت کا تحریر کریں؟

**الجواب** — اللھم ھدایۃ الحق والصواب۔

زیر تین بسوہ زمین جب کہ اس لئے دی ہے کہ اس پر مسجد بنائی جائے تو اسے بیچ کر اس کا پیسہ کسی  
دوسری مسجد میں صرف کرنا جائز نہیں ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم

**مسئلہ:** از دہلوی محمد سلیم ناکم مدرسہ قادریہ رضویہ اشرفیہ موضع پھریندا پورٹ مہراٹ گج ضلع سیٹی۔  
ہمارے یہاں کی مسجد زیر تعمیر ہے اس میں ایک غیر مسلم اپنی خوشی سے بطور چندہ کچھ رقم دینا چاہتا ہے تو اس  
کو لینا جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب** — جائز ہے جب کہ کسی شرعی مصلحت کے خلاف نہ ہو۔ ھذا ما عندی

وھو تعالیٰ اعلم بالصواب۔ بجلال الدین احمد الاحمدی

**مسئلہ:** از رمضان علی قادری رضوی علی آباد بلوچستان کی یو پی

ایک مسجد کہ نہ بہت زیادہ شگستہ ہونے کی وجہ سے تعمیر نو کے لیے شہید کرانی گئی ہے اس کا بلکہ جو مسجد کے لیے  
کار آمد نہیں ہے یا وہ اشیاء رجو کار آمد بھی ہیں مگر مسجد مذکورہ کے لیے غیر ضروری ہیں جیسے تین قابل چھاونی، دھواڑ

سریہ دار، دروازے بلہ دار، دوڑے، لکڑی قابل سوختنی، مٹی یا لوتا — دریافت طلب بات یہ ہے کہ تمام چیزیں فروخت کی جاسکتی ہیں کہ نہیں؟ فروخت کرنے کی صورت میں خریدار ہونے کی شرط مسلمان تو نہیں ہے؟ اور وہ مٹی جو نواسین کھارا ہو چکی ہے کیتوں میں ڈالی جاسکتی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو وہ مٹی زمین پر لٹا کر لٹا کر جائے اور وہ روڑا جو مسجد کے لیے کارآمد نہیں ہے خریدار اس کو خرید کر اپنے مکان میں لگا سکتا ہے کہ نہیں؟ اگر لگا سکتا ہے تو کہاں لگائے؟ نیز مسجد کی کھڑی جلائے کے کام لائی جاسکتی ہے کہ نہیں؟ تمام باتوں کا جواب کہہ کر ان کے حوالہ سے دے کر عند الشراہ وجرہوں — اور عربی فارسی کی جو عبارتیں ہوں ان کا ترجمہ بھی ضرور تحریر فرما دیں۔

**الجواب** — مسجد کا وہ سامان جو مسجد کے لیے کارآمد نہیں ہے اور ان کے خراب ہو جانے کا اندیشہ ہے تو فروخت کر کے ان کی قیمت مسجد میں لگانا جائز ہے۔ اور مسلمان کے ہاتھ اس شرط کے ساتھ فروخت کرے کہ وہ جلائی کی جگہ نہ لگائے اور وہ مٹی جو کھارا ہو چکی ہے اسے ایسی جگہ ڈال دیں جہاں بے ادبی نہ ہو۔ اسی حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان سے دریافت کیا گیا کہ مسجد کی کوئی چیز ایسی ہو کہ خراب ہو جاتی ہے اور اس کو بیچ کر اس کی قیمت مسجد میں دیں اور وہ چیز اگر دوسرا آدمی قیمت دے کہ مسجد کی چیز اپنے مکان پر رکھے تو اس کو جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا جائز ہے مگر بے ادبی کی جگہ نہ لگائے۔ درجین دین دے حشیش المسجد و کناسۃ لا یلیق فی موضع یجوز بالقتل علیہ۔ یعنی مسجد کی گھاس اور کوٹا اہل کار ایسی جگہ نہ ڈالیں جہاں بے ادبی ہو (قادی افریقہ) اور مسجد کی وہ لکڑی جو رکھنے میں خراب ہو جائے گی اور جلائے کے علاوہ کسی دوسرے کام میں بھی نہیں آسکتی تو اس کا بیچنا جائز ہے مگر خریدنے والا مسلمان نہ اسے اہلوں کے ساتھ رکھے اور نہ ان کے ساتھ جلائے۔

هذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

جلال الدین احمد الامجدی

تہ

۸ ارباب الاول

**مسئلہ** : از محمد نور الدین مونس ڈوموٹریا پوسٹ بکھرہ قلعہ بستی۔

کیا فرماتے ہیں علمائے ملت اسلامیہ اس مسئلہ میں کہ ٹائوں میں بارش بندی ہوئی تو چند آدمیوں نے دو مسلمانوں سے مسجد کے لیے زمین مانگی۔ اور اس پر مسجد کی بنیاد ڈال دی۔ گاؤں کے اکثر لوگوں کو اس کا علم نہ تھا اور مسجد کی جگہ بھی مناسب نہیں۔ بنیاد پڑ جانے کے بعد ان لوگوں نے زمین دی تھی ان میں سے ایک لڑکے نے انکار کر دیا اور مسجد کی دیوار پر اپنے مکان کی دیوار اٹھائی۔ اب مسلمانوں کے اندر نفسانیت قریب قریب ختم ہو گئی تو مناسب جگہ پر

دوسری مسجد بنیاد ڈالی گئی، اب دیانت طلب امر یہ ہے کہ تھوڑی زمین جو دوسرے مسلمان کی بچی ہے اب اس کو فروخت کر کے زکوٰۃ دوسری مسجد میں خرچ کر دینا جائز ہے یا نہیں؟ بیسواؤ جمعہ۔

## الجواب

مسلمانوں نے دوسری مسجد کی بنیاد ڈالی۔ اس سے واضح طور پر ثابت ہے کہ جب اس سے پہلے مسجد کی بنیاد ڈالی گئی تھی اس وقت بھی مسجد کی ضرورت تھی۔ مسجد ضرار کی صورت نہ تھی۔ اور جب دو شخصوں نے مسجد کے لئے زمین دے دی اور اس پر بنیاد بھی ڈال دی گئی تو وہ مسجد ہو گئی اور ہمیشہ مسجد ہی رہے گی خواہ گاؤں کے اکثر لوگ کو بنیاد ڈالنے کا علم نہ رہا ہو یا نہ رہا ہو اور بایں مسجد مناسب ہو کر بنایا نہیں مناسب۔ اسے بیچ کر دوسری مسجد میں قیمت صرف کرنا جائز نہیں بلکہ مسجد کی دیوار پر سے اپنے مکان کی دیوار اٹھانے والا سخت گنہگار مستحق عذاب ہے اس پر لازم ہے کہ مسجد کی دیوار سے اپنا قبضہ ہٹائے کہ اگر گاؤں کے مسلمان کہہ نہ سکیں مگر اللہ واحد قہار کی پوری بہت سخت ہے اس لئے کہ جب اس نے مسجد کے لیے زمین دے دی اور مسلمانوں نے بنیاد ڈال کر اس پر قبضہ بھی کر لیا تو وہ زمین اس کی ملکیت سے نکل گئی۔ درخت اور اتحاد طرہ سوم میں بیڑوں ملک من المسجد والمصلیٰ بالفعل وبقرہ جعلتہ مسجد۔ اور درخت اور اتحاد طرہ چار میں ہے کہ لا یجوز نقلہ ونقل ماله الی مسجد آخر اور ترقی عالمگیری جلد دوم طبع مصر میں ہے۔ لوکان مسجد فی محلۃ خفاق علی اہلہ ولا یسبحہران یزید وفیہ فساۃ قوم بعض النجاریان ان یحعلوا ذلک المسجد لیل خیل ہوفی دہرا لا یعطیہم مکانا عوضا ما ہو خیر لہ فیسبح فیہ اہل المحلۃ قال محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ لا یسبحہ ذلک کذا فی الذخیر۔ اگر شخص مذکور مسجد کو چھوٹے مسلمانوں کے اس کے ساتھ سمجھ کر بنیاد ڈالے گا تو اللہ تعالیٰ واما ینسیبک الشیطن فلا تغفل بعد الذکر مع القوم الظالمین (پت ۱۱۲) هذا ما عتقدی وھو اولہ بالعواب۔

ک جلال الدین احمد الاچمدی

تہ

۳ ربیع الثانی ۱۳۱۱ھ

معلمہ۔ از علی حجازی۔ گجرات گزٹ۔ اتروا۔ گزٹ

عمر کے کی جہت پر تعمیر مسجد ہو سکتی ہے یا نہیں؟

## الجواب

عمر کے کی جہت پر مسجد بیت کی طرح مسجد تعمیر ہو سکتی ہے لیکن عام بنانا جائز اور عمر کے کی زمین وقف ہے تو اس کی جہت پر مسجد عام کی تعمیر نہیں ہو سکتی کہ مسجد عام کے لیے زمین

کا اس کی ملکیت میں ہونا ضروری ہے۔ اور مذکور قرض میں مسجد کی ملکیت نہیں ہو سکتی۔ لہذا یہ فی الواقع وقف و تقبیہ الوقف کا۔ بجز ہنگذا فی الجند یہ یاں اگر مدرسہ کسی کی ملکیت میں ہو اور وہ مدرسہ کو مسجد میں دے دے تو اس صورت میں اس کی قیمت پر مسجد عام بنانا بھی جائز ہے۔ وهو بصانہ اعلیٰ بالصواب۔

ک جلال الدین احمد الاجمادی

تہ

۱۵ رجب المرجب ۱۴۰۳ھ

مسئلہ :- از غلام ربیع موضع دھنہ پور پور پست سلیم پور قلعہ بستی

مسجد سے نریا اور کچھ اور غیر ملکی ہوئی چیزوں کو مدرسہ میں لگا سکتے ہیں یا نہیں؟ بینوا توجروا  
الجواد مسجد کا نریا اور کچھ اور غیر ملکی جو سامان کہ اب مسجد میں کام آنے کے لائق نہ ہو اور خراب ہوئے کا اندیشہ ہو تو اسے مسجد سے فرید کر مدرسہ میں لگا سکتے ہیں مگر مستحار خانہ وغیرہ کسی بے ادبی کی جگہ پر نہیں لگا سکتے اور نہ مسجد سے فریدے بغیر لگا سکتے ہیں۔ ہنگذا فی الکتب الففعیۃ۔ وهو تعالیٰ وصرلہ  
الاحمدی اعلیٰ بالصواب۔

ک جلال الدین احمد الاجمادی

تہ

۲۹ رجب المرجب ۱۴۰۲ھ

مسئلہ :- از محمد تقوی رضوی متھرا بازار ضلع گونڈہ۔

ایک آدمی ہے جس کے پاس کاشتکاری بھی ہے تجارت بھی کرتا ہے مگر تالاب اور دریا میں مچھلی کا پھینکنا بھی لیتا ہے اور ہن پرکھیت بھی لیتا ہے میں کا قلعہ خود لے لیتا ہے۔ ایسے آدمی کا پیسہ مسجد وغیرہ میں لگانا کیسا ہے؟ از روئے شرط بیان فرمادیں؟ بینوا توجروا۔

الجواد مچھلیوں کے شکار کے لیے تالاب یا دریا کا ٹھیکہ لینا اور دینا ناجائز درختار باب البیع الفاسد میں ہے لہذا تجز اجازۃ برکتہ لیصاد منها السمک اھ اور سلاطین کا حکیت رہن پر لے کر اس کی پیداوار سے نفع حاصل کرنا اور قرض میں بھرا نہ کرنا سود ہے جو حرام ہے حدیث شریف میں ہے۔ صل قرض جو نفعاً فجو دیا۔ شفعن مذکورہ کے پاس جو کچھ کاشتکاری بھی ہے اور تجارت بھی کرتا ہے تو تا وقتیکہ یقین کے ساتھ معلوم نہ ہو کہ وہ ناجائز پیسہ مسجد میں دیتا ہے لینا ناجائز ہے مگر ضروری نہیں مگر نہ لینے کے سبب ایندھ کو وہ ناجائز کو بار سے باز آجائے گا۔ ک جلال الدین احمد الاجمادی  
تہ ۱۳ رجب المرجب ۱۴۰۲ھ

**مسئلہ :** اور شذی الدین - صریحاً مرد - پھر مدبر پور - مسلح اور بیچارہ -

ایک کافر مسجد میں مصلا دے یا قلعہ مسجد میں چندہ دے تو اس مصلا پر نماز پڑھنا یا اس کا بیسہ مسجد میں صرف کرنا جائز ہے یا نہیں - بیوقوف جواب - اس مسئلہ میں بڑی ذلیل و قال ہے لہذا حضور والا علیہ السلام جواب غیبت فرماویں

**الجواب** - کافر کی تین قسمیں ہیں - ذہنی شتھاس قرنی مادی و

مستامن کے لیے بادشاہ اسلام کا ذمہ اور اس میں ضرورت ہے لہذا یہاں کے کفار یقیناً نہ تو ذمی ہیں اور نہ مستامن بلکہ حرفی ہیں جیسا کہ حضرت ملا جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں - انھما الاحرفی ما یعقلہما الا العالمون (تفسیر الاممہ مست) اور کافر حرفی کا مال عقود فاسدہ کے ذریعہ حاصل کرنا ممنوع نہیں یعنی جو عقیدہ میں دو مسلمان منوط ہے اگر کافر حرفی کے ساتھ کیا ہلے تو غیب نہیں بشرطیکہ وہ مقدمہ کے لیے مقید ہو مثلاً ایک روپیہ کے بدلے دو روپیہ لینا جائز ہے بشرطیکہ کفر خیر اور قدر و ہر مسجد دی نہ ہو تو اپنی خوشی سے اس کے دے ہوئے مصلا پر نماز پڑھنا اور اس کا روپیہ مسجد کی تعمیر میں لگانا بدعت اولیٰ جائز ہے مگر نہ لینا بہتر ہے و اللہ تعالیٰ اعلم -

ک جلال الدین احمد الاکبریدی  
۳۷۷ مسند الاحلام سنہ ۱۳۰۰ھ

**مسئلہ :** اور شمس اللہ خاں مقام و پوسٹ ملہ ضلع کوٹہ

جو کاشتکارانہ کی کاشت کرتے ہیں - یا گنچہ وغیرہ یا دھان وغیرہ کی بھی - ان سے چندہ لے کر مسجد میں لگانا جائز ہے یا نہیں ؟ ہمارے گاؤں کی مسجد پرانی ہو گئی ہے اس کو دوبارہ بنانا ہے -

**الجواب** - انہوں اور گاؤں کی کاشت کرنے والے اگر چندہ مال ملال سے

دیں تو کم جواز تھا ہے - اور انہوں وغیرہ کو فروخت کر کے اس میں سے دیں تو بھی کم جواز کا ہے کہ ان کی بیسہ بیسہ ہے البتہ نشر یا زوں کے ہاتھ بیچنا مکروہ و ناجائز ہے - لان المعصیۃ تقوم بعینہ وکل ما کان کذلک کہ ما بیعہ کذا فی التنبیہ - اور تنزیہ الالبعار و درختار میں ہے - صحیح بیع غایر الخمر معاصرو مفاد و صحتہ - بیسہ الحشیۃ و الاغنیوں قلت وقد سئل ابن نجیم عن بیع الحشیۃ هل یجوز فکتب لا یجوز فیحصل علی ان صلاہ لا یصلح الجواز عدم المحل - رد المحتار میں ہے - (قولہ صحیح بیع غایر الخمر) ای عند خلل ذالہما فی البیع والقنان لکن الفتویٰ علی قولہ فی البیع اسی میں ہے - ثمران البیوع ان صح لکنہ میکرہ کما فی الغایۃ - و ہو قیل العذر بالضرر اب

ک جلال الدین احمد الاکبریدی  
۳۷۷ مسند الاحلام سنہ ۱۳۰۰ھ

**مسئلہ :-** از قمر قدس موضع ڈھونڑ لیا پوسٹ بکھرہ ضلع ہستی (دہلی)

کیا فرماتے ہیں علمائے ملت اسلامیہ اس مسئلہ میں کہ ہمارے گاؤں میں تگ بھگ ڈیڑھ سو گھر مسلمانوں کا ہے اور سب ایک ہی مسلک کے ہیں۔ اور آپس میں اتفاق بھی رہتا ہے اور گاؤں میں دو مسجد ہیں مسلمان ایک بلکہ بیسہ جمع کر کے دونوں مسجدوں میں ملتا ہے ہیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ بیسہ الگ الگ وصول کیا جائے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں بیسہ اکٹھا وصول کیا جائے اور دونوں مسجدوں میں ضرورت کے مطابق خرچ کیا جائے تاکہ اتحاد آپس میں قائم رہے آپ ہمارے مہربانی اسلئے فریقہ سے آگاہ کیجئے ؟

**الجواب :-** چندہ دینے والوں کو بتادیا جائے کہ دونوں مسجدوں کے لیے اکٹھا چندہ کیا جاتا ہے۔ حسب ضرورت دونوں میں خرچ کیا جائے گا۔ پھر دونوں مسجدوں میں ضرورت کے مطابق خرچ کریں شرعاً کوئی قباحت نہیں۔ دھوسبھانہ و قادی اعلیٰ۔

مک جلال الدین احمد اکا محمدی  
۱۳ ربیع الثانی ۱۴۰۱ھ

**مسئلہ :-** از تاج محمد متعلق فیض الرسول الرسول براؤں شریف ضلع ہستی

ایک گاؤں میں ایک شخص نے عید گاہ کے لیے اپنی زمین دی مگر مسلم آبادی بڑھ جانے کے سبب وہ زمین اب کافی نہیں ہوئی مگر پرچائی ہے جس سے عیدین کی نماز پڑھنے میں لوگوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ تو اگر وہ عید گاہ چھوڑ کر مسلمان دوسری ایسی چوڑی عید گاہ بنائیں تو پرچائی عید گاہ کس کام میں آسکتی ہے ؟

**الجواب :-** اسی قسم کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مذہب میں گاؤں میں عیدین جائز نہیں تو دیاں عید گاہ وقت نہیں ہو سکتی کہ محض بے حاجت و بے قربت بلکہ مخالف قربت ہے تو وہ زمین و عمارت ملک بائیان ہیں انھیں اختیار ہے اس میں جو چاہیں کریں خواہ اپنا مکان بنائیں یا زراعت کریں یا قبرستان کرائیں۔ اور اب وہاں دوسری عید گاہ بنائیں گے اس کی بھی یہی حالت ہوگی۔ درمختار میں ہے۔

فی القنبرۃ صلاۃ العید فی القریٰ مکررہ تحت دیمائی اشتغال بما لا یصح اسی کی کتاب الوقف میں ہے شرط یہ ان کیوں قریۃ فی ذاتہ رضائی رضویہ جلد ششم ۱۴۰۱ھ  
مک جلال الدین احمد اکا محمدی  
دھوسبھانہ و قادی اعلیٰ۔



**مسئلہ:** ازاد معرفت بلو پهلوان متولی جامع مسجد اترہ - ضلع گوردہ

جنوب ۱

شرق

۲

۳

مسجد کا صحن پہلے لکیر عداً تک تھا۔ پھر اس کے بعد لکیر عداً تک وسیع کر دیا گیا اس طرح کہ صحن کے چنے مسجد کی دوکانیں جنہیں لیکن وہ کافروں کی چھت اور صحن کی سطح برابر تھی۔ پھر دوسری تعمیر اس طرح کہ لکیر عداً و عداً کے درمیان ایک درخانم کر کے کر دیا گیا۔ یہاں تک کہ مسجد کا کوئی حصہ نہ رہا۔ اور صحن کی سطح تہہ کافروں کی سطح سے بلند ہو گئی۔ اور چھت کا استعمال اب بھی نماز کے لیے رہے گا تو دریافت طلب امر ہے کہ مسجد کے صحن کو لکیر عداً سے تک اس طرح بلند کر دینا کہ داخل مسجد نہ ملے ہر شرعاً جائز نہایت نہیں ہے۔

**الجواب:** صورت مسئلہ میں لکیر عداً سے تک اگر مسجد کے صحن کی وسعت کسی مقصود یعنی مگر ساتھ ہی نشیبی حصہ میں دوکانوں کی تعمیر بھی کر دی گئی تھی تو یہ جدید تعمیر جائز نہیں۔ اور اگر مسجد کا صحن سمجھ کر تعمیر ہوئی تھی اور اس صحن کو مسجد ہونا نہیں سمجھا جاتا تھا بلکہ دوکانوں کی چھت پر وضو کرنا مانع عورت اور جنس کا اس پر جانا وہاں دنیا کی باتیں کرنا اور مسجد کے احترام کے خلاف دوسری باتیں کرنا وہاں شرعاً جائز سمجھا جاتا تھا تو یہ جدید تعمیر مانع ہے اور اگر اس وقت کوئی تعین نہیں کی گئی تھی یا مسجد کے صحن کو وسعت اور دوکانوں کی تعمیر دونوں مقصود تھی یا پہلی تعمیر کی نیت معلوم نہیں مگر بعد تکمیل چھت کو داخل مسجد قرار دے دیا گیا اس طرح کہ ان دوکانوں کی چھت پر نماز پڑھنے والوں کو مسجد میں نماز پڑھنے والا سمجھا جاتا تھا جنس اور مانع عورت کا اس پر چڑھنا جائز نہ سمجھا جاتا تھا۔ اور اس پر بعد از اس وقت کے کھانا حق اور بڑی کاپیا میں عیب سمجھا جاتا تھا اور اس حصہ پر بھی دنیا کے باتیں کرنا شرعاً جائز سمجھا جاتا تھا تو لکیر عداً سے تک کے صحن کو اس طرح بلند کر دینا کہ داخل مسجد نہ ملے ہر شرعاً جائز نہیں۔ - و هو تعالیٰ و سبحانہ اعلم بالصواب -

جلال الدین احمد الامجدی

۲۲ شعبان العظم ۱۳۸۰ھ

نوٹ: یہ صحن مسجد کے بعض حصہ کو اس طرح بلند کر دینا کہ وہ داخل مسجد نہ ملے ہر شرعاً جائز قرار دیا گیا کہ جب وہ حصہ داخل مسجد نہیں ملے گا تو اس کا احترام مسجد جیسا نہیں ہوگا۔ مگر ایک بڑے ادارہ کے مشہور مفتی نے

اس کے جائز ہونے کا فتویٰ دیا تو راقم الحروف کے فتویٰ کو غلط قرار دے کر لکیر پٹ سے تک کو قدامت سے زیادہ بلند کر دیا گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ محسن کا وہ حصہ جو داخل مسجد تھا بلند ہو جانے کے بعد مسافت کی قیادت ہی کے زمانہ میں اس حصہ کو کوئی داخل مسجد نہیں سمجھتا تھا اعدائے آتش سمجھا جاتا ہے بلکہ اسے مدرسہ خیال کیا جاتا ہے تو مسجد حیا احترام اس کا نہیں کیا جاتا۔ اسی لیے فقہائے کام نے فرمایا کہ لا یجوزون تغیر الوضوء عن حیثانہ۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے مندرجہ ذیل فتویٰ سے راقم الحروف کے فتویٰ کی تائید ہوتی ہے۔

**سوال :- کیا فرماتے ہیں** علمائے دین و مفتیان شرع متین ان سائلین میں کہ اولاً ایک مسجد کے ایک پہلو میں فرش محسن کے نیچے دکانات کے اتار کچے گران کی چھت کی بلندی محسن مسجد کی عام سطح سے کہیں ممتاز نہیں رہتی۔ یعنی دکانات کی چھت اور مسجد کا بغیر محسن ایک سطح مستوی تھی اور یہ کل رقبہ ایک فیصل سے جلا تھا۔ اس فیصل کے اندر اندر کل آراضی مسجد اور مصطفیٰ تھی اب وہ دکانات دوبارہ تعمیر ہوئیں۔ فیصل گرا دی گئی محسن مسجد اور وہ جزو دکانات کی چھت بنا ہوا تھا دکانات میں ڈال دیا گیا اور وہ اتنی اونچی پائیں گئیں کہ بغیر محسن سے ایک قدامت سے زیادہ بلند ہیں۔ اس چھت کے پرنا لے دکانات کے چھت پر یعنی محسن مسجد میں اتارے گئے اور محسن کچھ کھنارے پر چھت کی جڑ میں ایک عرض محدود کر دیا گیا جس پر وہ پرنا لے کرتے ہیں۔ اور اس نالے میں بھی لوگ وضو کرنے لگے۔ اس چھت سے ملحق ایک بالا خانہ اور چھت کل کو ایک مکان کی حیثیت سے کرایہ پر لیا تھا دیا گیا تاکہ مسجد کی آمدنی میں اضافہ ہو۔ سوال یہ ہے کہ اب یہ چھت مسجد کے مکہ میں ہے یا خارج از مسجد؟ اور اس پر ایسے تصرفات جائز ہیں یا نہیں جو مسجد پر ناجائز ہوتے ہیں مثلاً بود و باش رکھنا نجاست ڈالنا وغیرہ اور مذکورہ بالا پرنا لے اور نالی قابل قائم رکھنے میں یا نہیں۔ ثانیاً۔ ایک مسجد کے محسن کا ایک جزو فیصل کاٹ کر موڑ پر سے محدود کر دیا گیا بدین عرض کہ نمازی اس جگہ جوتا اتار کر میں۔ یہ تصرف اور اس جگہ جوئے اتارنا جائز ہیں یا نہیں؟

**الجواب :-** وہ چھت مسجد ہے اسے مسجد سے توڑ کر دکان میں ڈال دینا ایک حرام اور اسے بالا خانہ تجرہ کا محسن و گزرگاہ کر دینا و غیر حرام اور اسے کرایہ پر لیا دینا غیر حرام اور اس کی آبجیکٹ کے لیے مسجد کا ایک اور حصہ جو تو لینا محدود کر دینا اور اس میں وضو کرنا چر تھا حرام۔ غرض یہ افعال حرام و حرام و حرام ہیں فرض ہے کہ ان تمام تصرفات باطلہ کو روک کر کے مسجد مثل سابق کر دیں۔ درختا میں ہے۔ نو سنی فوقہ بیت الامام لایضہ لائہ من مصالح اما لو تعبت المسجد بئہ فہر اراد البناء منع ولو قال اردت ذلک لم یصدق تاتار خانہ فاذا کان ہذا فی الواقع فکیف یغیرہ فیجب ہد منہ و دعو علی

جدد اور المسجد ولا يجوز اخذ الا حرقه منه ولا ان يجعل شيئا منه مستغلا ولا سكنى بترابيه  
اسی طرح دوسرے سوال میں جو نصرت کیا گیا اور مسجد کے ایک حصہ کو مسجد سے خارج کر دیا گیا۔ اور اسے جو تارکات  
کی جگہ بنانا یہ بھی نصرت باطل و مردود و حرام ہے۔ اوقات میں تبدیلی و تغیر کی اجازت نہیں۔ لا يجوز فتح الوقت  
عن حیثہ۔ مسجد کہ بتعمیم جہات حقوق العباد سے منقطع ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وان المسجد للہ یہاں بھی وہی  
حکم ہے کہ فوراً فوراً اس ظلم کی منہ پر کو دور کر کے زمین مسجد شال مسجد کریں (فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۴۲)  
وہو تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد اکا بجدی

۴۴۱

مسئلہ: از رکنانہ گوشائیں گنج ضلع فیض آباد مرسلہ عبدالغفور خاں کی وجہ سے

ایک پرائی نام مسجد کی اس کو شہید کر کے اس کے پچھلے حصہ پر پختہ مسجد تعمیر ہو گئی ہے اور پچھلے حصہ خالی پڑا ہے کیا  
اس کو دوسرے کاموں میں لایا جاسکتا ہے مثلاً اس پر حسب ذیل عمارت بنائے جائیں؟ (۱) غسل خانہ (۲) امام گاہ کے رہنے کے لیے  
کمرہ (۳) چٹائی بدھانہ وغیرہ سامان رکھنے کے لیے کمرہ (۴) اور اردو قرآن شریف پڑھانے کے لیے مدرسہ۔

الجواب: پہلی مسجد تین حصے پر تھی اس کے کسی جز پر غسل خانہ، کمرہ اور دوسرے وغیرہ بنانا  
جائز نہیں ہاں جو حصہ خالی پڑا ہے اگر وہ پہلے مسجد نہ تھا بلکہ خانے مسجد تھا تو اب اس حصہ پر حجرہ اور مدرسہ وغیرہ بنائے  
جاسکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ وسر سولہ الاعلیٰ اعلم

جلال الدین احمد اکا بجدی

۴۴۱

مسئلہ: از رکنانہ بانسی بستی۔ مرسلہ خلیل الرحمن

(۱) کیا مسجد کی عمارت سے بلند کوئی مسلمان مسجد سے ملحق اپنا مکان بنا سکتا ہے اور اگر بنا سکتا ہے تو کتنے فاصلے پر؟  
(۲) کیا مسجد کے محل میں مسجد سے ملحق کوئی شخص اپنا ذاتی یا مکانہ و پیشاب خانہ بنا سکتا ہے اور اگر بنا سکتا ہے تو کتنے  
فاصلے پر؟ (۳) کیا مسجد کی طرف یا قبلہ کی طرف منہ کر کے یا پٹھانہ یا پیشاب کر سکتا ہے؟ (۴) کیا مسجد میں برہمن  
جو کہ صرف ننگوٹ پہن کر کوئی درزش یا کوئی دوسرا فعل گائی گونج وغیرہ کر سکتا ہے؟ (۵) اگر تہجر کوئی مسلمان مسجد  
سے سٹار کا پٹھانہ یا پیشاب خانہ بناوے جس سے مسجد کی توہین ہو۔ اور اس کے بدلے نماز میں غل واقع ہو تو ایسے  
مسلمان کے لیے طہار کرام کیا خیال ہے اور احادیث نبوی کا کیا منشاء ہے؟

الجواب: (۱) مسجد کی عمارت سے بلند مسجد سے ملحق مسلمان اپنا مکان بنا سکتا ہے

شرعاً اس میں جہالت نہیں۔ (۲) اور (۱)۔ مسجد سے اتنا متصل بیت الخلاء و پیشاب خانہ بنا تاکہ اس کی بوسجد میں آنے شرعاً جائز نہیں خواہ کسی کا ذاتی ہو یا مسجد کے نمازیوں کے لیے کہ عادیث کریمہ کی بھی پیاز و لبسن کھا کر بھی مسجد میں آنے کو منع کیا گیا ہے کہ اس کی جو سے فرشتوں کو تکلیف پہنچتی ہے (۲) قبلہ کی طرف منہ یا پیچھے کر کے پیشاب و پاخانہ کرنا جائز نہیں کہ عادیث کریمہ کی سختی کے ساتھ اس کی ممانعت آئی ہے مگر پیشاب و پاخانہ نہ کرنے کے وقت مسجد کی طرف پیٹھ یا منہ ہونا شرعاً ممنوع نہیں ہاں مسجد سے اس قدر متصل یا استناد یا پیشاب کرنا کہ اس کی چھینٹیں مسجد کی دیوار پر آئیں یا اس کی بوسجد میں پہنچے شرعاً منع ہے (۳) مسجد میں گائی گھڑی بکنا اور لنگوٹے یا کوئی دوسرا کپڑا پہن کر بے ستری کے ساتھ اس کو درش کرنا شرعاً ناجائز اور سخت حرام ہے۔ (۵) اگر جبراً کوئی مسلمان مسجد سے اس قدر متصل یا استناد و پیشاب خانہ بنائے کہ اس کی بوسجد میں پہنچتی ہو تو پہلے اسے منع کیا جائے اور سمجھایا جائے اگر نہ مانے تو مسلمان سختی کریں اور اس کا بائیکاٹ کر دیں۔ واللہ اعلم

کے جلال الدین احمد الاکبریدی

۱۹ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ

**مسئلہ:** از قدامتانا صاحب باڑہ۔ دخول پر طلیع ہجرت پورہ راجستھان ایک شخص کو توبہ و تجدید کا حکم کرنا لازم ہے اور اس کے بھائی کا لڑکا اس کے پاس رہتا ہے جو مسجد میں چندہ دیتا چاہتا ہے تو اس کا چندہ مسجد میں لینا جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب:** شخص مذکور کے بھائی کا لڑکا اگر مسجد میں چندہ دینا چاہتا ہے تو اسے لے لیا جائے جائز ہے کہ مسجد میں چندہ دینا نیکی ہے اور نیکی سے روکنا جائز نہیں بلکہ حکم قرآن نیکی کرنے پر لوگوں کی مدد کی جائے مگر سورہ مائدہ کے پہلے رکوع میں ہے تعادوا علی الہی والبر والعقویٰ اھ ہاں اگر وہ اپنے چچا کے توبہ و تجدید کا حکم نہ کرنے پر راضی ہے تو اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور کھانا پینا جائز نہیں۔ وھو تعالیٰ اعلم۔

کے جلال الدین احمد الاکبریدی

۱۹ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ

**مسئلہ:** از عبد القیوم خاں بھٹان شاہی شمشید پور۔ اگر مسجد کی جدید تعمیر ہو اور اس کا تعمیر سامان منجر سے تو ان کو مسجد (یعنی موضع صلوة) کے علاوہ مسجد ہی کے مصالح کی دیگر جگہوں میں لگا سکتے ہیں یا نہیں؟ مثلاً کرایہ کی دوکان یا مکان یا وضو خانہ وغیرہ کی تعمیر میں۔

**الجواب:** تعمیر سامان یا اس کے لیے روپیہ اگر کسی نے صرف تعمیر مسجد کے لیے دیا ہے

[illegible]

جلال الدین احمد الانجلی  
۱۳۹۱ھ

مسئلہ : اذا عزادی سکر پیری احمد ابراہیم باندہ بمبئی

ایک مسجد راستے سے قریب اور اسمیٹن بھی قریب ہے مسجد کی بنیاد ایسی ہے ایک وقت تک کئی برس پہلے یہ چھوٹی ملک تھی اور چند مصلیٰ نماز پڑھتے تھے مسجد کے متولی جگہ کو رفتہ رفتہ وسیع کرتے گئے اس کے بعد میں نے پہلی کا مقدر چھوٹا بنایا اور متولیان نے مقدمہ جیت لیا اور مسجد کی جگہ مرشد پور گھر کی جس کا نمبر ۷۸ ہے اور میں نے پہلی فرما ہے مسجد کا انداز ایک جماعت چلاتی ہے اور چند سال سے مسجد کی تعمیر کے لیے چندہ وصول کیا جا رہا ہے اور چند کے رقم کا کافی جمع ہو چکا ہے اب متولیان نے مسجد بنانے کا نیا پلان میں نے پہلی آفس میں داخل کیا ہے مگر جگہ چھوٹی تھوڑی کی وجہ سے وہ پلان منظور نہیں ہو رہا ہے جس کا رقبہ ۲۸۱ مربع فٹ ہے اسی وجہ سے جمعہ ویدین ورتو کوئی کی نماز باہر شریک پر پڑھنی پڑتی ہے مسجد کی فکر کسی کی نہیں ہے واحد وقت بھی نہیں ہے اس میں دوسرے غیر خواہ لوگوں نے کوشش کی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسجد اگر شریک کر کے بنائی جائے یا امرت کرتی ہے تو قسٹ ملے گا چھوٹی پڑتی ہے جس کے سوا دوسری ایک رائے اور پیش کی گئی کہ مسجد یہاں سے چٹائی جائے اور جگہ راستے کے لیے میں نے پہلی کو دی جائے تو میں نے پہلی مسجد کے جنرل احمد میں جہاں دیوار ہے وہ دیوار کے اندر حصہ میں میں نے پہلی مسجد کی جگہ سے دو گنی جگہ دی ہے ایسی صورت میں ہمیں کوئی راہ اختیار کرنی چاہیے۔ مذکورہ صورت میں شرعاً کیا اجازت دیجیے ؟

**الجنازہ**۔ اللہم ہد ایتہ الحق والصواب مسجد کے کل یا بعض حصے کو کسی میت پر چڑھ کر دفنانا کہ جانا نہیں۔ بہار شریعت ص ۱۳۲ میں ہے مسجد تنگ ہوگی ایک شخص کہتا ہے مسجد مجھے دے دو میں اسے اپنے مکان میں شامل کروں اور اس کے عوض وہیں اور بہتر زمین تمہیں دیتا ہوں تو مسجد کو بدلنا جائز نہیں۔ انتہی بالفائدہ اور فتاویٰ مالگیری جلد دوم مصری ص ۳۵۶ میں ہے۔ لو کان مسجد فی محلۃ ضائق علی ما علم

ولا یسعی عن بزید وانیہ نسألہم بعض الجبار ان یجعلوا ذلک المسجد لہ لیس دخل  
ہو فی دارہ و یعطیہم مکانہ عوضا ما ہو خیر لہ فیسع فیہ اهل المحلة قال محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ  
لا یسعی ذلک کذا فی الذخیر لا۔ ہذا ما عندی والعلوہ بالحق عند اللہ تعالیٰ وراسولہ جل جلالہ  
وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جلال الدین احمد الامجدی  
تنبہ

الرحمۃ منی الاخری ۱۳۸۹ھ

**مسئلہ :** از قلام نبی دلال سبزی فرمیں ہو گیا مہد اول۔ فیصلہ بستی۔

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام مسئلہ تھا میں کہ امام مسجد کو مسجد کی رقم سے تنخواہ دینا جائز ہے یا نہیں؟ بیڑا فرموا۔

**الجواب**۔ امام کی تنخواہ اگر انہی ہے کہ خود اجماعی طور پر ہوتی چاہیے تو مسجد کی رقم

سے تنخواہ دینا جائز ہے اور اگر مولیٰ نے اتنی زیادہ تنخواہ مقرر کر دی کہ دوسرے لوگ انہی نہ دینے تو مسجد کی رقم سے اس

تنخواہ کا دینا جائز نہیں۔ مولیٰ اپنی طرف سے دے اگر مسجد کی رقم سے دے گا تو تاوان دینا پڑے گا بلکہ اگر امام کو معلوم

ہے کہ مسجد کی رقم سے یہ تنخواہ دیتا ہے تو اسے لینا بھی جائز نہیں۔ فقہ القدر بلذخیرم ص ۴۴ میں ہے۔ للعتولی ان

یستاجر من یخدم المسجد بکنسہ ونحو ذلک باجور مثله اور زیادہ یتقاضی فیہا فان کان اکثر

فالا جاز لہ وعلیہ الذفع من مال نفسه ویفحم لود فیم مال الوقت وان علما الاجیر ان

ما اخذ لا من مال الوقت لیسئل لہ اھ وهو تعالیٰ وراسولہ اکملی اعلیٰ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جلال الدین احمد الامجدی  
تنبہ

۴۴ ص ۴۴۴ ص ۱۳۸۹ھ

**مسئلہ :** از محمد رب است علی فاس پوسٹ و مقام بھاؤنی فیصلہ بستی۔

مسجد کے باہر زمین بیڑا بیلیو دتی کی ہے مسجد کی دیوار سے ملا کر ایک زمین کا برآمدہ بنایا گیا کچھ لوگوں کی رہائش

ہے کہ اس برآمدہ میں اسلامیہ مدرسہ قائم کیا جائے گا۔ زمین، لکڑی، اینٹ، مزدوری وغیرہ کی برآمدے کا پورا سامان

مسجد ہی کا لگا۔ اور صرف مدرسہ ہی قائم کرنے کے ارادے سے برآمدہ بنایا گیا اور مسجد کا سامان برآمدہ میں لگا یا گیا ہمارے

مہل میں مشکل کو باز کر لگتا ہے۔ برآمدے میں کچھ شروت ہی سے گوشت بیچتے ہیں اور کرایہ دیتے ہیں۔ کراہ مدرسہ قائم

ہونے سے پیشتر مسجد کی ضرورت میں خرچ ہوتا تھا اب مدرسہ قائم ہو گیا ہے اور جب مدرسہ قائم ہوا۔ کرایہ جو ملکوں

سے ملتا ہے وہ مدرسہ کی ضرورت پر خرچ کیا جاتا ہے ایسی صورت میں جب کہ مسجد کی رقم اور سامان برآمدے میں

لگاتے برآمدے کی آمدنی جو چکیوں سے ملتی ہے مدرسہ میں خرچ کی جا سکتی ہے یا نہیں یہ برآمدے کی زمین تو بہر حال مدرسے کے لیے پہلے ہی سے متعین ہے۔ صرف مسجد کے سامان کے لیے سوال ہے جو برآمدہ میں لگایا جائے۔

## الجواب

مدرسہ پر صرف جوئی اور مسجد کی زمین لکڑی اور اینٹ وغیرہ اگر مسجد کی ضرورت سے زائد نہیں اور ان کے خواص یا منافع ہونے کا اندیشہ نہ تو لوگوں کے مشورہ سے اگر انھیں مدرسہ کی تعمیر میں لگادیا تو کوئی حرج نہیں لیکن اہل مدرسہ ان مسلمانوں کی قیمت مسجد کو ادا کریں اور مدرسہ کی تعمیر میں مسجد کا روپ خرچ کرنا جائز نہیں اگر ایسا کیا گیا تو آثار و بیہ مسجد کو واپس کیا جائے اور خرچ کرنے والے توبہ کریں۔ **ہذا ما ظہری واللعلم عند اللہ تعالیٰ ورسولہ**

جبل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جلال الدین احمد الکامجدی

۲۴ جمادی الاخریٰ ۱۳۵۲ھ

## مسئلہ ۱: از مسلمانان مسجد و مسلمان اہل سنت و جماعت بازار مکارہ خلع گوگردہ

ایک کتب اسلامیہ اور مسجد جو تمام سنی مسلمانوں کے چندہ سے تعمیر ہوا۔ شروع میں کتب مذکور کے منیجر ایک سنی مسلمان تھے ان کے خاں صاحب نے ایک سال کے بعد ایک سنی مسلمان کو منیجر مقرر کیا جو موجودہ منیجر ہے دیوبندی ہو گیا ہے اس نے اپنے یہاں مولوی ابو الوفا صاحب منیجر دیوبندی کو جو مکارہ کا مالک ہے بلکہ جلسہ کرایا میں سے سنی مسلمانوں کو اور اہل تشیعین کو دیا کہ یہ دیوبندی ہے اب تمام سنی مسلمان جو اس کتب سے متعلق ہیں باہم متحد ہو کر منیجر موجودہ جو دیوبندی ہے اس کو کتب کی منیجر سے اتار کر سنی صحیح العقیدہ مسلمان کو منیجر بنانا چاہتے ہیں۔ اب منیجر کو جب اس بات کا پتہ چلا تو اس نے اس معاملہ کو اٹھا کر تھانہ پر کر دیا تھانہ دار نے یہ فیصلہ کیا یہ معاملہ ووٹ پڑے ہو گا اب ایسی صورت میں مولیٰ مسجد جو اس وقت ہے وہ سنی تھے لیکن ساتھ ساتھ ہی ساتھ اب وہ سنیوں کی متحد کمیٹی سے ہزار ہوں کے سنی مسلمانوں کو اپنے ساتھ لے کر موجودہ دیوبندی منیجر کا حکم کھلا ساتھ دے رہا ہے اور سنی مسلمانوں سے حکم کھلا بغاوت کا علم بلند کر رہا ہے کتب اور مسجد کو موجودہ منیجر دیوبندی کی ملکیت ثابت کر رہا ہے اور کچھ سنی مسلمان جو منیجر مذکور کے ساتھی ہیں وہ عل الاطلاق سر بازار یہ بھی کہتے ہیں کہ کتب اور مسجد کے منیجر اور مولیٰ جو ہیں وہی رہیں کیونکہ ان لوگوں نے اپنی دولت صرفت کے کتب اور مسجد تعمیر کرایا ہے اپنے عہدے سے بظرف کئے گئے تو مسجد اور کتب کی ایک ایک ایٹ نکال لوں گا۔ صورت مسئلہ میں دریافت طلب امر یہ ہے

کہ عہد ایسے سنی مسلمانوں کے لیے شرعاً کیا حکم ہے۔ عہد کیا موجودہ متولی جو منیجر دیوبندی مذکور کا کھلم کھلا  
ہر طریقے سے سنی مسلمانوں کے مقابل میں مدد کرتا ہے وہ اب سنی مسجد کا متولی رہ سکتا ہے عہد جو مسلمان  
مکتب اسلامہ اور مسجد کو اپنی ملکیت اور عمارت ثابت کرے اس کے لیے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے  
ازدوسرے شرط اور مفصل بیان فرما کر متولوں و مشکور فرمائیں۔ بینوا تو جروا۔

### الجواب بعون اللہ الوہاب

عہد جو سنی مسلمان حامی و ہایت و طرفدار دیوبندیت منیجر کا ساتھ دے کہ سنی مکتب اور سید پر دیوبندیت  
کو مسلط کر دے ہیں وہ فاسق ہیں اور منیت کے باغی ہیں خود ان کی سنیت قابل اہتمام نہیں اگر وہ اپنی آقوت  
کا بھلا چاہتے ہیں تو فوراً اس غلط رکوش سے توبہ کریں اور ایسے منیجر کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے احتراز کریں۔ استغنا  
میں جس متولی کی نشاندهی کی گئی ہے وہ اپنی غلط روش اور غلات شرعہ طریقہ کار سے توبہ کرے اور اگر وہ توبہ  
نہ کرے تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کو تولیت سے خارج کر دیں اور کوئی دوسرا متعصب دیانت دار سنی کو  
متولی بنائیں۔ عہد جب مکتب مذکور عام سنی مسلمانوں سے چندہ مانگ کر بنایا گیا ہے تو اسے کسی شخص خاص  
کی ملکیت ٹھہرانا شرعاً غلط ہے وہ مکتب ہمیشہ کے لیے صرف سنی مسلمانوں کا ہے اگر چندہ دینے والوں میں کوئی  
شخص بعد میں معاذ اللہ شریعتی ہو جائے یا رافضی ہو جائے تو مکتب کا کوئی چیز کوئی حصہ اس کو واپس نہیں دیا جاسکتا  
وہ کل کا کل بدستور سنی مسلمانوں کے قبضہ میں رہے گا۔ اب رہا مسجد کا سوال تو وہ خواہ چندہ مانگ کر بنائی گئی ہو یا کسی  
شخص خاص نے اپنی ذاتی رقم سے بنائی ہو ہر حال میں وہ وقف ہے۔ وہ کسی کی ملکیت میں نہیں جو ملکیت کا دھڑکی کرے وہ  
شریعت اسلامیہ کا اپنی مفسد اور اس کا دھڑکی باطل ہے۔ واللہ تعالیٰ ویرا سولہ الاعمالیٰ اعلیٰ جبل جلالہ و

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ک جلالہ الدین احمد لا یجتدی  
مرتبہ ۱۳۹۰ھ

شعیب الاولیاء حضرت شاہ محمد یار علی صاحب قبلہ کی عظیم یادگار  
دارالعلوم اہلسنت فیض الرسول براؤں شریف



# کتاب البیوع

## خرید و فروخت کا بیان

**مسئلہ**۔ مولوی مقبول احمد مدظلہ العالی میر کریم کریم اقبال میٹر وکس اکبر لاکہ پٹا وٹنڈا آزاد گھاٹ کو پرمیٹی ۷۹  
عام طور پر یہ رائج ہے کہ جب ایک شخص کسی سے کوئی مال خریدتا ہے اور بیچنے والے کو کچھ رقم بیعنا دیتا ہے پھر کسی وجہ  
سے وہ مال لینے سے انکار کر دیتا ہے یعنی بیچ کو فسخ کر دیتا ہے تو بیچنے والا بیعنا کی رقم ضبط کر لیتا ہے خریدار کو واپس  
نہیں کرتا۔ تو یہ جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب**۔ جب کہ بیچنے والے نے خریدار کے انکار کو مان لیا اور بیچ کا فسخ منظور کر لیا تو  
بیعنا کی رقم واپس کرنا اس پر لازم ہے۔ اگر نہیں واپس کرے گا تو سخت گنہگار حق العبد میں گرفتار ہوگا۔ اعلیٰ حضرت  
امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ بیچ نہ ہونے کی حالت میں بیعنا ضبط کر لیتا جیسا کہ  
جاہلوں میں رواج ہے ظلم صریح ہے قال اللہ تعالیٰ لا تأخذوا أموالکم بینکم بالباطل۔ پھر چند  
مسطر بعد تحریر فرماتے ہیں کہ بیچ کو فسخ ہو جانا ان کو بیع نہ دے اور روپیے اس جرم میں کہ تو کیوں پھر گیا ضبط  
کرے حاصل ہذا الا ظلم صریح (فتاویٰ رضویہ جلد ہفتم ص ۷۸) وهو تعصفاً اعلیٰ۔

جلال الدین احمد مدظلہ العالی

**مسئلہ**۔ از عبد اللہ علامہ نارائن عمر۔ گھاٹ کو پرمیٹی  
اسمگلنگ کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ یعنی دوسرے ملک سے پانڈی سونا یا گھڑی اور دیگر چیزیں  
لا کر اپنے ملک میں بیچنا شرع کے نزدیک کیسا ہے جب کہ ملکی قانون کے اعتبار سے جرم ہے۔ بیچنا تو جہاں  
الجواب۔ جس صورت میں سونا پانڈی اور گھڑی وغیرہ دوسرے ملک سے لا کر اپنے ملک میں  
فروخت کرنا ملکی قانون کے اعتبار سے جرم ہے اس سے از روئے شرع ہر مسلمان کو بیچنا لازم ہے، اعلیٰ حضرت مدظلہ العالی

احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں الصویر المباحۃ ما بکون جرمًا فی القساظون  
فمنی اقتضایہ قصیر فیض النفس فلا ذلّی والا ذلّال وهو لا یجوز فیہم التخصّص من مثله۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ہفتم ص ۱۱۰)

جلال الدین احمد الامجدی

**مسئلہ**۔ لفظی الدین غدرہ غفرہ نور العلوم کثویتا بحیرہ ہوا (نیپال)

ہمارے یہاں مسلم حضرات بھی مردار و ملالی جا نور کی ہڈی و سینگ خریدتے بیچتے ہیں کیا یہ درست ہے؟ بیوقوف و غرور  
**الجواب**۔ بعون الملک الوہاب مردار جا نور کی ہڈی اور سینگ خریدنا بیچنا جائز ہے

بہار شریعت جلد ۱۲ از دم مسند پر ہے مردار کا بیٹھا، بال، ہڈی، جوفی، کھر اور ناخن ان سب کو بھی بکے گئے ہیں  
اور کام میں بھی لاسکتے ہیں۔ ہاتھ کی دانت اور ہڈی کو بھی بکے گئے ہیں اور اس کی جیز میں بھی ہونی استعمال کر سکتے  
ہیں اور اسی طرح روا التملک جلد چہارم ص ۱۱ میں بھی ہے۔ وهو میحاذہ وتعالیٰ و ما سولہ الاصلیٰ اعلمہ۔

جلال الدین احمد الامجدی

۲۲ رجب المرجب ۱۳۹۵ھ

**مسئلہ** وزن اصغر مل سپردانزر۔ چرولی بازار۔ ضلع گوردھپور

بچہ کے پاس زید سورہ پے قرض مانگنے کے لیے گیا بچہ نے کہا میں روپیہ قرض نہیں دوں گا البتہ سوا سورہ پے کاغذ  
ہم سے لیجاؤ اور کسی کے ہاتھ بیچ ڈالو تم کو کم سے کم سورہ پے ضرور مل جائیں گے چنانچہ بچہ نے سوا سورہ پے کاغذ دیا  
اس فکر کو والد نے ذید سے سورہ پے میں ادھار خرید کر اسی بچہ کے پاس لے جا کر سورہ پے میں نقد بچا اور سورہ پے بچہ  
سے لے کر زید کو دے دیا اس طرح زید کو صرف سورہ پے ملے مگر اس کو دیتے پڑیں گے سوا سورہ پے تو زید و بچہ کا اس  
طرح معاملہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بچہ اکثر اس طرح کا معاملہ کیا کرتا ہے۔

**الجواب**۔ یہ صورت یتیمین کی ہے جس کو امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مکروہ فرمایا ہے  
کیونکہ قرض کی خوبی اور من سلوک سے محض نفع کی خاطر بیچنا جائز ہے اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے  
فرمایا اگر بھی نیت ہو تو اس میں حرج نہیں بلکہ بیع کرنے والا مستحق ثواب ہے کیونکہ وہ سورہ سے بیچنا چاہتا ہے اور  
شائع نسخے نے فرمایا کہ بیع میانہ ہمارے زمانہ کی اکثر بیویوں سے بہتر ہے ہلکے ان فی ہمارا شریعت اور امام قاسمی خاں  
اپنے فتاویٰ میں سورہ سے بیچنے کی صورتیں لکھتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں حیلۃ اخریٰ ان ینبیح المقضیٰ من المستحق

سلعۃ بشمن مشجیل و میدفع السلعة الى المستقرض ثمان المستقرض ببيعها من غيره باقل مما  
اشترى ثمنه لك القير ببيعها من المقرض بما اشترى اتصل السلعة ببيعها وياخذ الثمن و  
يادفعه الى المستقرض فيحصل المستقرض الى المقرض ويحصل الربح للمقرض وهذا الجملة هي  
العينة التي ذكرها محمد رحمه الله تعالى وقال مشايخ ببلغ بيع العينة في زمانها خير من  
البيع الذي يجري في اسواقنا ومن اني يوسف رحمه الله تعالى انه قال العينة جائز ما جازاة  
وقال اجرة لكان الفراض من الحرام - وهو سبحانه تعالى اعلم -

جلال الدين ابو محمد الامجدی

۳ - صفر المنقصر ۱۳۹۹ ھ

**مسئله** :- از چند اللطیف قال برگردا - ضلع گوشت  
گوبره لید اور پاچک جس کو چند درستان کے بعض ملاقوں میں اپلا اور کٹہہ کہتے ہیں ان کی خرید و فروخت اور  
ان کا استعمال جائز ہے یا نہیں ؟ بیونا تو جروا -  
**الجواب** گوبره لید، میٹگی اور اٹپے کا خریدنا بیچنا اور ان کا استعمال کرنا و ملا جائز  
ہے بحر الرائق پھر رد المحتار باب بیع القاسد میں ہے - بیحون بیع السوفین والبعور والاتقاع بسبب  
والنقص و بده كذا في السراج الوهاج وهو تعالى اعلم بالصواب

جلال الدين احمد بن احمد الامجدی

**مسئله** :- غفران احمد مدرس اسلامية انوار لطيف - جو سٹ و مقام تور بازار ضلع گوگرد پور  
① نے نے نہیں پال رہی تھی اتفاق سے وہ مرغی زید نے ایک چار کو بیسہ دے کر اس کی کھال کھلوا یا اور اس کو  
فروخت کر کے اس بیسہ کو اپنی ذاتی خرچ میں لیا مسلمان کے لئے درست ہے ؟  
② بخور واد پر چڑنے کی خریداری کرتا ہے کیا مسلمان کے لئے درست ہے ؟  
③ ساجدہ کہا وہین اسلام جنم میں جائے گا اور اس جملہ کو متعدد بار کہا تو ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے ؟  
اور مسلمانوں کو اس کے ساتھ کیا کرنا چاہئے -  
**الجواب** ہندوستان کے ہمارے فرجی ہیں اور کا فر جہن کے باخورداری جڑا بیچ کر بیسہ

اپنے خرچ میں لانا جائز ہے جیسا روایہ التمار بلکہ چارم صفت<sup>۱۸۸</sup> میں ہے۔ نو باعصر دس عبادتیں اور باعصم  
میتہ بدواہم قد لک علیہ طیب لہ ۵۱ تلخیصاً اور بہار شریعت حصہ یازدہم ص ۱۲۵ میں ہے۔

عقد فاسد کے ذریعہ کافر بنی کا مال حاصل کرنا منوع نہیں یعنی جو عقد باہن دو مسلمان منوع ہے اگر کافر عربی کے  
ساتھ کیا جائے تو منع نہیں مگر شرط یہ ہے کہ وہ عقد مسلم کے لئے مفید ہو مثلاً ایک روپیہ کے بدلے میں دو روپیہ خریدے  
یا اس کے ہاتھ مرد اور کو بیچ ڈالا کہ اس طرح سے مسلمان کو روپیہ حاصل کرنا شرط کے خلاف اور حرام ہے اور کافر سے حاصل  
کرنا جائز ہے۔ دھوا علم

⑤ مسلمان کو مردانہ پیشے کی خریداری کرنا ناجائز ہے لہذا بکر پر لازم ہے کہ ناجائز کاروبار سے دور رہے اور جائز  
طریقہ پر روزی حاصل کرے۔ دھوا علم

⑥ جس نے کفار دین اسلام جنہم میں جائے گا اس پر لازم ہے کہ توبہ تجدید ایمان کرے اور بیوی والا ہو تو تجدید نکاح  
بھی کرے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو سب مسلمان اس کا بایک کٹ کریں قال اللہ تعالیٰ واما ینسینک الشیطن  
فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین (پ ۱۲۷) دھوا علم

جلال السیدین احمد اکا مجد دی کے تہجد

عسراً القعدہ ۱۴۱۱ھ

مسئلہ : از ہاشم بھائی فیض ریڈیو الکٹرکس ۲۲۹۹ شکروار پیٹھ پونہ ۷

نیدر ریڈیو شیلیسٹرٹ ٹائپ رکارڈ اور ریڈیو الکٹرک کے مسلمان کی تجارت کرتا ہے اور ہر اقام کے سامانے  
قسط وار دیتا ہے اور اس طرح پچیس لیتا ہے کہ ایک ریڈیو ۲۰ روپیہ کا دیتا ہے جس میں اس کو دس روپیہ ملتے ہیں لیکن جب  
ہفتہ بھر میں پچیس بھرنے کے لئے اگر ایک لے جاتا ہے تو تین سو کے اوپر ۲۰ روپیہ اور بڑھا دیتا ہے اور اس طرح ہفتہ  
بھر میں سو تین سو وصول کرتا ہے کہ تو کوں کا کہنا ہے کہ یہ سود ہے جو کہ حرام ہے از روئے شرع مطلع فرما کہ شکوہ فرمائیں  
کہ اس طرح قسط وار تجارت کرنا جائز ہے یا ناجائز اور اگر ناجائز ہے تو کس دوسرے ناجائز ہے جواب بالاصلیہ قایت  
فرما کہ منین فرمائیں عین کرم ہوگا۔

الجواب — کوئی بھی مسلمان اس طرح بیعنا کہ اگر نقد قیمت فوراً ادا کرے تو تین سو قیمت ملے اور  
اگر ادا نہ کرے تو اس سے تین سو پچاس روپیہ اسی امان کی قیمت ملے۔ یہ شریعت میں جائز ہے سود نہیں ہے  
نقد اور ادا ہوا کا الگ الگ بھاد رکھنا شریعت میں جائز ہے مگر یہ ضروری ہے کہ مسلمان بیعتیے وقت ہی یہ طے کر دے کہ

اس مال کی قیمت نقد فیصد تو اتنی ہے اور ادعا و قید تو اتنی ہے۔ یہ ہائز نہیں ہے کہ تین سو روپے میں فروخت کر دیا اب اگر قیمت ملے میں ایک ہفتہ کی دیر ہوگئی تو اس سے پچیس یا پچاس زیادہ ملے ایسا کرے گا تو سود ہو جائے گا۔ فقہ

واللہ اعلم

مجلد السدس من احمد الامجدی

امام شہان المصنف

مسئلہ ۱۰۰۔ اگر ارشاد حسین صدیقی بانی مدرسہ امجدیہ سندھ - ضلع ہر دوتی۔

قید آرٹھت میں اپنا مال بیچنے کے لیے پہنچاتا ہے اور آرٹھت اسے کچھ رقم پیشگی لے لیتا ہے کہ مال فروخت ہونے پر حساب کر لیں گے تو یہ صورت جائز ہے یا نہیں؟

الجواب۔ قید اگر آرٹھت اسے قرض لیتا ہے تو اس کی خوشی سے لینا جائز ہے آرٹھت میں مال پہنچانے کے سبب اس پر جر نہیں کر سکتا۔ اور اگر آرٹھت اسے اپنے مال کی قیمت پیشگی لیتا ہے اس شرط پر کہ فروخت ہونے کے بعد حساب ہو جائے گا تو حرام ہے۔ ہکذا فی المعیزۃ للصابغ من الفتاویٰ الی ضویہ۔ وھو تعالیٰ اعلم

مجلد السدس من احمد الامجدی

مسئلہ ۱۰۱۔ از محمد طاہر مدرسہ اسلامیہ فیضان العلوم راجستہ خرد بردگی پور بند پور گورکھ پور

ہندوستان کے کافر جی ہیں یا ذمی یا مستامن؟ ان کے اموال عقود فاسدہ کے ذلیہ ماحصل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ ذلیہ کا کہنا ہے کہ قادی عزیزیہ میں موجود ہے کہ ہندوستان کے کافروں کے اموال عقود فاسدہ کے ذلیہ ماحصل کرنا جائز ہے اور پھر اس کے خلاف ہے بلکہ زبیریہ میں کہتا ہے کہ ہندوستان کے کافر جی ہیں اور ان کے اموال عقود فاسدہ کے ذلیہ ماحصل کرنا جائز ہے۔ نیز ان کا مال جو گنہ گار ہے گناہ عقود فاسدہ کے ذلیہ۔ اس لئے ان سے سود بھی لے سکتے ہیں۔ اور اگر کافر اپنے آپ سود دے تو اس کا لینا جائز ہے۔ یہ بات اندوئے شرع کہاں تک درست ہے۔ مح

حوالہ رقم فرمائیں۔

الجواب۔ ہندوستان کے کافر جی ہیں جیسا کہ رئیس الفقہاء حضرت علامہ ابن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں انھما کافر جی و ما یقلعہ الا العداۃ (تفسیرات امجدیہ مست) اور ان کے اموال عقود فاسدہ کے ذلیہ ماحصل کرنا جائز ہے جیسا کہ صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ عقد فاسدہ کے ذلیہ کافر جی کا مال ماحصل کرنا ممنوع نہیں۔ یعنی جو عقد بائین دو مسلمان ممنوع ہے اگر کافر جی کے ساتھ کیا جائے تو منع نہیں مگر شرط

یہ ہے کہ وہ عقد مسلم کے لئے مفید ہو۔ مثلاً ایک روپیہ کے بدلے دو روپیہ خریدے یا اس کے ساتھ مردار کو بیچ ڈالا کہ اس طریقہ پر مسلمان سے روپیہ حاصل کرنا شرط کے خلاف اور حرام ہے اور کافر سے حاصل کرنا جائز ہے۔ بہار شریعت جلد ہفتم ص ۱۵۱  
اس عبارت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ روپیہ دے کر کافر جی سے نفع حاصل کرنا جائز ہے۔ مگر اسے سود کی نیت سے نہ لے کر سود مطلقاً حرام ہے خالی اللہ تعالیٰ وحکمہ الشریعہ۔ موسیٰ ص ۱۵۱۔ وقف الیٰ علیہم بالصواب

جلال الرحمن لا محمد ولا محمدی

۱۵ صفر المظفر ۱۴۰۲ھ

**مسئلہ** - راحت ملی۔ محلہ بیان گو رکھ پور۔ شہر گورکھ پور

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و ملت اس مسئلہ میں کہ آم کی فصل یوں آتے ہی ایک غیر مسلم کے ہاتھ بیچ دی گئی تو اس طرح بیچنا جائز ہے یا نہیں؟ اور وہ پیر مسلمان کے لئے حلال ہے یا نہیں؟ و بخیر و قریباً

**الجواب** - الفحص عند انتم الحق والصواب یوں آتے ہی آم کی فصل بیچنا جائز نہیں۔ اور اگر آم کے پھل ظاہر ہو چکے ہیں مگر کام کے قابل نہیں ہیں تو ان کا بیچنا جائز ہے مگر اس شرط پر جائز نہیں ہے کہ جب تک پھل تیار نہ ہوں گے درخت پر رہیں گے۔ ہاں اگر بغیر شرا کے خرید و فروخت ہو میں بیچنے والا تیار ہونے تک پھلوں کو درخت پر رہنے دے تو حرج نہیں۔ بہار شریعت پیشہ میں ہے "پھل اس وقت بیچ ڈالے کہ ابھی نمایاں بھی نہیں ہوئے ہیں یہ بیچ باطل ہے اور اگر ظاہر ہو چکے ہیں مگر قابل اختلاف نہیں ہیں تو یہ بیچ صحیح ہے مگر مشتری پر فوراً توڑ لینا ضروری ہے اور اگر یہ شرط کوئی ہے کہ جب تک تیار نہیں ہوں گے درخت پر رہیں گے تو یہ قاسد ہے اور اگر بلا شرط خریدے ہیں مگر بیع نے بعد بیع اجازت دی کہ بنا رہے تک درخت پر رہنے دو تو اب کوئی حرج نہیں، انتہی صلح

صدور الشریعت، علیہ الرحمہ - اور فتاویٰ عالمگیری جلد سوم مطبوعہ مصر ص ۱۹۱ میں ہے بیع الثمار قبل النضوج لا یصح اتفاقاً فان یا معھا بعد ان تصیر منتفعاً بها یصح وان یا معھا قبل ان تصیر منتفعاً بها بات لا یصح لتناول بنی آدم و علف الدواب فالصحیح ان لا یصح قبلی الثمری تطوعھا فی الطلح ھذا اذا یارح مطلقاً او بشرط القطع فان یا مع یشرط التناول فسد البیع ۱۵ اور اس قسم کی جائز بیع کو نسخ و ریمانہ قدین پر واجب ہے اگر نسخ نہ کریں گے تو دونوں گنہگار ہوں گے۔ در مختار مع رد المحتار جلد چہارم ص ۱۸۱ میں ہے بحسب مطلقاً و بعد منہما فسد قبل القبض او بعد ما دام البیع بحالہ جو ص ۱۸۱ میں ہے فی الذی الثمری افسد اما للفساد و لانه معصیۃ فیجب دفعھا بحرامہ منحصراً مگر ہندوستان کے کافر جی میں جیسا کہ حضرت طوین رحمہ

تحریر فرماتے ہیں ان ہمارا احادی لا یعقلہا الا العالون (تغیبات احمدیہ ص ۳) اور کافر عربی کا مال عقدا فاسد کے ذریعہ حاصل کرنا ممنوع نہیں، بہر اشریت ص ۱۵۳ میں ہے عقدا فاسد کے ذریعہ کافر عربی کا مال حاصل کرنا ممنوع نہیں یعنی جو عقدا میں دو مسلمان منوع ہے اگر کافر عربی کے ساتھ کیا جائے تو منع نہیں مگر شرط یہ ہے کہ وہ عقدا مسلم کے لئے مفید ہو ۱۷۱ اور رد المحتار جلد چہارم ص ۳۵۱ میں ہے نو بامعہ دما ہما بدھین ادیا معہ ویتہ بدہا وادھا وادھا صلا منہر یل یق القلہ وذلک کلاہ طیب لہ ۱۷۱ لہذا اور لے جی آتم کی فصل بیچ کر جو پیسہ یہاں کے کافر سے لیا گیا وہ مسلمان کے لئے حلال و طیب ہے البتہ مسلمان کے ہاتھ اس قسم کی بیع جائز نہیں۔ ہذا اما لہما فی والعلہ بالحق عند اللہ تعالیٰ دوسرے سوال۔

جلال الدین احمد والا مجددی

١٥ رجب المرجب ١٢٠١ هـ

مسئلہ :- اذ ذاکر حسین صدیقی مقام دوپٹ سنولی بازار - ضلع گوردکھپر  
 زید بھارت اور نیپال کے باڈر پر رہتا ہے اور زید جانین سے تجارت کرتا ہے اور جب نیپال روپیہ کو بھارت  
 لکڑا ہے تو حکومت نیپال ۱۵ پیسہ تک سیکڑہ وصول کرتی ہے۔ آیا زید اس کو سودے یا نقد دے گا اور اگر نیپالی  
 خطریا بھی نیپالی روپیہ نہ لے سکے تو کیا نیپالی سے سودے لے سکتے ہیں ؟

**الجواب** اگر سوال کا منشا یہ ہے کہ کجبارت اور خیال نے نوٹ پر مبنی رقم لکھی ہے اس سے زیادہ یا کم پر بیچنا جائز ہے یا نہیں تو نوٹ چونکہ ضمن اصطلاحی ہے یعنی نوٹ کا کسی مقدار کے ساتھ مقدم ہونا تو گویا اس کی اصطلاح سے پیدا ہوا ہے۔ مانع اور مشتری پر ان کے فکر کی کوئی ولایت نہیں اس لیے بلاشبہ ایسا کرنا جائز ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کفیل الفقہیہ الفہام میں تحریر فرماتے ہیں: بیعہ بانسید من نقد و بانقص منہ کیفما تراخیا یعنی نوٹ پر مبنی رقم لکھی ہے اس سے زیادہ یا کم کو بیچنے پر جائز نہیں راضی ہو جائیں اس کا بیچنا جائز ہے۔ وهو سبحانه وتعالى اعلم وعلمہ اعدوا حکم۔

جلال الدين وعمر الامجد

عشر شعبان الحرام ١٣٩٠ هـ

# بادالبریا

## سود کا بیان

مسئلہ از شمیم احمد فرما چٹی خلع دعتباد۔

بیان کا کیا حکم ہے ؟ بیان مطلق حرام ہے یا نہیں لینا صحیح بھی ہے جیسے کہ زید کا کہنا ہے کہ کافر کا مال لوٹ کر کھانا پانا نہ کرے تو کافر سے سود لینا کیوں نہیں جائز ہو سکتا ہے اب اس کے بارے میں کیا حکم ہے جوابات سے نوازیں۔

**الجواب** بعون المصلح الوہاب بیان حرام ہے قال اللہ تعالیٰ واصل اللہ البیوع وحرّم الربوا۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سود بیع کا گناہ ایسے شتر گناہوں کے برابر ہے جن میں سب کے درجہ کا گناہ یہ ہے کہ مرد اپنی ماں سے زنا کرے (ابن ماجہ و بیہقی) کافر کا مال لوٹ کر کھانا پانا نہ کرے۔ چنانچہ مال کے کافر جہنم میں مقرب و فاسدہ کے ذریعہ ان کا مال لینا جائز ہے مثلاً ایک روپیہ کے بدلے ان سے دتر روپیہ خرید لے یا ان کے ہاتھ مردار کو بچ ڈالے کہ اس طریقہ پر مسلمان سے روپیہ حاصل کرنا شرع کے خلاف اور حرام ہے اور یہاں مال کے کافر سے حاصل کرنا جائز ہے دہبار قرینت معہ ۳۰ اور رواحتار جلد چہارم ص ۱۸۸ میں ہے لو باعہم دس ہما بدمہمین او باعہم میتة بدنہما ہم فذلک مکملہ طیب اھ وھو تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد اکابر دہلی

ہر منزل الکریم

مسئلہ از حاجی ملاز بخش کاپی محلہ دہمہ ضلع پانوں

منشی لوگ جو کہ کچھری میں کھنے پڑھنے کا کام کرتے اور وہ دوسرے کاغذات لکھتے ہیں کیا ان کو بھی سود کا کاغذ لکھنے میں وجہ گناہ ہے جو کہ سود خوار کو ہو گا ؟ بیٹھا تو جروا۔

**الجواب** اللہ عہد ایتہ الحق والصلاب بیشک سودی کاغذات لکھنے والے پر قناتی گناہ ہے جتنا کہ سود خوار پر ہے اور جس طرح سود کا لینا دنیا حرام ہے نہ سودی کاغذات لکھنا بھی حرام ہے



صحیح حدیث میں ہے: "لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکل النبطا و موکلہ و کاتبہ و شادیہ و ذال ہر سواہ و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی سوکھانے والے اور سوکھانے والے اور اس کا کاندھ لکھنے والے اور اس پر گواہیاں کرنے والوں پر اور فرمایا وہ صعب براہر ہیں" "فقہی رضویہ جلد ۳ ص ۳۰۰"  
 ہذا ما عندی والعلو عند اللہ تعالیٰ ورسولہ الامنی جبل وعلو سنی العونی علیہ وسلم

محمد النیاس خاں سائل

۲۰ صفر ۱۳۹۵

**مسئلہ :-** از غلیظ احمد برسی مسجد بگتدل ۲۴ پرگنہ مغربی بنگال۔

ڈاکٹار اور بینک سے جو زائد روپیہ بٹکا ہے (اپنی رقم کے علاوہ) وہ جانے ہے یا نہیں؟ اور اپنے مصروف میں یا جا سکتا ہے یا نہیں؟

(نوٹ) بریلی شریف ہے ایک کتابچہ شائع ہوا ہے جس میں حضرت عبداللہ علیہ الرحمۃ اذنی القلم ہند قبلہ و حجر چٹ کے مالک کے کام نے جانور فرمایا ہے کہ وہ سوڈ نہیں ہے ذہن کام نہیں کرتا ایک طرف مسلم اور دوسری طرف ایسی محرم ہستیاں ہیں براہ کرم تفسیری بحث جواب سے قاریں۔

**الجواب :-** اللہم عذابی الخوف والاصواب۔ کافروں کی تین قسمیں ہیں وقتی، مستائیں اور قرنی۔ وقتی وہ کافر ہیں جو دارالاسلام میں رہتے ہیں اور بادشاہ اسلام نے ان کی جان و مال کی حفاظت اپنے فتنے لیا ہو اور مستائیں وہ کافر ہیں کہ کچھ دھڑوں کے لئے ایمان لے کر دارالاسلام میں آگئے ہوں۔ اور ظاہر ہے کہ ہندوستان کے کفار نہ تو ذمی ہیں اور نہ مستائیں بلکہ وہ عیسوی قسم یعنی کافر قرنی ہیں اور کافر قرنی مسلمانان کے درمیان مسو نہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے لا یجلی بین المسلم والکفر فی دار الحرب اور اس حدیث شریف میں دار الحرب کی قید واقعی ہے نہ کہ احترازی۔ لہذا وہ بینک جو مالیں یہاں کے غیر مسلموں کے ہوں ان سے جو زائد روپیہ ملے اسے لے لیا اور اپنے ہر کام میں اسے صرف کرنا جائز ہے اور وہ بینک جو مسلمانوں کے ہوں یا مسلم و غیر مسلم دونوں کے مشترک ہوں ان سے جو زائد روپیہ ملے وہ یقیناً سوچنے پر حرام ہے۔ رہے ڈاکٹار نے اور حکومت کے بینک کے متعلق تو یہاں کی حکومت غیر مسلموں کی ہے تو اس کے ڈاکٹار نے اور بینک کے متعلق بھی شرعاً سوچ نہیں۔

اور بریلی شریف کے کاتب محمد امین جو عبداللہ علیہ الرحمۃ اذنی القلم نے تحریر فرمایا ہے کہ سلطنت یا کوئی بینک جس کے پاس روپیہ رکھا گیا اگر اصل سے فائدہ کے کچھ رقم دے اس کا لینا ملال و طیب۔ یہ حدیث شریف کا دیا

بین المسلمہ و الحربی اور فقہائے کرام کی تصریحات کے بالکل مطابق ہے۔ اس لئے کہ وہ فتویٰ انگریزوں کے زمانہ کا ہے اور انگریز کا فرض جیسا اس لئے ان کی حکومت اور ان کے جنگ سے جو نفع ملے وہ سود نہیں اور کیا بچے کے لئے جو قاضی معتمد مجد الرحیم صاحب نے لکھا ہے کہ وہ ڈاکٹرانے اور جنگ جو نالغہ غیر مسلموں کے ہوں ان میں روپیہ جمع کرنے پر جو زیادتی ہے اس کا ایسا جائز ہے اس عمارت کا واضح مطلب یہی ہے کہ وہ ڈاکٹرانے اور جنگ جو مسلمہ و غیر مسلم دونوں کے ہوں اس کی زیادتی ایسا جائز نہیں اور یہی صحیح ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم

جلال الدین ابن احمد الکافری

۶ رمضان ۱۲۰۰ھ

مسئلہ یہ۔ از محمد اقبال اشرفی ۴۵۲ روئی دارمیہ پورہ مد

① دارالاسلام کے کہتے ہیں ؟

② دارالحرب کے کہتے ہیں ؟

③ الجواب

بعون الملک العزیز الوہاب دارالاسلام وہ ہے کہ جہاں بادشاہ اسلام کا حکم جاری ہو۔ یا اس طرح کہ برکت وہاں سلطنت اسلامی موجود ہو یا پہلے وہاں سلطنت اسلامی رہی ہو اور کافر کے قبضہ کرتے کے بعد شاعر اسلام جمعہ اور اذان و اقامت وغیرہ نکلا یا بعضا برابراں تک جاری ہوں جیسے کہ ہندوستان افغانستان اور ایران وغیرہ جیسا کہ شرح فقہیہ میں کافی ہے دارالاسلام جو مسیحیہ حکم امام المسلمین اور فتادی رضویہ جلد سوم میں فقہول جمادی سے ہے ان دارالاسلام لا تصیر دار الحرب اذا بقی شیعہ من احکام الاسلام مان خال غلبۃ احسن الاسلام۔ وھو تعالیٰ اعلم

④ دارالحرب وہ ہے کہ جہاں بادشاہ اسلام کا حکم کبھی جاری نہ ہوا ہو جیسے روس، فرانس، جرمن اور ہنگال وغیرہ جو یورپ کے اکثر ملک۔ یا بادشاہ اسلام کے احکام جاری ہوئے ہوں مگر پھر مذکورہ کفار کے بعد شاعر اسلام بالکل مٹا دئے گئے ہوں اور وہاں کوئی مسلمان ایمان اول پر باقی نہ ہو اور یہی شرط ہے کہ وہ دارالحرب سے طعن ہو سلطنت اسلامیہ میں محصور نہ ہو جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے فی الزیادات انما تصیر دارا کا اسلام دارالحرب پیش و پشت لاشۃ احدھا اجراء احکام الکفار اصل سبیل الاشہار وان لا یحکم فیھا بحکم الاسلام والشافی ان تكون متصلة بدار الحرب لا یتخلل بینھما بلد من بلاد الاسلام والشافی ان لا یتقی فیھا من ولا ذمی بامانۃ الاول ۱ھ

جلال الدین ابن احمد الکافری

۶ رمضان ۱۲۰۰ھ

وھو سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

**مسئلہ**۔ اندر ہذا مجید موضع کو رہیاد پوسٹ جگہ میں پور وایا بہادر گنج ضلع کلکتہ تو نہوا (نیپال)

۱۔ زید نے ایک مسلمان کے ہاتھ پانچ کلو چٹا دس کلو گہوں کے بدلے میں ادھار بیچنا جائز ہے یا نہیں؟

۲۔ دسی مرغی کے دس انڈے کو خادم مرغی کے پندرہ انڈے سے بیچنا کیسا ہے؟ بیٹو ابوالدلیل فوجر واعند الجلیل۔

**الجواب**۔ پانچ کلو چٹا کے بدلے دس کلو گہوں خریدنا جائز ہے جب کہ دونوں میں سے کوئی ادھار نہ

ہو۔ اور جب کہ دونوں میں سے کوئی ادھار ہو تو کوئی بیٹی کے ساتھ بیچنا اور برابری کے ساتھ بیچنا دونوں صورتیں ناجائز

و حرام ہیں۔ ابتدا زید کا چٹا کو گہوں کے بدلے ادھار بیچنا حرام ہے۔ اس کے بارے میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جب دونوں

چیزیں مابہ دانی ہوں اور دونوں کی جنس مختلف ہو تو کوئی بیٹی جائز ہے مگر ادھار بہر صورت حرام ہے خواہ دونوں چیزیں

کم و بیش ہوں یا برابر ہوں تو کوئی مال گہری جلد سوم میں ہے۔ ان وجد القدام والجنس حرم النفس والفساد

وان وجد احد هما و عدم الاخر حمل الفضل و حرم النساء اھ۔ و ہونسانی اعلہ

۳۔ دسی مرغی کے دس انڈے کو خادم مرغی کے پندرہ انڈے سے نقد بیچنا جائز ہے اور ادھار بیچنا حرام ہے یا ہے دس

ہی انڈے سے بیچے جب کہ دونوں مابہ دانی نہ ہوں اور دونوں کی جنس ایک ہو تو کوئی بیٹی جائز ہے اور

ادھار بہر صورت حرام ہو تب سے درخت شامی جلد چہارم میں ہے ان وجد احد ہما و ای القدام و عدم الاخر

اد الجنس حمل الفضل و حرم النساء و توسع القدام حتی لو باع عبد ابجد الى اجل لم یجوز لوجوبہ

الجنسیۃ اھ۔ و ہوسبحانہ و نسانی اعلہ و علماۃ اندر و احکم۔ بہاؤ الدین علی محمدی

**مسئلہ**۔ عمر بنی صادق پیر تاڑ پٹری۔ ضلع اننت پور (اندر حرا پوریش)

جیک میں رو پر جمع کرنے پر جیک ہیں سو دیتا ہے تو وہ سود ہم غریبا و مساکین کو دے گئے ہیں یا نہیں؟

**الجواب**۔ جو جیک کہ مسلمانوں کا ہو یا مسلم اور غیر مسلم کا مشترک ہو تو اس جیک کا نفع شرعاً سود

ہے اس کا لینا حرام اندر حرام ہے اور ایسے جیک سے نفع لے کر غریبا و مساکین کو دینا بھی جائز نہیں۔ قد اللہ تعالیٰ

واحد اللہ البسیع و حرم التہنوا (پ ۷۷) اور جیک اگر یہاں کے کافروں کا ہو یا نام نہاد یہاں کے جمہور کی

ملکوت کا ہو تو اس کا نفع شرعاً سود نہیں کہ یہاں کے کافر عربی ہیں جیسا کہ رئیس الفقہاء حضرت مکر جہون رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ ان ہما الاحادی و ما یفصلہا الا العالون و تغیرات احمدیہ منتہ) اور حدیث شریف

میں ہے کہ لا باعین المسلمو و الخمری یعنی مسلمان اور عربی کے درمیان سود نہیں۔ لہذا ایسے جیک کا نفع اپنی

خردیات میں بھی فرق کر سکتے ہیں اور غریب و مساکین کو دے کر ثواب حاصل کریں تو بہتر۔ اس نفع کو کسی کے سود  
کہہ دینے سے شریعت کے نزدیک سود نہیں ہو جائے گا۔ دھو تعالیٰ اعلم یا صاحب

جلال الدین احمد الامجدی

۱۰ رمضان القفس ۱۳۰۲ھ

**مسئلہ :-** ازہارا احمد - امجدی منزل اوچھا گئے - ضلع بسنی -

قید جرمال نقد خریدنے والوں کو دس روپے میں دیتا ہے وہی مال ادھار خریدنے والوں کو بارہ روپے میں دیتا ہے تو  
یہ جائز ہے یا نہیں ؟ بینوا تو جردا -

**الجواب :-** جرمال نقد خریدنے والوں کو دس روپے میں دیتا ہے وہی مال ادھار خریدنے والوں

کو دس روپے کی بجائے بارہ دیندہ یا اس سے زیادہ میں دیتا جائز ہے جیسا کہ مفتی حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ  
طیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں قرضوں بیچنے میں نقد بیچنے سے دام زائد لینا کوئی مضائقہ نہیں رکھتا یہ باہمی توا  
یائع و مشتری پر ہے قال اللہ تعالیٰ ان مکون تجارۃ عن تراض مشکو (فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۴۵۲)

دھو سبحانہ و تعالیٰ اعلم و علمہ اتم و احکم

جلال الدین احمد الامجدی

۵ محرم الحرام ۱۳۰۳ھ

**مسئلہ :-** ازہارا محمد توبہ - رانچی -

نیک کاروباری آدمی ہے اور دولت مند بھی ہے مگر تجارت کو وسیع کرنے کی غرض سے سودی ادبیہ میر کلائی بینک سے  
لینا چاہتا ہے کیا یہ رقم اس کے لئے روا ہے ؟ اور اس سے تجارت جائز ہے ؟ ازہارا کم مفصل جواب حلیت فرمائیں -

**الجواب :-** یہاں کے کفار عربی ہیں جیسا کہ رئیس الفقہا حضرت ملا جبریل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے

ہیں - انہما الاخری و ما یقلھا الا العالون (تفسیرات احمدیہ ص ۲۸۳) اور حکومت انھیں کافروں کہے ہے اور

مسلمان و کافروں کے درمیان سود نہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے - لا ربا بین المسلم و الخمری فی ذل العرب

اور دار الحرب کی قید واقعی ہے مگر احترازی قید ابہاں کی حکومت کے بینکوں سے نفع لینا جائز ہے کہ وہ شرعاً سود

نہیں - لیکن ان کو نفع دینا جائز نہیں ہاں اگر تصور اقطع دینے میں اپنا نفع زیادہ ہو تو جائز ہے جیسا کہ رد المحتار جلد ۱ ص ۲۸۱

۲۸۱ میں ہے لفظ اھل الاباحۃ نفید نیل المسلم الزیادۃ وقد التزم الاصحاب فی الدرس ان حرام من محل الربوا والقدر

جلال الدین احمد الامجدی

۱۰ رمضان القفس ۱۳۰۲ھ

ما لھا حلیۃ الزیادۃ المسلمو - دھو تعالیٰ اعلم

**مسئلہ :-** از مظہر پیر (رہبر)

اگر بہت زیادہ محتاج ہو کہ قاتل کی قوت ہو اور کہیں سے قرض حسن نہ ملے تو اس صورت میں سودی قرض لینا جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب :-** فقہائے کرام نے سود سے بچنے کی جو صورتیں بیان کی ہیں جن میں سے بعض کا ذکر رہبر شریفیت کے گیارہویں حصہ میں ہے اگر اس طرح بھی قرض نہ مل سکے تو صحیح شرعی مجبوری کی صورت میں سودی قرض لینا جائز ہے الاشیاء والظاہر ص ۲۹ میں ہے۔ فی الغنیۃ والبیغۃ بیوض للمحتاج الاستقراض بالربح - اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں، "سود دینے والا اگر حقیقتہً صحیح شرعی مجبوری کے سبب دیتا ہے اس پر الزام نہیں درختار میں ہے مجبوز للمحتاج الاستقراض بالربح صحیح اور اگر مجبوری شرعی سود دیتا ہے مثلاً تجارت پر طعنے یا جائداد میں اضافہ کرنے یا اونچا عمل بنوانے یا اولاد کی شادی میں بہت کچھ نکلنے کے واسطے سودی قرض لینا ہے تو وہ بھی سود کھانے والے کے مثل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۱۲) وهو تقاضی دہا سولہ اعلیٰ حضرت جلد دوم ص ۱۲۷ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلال اللہ علیہم اجمعین احسن التاجدیں سے ہے

**مسئلہ :-** مسئلہ مولانا محمد امجد بخش تادری شیخی مدد سرمد فیض الرسول مہار - ضلع ویشالی -

زید کہتے ہیں کہ حدیث شریف میں ہے کہ لا یلبوا علیہن المسلمون والحدیث فی دامن الحدیث یعنی دار الحرب میں مسلمان اور کافر کے درمیان سود نہیں اور ہندوستان دار الاسلام ہے دار الحرب نہیں لہذا ایسا ہاں پر مسلمان اور عربی کافروں کے درمیان سود ہے تو زید کا قول صحیح ہے کہ نہیں؟

**الجواب :-** زید کا قول صحیح نہیں اس لیے کہ حدیث شریف میں دار الحرب کی قید یا تو اعتراض نہیں ہے اتفاق ہے کہ اس زمانہ میں کافروں میں سے صرف ذی اور مستامن دار الاسلام میں رہتے تھے اور عربی دار الحرب ہی میں رہتا تھا اس لیے کہ بغیر ایمان لیے اگر وہ دار الاسلام میں داخل ہوتا تو اس کی ہاں و مال محفوظ رہتے جیسے کہ زید کا جلد سوم ص ۲۹ میں ہے تو داخل دارالامان کان وما معہ فباہ اس لیے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فی دار الحرب فرمادیا نہ اس لیے کہ حربی کا فرقہ دار الاسلام میں رہے تو مسلمان اور اس کے درمیان سود ہو جائے گا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یا ایہا الذین امنوا لا تأخذوا من الاغنیاء مضاہقۃ یعنی اے ایمان والو! دونا دونا سود نہ کھاؤ (پہ ۵) تو اس آیت کریمہ دونا دونا کی قید صراحتی نہیں ہے کہ دونا دونا ہے کہ نہ دشمن

سود کھاتا جائز ہے بلکہ اس زمانہ میں لوگ عام طور پر دونوں سود کھاتے تھے اس لیے فرمایا کہ دونوں سود نہ کھاؤ۔  
 رئیس الفقہاء حضرت علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کریمہ کے تحت تحریر فرماتے ہیں۔ انما قید بہ اجراء علی  
 عاد قصود الاضواء و حرام مطلقاً غیر مقید بمثل هذا القید و تفسیرات احمدیہ (۱۲)

اور یا تو حدیث شریف میں فی دہر المحارب کی قید مستقامن کو نکالنے کے لیے ہے یعنی جب حربی مستامن ہو  
 جائے تو اس کے اور مسلمان کے درمیان سود ہے اس لیے کہ امان کے سبب اس کا مال مباح نہیں رہ جاتا کہ عقود فاسد  
 کے ذریعہ مسلمان اس کو حاصل کر سکے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرفوان تحریر فرماتے ہیں کہ عمل افد  
 کا دلالت الحرب ہو نا ضروری نہیں۔ مسئلہ حربی میں قید دار الحرب ذکر فرمائی اس کا منشا افراق مستامن ہے کہ اس کا مال  
 مباح نہ رہا و اتمار میں ہے قولہ ثمة ای فی دار الحرب قید بہ لانتہ لودخل دارنا یا ما یباع فباع منه مسلم  
 و رہما بد رھمن لا یجوز انقا ضامن المسکین۔ ہذا یمس ہے لاریا بلین المسلم و الحربی فی دار الحرب  
 بخلاف المستامن منہم لان مالہ صار محظوراً البعد اکامان اھ ملخصاً۔ فتح القدیر میں مبسوطاً علیہ الملاحظ  
 النصوص فی العمال المحظور و انما یجزم علی المسلم اذا کان بطریق القدر فاذا العریض غنم علی طریق  
 اخذ لا حل بعد کونه بوضاً بخلاف المستامن منہم عند تالان مالہ صار محظوراً ابالامان فاذا اخذ لا  
 بغیر الطریق الشراعتاً یکون عدوا۔ اھ تلخیصاً (فتاویٰ رضویہ جلد ہفتم مش) وھو تعالیٰ اعلم و علیم آمین و اھکم

جلالہ الدین احمد الرازی رحمۃ اللہ علیہ

**مسئلہ** از تشکیل احمد قادری قوری دو افانہ باری مسجد جگندل ضلع چوہنگیل پراگتہ

- ① دکان یا مکان کے لئے بینک سے قرضہ لینا جائز ہے یا نہیں ؟
- ② ہندوستان کے مسلمانوں کو ہندوستان کے کافروں سے سود لینا جائز ہے یا نہیں ؟

**الجواب** بینک اگر مسلمان کا ہے یا مسلم اور غیر مسلم کا مشترک ہے تو ایسے بینک سے سود لینے  
 کی شرط پر قرض لینا حرام ہے اور سود دینے والا بھی سود لینے والے کے مثل گنہگار ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں  
 پر لعنت فرمائی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ نعم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا کل الربوا و مؤکلہ  
 نکاہتہ و شاهدیہ و قال ہم سواء یعنی سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود لینے والوں، سود دینے  
 والوں، سودی دستاویز لکھنے والوں اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ وہ سب گناہ میں برابر کے

شرک ہے۔ دسم شریف اور اگر جنک یہاں کے خالص کافروں کا ہے تو اگرچہ ایسے جنک سے زائد رقم دینے کی شرط ہوگا  
 وغیرہ کے لئے کو یہ لانا شرعاً مسموع نہیں کہ یہاں کے کفار عربی ہیں اور مسلمان عربی کے درمیان مسموع نہیں جیسا کہ حدیث شریف  
 میں ہے کہ لا یدابین المسلمون والعرب فی کرب ایسے جنک سے بھی بلا ضرورت شدیدہ قرض لانا اور انھیں نفع دینا منع ہے۔  
 ⑤ یہاں کے کافروں کو قرض دے کر زائد رقم لینا جائز ہے کہ وہ عربی ہیں جیسا کہ رئیس الفقہاء حضرت ملا حجون رحمۃ اللہ  
 تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں انھما الاحرب فی وما یصلحھا الا العاللون (تفسیرات احمد بہ مست) مگر زائد رقم سود کی قیمت  
 نہ کہ سود مطلقاً حرام ہے قال اللہ تعالیٰ وحرم الربو۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر  
 فرماتے ہیں کہ اگر قرض دیا اور زیادہ لینا قرار پایا تو مسلمان سے حرام قطع اور بندوق سے جائز جب کہ اسے سود سمجھ کر نہ لے۔  
 (فتاویٰ رضویہ جلد ۱ صفحہ ۲۸۴) وهو سبحانه اعلم بالصواب

علاء الدین احمد الراشدی

**مسئلہ** ہذا زائد سود رضا البتوی مدرسہ اسلامیہ حنفیہ داروٹک ہنواں گڑھ ٹاؤن۔ ضلع کشمیر (راجستھان)  
 ایک کٹش گیہوں کو دوسرے قسم کے ایک کٹش گیہوں سے برابر برابر اڑھائی یا نصف بچنا جائز ہے یا نہیں؟  
**الجواب** ایک کٹش گیہوں کو ایک کٹش گیہوں سے بچنا جائز نہیں چاہے اڑھائی بچے یا نصف  
 اڑھائی تو اس لئے ناجائز و حرام ہے کہ دونوں قدرہ میں ہر قسم میں اور اس صورت میں کسی بیشی اور اڑھائی دونوں صورتیں  
 حرام ہوتی ہیں جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد سوم صفحہ ۳۸۷ ہے ان وجہ القدر والجنس حرم الفضل والنساء۔ اور  
 تقدیر اس لئے حرام و ناجائز ہے کہ گیہوں عند شرع و زنی چیز نہیں ہے بلکہ کیلی ہے لہذا اسے بچانا ہی سے ناجائز کہ ایک  
 دوسرے کے برابر بچنا یا بچنے والے سے ایک دوسرے کے برابر بچنا جائز نہیں جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد سوم صفحہ ۳۸۷  
 صفحہ ۳۸۷ ہے۔ لویا ع البر بجنسہ متساویا و نالہ بجنس۔ اور یہاں جلد ثالث صفحہ ۳۸۷ میں ہے لویا ع الخطۃ  
 بجنسھا متساویا و نالہ بجنس عندھما (ای الطرفین) وان تعارضوا ذلک لثوہہ الفضل علی ما  
 هو المعیار فیہ کما اذا ابا ع بجانفۃ ۱۷۔ وهو تعالیٰ وس سولہ الاعلیٰ اعلم جمل جملہ و صلے اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم

جملہ الدین احمد الراشدی

**مسئلہ** در از مبوب نان و فانی۔ جامع مسجد وقف کیٹیج۔ منظر ضلع پونہ (دہلیا شریف)  
 فی زمانہ جنک میں بیع شدہ اپنی رقم کا نفع لینا جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب** صورت منسفرہ میں وہ رقم جائز ہے اس کا لینا جائز ہے۔ وہ شرعاً مسموع نہیں کہ سود

کے لئے مال کا معصوم ہونا شرط ہے لکھاؤی علی اللہ اور شامی میں ہے شرط المال یا حصۃ البذلۃ اور ہندوستان کے تمام کفار حربی ہیں اور حربی کا مال معصوم نہیں بلکہ وہ مباح ہے بشرطیکہ ان کی رضائے ہو خدا اور بدھدی نہ ہو۔ لہذا وہ بینک جو فاعل غیر مسلموں کے ہیں ان میں روپیہ بینک کرنے پر جو زیادتی ملتی ہے اس کا لینا جائز ہے کہ وہ اپنی خوشی سے دیتے ہیں اور لینے میں اپنی عزت اور آبرو کے لئے کوئی خطر بھی نہیں ہے۔ وہ تو تم کسی کے سود کبہ دینے سے سود نہ ہوگی۔ اسے اپنے ہر جائز کام میں استعمال کر سکتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم

بہار اللہ رحمہ اللہ الحمد للہ  
مرزئی الفصد ششم

**مسئلہ :-** لڑ علی اکبر محلہ پرانا گورکھ پور شہر گورکھ پور  
انڈیا گورنمنٹ نے بینک کو تو مایا ہے۔ اس میں حفاظت کے لیے بچنے اپنا روپیہ بینک کر دیا۔ پانچ سال کے بعد جب بچے جانڈا خریدنے کے واسطے اپنا روپیہ نکالا تو اصل رقم کے ساتھ نفع کا بھی روپیہ ملا۔ یہ روپیہ بچے کے لیے جائز ہے یا ناجائز؟  
زید کا کہنا ہے کہ قومیائے ہوئے بینک سے اصل رقم کے ساتھ جزا نڈ روپیہ ملا ہے وہ جائز نہیں کیونکہ بینک فاعل غیر مسلموں کے نہیں ہیں۔ اس کے مالک ہندو مسلم، سکھ، عیسائی سبھی ہیں۔ یہ جزا نڈ رقم سود پر جاتی ہے بکرا سے کیا کرے؟  
شرعیہ کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔ عین نواز شمس ہوگی۔

**الجواب :-** قومیائے ہوئے بینک کے مالک مسلمان بھی ہیں یہ صرف کہنے کے لئے ہے حقیقت میں اس کے مالک صرف یہاں کے کافروں جو حربی ہیں اور مسلمان و حربی کے درمیان شرمسور نہیں کما فی اللہ مثلاً۔ لہذا ایسے بینک کا نفع مسلمان کے لئے جائز ہے۔ بکرا سے لے کر کسی بھی جائز کام میں خرچ کر سکتا ہے۔ دھو سبھا نہ و تعالیٰ اعلم بالصواب۔

بہار اللہ رحمہ اللہ الحمد للہ  
مرزئی الفصد ششم ۱۳۰۰ھ

**مسئلہ :-** لڑ امام مسجد کھارن جو دھیر (راجستھان)  
① لاٹری کا جو عام طور پر سچاس ہزار، ایک لاکھ و فیرو کا ٹکٹ خریدتے ہیں اور قرعہ اندازی پر نام نکلتا ہے۔ یہ روپیہ جائز ہے یا نہیں جب کہ اس میں نفی اثبات دونوں پہلو موجود ہیں جواب بالصواب سے نوازیں۔  
② یہ جو ممبر ادا کرنا ہے مثلاً شمس و فیرو عام قسم جزا میں مستقل آتا رہتا ہے اور نام نکلنے پر انعام ملتا ہے کیا خیال ہے؟ حضور مفصل جواب عنایت فرمائیں جائز ہے یا نہیں!  
**الجواب :-** لاٹری ایک قسم کا حرام ہے جو عام اور ناجائز ہے۔ اگر کسی نے اس کا ٹکٹ خریدا تو



وہ قوبرہ و استغفار کہے اور آئندہ اس کے قریب برگزیدہ جائے۔ لیکن جو روپیہ مل گیا وہ بانٹنے اس نے کہ لائری حکومت کی ہوئی ہے اور یہاں کی حکومت عربی کافروں کی ہے اور عربی کافروں نے جرمال اپنی خوشی سے دے دیا وہ مسلمانوں کے لئے حلال ہے شامی جلد چہارم مشتمل میں ہے لو باعہم دس ہمایلد و ہمین اوباعہم میتہ بدہا و اواخذہ مالاً منہم بطریق القمار و ذلک کلمہ طیب لہ ۵۶۔

۵) اگر عہد داخل کرنے کی کوئی فیصلی باقی ہے تو جو اس عہد کے سبب وہ حرام ہے۔ اور اگر پیسہ نہیں لیا جاتا ہے اور صحیح معنی میں جوئے پر بطور انعام روپیہ دیا جاتا ہے تو ایسا عہد جائز ہے و هو سبحانه اعلو بالصواب۔

جلال الدین احمد الامجدی

۲۷ محرم الحرام ۱۳۰۳ھ

مسئلہ ۵۔ از جمیل احمد نوری۔ دوکان ۳۷ روڈ وزیر بس اسٹیشن۔ فیض آباد

اسٹیٹ بینک۔ بڑوہ بینک اور دوسرے بینک میں جو پیسہ جمع کرنے سے سود ملتا ہے وہ لینا جائز ہے یا نہیں؟ اور بینک سے قرض لینے کی صورت میں بینک کو جو زائد رقم دینی پڑتی ہے وہ دینا جائز ہے یا نہیں؟ تفصیلی جواب مذکورہ فرامین کے جواب۔ جو بینک کہ مسلمانوں کا ہے یا مسلم اور غیر مسلم کا مشترکہ ہے اس میں پیسہ جمع کرنے کے بعد جو نفع ملتا ہے وہ شرفاً سود ہے حرام ہے۔ اور جو بینک کہ فاعل کافروں کا ہے اس کا نفع لینا جائز ہے کہ وہ از روئے شرح سود نہیں۔ اور بینک سے قرض لے کر اسے زائد رقم دینا منسوب ہے اگرچہ وہ بینک فاعل کافروں کا ہے و اما حقاً و جلد چہارم مشتمل میں ہے ان صدادہ من حل الہا ہ القمار ما اذا حصلت الزیادۃ للسلما و هو سبحانه اعلو بالصواب

جلال الدین احمد الامجدی

۲۳ رذی الحجہ ۱۳۰۲ھ

مسئلہ ۵۔ از اکبر علیہ پیرانا گورکھ پور۔ مشہور گورکھ پور

حکومت کا ایک منصوبہ ہے جس کے تحت حکومت بنکروں کو قرض دیتی ہے اس کی شکل یہ ہے کہ تیس آدمیوں کی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے اور اس کمیٹی کو قرض دینے کی اسکیم ہے اس طرح تیس آدمی اس کمیٹی میں ہوں اور ایک دوسرے کے ضمان میں ہوں۔ لیکن لوگ یہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی تیس قرض ناموں کی فہرست مرتب کر لیتا ہے اور مجازاً فسر کو رشوت دے کر تصدیق کروا لیتا ہے کہ کمیٹی جی ہے اور تیس آدمیوں نے میرے سامنے دستخط کیے ہیں۔ اس طریقے سے تنہا وہ آدمی لاکھوں لاکھ روپیہ حاصل کر لیتا ہے اور یہ قرض سودی ہوتا ہے عائد کا

کہتا ہے کہ یہ قرض جائز نہیں۔ اس لیے کہ پہلی چیز دھوکا دے کر حاصل کیا گیا اور دوسری بات یہ ہے کہ سود دینا پڑتا ہے اور غلط کو صحیح ثابت کرنے کے لیے قدم قدم پر رشوت دینی پڑتی ہے لیکن محمود کہتا ہے کہ قرض حکومت سے لیا جاتا ہے اس وجہ سے جائز ہے اور نہ کہ بعد قرض لینے والے سے خدا کے یہاں کوئی موافقت ہوگی نہ ہوگا۔ لہذا قرض لینے والے کے بارے میں شریعت کیا حکم صادر فرماتی ہے اور جو لوگ اس قرض لینے والے کے یہاں دعوتیں کھاتے ہیں اور تقارب میں شرکت کرتے ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور ان کی رقم بطور چندہ لے کر مدرسہ، مسجد اور قبرستان میں لگا دی جاسکتی ہے یا نہیں؟ اور ایسی رقم سے حج و قربانی کرنا جائز ہوگا یا نہیں؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں واضح جواب عنایت فرمائیں۔

**الجواب** جب کہ حکومت کو نفع کم دیتا پڑے اور مسلمان کا فائدہ زیادہ ہو تو اس سے نفع لینے کی شرط پر قرض لینا جائز ہے کہ حکومت جزیوں کی ہے اور مسلمان و حرابی کے درمیان ایسا عقد فاسد کہ جس سے زیادتی مسلمان حاصل ہو جائز ہے شامی جلد چہارم ص ۳۸۸ میں ہے ان مراد ہر منحل الدیوا و الفقار ما اذا حصلت الزمادة للمسلم و نظر الى ائمة اھ اور جب حکومت سے اس صورت میں قرض لینا جائز ہے تو قرض لینے والے کے یہاں دعوتیں کھانا اور اس کی رقم بطور چندہ لے کر مسجد وغیرہ میں خرچ کرنا اور ایسی رقم سے حج و قربانی کرنا جائز ہے لیکن ازراہ فریب حکومت سے بھی روپیہ حاصل کرنا گناہ ہے یعنی حکومت سے بشرط مذکور قرض لینا جائز ہے اور پس مال ہے لیکن قرض لینے کا وہ طریقہ جو سوال میں مذکور ہے ناجائز و حرام ہے جیسے کہ غصب کی چوٹی پھری سے بکرا ذبح کرنا گناہ ہے مگر اس کا گوشت مال ہے لہذا ایہ سمجھنا غلط ہے کہ اس طرح قرض لینے سے کوئی موافقت نہ ہوگا اور جب کہ ایک شخص کے تیس فرض آدمیوں کے نام پر قرض لینے کے سبب اس کا دل یا عملہ کے دوسرے لوگ حکومت سے قرض لے کر فائدہ نہ اٹھا سکیں تو اس صورت میں دوسروں کی حق تلفی کے سبب فریب سے قرض لینے والا اور زیادہ گنہگار ہوگا۔ خدا اما ظہری والی الصلو بالحق عندی اللہ تعالیٰ و صولہ جبل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلمہ۔

جلال الدین احمد راجی صاحب مدظلہ العالی  
مرکز المدینہ المنصورہ ۱۴۰۳ھ

**مسئلہ** لڑکیم بخش ماسٹر جو نیرانی اسکول بھنگا۔ ضلع بہرائچ۔

① ایک مسلمان کو سود لینا اور دینا کیسا ہے؟

② ہمارے یہاں ایک صاحب کہتے ہیں کہ ہم سود نہ لیتے ہیں نہ دیتے ہیں بلکہ ایک دوسرے کی چیز سے اس کو بائع دہیہ میں دس روپیہ میں بیچ سکتے ہیں۔ چیز ہماری ہے جس کی غرض ہولے یا نہ لے ان کا کہنا ہے کہ منافعی یا تنفی یا فائدہ

منا چاہیں ہم قیمت خرید سے زیادہ دام بڑھا کر سامان بیچ سکتے ہیں کوئی گناہ نہیں ہے۔

⑤ ایک صاحب ایسے ہیں کہ سامان روک لینے میں جب دیکھتے ہیں کہ بازار میں یا دوسری جگہ نہیں ہے یا پانی برس رہا ہے اب لوگ غلہ کہاں پائیں گے تب خوب من پابا بھاؤ یا دام یا در رکھ کر سودا سامان فروخت کرتے ہیں۔  
کہتے ہیں اپنی مرضی۔

⑥ ایک صاحب ایسے ہیں کہ ان سے کوئی جب روپیہ قرض مانگنے آتا ہے تو روپیہ ادھار قرض اس شرط پر دیتے ہیں کہ اگر دکان یا چاول ایک کلو کا تھا اس وقت جب آپ روپیہ ادا کریں گے تو آپ سے ہم ایک کھونٹے کر ایک کھوٹھائی سو گرام زیادہ لیں گے اگر منظور ہے تو سودیہ ہم سے لے جاؤ اور اس طرح آپ کو دینا چاہئے گا۔

⑦ ایک صاحب ایسے ہیں کہ ہلکا بیگ کھیت کسی آدمی کا زمین اٹھایا چار سو روپیہ پر ادا کر کہا کہ جب آپ روپیہ لے دیں گے تب آپ کا کھیت ہم آپ کے حوالہ کر دیں گے نہیں تو غلہ ہم اس کھیت کا کھاتے رہیں گے اس طرح کبھی کبھی پانچ چھ سال گذر جاتا ہے وہ روپیہ چار سو پورا پورا بنا جاتا ہے اور جناب جو روپیہ دینے والے ہیں غلہ کھایا کرتے ہیں بعد میں جب چھڑا ہو تو کھیت کے مالک کو پانچ سال یا چھ سال کے بعد بھی چار سو روپیہ دینا پڑتا ہے۔

⑧ ایک صاحب ایسے ہیں کہ آٹھ سو پچاس روپیہ پر ساڑھے آٹھ بیگ کھیت زمین پر لیا اور کاغذ پر ایک ہزار سات سو لکھا دیا اور کہا کہ جب روپیہ دو گے تب آٹھ سو پچاس ہی لوں گا لیکن دونا لکھا دیا ہے صرف اس طرح بارہ سال بعد جب کھیت کے مالک کو کھیت چھڑانا پڑا تو جناب ایک ہزار سات سو روپیہ لیا تو کوئی نے کہا کہ اب آپ کو کچھ نہ لینا تھا تب جناب نے کہا کہ زمین کھلا ہے ہم اتنا ہی لیں گے کوئی گناہ نہیں ہے یا یہ تو چھوٹے دو۔

⑨ ایک صاحب ایسے ہیں خود قرض دیتے ہیں اس شرط پر کہ شروع شروع میں جو بھاد یا خدمت غلہ بکے گا اس سے سود اٹم زیادہ لیں گے کہتے ہیں کوئی گناہ نہیں ایک صاحب کہتے ہیں نفع یا فائدہ من مانا لینا جائز ہے۔

⑩ ایک صاحب قرض دیتے ہیں اور لینے والے سے کہتے ہیں کہ ہلکا کھ کام کرا جائے اور اس کے بدلے میں ہم کچھ نہ دیں گے دیا جو قرض پورا ہوا لیں گے۔

⑪ ذیل سے ایک ہزار روپیہ میک میں یا پوسٹ آفس میں ڈال دیا یا ایک سال کے بعد ایک ہزار ایک سو روپیہ ملا اب ایک ہزار روپیہ چارہ ہے سو روپیہ کیا چارہ لے کر جائز ہے یا حرام اب اسے کیا کریں۔

**الجواب** اللہ ھدایۃ الحق والصواب۔

⑫ سود حرام قطعی ہے اس کی حرمت کا منکر کافر ہے سود لینے اور دینے والے دونوں پر جعفر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے



اصل قسم کا ہو گا یا اوسط یا ادنیٰ نیز یہ بھی بتانا ضروری ہے کہ گیسروں کتنا دے گا؟ کس قدر مع میں دے گا اور کس بھر دے گا اور بھی کچھ شرطیں ہیں جن کی تفصیلات بہار شریعت حصہ ثانیہ میں سے معلوم کریں اگر ان شرطوں میں سے کوئی شرط نہیں پائی گئی تو بیع مسکنہ صحیح نہیں دھونقانی اعلیٰ بالمصواب۔

⑤ یہ صورت ناجائز ہے اس لئے کہ قرض دے کر نفع حاصل کرنا سود ہے حرام ہے حدیث شریف میں ہے غن حریف جتر نفقت فکھو سیا تبا یعنی قرض سے جو نفع حاصل ہو وہ سود ہے البتہ یہاں کے کافروں سے اس قسم کا معاملہ کرنا جائز ہے اس لئے کہ یہاں کے کفار حربی ہیں اور مسلمان و کافر حربی کے درمیان سود نہیں بشرطیکہ مسلمان و کافر حربی کے درمیان جو عقد ہو وہ مسلم کے لئے مفید ہو یعنی کافرا کفایت اس طرح لینا جائز ہے اور مثلاً کافر سے ایک روپیہ کے بدلے میں دو روپیہ خریدے یا اس کے ساتھ مرد کو بیع ڈالے کہ اس طریقہ پر مسلمان سے روپیہ حاصل کرنا شرط کے خلاف اور حرام ہے اور کافر سے حاصل کرنا جائز ہے (دشای بہار شریعت جلد ۱ ص ۱۵۳) شخص مذکور نے اگر مسلمان کا کفایت اس طرح سے رہن لیا ہے تو جس طرح بھی ہو سکے فوراً اس معاملہ کو ختم کرے سود سے بچے اور الاشرار احد تھا کہ مذہب سے ڈرے یا بعض لوگ کفایت کو جو اس طرح رہن رکھتے ہیں کہ جس کے پاس رہن رکھا گیا وہ کفایت کو جو بے فائدہ حاصل کرے اور کفایت کا دس یا پانچ روپیہ سال کرایہ مقدار کو دیتے ہیں اور طے یا تانبے کو وہ رقم دے کر قرض سے بھرا ہوا ہوتی رہے گی جب تک رقم ادا ہو جائے گی تو کفایت واپس ہو جائے گا اس صورت میں بظاہر مسلمان کے ساتھ بھی کوئی قباحت نہیں معلوم ہوتی اگر چہ کرایہ واجب اجرت سے کم طے پایا ہو اس لئے کہ یہ صورت اجابہ میں داخل ہے یعنی اتنے زمانہ کے لیے کفایت کرایہ پر دیا اور کرایہ پیشگی لے لیا۔ (ریجہل شریعت جلد ۱ ص ۱۵۳)

⑥ شخص مذکور نے اگر اس طرح کا معاملہ کسی مسلمان کے ساتھ کیا ہے تو سود و فوار بہت بڑا منکار، ظالم جفا کار و سخت گنہگار، حق العبد میں گرفتار، لائق تہر قہار اور مستحق غذاب تار ہے اس پر لازم ہے کہ تہا شے آٹھ سو روپیہ کفایت طے کو واپس کرے اور بارہ برس کے درمیان جو اس کے کفایت سے سکایا خرچ و دفن کرنے کے بعد اسے واپس کرے یا اس سے صلعت کرے اور جو اسے دیکھ ہو بخایا اس کی معافی مانگے اور علانیہ توبہ کرے اگر وہ ایمان نہ کرے تو سب مسلمان اس کا ایذا کو کریں اس کے ساتھ کھانا پینا اشتنا، جیشنا اور سلام و کلام منسوب بند کریں ورنہ وہ بھی گنہگار ہوں گے باں اگر اس قسم کا معاملہ کافر سے کیا ہو تو صورت سارے آٹھ سو روپیہ واپس کرے کہ کافر کے ساتھ بھی اس طرح کا دین و قرب جائز نہیں۔

وہو تقالی اعلیٰ بالمصواب۔

⑦ اس طرح کا بھی معاملہ کرنا ناجائز و گناہ ہے ہاں اگر غلہ کی کوئی مقدار متعین کر دے خواہ آج کل ایک کلو بھانڈا ہو

اور وہ ڈیڑھ یا دو کو مستین کر دے تو یہ صورت بیع مسلک میں داخل ہوگی اور بائز ہوگی جس کی تفصیل اور کچھ شرطیں  
مکرم میں مذکور ہوئیں۔

⑤ قرض دینے کے سبب قرض لینے والے سے مفت کام لینا جائز نہیں مشکوٰۃ شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے  
عنہ سے حدیث مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص کسی کو قرض دے اور پھر قرض لینے والا اس  
کے پاس کوئی ہدیہ اور تحفہ بھیجے یا سواری کے لئے کوئی جانور پیش کرے تو اس پر سوار نہ ہو اور اس کا ہدیہ اور تحفہ قبول نہ  
کرے البتہ قرض دینے سے پہلے آپس میں اس قسم کا معاملہ جو تار باہو تو کوئی حرج نہیں (ایمان باہر، مہجبی) ہاں شخص مذکور  
اگر بغیر نفع کے قرض نہیں دیتا یا کسی شخص کو بغیر سود کے قرض نہیں ملتا تو سود کے گناہ اور حرام سے بچنے کے لیے علمائے  
کرام نے چند صورتیں تحریر فرمائیں ہیں ان میں سے ایک بیع عینہ ہے جس کے ذریعہ قرض دینے والا گناہ سے بچتے ہوئے  
قائمہ قائمہ رہتا ہے اور قرض چاہئے والا بغیر کسی شرعی گرفت کے قرض لے کر اپنی غرض پوری کر سکتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ  
عنہ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا بیع عینہ مکروہ ہے کیونکہ قرض کی خوبی  
اور حسن سلوک سے محض نفع کی خاطر پہنچا جاتا ہے اور امام ابو یوسف علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اچھی نیت ہو تو اس میں  
حرج نہیں بلکہ بیع کرے والا مستحق ثواب ہے کیونکہ وہ سود سے پہنچا جاتا ہے۔ مثلاً کچھ نے فرمایا بیع عینہ ہمارے  
زمانہ کی اکثر بیویوں سے بہتر ہے بیع عینہ کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص نے دوسرے سے مثلاً دس روپے قرض مانگے اس  
نے کہا میں قرض نہیں دوں گا یہ البتہ کر سکتا ہوں کہ چیز تمہارے ہاتھ بارہ روپیہ میں بیچتا ہوں اگر تم چاہو خرید لو اسے  
بازار میں دس روپیہ پر بیچ کر دینا تمہیں دس روپے مل جائیں گے اور کام چل جائے گا اور اسی صورت سے بیع ہوتی  
جائے تو زیادہ نفع حاصل کرنے اور سود سے بچنے کا یہ جملہ حکم لاکھ دس کی چیز بارہ میں بیچ کر دے اس کا کام چل گیا اور غلطی  
اس کو نفع مل گیا۔ (دہبار شریعت جلد ۱۱ ص ۱۵۸) اسی طرح ایک شخص نے دوسرے سے خرید پر قرض مانگا تو اس نے قرض  
دینے سے انکار کیا اور کہا کہ تمہیں ایک سو بیس روپے کا تمہارے ہاتھ بیچتا ہوں اگر چاہو تو اسے لے کر بازار میں بیچ  
پڑیگا والا تمہیں سود دہنے مل جائیں گے تو یہ بھی جائز ہے غرض کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ سود جو عوام تقی ہے اس کی  
لغت سے بچیں اور بہتر یہ ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو قرض حسن دیں اور اگر یہ نہ ہو سکے تو بیع عینہ کریں۔

⑥ سود پر جو زائد ملے جس وہ چاہیں اسے اپنے ہر جائز کام میں استعمال کر سکے ہیں تفصیل کیلئے بریلی شریف کی شائع کردہ کتاب  
میں ایک اور کتاب کے مترادف کا شرعی حکم مسلمانوں کو ملے گا۔

جلد اول از امام ابو یوسف رحمہ اللہ

مصرعہ القلم

مسئله :- از فضل الرحمن انصاری گورکھ پور

۱۔ تجارت میں دو جاہر گنا یا آٹھ گنا نفع لینا جائز ہے یا نہیں؟

۱۔ گورنمنٹ لائبریری کا جو رویہ ملتا ہے اس کا لینا کیسا ہے؟

۲۔ گورنمنٹ کی تحویل کے علاوہ کمیشن کے طور پر ٹھیکہ داروں کے ذریعہ کمپنیوں سے جو روپیہ ملتا ہے جائزہ لیا جائے گا۔

## الجواب

**الجواب۔** ۱۱۔ جائز ہے عند الشرح کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ جھوٹ نہ بولے کہ میری اتنے عمر پوری ہے یا میں نے اتنے میں فریدی کی ہے رد المحتار میں ہے لوباع کا خذف بالفتح مجوز ولا یسکو کا اھ وهو تعالیٰ اعلم۔ ۱۲۔ لازمی ایک قسم کا جواب ہے اور جو احرام ہے۔ جو شخص لازمی کا ٹکٹ خریدے اس پر توبہ و استغفار لازم ہے لیکن اگر کسی کو اس طرح روہل گیا ہو تو محال ہے کہ گورنمنٹ خالص حرجی کا فروں کی ہے رد المحتار جلد ہمام ۱۴ میں ہے۔

طبيب له - وهو سميانة وتعالى اعلم -

(۳) جائز ہے۔ وہ تعالیٰ اعلم و علیمہ النور و الحکم۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

١٤ ربيع الآخر ١٠٨٨ هـ

مسلمہ: از الحاج حفیظ اللہ انصاری حفیظ منزل پرست و مقام شہرت گذر۔ بستی

① انڈیا سرکار کی جانب سے جو لائٹری کا محکمہ بکتاب خرید کر انعام حاصل کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

۲) ایٹمی یا کے بجلیک میں دو چیز جمع کیا جاتا ہے سات سال کی مدت طے کر کے سات سال گزر جانے کے بعد اصل رقم کے دو گنا کے برابر بجلیک سے واپس ملنے سے یہ طریقہ کار تفرقہ کر نہیں سکتا اور اس پر دہریہ رقم کو اپنے استعمال و منبر کا خرچہ لگ سکتا ہے کہ نہیں؟

الجواب — اللهم زدانية الحق والصواب

① لاٹری ایک قسم کا جوا ہے اس کا محض خریدنا ناجائز و گناہ ہے۔ وهو تعالى اعلم۔

۵) یہاں کے کفار درجی ہیں جیسا کہ قدرتِ ملامتوں نے اشارہ نمائی علیہ تفسیرات احمدیہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ انہیں  
الاحزابی و ما یقتلہا الا اللہ العزیز اور مسلم و جبری کے درمیان فرق کا سو دہنیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے لا ینبغی  
لہم ان ینسبوا القول للہ الذلۃ الذلۃ کے دیکھ کر جو عالم غیر مسلموں کے ہیں ان میں سے کچھ نے دہلے کا یہ بھی نفع لے لیا ہے اپنی جائز و ناجائز  
اور طرح کے دہلی گاہیں من گھڑت کرنا کا مزے لے رہے تھے اور تہذیب و صلہ کا کلی علم۔

جلال الدين محمد الامجدى

۳۱- ذی القعدة الحرام

مسئلہ :- لڑے۔ سلیم احمد ترسا چٹی ضلع وحبابو

کیا امام کاہلی کا دیا ہوا اکپڑا وغیرہ لے سکتا ہے جب کہ وہ لوگوں کو روپیہ قرض دے کر سود لیتا ہے؟

**الجواب** اگر کاہلی صرف یہاں کے کافروں کو روپیہ قرض دے کر ان سے اس کا نفع لیتا ہے تو وہ شرعاً سود نہیں کہ یہاں کے کفار عربی ہیں اور کافر عربی و مسلمان کے درمیان سود نہیں حدیث شریف میں ہے۔ لہذا با با بین المسلمہ والمشرک۔ اس صورت میں کاہلی کا دیا ہوا اکپڑا وغیرہ لینے میں شرعاً کوئی قناعت نہیں۔ اور اگر مسلمانوں کو قرض دے کر ان سے سود لیتا ہے اور کوئی دوسری جائز آمدنی نہیں۔ یا دوسری آمدنی ہے مگر کم ہے اور سود کی آمدنی زیادہ ہے یعنی غالب ہے تو اس کا دیا ہوا اکپڑا وغیرہ نہ لے لیکن اگر جائز آمدنی زیادہ ہو اور ناجائز آمدنی کم ہو یا معلوم ہو کہ جو اکپڑا وغیرہ پیش کیا گیا ہے وہ حلال ہے تو لینے میں کوئی حرج نہیں فتاویٰ عالمگیری جلد نہم ص ۱۷۱ میں ہے اعلیٰ المسویطہ وکما سبب الحرام اعدی الیہ او اضافہ وغالب حالہ حرام لا یقبل ولا باکل مالہ یخبر لاین ذلک العالی اصلہ حلال وراثہ او استقرضہ وان کان غالب مالہ حلالاً لا باس بقبول حدیثہ والا علی منہا کذا فی المعلقہ اور جائز کی صورت میں اگر بدنامی کا اندیشہ ہو تو اس سے بچنا چاہیے۔ ہذا ماعدی وھو قسائی

سجلہ الامام احمد والامام احمدی سے مستخرج

مسئلہ :- محمد عابد علی بھرائی کلاؤں۔ بھرائی۔

۱) بینک میں روپیہ جمع کرنے کے بعد اس سے جو سود ملتا ہے تو اسے لینا از روئے شرع کیسا ہے؟

۲) مسلمانوں کو قرض اس شرط پر دینا کہ ہر ماہ یا ہر سال اصل رقم پر ۹ فیصد اضافہ کر کے لوں گا تو کیا یہ فعل درست ہے؟

**الجواب** یہاں کے کفار عربی ہیں اور مسلمان و عربی کے درمیان سود نہیں حدیث شریف میں ہے لہذا با بین المسلمہ والمشرک لہذا کہ بینک کا نفع شرعاً سود نہیں اسے لینا اور اپنی ضرورت میں صرف کرنا جائز ہے مسلمانوں کا بینک یا مسلمانوں کا فرما مشترکہ بینک کا نفع شرعاً سود ہے اسے لے کر اپنی ضروریات میں صرف کرنا جائز نہیں اور جہاں کی حکومت مخلوط ہو یا مسلمانوں کی ہو وہاں کے گورنمنٹ بینکوں سے جو اضافہ کرتے ہیں وہ ضرور سود ہے اسے لینا ناجائز نہیں۔ وھو قسائی اعلیٰ ۱۷۱ صحت مسئلہ شرعاً سود ہے حرام ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ سود کا گناہ ایسے شرکوں ہوں گے برابر ہے جن میں سبک دم و دھوکا گناہ ہے کہ کوہ واپسی میں سے نہ ناکسے۔ (امامین ساجدہ جعفری) واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔



## مسئلہ محمد عمر صدیقی گنیش پور بستی

① کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ اکثر کتا بوں اور علمائے دین کے زبانی پتر پٹا ہے سود کا لینا اور سود کا دینا دونوں حرام ہیں۔ ہمارے دیار میں ایک شخص آتا ہے اور سود پر وجہ دیتا ہے اور جس کو وہ قسط کر کے وصول کرتا ہے ضرورت سے مجبور ہو کر اکثر لوگ اسی سے قرض لیتے ہیں اور اس کے حساب کے مطابق اس کو سود دیتے ہیں۔ شرعی قانون کے مطابق بتائیے جو اس طرح دوسرے کو سود دیتے ہیں ان کے لیے کیا حکم ہے اور ان کے پیچھے نساخہ پڑھنا کیسا ہے اور ان کا جیسہ مسجد یا مدرسہ کی تعمیرات میں لینا جائز ہے یا نہیں۔

② لوگ اپنا کھیت رہیں دیکھ کر قرض لے لیتے ہیں۔ قرض دینے والا اس کھیت کو جوت و برک اس کی جملہ پیداوار سے غائب اٹھاتا ہے اور جب کبھی وہ قرض کی لی ہوئی پوری رقم واپس کرتا ہے تب اس کو وہ اپنا کھیت پھر واپس ملتا ہے صورت مسئلہ میں اس کے لیے شریعت مطہرہ کے مطابق کیا حکم ہے۔

③ الجواب۔ بیک سود کا لینا اور دینا دونوں حرام ہے حدیث شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: **الَّذِي يَسْبِعُونَ جَذْرَ الْيَسْرِ هَآءِ أَتَيْتُكَ الشَّيْءُ أَتَيْتُكَ دَاهِيًا نَاجِمًا**۔ (یعنی، منکوفہ) یعنی سود کے گناہ کا شتر قطع ہے ان میں سے کبھی کم درجہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی امانت سے زنا کرے (العیاذ باللہ تعالیٰ) اور مسلم شریعت کی حدیث ہے کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود لینے والے، سود دینے والے، سود کا کافہہ کھینے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ وہ صاب گناہ میں برابر کے شریک ہیں یہ سود دینے والے کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں اور اس کا پسینہ سود و مدرسہ میں صرف کرے تو حرام نہیں۔ لیکن اگر قرض لینے والے محتاج ہیں اور ضرورت پر سودی قرض لیتے ہیں تو جائز ہے فی الاشکال والنظائر مجوز للمحتاج الاستعراض بالزوج کر عوام جسے محتاج و ضرورت سمجھتے ہیں وہ نہیں بلکہ واقعی وہ محتاج ہوں اور ان کی ضرورت میں خدا و اللہ تعالیٰ قابل قبول ہوں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرفوان تحریر فرماتے ہیں کہ محتاج کے یہ معنی جو واقعی حقیقی ضرورت ہیں اطلاق قبول شرع رکھتا ہو کہ نہ اس کے بغیر مایہ ہو نہ کسی طرح بے سودی دوسرے لینے کا پارا۔ ورنہ ہرگز جائز نہ ہوگا جیسے لوگوں میں رائج ہے کہ اولاد کی شادی کرنی چاہی سو روپے پانس ہیں ہزار روپے لگے کہ کوئی پانچ سو سودی سکھو لے سکھو لے یا سکھو لے کہ نہ موجود ہے دل کے عمل کو ہوا سودی قرض لے کر مایہ۔ یا سودی سود کی تجارت کرتے ہیں تجارت اہل و عیال بقدر کفایت ملتا ہے نفیس ہے بڑا سود اگر بنانا چاہا پانچ سو سودی سکھو کر لگا دے یا گھر بنا دے و وغیرہ موجود ہے یہ بھی دیکھ کر دوسرے حاصل کر سکتے ہیں نہ دیکھا بلکہ سودی قرض لیا و علیٰ هذا القیاس حد یا صورتیں ہیں کہ یہ ضرورتیں نہیں تو

اللہ میں حکم جواز نہیں ہو سکتا اگرچہ لوگ اپنے رزم میں ضرورت سمجھیں۔ لہذا قوت اہل دجال کے لیے سودی قرض لینے کی اجازت اسی وقت ہو سکتی ہے جب اس کے بغیر کوئی طریقہ بسر اوقات کا نہ ہو، نہ کوئی پیشہ یا شاپورہ نوکری ملتی ہے جس کے ذریعے مال روٹی اور موٹا کپڑا محتاج آدمی کی بسر کے لائق مل سکے (فتاویٰ رضویہ جلد ہفتم ص ۱۸۸) وھو تعالیٰ اعلم

۲) اس طرح رہن پر کھیت لینا جائز نہیں کہ قرض دے کر نفع حاصل کرنا سود ہے ولام ہے۔ حدیث شریف میں ہے محل قرض جو دفعہ فھو دینا یعنی قرض سے جو نفع حاصل ہو وہ سود ہے۔ وھو سبحانہ و تعالیٰ اعلم و علما اتم و احکم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ العزیز

**مسئلہ:** از عبد القادر مدبر مصباح العلوم بدھیا فی فلیل آباد، بستی

محرم المقام حضور مفتی صاحب قبلہ! اسلام علیکم ورحمۃ

مزاغ عالی! گذشتہ خدمت اقدس میں ایک مسئلہ میں آپ سے کچھ باتیں سمجھنا چاہتا ہوں لہذا مدلل سمجھاؤں!

۱) ہندوستان دارالاسلام ہے اور حکومت ہندی ہے تو کیا مسلمان اس ہندی حکومت کے جنک میں رو بہ حق کر کے نفع لے سکتے ہیں؟ اگر کہتا ہے کہ ہندو گورنمنٹ کے جنک سے جو سود ملتا ہے وہ سود نہیں ہوتا بلکہ نفع ہے اس کو لینا جائز ہے دینا جائز نہیں سود تو مسلمان مسلمان کے درمیان ہوتا ہے اور زید کہتا ہے کہ جنک یا ڈاکھانہ سے جو زیادتی ملتی ہے سب سود ہے اگرچہ غیر مسلم کے جنک سے دونوں میں کون صحیح ہے؟

۲) تازی جو کھجور اور تاز کے درخت سے ہیں ان کا پینا کیسا ہے؟

۳) لاؤڈ اسپیکر جو کہ بارات اور میلاد میں بجاتے ہیں اس سے جو آمدنی ہوتی ہے یہ آمدنی کیسی ہے؟

۴) زنا کے ذریعے جو بچہ پیدا ہو اس کو مسلمان کہہ سکتے ہیں کہ نہیں اور بچہ بھی اس زنا کے عذاب میں گرفتار ہے کہ نہیں؟

**الجواب:** وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

۱) بیکرا قول صحیح ہے وہ رقم جائز ہے اس کا لینا جائز ہے وہ شرعاً سود نہیں کہ سود کے لئے مال کا معصوم ہونا شرط

ہے مطلقاً علی الدوام اور شامی میں ہے شرط الہا باعصۃ البدلیین اور ہندوستان کے تمام کفار حرنی ہیں اس

لئے کہ کفار کی تین قسمیں ہیں ذمی، مستامن، حرنی اور یہاں کے کفار یقیناً تو ذمی ہیں اور نہ مستامن بلکہ حرنی ہیں

اس لئے کہ ذمی اور مستامن ہونے کے لیے بادشاہ اسلام کا ذمہ اور اس دینا ضروری ہے زمین الفقہاء عارف

بائشہ حضرت ملا جعفر انشاؤ شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا تفسیرات احمدیہ نسخہ میں زیر امت

حق یصلوا الحسنیۃ الخ فرماتے ہیں ان ہذا الاحادیث وما یعقلها الا الصالحون تو جب یہاں کے کفار عربی ٹھہرے تو ان کا مال مبارک ہے بشرطیکہ ان کی رضا سے ہو غدار اور بد عہدی نہ ہو لہذا وہ بینک جو فاعل غیر مسلموں کے ہیں ان میں روپیہ جمع کرنے پر جویا دلی ملتی ہے اس کا لینا جائز ہے کہ وہ اپنی خوشی سے دیتے ہیں۔ اور لینے میں اپنی عزت و آبرو کا کوئی خطرہ بھی نہیں وہ رقم کسی کے سود کو نہ دینے سے سود نہ ہوگی اسے اپنے ہر جائز کام میں استعمال کر سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

⑤ تاثری نشہ آور ہے اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے حدیث شریف میں ہے کل مسکوحہ رام اور فقیر اعظم ہند مرشدی صدر المشرع علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ تاثری بیشک حرام ہے کہ اس میں نشہ ہوتا ہے (فتاویٰ امجدی جلد اول ص ۱۹) واللہ تعالیٰ اعلم۔

⑥ لاؤڈ اسپیکر اگر جائز کام میں استعمال کیا گیا جیسے سیلا و شریف اور تقریر و مد و غیرہ میں تو اس کی آمد نشہ جائز ہے اور اگر بیکار ڈبجائے تاخ نچائے یا اس قسم کے دوسرے ناجائز کاموں میں استعمال کیا گیا تو اس کی آمد ناجائز ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

⑦ اگر اس مسلمان ہے تو بیچ بھی مسلمان ہے اور زنا کا گناہ بچہ پر نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

اسلام الدین احمد الاعجازی

۲۰ صدر المفسر

مسئلہ : از عدالت کور ماڈرن ٹیلر بینک لاؤڈ ٹیگم گروہ (ایم۔ پی۔)

جو روپیہ بینک میں جمع کیا جائے اس پر سود لینا یا کسی اہل ہند کو رقم دے کر سود لینا کیسا ہے؟

الجواب : بینک اگر موجودہ انڈیا گورنمنٹ کا ہر کسی کا فروغی کا ہو تو اس میں جمع کئے

ہوئے روپیوں پر جو منافع ملے ہیں وہ شرعاً سود و حرام نہیں اس لیے کہ یہاں کی حکومت غیر مسلموں کی ہے اور یہاں

کے غیر مسلم عربی ہیں اور عربی و مسلم کے درمیان سود نہیں حدیث شریف میں ہے لا ربا بین المسلم والمسلمین

فی دار الحجاب اسی طرح یہاں کے کسی فرد غیر مسلم کو ایک روپیہ دے کر سود لینا جائز ہے سود نہیں۔

رد المحتار جلد چارم صفحہ ۱۵ میں سر کبیر سے ہے۔ لو باعہم درہما بحد رہین فذلای طیب۔ واللہ تعالیٰ

ورسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب۔

سلا الدین احمد الاعجازی

۱۱۳۹ھ

**مسئلہ :-** لڑ علیٰ من مفسدین طبع بستی  
دارالاسلام اور دارالحرب کسے کہتے ہیں ؟

**الجواب :-** دارالاسلام وہ ملک ہے کہ فی الحال اس میں اسلامی سلطنت ہو یا اب نہیں تو یہ  
متمی اور غیر مسلم بادشاہ نے اس میں شعائر اسلام مثل جمعہ وعیدین ، اذان و اقامت اور جماعت باقی رکھے اور اگر  
شعائر کفر جاری کیے اور شعائر اسلام بالکل مٹا دیئے اور اس میں کوئی شخص ایمان اول پر باقی نہ رہا اور وہ جگہ چاروں  
طرف سے دارالاسلام سے گھری ہوئی نہیں تو دارالحرب ہو جائے گا جب تک یہ تعین شرطیں جمع نہ ہوں کوئی دارالاسلام  
دارالحرب نہیں ہو سکتا ۔ *فہکذا فی الجہزۃ السامیۃ من الفتاوی الدیونیۃ* ۔ وهو فتاویٰ اعلیٰ العلیہ بالصواب ۔

جلالہ الدین رحمہ اللہ لا محمدی

**مسئلہ :-** لڑ فسطی لڑ من القادری ناراضی دوزین گورکھ پور (روہی)

① بیک سے سود لینا یا دینا جائز ہے کہ نہیں ؟

② لڑ کر کئے والوں کا جو روپیہ ہر مہینہ تنخواہ سے کٹ جاتا ہے اور سود کے ساتھ آخر میں ملتا ہے جائز ہے کہ نہیں ؟

③ **الجواب :-** جو بیک کہ یہاں کے خالص غیر مسلموں کا ہے اس کا نفع شرعاً سود نہیں ہے

لینا اور اپنی ضروریات میں صرف کرنا جائز ہے اس لئے کہ یہاں کے کافر عربی ہیں جیسا کہ حضرت ماجیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تحریر فرماتے ہیں ان ہر الاحزابی لا یعقلھا الا العالعون ۔ اور مسلمانوں کا فرحرب کے درمیان سود نہیں جیسا کہ

حدیث شریف میں ہے ۔ لا یأبایا بین المسلم والمحدی اور اگر بیک مسلم وغیر مسلم کا مشترک ہے تو اس کا نفع سود

ہے اس کا لینا دینا دونوں حرام ہے اور اگر غیر مسلم کے ساتھ مسلم کے مشترک کا شیبہ ہے تو اس صورت میں نفع لینا اور

دینا حرام دنا جائز ہے کہ سود اور شیبہ سود دونوں سے سکرانے منع فرمایا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے ۔ نہیں سود

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن ابیہو الدہبیۃ ۔ وهو فتاویٰ اعلیٰ

④ اگر مسلمان کا نوکر ہے یا بند اور مسلمان کی مشترک کسبن کا نوکر ہے تو باندہ تنخواہ سے کٹے ہوئے روپیوں کا نفع لینا جائز

نہیں ورنہ جائز ہے کہ وہ شرعاً سود نہیں ۔ *فہذا ما ظہری والعلیہ عن اللہ تعالیٰ ورسولہ الامنی* ۔

جلالہ الدین رحمہ اللہ لا محمدی

**مسئلہ :-** لڑکا فاطمہ عبد الباسط کا بی بی بائون - یو پی -

تھندو بیٹک یا ڈاک خانہ سے جو منافع ملتا ہے کیا اس کو اپنے صرّف میں لایا جاسکتا ہے کیونکہ ابھی تک اس منافع کو علیحدہ کر کے غریبوں کو دیا جیتے ہیں اور ثواب کی نیت نہیں رکھتے کیا اس کو اپنے صرّف میں بھی لاسکتے ہیں ؟ جواب سے مطلع فرمائیں۔

**الجواب :-** جو بیٹک کہ مسلمانوں کا ہو یا ہندو اور مسلم کا مشترکہ ہو ایسے بیٹک کا نفع سود ہے حرام ہے اس کا لینا ہرگز جائز نہیں۔ اور جو بیٹک کہ صرف یہاں کے کافروں کا ہو اس کا نفع لینا اور ہر ساحت کام میں صرف کرنا جائز ہے اس لیے کہ یہاں کے کافر عربی میں جیسا کہ رئیس الفقہاء حضرت علامہ جیون رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ ان ہمد الاحرفی وما یعقلھا الا العاللون (نفسیات احمدیہ ص ۱۰۲) اور کافر عربی مسلمانوں کے درمیان سود نہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ لا یربا بین المسلم والمصر فی دار الحرب اس حدیث میں فی دار الحرب کی قید اتفاقی ہے احترازی نہیں۔ لیکن یہاں کے کافروں سے نفع لینا جائز ہے دینا منع ہے جیسا کہ دالالتنا علیہ جاریہ ہے۔ ان مراد ہر من حل الیہا والقمار ما اذا حصلت الزیادۃ للمسلم۔ وھو ذی اعلم بالصواب

**جلال الدین احمد الامجدی مدعی**

۲۰۔ شوال ۱۳۰۲ھ

**مسئلہ :-** از محمد صادق مرقع کوری ضلع بھوپور (بہار)

بہار کہ قازن شرعی ہے کہ ہم جنس دے کر ہم جنس زائد لینا سود کہلاتا ہے جو قطعی حرام ہے تو بیٹک سے فائدہ لینا کیسا ہے ؟ اگر حرام ہے تو پیسے کے استعمال سے بھی آگاہ فرمائیں۔ حرام جیسے فقیر کو دینا کیسا ہے ؟

**الجواب :-** اگر بیٹک یہاں کے کافروں کا ہے تو اس کا نفع جائز و مال ہے اس لیے کہ یہاں

کے کفار عربی ہیں جیسا کہ رئیس الفقہاء حضرت علامہ جیون رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں ان ہمد الاحرفی وما یعقلھا

الا العاللون (نفسیات احمدیہ ص ۱۰۲) اور مسلمان و کافر عربی کے درمیان سود نہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے

لا یربا بین المسلم والمصری۔ اور اگر بیٹک مسلمانوں کا ہے یا مسلمان و کافر کا مشترکہ ہے تو اس بیٹک کا نفع

بیٹک سود ہے اور اس کو اپنے خرچ میں لانا بھی حرام ہے۔ اور فقیر کو دے کر ثواب کی امید رکھنا کفر ہے۔ دفتنا ذی

نفسیات جلد ہفتم ص ۱۰۲، وھو ذی اعلم۔

**جلال الدین احمد الامجدی مدعی**

**مسئلہ :** منسوب مودی عبدالرزاق قادری مدرسہ انوار العلوم جلادچی ضلع چیمارن (ریہار)

ہندوستان دارالاسلام ہے یا دارالحرب ؟

**الجواب :** ہندوستان مجدد الشریعہ تعالیٰ ہنوز دارالاسلام ہے۔ قنونی و قانونیہ میں اس کا انصاف

یہ ہے۔ لہذا صحت اہل سنت دارالاسلام یا حلال احکامہ تمام بقع شریعت احکامہ و آثار و تہنیت دارالاسلام۔ استغنیٰ ملخصاً واللہ تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد الامجدی

**مسئلہ :** از محمد احمد ذرا کواری کی جال کھولی مسئلہ پانچواں نظام پورہ بھیونڈی ضلع ستانہ

① بیک میں میرا کچھ پیسہ جمع ہے اس میں جو بیچ لے گا اس کا لینا جائز ہے یا نہیں ؟

② میں ایک ہندو اور ایک مسلم کا کھیت زمین لیا ہوں اس کی مال گزاری دیتا ہوں۔ ہندو والا کھیت ایک دوسرے

ہندو کو ادھیا پر دیا ہوں اور مسلم کا کھیت اسی مسلم کو دیا ہوں۔ ادھیا پر پورا خرچ وہ کرنا ہے صرف کھاد کا ادھا

پیسہ میں دیتا ہوں اس کے بارے میں آپ کیا حکم فرماتے ہیں ؟

③ میں اپنا کھیت کسی مسلم یا ہندو کو ادھیا پر دیا ہوں پورا خرچ وہ کرنا ہے قلم ہونے پر وہ قلم و مجوسہ وغیرہ ادھا

دیتا ہے تو اس کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے ؟

④ **الجواب :** بیک اگر یہاں کے کافروں کا ہے تو اس کا نفع شرعاً سود نہیں اس کو لے کر اپنی

ضروریات میں صرف کرنا جائز ہے اس لیے کہ یہاں کے کافر عربی ہیں اور مسلمان و خارجی کے درمیان سود نہیں جیسا کہ حدیث

شریفہ میں ہے لا یدابین المسلمون والحدیثی اور اگر مسلمان کا ہے یا مسلمان و کافر کا مشترک ہے تو ضرور اس

کا نفع سود ہے ورام ہے اسے لینا ہرگز جائز نہیں۔ واللہ اعلم۔

⑤ کسی کو قرض دے کر نفع حاصل کرنا سود ہے ورام ہے جیسا کہ حدیث شریفہ میں ہے من قرض جرد ففقد اخوہ ما یؤا

ہذا مسلمان کا کھیت زمین لے کر اس سے فائدہ حاصل کرنا حرام ہے اور عربی کافروں کے کھیت سے جائز ہے و اللہ اعلم

⑥ برصوت جائز ہے و اللہ تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد الامجدی

۱۲ جمادی الاول ۱۴۰۱ھ

# بَابُ السِّلَاحِ

## بَيْعُ سِلَاحٍ كَالْبَيَانِ

مسئلہ :- از۔ بیش محمد صدیقی برکاتی دارالعلوم حنفیہ جنگ پور دھام (نیپال)

محترم القام لائق ہذا احترام حضرت مفتی صاحب قبلہ ! السلام علیکم - عرض یہ ہے کہ ایک شبہ کا ازالہ فرمادیں کہ ہم پر کیا ہے۔ وہ یہ کہ ہمارا شریعت حصہ یا زدم حصہ پر بیع سلم کے سلسلہ میں مرقوم ہے کہ مسلم فیہ وقت مقدسے ختم میں حد تک برابر دستباز ہو تا رہے الخ اور حصہ ۱۴۵ پر ہے کہ نئے گیسوں میں سلم کیا اور ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے ہیں یہ ناجائز ہے یہی اردو عالمگیری حصہ ۱۴۵ میں لکھا ہے قانون شریعت میں بھی تحریر ہے اور پڑا یہ جلد دوم باب سلم میں جو حدیث شریعت مروی ہے نیز صاحب دہلیہ کی تعلیل سے معلوم ہوتا ہے کہ بیع سلم اس نئے دھان میں جائز نہ ہوتا چاہئے جو ابھی موجود نہ ہوئے ہیں۔ قدوری وغیرہ میں بیع سلم کے جواز سے متعلق جو شرائط ذکر ہیں ان سے یہی پتہ چلتا ہے کہ ہمارے اطراف میں جاگت آئے سے ایک دو ماہ قبل نئے دھان پر روپیہ دیتے ہیں وہ جائز نہ ہو سکتے مسلم فیہ وقت عقد موجود نہیں ہے نہ بازار میں نہ گھر میں بلکہ کھیت میں بلود کی صورت میں ہے اور ہمارا شریعت نیز عالمگیری، دہلیہ، قدوری وغیرہ کی عبارت سے ظاہر ہے کہ جائز نہ ہوا اور آپ نے اپنی کتاب اقوال الحدیث میں یہ عبارت تحریر فرمائی ہے مثلاً زید نے فصل تیار ہونے سے پہلے بیع کیا کہ آپ سورہ پلے ہیں دیجئے الخ بخاری اور سلم کی جن حدیثوں کو آپ نے پیش کیا ہے ان سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ بیع سلم نئے دھان اور نئے گیسوں وغیرہ میں جو ابھی پیدا نہ ہوئے ہیں جن کی فصل تیار نہ ہوئی ہے جائز ہے لہذا رفع اشکال کی کیا صورت ہوگی تحریر فرمائیں!

الجواب \_\_\_\_\_ حضرت مولانا المحترم زید احترامکم - وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بیشک بیع سلم کی صحت کے شرائط میں سے ہے کہ مسلم فیہ وقت مقدسے ختم میں حد تک برابر دستباز ہو تا رہے اس لئے کہ پوری میدان میں مسلم فیہ کے تسلیم ہونے کا قاعدہ ہونا ضروری ہے۔ اور یہ بھی صحیح ہے کہ پیدا ہونے سے پہلے نئے گیسوں اور دھان میں بیع سلم ناجائز ہے۔ مگر اس کا مطلب یہ ہے کہ گیسوں یا دھان جب تک کہ قابل انتفاع نہ ہوئی ان کی بیع





السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ۔ حضرت کا فتویٰ من ناسر ایک ہفتہ قبل شریف لاکر نظر فرماؤ وہاں قدرہ نوازی کا بہت بہت مقبول  
مطالعہ کے بعد ایک شجرہ کا ازالہ ہوا اور ایک کا اضافہ۔ وہ ہوں کہ اگر کھیت کی قابل انتفاع شئی کو راجہ ایسی بازار میں نہیں بی  
ہے بازار میں موجود ہونے کا حکم دیا جائے جیسا کہ حضرت کے فتویٰ سے مفہوم ہوتا ہے۔ جو شئی گھر میں موجود ہے اور بازار میں  
نہیں یعنی اسے بذریعہ اولیٰ بازار میں موجود ہونے کا حکم دیا جاسکتا ہے کہ مقدور تسلیم ہے۔ حالانکہ یہاں شریعت حصہ باندھ  
مطلبہ موجود ہونے کا یہ سبق بیان فرمایا ہے کہ بازار میں ملتا ہو اور اگر بازار میں ملتا ہو اور گھروں میں ملتا ہو تو مرد ہونا  
نہ کہیں گے۔ تو فتویٰ اور بہار شریعت کی اس عبارت میں محکوم ہوتا ہے اندفاع کی صورت تحریر فرمائیں۔

**المجاوب**۔ مولانا الامام۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کھیت کی قابل  
انتفاع شئی کو بازار میں موجود ہونے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ جب وہ قابل انتفاع ہے تو یا تو اس کی تسلیم پر قاعدہ ہے  
اور بہار شریعت کی عبارت بازاروں میں ملنے اور گھروں میں پائے جانے کا معنی یہ ہے کہ وہ فروخت نہ ہوتی ہو اور اس  
مطلبہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ فروخت ہوتی ہو۔ لہذا گھروں میں جو شئی موجود ہے اگر فروخت ہوتی ہے تو بیشک اسے بھی  
بازاروں میں ملتا کہیں گے۔ اس لئے کہ وہ مقدور تسلیم ہے۔ اور اگر بازاروں میں ہے مگر فروخت نہیں ہوتی تو اسے  
بازاروں میں ملتا نہ کہیں گے اس لئے کہ بائع اس کی تسلیم پر قاعدہ نہیں۔ اصل یہ ہے کہ بیع مسلم کے صحیح ہونے کی ایک  
شرط قدرت علی التخصیل ہے جیسا کہ براء باب السلم جلد ثالث میں ہے اور قدرت علی التخصیل سے مراد عدم  
انقطاع ہے جیسا کہ فتح القدیر جلد سادس ۳۶۹ میں ہے۔ اما القدراۃ علی تحصیلہ فانظروا ان الصراۃ منہ  
عدم الانقطاع۔ لہذا جب مسلم یہ کھیت بازار یا گھر کہیں سے حاصل ہو سکے تو عدم انقطاع کی شرط پائی گئی یہ مسلم  
صحیح ہے۔ اور اگر کہیں سے نہ مل سکے تو صحیح نہیں۔ وھو تعالیٰ اعلم۔

علامہ الذریعۃ رحمہ اللہ الامام ربیع

۱۲ جمادی الاول ۱۳۰۱ھ

شعیب الاولیاء حضرت شاہ محمد باقر علی حبی صابقلہ کی عظیم یادگار  
دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف

# کتاب الصبغة

## ہبہ کا بیان

مسئلہ :- لڑ شمس الدین اے ۲۲۱ باوجود چند و پورہ واراشی ملے

پندرہ سو سال کا عرصہ ہوا کہ زید کے والد نے ایک حلف نامہ کا اقرار نامہ نوٹری محٹ لگا کر ایک بی بی نامہ لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ ہم نے اپنے آٹھ لڑکوں کو مکان، کاروبار، گھر سنی کا مالک بنایا۔ آج سے برابر کے حق دار ہیں۔ ایک لڑکا (آٹھویں میں سے) سن ۱۹۰۰ء میں علاحدہ ہونے لگا اس وقت تقریباً دو سو گھر تھے۔ علاحدہ ہونے والے سے دو اور بڑے بھائی نے کہا کہ آپ صرف دو گھر لے لیں اس لیے کہ آپ کو کوئی تجربہ نہیں ہے اور جو کچھ تھا راشرعی حق ہے دیر یا ماسے گا تو تم محفوظ نہیں رکھ سکتے لیکن تمہارا حصہ کچھ بیٹے بعد میں دیدے گے۔ علاحدہ ہونے والے کے اصرار پر بڑے بھائی نے چند بیٹیاں کو جمع کیا جن کی موجودگی میں والد صاحب اور بڑے بھائی نے کہا کہ یہ دو گھر لے کر علاحدہ ہو جائے ہم ۳-۵-۵۰ سالہ کے بعد ان کا شرعی حق دھندہ دیدیں گے۔ دو گھر کے سامان کی قیمت اور عید الفطر کے مصارف اور کھانے پکانے کے سامان کی قیمت مجموعی دو سو لڑکے سو پچیس روپے علاحدہ ہونے والے کو ملے۔

دو یافت طلب یہ ہے کہ علاحدگی کے وقت مسئلہ ۱۹۰۰ء میں جو اثاثہ (جائداد مقولہ اور غیر مقولہ) تھی اسی حساب سے شرعی حصہ ملے گا یا سن ۱۹۰۰ء میں جو پوزیشن ہے اس کے اعتبار سے یہ مینوا تو چر دا۔

دخوش) اگر زید کے اقرار نامہ کے بعد والد نے دوبارہ زید کی عدم موجودگی میں دوسرا اقرار نامہ صرف سات لڑکوں کو لکھ دیا تو کیا یہ اقرار نامہ صحیح ہے؟ اور زید اپنے حق و حصہ سے محروم ہو جائے گا؟

**الجواب** - اللہ عہدائے الحق والصواب۔ باپ کا مرض الموت سے پہلے لڑکوں کو جائیداد کا مالک بنا دینا جید ہے۔ مگر وہیں جیسے مکان کو گھا وغیرہ جو چیزیں قابل تقسیم تھیں باپ نے ان کو تقسیم کر کے سب کو دنیا اور سب بانٹے تھے یا کچھ بانٹا اور کچھ نابالغ قمر صرف اقرار نامہ لکھ دینے سے ہبہ صحیح نہ ہوا۔ باپ اپنی جائیداد کا صاحب سابق مالک ہے اگرچہ سب لڑکوں نے اس پر قبضہ بھی کر لیا ہو۔ بحوالہ اثنی عشر جلد مہتمم ص ۲۲۳ میں ہے۔

ہبۃ المشاع الذی تمکن قسمت لا یصح اور بعد میں ایک لڑکے کو جتنا مال ملے کر علاحدہ کیا وہ اتنے کا استیفاء

مالک ہو گیا اور جو چیزیں کہ قابل تقسیم نہ تھیں اگر بعد ہر لوگوں نے ان پر قبضہ کر لیا تو ان چیزوں کے سب مالک ہو گئے اور جتنا مال علاحدہ ہونے والا نہ تھا چکا ہے اسے وضع کرنے کے بعد اب تقسیم کے دن کی پوزیشن کے اعتبار سے سب کا باقی حصہ دینا باپ پر لازم ہے اور قابل تقسیم چیزوں کے بارے میں پھر دوسرا اقرار نامہ بھی بغیر تقسیم عند الشرائع وغیرہ کا۔ ہاں اگر مرض الموت سے پہلے صرف سات لوگوں کو دے کر تقسیم کر دے تو بشرط قبضہ وہ لوگ اپنے اپنے حصہ کے ضرور مالک ہو جائیں گے اور زید اپنے شری حصہ سے محروم ہو جائے گا مگر باپ گنہگار ہو گا۔ جیسا کہ پھر الازنی جلد ہفتم خفستہ پر ہے ان صاحب سالہ کلمہ لواحد جاز فضاء و هو آ شعراہ اور اگر باپ نے اپنی پوری جائیداد و زعمی میں سب لوگوں کو تقسیم کرنے نہ دئے دیا تو اس کی موت کے بعد سب لوگوں کے برابر زید پھر باپ کی میراث کا شرفا مقدار ہو گا اس لئے کہ باپ کی زعمی میں جو کچھ اسے علاوہ ہے۔ وہو لہا ان و علمہ

جلال الدین احمد الامجدی رحمہ اللہ سے

۲۲ مارچ ۱۹۵۵ء

**مسئلہ :** از تاج محمد گوندوی متعلم فیض الرسول براؤں شریف۔ ضلع بسنی  
بہت سے لوگ خصوصاً مدسین دوسروں کے تاباں بچوں سے پانی نہروں کا کہتے ہیں اور وضو کرتے ہیں۔ تو یہ جائز ہے یا نہیں ؟

**الجواب** — ہرگز نہیں جائز ہے کہ وہ بچوں کی طرف سے بہہ رہتا ہے اور تاباں بچوں کا بہہ صحیح نہیں۔ دہ مختار مع شامی جلد چہارم ص ۵۵ میں ہے لا یصح حبسہ صغیر اور نقیہ اعظم بن حضرت صدیق الشریع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ بعض لوگ دوسرے کے کچے سے پانی نہروں کا کہتے ہیں یا وضو کرتے ہیں یا دوسری طرح استعمال کرتے ہیں یہ ناجائز ہے کہ اس باقی کا وہ بچہ مالک ہو جائے اور بہہ نہیں کر سکتا پھر دوسرے کو اس کا استعمال کیونکر جائز ہو گا۔ (بہد شریعت ص ۱۵۸) وہو لہا ان و علمہ بالاصواب۔

جلال الدین احمد الامجدی رحمہ اللہ سے

**مسئلہ:** مستور مولانا جمال احمد خاں رضوی دارالعلوم فیض الرسول ہزاروں شریعت۔

قریب چوکانی پڑھا اسناد کار قریب چوکانی تھا اس کی گذشتہ اوقات کے لئے کسی وجہ سے کہ کوئلہ نے ایک کشن کیوں اندھا کی کشن پادری سال میں اس سے دینے کا وعدہ کیا۔ تو کائنات کے کچھ کوئلے نے مقامی دارالعلوم کے منبر سے گفتگو کر کے دارالعلوم کے مبلغ میں اس شریعت پر اس کا کھانا شروع کر دیا کہ وہ گیسوں اور پھول کی مقدار بڑھ کر سال میں دارالعلوم کو دیتا رہے گا۔ تقریباً دو سال تک شخص ذکر کرنے سے مقربہ خطہ دارالعلوم کے مبلغ میں ایک گھر بھر نقد دینا بند کر دیا اس کے باوجود نزدیک کھانا دارالعلوم کے مبلغ سے برابر جاری رہا دارالعلوم کے کچھ دستہ دارالعلوم کے منبر دارالعلوم سے اس سلسلہ میں گفتگو کی کہ نزدیک دارالعلوم کے مبلغ سے کھانا کس طرح دیا جا رہا ہے تو جواب میں منبر دارالعلوم نے بتایا کہ نزدیک ہاں مکاتہ اللہ و غیرہ کیست ہیں وہ اس نے دارالعلوم میں دینے کو کہا ہے اور اس کی رقم پرست آفس میں ایکس ڈیپازٹ میں جیت ہے اس کا وارنٹ بھی بمبئی دارالعلوم بھی کرنا یا ہے کچھ دفین بھد نزدیک دینا بھی جاتی رہی اور قریباً پانچ فیصد کے وارنٹ وہ اپنی زندگی سے یا کسی ہوتا جا رہا تھا اس زمانہ میں منبر دارالعلوم کی عدالت کا سلسلہ چل رہا تھا اور وہ بلسلہ علاج کئی ماہ سے گفت مقامات پنجاب و دیگر مہتمم رہے۔ نزدیک بارہ منبر دارالعلوم کی واپسی کے بارے میں معلوم کرنا تھا تھا اور بارہ اس نے کہا کہ اس منبر صاحب جلدی واپس آجاتے تو میں اپنا گھر اور کتہ و غیرہ جو دارالعلوم کو دے چکا ہوں دارالعلوم کے نام رجسٹر کر کے سب کو دے دے جاتا تاکہ بعد کو نہ کوئی نزاع نہ کھڑا کر سکیں۔ زید کے اس بیان اور منبر دارالعلوم مروجہ کے ذکر ہر بلا بیان کے طریقہ شہدار دارالعلوم کے دستہ دارالعلوم دستہ کی بھی لوگ ہیں۔ مرضی موافق کہ منبر دارالعلوم کا انتقال ہو گیا اللہ کی صورت دینی میں نہ گئی اللہ دارالعلوم نے منبر کا تقریر ہو گیا، اسی دوران نزدیک ایکس ڈیپازٹ والی رقم کی سیل پوری ہو گئی اور اس نے اپنی موت سے کچھ نقد پٹا اپنے ہی نشانہ ایگروٹھا سے وہ رقم پرست آفس سے نکال کر حسب وعدہ نے منبر کے حوالہ کر دیا اب حیا نفط حسب امر یہ چیک کر کے منبر کا ذکر نہ رقم کو دارالعلوم کے حساب میں لے لیتا صحیح یا نہیں؟ اور اس رقم پر نزدیک کے جتھرو یا وارثوں کا کوئی حق پر پڑتا ہے یا نہیں۔

میں نے منبر دارالعلوم ہر ایک دستہ دارالعلوم میں ان کے بارے میں صورت مسئلہ کو سمجھ کر کے مختلف دارالافتاء سے فتویٰ حاصل کر کے ان کی جنگ عزت کرنے والوں کے بارے میں ماموریت معلوم کا کیا حکم ہے۔

## الجواب

زیر نے اگر مرض الموت سے پہلے اپنے ہی نشانی ایگروٹھا سے رقم ذکر پرست آفس سے نکال کر منبر دارالعلوم کے حوالہ کر دی اور منبر نے اس پر قبضہ بھی کر لیا تو وہ دارالعلوم کی ملکیت ہوگی بحسب اہل حق جلد ہفتہ مستور میں ہے ان دو ہب مالہ کلمہ لوحید جانن قضائہ و هو آتشراہ۔ اس صورت میں پوری رقم مذکور

کو منیجر کا دارالمسکون کے صاحب میں لے لینا صحیح ہے۔ زید کے دار ثون کا اس میں کوئی حق نہیں۔ اور اگر رقم منکوحہ زید سے مرض الموت میں دی اور وہ زید کے ترکہ کی ملکیت اور مکان وغیرہ کی ملکیت اور نقدی میں کاٹتے یا اس سے رقم ہے تو اس صورت میں بھی پوری رقم دارالمسکون کی ملکیت پر گنتی۔ اور اگر وہ ٹکٹ سے زیادہ ہے تو اس صورت میں صرف ٹکٹ دارالمسکون کی ملکیت ہوئی۔ زائد رقم کا اس کے ورثہ کو واپس کرنا منیجر دارالمسکون پر لازم ہے۔  
حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں مرئیض صرف ٹکٹ مال سے ہیہ کر سکتا ہے۔

(مہار شریعت حصہ ۴ ص ۱۷۵)

۱۔ اور قادیانی عالمگیری کے جلد چہارم مصری ۱۲۸۲ھ میں ہے لا قبوضا حبة المرین ولا صدقة الا  
مقبوضۃ منۃ قبضت جائزات من الثلث ۱۷۔ وهو قال: اعلموا علمہ وعلماہ اشروا حکمہ  
۲۔ صورت مسئلہ کو بدل کر منیجر دارالمسکون کے غلات فتویٰ ماحل کے کہ ان کی چنگ عزت کرنے والے  
سمت گنہگار حق العبد میں گرفتار اور مستحق عذاب نادر ہیں ان پر قویہ واستغفار کرنا اور منیجر دارالمسکون  
سے معذرت کرنا لازم ہے۔ هذا ما اعتدای والعلم بالحق عند الله وما يسلكه حمل جہاد و صحتہ اللہ  
قافی علیہ وسلم

بطلان الدین احمد الاحمدی  
کتبہ  
۲۲۶ صفر المظفر ۱۳۱۲ھ

الجواب صحیح والمجیب مصیب وعتاب والله تعالى اعلم۔

قاضی محمد عبد الرحیم ہستوی فخریہ القوی  
(مفت مرکزی دارالافتاء بریلی شریعت)

کتاب ال جابر  
اچاره کانیان

مکتبہ :- از مہدی حسن خان مہرہ - گوشائیں گنج ضلع فیض آباد

① زمین کے بکرے مبلغ ستر سو روپے لئے اس کے عوض ڈیڑھ ایکڑ زمین برائے کاشت دیا۔ بکر اس پر دس سال تک معصوم رہا۔ پھر معیار زمین یعنی کس روپے کے چھوڑ دے گا۔ جو زمین زمین کے بکر کو دی ہے وہ ایک ایکچر جتنا ہی بنائی کہ گیا۔ اور دس سو ہزار برس میں پھول گئے تھے روپیہ لینے سے پہلے حوالہ کیا دریافت طلب یہ امر ہے کہ ان شرائط پر زمین کا لین دین کیسا ہے ؟

۷) فیصل جو بغیر کسی محنت و غمت کے بکر کو حاصل ہو گیا جائز ہے یا انہیں؟ ۵۰ مینو انو جروا۔

۱۱ الجواب۔ بعون الملک الوہاب صورت مستقر میں بظاہر کوئی قیامت نہیں معلوم ہوئی اس لئے کہ یہ صورت اجارہ میں داخل ہے۔ یعنی دس سال کے لئے تکلیف کرانے پر دیا اور اگر یہ پیشگی لے لیا گیا تھا بہار شریعت حصہ ہفتم ص ۴۹ پر ہے اور فصل بکر کو وہ حصہ کے بدلے حاصل ہوئی جیسے کہ زید بکر کو کوئی مال دے اور رومیہ بعد میں لے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد الامجدی صاحب  
۲۰۰۰ عادی الادبی ششم

مسلم :- لوزہ الحارۃ خفیظۃ الشد انصراری حقیظ منزل پوست و مقام شہرت گدوہ ضلع بستی ۔

کرمی : حضورِ مفتی صاحب قبلہ رحمہ اللہ العالی - خود بانہ التماس ہے کہ حسب ذیل سوالوں کے جوابات شریعت مقدسہ کی روشنی میں معذرائے کے مرحمت فرمائیں۔

● نیکو کیفیت راجع خیال ترقی میں ہے اور زہد انڈیا میں رہتا ہے فصل فصل پر جایا کرتا ہے اس لئے اپنے کجیت  
 اسی گاؤں کے مسلم اور غیر مسلم کا اشتراک حسب ذیل شرطیں نظر دیا کرتا ہے۔

① کیفیت کو رنگان یعنی ہانگنداری پر طے کر کے دنیا کو ایک سال میں ایک بار صرف دو دن و دو رات کا جیسے کاشتکار

اسی کیفیت میں شد فصل ہوتا کاٹنا ہے یہ بھی طریقہ جائز ہے کہ نہیں ہر سرکار کو مکان خرید خود ہی دیتا ہے۔

۱۶) کھیت کو ہندو پر دینا مثلاً ایک ایک کھیت ہے سال میں ایک بار صرف دس دن دھان لول کا جبکہ کھیت اس کی کھیت میں شد فصل ہوتا کاٹنا ہے یہ بھی طریقہ جائز ہے کہ نہیں ہر سرکار کو مکان خرید خود ہی دیتا ہے۔

۱۷) کھیت کو بیٹائی پر کھیا و زیادہ مقدار میں ملے کر کے دینا جائز ہے کہ نہیں؟

۱) الجواب اللہم هذا ایة الحق والصواب سألنی حضرت امام محمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان اسی قسم کے ایک سوال جس میں ہر سال چار دن دھان دینا ہے ہوا کا جواب کھیتے ہوئے تو غیر فرماتے ہیں کہ یہ اجارہ فائدہ اور عقد حرام و واجب الضم ہے کہ اس میں مالک زمین کے لئے ایک مقدار زمین دھان کی شراؤ کی گئی اور وہ قاطع شریعت ہے کہ لیکن یہ کہ چار ہی دن دھان پیدا ہوں یا اتنے بھی نہ ہوں فی تنوید الاجسام لمزاجہ جمع بشرط الشریک فی الخارج فقبطل ان شرطا لاحد هما قفرا من مساقاة مستقطا بلکہ یوں کہنا لازم ہے کہ شراؤ زمین یا ملک یا بیڑی پر فائدہ پر یہ زمین تیسرے اجارہ میں دیکھو پھر اگر کچھ پیدا ہو تو حسب قرار و اداس کا نصف یا ملک یا بیڑی یا ملک زمین کے لئے ہوگا۔ اور کچھ نہ پیدا ہو تو کچھ نہیں۔ یہ شرط مالک کا کہ کچھ نہ پیدا ہو جب بھی ہے اتنا ملے یہ بھی مفید و حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۲ شمس ۱۲۵) لہذا اما عندی وهو تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۲) یہ صحت بھی اجارہ فائدہ اور عقد حرام کی ہے جیسے کہ جواب اسے ظاہر ہے۔ وجہ مسئلہ عقلی منطوق علامہ اہل حق

۳) زمین و بیج ایک شخص کے اور دوسرا شخص اپنے ہل بیل سے جوئے ہوئے گا یا ایک کی فقط زمین باقی سب کچھ دوسرے

کا۔ یعنی بیج بھی اسی کے اور ہل بیل بھی اسی کے اور کام بھی وہی کرے گا۔ یا کھیت کرنے والا صرف کام کرے گا باقی سب

پر مالک زمین کا بیڑیوں صورت میں جائز نہیں اگر یہ ملے ہو کہ زمین اور بیل ایک شخص کے اور کام و بیج دوسرے کے گا یا

بیل و بیج ایک کے اور زمین و کام دوسرے کا یا یہ کہ ایک کے زمین فقط بیل باقی سب کچھ دوسرے کے ذمہ یا ایک کے

فقط فقط سب باقی سب دوسرے کے ذمہ یہ چاروں صورتیں ناجائز و باطل ہیں۔ در مختار میں ہے۔ صحت فساد

والبیضاء والزیفاء والبقر والعمل للآخر والباقي للآخر والعمل للآخر والباقي للآخر فساد

الاشیاء جائزۃ وبطلت فی اربعة احوال لکان الارض والبقر للزید والبقی والبیضاء والاشیاء

للآخر والبیضاء او البقر او البیضاء والبقی للآخر والبقی للآخر والبیضاء او البقر او البیضاء والبقی للآخر

کی بیٹی کی ہر قدر میں جائز ہے۔ وهو تعالیٰ اعلم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ العظیم

**مسئلہ :-** اور حاجی جعفر علی محلہ چنبور - بمبئی -

شہروں میں عام طور پر رائج یہ ہے کہ مالک مکان سے اگر کوئی شخص کرایہ پر مکان لینا چاہتا ہے تو مالک مکان کو پہلے کچھ روپیہ بچھادی پر دیتا ہے پھر اس کے بعد ہوا کرایہ الگ سے دیتا رہتا ہے اس لئے کہ مالک مکان کرایہ کے علاوہ بچھادی بھی مکان کرایہ پر نہیں دیتا - دریافت طلب یہ امر ہے کہ کرایہ پر مکان لینے کے لئے بچھادی جتنا کرنا ہے یا نہیں ؟

**الجواب :-** کرایہ پر مکان لینے کے لیے کچھ روپیہ کرایہ کے علاوہ بچھادی کے نام پر دینا اور لینا حرام و ناجائز ہے - لائنہ لعدم مال مستند انھیں کو بطریق الرشوة و هو حرام ہاں کرایہ پر مکان لینے کے لئے مالک مکان کے پاس اگر بطور ضمانت پہلے کچھ روپیہ جمع کرے تو یہ جائز ہے و هو اعلم -

مولانا محمد امجدی

۲۸ جمادی الاخری ۱۳۰۰ھ

**مسئلہ :-** از حقیق اللہ و بیابا پور - ضلع بستی

گھاٹ کی ملاقی لے سکتا ہے کہ نہیں جب کہ ندی میں کشتی سے مذاکرہ جاتا ہو ؟

**الجواب :-** جب کہ ندی میں کشتی کے ذریعہ مذاکرہ جاتا ہو اور نہ اتنے والے بنائے ہوئے بل و غیرہ سے اترتے ہوں تو ان سے ملاقی لینا جائز نہیں کہ ملاقی صرف استعاضہ کی اجرت ہے و هو تعالیٰ اعلم -

جلال الدین احمد الامجدی

۱۶ جمادی الاخری ۱۳۰۰ھ

**مسئلہ :-** از محمد ضامن علی گورکھپوری -

ہمارے پاس کچھ ایتنے والا چار پائی کارخانہ ہے اور اس پر کاری گرجانی کرتا ہے اور ہم اس کو صرف بنائی دیتے ہیں - اب رہا گھیسوا کی جوڑائی ہمارے ذمہ ہے یا کاریگر کے ؟ اور تاناکا کی تنوائی کس کے ذمہ ہے ؟ اور ہم روانہ کے چڑھانے کی وجہ سے گھیسوا کی جوڑائی اور تاناکا کی تنوائی نہیں دیتے - اور اس کو کاری کر کے اوپر کر دے ہیں - اب بتائیے کہ ہم گھیسوا میں کہ نہیں ؟ جو مسئلہ پر واضح فرمائیں -

**الجواب :-** اگر وہاں کے عرف میں تاناکا کی تنوائی اور گھیسوا کی جوڑائی کاری کر کے ذمہ ہو کہ جو کاریگرانہ کاموں کو خود نہ کرے ہاں کی مزدوری نہ دے تو اسے کہتے ہیں تو اس میں گھیسوا کی جوڑائی اور تاناکا کی تنوائی کاری کر کے ذمہ کرنے میں

توفیق نہ ملے گا کہ گھیسوا نہ ہو بلکہ ان کے لئے وہ دھوکا دے گا و هو تعالیٰ اعلم بالصواب

مولانا محمد امجدی

۱۶ جمادی الاخری ۱۳۰۰ھ



**مسئلہ۔** از۔ ائمہ فخر العظمیٰ نوازہ مبارک چور فلیح العظم گدہ (برہنی)

مبارک پور کے آرٹھت دار جب ان کے وہاں کوئی باہر کے خریدار آتے ہیں تو ان کی موجودگی میں بنکروں سے ساڑیاں خریدتے ہیں آرٹھت داروں اور خریداروں کے درمیان ایک مقربہ کمیشن لے دیتا ہے آرٹھت دار جس قیمت پر ساڑیاں خریدتا ہے اسی حساب سے خریدار ساڑیوں کی قیمت آرٹھت داروں کو مع کمیشن کے دیتا ہے مگر خریداروں سے قیمت پانے کے بعد بنکروں کو جب وہ قیمت دیتا ہے تو وہ پوری قیمت نہیں دیتا بلکہ دو روپیہ سے لے کر پانچ روپے دس روپے تک کم دیتا ہے جس کو وہ کٹوتی کہتا ہے۔ بنکروں ساڑیاں بیچنے والوں کا کہنا ہے کہ اس طرح سے جو رقم کٹوتی جاتی ہے وہ بالکل ناجائز و حرام ہے مگر آرٹھت دار کہتا ہے کہ یہ کٹوتی حرام نہیں ہے کیونکہ ہمارے یہاں جو شخص بھی ساڑی فروخت کرتا ہے وہ جانتا ہے کہ ہم کٹوتی کٹاتے ہیں۔ سوالیہ ہے کہ کیا خریداروں سے اصل قیمت پانے کے بعد آرٹھت داروں کا کٹوتی کاٹنا جائز ہے یا حرام؟

**الجواب۔** آرٹھت دار ساڑیوں کی قیمتوں میں سے ایک معینہ رقم کٹوتی کے نام پر جو لیتا ہے اگر اس علاقہ میں یہ بات مشہور و معروف ہو اور ہر ساڑی بیچنے والا اس بات سے واقف ہو تو جائز ہے قال المعرف كالشراء كما هو من القواعد المقررة لا الغفوية اور اگر یہ صورت نہ ہو تو جائز نہیں۔ وهو تعالى اعلم  
سبحانہ والہم  
۲۸ سوال اکدم سورہ

**مسئلہ۔** از۔ یار محمد ستا والا۔ نور باغ اسٹیشن روڈ سورت (گجرات)  
بہت سے لوگ گائے بکری یا مرغی اس شرط پر دوسروں کو دیتے ہیں کہ تم اس کی پرورش کرو۔ پتہ اور اٹکے جس قدر ہوں گے وہ ہم لوگ آپس میں بانٹ لیں گے۔ تو اس طرح کا معاملہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟  
**الجواب۔** اس طرح کا معاملہ کرنا جائز نہیں۔ فقیر اعظم ہند حضرت صدر الشریعہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں: دوسرے کو گائے بکری اس شرط کے ساتھ دینا جائز نہیں کہ جتنے بچے پیدا ہوں گے دونوں نصف نصف لے لیں گے۔ اس صورت میں خیر یا بچے اس کے ہیں جس کی گائے بکری ہے اور دوسرے کو صرف اس کے کام کی واجب اجرت ملے گی۔ (دیباچہ شریعت حصہ ۱۲ ص ۱۳۱) اور حضرت علامہ امین عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں: اذا دفع البقرۃ بعلف فیکون المحدث بینہما نصفین فمحدث فہو لصاحب البقرۃ ولا غرض مثل علفہ والجسر مثله تاتار و خانقہ (در المنار جلد سوم ص ۱۳۱) اسی طرح

میں بھی کسی کو اس شرط پر دینا جائز نہیں کہ اللہ سے ہم دونوں تقسیم کر لیں گے۔ بلکہ اللہ سے ہمیں کسی کی طرف سے دوسرے کو اس کے کام کی مناسبت مزدوری ملے گی۔ فتاویٰ عالمگیری جلد چہارم مصری نسخہ میں ہے نود فیہ الدجاج علی ان یکون البیض یتضمنا لا یجوز۔ والحادث کلمہ لصاحب الدجاج کنافی الوجہ بلفظک ودرسی اھ تخصیصاً۔ وهو سبحانه وتعالى اعلم۔

سوال الدین واللہ العبد المذنب

**مسئلہ:** از سید اہماز احمد قادری نیر پوسٹ آفس ٹاڈی (اندر ہار پور شہر)

سوم، دسوال، بیسوال اور چالیسوال وغیرہ کے موقع پر ایصال ثواب کے لیے دو پیسے کے قرآن خوانی کرانا کیسا ہے؟

**الجواب:** ایصال ثواب کے لیے کسی بھی موقع پر قرآن خوانی کرنا جائز و مستحسن ہے۔ لیکن اس پر اجرت لینا دینا جائز نہیں۔ فقہ اعظم بن حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں: سوم وغیرہ کے موقع پر قرآن پڑھو لانا جائز ہے دینے والا لینے والا دونوں گنہگار۔ اسی طرز اکثر لوگ چالیس روز تک قبر کے پاس یا مکان پر قرآن پڑھوا کر ایصال ثواب کرواتے ہیں۔ اگر اجرت پر سوچیں تو جائز ہے بلکہ اس صورت میں ایصال ثواب بے معنی بات ہے کہ جب پڑھنے والے نے بیسول کی خاطر پڑھا تو ثواب ہی کہاں جس کا ایصال کیا جا اس کا ثواب یعنی بدلہ چسپہ ہے عیساکہ حدیث شریف میں ہے کہ اعمال جتنے ہیں میت کے ساتھ ہیں جب اللہ کے لیے عمل نہ ہو ثواب کی امید کیا کرے (بہار شریعت جلد ۲ ص ۳۹)

اور حضرت علامہ ابن عابدین شامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں۔ قال تاج الشریعہ فی شرح المدلیۃ ان القصران بالاجرة لا یستحق بالشواب کاللمیت ولا للقاری۔ وقال العینی فی شرح الہدایۃ ویمنع القاری للدنیا والأخذ والمعطى اثماناً۔ قال حاصل ان ما شاع فی زماننا من قسرة الا جیراء بالاجرة لا یجوز لان فیہ الامر بالقراءة واعطاء الشواب للأمر والقراءة لا لطلب المال فاذا لم یکن للقاری ثواب لعدم النیة الصیحة فاذا یصل الشواب الی المستاجر (رد المحتار ج ۳ ص ۳۹)

وہو تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

سوال الدین واللہ العبد المذنب

**مسئلہ:** از محمد نازوق مشعل نمینش الرسول برائوں شریف

کسی کے پاس بکرا ہو تو بکری کا حصن کرانے والوں سے بکرا کے حصن کرنا چسپہ لینا جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب**۔ بکرا کے جفتی کرنے کا پیسہ لینا جائز نہیں جیسا کہ ہدایہ جلد سوم صفحہ ۴۷ میں ہے  
لا یجوز ان اخذ اجرۃ عیب التیس وهو ان یؤجر قحلا لیس فیہ عیب انا ثاہ۔ وهو تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد الاچندھی

**مسئلہ**۔ از انوار الحق خان مقام دیوبند ٹیڑھو انوار آباد اترولہ ضلع گونڈہ۔

زید کا کام مکان وغیرہ میں ڈیکوریشن (آرائش) کرانا ہے تو کیا زید پر کام سنیا ہاں وغیرہ میں کر سکتا ہے؟

**الجواب**۔ زید اجرت پر سنیا ہاں وغیرہ کی آرائش کر سکتا ہے بشرطیکہ اس میں تصویر سازی کا کام شامل نہ ہو۔ اس لئے کہ سنیا دیکھنا گناہ ہے نہ کہ سنیا کی تعمیر و آرائش میں اجرت پر کام کرنا یہاں تک کہ اجرت پر زین گیر کا گوا یا شرالہ بنا بھی جائز ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے فتاویٰ رضویہ جلد دوم صفحہ ۴۷ پر تصریح فرمائی ہے۔ اور فتاویٰ قاضی خان علی ہند ص ۲۱۹ میں ہے۔ نوبی بلا اجر بیعتہ او کنیتہ للیہود والنصارى لماب لہ الا جبراہ ، وهو تعالیٰ اعلم بالصواب۔

جلال الدین احمد الاچندھی

۲۳ رجب المرجب ۱۳۷۲ھ

**مسئلہ**۔ از بد المصطفیٰ ٹیڑھ محلہ پورہ۔ مجدد اول ضلع ہنسی

امام و مؤذن جو امامت کرنے اور اذان پڑھنے کی تحواہ لیتے ہیں اور مدرسین جو مذہبی تعلیم دینے کا پیسہ لیتے ہیں۔ ان کا کس پر امام و مؤذن اور مدرس کو ثواب ملتا ہے یا نہیں؟

**الجواب**۔ جب کہ یہ لوگ امامت، اذان اور مدرس روئے گئے کریں تو امیر ہیں اور امیر مالِ نفس ہے عاملِ اللہ نہیں اور جب عملِ اللہ کے لیے نہ ہو تو ثواب کی امید بیکار ہے۔

فلذا ما ظہری والعلیہ عند اللہ تعالیٰ وسو لہ جن محمد کا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ک جلال الدین احمد الاچندھی

کتاب الغصہ  
غضب کا بیان

**مسئلہ :-** ازہرکت اللہ ساکن چہری پوست بھدو کھر بازو ضلع بستی۔

نیداد و عمارت نے ایک ساتھ میں کچھ زمین خریدا۔ لیکن غنچہ سے سب زمین نید کے نام ہو گئی۔ نیداد و عمارت کا زمین پر کچھ عرصہ تک قبضہ رہا۔ لیکن بعد میں سب زمین نید نے غصب کر لیا۔ عمارت نے بیجا بیعت کیا اور چوند نے نید سے کہہ عمارت کا حصہ دیدو۔ لیکن نید نے حصہ دینے سے انکار کر دیا۔ عمارت نے مقدمہ کر لیا مگر کامیاب نہ ہوا کیونکہ زمین نید کے نام لکھ گیا تھا۔ مجبوراً صبر کیا۔ نیداد و عمارت دونوں حقیقی بھائی ہیں۔ ایک میاں صاحب ہیں وہ عمارت سے کہتے ہیں کہ اگر نید تم سے معافی مانگے تو اس کو معاف کر دو کیونکہ ہم نے حدیث شریف میں دیکھا ہے کہ اگر کوئی مسلمان مسلمان سے معافی مانگے وہ معاف نہ کرے تو اس کو حوس کر خرچ کر آئے نہیں دیا جائے گا۔ حوالہ میں فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص ۱۹۱ فصل اول آداب سفر مقامات ج میں ہے۔ پیش کیا جب کہ نید کے پاس ابھی وہ زمین موجود ہے جو عمارت کے ساتھ خریدا تھا اس زمین کی پیداوار سے کافی ترن کر چکا اور عمارت بہت غریب آدمی ہے اور بڑی مشقت اٹھاتا اور بالی مال کی پویش کر رہا ہے۔ میاں صاحب نے ان کی ملکیت واقف کیا کہ نید کی زندگی بہت مشکل و آرام سے گزرتی ہے اور عمارت بہت مشکل و آرام سے گزرتی ہے۔ نید کو کافی کمانے کا کام لکھ لکھ رہا ہے (نوٹ: میاں صاحب نے جو فتویٰ دیا اس کا صحیح مسئلہ کیا ہے۔ خود یہاں فتویٰ دیتے والے کے لئے شرعاً کاکھر ہے۔ بیجا اتوجروا۔

[illegible]

حلال السید بن احمد الایجدی

# کتاب البرہن

## رہن کا بیان

مسئلہ: اگر عہد اساق خاں ارباواں ضلع رائے بریلی

زید نے ہند کے درخشاں امیر رہن لئے، فصل آنے سے پہلے ہی ہندہ زید رہن لے کر زید کے پاس پہنچی اور کہا کہ اپنا روپیہ لے لیجئے اور پہلے سے قبضہ اپنا اٹھا لیجئے۔ زید نے کہا کہ میں نے یہ روپیہ سودی قرض لے کر کے تم کو دے کر کے تھا تو یہ زید خاں رہن لیا تھا مجھے ان روپیوں کا سود بھی دو تب تمہاری جائیداد چھوڑوں گا۔ سود مند رجہ ذیل دریافت طلب کیا۔

۱۔ کیا سودی روپیہ قرض لے کر دوسروں کی جائیداد رہن لینا جائز ہے؟

۲۔ کیا مسلمانوں کو جائیداد رہن لے کر کے بوقت فک رہن روپیہ مع سود لینا چاہیئے یا بغیر سود جائیداد مرہون راہن کو واپس دینا چاہیئے؟

۳۔ ایسے مرتین مسلمان کے ساتھ عام مسلمانان اہل سنت کو کس تاوان کرنا چاہیئے؟ بیخود قہر واد۔

**الجواب** ۱۔ سود حرام قطعی ہے اور لینے والے، دینے والے بلکہ سودی دستاویز لکھنے

والے اور گواہ سب گناہ میں برابر ہیں حدیث شریف میں ہے کہ سرکار اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود لینے والوں سود دینے والوں، سودی دستاویز لکھنے والوں اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ وہ سب گناہ میں برابر کے شریک ہیں (مسلم شریف) اور فرمایا کہ سود کا ایک درہم جس کو آدمی جان بوجھ کر کھائے اس کا گناہ جہنمیش بارزنا کرنے سے زیادہ ہے (احمد، دارقطنی، مشکوٰۃ) اور فرمایا کہ سود کا گناہ ایسے ستر گناہوں کے برابر ہے جس میں سب کے درجہ کا گناہ ہے کہ مرد اپنی ماں سے زنا کرے۔ العباد باللہ تعالیٰ (ابن ماجہ، بیہقی) لہذا سود پر نہ پیر لینا حرام ہے خواہ اس سے رہن لے یا نہ لے۔

۲۔ بوقت فک رہن مع سود روپیہ لینا یہ بھی حرام دنا جائز ہے۔ بغیر سود لیے مال مرہون کو واپس کر دینا زید پر فرض ہے۔

۳۔ اگر زید نے مسلمانوں سے سود لیا تو اس پر رقم کا واپس کرنا اور طالعہ توہمہ و استغفار کرنا لازم ہے اگر وہ اسانہ کرے

توسب مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں ورنہ وہ بھی گنہگار ہوں گے۔ قال اللہ تعالیٰ واما یسئیک الشیطن فلا تفعد بعد الذکر فی مع القوم انظلمین۔ وهو تعالیٰ اعلم

### بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ العزیز العظیم

۲۴ محرم الحرام ۱۲۹۸ھ

**مسئلہ:** از محمد غنیمت ساکن پیرا چنگت ضلع بسنتی۔

ہمارے یہاں لوگ عام طور سے ایک بیگہ زمین میں روپے پچیس روپے سالانہ کرایہ پر دیتے ہیں جس نے ایک شخص کو دو سو روپے قرض دیا اس شرط پر کہ وہ اپنا ایک بیگہ کھیت ہمیں دیدے جس سے ہم فائدہ اٹھائیں اور گورنمنٹ ٹان ایک یا دو روپے سالانہ وصول کرنا ہے اور جب کہیں وہ سو روپے قرض ادا کرے تو ہم کھیت اسے واپس کر دیں تو یہ جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب** جائز نہیں اس لیے کہ قرض دے کر نفع حاصل کرنا ہے سو روپے وام ہے حدیث شریف میں کہ قرض جو نفع افسوس دینا جائے غیر مسلم کو یا کافر کا کھیت اس طرح دے سکتا ہے اس لیے کہ عقود فاسدہ فدا لیں ان کا مال لینا جائز ہے ہدایہ اور فتح القدیر وغیرہ میں ہے مالمصرع مباح فیما یطوین اخذ ۱۲ المصلو اخذ ملامبا اذا الدین فیہ عذر داہ واللہ تعالیٰ وسو لہ الاملی اعلم

### بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ العزیز العظیم

۲۵ ذی الحجہ ۱۲۹۸ھ

**مسئلہ:** از نظام پوری گوند پور پوسٹ پوٹھنہ ضلع گورکھ پور۔

ایک مسلمان نے مسلمان کا کھیت اس شرط پر دو سو روپے دے کر لیا ہے کہ ہم تمہارے کھیت سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے اور جب تم روپیہ واپس کر دے تو ہم کھیت واپس کر دیں گے تو اس طرح مسلمان کا کھیت مسلمان کو لینا جائز ہے یا نہیں؟ اگر نہیں جائز ہے اور راہن روپیہ واپس کرنے کی استطاعت بھی نہیں رکھتا تو مرتبہ اب کیا کرے؟

**الجواب** مذکورہ شرط کے ساتھ مسلمان کا کھیت لینا حرام ہے اس لیے کہ قرض دے کر نفع حاصل کرنا سو روپے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ قرض جو نفع افسوس دینا ہے۔ لہذا مرتبہ نے جتنا روپیہ دے کر کھیت لیا ہے اگر اتنے روپے کا نفع حاصل کر چکا ہے تو وہ اپنی رقم کا معاوضہ پا چکا کھیت واپس کرے گا واپس دے۔ اور اگر قرض سے زیادہ نفع حاصل کر چکا ہے تو زمین واپس کرنے کے ساتھ زیادتی بھی اسے واپس کرے اور اگر زمین کے نفع سے ابھی تک اس کا قرض نہیں پورا ہوا ہے اور باقی رقم ادا کرنے کی بھی استطاعت نہیں رکھتا تو قرض

ہو اور پرتے پر زمین راہیں کو واپس کر رہے۔ دھو سیمنا، اعلیٰ بال صواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَحَمْدُ اللّٰهِ تَعَالٰی

۲۱۔ ۱۴۰۳ھ

مسئلہ : از مانتہ عند الباسط کا پانی۔ جالون۔ یوپی

جہاں سے یہاں ایک شخص زرگری کا کام کرتا ہے۔ صوم و صنوہ کا پانچ سو سنی میچ العقیقہ ہے اس کے یہاں اکثر رنگ  
انہار یوز لے کر آتے ہیں اور اس کی ضمانت سے جہاں کے یہاں رہن رکھنا چاہتے ہیں۔ یہ زرگر اس وجہ سے انکار کر دیتا ہے  
کہ اکثر جہاں لوگ ذیور بدل بیٹھے ہیں یا کسی ضبط کیا کر لیتے ہیں تو اس قدر داری سے بچنے کے لیے وہ انکار کر دیتا ہے اگر شرعی  
اجازت ہو تو یہ خود روپیہ دے کر ذیور رہن رکھے اور جو اس کا مانع ہو وہ غریبوں مسکینوں کو یا کسی دینی ادارہ کو دیدے  
خود اپنے عورت میں نہ لائے اس سے غریبوں کو بہت فائدہ ہو سکتا ہے کیا یہ طریقہ شرعی طور سے جائز ہے؟ جواب مفصل  
تحریر فرمائیں۔ رہن رکھانے والے ہندو مسلمان سبھی ہوتے ہیں حالانکہ ابھی تک اس نے ایسا کیا نہیں ہے شرعی حکم کا

پابند ہے۔ الجواب۔ جہاں لوگ اگر ذیور نہ بدل لیں اور نہ ضبط کریں تو اس صورت میں بھی مسلمان  
اپنی ضمانت سے رہن رکھوانا جائز نہیں کہ رہن میں جہاں بہر صورت سود لینے میں اور سود دینے میں کسی طرح کا تعاون ہو  
جائز نہیں۔ مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود لینے والوں  
سود دینے والوں، سودی دستاویز نگینے والوں اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ وہ سب گناہ میں برابر  
کے شریک ہیں۔ اور غریب مسکین یا کسی دینی ادارہ کے لیے بھی سود لینا جائز نہیں کہ وہ بہر صورت حرام ہے اور حدیث  
شریف میں ہے کہ اس کا گناہ متر گناہوں کے برابر ہے جن میں سب سے کم درجہ کا گناہ یہ ہے کہ مرد اپنی ماں سے نہا کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَحَمْدُ اللّٰهِ تَعَالٰی

۲۲۔ ۱۴۰۳ھ

دھو سیمنا اعلیٰ بال صواب

مسئلہ : از حاجی عین الدنقاں و رحمت اللہ تعالیٰ بحکمت پور۔ ضلع بستی۔

۱۔ ذیبت ایک ہزار روپیہ بچرے کے کہ اس کو اس شرط پر کھیت دیا کہ جب تک ہم تمہارا روپیہ نہ دیں تم کھیت سے  
فائدہ اٹھاتے ہو اور گورنمنٹ یا گنڈاری دیتے رہو میں دن ہر روپیہ واپس کر دیں گے تو کھیت واپس لے لیں گے۔ پھر ذیبت نے  
روپیہ واپس نہیں کیا اور کھیت لے لیا اس کے لیے شرعاً کیا حکم ہے؟

۲۔ ایک آدمی مالدار ہے اس کے پاس شتر دو تیرہ بیکہ رکھت ہے دوسرا آدمی غریب ہے اس کے پاس دس بیکہ ہے چکندری کے موقع پر اس مالدار نے غریب کے دس بیکہ میں سے دس یا تین بسوہ زمین مکاری غریب سے نکال لیا اس کیسے شرعاً کیا حکم ہے ؟ ہینوا تو جسدوا۔

### الجواب

بعون الصلت: او حاب (۱) روپیہ دے کر اس شرط پر کھیت لینا کہ ہم گور غنٹی مال گزارا دی دیتے رہیں گے اور تمہارے کھیت سے نفع اسمائے رہیں گے اور جب تم ادب ادا کرو گے تو ہم کھیت واپس کر دیں گے جائز نہیں ہے اس لئے کہ فرض دے کر نفع حاصل کرنا ہے جو سود ہے۔ حدیث شریف میں ہے: "مَنْ قَرَضَ بَشْرَ نَفْسٍ فَهُوَ بَا"۔ ہاں کا فرضی سے اس قسم کا سامان کر سکتا ہے صورت مستفسرہ میں مزدوری وغیرہ وضع کرنے کے بعد بچنے ایک ہزار کا غلہ اس کے کھیت سے پایا تو قید پر کوئی گناہ نہیں اور اگر ایک ہزار سے زائد کا حاصل کر لیا تو زائد واپس کر دے ورنہ بکسو د غرا سخت گنہگار ہو گا اور اگر بچ کر ایک ہزار سے کم غلہ حاصل ہوا تھا کہ زیادہ کھیت واپس لے لیا تو بالبقی روپیہ قید پر دینا فرض ہے۔ اگر نہیں دیا تو حق العبد میں گرفتار لاقین عذاب قہار ہو گا۔

۲۔ شخص مذکور نے اگر واقعی دوسرے کی زمین لے لی تو اس پر زمین کا واپس کرنا یا قیمت وغیرہ دے کر رضی کرنا فرض ہے اگر وہ ایسا نہیں کرے گا تو سخت گنہگار مستحق عذاب نار ہو گا۔ واللہ تعالیٰ وسوسہ لہ اعلیٰ اعلم جل جلالہ وعلیٰ العولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم۔

### جلال الدین احمد الراشدی

۱۳۸۶ھ دی ۱۳۸۶ھ

حدیث ۱: مَنْ يُرِدُ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ -

ترجمہ: اللہ جس کا بھلا چاہتا ہے اسے دین کا فقیہ بناتا ہے (بخاری شریف: ۱۸۷۱)

حدیث ۲: اَلْعَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ -

ترجمہ: علمائے دین انبیاء کے وارث ہیں (ترمذی: مشکوٰۃ: ۳۳)

حدیث ۳: نَفَقَةُ زَوْجٍ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ -

ترجمہ: شیطاں پر ایک نفیہ ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔ (ترمذی: مشکوٰۃ: ۳۳)



# کتاب الذبح

## ذبح اور حلال و حرام جانوروں کا بیان

مسئلہ۔ از شرف الدین مدرس مکتب اسلامیہ پتہ پوسٹ لکھنؤ بازار ضلع گورکھپور

جنگی ساکھن بہادر پور کی بیوی نے ایک قریب المرگ بکے کو اس طرح ذبح کیا کہ گردن کا چھٹائی حصہ  
رکنا ہو گا مگر حلقوم تک نہ کٹ سکا کچھ خون گرا لال محمد کو معلوم ہوا تو بکا دیکھنے گئے بعد اپنے گھر پر کہا کہ بکا چھٹائی  
پوری طرح ذبح نہیں ہو سکا اس لئے اس کا گوشت کھانا جائز نہیں۔ جنگی کے گھر والوں نے وہ گوشت پکا کھایا  
گاؤں کے ایک دوسرے شخص برکت اللہ کے یہاں بھی وہ گوشت پکا کر کھایا گیا جب برکت اللہ کو معلوم ہوا کہ  
ذبح درست نہیں تھا تو لال محمد سے تارا ض ہوئے اور کہا کہ مجھے کیوں نہیں بتایا۔ اب دریافت طلب امر ہے  
کہ ذبح درست ہوا یا نہیں؟ نیز کھانے والوں پر کیا حکم ہے؟

**الجواب۔** جو رنگین ذبح میں کافی جاتی ہیں وہ چار ہیں۔ اول حلقوم ۲۔ وہ (رگ) اسے جس میں  
سائش آتی جاتی ہے۔ دوم مری اس رگ سے کھانا باقی اترتا ہے اور ان دونوں کے اعلیٰ بقل و دودھ رگیں  
ہیں بن میں خون کی روانی ہوتی ہے ان کو قودحین کہتے ہیں۔ صورت مستقرہ میں اگر موت سے پہلے چار رگیں  
میں سے تین کٹ گئیں یا ہر ایک کا اکثر حصہ کٹ گیا تو جانور حلال ہے لان لاکثر حکم الکل اس  
صورت میں گوشت کھانے اور کھلانے کے سبب کوئی گنہ گار نہ ہوا۔ اور موت سے پہلے اگر چار رگیں میں سے  
صرف دو کٹیں یا آدمی یا آدمی رہ گئی تو یکرا حلال نہ ہوا جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم ص ۲۵ میں ہے  
وفی الجائع الصغیر اذا قطع نصف الحلقوم ونصف الاوداج ونصف المری فی لایحکم لان  
الحل متعلق بقطع الکل والاكثر وليس للنصف حکم الکل فی موضع الاحتیاط کذا فی  
الکافی تو اس صورت میں گوشت کے کھانے اور کھلانے والے سب تو ہر گز برکت اللہ کے یہاں گوشت

کے کچے کا ظلم ہونے کے باوجود اگر اہل محمد نے انہیں نہ بتایا تو یہ بھی تو بد استفادہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ جلال الدین احمد الامجدی

۳۱ ربیع الآخر ۱۳۸۸ھ

**مسئلہ۔** از محمد یعقوب خاں موضع پٹوولی پوسٹ جنگلی، ضلع گورکھپور

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر کسی نے حلال جانور کو ذبح کیا تو اس کا گوشت کھانا

جائز ہے یا نہیں؟ یتینا توجس وا

**الجواب۔** لا الہ الا اللہ کے متصل محمد رسول اللہ پڑھ کر حلال جانور ذبح کرنا مکروہ ہے مگر اس کا

گوشت کھانا جائز ہے بشرطیکہ لا الہ الا اللہ سے تسمیہ کا ارادہ کیا ہو۔ یہاں شریعت میں ہے سبحان اللہ

الحمد لله یا لا الہ الا اللہ پڑھنے سے بھی حلال ہو جائے گا۔ اور جو ہر ذبحہ میں ہے لوقال سبحان اللہ

او الحمد لله اولاً الہ الا اللہ یرید تسبیح اجزاء الا لاق الماموس بہ ذکر اللہ تعالیٰ علی وجہ

التعظیم اور ہذا آیت میں ہے یکرہ ان یدکر مع اسم اللہ تعالیٰ شیئاً غفیرہ اور کفایہ میں

ہے ذکر الامام القمرائی رحمۃ اللہ ذکر اسم اللہ واسم رسول اللہ موصولاً بغیر او

یحل لان اسم الرسول غیر مذکور علی سبیل العطف فیکون مبتدأً لکن یکرا لوجود اتصال

صورۃ اھ تخصیصاً و هو تعالیٰ اعلم

کتبہ جلال الدین احمد الامجدی

یکم ربیع الاول ۱۳۹۹ھ

**مسئلہ۔** از محمد جمیل صدیقی ٹوبہ ویل سترئی چین پور، ضلع اعظم گڑھ

وہابی کا ذبیحہ مردار کیوں ہے اور کتابی کا ذبیحہ حلال کیوں ہے جبکہ دونوں ہم اہلسنت و جماعت

کے نزدیک کافر و بد دین ہیں؟

**الجواب۔** کافر کی ذات میں ہیں اصلی اور مرتبہ۔ اصلی کافر وہ ہے جو شر و فسق کا فرواں ہو اور کلمہ اسلام

کا منکر ہو۔ پھر اصلی کافر کی بھی دو قسمیں ہیں۔ منافق و مجاہر منافق وہ کافر ہے کہ بظاہر کلمہ پڑھتا ہو اور دل سے

انکار کرتا ہو۔ اور مجاہد وہ کافر ہے کہ علانیہ کلمہ اسلام کا انکار کرتا ہو۔ اس کی چار قسمیں ہیں اول دہرینہ دوم شرک

اور سوم فحش۔ ان سب کا ذبیحہ مردار ہے اور چہارم کتا فیہ بھی اگرچہ کلمہ اسلام کا علانیہ انکار کرتا ہے مگر اس کا

ذبیح حلال ہے اس وجہ سے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا وَطَعْنَا مَرْأَسَ بَنِي اَوْثُو الْكُتَيْبِ حُلَّ الْكُتَيْبِ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا طعمہ مذبح جنت ہے تو آیت مبارکہ کا خلاصہ یہ ہوا کہ کتا بیوں کا ذبیح تمھارے لئے حلال ہے کہ ذبیح کرنے والے کا کسی آسمانی کتاب پر ایمان نہ رکھنا شرط ہے لہذا کتابی نے اگر مسلمان کے سامنے ذبیح کیا ہو اور یہ معلوم ہو کہ اکثر کا نام لے کر ذبیح کیا ہے تو اس کا ذبیح حلال ہے اور اگر ذبیح کے وقت حضرت یحییٰ کا حضرت عزیر علیہما السلام کا نام لیا ہو اور مسلمان کے علم میں یہ بات ہو تو ذبیح مردہ ہے اور اگر مسلمان تھا پھر کتابی ہو تو اس کا ذبیح بھی مردہ ہے کہ وہ مرتد ہے چاہے یہ ہے ومن شرط الذبیح ان یکون الذابیح صاحب ملۃ التوحید اما اعتقاد کاسلبہ او دعویٰ کالکتابی فانتہ یدعی ملۃ التوحید و انما یحل ذبیحہ اذا لہ یدنکس وقت الذبیح اسمہ عن غیرہ والیسبح لقلوبہ بصلاتی و ما اهل بیتہ لغیر اللہ اور مرتد وہ کہ فرسے کہ کھر گو ہو کہ کھر کرے اس کی بھی دو قسمیں ہیں مجاہد و منافق، مرتد مجاہد وہ ہے کہ پہلے مسلمان تھا پھر علائہ اسلام سے پھر گیا یعنی ہرید، مشرک بخوشی یا کتابی وغیرہ کچھ بھی ہو گیا، اور مرتد منافق وہ ہے کہ اسلام کا کھر پڑھتا ہے اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے مگر خدا کے عزوجل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی نبی کی توہین کرتا ہے یا ضروریات دین میں سے کسی چیز کا منکوبہ جیسے آبجکل کے وہابی دیوبندی کہ اسلام کا کھر پڑھتے ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان کہتے مگر اپنے عقائد کفریہ سے مردہ جنت الانیان سے تمیز مانا اس سے ۲۸۱۱ اور براہین قاطعہ ص ۱۱۱ کی بنا پر مرتد ہیں جیسے کہ مکر مکر، بد مذہب، پاکستان، ہندوستان، بنگال اور برما وغیرہ کے سیکھوں مللے کرام و مفتیان و عظام کے قتل سے وہابیوں کے مرتد ہونے کے بارے میں حجام الحرمین اور العوامر العندیہ میں شائع ہو چکے ہیں اور مرتد احکام و ضامین سب کا دروازے بدر ہیں کہ سستی قتل ہیں اس سے جزیہ نہیں لیا جاسکتا اور اس کا نکاح مسلم، کافر یا مرتد کسی سے نہیں ہو سکتا جس سے ہو گا محض زنا ہو گا کما صرح فی الکتب الفقہیہ اور مرتد کا ذبیح اس وجہ سے حرام و مردہ ہے کہ وہ کھر گو ہو کہ کھر کرے کتابے ضروریات دین میں سے کسی کا انکار کرتا ہے پھر اگرچہ وہ کتابی ہو جائے کہ اس کا ذبیح مردہ ہے کہ دین اسلام چھڑ کر دین کی طرف وہ چلا گیا اس پر بھی اسے ثابت دانا جائے گا یعنی خواہ کسی ملت کا دعویٰ کرے مرتد کا دعویٰ بیکار ہے باریہ میں سے لا تو کل ذبیحہ المجویہ والمرتد لانتہ لا ملۃ تلہ فانتہ لا یقر علی ما انتقل الیہ اور توئی نا لکیر میں سے لا تو کل اهل الشر والمرتد لانتہ لا یقر علی الذین البدی انتقل الیہ اھ۔ ہذا

ما ظہری والعلہ بالحق عند اللہ تعالیٰ ورسولہ جل جلالہ وصلى المولى تعالى عليه وسلم

کتبہ جلال الدین احمد الامجدی

یکم ربیع الاول ۱۳۹۵ھ

مسئلہ۔ از شان الشروع ڈھرہ پوسٹ بشیر گنج ضلع سلطان پور

بکری ذبح کی جائے اور اس کے پیٹ میں بچہ نکلے زندہ یا مردہ تو اس بکری کا گوشت جائز ہے یا نہیں؟ اور بچہ کیا کیا جائے؟ یتینوا توجہوا

الجواب جس بکری کے پیٹ میں بچہ نکلے خواہ زندہ ہو یا مردہ اگر وہ شرعی طریقہ پر ذبح کی گئی ہے تو اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔ اور جو بچہ اس کے پیٹ میں زندہ نکلے اگرچہ اس کو بھی ذبح کر دیں اور چائیں تو باقی رکھیں۔ لیکن قرانی کے جانور میں زندہ بچہ نکلے تو اس کا ذبح کرنا ضروری ہے۔ وھو تعلق ورسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب

کتبہ جلال الدین احمد الامجدی

۱۶ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ

مسئلہ۔ از شمیم احمد نرسا چٹائی ضلع دھنباڈ

مرغی ذبح کو اگر گرم پانی میں اس کے بال وغیرہ کو صاف کرنے کے لئے ڈال دیا جائے تو کیا مرغی ذبح حرام ہو جاتی ہے تو کیوں اور نہیں تو پھر اس کے بالے میں کیا حکم ہے؟ یتینوا توجہوا  
الجواب ہوں الملک الوہاب ذبح کی ہوئی مرغی پانی میں ڈالنے سے حرام نہیں ہوتی وھو تعلق اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

کتبہ جلال الدین احمد الامجدی

۲۸ شوال المکرم ۱۴۰۵ھ

مسئلہ۔ از ڈاکٹر محمد اسحق دھول پور صاحب تھان

نذیر کہتا ہے کہ اگر خنجر کو تین دن گھر میں باندھ لیا جائے اور جب تین دن کی مدت پوری ہو جائے اور وہ میلان کھائے پائے تو اس کو ذبح کر کے کھانا درست ہے تو زید پر شرعاً کیا حکم وارد ہوتا ہے؟ یتینوا توجہوا

**الجواب** اللہم هذا به الحق والقواب خنزیر جس میں ہے کسی طرح اس کا کھانا جائز نہیں اس کی حرمت قصص قطعیہ سے ثابت ہے قال اللہ تعالیٰ اِنَّهَا خُرِجَتْ مِنْ عَلَیْكُمْ الْمَيْتَةُ وَالْدَّارُ وَالْحَمَةُ الْخَنْزُورُ (پارہ دوم ع ۵) وقال اللہ فی مقام الآخر خُرِجَتْ مِنْ عَلَیْكُمْ الْمَيْتَةُ وَالْدَّارُ وَالْحَمَةُ الْخَنْزُورُ (پارہ ششم ع ۵) اور علامہ علاء الدین علی بن محمد ہندوکی الشیرازی خان تحریر فرماتے ہیں اجتمعت الامامة علی ان الخنزیر یحییٰ اجناتہ محترم (تقریر خازن جلد اول ص ۱۸۱) لہذا شخص مذکور خنزیر کو حلال کہنے کے سبب کافر ہو گیا اس پر علاء قویہ واستغفار نیز تجدید ایمان فرض ہے یوحیٰ والا ہو تو تجدید نکاح بھی کرتا ضرور دیکھے اور اگر کسی سے مرید ہو تو تجدید بیعت بھی لازم ہے اور اگر وہ ایسا دیکھے تو سب مسلمان اس کا بایک کریں قال اللہ تعالیٰ واما یسیتک الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع انقوم الظلمین (پارہ چہم ع ۱۳) وهو تعالیٰ اعلم

کتبہ جلال الدین احمد الامجدی  
محرم ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ

**مسئلہ** از فتح محمد موعظ کنگرہ تحصیل ہریہ ضلع بستی خروگوش جوڑی کی طرح ایک تیز رفتار جانور ہوتا ہے اس کا گوشت کھانا حرام ہے یا حلال؟  
**الجواب** خروگوش جانور کا گوشت کھانا حلال ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا بھنا ہوا گوشت تناول فرمایا ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو بھی اس کے کھانے کی اجازت دیکھی ہے جیسا کہ ہدایہ جلد چہارم ص ۳۵۵ میں ہے لہذا ہاں باکل الامر نب لان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکل منه حتیٰ اھدی الیہ مشویا وامر اصحابہ من رضی اللہ تعالیٰ عنہم باکل منه - اھو وھو اعلم۔

کتبہ جلال الدین احمد الامجدی  
۲۲ وی البرمہ ۱۳۹۹ھ

**مسئلہ** از عبد الشکور اجاگر پورہ ضلع گونڈہ  
نزدیک کتبہ کے داغ معروہ کھانا جائز ہے۔ در یافت طلبہ امر ہے کہ اس کا قول درست ہے یا نہیں؟

**الجواب** زان معروف یعنی وہ شہور کو تاج آبادی میں پھر تلے اور کائیں کائیں کر تلے اس کا کھانا حرام و ناجائز ہے۔ اس کی حرمت فقہ حنفی میں بصرحت مذکور ہے۔ زید کا زان معروف یعنی کتے کے کھانے کو جائز بتانا بالکل غلط ہے۔ تفصیل کے لئے العذاب الشدید کا ملاحظہ کریں۔ وہو سبحانہ و تعالیٰ اعلم

کتبہ جلال الدین احمد الانجری  
الرجب الربیع الثانی ۱۳۸۱ھ

**مسئلہ**۔ از احسان الشریعی۔ بیل گھاٹ گورکھپور

ایک بکری کے بچہ کو جس کی ماں مر گئی تھی ایک عورت نے اپنا دودھ پلا کر اس کی پرورش کی تو اس بچہ کا گوشت کھانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب** بکری کے جن بچے عورت کا دودھ پیا اگر دودھ چھوڑ کر کچھ دنوں تک گھاس وغیرہ کھاتا رہا تو اس کا گوشت کھانا شرعاً جائز ہے۔ اس لئے کہ گدھی اور سونے کے دودھ جو اشہد حرام ہیں ان سے پرورش یافتہ بکری کے گوشت کھانے میں بھی شرعاً حرج نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری ص ۱۵۲ جلد ۱۲ فیہ الجملی اذا کان یرضی بلبس الاقان والخنزیران اعتلت ایاماً فلا یاس یعنی بکری کا بچہ جس کی پرورش گدھی اور خنزیر کے دودھ سے ہوتی رہی اور دودھ چھوڑ کر کچھ دنوں تک گھاس کھاتا رہا تو اس کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ وہو تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ جلال الدین احمد الانجری  
۲۹ غرم الحرام ۱۳۸۳ھ

**مسئلہ**۔ از نور الدین چھاؤنی منٹ بستی

زید مسلم بکر تھا بے بکرے کا گوشت ذبیحہ کر کے عام بازار میں فروخت کرتا ہے۔ زید ایک ہار مردار جانور گنتر سے مراد خرید کر بیچ رہا تھا۔ کچھ گوشت بک چکا تب عام لوگوں کو معلوم ہوا اور غوی زید نے اقرار کیا کہ ہاں یہ مردار جانور میں نے بیچا۔ عام مسلمانوں نے اسے براہ راست الگ کر دیا اسی درمیان موضع کے پیر و مرشد شریعت لائے ان کے سامنے پیش کیا گیا انھوں نے زید سے اقرار عہد لے کر توبہ، تجدید ایمان کرایا۔ مسلمانوں نے اس کے ہاتھ کا قہقہہ کھانا شروع کر دیا۔ تین ماہ بعد پھر دوبارہ

ایک مرد اور بچہ کی لیکر دیکھ کر کہے بیچ والا۔ علوم ہو کر زید عادی مجرم ہے عام مسلمانوں نے اس کو بھردیا ہوا  
 بلا کر تجارت میں پیش کیا اور جرم عائد و ثابت ہوا۔ عام مسلمانوں کا اعتبار زید سے ختم ہو گیا۔ ایسی صورت  
 میں زید کیا کرے جس سے گناہ سے بچ سکا یا کر دو بارہ برادر داد و محول سے برادری کے لائق ہو اور مسلمان اس  
 کے ہاتھ کا ذبیحہ کھا لیں۔ اس کا شرعی جرم بتلایا جائے اور جہت نکارے کی صورت بتلائی جائے پسینا توجہ و  
**الجواب** اللہ تعالیٰ ہدایت الحق و النجاة قرآن حکیم ارشاد فرماتا ہے التماسخ علیکم المیثقة  
 یعنی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر مردار کھانا حرام فرمایا ہے چونکہ زید نے مسلمانوں کو بار بار دھوکہ دیکر دھوکہ کھلایا  
 اس لئے وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا۔ زید پر قہر ہے کہ وہ توبہ اور تجدید ایمان کرے اور جن مسلمانوں کے  
 ہاتھ اس نے مردار گوشت پہلے ہے اس کا دام ان مسلمانوں کو واپس کر دے اور ان سے معافی مانگے۔ جب  
 علی الاعلان مسلمانوں کے سامنے زید توبہ و تجدید ایمان کر لے اور مسلمانوں کو اس مردار گوشت کا دام واپس  
 کر دے اور مسلمانوں سے اپنی دھوکہ دہی کی معافی مانگ لے اور بیخوفی نماز پابندی سے پڑھنے لگے اور  
 اگر خدا خواستہ طور سے مثلاً ہو تو دواوی رکھے تب وہ برادری میں شامل کر لیا جائے لیکن مسلمان اس  
 کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا ملتوی رکھیں جب اس کی حالت سدھ جائے اور لوگوں کو اس کی سچائی اور  
 امانت داری پر پورا اعتماد ہو جائے تو اس کے ہاتھ کا ذبیحہ کھایا جاسکتا ہے۔

کتبہ ہذا الدین احمد القاضی الرضوی  
 ۲۳ شوال الحرام ۱۳۸۵ھ

مسئلہ از ضیح الشکر گواہ دار ضلع بستی

۱۔ حلال جانوروں کا کپورہ کھانا کیسی ہے ؟

۲۔ حلال جانور مثلاً مرغی اور بکے کا چرما و گوشت یا گوشت سے الگ بھون کر ایسا کھانا کیسی ہے ؟

**الجواب** ذبح گشائی کے باوجود حلال جانوروں کا کپورہ کھانا حرام ہے فتاویٰ عالمگیری جلد ۲، مخم

مطبوعہ مصر ۱۲۵۴ھ میں ہے مابحرہ من اکلہ من اجزاء الحیوان سبعة الذہ المسفوح

والذک، والانتیان، والتبیل، والغدة، والناثق، والمراس، کذا فی البدایہ۔ یعنی حلال

جانوروں میں سات چیزیں حرام ہیں۔ (۱) مہتا ہوا خون (۲) آرتاسل (۳) دونوں نیسے یعنی کپورہ

(۴) شرمگاہ (۵) غدود (۶) مثاد (۷) اور چھ ایسے ہی ہاتھ سے واللہ تعالیٰ اعلم

۲۔ حلال جانوروں کا چمڑا بعد ذبح شرعی سے گوشت یا گوشت سے الگ بھون کر یا پاک کر کھانا جائز ہے دھو

تعالیٰ اعلم

کتبہ جلال الدین احمد لاہوری

مار ریح الاول ۱۳۲۰ھ

مسئلہ۔ از فخر محمد موصی جہاٹی ڈیرہ پوسٹ شیوپورہ بازار گونڈہ

حلال جانوروں کی اوتھڑی کھانا کیسا ہے؟ مکروہ تحریمی یا منہجی؟ اگر مکروہ تحریمی ہے تو قربانی کے جانور کی اوتھڑی کیا کی جائے؟

الجواب۔ جلال جانوروں کی اوتھڑی کھانا مکروہ تحریمی قریب حرام کہے۔ جیسے کہ اعلیٰ حضرت

لام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے رسالہ مبارکہ المصنف الملیحہ فیما نفعی عن اجزاء الذبیحہ میں تحقیق فرمایا ہے۔ لہذا قربانی کی اوتھڑی کسی مخصوص مقام پر گہرا گلا کھود کر دفن کر دی جائے۔ اور اگر بھنگی اٹھائے جائے تو صبح کی حاجت نہیں۔ دھو سچا نہ دے و تعالیٰ اصلہ بالصواب

کتبہ جلال الدین احمد لاہوری

مسئلہ۔ از قاضی محمد طیب الحق عثمانی رضوی۔ غلام الدین پور سہانہ ٹکڑ گونڈہ

جو لوگ اوتھڑی اور آنت کھانے پر بقدر ہیں جب ان لوگوں کو صبح کی جائز ہے تو اس میں سے بعض تو یہ کہتے ہیں طبعی ہے جس کا دل چاہے کھائے وردہ دکھائے۔ اور بعض لوگ معاذ اللہ کہتے ہیں کہ مکروہ ہی تو ہے حرام تو نہیں ہے۔ ان لوگوں کا ایسا کہنا کیسا ہے؟ نیز حرام و مکروہ تحریمی کا فرق واضح بیان فرمائیں؟

الجواب۔ حرام قطعی فرض کا مقابلہ ہے اور مکروہ تحریمی واجب کا مقابلہ ہے۔ یعنی جس طرح واجب کا کرنا لازم و ضروری ہے اسی طرح مکروہ تحریمی ہے۔ چنانچہ لازم و ضروری ہے۔ حرام کا ایک بار قہر ڈالنے والا گنہگار مرتکب کبیرہ وفاق ہے۔ اور مکروہ تحریمی کا ایک بار کرنے والا گنہگار اور چند بار کرنے والا مرتکب کبیرہ وفاق ہے۔ اوتھڑی اور آنتوں کے کھانے کو طبعی یعنی مباح کہنے والا ناجائز ہے۔ اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مکروہ ہی تو ہے حرام تو نہیں ہے ان کے قدم گمراہی کی طرف پڑے ہیں۔ کچھ دنوں کے بعد سنت بلکہ دتر پیوڑ کر یوں کہیں گے کہ واجب ہی تو ہے فرض تو نہیں ہے بلکہ اور ترقی کر رہا گے تو اوتھڑی



اور انتوں کے ساتھ لید گوب رکھائیں گے اور منہ کرنے پر کہیں گے حرام ہی تو ہے کفر تو نہیں ہے۔ کھاتے ہیں تو کیا احواء کھانے کے باوجود وہی قوم مسلمان ہیں کافر تو نہیں ہوئے العیاذ باللہ تعالیٰ

کتاب جلال الدین احمد الامجدی

۳۴ شوال ۱۲۹۰ھ

مسئلہ۔ اذ احسان اللہ شاہ قادری بزل کھاٹ۔ گورکھپور  
او جھڑی اور آنتیں کھانا درست ہے یا نہیں؟

الجواب۔ او جھڑی اور آنتیں کھانا درست نہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَيَحْتِمُ عَلَيْهِمُ الْخَبِيثَ  
مخرجہ بخیر کریم رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خباثت یعنی گندھی چیزیں حرام فرمائیں گے۔ اور خباثت سے مراد وہ چیزیں  
ہیں جو سے سلیم الطبع لوگ گھن کریں اور انھیں گندھی یا ناپسندیدہ امام اعظم سیدنا ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے  
ہیں اما الذم فحوا بالنعس والکة الباقية لانها متاخنة لالفس قال تعالیٰ وَيَحْتِمُ عَلَيْهِمُ  
الْخَبِيثَ اس سے معلوم ہوا کہ حیوانی ماکول اللحم کے بدن میں جو چیزیں مکروہ ہیں ان کا مارا خبیث ہے۔ اور  
حدیث میں مشاذ کی کراہت منصوص ہے اور بیشک او جھڑی اور آنتیں شاذ سے خباثت میں زیادہ نہیں تو کرسی  
طرح کم بھی نہیں۔ مشاذ اگر سودا بول ہے تو آنتیں اور او جھڑی غزن فرشت ہیں۔ لہذا دلائل اس سے کھانا کھانے  
یا اجڑائے علت منصوص ہر حال او جھڑی اور آنتیں کھانا جائز نہیں۔ لہذا اقال الامام احمد رضا رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ واسر ضاک عنا واللہ تعالیٰ وسر سولہ الاعلیٰ اعلمہ جل جلالہ وسلم المصنفی  
علیہ وسلم

کتاب جلال الدین احمد الامجدی

۱۸ روی القدر ۱۲۹۰ھ

مسئلہ۔ اذ شاد اللہ خاں لطیف۔ صدر الدین سید مدد یار ملوہ کرنا ضلع بستی  
او جھڑی کھانا مکروہ ہے یا حرام؟

الجواب۔ او جھڑی کھانا مکروہ تحریمی ہے اور مکروہ تحریمی کا گناہ حرام کے مثل ہے۔ در مختار میں  
کل مکروہ الا کما اھتقرید حرام ای کلھا فی العقوبة بالناس۔ یعنی ہر مکروہ تحریمی  
استحقاق جہنم کا سبب ہونے میں حرام کے مثل ہے۔ او جھڑی کے بارے میں کتب خانا امجدی ہر راج گنج

ضلع بستی کی شائع کردہ کتاب "اوجھڑی کا مسئلہ" کا مطالعہ کریں جس میں ہندوستان کے بہت سے علماء کرام اور مفتیان عظام کا فتویٰ اوجھڑی کے ناجائز ہونے کے بارے میں شائع کیا گیا ہے۔ وہو تعالیٰ اعلم بالصواب

کتب جلال الدین احمد الامجدی

۲۹ شوال الحکم ۱۳۹۹ھ

مسئلہ۔ از جمیل احمد بہت پورہ پیچڑا ضلع گنڈہ

مرغ کی کھال بعد ذبح اتار دی جائے یا صرف اس کے پروں کو فوج کر مع کھال گوشت کو پکا کر کھالیا جائے؟

الجواب مرغ کے گوشت کو کھال اتار کر اور کھال سمیت دونوں طرح کھانا جائز ہے۔ ہذا ملاحظہ فی والعلہ بالحق عند اللہ تعالیٰ ورسولہ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کتب جلال الدین احمد الامجدی

۴۰ رجب الآخر ۱۴۱۲ھ

مسئلہ۔ از مفتی امام علی قاسم کولہ بازار پوسٹ راج محل ضلع دہکا (بہار)

گائے اور بکری نہاد کے ذبیحہ میں کن چیزوں کا کھانا جائز نہیں؟

الجواب گائے بکری نہاد کے ذبیحہ میں بایں چیزوں کا کھانا جائز نہیں (۱) خضے (۲) فرج یعنی

علامہ مادہ (۳) وکری یعنی حلاصہ نہاد (۴) پاخانہ کا تمام (۵) رگوں کا خون (۶) گوشت کا خون جو کہ بعد ذبح

گوشت میں سے نکلتا ہے (۷) دل کا خون (۸) جگر کا خون (۹) طحال کا خون (۱۰) پتر (۱۱) پتہ یعنی وہ زرد

پانی جو کہ پتر میں ہوتا ہے (۱۲) شاد یعنی پھلکا (۱۳) خدود (۱۴) حمام معز جو کہ عربی میں نحر القلب کہتے ہیں

(۱۵) گردن کے دو پٹے جو شان و نمک کہتے رہتے ہیں (۱۶) اوجھڑی آنتیں (۱۷) ناک کی رطوبت یہ بیہوش

زیادہ ہوتی ہے (۱۸) نطفہ خواہ نر کی مٹی، وہ مٹی پائی جائے یا خود اسی جانور کی مٹی ہو ۱۰۰ خون جو رحم میں

نطفہ سے ہوتا ہے (۱۹) گوشت کا ٹکڑا جو رحم میں نطفہ سے بنتا ہے ۱۰۱ اعضا بے ہوں یا نہ بے ہوں (۲۰) بچہ

سہم اظہار یعنی جو رحم میں پورا جانور بن گیا اور مردہ نکلیا ہے ذبح کر گیا۔ یہ مسائل کتب فقہ شافعی و حنفی و

روافقین و بدائع اور فتاویٰ رضویہ وغیرہ میں دلائل کے ساتھ مذکور ہیں۔ مسلمان پر لازم ہے کہ مذکورہ بالا چیزوں

کے کھانے پر پریز کریں اور گناہ سے بچیں۔ واللہ تعالیٰ بھدی الی الحق والصراط المستقیم وهو تعالیٰ  
وسرہوہ الاعلیٰ علیہ جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم

کتبہ جلال الدین احمد الامجدی  
یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۸۹ھ

**مسئلہ۔** از محمد حنفی رضوی سنی کھاری مسجد اگر وہ دروازہ نبیؐ

تالاب وچرے پھلی پکڑنے کے بعد کچے لوگ اپنے گھر و ترن میں پانی ڈال کر اس میں پھلی پال لیتے  
ہیں اگر ایسی پھلی دو ایک دن کے بعد مر جائے تو اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب۔** بحون المسائل الوہاب پھلی اگر تھوڑے پانی یا بجک کی تنگی کے مسبب مر گئی تو اس کا  
کھانا جائز ہے۔ ایسا ہی درخت اور درختار جلد پنجم ص ۱۹۵ میں ہے اللہ بپار شریعت حضرت یازدہم ص ۱۳۶ میں  
ہے "گھڑے یا گڑے میں پھلی پکڑ کر ڈال دی اور اس میں پانی تھوڑا تھا اس وجہ سے یا بجک کی تنگی کی وجہ سے  
مر گئی تو وہ مری ہوئی پھلی حلال ہے۔ وهو تعالیٰ اعلم

کتبہ جلال الدین احمد الامجدی  
۳۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۹ھ

**مسئلہ۔** محمد جاوید علوی شہر خلیل آباد ضلع بستی (پنی)

ملفوظات اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت چہارم ص ۳۳ پر ہے کہ  
عرض۔ اوچھڑی کھانا کیسا ہے؟

نیز اسی ملفوظات حضرت چہارم ص ۳۳ پر ہے کہ۔

عرض۔ حضور پرانا ہول ہے کہ نجاست محل میں پاک ہے اور اوچھڑی میں فضل ہے وہ بھی نجس نہیں تو پھر  
کراہت کی کیا وجہ؟

ارشاد۔ اسی وجہ سے تو مکروہ کہا گیا اگر نجاست کو نجس مانا جاسا تو اوچھڑی مکروہ نہ ہوتی بلکہ حرام ہو جاتی "۔  
دریافت طلب۔ امر ہے کہ ملفوظات حضرت چہارم مذکورہ بالا ص ۳۳ پر سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ کا یہ ارشاد مبارک حق و صحیح ہے یا نہیں؟ اور اننا ہر دو ارشاد پر عمل جائز و درست ہے یا نہیں؟ نیز پہلے ص ۳۳  
والے ارشاد میں مکروہ مراد تحریمی ہے یا تنزیہی؟ اگر مکروہ تحریمی مراد ہے تو مسئلہ ۲۲۲ والے ارشاد کا کیا مطلب

ہے؟ تفصیل سے وضاحت فرمائیں؟

**الجواب** ملفوظات میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد اوجہ ہر کسی کے بارے میں حق و مرجح ہے اور الہامی و ارشادات پر عمل جائز و درست بلکہ ضروری ہے اس لئے کہ مکروہ سے مراد مکروہ تحریمی ہے کہ مطلق کراہت سے کراہت تحریمی ہی مراد ہوتی ہے اور کراہت تحریمی ناجائز و گناہ ہوتی ہے فتاویٰ رضویہ جلد اول ص ۳۱۱ میں ہے ان الکروہ نوعان احدہما ما مکہ لا تحرم یا و هو المحمل عند اطلاعہم انکراہہ کما فی ذکاکہ فتح القدیر۔ اور رد المحتار جلد اول ص ۳۱۱ میں ہے صحیح العلامة ابن نجیم فی رسالہ المولفۃ فی بیان العاصی ہاں کل مکروہ تحریما من الصفات اور اسی حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنے فتاویٰ میں اوجہ ہر کسی اور آیتوں کے کھانے کو بالتحریج مکروہ تحریمی فرمایا جس سے ثابت ہوا کہ ملفوظات کے ص ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳ و دونوں ارشادات میں مکروہ سے مکروہ تحریمی ہی مراد ہے جس کے لئے کسی دلیل و تفصیل کی ضرورت نہیں۔ وھو تعالیٰ اعلم

کتبہ جلال الدین احمد لاہوری

دارالافتاء لاہور

**مسئلہ۔** اذہو دھری بیف، انڈس سرخ پیری بزرگ۔ بستی

کافر کے ہاتھ سے مسلمان کے یہاں سے گوشت منگا کر کھانا کیسا ہے؟ (یہ کہ کتاب ہے کہ ناجائز ہے تو اس کا قول صحیح ہے یا نہیں؟)

**الجواب** جائز ہے ذیہ کا کہنا صحیح نہیں۔ بہار شریعت ص ۳۱۱ میں ہے اپنے نوکر یا غلام کو گوشت لانے کے لئے بھیجا اگرچہ یہ جو کچھ یا ہندو ہو وہ گوشت لایا اور کہتا ہے کہ مسلمان یا کتا بی سے خرید کر لایا ہوں تو یہ گوشت کھایا جاسکتا ہے۔ اور اگر اس نے یہ آکر کہا کہ مرگ مثلاً جو کچھ یا ہندو سے خرید کر لایا ہوں تو اس گوشت کا کھانا حرام ہے کہ خریدنا بیجا معاملات میں سے ہے اور معاملات میں کافر کی خبر معتبر ہے اگرچہ علت و حرمت دیانت میں سے ہے اور دیانت میں کافر کی خبر مقبول ہے مگر چونکہ اصل خبر خریدنے کی ہے اور حالت و حرمت اس مقام پر ضمنی چیز ہے۔ لہذا واجب وہ خبر معتبر ہوئی تو ضمایر بھی ثابت ہو جائے گی۔ اور اصل خبر حلت و حرمت کی ہوتی تو معتبر ہوتی انتہی بالغافلہ۔ فتاویٰ عالمگیری ص ۷۰ ص ۱۲ اور ہمارے جلدی ص ۳ ص ۱۲ اور اس کی شرح کفایہ میں ہے من اسراصل اجیراً لہ مجموعاً او خادماً لما شترتی لہما فقال

اشہ۔ بیتہ من یهودی او نصرانی او مسلم وسعہ اکلہ اہ اور درختار کتاب الحظر والا باحظر  
میں ہے۔ یقبل قول کا فی ولو نجوسیا قال اشتربت اللحم من کتابی فیقول او قال بشریتہ من  
نجوسی فہم ولا یرتد بقول الواحد واصلہ ان خبر الکا فی مقبول بالاجماع فی العالمات  
لا فی البدایات۔ اور فتاویٰ ہندیہ مصریہ ج ۵ ص ۲۷۱ میں ہے لا یقبل قول الکا فی البدایات  
الا اذا کان مقبول قول الکا فی العالمات یضمن قبولہ فی البدایات فی حدیثہ تدخل البدایات  
فی ضمن العالمات فیقبل قولہ فیہا ضررۃ فکذا فی التنبیہ۔ وهو تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ جلال الدین احمد الامجدی

۲۵ ردی الحجۃ ۱۳۵۷ھ

مسئلہ۔ از مولوی عبد الرحیم۔ اوچھا گنج خلق بستی

۱۔ پھلی پانی میں مرغی تو اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

۲۔ بعض گائیں اور بکریاں جو گندہ کھاتی ہیں اور وہ بکرا جو خسی نہیں ہوتا اکثر پیشاب پینا رہتا ہے

ان سب کا گوشت کھانے کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب۔ ۱۔ جو پھلی پانی میں مر کر تر گئی یعنی جو بغیر اسے اپنے آپ مر کر پانی کی سطح پر اٹ گئی اس کا کھانا

حرام ہے۔ اور اگر مرنے پر مر کر تر نہ گئی تو اس کا کھانا جائز ہے۔ اسی طرح اگر پانی کی گری یا مری سے پھلی مرغی

یا پھلی کو ذور سے یا ہاتھ کر پانی میں ڈال دیا اور وہ مر گئی۔ یا جالڑ پس کر مرغی یا پانی میں کوئی ایسی چیز ڈال دی

جس سے پھلیاں مر گئیں اور یہ معلوم ہے کہ اس چیز کے ٹالنے سے مرے۔ یا لکڑی سے اور گیسے میں پھلی پکڑ کر ڈال دی

اور اس میں پانی نمودار ہوا اس وجہ سے یا لکڑی کی دھجے سے مرغی تو ان پھلیوں کو کھانا جائز ہے (بہار شریعت ص ۱۱۸)

۲۔ وہ گائیں اور بکریاں جو گندہ کھاتی ہیں ان کو جلال کہتے ہیں۔ ان کے بدن اور گوشت وغیرہ میں بدبو

پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کو کئی دن تک ہاتھ کر رکھیں کہ نجاست نہ کھانے پائے۔ جب بدبو دور ہو جائے تو

ذبح کر کے کھائیں۔ اور وہ بکرا جو پیشاب پینے کا عادی ہوتا ہے اس میں ایسی سخت بدبو پیدا ہو جاتی ہے

کہ جس راستے سے گزرتا ہے وہ راستہ دھوکے لئے بدبو دار ہو جاتا ہے اس کا بھی حکم وہی ہے جو جلال کا ہے۔

اگر اس کے گوشت سے بدبو دفع ہو گئی تو کھا سکتے ہیں ورنہ مکروہ و منوع (بہار شریعت ص ۱۵۲)

وهو اغلظ بالصواب۔

کتبہ جلال الدین احمد الامجدی

# کتاب الاضحیۃ

## قربانی کا بیان

**مسئلہ۔** از قاضی محمد طیبو الحق عثمانی رضوی علاء الدین پور۔ سوداگر ضلع گوجرانوہ  
 زید کے قبضہ میں ایک بیکہ کھیت ہے جس کی قیمت پانچ ہزار روپے ہیں زید کے پاس اور  
 کسی مال کا نصاب نہیں اس صورت میں زید پر قربانی واجب ہے یا نہیں؟

**الجواب۔** بعون اللہ العزیز الوہاب صورت مستفہرہ میں زید مالک نصاب ہے اور  
 اس پر قربانی واجب ہے کہ کھیت جس کی قیمت نصاب کو پہنچتی ہے وہ جب قربانی اور فطرہ کے  
 لئے کافی ہے فتاویٰ ہذا میں ہے لولہ عقاس يستفہا قال النعمانی ان بلغت  
 قیمتھا نصابا تلزم اھا اور در مختار میں ہے والیسار الذی یتعلق بہ وجوب صدقة الفطر  
 اھ۔ رد المحتار میں ہے بان ملک ما تخی دس ہمارے ضایا ویسا غیر مسکنہ و ثواب اللبس  
 و متاع یحتاجہ الی ان یدفع الاضحیۃ و لولہ عقاس يستفہا فقیل تلزم لو قیمتہ نصابا  
 و قیل لو یدخل منہ قوت سنتہ تلزم و قیل قوت شھر فتمتی فضل نصاب تلزم  
 اھ۔ وهو تعالیٰ اعلم

کتبہ جلال الدین احمد الامجدی  
 ۲۵ شوال الکریم ۱۳۵۲ھ

**مسئلہ۔** از رضوان علی موضع جھامٹ۔ ضلع گوجرانوہ

چار بھائی ہیں اور سب ایک میں ہیں اور ان سب کا باپ نہیں ہے۔ لہذا بڑا بھائی  
 مالک ہے۔ تو آیا قربانی چاروں کے نام سے واجب ہوگی یا صرف بڑے بھائی کے نام سے؟

**الجواب** اگر چاروں بھائی ایک میں رہا اور چاروں بھائیوں کا مشترک مال چار نصاب پورا نہیں ہے تو کسی پر قربانی واجب نہیں اور اگر چار نصاب پورا ہے تو ہر بھائی پر قربانی واجب ہے۔ اس لئے کہ اس صورت میں ان میں کا ہر ایک مالک نصاب ہے اور بڑا بھائی مالک یعنی اعظام کا ہے ذکر تحقیق مالک۔ وهو اعلم بالصواب

کتبہ جلال الدین احمد الہمدی

۱۴ ذوالحجہ ۱۳۱۲ھ

**مسئلہ**۔ از حکیم تشریف خان موضع نوروہ پوسٹ کردھنا ضلع بنارس

کہ ایک کا کہنا ہے کہ گھر میں اگر باپ زندہ ہو تو قربانی باپ کے نام سے ہی ہو سکتی ہے لیکہ بیوی اور دوسرے لوگوں کے نام سے ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اگر باپ کے علاوہ کسی نے کیا تو قربانی غلطی ہے خواہ باپ کے نام سے متواتر کئی سال ہو چکی ہو جب کہ ناہک کہنا ہے کہ قربانی باپ کی موجودگی میں ملے کہ بیوی یا دوسرے لوگوں کے نام سے بھی ہو سکتی ہے۔ اور دوسرے شرع جواب جلد اجدد سے کر کر فرمائیں۔

**الجواب** باپ اگر ہر سال مالک نصاب ہے تو اس پر ہر سال اپنے نام سے قربانی واجب ہوگی اور باپ کے ساتھ بیٹے بیوی یا دوسرا کوئی مالک نصاب ہو تو اس پر بھی اپنے نام الگ سے قربانی واجب ہوگی۔ اگر باپ نے چند سال اپنے نام قربانی کی اور مالک نصاب ہوتے ہوئے کسی سال بیٹا یا بیوی کے نام قربانی کی اور اپنے نام کی تو گنہگار ہوگا۔ خلاصہ یہ کہ گھر میں جو مالک نصاب ہوگا اسی کے نام قربانی ہوگی چاہے متواتر کئی سال اس کے نام قربانی ہو چکی ہو۔ اور اگر گھر میں کوئی مالک نصاب نہ ہو تو ہر ایک کے نام قربانی واجب ہوگی۔ وهو سبحانه وتعالى اعلم بالصواب

کتبہ جلال الدین احمد الہمدی

۲۴ ذی الحجہ ۱۳۱۲ھ

**مسئلہ**۔ مسؤلر مرزا تبارک اللہ بیگ لمبی نگر (راج نہال)

ایک بکر اقربانی کی نیت سے پرورش کیا گیا مگر چند وجوہات کی بنا پر قربانی نہیں کی گئی تو اس بکر کو سال آئندہ قربانی کے لئے باقی رکھا جائے یا صدقہ کر دیا جائے؟

**الجواب** اگر اس بکر کو قربانی کے لئے غنی یعنی مالک نصاب نے پرورش کی تھی اور اس سال

اس نے اپنے نام سے کوئی دوسری قربانی بھی نہیں کی تو وہ بکرہ صدقہ کر دیا جائے اور اگر اس سال کوئی دوسری قربانی اپنے نام سے کر چکا ہے تو سال آئندہ کی قربانی کے لئے اس بکرے کو باقی رکھ سکتا ہے۔ اور اگر غریب یعنی عیسا صاحب نصاب نے قربانی کی نیت سے بکرہ خریدا تھا اور ایام قربانی گزرنے کے بعد اس نے قربانی نہیں کی تو اس صورت میں بھی اسی زندہ بکرے کو صدقہ کر دیا جائے۔ اور اگر غریب کے پاس پہلے ہی سے بکرہ تھا اور اس نے قربانی کی نیت کر لی تھی یا خریدنے کے بعد قربانی کی نیت کی تھی تو ان صورتوں میں غریب پر قربانی واجب نہ ہوئی تھی لہذا اگر ان دونوں صورتوں میں ایام قربانی گزر گئے اور غریب نے قربانی نہ کی تو اس بکرے کو صدقہ کرنا واجب نہیں سال آئندہ کے لئے اسے پاں سکتا ہے اور اگر چاہے تو بیچ کر اس کی قیمت اپنے معرف میں لاسکتا ہے رد المحتار جلد پنجم ص ۳۷۱ میں نکس فی البدایہ ان المعص ان الشاة الشذرة لا ضعیفة اذ ائمه یضمر بها حتی مضی الوقت یتصدق الموسر بعینہ علیہ کالفقیر بلا خلاف بینہما صحابنا ھ۔ اور اس صفحہ میں ہے لو كانت فی ملکہ فموسی ان ینفق بها واشترایا فامہ ینوالا ضعیفة وقت الشراء ثم نوبی بعد ذلك لا یجب لان النیة لم تقاسر الشراء فلا تعتبر ھ۔ وهو سمانہ وقعی اعلم

جلال الدین احمد لاہوری

۵ صفر ۱۳۸۶ھ

مسئلہ۔ از منشی امام علی مقام کوئٹہ باذیاد پوسٹ راج محل ضلع سندھال پرگنہ بہار

- ① کسی شخص نے اپنے مال اور باپ کے نام سے قربانی دیا تو اس شخص کے سر سے قربانی کا پتہ اتر کر نہیں اور قربانی صحیح ہوئی یا نہیں؟
- ② ایک مال میں دو شخصوں نے ایک شخص کے نام پر دو حصہ لیا اور پانچ شخصوں نے پانچ حصوں کے نام سے حصہ لیا تو قربانی صحیح ہوگی یا نہیں؟

الجواب ① جس شخص نے اپنے مال اور باپ کے نام سے قربانی کی تو وہ قربانی صحیح ہو جائے گی۔ لیکن اگر وہ شخص مالک نصاب ہے تو اس پر اپنے نام سے بھی قربانی کرنا واجب ہے۔ ایسا شخص اگر اپنے نام سے بھی قربانی نہیں کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ اس لئے کہ اس نے اپنے سر سے قربانی کا بوجھ نہیں اٹایا؟



۷) صورت مستقرہ میں قربانی صحیح ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ جلال الدین احمد الامجدی

۹ شوال ۱۳۸۸ھ

**مسئلہ**۔ اگر شاہ حسین صدیقی بانی دارالعلوم امجدیہ کسان فورسٹڈیلہ خلیج ہر دوئی  
ایک شخص صاحب نصاب ہے مگر ایام قربانی گزر گئے اور وہ قربانی نہیں کر سکا تو اس کے

لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟  
**الجواب**۔ شخص مذکور اگر قربانی کا ہا تو خرید چکا تھا تو اسی کو صدقہ کرے۔ اور اگر نہیں خریدا

تھا تو ایک بکرا کی قیمت صدقہ کرنا سیر واجب ہے۔ اگر ایسا نہ کرے گا تو گنہگار ہوگا رد التاویل  
پہنم ملتا میں ہے وکفی البذائع ان الصبیح ان الشاة الشتراة للاضحية اذ لم یطع  
بہا حتی مضی الوقت یتصدق المو سر بعینہا حیة کا فقیر بلا خلاف بین اصحابنا۔  
اور اسی کتاب کے اسی صفحہ میں ہے ان لم یشتر وہو موسر وقد مضت ایامہا تصدق بقیة  
شاة تجزئی للاضحية احد۔ وهو سمانہ و تعالیٰ اعلم

کتبہ جلال الدین احمد الامجدی

**مسئلہ**۔ اگر جمعہ اللہ چہرہ بمبئی۔

نزدیک شنبہ کہ مالک نصاب ایک سال اپنے نام سے قربانی کر دے وہ کافی ہے ہر سال  
اپنے نام سے قربانی واجب نہیں ایک سال اس نے اپنے نام سے قربانی کر دی اور اب ہر سال قربانی کرنا  
سے تو واجب اس کے ذمے سا قاطب ہوتا ہے یا نہیں؟

**الجواب**۔ جس طرح مالک نصاب پر ہر سال اپنی طرف سے زکاۃ و فطرہ دینا واجب ہوتا ہے  
ایسے ہی مالک نصاب پر اپنی طرف سے قربانی کرنا واجب ہوتا ہے تو جس طرح کہ دوسرے کی  
طرف سے زکاۃ و فطرہ ادا کرنے سے بری الذمہ نہ ہوگا ایسے ہی دوسرے کی طرف سے قربانی کرنے  
پر بھی واجب اس کے ذمے سا قاطب نہ ہوگا لہذا نزدیک یہ کہنا غلط ہے کہ مالک نصاب پر ہر سال اپنے نام  
سے قربانی واجب نہیں اگر وہ مالک نصاب ہوتے ہوئے ہر سال اپنے نام سے قربانی نہ کرے گا تو

گنہگار ہوگا۔ وہو تعالیٰ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
الحمد للہ رب العالمین

**مسئلہ۔** ازندہ بر خیات قادری دارالاحلیم غوثیہ رضویہ کوری ضلع پانڈہ  
ایک شخص ایسا ہے کہ جس کے پاس اثنا مال نہیں ہے کہ نصاب کو پہنچ سکے۔ لیکن اس کے  
کھیتی کی زمین اتنی ہے کہ اگر اس کو بیج ڈالے تو نصاب سے کئی گنا زیادہ ہو جائے تب تو ایسے شخص کو مالک  
نصاب سمجھا جائے گا یا نہیں؟ اور اس پر زکوٰۃ و قربانی واجب ہے یا نہیں؟

**الجواب۔** جس شخص کے پاس کھیتی کی زمین اتنی ہے کہ اگر اس کو بیج ڈالے تو نصاب سے کئی گنا  
زیادہ ہو جائے تو وہ شخص مالک نصاب ہے۔ اور اس پر قربانی و فطرہ واجب ہے۔ البتہ زکوٰۃ واجب نہیں  
کہ کھیت کا وظیفہ عشر یا خرابہ ہے اور زکوٰۃ و عشر ایک ساتھ جمع نہیں ہوتے۔ ہکذا فی فتح القدیر۔ اور  
قربانی واجب ہونے کے لئے صرف اتنا ضروری ہے کہ وہ ایام قربانی میں اپنی تمام اصلی جائتوں کے علاوہ چاندی  
کے پچھن روپے کے مال کا مالک ہو جائے وہ مال نقد ہو یا بیل بھینس یا کاشت البتہ کاشتکار کے ہل کے میل  
اس کی حاجت اصلیدہیں داخل ہیں۔ ایسا ہی احکام شریعت حصہ دوم۔ مطبوعہ لاہور مشاعرہ ہے۔  
واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
الحمد للہ رب العالمین

۱۸۰۲ھ کو جیل المرجہ

**مسئلہ۔** اذا شتر حین قادی پوسٹ و مقام چاکو ضلع جے پور۔ راجستھان

۱۔ زید جو بکر کا بیٹا لٹا ہے بلکہ صاحب اولاد ہے کیا بکر بقر عید پر اپنے بیٹے کے نام پر قربانی کر سکتا ہے  
جبکہ گزشتہ عید پر بکر کے نام پر قربانی ہو گئی ہے ایک صاحب فرماتے ہیں کہ جب تک بکر  
بقید حیات ہے کسی کے نام پر نہیں ہو سکتا بشرطیکہ اسی سال اول باپ کے نام پر ہو پھر چاہے کسی  
کے نام پر کی جائے؟

۲۔ قربانی کا گوشت غیر مسلوں کو شرعاً دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

۳۔ جبکہ گھریں اہل و عیال اتنے زیادہ ہوں کہ قربانی کے گوشت کا اگر تین حصہ کیا جائے تو گوشت گھر والوں

کے لئے کرنا ہے لہذا اس صورت میں اگر پورا گوشت گھر والوں کے کام میں لایا گیا تو قربانی جائز ہے یا نہیں؟

۲۔ قربانی کے جانور کے چرم کو کہاں کہاں صرف کیا جاسکتا ہے؟

**الجواب** بجز جیکر ہر سال مالک نصاب ہو تو اس پر ہر سال اپنے نام سے قربانی کرنا واجب

۱۔ ہے جیسا کہ ہر سال مالک نصاب ہونے کی صورت میں زکوٰۃ و صدقہ فطر واجب ہے۔ اور بیٹے کے نام پر بھی قربانی کر سکتا ہے لیکن اگر کسی سال مالک نصاب باپ اپنے بیٹے کے نام قربانی کرے تو اسی سال دوسری قربانی اپنے نام ہی کرے خواہ بیٹے کی قربانی کے پہلے یا بعد دونوں جائز ہے پہلے کرنا ضروری نہیں۔ لہذا اگر مالک نصاب باپ اسی سال دوسری قربانی اپنے نام پر نہیں کرے گا تو گنہگار ہوگا اور بیٹا اگر مالک نصاب ہے تو اس پر مالک سے قربانی واجب ہے۔ وهو تعالیٰ اعلم

۲۔ نہیں دیا جاسکتا ہے۔ وهو تعالیٰ اعلم

۳۔ اپنے لئے اور غیر احباب کے لئے قربانی کے گوشت کا تین حصہ کرنا بہتر ہے ضروری نہیں۔ لہذا اگر کسی کے اہل و عیال زیادہ ہوں اور وہ سب گوشت اپنے گھر والوں کے کام میں لائے تو قربانی ناجائز نہ ہوگی۔ بلکہ اگر صاحب وسعت ہو تو اس کے لئے بہتر یہی ہے کہ کل گوشت اپنے اہل و عیال کے لئے رکھ بھجوئے۔ فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم ص ۲۷۳ میں ہے الا فضل ان يتصدق بالثلث ويتخذ الثلث ضیافۃ لا قاس بہ، واصل قائلہ ویدخل الثلث ويطعم الغنی والفقیر جیسا کہ فی البدایہ و لو تصدق بالکل جائز وحبس النکل لنفسہ جائز ولہ ان یدخل النکل لنفسہ فوق ثلاثۃ ایام آلا ان اطعاسھا والتصدق بہا افضل الا ان یکون الرجل فی الحال وھو مومع الحال فان الافضل لھ حیث ان یدعہ لعیالہ ویومع علیہم بہ کذا فی البدایہ اھ ملخصاً۔ وهو اعلم

۴۔ قربانی کے چرٹے کو باقی رکھتے ہوئے اسے اپنے کسی کام میں لاسکتا ہے مثلاً اس کو جائے نماز بنائے یا چٹنی اور شیرہ وغیرہ سب جائز ہے اور قربانی کے چرٹے کو ایسی چیزوں سے بھی بدل سکتا ہے کہ جس کو باقی رکھتے ہوئے اس سے نفع اٹھایا جائے جیسے کتاب وغیرہ اور ایسی چیزوں سے نہیں بدل سکتا کہ جس کو باک کے نفع حاصل کیا جاتا ہو جیسے روٹی اور گوشت وغیرہ دن مختار سے شامی ہلدی تک ص ۲۷۳

میں سے یتصدق بجلد ہا و یعمل منها بخوض بال و جہ اب و قر بچ و سفرۃ و دلا و بیل نہ  
بما یتفتح بہ باقی الا بمستہلک کحل و لمحہ و نحوہ اہ ملخصاً۔ مگر قربانی کے چڑھنے کو صدقہ کر دینا  
افضل ہے اور یہ بہتر ہے کہ کسی مسجد یا مدرسہ میں دے دے۔ وھو تعالیٰ اعلم

کتبہ جلال الدین احمد الامجدی

۳۴ ذوالحجہ ۱۴۱۱ھ

**مسئلہ**۔ از محمد شاہد رضا قادری ٹیکوولی پوسٹ مہنا ضلع بستی

۱۔ ہندہ مالک نصاب ہے وہ اس سال دو قربانی کرنا چاہتی ہے ایک اپنے نام سے اور دوسری ایک  
بزرگ کے نام سے جو وفات پانچے ہیں تو اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے بعض لوگ اسے ایسا  
کرنے سے منع کرتے ہیں۔

۲۔ یہاں سے یہاں یہ رواج ہے کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روز آٹھ تو بچے تک کچھ کھاتے پیتے نہیں  
پھر غسل کرنے کے بعد کھاتے ہیں اس کے بعد نماز پڑھنے کے لئے عید گاہ جاتے ہیں تو اس کے  
بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

**الجواب** (۱) ہندہ مالک نصاب ہونے کی صورت میں جب کہ اپنے نام سے قربانی کرنے کے  
ساتھ اس سال دوسری قربانی کسی بزرگ کے نام کرنا چاہتی ہے تو اسے منع کرنے والے غلطی پر  
ہیں کہ شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں۔ جائز ہے بلکہ بہتر ہے کہ ثواب پائے گی۔ لیکن اگر اس بزرگ  
تے ہندہ کو قربانی کی وصیت کی ہے تو اس صورت میں خود اس کے گوشت سے کچھ نہ کھائے بلکہ کل  
صدقہ کر دے جیسا کہ فتاویٰ بنیاضیہ علی الھند یلہ جلد سوم ص ۲۸ میں ہے قال الصدق  
الختاسا انہ ان یضحی باہر المیت لایاکل منها وان یغیر امرہ یا کل۔

۲۔ عید الفطر کے دن مستحب یہ ہے کہ نماز کے پڑ جانے سے پہلے طاق یعنی تین، پانچ یا سات کھجوریں کھائے  
اور کھجوریں نہ ہوں تو کوئی بھی چیز کھائے۔ لیکن اس روز آٹھ تو بچے تک کھاتے پیتے سے شریعت نے  
منع نہیں کیا ہے لہذا اگر حکم شرع سمجھ کر اس وقت تک نہیں کھاتے پیتے تو غلطی پر ہیں البتہ  
عید الاضحیٰ کے روز مستحب یہ ہے کہ نماز ادا کرنے سے پہلے کچھ نہ کھائے اگرچہ قسم بانی مذکر فی ہ  
اور اگر کھالیا تو کراہت نہیں۔ ھکذا فی کتب الفقہ۔ وھو تعالیٰ اعلم بالصواب۔

کتب جلال الدین احمد الامجدی

۲۸ ذی القعدة ۱۴۰۲ھ

**مسئلہ**۔ اہل حفاظت دعا و دعائیں نوری صرف مافظہ و تحفہ قادری رضوی مکانہ امیر اہل کاپور و کاپورہ کا پورہ زینے قربانی کے لئے جانور خریدنا زید صاحب نصاب ہے ایک ہی جانور خریدایا بیٹے جانور میں ایک ہی حصہ لیا ہے پڑھے لکھے لوگوں سے مسئلہ پوچھا تو زید سے لوگوں نے کہا کہ آپ صاحب نصاب ہیں آپ پر قربانی واجب ہے آپ اپنی طرف سے کریں زید کہتا ہے کہ میں ایسے ہی ادنیٰ ذکر و گاہی سال سرگرمی میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام کروں گا اگلے سال غفل علیہ السلام کے نام اس کے اگلے سال سرگرمی خوش پاک کے نام چھتھے سال اگر زندہ رہا تو اپنے نام۔ زید کے اس طریقے سے واجب قربانی کا ادا ہو گا کہ نہیں یا کیا طریقہ ہے تحریر کریں۔

**الجواب** صاحب نصاب اگر مذکورہ طریقہ پر کرے گا اور اپنی طرف سے نہیں کرے گا تو ترک واجب کے سبب گناہ ہو گا زید پر لازم واجب ہے کہ اپنی طرف سے قربانی کرے اور بزرگوں کی طرف سے کرنا چاہتا ہے تو ان کے لئے دوسری قربانی کا انتظام کرے۔ وہو تعالیٰ اعلم۔

کتب جلال الدین احمد الامجدی

۲۳ ذی القعدة ۱۴۰۲ھ

**مسئلہ**۔ از محمد یعقوب موضح پڑولی پوسٹ دوگہرا جہل پوسٹ افسر ہراج گنج ضلع گوردھارہ زید نے ایک بکرا قربانی کی نیت سے پالا لیکن زید نا مال ہے اس پر قرض زیادہ ہے دیافت طلب ہے امر ہے کہ زید اس بکرے کو اپنے صرف میں لاسکتا ہے یا قربانی ہی کرنی واجب ہے؟

**الجواب** زید پر قربانی واجب نہیں یہاں شریعت میں ہے۔ بکری کا مالک تھا اور اس کی قربانی کی نیت کر لی یا خریدنے کے وقت قربانی کی نیت دھقی بعد میں نیت کر لی تو اس نیت سے قربانی واجب نہ ہوگی (بہار شریعت ص ۲۳۹) واللہ ورنسولہ اعلم۔

کتب جلال الدین احمد الامجدی

۲۸ شعبان العظمیٰ ۱۴۰۲ھ

**مسئلہ**۔ از شیخ لعل محمد انام اتھنی سہ پوسٹ و مقام پوسٹ ضلع اہیت محل (ہمارا شوش)

ایام تشریق کی وجہ تسمیہ کیا ہے جواب یا صواب سے نوازیں۔ بینوا فوجروا  
**الجواب** بصورت الملک الوہاب تشریق کے معنی ہیں گوشت کے ٹکڑے کرنا اور صوب میں  
 خشک کرنا چونکہ ان دنوں میں قربانی کا گوشت خشک کیا جاتا ہے اسی لئے ان کو ایام تشریق کہتے ہیں۔ لغت کی  
 مشہور کتاب التلخیص میں ہے التشریق ہی ثلاثہ آیا مر بعد عبد الاضحی لان لحوم الاضاحی تشریق  
 فیھا اور وهو تعالیٰ اعلم

کتبہ جلال الدین احمد الامجدی  
 ۴ صفر المظفر ۱۴۰۵ھ

**مسئلہ**۔ از ہم مدرسہ رضائے عفت اود کے رد اسنسل  
 اس طرف قربانی کے موقع پر چند افراد ایک گائے شرکت میں خرید کتے ہیں اور صبیحہ شیت  
 پہنچتے آپس میں متعین کر لیتے ہیں۔ اور باقی ماندہ ایک تھے کو مشترکہ طور پر سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم یا کسی دوسرے بزرگ کے نام پر قربانی کرتے ہیں۔ اس عمل کے متعلق ادھر کچھ دنوں سے لوگ  
 چرچہ مچا رہے ہیں کہ ایسا کرنا ناجائز اور غلط ہے۔ لہذا کتاب وسنت اور مذہب احناف کی روشنی میں  
 وضاحت فرمایا جائے کہ دو شخصوں یا تین شخصوں یا حسب گنجائش دوسرے افراد کی شرکت میں گائے  
 بیس خرید کر مذکورہ بالا طریقہ کی قربانی جائز ہے یا حرام ہے؟

**الجواب** جس طرح یہ جائز ہے کہ چند مسلمان شریک ہو کر ایک بکرا خریدیں اور اس کی فسر بانی  
 سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام یا کسی دوسرے بزرگ کے نام کریں کوئی قباحت نہیں اسی  
 طرح کچھ مسلمان شریک طور پر بڑا جانور خرید کر ساتواں حصہ کسی بزرگ یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کے نام قربانی کریں جائز ہے۔ اور جائز ہونے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ جو لوگ ناجائز اور  
 غلط کہتے ہیں ان پر لازم ہے کہ معتبر کتاب کا جزیہ پیش کریں۔ وهو تعالیٰ وسعہ اند اعلم بالصواب

کتبہ جلال الدین احمد الامجدی

۲۲ ذوالقعدہ ۱۳۸۵ھ

**مسئلہ**۔ مسئلہ مولوی فصیح اللہ مدرسہ صدیقیہ گورابازار ضلع بستی  
 دسویں ڈی ایچ کو بعد نماز فجر قبل نماز عید الاضحیٰ قربانی کرنی جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب** شہر میں نماز عید الاضحیٰ سے پہلے قربانی کرنا جائز نہیں لیکن دیہات میں دسویں ذی الحجہ کو بعد نماز فجر قبل نماز عید الاضحیٰ قربانی کرنا جائز ہے بلکہ طلوع صبح صادق ہی سے نماز ہے لیکن مستحب ہے کہ سورج نکلنے کے بعد کرے درختوں میں یا پہلے اول وقت بعد الصلاۃ آن ذبح فی مصرود بعد طلوع فجر یوم النحر ان ذبح فی غیرہ اھم مخلصاً اور فتاویٰ قاضی خاں میں ہے فاما اهل السواد و القرئی و التباطات عندنا یجوز لھما التخصیص بعد طلوع الفجر الثاني من البوا العاشر من ذی الحجۃ اھ۔ اور فتاویٰ عالمگیری جلد اول صفحہ ۱۸۷ میں ہے والوقت المستحب للتخصیص فی حق اهل السواد بعد طلوع الشمس و فی حق اهل المصر بعد الخطبۃ کذا فی الظہیر یتھ اھ۔ ہذا ما عندی والعلیہ بالحق عند اللہ تعالیٰ ورسولہ جل جلالہ وعلی النبی تعالیٰ علیہ وسلم

جلال الدین احمد الامجدی

۲۴ رجب القعدہ ۱۲۸۸ھ

**مسئلہ** انھما قاضی عبدالجلیل کا تب مدرسہ عالیہ و اثر علی محال لکھنؤ بقرید کے دن اگر شہر میں کرفولگ جائے یا فتنہ و فساد ایسا ہو کہ لوگ گھروں سے نکل کر عید گاہ یا مسجد میں بقرید کی نماز پڑھ سکیں تو اس صورت میں شہر کے لوگ قربانی تکب کریں؟

**الجواب** جبکہ کرفولگ کسی دوسرے فتنہ کے سبب شہر میں عید اضحیٰ کی نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو اس صورت میں دسویں ذوالحجہ ہی کو شہر میں بھی طلوع فجر کے بعد ہجرت کرنا جائز ہے درختوں میں یا پہلے اول وقت بعد طلوع فجر یا عید الاضحیٰ اور فتاویٰ عالمگیری جلد اول صفحہ ۱۸۷ میں ہے والوقت المستحب للتخصیص فی حق اهل السواد بعد طلوع الشمس و فی حق اهل المصر بعد الخطبۃ کذا فی الظہیر یتھ اھ۔ ہذا ما عندی والعلیہ بالحق عند اللہ تعالیٰ ورسولہ جل جلالہ وعلی النبی تعالیٰ علیہ وسلم

جلال الدین احمد الامجدی

**مسئلہ** اگرچہ نعیم سنگھ راولپنڈی پورٹ برکد واپس گھر کے قریب رہتا ہے لیکن وہ صاحب نصاب ہے تو عورت کے نام کے قربانی اگر شادی شدہ عورت کے نام ہو تو وہ صاحب نصاب ہے تو عورت کے نام کے

ساتھ باپ کا نام یا ماں کا نام یا شوہر کا نام عرض کر کس کا نام اس کے نام کے ساتھ لیا جائے۔  
بنیوا توجسوا

**الجواب** جس عورت کی طرف سے قربانی ہو خدائے عظیم وغیرہ خوب جانتا ہے کہ وہ فلاں کی  
لڑکی فلاں کی بیوی ہے اس لئے صرف عورت کا نام لینا کافی ہے فلاں بنت فلاں یا فلاں زوجہ  
فلاں کہنا ضروری نہیں اور اگر کہہ دے تو کوئی حرج بھی نہیں۔ وھو تعالیٰ اعلم

کتبہ  
جلال الدین احمد لاہوری  
۲۳ ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ

**مسئلہ**۔ از محمد نعیم خاں مرگد واپس یا ضلع گوردھپور

زید ایک بکرے کی قربانی کرنا چاہتا ہے اور بکرانہایت فریہ اور تندرست ہے لیکن عمر کے لحاظ  
سے ابھی سال بھر میں۔ دن سے کہے کیا اس کی قربانی ہو سکتی ہے۔ بنیوا توجسوا  
**الجواب** اس بکرے کی قربانی جائز نہیں خواہ کتنا ہی فریہ ہو کہ قربانی کے بکرے کی عمر سال بھر میں  
ضروری ہے۔ رد المحتار میں ہے نو بھی بس اقل لا یجوز اھا اور فتاویٰ عالمگیری میں ہے نو بھی  
یا قل من ذلک شیئ لا یجوز اھ۔ واللہ تعالیٰ وسرسلہ الا علیٰ اعلمہ جل جلالہ  
وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم

کتبہ  
جلال الدین احمد لاہوری  
۲۳ ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ

**مسئلہ**۔ از محمد ابراہیم خاں متصل جانا مسجد کوئٹہ باس پوسٹ جروا ضلع کوئٹہ (سرحد خیال)

① کس کس بات اور کی قربانی جائز ہے اور کس عمر کا ہونا چاہئے؟  
② زید کا قول ہے کہ بھینے کی قربانی قرآن و حدیث سے ثابت نہیں ہے اس لئے بھینے کی  
قربانی نہیں ہے۔ زید کا کہنا ہے کہ جو لوگ بھینے کی قربانی کرتے ہیں وہ جہالت ہے کیا یہ سب باتیں صحیح  
ہیں یا نہیں زید عالم بھی ہے براہ کرم بحوالہ قرآن و حدیث و کتب معتبرہ سے نوازیں۔  
**الجواب** اللہم ھذا بختہ الحق والصواب ① اونٹ، گائے، بھینس بکری بھیڑ اور دجہ  
کی قربانی جائز ہے اونٹ پانچ سال کا ہونا ضروری ہے گائے بھینس دو سال کی اور بکری ایک سال



کی ان جانوروں کی اسلحہ کے عمر ہو تو قربانی جائز نہیں اور نہ وہ بھیر کی عمر ایک سال ہوتا ضروری نہیں پہا  
 تک کہ چھ ماہ پہچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی بھی قربانی جائز  
 ہے درخت پر رہنے والے وحش الجذعہ و ستیہ اشھر من القان ان کا نہ بھیت لوی غلط ہا لٹایا  
 لا یسکن التیمز من بعد و صح الثئی فصاعدا من الثلاثیۃ (وحی الابل والبقر بنوعیہ و  
 النشاۃ بنوعیہ روا مختار) والثئی ہوا بن خمس من الابل وحولین من البقر والیہا موس  
 وحوول من النشاۃ والعزاه۔ وهو تعالیٰ اعلم۔

(۲) جاموس یعنی بھینس بھینس کی قربانی حدیثوں سے ثابت ہے کہ جاموس بقر کی ایک قسم ہے  
 اور بقر کی قربانی حدیثوں میں مذکور ہے جہاں کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ  
 الصلاۃ والسلام نے فرمایا البقرۃ عن سبعۃ والجزوس عن سبعۃ والا مسلمہ وابوداؤد و  
 التعلیل ہے یعنی بقراءت کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے (مسلم ابوداؤد) اور حضرت  
 عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فمضیرنا  
 یعنی انھوں نے فرمایا کہ ہم سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ بقر عید آگئی تو ہم ایک بقر  
 سات آدمی شریک ہوئے (ترمذی شریف نسائی ابن ماجہ) اور ہمارے کتاب الاضعیہ میں ہے بدخل فی  
 البقر الیہا موس لانتہ من جنسہ اھ۔ یعنی بقر میں بھینس بھی داخل ہے اس لئے کہ بھینس بقر کی جنس  
 سے ہے۔ اور کتاب الزکاة میں ہے الجوامیس والبقر سواء لانہ اسم البقرینا ولہما ذہو  
 نوع منہ۔ یعنی بھینس اور بقر احکام میں برابر ہیں کہ بقر کا لفظ ان دونوں کو شامل ہے اس لئے کہ بھینس بقر کی ایک  
 نوع ہے اور بدائع الصنائع میں ہے الیہا موس نوع من البقر بدلیل انہ ہضہ فذلک الی البقر  
 فی باب الزکوة اھ۔ یعنی بھینس بقر کی ایک قسم ہے دلیل یہ ہے بھینس زکاة کے لئے میں بقر سے  
 ملائی جاتی ہے اور فتاویٰ قاضی خاں میں ہے وکذا الیہا موس لانہ نوع من البقر اھ۔ یعنی  
 بھینس کی بھی قربانی جائز ہے اس لئے کہ وہ بقر کی ایک نوع ہے اور فتاویٰ عالمگیری میں ہے الیہا موس  
 نوع من البقر اھ یعنی بھینس بقر کی ایک قسم ہے اور رد المحتار میں ہے الیہا موس نوع من البقر  
 وکذا المحرر نوع من الغنم بدلیل فتمتھا فی الزکوة اھ یعنی بھینس بھینس بقر کی ایک قسم ہے

دلیل یہ ہے کہ وہ زکوٰۃ میں شامل کی جاتی ہے اور قنوا کی ہائز میں ہے الجا موس یجوز فیہا اھ۔  
یعنی ہمیں بھیسا قربانی میں ہائز ہے اور عربی لغت کی مشہور کتاب التجدید میں ہے الجا موس ضرب  
من کبائر البقرہ اجنا اھ یعنی بھینس بقرہ کی ایک بڑی قسم ہے جو کالی ہوتی ہے اور فارسی لغت کی متعدد  
کتاب خیانت اللغات میں ہے جاموس کا آخرین ہمد عرب گامیش کہ تحقیق گامیش ست از سال  
محرابت خودیں دیار مردم این زمانہ بھیت تفرقہ زادہ ۵ نرا جاموس گویند تہرب وادہ ماگا ویش  
خواند اھ۔ فقہ اور لغت کے ان تمام شواہد کا خلاصہ یہ ہوا کہ بھینس بقرہ کی ایک قسم ہے اس کی  
بھی قربانی جائز ہے اور یہ سب مسلمانوں کے نزدیک مسلم مسئلہ ہے لہذا بھینس کی قربانی کو جہایت  
تہانے والا چاہئے ہے اور جاہل نہیں تو گمراہ ہے اور گمراہ تا وقتیکہ توبہ نہ کرے مسلمانوں پر اس کا ہالیکٹ  
کرنا لازم ہے ورنہ وہ بھی گنہگار ہوں گے۔ قال اللہ تعالیٰ وَاَمَّا يَنْتَحِبْتُمُ الشَّيْطَانُ فَلَا تَعْتَدُوا  
بَعْدَ السَّيِّئِ مَعِ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (پارہ ۷، رکوع ۱۴) اُن میں انفقہا حضرت علامہ ملا جوں رحمتہ  
اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں ان القوم الظالمین یعلم المبتدع والفاق  
والکافر والقعود مع کلھم مستع (تفسیرات احمدیہ ۲۵۵) وھو تعالیٰ اعلم

کتبہ جلال الدین احمد الامجدی  
لازمی القعدہ ۱۳۹۹ھ

مسئلہ ۷۔ از عاشق نعیم شاہدی موضح سرکانڈ۔ پوسٹ بھالت پور منٹ گونڈہ

زید کہتا ہے کہ بھینسا کی قربانی جائز نہیں ہے اس لئے کہ وہ قرآن عظیم سے نہیں ثابت ہے  
البتہ وہ بکرا بکری کی قربانی کو جائز کہتا ہے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

**الجواب**۔ زید اگر بھینسا کی قربانی کو جائز نہیں مانتا اس لئے کہ وہ قرآن سے نہیں ثابت ہے  
اور بکرا بکری کی قربانی کو جائز مانتا ہے تو اس سے دریافت کیا جائے کہ بکرا بکری کی قربانی کس آیت  
سے ثابت ہے۔ اور جب قرآن سے نہ ثابت ہوئے کے سبب وہ بھینسا کی قربانی سے انکار کرتا ہے تو  
پانچوں وقت کی نمازوں میں رکعتوں کی تعداد سے بھی اسے انکار ہو گا۔ اور مونا چاندی میں چالیسویں حصہ اور  
غذ میں دسویں صوبہ جسکی زکوٰۃ سے بھی اسے انکار ہو گا اور اسی طرح ان تمام باتوں سے کہ جس کا ثبوت صرف  
حدیثوں سے ہے العیاذ باللہ تعالیٰ۔ خلاصہ یہ کہ زید گمراہ ہے اس پر توبہ لازم ہے۔ اگر وہ توبہ نہ کرے تو سب

مسلمان اس کا بایکٹ کریں اگر ایسا نہ کریں گے تو وہ بھی گنہگار ہوں گے قال اللہ تعالیٰ وَاِمَّا يَنْتَشِبُكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَعْدُ بَعْدَ ذَلِكَ مَعِيَ مع القوم الظالمین (پ ۱۲) وهو سبحانه ونعالي اعلم بالصواب۔

جلال الدین احمد الامجدی

۱۲ صفر النفر ۱۴۰۲ھ

**مسئلہ۔** از علی محمد قرستان ڈگری ضلع لکھنم پور آسام  
یہاں ایک فرقہ ایسا مجاہد ہے جو کہتا ہے کہ ایک بکرا کی قربانی سات آدمی کی طرف سے ہو سکتی ہے  
کیونکہ چھتہ جاندار ہیں سب کی جان برابر ہے تو صرف گلے یا اونٹ ہی سات قربانی دہی بلکہ کچھ بھیر  
میری میں بھی سات قربانی ہوگی یہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ اس فرقہ کا سرگز ملک میں رہتا ہے اور اپنے  
مریدوں کو جنت کا ٹکٹ بھی دیتا ہے کہ بیکار وک ٹوک جنت میں جاسکتے ہیں دربارت طلبہ امر ہے کہ کیا  
ایک بکرے کی قربانی سات آدمی کی طرف سے ہو سکتی ہے اور کیا مرغ یا مرغی یا بطخ کی قربانی شرعاً جائز  
ہے جو فرقہ یہ کہتا ہے کہ مرغ اور بکرا کی قربانی سات آدمی کی طرف سے جائز ہے اس فرقہ کے سرگز سے  
مرید ہونا جائز ہے یا نہیں؟ اور جو لوگ مرید ہو چکے ہیں ان کے لئے اسلامی شریعت کا کیا حکم ہے؟  
بیشوا تبصر وا

**الجواب** بکرے اور مرغی کی قربانی سات آدمی کی طرف سے قرآن کریم اور حدیث سے ثابت  
ہونے والے جھوٹے معری کذاب ہیں۔ اور شریعت اسلامیہ کو کھیل بنا رہے ہیں۔ ان سے مسلمانوں کا کھلا  
ہونا چاہئے کہ تم اپنے دعویٰ کے مطابق قرآن مجید کی آیت یا حدیث شریف پیش کرو۔ اور وہ ہرگز ہرگز  
پیش نہ کر سکیں گے۔ تو ان سے تو یہ فیصلے اگر تو ہے انکار کریں تو سامنے مسلمان ان کا قطعی بایکٹ  
کریں۔ بکرے کی قربانی صرف ایک ہی آدمی کی طرف سے جائز ہے خواہ کتنا ہی فرہ ہو۔ نہائی عالمگیر  
جلد پنجم مصری ص ۲۶ میں ہے لا تجوز الشاة والعزالا عن واحد وان كانت عقیقہ سیفۃ  
تساوی شاتین اھ اور بدائع الصنائع جلد پنجم ص ۱۸ میں ہے لا تجوز الشاة والعزالا عن واحد  
وان كانت عقیقہ سیفۃ تساوی شاتین متايجوز ان یضی بها لان النیاس فی الابل  
والبقران لا یجوز فیہما الا شتران لان القریۃ فی ہذا الباب اسرافۃ الذم وانھا

لا تحمل التجزئة لانعاذ به واحد وانما عرفنا جواز ذلك بالخبر فحق الامر في الغنم على اصل القياس فان قيل اليس انتم سويان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فحق بكبشين املعين احدهما من نفسه والاخر عن لا يذبح من امته فكيف فحق بشاة واحدة عن اتمته عليه الصلاة والسلام؟ فالجواب انه عليه الصلاة والسلام اتما فعل ذلك لاجل الثواب وهو اتم جعل ثواب تضحية بشاة واحدة لامتته لا للاجزاء وسقوط التعبد عنهم امر يا من اورط في قرباني ہرگز جائز نہیں اس لئے کہ غیر وحشی چوپایہ کا ہونا قربانی کے ارکان میں سے ہے۔ در مختار جلد پنجم ص ۱۵۱ میں ہے کہ کھانا ذبح مایہ جو نہ ہے من النعم لا غفرہ جو فرقہ اور بکرا کی قربانی سات آدمی کی طرف سے جائز نہ تھا ہے اس فرقہ والے بدمذہب گمراہ گمراہ ہیں۔ اس کے سرغز سے مرید ہونا ہرگز جائز نہیں جو بگ مرید ہو چکے ہیں ان پر مرید توڑنا اور اس سے بیزاری ظاہر کرنا واجب ہے ہذا ماہندی والعلہ عند الله تعالى وسولہ الاعلیٰ جل جلالہ وصلى الله تعالى عليه وسلم

کتبہ امال الدین احمد الامجدی  
۱۳ محرم الحرام ۱۳۸۵ھ

مسئلہ۔ از منور حسین متعلم دارالعلوم فیض الرسول برادری شریف بستی

① ایک بکری کے دو بچے ایک بکری اور ایک بکرا تو ان دونوں نے کتیا کا دودھ پی لیا تو دریت طلب امر یہ ہے کہ ان دونوں کا گوشت کھانا اعتنا الشرع جائز ہے یا نہیں اور قربانی کرنا جائز ہے یا نہیں؟  
② جس بکری نے کتیا کا دودھ پی لیا ہو تو اس کے کھل میں کچھ خرابی واقع ہوگی یا نہیں؟  
الجواب بکری کے بچے اگر کتیا کا دودھ چھوڑ کر کچھ دنوں گھاس کھاتے ہے تو ان کا گوشت کھانا اعتنا الشرع جائز ہے اور ان کی قربانی کرنا بھی جائز ہے بلکہ خنزیر جو اشد حرام ہے اس کے دودھ سے پرورش یافتہ بکری کے گوشت کھانے میں بھی حرج نہیں بشرطیکہ اس کا دودھ چھوڑ کر کچھ دنوں تک گھاس کھایا ہو۔ بہار شریعت حصہ پانچ ص ۱۲۷ میں ہے کہ بکری کے بچے کو کتیا کا دودھ پلاتا رہا اس کا بھی حکم حلال کا ہے کہ چند روز تک اسے ہاتھ کے چارے کھلائیں کہ وہ ۱۵ تربا جاتا ہے اور فتاویٰ عالمگیری جلد اول مطبوعہ مصر ص ۲۵۷ پر ہے الجدی اذا کان یرقی بلبس الاتان والخنزیران اختلف ایتاماً

فلان باس اہی یعنی بکری کا بچہ جس کی پرورش گدھی اور غنیر کے دودھ سے ہوتی رہی اگر دودھ چھڑ کر کچھ دھن گھاس کھاتا رہا تو اس کے گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ اور اس کی قربانی بھی جائز ہے۔  
 ② کتیا کا دودھ بیسیٹے کے سبب بکری کی نسل میں شرعاً کوئی خرابی نہیں واضح پہنی  
 واللہ تعالیٰ اعلم

کتب جلال الدین احمد الاجری ص ۹۸

سر جلیل الرحمن پٹنہ

مسئلہ۔ محمد ارشد ابن خیر مجی الدین مدد رنظرا سلام انتفات گنج فیض آباد

① گائے یا بھینس کی قربانی جس میں چھ آدمیوں کا حصہ ایک ایک ہے اور ایک حصہ فقیر ہے اور سبھی چاہتے ہیں کہ ساتواں حصہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ہو آیا سب آدمی برابر شریک ہو کر ایک حصہ پورا کریں یا صرف ایک آدمی پورا کر لے۔

② گائے اور بھینس و بکری کے بچہ دینے کے بعد جو دودھ اول مرتبہ نکالا جاتا ہے جسے ہماری مادری زبان میں پیوس کہتے ہیں اس کا پینا کیسا ہے؟ دینا تو چاہیے

الجواب اللہ اعلم بالصواب والحق والشواب ① قربانی کا ساتواں حصہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ہے ہو اس کو سب حصے دار برابر ہا بر شریک ہو کر پورا کریں یا ایک شخص پورا کرے دونوں صورتیں جائز ہیں اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں لائنہ لم یثبت فی الشرع حرمة اوکما اھتے کذلک وهو تعالیٰ اعلم

② اس دودھ کا کھانا پینا جائز ہے شرعاً کوئی حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ وسولہ جل جلالہ وصلى المولى تعالى عليه وسلم۔

کتب جلال الدین احمد الاجری ص ۹۸

۱۱ صفر ۱۳۹۹ھ

مسئلہ۔ از محمد نعیم خاں کلینیاں ضلع بستی۔

قربانی کا بکر اکٹے دن کا ہو نا چاہیے بعض کا قول ہے کہ دانت والا ہو نا چاہیے اور بعض کہتے ہیں کہ ایک سال کا ہو نا چاہیے دریافت طلب امر ہے کہ اس کے یا اسے میں شریعت کا کیا

فرمان ہے؟

**الجواب** قربانی کا بکرا کم سے کم سال بھر کا ہونا ضروری ہے خواہ وہ دانت والا ہو یا نہ ہو۔  
حدیث شریف میں ہے **صُحُوبُ الْإِنْيَايَا** (ہدایہ جلد ۱ ص ۳۳۳)۔ سولانا عبدالحی صاحب فرنگی  
محل عمدة الرماہ میں فرماتے ہیں: **الْإِنْيَايَا** من الغنم ابن حول اھ درختار میں ہے ومع الثنی  
فصاعداً من الثلاثین والثنی ہوا **بن خمس** من الابل وحولین من البقر و  
للماموس وحول من الشاة اھ اور بدائع الصنائع جلد ۱ ص ۳۳۳ میں ہے و ذکر الزعفرانی  
فی الاضاحی الثنی من الشاة والمعز ما تم له حولہ وطعن فی التسعة الثانية  
اھ واللہ تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد الامجدی  
۱۲ اردی القعدہ ۱۳۹۷ھ

**مسئلہ**۔ از محمد ضیاء الشہید مدد سر سید الہدیت غازی پھر ضلع گونڈہ  
ایک بکری کے بچے نے کتیا کا دودھ پی لیا ہے تو کیا اس بکری کے بچے کی قربانی ہو سکتی ہے

بتینوا تو جی وا

**الجواب** بکری کا بچہ اگر کتیا کا دودھ برابر پیتا رہا تو وہ جلال کے حکم میں داخل ہے  
بہار شریعت ص ۲۹۵ پر مذکور ہے کہ اگر بکری کے بچے کو کتیا کا  
دودھ پلا تا رہا اس کا بھی حکم جلال کا ہے۔ اور جلال بکری کی قربانی کے سلسلے میں حکم یہ ہے کہ  
اسے دس دنوں تک باندھ کر چارہ کھلائیں کہ وہ اثر جاتا رہے بعد اُس کی قربانی کر سکتے ہیں  
فتاویٰ عالمگیری کتاب الاضاحی میں ہے لا نجوز الجلالۃ وحی التي تاكل العذ سرة و  
لا تاكل غیرھا فان كانت الجلالۃ ابلا تسلك اسربعین یوما حتی یطیب لحمھا و  
البقر یسلك عشرين یوما والغنم عشرة ایام۔ وهو تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد الامجدی  
۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۷ھ

**مسئلہ**۔ از احسان علی سبحانی موضع پرساڈا کٹاڈ کوٹ خاص ضلع گونڈہ

بکری کی قربانی جائز ہے یا نہیں جبکہ وہ بکری بچہ والی بھی نہ ہو۔

**الجواب** بکری جس کی عمر کم سے کم ایک سال ہو اور اس میں کوئی عیب مانع قربانی نہ ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔ بشرطہ کہ کوئی قباحہ نہ ہو اور وہ تعالیٰ وسبحانہ  
اعلم بالصواب

کتب جلال الدین احمد الامجدی

۴ ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

**مسئلہ**۔ از محبوب خاں دھرماتنگر

میں نے اپنی بکری کو بٹائی پر اس طرح دی کہ اگر وہ بچہ ہو گا تو ایک ہمارا ہے اور دوسرا ہمارا  
دریافت طلب امر یہ ہے کہ بٹائی پر بکری دینا کیسا ہے نیز بٹائی کی بکری کے بچے کی قربانی جائز ہے یا نہیں  
میں نے اس کی قربانی کا فی ہے تو یہ قربانی جائز ہوئی یا نہیں؟

**الجواب** فقہ حنفی کی مشہور کتاب بہار شریعت جلد چہارم ص ۲۲۹ میں ہے۔ بعض لوگ بکری  
بٹائی پر دیتے ہیں کہ جو کچھ بچے پیدا ہوں گے دووں نصف نصف لیں گے یہ ابراہیم بھی فاسد ہے بچے  
اس کے ہیں جس کی بکری ہے دوسرے کو اس کے کام کی اجرت ملے گی۔

حوالہ مذکور سے واضح ہو گیا کہ بٹائی پر بکری دینا جائز نہیں اور اگر اپنی بکری کسی دوسرے کو  
چرانے اور نگہداشت کے لئے دینا ہی چاہتا ہے تو اس کی اجرت مقرر کر دے بکری چرانے والا بکری  
کے بچے میں حصہ دار نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ بکری کا مالک نہیں۔ اور رہا بٹائی کی بکری کے بچے کی قربانی نہ تو  
وہ شرعاً درست ہے آپ کی قربانی ہو گئی کیونکہ بکری کے بچے کے آپ مالک ہیں ہاں قربانی صحیح  
ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ سال بھر کا ہو چکا ہو واللہ تعالیٰ اعلم

کتب بدالذین احمد الرضوی

۴ صفر ۱۳۸۶ھ

**مسئلہ**۔ از قاضی عبدالصمد فاروقی بدلیہ پوسٹ بلور ضلع بستی

① قربانی کا بکرا سال بھر کا ہے اور حالت ایچی نکالے۔ لیکن گاؤں کے لوگ کہتے ہیں کہ

مال بھر کا ہو گیا ہے تو اس بکری کی قربانی درست ہے یا نہیں؟

۲) جبکہ قربانی کے بکرا کی سینگ وغیرہ صحیح ہونا چاہیے یعنی اس کلبے عیب ہونا ضروری ہے تو کیا بدھیا ہونا عیب نہیں ہے کہ اس کی قربانی جائز ہے؟

۳) کیا تین دن قربانی کا جائز ہونا حدیث و فقہ سے ثابت ہے؟

الجواب ۱) قربانی کے بکرا کی عمر سال بھر ہونا ضروری ہے دانت کا نکلنا ضروری نہیں بلکہ بکرا اگر قاضی سال بھر کا ہے تو اس کی قربانی جائز ہے اگرچہ اس کے دانت نہ نکلے ہوں۔ درختیاتی جلد ۲۲ میں ہے صحیح الشی فی فضلہ والشی ہوا بن حول من الشاة اہل مخلصاً۔

۲) بیشک بدھیا ہونا عیب نہیں ہے اس لئے کہ عیب اس بات کو کہتے ہیں جس کے سبب جانور کی قیمت کم ہو جائے اور بدھیا ہونے سے جانور کی قیمت کم نہیں ہوتی ہے بلکہ بڑھ جاتی ہے تو اس کی قربانی جائز ہی نہیں بلکہ افضل ہے اس لئے کہ بدھیا ہونے سے اس کا گوشت اور عمدہ ہو جاتا ہے ہمارے جلد سوم باب فیما رالعیب ۲۳ میں ہے کل ما وجب نقصان الثمن فی عادیہ الغنم فہو عیب اور قاضی عالمگیری جلد پنجم مطبوعہ مصر ص ۲۶ میں ہے الخصى افضل من الضحل لانہ اطیب لحمًا کذا فی المحيط۔ اور تفسیر تیرہ جلد دوم ص ۲۵ میں ہے یجوز ان یضعی بالخصی لانہ اطیب لحمًا من غیر الخصی قال ابو حنیفۃ ما نزل فی لحمہ النفع متا ذہب من خصیتہ اہل مخلصاً۔

۳) بیشک تین دن قربانی کا جائز ہونا حدیث و فقہ سے ثابت ہے یدائع الصنائع جلد پنجم ص ۶۵ میں ہے مروی عن سیدنا عمر و سیدنا علی و ابن عباس و ابن سیدنا عمر و انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم اذہم قالوا یا امیر النحر ثلاثۃ اولہا افضلہا والظاہر انہم معوا ذلک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان اوقات العبادات والقربا بات لا تعرف الا بالاسیح اھ اور ہمارے جلد چہارم ص ۳۳ میں ہے وہی جائزۃ فی ثلاثۃ ایام یوم النحر ویومان بعدہ اھ۔ وهو تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ جمال الدین احمد الانجری

۱۵ ذی الحجہ ۱۴۱۲ھ

مسئلہ۔ از نسیم چوکھی شعلہ دار العلوم خذا



زید کی ایک بکری نے بچہ جتا بچے نے اس کا دودھ بھی پیا اور کتیا کا بھی۔ دریافت طلب ہے کہ اس کا گوشت کھانا جائز ہے یا نہیں نیز اس کی قربانی کر سکتے ہیں یا نہیں؟  
**الجواب** صورت مسؤل میں بکری کے جن بچے نے کتیا کا دودھ پیا اس کے گوشت کھانے میں حرج نہیں نیز اس کی قربانی بھی کر سکتے ہیں۔ فتاویٰ عالمگیری جلد چہارم ص ۳۳ پر ہے المجدی اذا كان يربى بلسن الاثان والخنزيران اعتلن اياما فلا باس۔ یعنی بکری کا بچہ جس کی پرورش گدھا اور خنزیر کے دودھ سے ہوتی رہی اگر دودھ چھوڑ کر کچھ دنوں گھاس کھاتا رہا تو اس کے گوشت کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ واللہ اعلم

پورا اگر کسی کی طبیعت گوارہ نہ کرے تو شریعت اسے مجبور نہیں کرتی واللہ ورسولہ اعلم

کتبہ بدرالدین احمد الرضوی

۳۰ محرم ۱۲۸۵ھ

**سئلہ**۔ از سہنیاں کلاں ضلع گونڈہ مرسلہ عطاراٹھ  
 ایک شخص کا نام نہیں معلوم ہے اور اس کے نام پر قربانی کرتی ہے تو کیا نام لیا جائے  
 البتہ اس کے رٹکے کا نام معلوم ہے۔

**الجواب** دعائے قربانی میں من کے بعد والد فلان کہا جائے مثلاً اگر رٹکے کا نام عبداللہ ہے تو بھائیوں بڑے تقبل من والد عبد اللہ اور پھر آخر تک دعا پڑھی جائے واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کتبہ جمال الدین احمد الہادی

۲۵ ذی القعدہ ۱۲۸۵ھ

**سئلہ**۔ از پکوہ ضلع بستی مرسلہ فیض اللہ

قربانی کا گوشت کافر کو دینا شرعاً جائز ہے یا نہیں اور اگر کسی نے دیدیا تو قربانی ہوگی یا نہیں؟  
**الجواب** قربانی کا گوشت کافر کو دینا شرعاً جائز نہیں اور کسی نے دیدیا تو گنہگار ہے۔ تو بکرے اور قربانی ہو جائے گی یعنی کافر کو گوشت دینے کے سبب قربانی کا اعادہ کرنا واجب نہیں وهو تعالیٰ اعلم

کتبہ جمال الدین احمد الہادی

الرحمہدی الاخری - ۲۰

**مسئلہ۔** الاسید رجحان اختر گروسی عبدالمید خاں فرخ آباد

جس جانور کا کوئی عضو تہائی سے زیادہ کٹا ہو اس کی قربانی جائز نہیں تو خسی جس کے پورے خسیے کٹے ہوتے ہیں اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب** خسی جس کے پورے خسیے کٹے ہوتے ہیں اس کی قربانی جائز ہے ایسا ہی درمختار

مخ شامی جلد پنجم ص ۲۱۱ میں ہے۔ اور ہدایہ جلد چہارم ص ۳۳ میں ہے یجوز ان یفخی بالخصی لان

لحمھا اطیب و قد صحح ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضحیٰ بکشتین مم جو عیس

ملخصاً یعنی خسی کی قربانی جائز ہے اس لئے کہ اس کا گوشت عمدہ ہوتا ہے۔ اور صحیح روایت سے

ثابت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے دو سینڈھوں کی قربانی فرمائی جو خسی تھے اور ان کا

رنگ سفیدی و سیاہی ملا ہوا تھا۔ اور جوہرہ نیرہ جلد دوم ص ۲۵۵ میں ہے یجوز ان یفخی بالخصی لانہ اطیب

لحمھا۔ ابن خبیر الخسی قال ابو حنیفۃ ما من اد فی لحمہ انفع متاذہب من خصیتیہ اھ

تلفیظاً یعنی خسی کی قربانی جائز ہے اس لئے کہ اس کا گوشت غیر خسی کے گوشت سے عمدہ ہوتا ہے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو گوشت کہ خسی میں بڑھ جاتا ہے اس کے خسی میں

سے وہ زیادہ نفع بخش ہوتا ہے۔ بلکہ خسی کے گوشت کی عمدگی کے سبب اس کی قربانی افضل ہے جیسا

کہ فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم ص ۲۶۱ میں ہے الخسی افضل من الفعل لانہ اطیب لحمًا کذا فی المعیط۔

اور حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں خسی یعنی جس کے خسیے نکال لئے گئے ہیں یا مجبور

یعنی جس کے خسیے اور عضو تناسل سب کاٹ لئے گئے ہیں ان کی قربانی جائز ہے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۱۰۸)

ص ۱۱۱ اصل میں کان وغیرہ کسی دوسرے عضو کا تہائی سے زیادہ کٹا ہونا جو کہ عیب ہے اس لئے ایسے جانور

کی قربانی جائز نہیں۔ اور خسیے کا کٹا ہونا عیب نہیں ہے لہذا خسی کی قربانی جائز ہے اس لئے کہ عیب

اس کو کہتے ہیں کہ جس کے سبب چیز کی قیمت تاجروں کی نگاہوں میں کم ہو جائے۔ جیسا کہ حدیث جلد سوم ص ۱۰۸

خیار العیب ص ۲۳۱ میں ہے کل ما اوجب نقصان الثمن فی عادیۃ التجار فهو عیب۔ اور خصیتی

کاٹنے کے سبب خسی کی قیمت تاجروں کی نگاہوں میں کم نہیں ہوتی ہے بلکہ چھ جاتی ہے لہذا وہ عیب

نہیں ہے بلکہ خوبی ہے اس لئے اس کی قربانی جائز ہی نہیں بلکہ افضل ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم بالقواہب

جلال الرحمن والرحیم

۱۴۱۰ھ ۱۴۱۱ھ

**مسئلہ۔** از قصہ امر و مجاہد و بکھرا باز ارضیع بستی مرسلہ محبوب علی و بدر الدجی  
ایک شخص جس کی عمر ایک سال ایک یوم ہے مگر دانت ابھی دودھ والے ہیں اور اصطلاح میں بچے  
دانت لگتے ہیں وہ دانت ابھی نہیں ہے ایسی صورت میں اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟  
صدر الشریعہ قدس سرہ بہار شریعت حصہ ۱ ص ۱۴۱ پر لکھتے ہیں کہ جس کے دانت نہ ہوں یا  
جسم کے تھن کٹے ہوں یا خشک ہوں وغیرہ وغیرہ کی قربانی ناجائز ہے « مندرجہ بالا عبارت پر  
غور فرما کر مسئلہ کی تشریح فرمائیں؟

**الجواب** صورت مسئلہ میں اس شخص کی قربانی جائز ہے بہار شریعت ص ۱۴۱ حصہ ۱ پر ہے  
قربانی کے جانور کی عمر یہ ہونی چاہئے۔ اونٹ ۵ سال کا لگے دوسال کی بکری ایک سال کی اس سے  
عمر کم ہو تو قربانی جائز نہیں زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے۔ حوالہ کورس ثابت ہو کہ شخص کے بچے سال بھر  
کا ہونے کی قید ہے دانتا ہونا ضروری نہیں مستغنی کے پیش کردہ حوالہ دانت نہ ہوں کا مطلب یہ ہے کہ  
بھڑکے ہوں۔ ہذا ما عندی والعلم عند اللہ تعالیٰ

کتبہ بدر الدین احمد راضوی

۲۹ ذی الحجہ ۱۳۸۱ھ

**مسئلہ۔** مسئلہ شک علی موضع پور یا ضلع بستی  
ایک فرہ بچہ جس کی عمر سال بھر ہونے میں ۲۰ روز کم ہے اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟  
**الجواب** قربانی کے لئے بچے کی عمر پورے ایک سال کی ہونا ضروری ہے اگر ایک دن بھی کم ہو  
گا تو اس کی قربانی شرعاً جائز نہ ہوگی۔ وهو سبحانه تعالیٰ اعلم

کتبہ جمال الدین احمد راضوی

۲۹ ذی القعدہ ۱۳۸۱ھ

**مسئلہ۔** از خاطر علی معرفت مواعظ الحسن ساکن ہتر یا خرد ضلع گورکھپور  
قربانی کے بکے کو کتنے نے پکڑا اور اس کے پچھلے پیر میں زخم کر دیا پھر وہ زخم اچھا ہو گیا  
لیکن اس پر بال نہیں جماد وہاں گائے سی ہو گئی ہے تو اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟  
**الجواب** صورت مسئلہ میں اس بکے کی قربانی کرابت کے ساتھ جائز ہے بہار شریعت

حصہ پانزدہم ۲۴۲ میں ہے قربانی کے جانور کو عیب سے خالی ہونا چاہئے اور محسوسا ساعیب ہو تو قربانی ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی واللہ تعالیٰ وسر سولہ الاعلیٰ اعلم

کتبہ بدیع الدین احمد الرضوی

مار ذی الحجہ ۱۳۸۱ھ

**مسئلہ۔** از محمد اقلیم انصاری شام کیونٹوا پوسٹ نرکشا۔ بانی ضلع بستی

یہ مسئلہ جبکہ مسلم ہے کہ عیب دار جانور کی قربانی جائز نہیں تو آج کل جو دستور ہے کہ خصی کی قربانی کی جاتی ہے کو کیا عیب نہیں ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جس آدمی کی نسبندی ہو گئی ہو اس انسان کی کوئی نیکی قابل قبول نہیں اور نہ اس کی نماز پڑھی جائے گی مٹھی جانور کی قربانی کیسے ہوگی؟

**الجواب۔** ہون الملت العزیز الحکیمہ عیب دار جانور کی قربانی جائز نہیں اور بکرے کا خصی ہونا عیب نہیں اسی لئے اس کی قربانی جائز ہے کہ عیب اس وصف کو کہتے ہیں جس کے سبب چیز کی قیمت کم ہو جائے جیسا کہ قدوسی، ہدایہ اور فتاویٰ عالمگیری وغیرہ میں ہے کلاما وجب نقصان الثمن فی عادیۃ التجار فہو عیب اھ اور خصی ہونے کے سبب بکر کی قیمت کم نہیں ہوتی بلکہ بڑھ جاتی ہے اسی لئے غیر خصی سے خصی کی قربانی کرنا افضل ہے جیسا کہ فتاویٰ برتاویہ میں ہے واللہ کس من الغنم افضل اذا کان حصیا اھ اور نسبندی کرنا ضرر و گناہ ہے لیکن نسبندی کرانے والے کی کوئی نیکی قبول نہ ہوگی اور نہ اس کی نماز پڑھنا زہر پڑھنی جائے یہ کہنا صحیح نہیں وهو تعالیٰ اعلم

کتبہ جلال الدین احمد الامجدی

مار ذی القعدہ ۱۳۹۹ھ

**مسئلہ۔** از محمد اسمیل قادری خطیب جات مسجد گمادہ فیض مند سور (ایم پی)

- ① بکری کا بچہ اگر بقر عید کے آٹھویں دن بعد پیدا ہوا یا پندرہویں یوم بعد اور وہ امتنا فر ہے کہ سال بھر والے سے بہتر نظر آتا ہے تو اس کی قربانی شرعاً جائز ہے یا نہیں؟
- ② ایسی بکری جو بچہ ہے اور ایسی بکری جو نر و مادہ سے مستثنیٰ ہو ان کی قربانی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ جبکہ اور نقصان ان میں نہ ہوں۔
- ③ قربانی کی کھال تعزیر کے ذھول تلے بنانے میں خرچ کرنا کیسا ہے؟

**الجواب** اللہ تعالیٰ ہذا ہے الحق والحق ① قرآنی کے لئے بکری کے بھکے عمر کے کم ایک سال ہونا ضروری ہے لہذا وہ بچہ جو عید اضحیٰ کے چند روز یا آٹھ دن بعد پیدا ہوا تو خواہ وہ اتنا فرہ ہو کہ سال بھر دلبے بہتر نظر آتا ہو دوسرے سال اس کی قرآنی جائز نہیں۔ تنویر الابرار و دستخط الابرار ہے وصح الشیخ ضلعاً من الثلاثة والثنیٰ ہوا من خمس من الابل وحولین من البقر والجاموس وحول من الشاة ۱ھ۔ اور فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم ص ۲۶۲ میں ہے لو ضعیف باقل من ذلك شیثاً لا یجوز ۱ھ۔ وهو تعالیٰ اعلم۔

② ظاہر ہے کہ گانجہ بکری کی قرآنی جائز ہے کہ وہ ضعیف کے مثل ہے اسی لئے فقہائے کام نے اسے قرآنی کے جانوروں میں عیوب نہیں شمار فرمایا ہے اور ایسی بکری کہ جو ترکیبی ہو یعنی ضعیف ہو کہ جس میں نو مادہ دونوں کی علامتیں پائی جاتی ہیں تو اس جانور کی قرآنی جائز نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم ص ۲۶۳ میں ہے لا تجوز التخصیص بالاشاة المختش لان لمعها لا ینفج ۱ھ۔ اور درختار میں ہے لا بالخش لان لمعها لا ینفج شرح وہابیہ۔ وهو سبحانه اعلم

③ عمر میں حصول شامہ سے جاننا جائز نہیں ہے۔ ہذا اقال العلماء لا لاهل السنۃ والمجاعة کثرہم اللہ تعالیٰ۔ تو اس میں قرآنی کی کمال نگاہ بھی جائز نہیں ہے حکم شرعی ہے کہ اسے صدقہ کرے یا اسے باقی رکھتے ہوئے اپنے کسی جائز کام میں لائے۔ مثلاً مفتی، جلیفی، شکیزہ وغیرہ بنائے یا کتابوں کی جلد وغیرہ میں لگائے جیسا کہ دستخط اس جلد خامس مع شامی ص ۲۰۹ میں ہے یصلق بجلدھا او یصل منہ بخر غر بال وجہ اب وقربتہ وسفرۃ ودلوا ۱ھ۔ ہذا ما اظہر فی والعلہ عند اللہ تعالیٰ

کتبہ جمال الدین احمد المجددی

۴۴ ص ۲۶۲

مسئلہ۔ از قاضی محمود الحسن اسٹٹٹ جونیرائی اسکول اٹوا بازار ضلع بستی  
بدھیاخصی کی قرآنی جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب** عیب دار جانور کی قرآنی جائز نہیں۔ اور جو عیوب ناعیب نہیں اس لئے اس کی قرآنی جائز ہے یہاں شریعت جلد پانچم ص ۲۴ میں ہے ضعیف یعنی جس کے ضعیف نکال لئے گئے ہوں۔ یا محبوب یعنی جس کے ضعیف اور ضعیف تامل سب کاٹ لئے گئے ہوں ان کی قرآنی جائز ہے۔

انتہی یا الفاظہ اور درمیان رخ رد التمار جلد پنجم ص ۲۱۱ میں ہے یعنی بالجما و الخفی۔ اور فتاویٰ  
 سائیکری جلد پنجم ص ۲۱۲ میں ہے یحوز المحبوب العاجز عن الجماع۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ  
 الاعلیٰ اعلم

کتب جلال الدین احمد لاہوری ص ۱۵

۱۵ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ

مسئلہ۔ از عبد الغفور نداف موضع سہینیاں کلاں۔ ضلع گونڈہ

سال بھر کی مادہ بکری جو بانجھ ہے اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بانجھ بکری کی قربانی جائز ہے بشرطیکہ اس میں کوئی اور وجہ مانع نہ ہو۔ وهو تعالیٰ  
 اعلم وعلیہ السلام واحکم

کتب جلال الدین احمد لاہوری ص ۱۵

۸ شوال المکرم ۱۴۱۰ھ

مسئلہ۔ از حافظہ عبد القدوس مدرس مدرسہ عربیہ الہندیہ شمس العلوم توساٹل ضلع بستی

نہید کہتا ہے جو بکرا ذی الحجہ کی ۱۲ تاریخ کے بعد پیدا ہوا اس کی قربانی ناجائز ہے وہ سال  
 بھر کا نہیں مانا جاتا ہے۔ اور بکرا کہتا ہے کہ جو بکرا ذی الحجہ کی انٹھائیس یا انتیس تاریخ تک پیدا  
 ہوا وہ سال بھر کا مانا جاتا ہے اس کی قربانی درست ہے کیونکہ ذی الحجہ سے ذی الحجہ تیرہواں  
 مہینہ لگ جاتا ہے ؟

الجواب قربانی کے لئے کم سے کم سال بھر کی عمر کا بکرا ہونا ضروری ہے اور جو بکرا کہتا  
 ذی الحجہ کے بعد پیدا ہوا وہ دوسرے سال قربانی کی تاریخوں میں سال بھر کا ہوا اس لئے اس کی  
 قربانی جائز نہیں۔ البتہ اذیکہ بات صحیح ہے اور جو ۲۸ و ۲۹ ذی الحجہ کو پیدا ہوگا تو اس کی عمر کا تیرہواں  
 مہینہ ۲۸ و ۲۹ ذی الحجہ کے بعد لگے گا کہ دس ذی الحجہ کو۔ لہذا ایسے بکرا کی قربانی جائز نہیں اور بکرا  
 کی بات صحیح نہیں۔ وهو تعالیٰ اعلم

کتب جلال الدین احمد لاہوری ص ۱۵

مسئلہ۔ از محمد یعقوب خاں موضع پڑولی ضلع گورکھ پور

ایک شخص نے قربانی کی نیت سے بکرا یا کسی خطرے کے پیش نظر اپنی بیویان کے لئے اس کے کان یا کسی دوسرے عضو میں داس لگا دیا اس بکرے کی قربانی کرنا جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب** اللہ تعالیٰ ہذا فیہ الحق والصواب داس لگانے سے مراد اگر وہ بے فائدہ ہے تو داس لگانے سے جانور کی قربانی جائز ہے فتاویٰ مالگیری جلد پنجم مصری ۲۲۲ میں ہے و یجوز للمحبوب عاجز عن الجذاع والتمی بھا کی اھ ملخصاً بقدر الضرر و ۸۔ اگر داس لگانے سے مراد کاشنا ہے تو اگر کان یا دم تھائی سے زیادہ کا تا تو اس کی قربانی ناجائز ہے اور اگر تھائی سے کم کا تا تو اس کی قربانی جائز ہے۔ ھکذا قال صدر الشریعہ مرحومۃ اللہ تعالیٰ علیہ فی بھار شریعت واللہ تعالیٰ وسر سولہ الاعلیٰ اعلمہ جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴ ربیع الآخر ۱۳۸۸ھ

**مسئلہ**۔ از قادی شمس الدین احمد دہلوی محلہ دہمہ کاپی شریف جالون۔

حقیقہ میں بکری و بکرے کے علاوہ بھیئیں بھی کی جا سکتی ہے بلسلہ قربانی بھیئیں ہیں تین حصے ہوئے اور چار حصہ بلسلہ حقیقہ تو ایک ہی ساتھ ہونا چاہیے کہ تو کیا دعالے قربانی و حقیقہ دونوں پر حکم ذبح کرنا چاہیے؟ گشت کی تقسیم کیسے کریں؟

**الجواب** بعون الملک الوہاب بھیئیں کی قربانی جائز ہے۔ اس میں کچھ حصہ قربانی اور کچھ حصہ حقیقہ ہو یہ بھی جائز ہے۔ اگر ایک ہی جانور میں کچھ حصہ قربانی اور کچھ حصہ حقیقہ ہو تو وقت ذبح دونوں دعا نہیں پڑھے۔

ایک بھیئیں کی قربانی میں چند افراد کے شریک ہونے کی صورت میں جیسے گوشت تقسیم کیا جائے ویسے ہی ایک جانور میں قربانی و حقیقہ کی شرکت کی صورت میں بھی تقسیم کیا جائے گا۔ وھو تعالیٰ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہ شوال ۱۳۸۸ھ

مسئلہ۔ از محمد حنیف مقام بیلا ایکٹاراضلع ہوٹری (نیپال)

① ایک گائے یا ایک بھینس مکمل بچے کے نام سے عقیقہ دے سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر دے سکتے ہیں تو سات حصہ کر کے تقسیم کرنا چاہئے گا یا تین حصہ کر کے۔

② جس طرح قربانی کے دونوں میں گائے بھینس میں سات افراد کی شرکت ہے اسی طرح قربانی کے علاوہ ۵۰ دونوں میں عقیقہ میں سات اشخاص کی شرکت درست ہے یا نہیں۔ اگر درست ہو تو اس کا طریقہ کیا ہے۔ کیونکہ عقیقہ ایک کے نام سے دو حصہ ہیں اور ایک حصہ بھی درست ہے جواب

مرحمت ہو؟

**الجواب** ① پوری بھینس بچے کے نام سے عقیقہ کر سکتے ہیں کہ اس کا حکم مثل قربانی کے ہے اور قربانی کے بڑے جانور کو ایک شخص کے نام کرنا جائز ہے کما فی الکتاب الفقہیۃ۔ اور گوشت سات حصہ کر کے نہیں تقسیم کرنا چاہئے گا بلکہ اس کا گوشت فقرا عزیز و اقارب اور دوست و احباب کو کچا تقسیم کریں یا ان کو بطور دعوت و ضیافت کھلائیں یہ سب صورتیں جائز ہیں۔ اور بعض کا قول یہ ہے کہ سری پانی حجام کو اور ایک رانہ دانی کو یہ باقی گوشت کے تین حصے کریں اور ایک حصہ فقرا کا ایک احباب کا اور ایک حصہ گھر والے کھائیں (بہار شریعت حصہ پانزدہم ص ۱۵۵)

② بڑے جانور میں قربانی کی طرح عقیقہ بھی سات نام سے کرنا جائز ہے۔ جن بچوں کے نام عقیقہ کرنا ہے ان کا حصہ ایک ہو یا دو یا اس سے زیادہ دھانے عقیقہ میں ان سب کا نام لیں ہر ایک کے حصے کا بالتفصیل ذکر ضروری نہیں بلکہ عقیقہ کی دعا کا بھی پڑھنا ضروری نہیں اس لئے کہ خدا نے تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ عقیقہ کس کا ہے اور کس کی طرف سے لکھنا حصہ ہے۔ بہار شریعت حصہ پانزدہم ص ۱۵۵ میں ہے کہ عقیقہ میں جانور دیکھ کر تے وقت ایک دعا پڑھی جاتی ہے اسے پڑھ سکتے ہیں اور یاد نہ ہو تو بغیر دعا پڑھ بھی دیکھ کر تے سے عقیقہ ہو جائے گا۔ وھو تعالیٰ اعلم بالجواب

کتبہ جلال الدین احمد الانجری نے

۲۶ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ۔ از ولی اللہ برکاتی صاحب مگر محلہ شیر پور ضلع بستی

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ پر جو دھنہ قربانی کے لئے جنت سے حضرت جبریل علیہ السلام



لئے تھے تو وہ نہ جنت میں کہاں لے آیا اور جب اس کی قربانی ہوئی تو قربانی ہونے کے بعد اس کا گوشت اور کھال کیا ہوا۔ بیشوا توجہ! و

**الجواب** جو میٹھا حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے ندیہ میں حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذبح فرمایا تھا وہ کہاں سے آیا تھا اس کے بارے میں اکثر مفسرین کا قول یہ ہے کہ وہ میٹھا جنت سے آیا تھا اور یہی میٹھا تھا کہ جن کو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبزادے ہابیل نے قربانی میں پیش کیا تھا اور جن مفسرین کا قول یہ ہے کہ وہ پہاڑی بکرا تھا جو حضرت سیدنا اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ندیہ میں ذبح ہونے کے لئے شیر پہاڑ سے منجانب اللہ سارا گیا تھا جیسا کہ پارہ ۱۳ رکوع ۱ کی آیت کریمہ وفد یشاء ہذا ہے عظیمہ کے تحت تفسیر حلالین میں ہے من الجنة وهو الذی قرأہ ہا بیل لما وہ جب ہر بل علیہ السلام ذبح السیدنا ابراہیم۔ اسی کے تحت صاوی میں ہے وقیل انه کان تیسلمبلیاً اھبط علیہ من شیراھ اور یحییٰ بن علی بن یحییٰ نے کہا کہ کان تیسلمبلیاً اھبط علیہ من شیراھ اور تفسیر ابن جریر ہے قال اکثر المفسرین کان هذا الذی یخ کبشاً شیخی فی الجنة اسمعین یفا وقال ابن عباس الکبش الذی ذبحہ ابراہیم هو الذی قرأہ ابن آدم وقال الحسن ما فذی اصحابی الا تیس من الیوی اھبط علیہ من شیراھ۔ اب رہا سوال کہ اس میٹھے کا گوشت وغیرہ کیا ہوا تو صاحب روح البیان نے فرمایا ہے یہ منجھو ہو تاکہ سر کے علاوہ باقی اجزا کو آگ آکر جلا گئی جیسا کہ ام سائق کے لئے مقبول قربانیوں کے بارے میں عادت الہیہ تھی۔ لیکن صاوی اور حلالین میں ہے کہ باقی اجزا کو درتدوں اور پرندوں نے کھایا اس لئے کہ جنسی چیزیں آگ ٹوڑ نہیں ہوتی۔ صاوی کی عبارت یہ ہے ما بقی من الکبش اکتھ السباع والطیوس لأن الناس لا توشر فیہا ہو من الجنة اور حلالین کی عبارت یہ ہے ومن اللعلول المتصور ان کل ما هو من الجنة لا توشر فیہ النار فلم یطبخ لحم الکبش بل اکتھ السباع والطیوس تا مل اھ والله اعلم بالصواب

کتبہ جلال الدین احمد الامجدی

فہر جاوی الاوقی ۱۳۳۰ھ

مسئلہ ۱۰۔ ارتقاری میجر احمد قادری خطیب سہ کمین شاہ بابا ریلوے اسٹیشن چار باغ مکتبہ

قربانی کا گوشت کھانا جائز نہیں اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت کھانا کھانے کا حکم فرمایا ہے تو زیادہ کہہ دوں گا کہ یہ قول کہاں تک صحیح ہے؟ واضح جواب تحریر فرما کر خدا کا اجر ہوں۔

**الجواب** زید کا قول بالکل غلط ہے قربانی کا گوشت بلاشبہ کھانا جائز ہے۔ اللہ و رسول جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کی اجازت فرمائی ہے ارشاد خداوندی ہے **وَيَذَرُكُمْ وَاطْمِئِنَّ** **الْقَلْبُ فِي آيَاتِهِ مَعْلُومَاتٍ** مَعْنَى مَا سَرَّ قَلْبَهُ مِنْ بَيِّنَاتٍ **الْأَنْعَامُ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطِيعُوا أَوَّابِينَ** **الْمُتَّقِينَ** اس آیت کریمہ کا خلاصہ یہ ہے کہ مخصوص دنوں یعنی ایام قربانی میں اللہ کے نام پر جانوروں کی قربانی کر کے ان سے کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاجوں کو کھلاؤ اور پکڑو ۱۱ اور ارشاد خداوندی ہے **وَالَّذِينَ يَكُلُونَ** **لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خُفْرٌ مَا ذُكِّرُوا** **وَالسَّمَاءُ عَلَيْهِمْ سَوَاقُتٌ** **فَإِذَا فُجِّبَتْ** **جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطِيعُوا الْقَائِمَ وَالْمَعْتَرِ**۔ اس آیت مبارکہ کا مطلب یہ ہے کہ قربانی کے جانور اللہ تعالیٰ کے دین کی نشانیوں میں سے ہیں۔ بندوں کے لئے ان میں بھلائی ہے تو اس کے نام پر یکران کو ذبح کر کے خود کھاؤ اور تقاضا کرنے والے اور بیک مانگنے والے کو بھی کھلاؤ (پکڑو ۱۲) اور بخاری شریف جلد اول ص ۲۲۳ میں ہے عن جابر بن عبد اللہ بقول کن لا تأکل من لحومہ بد فناء فوق ثلاث مخفی فرخص لنا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال کلوا ونزودوا فاکلنا ونزودنا یعنی حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ قربانی کے تین دن جب تک مٹی میں رہتے تھے کھاتے تھے اس کے بعد نہیں کھاتے تھے تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم لوگوں کو اجازت دی کہ قربانی کا گوشت کھاؤ اور رہتے کھاتے رہیں یہی رکھ لو تو ہم نے کھایا اور رہتے کھاتے رہے بھی رکھا۔ اور مسلم شریف کی حدیث ہے کہ مرکارا قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نہایت کم عن لحوم الاضاحی فوق ثلاث فامسکوا ما بدأ لکم۔ یعنی میں نے تم لوگوں کو قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع فرمایا تھا تو اب میں تم کو اجازت دیتا ہوں کہ جتنے دن کے لئے چاہو رکھو (مشکوٰۃ شریف ص ۱۵) ان حوالہ جات سے بالکل واضح ہو گیا کہ اللہ و رسول نے قربانی کا گوشت کھانے کی اجازت دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب تک کس نے اس کی مخالفت نہیں کی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے لے کر اب تک سب مسلمان اس کو برابر کھاتے رہے ہیں۔ لہذا جو قربانی کا گوشت کھانے کی مخالفت کرتا ہے اور اسے ناجائز کہتا ہے

وہ گراہے۔ ہمارے تعاقب اسے ہدایت نصیب فرمائے آمین۔ وہو سبحانہ و تعالیٰ اعلم بالصواب  
کتبہ جمال الدین احمد امجدی

۳۲ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ

**مسئلہ۔** از منشی امام علی نظام کوئلہ بازار پوسٹ راج محل ضلع دہلی (مبار)

① ایک موشع میں قربانی کا یہ دستور ہے کہ گلے قربانی کے گوشت کو تین حصہ کرتے ہیں ایک حصہ فقیر و مسکین دے گوشت کو پورے بستی کا ایک جگہ جمع کرتے ہیں اور دھتے کو اپنے حصہ داروں میں تقسیم کرتے ہیں۔ فقیر و مسکین والا حصہ جمع کرتے ہیں اس کو پورے بستی میں اس طرح تقسیم کرتے ہیں کہ اس نے قربانی کی جیسی اس کو بھی دیتے ہیں اور جو قربانی نہیں کرتا اس کو بھی برابر حصہ دیتے ہیں بلکہ بستی کے جو سردار ہیں اس کو دو حصہ دیتے ہیں۔ تو قربانی کا گوشت اس طرح تقسیم کرنا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ یہ حصہ فقیر و مسکین کا خاصہ حصہ تحریر فرمائیں؟

② قربانی کے لئے ایک چھوٹے بھٹی کو خرید لیا اور سال بھر اس کو پکھڑا کیا اور قربانی کے موقع پر اس کو فروخت کر کے اس روپیہ سے گلے خرید اور گلے کی قربانی کی اس طرح سے دیا کہ شام ساٹھ روپے میں فروخت کیا جس میں سے گلے کے دو حصے میں بیس روپیہ دیا اور باقی میں روپیہ اپنے گھر رکھ لیا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب** ① قربانی مذکور کے گوشت کی تقسیم کا طریقہ یہ ہے کہ کل گوشت کا وزن سے ساٹھ حصہ کر کے ہر شریک کو اس کا حصہ سپرد کر دیا جائے پھر ہر شریک گوشت کا تین حصہ کرے ایک حصہ فقیر و مسکین دے۔ ایک حصہ دوست و احباب کے لئے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لئے کرے۔ لیکن اس طرح میں حصہ کرنا بہتر ہے ضروری نہیں بلکہ اگر کسی شخص کے اہل و عیال بہت ہوں اور صاحب وسعت نہ ہو تو اس کے لئے بہتر ہے کہ سارا گوشت اپنے ہاں بکول کے لئے رکھ چھوٹے (بہادر شریعت حصہ پانچواں ص ۱۸۱) اور صاحب کثرت و کمال عالمگیری جلد ثم مرقیہ ص ۲۶ میں ہے التصدق بها افضل الا ان يكون الرجل ذاعیال و غیر موصی الحال فان الافضل له حبش ان یدفعه لعیالہ و یوسع علیہ کذا فی البدایہ قربانی کے شرکاء میں گوشت کی تقسیم کا وہ طریقہ جو سوال میں مذکور ہے صحیح نہیں۔ اول اس لئے کہ گوشت کو حصہ داروں میں تقسیم کرنے سے پہلے اس میں فقیر و مسکین والا حصہ الگ کر دیتے ہیں۔ دوسرے

اس لئے کہ جو حصہ صرف فقیر و مسکین کے لئے الگ کرتے ہیں وہ امیر و غریب سب میں تقسیم کرتے ہیں یہ ناجائز ہے ہاں اگر وہ حصہ اس نیت سے الگ کر دیتے ہیں کہ امیر و غریب سب میں تقسیم کیا جائے گا پھر اسی طرح تقسیم کرتے ہیں تو یہ جائز ہے مگر بہتر نہیں اس لئے کہ بہتر یہ ہے کہ ایک حصہ پورا غریب و مسکین میں تقسیم کیا جائے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔

۵) قربانی کے لئے انھیں خریدنے والا اگر مالک نصاب نہیں تھا تو اس پر رخصی کی قربانی واجب تھی اسے بیچ کر تیس روپیہ لگائے کی قربانی کے دو حصے میں صرف کرنا اور تیس روپیہ بچا کر اپنی ضروریات میں خرچ کرنا جائز نہیں۔ اور اگر رخصی خریدنے والا مالک نصاب تھا تو اس کو تیس روپیہ کے عوض کا حکم ہے۔ بہار شریعت جلد پانزدہم مسئلہ میں ہے کہ فقیر نے قربانی کے لئے جانور خریدا اس پر اس مالدار کی قربانی واجب ہے اور مٹنی اگر خریدنا تو اس خریدنے سے قربانی اس پر واجب نہ ہوتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتاب جلال الدین احمد الاہلبی

بحر جمادی الاولیٰ ۱۳۹۸ھ

مسئلہ۔ از محمد احسان الاعظمی مدرسہ اسلامیہ شری ڈوگر گڈھ ضلع جود پور جھٹکان

قربانی کا گوشت کافر کو دینا کیسے ہے؟ معتبر و مستند کتابوں کی عبارت کے ساتھ صح نام و صفو کے جواب مرحفہ فرمائیں؛ فقط والسلام

الجواب اللہم ہدایت الحق والتواب کافر کی تین قسمیں ہیں حربی، مستأمن اور ذمی اس میں صرف ذمی کو قربانی کا گوشت دینا جائز ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم مصری ص ۱۱۱ میں غنائم سے ہے یحب منها ما شاء للفقیر والمسلم والذمی اور ہمارا مالک ہندوستان اگرچہ دارالاسلام ہے اس کو دارالحرب کہنا صحیح نہیں لیکن یہاں کے کفار یقیناً ذمی نہیں کیونکہ ذمی کے لئے بادشاہ اسلام کا ذمہ ضروری ہے۔ وهو سبحانه تعالیٰ اعلم

کتاب جلال الدین احمد الاہلبی

۱۴ محرم الحرام ۱۳۹۹ھ

مسئلہ۔ از ذمہ مستری و بندہ حوشاہ و ارثی۔ ہریا چندر سی ضلع گونڈہ

زید قربانی کے گوشت کو تین حصوں میں تقسیم نہیں کرتا بلکہ مجھے میں اپنے دوست احباب

غیر ضرریم؟ کھانا کھلا کر باقی گوشت بھون کر رکھ لیتا ہے اور ایک ماہ تک خود کھاتا رہتا ہے مذکورہ  
زید پر شرعی حکم بیان کیا جاوے۔

**الجواب** میں تھے میں گوشت کے تقسیم کرنے کا حکم استحباً ہی ہے یعنی اگر کسی نے قربانی کا  
گوشت میں سے حصے میں تقسیم نہ کیا تو قربانی ہو جائے گی مگر ثواب کم ملے گا۔ ہمارا ترجیح حصہ پانزدہم مسئلہ  
مالگیری کے ہوا ہے ہے بہتر ہے کہ گوشت کے تین حصے کرے ایک حصہ فقرا کے لئے۔ اور ایک حصہ دوست  
و احباب کے لئے۔ اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لئے۔ ایک تہائی سے کم صدقہ کرے اور کل کو صدقہ کر  
دینا بھی جائز ہے۔ اور کل گھری کے لئے رکھ لے یہ بھی جائز ہے۔ بین دن سے زائد اپنے اور گھر والوں کے  
کھانے کے لئے رکھ لینا بھی جائز ہے۔ اور بعض حدیثوں میں جو اس کی ممانعت آئی وہ منسوخ ہے۔ اگر  
اس شخص کے اہل و عیال بہت ہوں اور صاحب وسعت نہیں ہے تو بہتر ہے کہ سارا گوشت اپنے  
ہال بچوں کے لئے رکھ چھوڑے انتھی بانفاظہ۔ وهو سبحانه و تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ جلال الدین احمد الہمدی

۱۳ ربيع الاول، ۱۳۹۹ھ

**مسئلہ**۔ اذا قال الكلام احمد غفرانی کسم کھو رطل قرخ آباد (وہی)

جس بکے کو خضی نہیں کیا گیا ہے اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟ قربانی یا حصہ کا کچا گوشت  
تو کافروں کو دینا جائز نہیں۔ اگر مر یا میر کسی غیر مسلم کو دے دیا جائے تو کیسا ہے؟ یا گوشت پکا کر اپنے  
یہاں کھانا کیسا ہے؟

**الجواب** جس بکے کو خضی نہیں کیا گیا ہے اس کی قربانی بھی جائز ہے جیسا کہ فتاویٰ مالگیری  
جلد پنجم مصری ۲۴۲ میں ہے میدخل فی کل جنس نوعه والذکر والاثنی منہ والخصی  
والفعل لا مطلق اسم الجنس علی ذلک۔ دونوں باتیں منہ ہیں۔ وهو تعالیٰ اعلم  
وعلمہ اتم واحکم

کتبہ جلال الدین احمد الہمدی

۱۹ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ

**مسئلہ**۔ از محمد ذکی تنہواں رطل بستی۔

قربانی کی اور بھڑی کا کھانا کیسا ہے مکروہ ہے یا مطلق حرام یا کوئی بھی اور بھڑی ہو پس کو کھا سکتے ہیں اس کو دفن کر دیں؟ بینوا تو جس وا  
**الجواب** اللہ تعالیٰ ہذا یصلہ الحق والصواب قربانی کی اور بھڑی کا کھانا بھی مکروہ تحریمی ہے اور ہر مکروہ تحریمی استحقاق جہنم کا سبب ہونے میں حرام کے مثل ہے جیسا کہ در مختار میں ہے کل مکروہ ای کسی اھلۃ تحذیر حرام ۱۴۱ کی کال حرام ۱۴۱ فی العقوبۃ بالناہ۔ لہذا قربانی کی اور بھڑی بھی نہ کھائیں بلکہ اسے دفن کر دیں۔ وهو تعالیٰ اعلم

کتبہ جلال الدین احمد الامجدی صلی

۲۹ سوال الکریم ۱۹۹

**مسئلہ**۔ از ابراہار احمد تسلیم دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف ضلع بستی  
 مقال جانوروں کی اور بھڑی اور آنتیں کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو قربانی کے جانور کی  
 بھڑی اور آنتیں کیا کی جائیں؟

**الجواب** اور بھڑی اور آنتیں کھانا جائز نہیں۔ تفصیل کے لئے رسالہ اور بھڑی کا مسئلہ دیکھیں۔ لہذا قربانی کے جانور کی اور بھڑی اور آنتیں دفن کر دی جائیں۔ البتہ اگر بھٹی کھانا چاہے تو اسے منع نہ کریں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رضی عنہ ربہ القوی تحریر فرماتے ہیں اور بھڑی آنتیں جن کا کھانا مکروہ ہے تقسیم نہ کی جائیں بلکہ دفن کر دی جائیں اور اگر بھٹی استعمال سے منع کی حاجت نہیں (فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۱۴) وهو تعالیٰ وسر سولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب

کتبہ جلال الدین احمد الامجدی صلی

۲۹ ردیف قدر ۲۰۱۴ھ

**مسئلہ**۔ از احسان اللہ شاہ قادری بیل گھاٹ۔ گورکھپور  
 قربانی کا جانور ذبح کرنے والے کو سری اور گوڑی دینا جائز ہے یا نہیں؟ مستحق کون ہے؟  
**الجواب** اللہ تعالیٰ ہذا یصلہ الحق والصواب قربانی کا چمڑا یا گوشت یا سری پائے تصاب یا ذبح کرنے والے کو اجرت میں دینا جائز نہیں۔ سری یا پائے خود کھائے یا کسی دوسرے کو بطور ہدیہ دیکے شرعاً اس کا کوئی مقدار نہیں۔ اور یہ جو ذبح کرنے والوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ ہر امارا حق ہے غلط ہے

ہاں قربانی کرنے والوں کو چاہئے کہ ذبح کرنے والے کو اور کھانے کے اجرت دے۔ پھر بری گوشتی خواہ  
ذبح کرنے والے کو دیں یا کسی اور کو دے دیں ہذا ما عندی والصلہ بالحق عند اللہ تعالیٰ  
وہ رسولہ الإعلیٰ جل جلالہ وصلى اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کتب جلال الدین احمد الامجدی

۱۸ ذی الحجہ ۱۲۸۵ھ

مسئلہ۔ از نورالحی قادری پرسونی بازار۔ ضلع گوردھرا

اگر ایک مسلمان ذبح کرے اور دوسرا مسلمان قربانی کی دعا پڑھے تو قربانی ہوگی یا نہیں؟  
بتھنا تعجب وا

الجواب قربانی کرنے والے کو بسم اللہ۔ اللہ اکبر پڑھنا ضروری ہے قربانی کی دعا  
پڑھنا ضروری نہیں۔ لہذا اگر کسی دوسرے نے اس کی دعا پڑھی تو بھی قربانی ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ  
اگر کسی مسلمان نے قربانی کی نیت سے ہاتھ خریدنا پھر اس نے اجازت نہیں دی مگر دوسرے نے اسے  
قربانی کی نیت کے بغیر صرف بسم اللہ۔ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کر دیا تو مالک نے گوشت لے لیا اور ذبح  
کرنے والے سے تاوان نہیں لیا تو اس صورت میں بھی قربانی ہو جائے گی الا شہادۃ والنظر ص ۱۲  
میں ہے اشتراھا بنیۃ الاضحیۃ فذبحھا غیرہ بلا اذن فان اخذھا مذبحۃ  
ولہ یضمنہ اجزائہ اھ۔ وهو تعالیٰ اعلم بالصواب

کتب جلال الدین احمد الامجدی

مسئلہ۔ چرم قربانی فروخت کر کے اس کی قیمت مسجد کی تعمیر میں براہ راست لگانا جائز ہے  
کہ نہیں؟

الجواب مسجد میں مرنے کی نیت سے چرم قربانی فروخت کر کے اس کی قیمت براہ راست  
مسجد کی تعمیر میں لگانا جائز ہے نقوی عالمگیری جلد ۱ ص ۲۴۵ میں ہے لو باعھا بالتمام  
لیتصدق بھلجاز لانہ قد بئہ کالتصدق کذا فی التبین وھکذا فی الھدایۃ  
والنکاحی اھ۔ ہاں اگر اپنی ذات پر یا اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنے کی نیت سے بیچا تو اس کی قیمت

کو براہ راست مسجد کی تعمیر میں لگانا جائز نہیں کہ اب اس کا صدقہ کرنا واجب ہے۔ اور صدقہ واجب میں تلیک شرط ہے۔ کفایہ میں ہے اذ اتتو لہا بالبیع وجب التصدق کذا فی الايضاح اھ وهو تعالیٰ اعلم

کتبہ جلال الدین احمد لاہوری ص ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۹۵ھ

**مسئلہ**۔ از عبدالرشید جام محلہ ہساول ضلع جہانگڑ (بہار اشرف)  
چرم قرانی مسجد کے کاموں میں لگا سکے ہیں یا نہیں؟

**الجواب** چرم قرانی مسجد کے کاموں میں لگا سکتے ہیں جیسا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں قرانی کا چمڑا اپنے کام میں بھی لا سکتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ کسی نیک کام کے لئے دیئے مثلاً مسجد یا دینی مدرسہ کو دیدے یا کسی فقیر کو دیدے (بہار شریعت ص ۱۵۱) البتہ اگر چمڑے کو اپنے خرچ میں لے کر غیبت سے بچا تو اب اس کی قیمت مسجد میں دینا جائز نہیں۔ کفایہ علی فتح القدیر جلد ۱۲ شتم ۴۳۷ میں ہے اذ اتتو لہا بالبیع وجب التصدق کذا فی الايضاح وهو تعالیٰ اعلم

کتبہ جلال الدین احمد لاہوری ص ۳۰ ذی القعدہ ۱۴۰۲ھ

**مسئلہ**۔ از محمد عمران انصاری زساچی ضلع دھنباؤ (بہار)

السلام علیکم۔ چرم قرانی کی رقم مسجد مدرسہ، قبرستان یا عید گاہ کی تعمیر میں لگ سکتا ہے یا نہیں؟  
**الجواب** علیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہ۔ قرانی کا چمڑا صدقہ کرنا واجب نہیں اس لئے کہ اس کو باقی رکھتے ہوئے اپنے کسی کام میں بھی لا سکتا ہے مثلاً اس کا مٹھی بنائے یا چلنی اور شکرہ وغیرہ۔ فساد فی عالمگیری میں ہے "یتصدق بجللہا وینخل منها نحو غر بال وجراب" یعنی قرانی کا چمڑا صدقہ کرے یا چلنی اور نقیضی وغیرہ بنائے۔ بلکہ قرانی کے چمڑے کو ایسی چیزوں سے بھی بدل سکتا ہے کہ جس کو باقی رکھتے ہوئے اپنے کام میں لائے جیسے کتاب وغیرہ۔ البتہ کسی ایسی چیز سے نہیں بدل سکتا کہ جس کو ختم کر کے فائدہ حاصل کرے مثلاً چاول، گیہوں اور گوشت وغیرہ جیسا کہ فی عالمگیری



کے اسی منہ پر ہے اور اب اس بان یشتیری ہم مانتے ہیں مع بقائے اسحق و ابراہیم  
 جہلہ ما لا ینتفع بہ الا بعد الا ستھلک نھو الحمد والصلوۃ ثابت ہوا کہ قربانی کے  
 چھوٹے کا وہ حکم نہیں جو زکوٰۃ، عشر، اور عذوقہ فطر کا ہے کہ چرم قربانی کا صدقہ کرنا واجب نہیں۔ اور اگر  
 صدقہ کرے تو اس میں تمہیک شرط نہیں لہذا اسے مسجد، مدرسہ، قبرستان یا عید گاہ کی تعمیر میں لگانا  
 ہے۔ خواہ ان کے منتظمین کو چھوڑ دے کہ وہ بیچ کر ان کی تعمیر پر صرف کریں یا ان چیزوں کی تعمیر پر صرف  
 کرنے کی نیت سے بیچ کر اس کی قیمت دین یا بھی جائز ہے۔ فتاویٰ برائے میں ہے وہ ان بیعھا  
 بالدر اھم لیتصدق بھا۔ لیکن اگر اپنی ذات یا اپنے اہل و عیال پر صرف کرنے کی نیت سے بیچا  
 تو اس کی قیمت کو مسجد یا مدرسہ وغیرہ کی تعمیر پر صرف کرنا جائز نہیں کہ اب اس کا صدقہ کرنا واجب ہے  
 اور صدقہ واجبہ میں تمہیک شرط ہے لہذا میں ہے اذا تمولھا بالبیع وجب الصدق کذا رخی  
 الاصلاح وهو تعالیٰ اعلم بالصواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۸ ربیع الاول ۱۴۰۰ھ

مسئولہ: مداح محمد اسلام۔ موضع سرسیا پوسٹ ڈرا بسٹ

- ① قربانی کے لئے خنسی پالا گیا ایام قربانی سے پہلے ہی مر گیا بعد اس کا گوشت غیر مسلموں نے  
 خرید لیا اب خدا شرع وہ پیسہ کہاں صرف کیا جاوے؟
- ② ایسے دانے ہم نے ساند کا گوشت کھانا خدا شرع کیسے ہے جو کسی بت کے نام سے چھوٹا  
 ہوا ہو اور بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا گیا ہو؟

الجواب ① وہ روپیہ ملاں و طبیسہ کسی بھی جائز کام میں اسے صرف کر سکتے ہیں اس  
 لئے کہ اس ملک کے کافروں کے ہاتھ مردار کا گوشت بیچنا جائز ہے ہکذا فی رد المحتار و بھار  
 شریعت واللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلم

② جائز ہے واللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۸ ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ

مسئلہ: اذاعاضی صالح محمد تن مگر ضلع چورو (راجستھان)

عقیدہ اور قربانی کی کمال قبرستان کی حفاظت کے لئے خرچ کر سکتے ہیں یا نہیں؟

**الجواب** فقہائے کام تصریح فرماتے ہیں کہ قربانی کے چڑے کو باقی رکھتے ہوئے اسے اپنے کام میں بھی لاسکتا ہے مثلاً مصنیٰ بنائے یا چلنی یا شکرہ وغیرہ۔ فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم ص ۳۱۱ میں ہے تصدق بجلد ہا و یعمل منھا نحو غریبا و یتیم الجواب یعنی قربانی کا چڑا صدقہ کرے یا چلنی اور تھیلی وغیرہ بنائے۔ معلوم ہوا کہ قربانی کے چڑے کا وہ حکم نہیں جو زکوٰۃ اور صدقہ نظر کا ہے کہ حرم قربانی کا صدقہ کرنا واجب نہیں اور اگر صدقہ کرے تو اس میں تلیک نہیں شرط ہے اور زکوٰۃ وغیرہ میں تلیک شرط ہے اس لئے زکوٰۃ کو تعمیر مسجد یا حفاظت قبرستان میں صرف کرنا جائز نہیں کما صرح فی کتب الفقہ۔ اور حرم قربانی کو حفاظت قبرستان میں صرف کرنا جائز ہے اور یہی حکم عقیدہ کی کمال کا بھی ہے۔ البتہ اگر حرم قربانی کو اپنی ذات پر خرچ کرنے کی نیت سے یہی اقواب اس پیسہ کو حفاظت قبرستان میں خرچ کرنا جائز نہیں کہ اس صورت میں اس کا صدقہ کرنا واجب ہے اور صدقہ واجب میں تلیک شرط ہے۔ کفایہ میں ہے اذا تمولھا بالبیع وجب التصدق کذا فی الا فیض اح و هو تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

کتب جلال الدین احمد الاجدی ص ۱۱۰

۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۰ھ

مسئلہ: از عبد الحمید ساکن بٹن پور مشواں پیر پور و اضلع گونڈہ

حرم قربانی کی قیمت سے مسجد کا کوئی حصہ تعمیر کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ زید کا قول ہے کہ حرم قربانی کی قیمت سے مسجد کو تعمیر کیا جاسکتا ہے۔ زید دلیل میں بہار شریعت حصہ بانزدہم ص ۱۱۱ کی یہ عبارت پیش کرتا ہے۔ قربانی کا چڑا اپنے کام میں بھی لاسکتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ کسی نیک کام کے لئے دیدے مثلاً مسجد یا دینی مدرسہ کو دیدے یا کسی فقیر کو دیدے۔ اس عبارت میں کسی قسم کی تشریح قیمت وغیرہ کا نہیں ہے تو مسجد میں حرم کس صورت میں صرف ہو سکتا ہے۔ فقہان و مدلل مع حوالہ کتب جواب تحریر فرماتے کی رحمت کریں۔ بیٹہ: تاجہ وا

**الجواب** بعون الملک الوہاب قربانی کا چڑا صدقہ کرنا واجب نہیں ہے۔ اسی لئے فقہاء کام

تفریح فرماتے ہیں کہ اس کو باقی رکھتے ہوئے اپنے کسی لبا بزرگ کام میں بھی لاسکتا ہے خلا اس کا مصلحتی بنائے  
یا چلتی اور شکرہ وغیرہ بنائے یا کتابوں کی جلدوں وغیرہ میں لگائے یہ سب جائز ہے۔ فتح القدر جلد ششم  
مکملہ میں ہے الا متناع بنفس جلد الا فضیحة علیہم تحریر اھ۔ یعنی قربانی کے چڑے کو باقی رکھتے  
ہوئے اسے کام میں لانا حرام نہیں ہے۔ اور درختارح شامی جلد طاس مشتمل ہے یہ ہے تصدق بجلد جا  
او یصل منہ نحو خر ہال وجہ اب و قرہ و سفر و ودلواھ۔ یعنی قربانی کا چڑا صدقہ کر دے  
یا چلتی، چمکی، شکرہ، دسترخوان کا دروڑوں وغیرہ بنائے۔ اور فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم مہری ۲۶۵ میں ہے  
یتصدق بجلدھا او یصل منھا نحو خر ہال وجہ اب اھ۔ یعنی قربانی کا چڑا صدقہ کرے یا چلتی اور  
چمکی وغیرہ بنائے۔ اور فتاویٰ قاضی خاں جلد ثالث مع ہند ۳۸۵ میں ہے لا پاس بان یتخذ  
من جلد الا فضیحة فرا و اوباطا او شکاھ یجلس علیہ اھ۔ یعنی قربانی کے چڑے کا  
لباس، بستر یا بیٹھنے کے لئے عکے بنانے میں کوئی حرج نہیں۔ اور فتاویٰ براہیر جلد سوم ص ۲۷۵  
میں ہے یجوز ان الاتفلا بجلدھا بان یتخذ قرأشا او فرا و اوجرا یا اوا وغیرہ بالا اھ۔ یعنی قربانی  
کے چڑے کو اپنے کام میں لانا جائز ہے کہ بستر بنائے یا پوستیں، چمکی اور چلتی بنائے۔ بلکہ قربانی کے چڑے  
کو ایسی چیزوں سے بھی بدل سکتا ہے کہ جس کو باقی رکھتے ہوئے اپنے کام میں لائے جیسے چلتی، شکرہ اور  
کتاب وغیرہ البتہ کسی ایسی چیز سے نہیں بدل سکتا کہ جس کو ختم کر کے فائدہ حاصل کرے خلا چاول، گیہوں  
اور گوشت وغیرہ جیسا کہ فتاویٰ ہندیہ جلد پنجم مہری ۲۶۵ میں ہے لا پاس بان یشتری بہ  
مالا یشفع بہ الا بعد الاستھلاک نحو الصدہ والطعام اھ۔ اور فتاویٰ قاضی خاں میں ہے  
لا پاس بان یشفع ہاھاب الا فضیحة او یشتری بها الغرمال والمفضل اھ۔ اور فتاویٰ براہیر  
میں ہے لہ ان یشتری متاع البیت کالجواب والغرمال والحلف لالخل والنزبت واطلم  
اھ۔ ان عادات سے خوب ظاہر ہو گیا کہ قربانی کے چڑے کا وہ حکم نہیں ہے جو زکاة، عشر اور صدقہ نظر  
کے کہ پریم قربانی کا صدقہ کرنا واجب نہیں اور اگر صدقہ کرے تو اس میں تملیک شرط نہیں۔ اور زکاة وغیرہ  
میں تملیک شرط ہے۔ اسی لئے زکاة کا مسجد یا مدرسہ کی تعمیر میں صرف کرنا جائز نہیں۔ بسا اصرح فی  
الکتاب الفقیہۃ اور پریم قربانی کو مسجد یا اس کے مینارے وغیرہ کی تعمیر میں صرف کرنا جائز ہے غوام  
حتوی مسجد کو چڑا ہے کہ وہ نہ کہ مسجد کی تعمیر میں صرف کرے یا مسجد میں صرف کرنے کی نیت سے حج

کراس کی قیمت دس ہر طرح جائز ہے اور یہاں شریعت کی عبارت کا بھی مطلب ہے۔ کتاب کا مالگیری ۵  
 ۲۶۵ میں ہے نو باعہا بالدر اہم لیصدق بھا جائز لا تنقہ قریبہ کا التصدیق کذا فی  
 التبیان وھذا فی الھذا یتلکافی اھ۔ اور فتاویٰ برازیہ میں ہے کہ ان بیعھا بالتدائم  
 لیصدق بھا اھ اور فتاویٰ غازیہ میں ہے ان باعہ بدراہم او فلوس یصدق بھنہ فی  
 قول اصحابنا رحمہم اللہ تعالیٰ اھ۔ اور جوہرہ نیزہ جلد ثانی صفحہ ۲۵۵ میں ہے فان باع الجلد  
 او اللحم بالفلوس او الدر اھم واللعنۃ تصدیق بھنہ لان القریبۃ انتقلت ا فی  
 بدلہ اھ۔ اور صریح شریف میں جو بیچنے کی مانعت ہے اس سے مراد اپنے لئے بیچنا ہے۔  
 کتاب کا مالگیری میں لا بیعہ بالدر اھم لیتنفق الدر اھم علی نفسه وعیالہ اھ یعنی اپنی  
 ذات پر اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنے کے لئے چڑے کو بیچنا جائز نہیں۔ اور غایہ میں ہے لیس  
 لہ ان بیع الجلد لیتنفق الثمن علی نفسه او عیالہ اھ۔ یعنی قربانی کے چڑے کو اس لئے بیچنا کہ  
 اس کی قیمت اپنی ذات پر یا اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے گناہ جائز نہیں۔ اور اگر اپنی ذات پر صرف کرنے  
 کرنے کی نیت سے بیچا تو اس کی قیمت کو مسجد یا مدرسہ کی تعمیر پر صرف کرنا جائز نہیں کتاب اس کا صدقہ  
 کرنا واجب ہے اور صدقہ واجب پر نمیک شرط ہے کفایہ میں ہے اذا اتوا لھا بالبیع وجب التصدیق  
 کذا فی الاصلاح اھذا ما ظہری والعلم عندہ المولیٰ تعالیٰ ورسولہ الامام علی جمل  
 جلالہ وصلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم

کتبہ جلال الدینی احمد الامجدی

۴۴ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ

مسئلہ۔ از عبدالرسول قادری متعلم جامعہ برکات سید العلوم کا سچ صلیع ایڈ  
 عید الاضحیٰ کے موقع پر قربانی کی کھالیں چھوٹے چھوٹے مکاتب والے جمع کر لیتے ہیں اس قسم کو  
 مدرسین کی تنخواہوں میں دیگر ضروریات میں صرف کرتے ہیں۔ ایک عالم کا کہنا ہے کہ ان کو اجرت میں دینا جائز نہیں  
 ہے اور نہ ہی اسکول کی عمارت وغیرہ میں صرف کر سکتے ہیں۔ بلکہ اس رقم کو طلبہ و علم و دین جو نادر ہوں ان پر  
 خرچ کرنا چاہئے۔ بیتوا توجبا وا۔

الجواب قربانی کی کھالیں چھوٹے چھوٹے مکاتب والے بھی جمع کرنے کے بعد جہاں چاہیں خرچ

کری جائز ہے پہلے مدرسین کی تنخواہ میں دیں یا مدرسہ بنائیں کہ حرم قربانی کا صدقہ کرنا افضل ہے واجب نہیں۔ اور جس چیز کا صدقہ کرنا واجب نہیں اس میں تملیک فیتہ ضروری نہیں۔ اسی لئے اگر صدقہ نہیں کیا اور مصطفیٰ یا مسکینہ وغیرہ بنا کر اپنے کام میں لایا تو یہ بھی جائز ہے۔ جیسا کہ در مختار مع شامی جلد پنجم ص ۳۳ میں ہے یتصدق بجلدھا او یعمل منھا نحو غر مال و جراب و قربة و سفر حج و

دواہر۔ وھو تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ جلال الدین احمد لاہوری

۱۴۰۲ھ ذی الحجہ ۲۰

مسئلہ - از جو کھو موضع دھوبہی۔ ضلع بستی

قبرانی کا چڑا کن لوگوں کو دینا جائز ہے۔ شریعت مطہرہ کی روشنی میں تحریر فرما کر عند اللہ مایور ہوں۔

**الجواب** قربانی کا چڑا ہر مسلمان کو دینا جائز ہے خواہ وہ غریب ہو یا امیر اور بھلی وغیرہ بنا کر یا مصطفیٰ کے طور پر اپنے کام میں لانا بھی جائز ہے۔ لیکن چڑا بیچ کر پیسے اپنے کام میں نہیں لاسکتا اور چڑا یا اس کا پیسہ کسی کام کی اجرت دینا دینا جائز نہیں۔ بہار شریعت جلد پانزدہم ص ۱۸۱ میں ہے کہ قربانی کا چڑا اپنے کام میں بھی لاسکتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ کسی نیک کام کے لئے دینے مثلاً مسجد یا دینی مدرسہ کو دیے یا کسی غریب کو دیے۔ بعض جگہ چڑا مسجد کے امام کو دیا جاتا ہے۔ اگر امام کی تنخواہ میں نہ دیا جاتا ہو بلکہ احانت کے طور پر ہو تو حرج نہیں، استثنیٰ بالفاظہ بعض لوگ چرم قربانی نیک دار کو دیتے ہیں اگر امداد و احانت کے طور پر دیتے ہوں تو حرج نہیں اور اگر کام لینے کے بدلے دیں دیتے ہوں تو جائز نہیں لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام نعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا تقطع اجر الجناہ اس منھلہ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ جلال الدین احمد لاہوری

۱۴۰۲ھ محرم الحرام ۱۰

الجواب مختصراً

غلام جیلانی قادری بستی

مسئلہ - از مسلام غوث بستی

دیہات میں چوال کے لوگ نماز عیدین پڑھتے ہوں حال نماز عید الاثنی عشر پہلے قربانی جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب** دیہات میں نماز سے پہلے قربانی جائز ہے۔ ہاں شہر میں جب تک نماز عید اختی نہ ہو جائے۔

قربانی جائز نہیں واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ عبداللہ خاں عزیزی

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر مصطفیٰ رضا غفرلہ

یکم عمر الحرام ۱۳۹۶ھ

**مسئلہ**۔ مسلمان احمد ہادی ناظم مدرسہ فیض الاسلام یا سنی ناگور (ماہستان)

بانو میں حرم کے علاوہ کوئی عضوہ نہیں نیز مسجدوں کے اماموں کو حرم دینی کسی طرح جائز ہے جب کہ نذر حاضرہ کی ہنگامی کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کی تنخواہ معمولی ہو۔

**الجواب** قربانی کے ہاں نذر حرم صدقہ کرنا واجب ہے دگوشت اگر چاہے تو سب صدقہ کر دے ثواب

پائے گا اور اگر کچھ نہ صدقہ کرے بلکہ چرٹے کو مصطفیٰ یا مشک وغیرہ بنا کر اپنے گھر کے اور کل گوشت اپنے بچوں

کے لئے رکھ چھوڑے تو کوئی گناہ نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم معریم ۲۴۵ میں ہے بصدقہ یا جملہ

او یعمل منہ نحو غیر ہاں وجہ اب اور اسی کتاب اسی جلد کے مسئلہ میں ہے لو تصدق بالکل جاز

ولو حبس الکل لنفسہ جاز ولہ ان یدخر الکل لنفسہ فوق ثلثۃ ایام الا ان اطعمہا

والتصدق بہا افضل الا ان یکون الرجل ذاعیال وغیرہ موسع الحان فان الا فضل لہ

حیث ان یدعہ لعیالہ ویوسع علیہم بحد کذا فی البدایہ۔ اور مسجد کے اماموں کو بطور نذر

حرم قربانی دینا جائز ہے چاہے امیر ہو یا غریب۔ وهو تعالیٰ اعلم

کتبہ جمال الدین احمد الہادی

یکم صفر القفر ۱۴۰۲ھ

**مسئلہ**۔ ازجمل احمد نوری۔ دکان سٹار روڈ ویزس اسٹیشن۔ فیض آباد

قربانی کی کھال مسجد میں لگ سکتی ہے یا نہیں؟ قربانی کی کھال فروخت کر کے اس کا پیر تعمیر میں

لگا یا جاسکتا ہے یا نہیں؟ اور مسجد میں اگر کھال بکیر لگ سکتا ہے تو کس طرح سے۔ وضاحت کے ساتھ

جواب عنایت فرمائیں۔

**الجواب** قربانی کی کھال مسجد میں دے کر اس کا مستطیع بک کر اسے مسجد میں لگائے۔ یا مسجد میں صرف

کرنے کی نیعت سے خود فروخت کر کے اس کا پیر تعمیر مسجد میں لگائے دونوں صورتیں جائز ہیں قربانی کی کھال

کا صدقہ کرنا افضل ہے واجب نہیں۔ اسی لئے کھال کو باقی رکھتے ہوئے اپنے کام میں لانا بھی جائز ہے مثلاً نہار کے لئے مصلیٰ بنانے یا مشیز وغیرہ جیسا کہ درخت راستی جلد پنجم ص ۳۲ میں ہے بتصدق بجلدھا و یصل منها نحو غریبال و جراب و قرینة و سفرۃ و دلوادھ۔ ہاں اگر اپنے خرچ میں لانے کی نیت سے حرم بچا تو اس صورت میں بغیر جلد شرعی اس کی قیمت مسجد میں لگانا جائز نہیں کہ اب اس کا پیر مردہ کرنا واجب ہے جیسا کہ کفایہ ص ۳۲ فتح القدیر جلد ہفتم ص ۳۲ پر ہے اذا تمولھا بالبیع وجب التصدق کذا فی الايضاح۔ و هو سبحانه اصلہ مال الصواب

کتبہ جمال الدین احمد الامجدی صاحب

۳۲ رزی الحج ۱۴۰۲ھ

مسئلہ۔ انچاند علی رضوی سنی توراتی مسجد سورہ نکر و کرولی بمبئی ۳۳

کسی شخص نے قربانی کی کھال مسجد میں دی تو وہ کھال مسجد کے اندر لگ سکتی ہے یا نہیں؟

**الجواب** قربانی کا چرہ اصدق کرنا واجب نہیں اسی لئے فقہائے کرام تصریح فرماتے ہیں کہ اس کو باقی رکھتے ہوئے اپنے کسی ہائر کام میں لایا جاسکتا ہے مثلاً اس کا مصلیٰ بنانے یا چلتی اور مشیز وغیرہ جیسا کہ فتح القدیر مد منار و فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ قاضی خاں وغیرہ میں ہے بلکہ قربانی کے چرے کو ایسی چیزوں سے بھی بدل سکتا ہے کہ جس کو باقی رکھتے ہوئے اپنے کام میں لائے جیسے چلتی مشیز اور کتاب وغیرہ البتہ کسی ایسی چیز سے نہیں بدل سکتا کہ جس کو ختم کر کے فائدہ حاصل کرے مثلاً چاول گہوؤں اور گوشت وغیرہ۔ ایسا ہی فتاویٰ عالمگیری۔ فتاویٰ قاضی خاں اور فتاویٰ بنیادیہ میں ہے جس سے ظاہر ہوا کہ قربانی کے چرے کا وہ حکم نہیں جو ذکوۃ، عشر اور صدقہ فطر کہے کہ حرم قربانی کا صدقہ کرنا واجب نہیں اور اگر صدقہ کرے تو اس میں تملیک شرط نہیں اور ذکوۃ وغیرہ میں تملیک شرط ہے اسی لئے ذکوۃ کو مسجد و مدرسہ کی تعمیر میں صرف کرنا جائز نہیں کما صرح فی الکتب الفقہیۃ۔ اور حرم قربانی کو مسجد کی تعمیر یا اس کی دیگر ضروریات میں صرف کرنے کے لئے دینا جائز ہے کہ قربانی کی کھال مسجد کے ہر کام میں لگ سکتی ہے ہاں اگر چرے کو اپنی ذات پر خرچ کرنے کی نیت سے بچا تو اب اس قیمت کو مسجد میں دینا جائز نہیں اس لئے کہ اب اس قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے اور جس چیز کا صدقہ کرنا واجب ہو وہ مسجد میں نہیں لگ سکتی کفایہ میں ہے اذا تمولھا بالبیع وجب التصدق کذا فی الايضاح۔

کتبہ جلال الدین احمد الامجدی جوی

۲۴ ذی الحجہ ۱۳۰۰ھ

**مسئلہ۔** از ابراہیم احمد شمس عین الاسلام دانا معلوم اہلسنت، پراپی بستی

زکوٰۃ یا چرم قربانی کا پیسہ مسلمانوں کی عام قبرستانوں کی چہار دیواری یا دوسری ضروریات میں صرف کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ نیز چکندی میں گورنمنٹ کی طرف سے قبرستان کے لئے عطا کی ہوئی زمین جو بالکل خالی پڑی ہے اس کی چہار دیواری کے لئے چرم قربانی کے پیسے تصرف میں لائے جاسکتے ہیں یا نہیں؟ بحوالہ قرآن و حدیث تحریر فرما کر شکور فرمائیں۔

**الجواب۔** زکوٰۃ کی رقم قبرستان کی دیوار یا مسجد اور مدرسہ وغیرہ کی تعمیر میں نہیں صرف کر سکتے اگر زکوٰۃ میں تملیک شرط ہے فتاویٰ عالمگیری میں ہے لا یجوز ان ینبغی بالن کاتہ السجدہ وکنہ الحجج وکن ما تملیک فیہ کذا فی التبیین ملخصاً۔ اگر زکوٰۃ کی رقم ان چیزوں کی تعمیر میں صرف کرنا چاہیں تو کسی غریب آدمی کو دیدیں پھر وہ اپنی طرف سے ان چیزوں کی تعمیر میں صرف کرے تو ثواب دونوں کو ملے گا **ہکذا قال صلہ الشریعۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فی بھاسا شریعت نا قلا عن ارد المحتاج** اور چرم قربانی کو قدیم و جدید قبرستان کی دیوار یا مسجد اور مدرسہ وغیرہ کی تعمیر میں صرف کر سکتے ہیں کہ اس کی تملیک اور صدقہ واجب نہیں بلکہ چڑے کو باقی رکھتے ہوئے اسے اپنے کام میں بھی لاسکتا ہے مثلاً اس کی جاناڑ، چلتی، تھیلی، مشکیزہ، دسترخوان اور ڈول وغیرہ بنائے یا کتان بون کی جلدوں میں لگاے یہ سب کر سکتا ہے (بہار شریعت ۱۵۶ ص ۱۳۴) اور در مختار میں ہے یتصدق ببجلہا و یصل منها نحو عن مال و جناب و قرینۃ و سفر و ولد و اھ۔ وہو تعالیٰ اعلم۔

کتبہ جلال الدین احمد الامجدی جوی

۲۸ ذی الحجہ ۱۳۰۸ھ



# کتاب الحظر والاباحۃ

## حضر و اجابت اور متفرق مسائل

سئلہ: ازہ السنۃ بخش پبلیشرز ضلع رتھام دایم۔ (پ) پانچوں وقت باجماعت نماز پڑھنے کے بعد مسلمانوں کا آپس میں مصافحہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ہینوا حقیر دا۔

الجواب: مصافحہ کرنا سنت ہے۔ حدیث شریف میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے اور نماز باجماعت کے بعد بلاشبہ جائز ہے۔ درنکار کتاب الحظر والاباحۃ باب الاستبراء میں ہے (تحوذ الصلۃ ولو بعد العصر) و قولہ بعد انکتاب بعدہ ای بعد غسلہ کما افادہ النووی فی الاذکار و ملاحظہ بقدر النظر و لا یعنی بعد نماز عصر بھی مصافحہ کرنا جائز ہے اور فقہائے جموع سے بدعت فرمایا تو وہ بدعت مباحہ حسنہ ہے جیسا کہ امام نووی نے اپنے اذکار میں فرمایا۔ اسی کے تحت رد المحتار میں ہے۔ قال اعلم ان الصلۃ مستحبۃ عندک لعلہ علیما باعتبارہ انہما من الصلۃ بعد صلاۃ العصر والعصر فلا اصل لہ فی الشرع علی هذا الوجه و لکن لا بأس بہ۔ قال المشیخ ابوالحسن البکری و ترمذی و ابوالعبد الصمد والنعمانی علی عاۃ کانت فی زمنہ و الا فصب الصلۃ کما کذا انت و لعلہما بعد العصر و صلاۃ خاتمہ بعد صلاۃ یعنی امام نووی نے فرمایا کہ بر ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا سنت ہے اور غیر عصر کی نماز کے بعد جو مصافحہ کا روایات ہے اس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں لیکن اس میں کوئی حرج بھی نہیں۔ شیخ ابوالحسن بکری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سنت اور عصر کی قید فقط لوگوں کی عادت کی بنا پر ہے جو امام نووی کی زمانہ میں تھی و نہ ہر نماز کے بعد مصافحہ کا حکم ہے یعنی جائز ہے۔ هذا معنی دایم و العاصم الحقیر عنہما لعلہما فی وجہہ الاموال جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ کتبہ جمال الدین احمد الامجدی سر رشتہ انور علیہ السلام۔

سند: از حافظ لئق احمد القاری۔ رائے برلی

(۱) وسیلہ فرض ہے یا واجب؟ سنت ہے یا مستحب؟ کتاب و سنت کی روشنی میں تحریر فرمائیں۔

(۲) بزرگان دین کے وصال کے بعد ان کے مزارات بالائے ذوات سے توسل کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا طریقہ بتایا ہے؟ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد صحابہ کرام آپ کے روضہ اقدس سے کس طرح توسل کرتے رہے؟

(۳) زید جو عالم دین ہے دروازانِ تقدیر کہا کہ غیر اللہ سے استمداد جائز ہے تو کیا قرآن و حدیث میں اس کی کوئی اصل ہے؟ نیز ائمہ درویشوں نے اس کا حکم فرمایا ہے یا نہیں؟

**الجواب:** وسیلہ بالاعمال فرض ہے یعنی ایسے اعمال کو اختیار کرنا جس سے خدائے تعالیٰ کی نزدیکی حاصل ہو بندوں پر فرض ہے۔ اور وسیلہ بالذات جائز و مستحسن ہے اس لئے کہ وسیلہ اس عمل یا ذات کو کہجے میں کہ جس کے ذریعہ خدا سے تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جائے جیسا کہ پ ۱۶ کی آیت کریمہ وابتغوا اللہ الوسیلۃ کے تحت تفسیر کشاف میں ہے وحی شامکہ للذات والاعمال لان الوسیلۃ کل ما یوصل بہ الی اللہ تقریبہ الی اللہ تعالیٰ من قرابۃ اوسیلۃ اوشیر ذلک ۱۶۔

(۲) بزرگان دین کے مزارات اور ان کی ذوات سے وسیلہ جائز ہے۔ اور جائز کام کے لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ بتا یا ضروری نہیں۔ مسلمانوں کو اختیار ہے وہ جائز طریقہ جس طرح بھی چاہیں انکو وسیلہ بنائیں۔ جیسے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اور اول کے پیش منلئے کا کوئی طریقہ نہیں بتایا تو مدۃ السلام تک حضور اور پھر بعد کے بڑے بڑے مولویوں نے اپنے دارالعلوم کا جس طرح یا اجتناب کیا بلکہ اس کا آغاز ایک کافہ عورت سے کرایا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور کے روضہ اقدس سے مختلف طریقے پر توسل کیا کرتے تھے۔ حضرت ابو الجوزاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حال قحط اہل مدینہ قحط شدید افتکوا الی عائشہ فقالت اطروا فمروا بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فاجعلوا منہ کوئی الی النبی حق لا ینکون بیئہ و بین لہما سقف فمفعوا اصل واسطر حق ثبت الغضب و

سید ابوالحسن علی بن ابی حمزہ ثمالی (م ۲۰۱ھ) نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ مدبرہ منورہ میں سخت قحط پڑ گیا لوگوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر مبارک کو دیکھ کر اس کے مقابل آسمان کی جانب چہرہ میں سوراخ کرو وہیں تک کہ قیر اوزر اور آسمان کے درمیان حجاب نہ رہے پس انھوں نے

ایسا ہی کیا تو اس زور کی بارش ہوئی کہ خوب سبزہ لگا اور لوٹ فرمایا ہو گئے یہاں تک کہ ان کی چربی پستی  
 پڑتی تھی تو اس سال کو خیر شامی کہا جائے لگا (داری مشکوٰۃ ص ۵۵) حضرت علامہ سمودی رحمۃ اللہ  
 تعالیٰ علیہ (المتوفی ۱۱۹۱ھ) تحریر فرماتے ہیں کہ آج کل قحط کے وقت اہل مدینہ کا طریقہ یہ ہے کہ حجرہ شریف  
 کے گرد جو مقصورہ ہے اس کا وہ دروازہ جو مقصورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک کے سامنے ہے کھول  
 دیتے ہیں اور وہاں بس ہوتے ہیں لا وفار الوفا جلد اول ص ۳۹) اور ماہنامہ جنی و ابن ابی شیبہ نے مالک الدار  
 سے روایت کی ہے۔ اصحاب الناس فطی فی زمن عمویہ الخطلاب لفرج (رجل دلائل تنسارہ حنفی صحابی)  
 ابی عبد الرحمن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حفظ کیا رسول استسقی اللہ لا مثله خاندہ قحط و افان تاکہ  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی المساء فقال انت صوفی انہ ا کا السلام و فخرہ انہ  
 سیمینون۔ یعنی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں ایک مرتبہ قحط پڑا تو ایک صحابی  
 یعنی حضرت بلال بن عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز اقدس پر حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس  
 کے لئے اللہ تعالیٰ سے پانی مانگنے کو وہ ہلاک ہوئی جاتی ہے۔ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے خواب میں  
 تشریف لائے اور ارشاد فرمایا تم کو جاکر سلام کہو اور لوگوں کو خبر کر دو کہ جلد پانی برسے والا ہے شاہ ولی اللہ  
 محدث دہلوی نے قرۃ العینین میں اس حدیث کو نقل کر کے لکھا کہ دو احادیث عری الا تعجب اور امام قسطلانی  
 نے مواہب میں فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

(۱۳) زید نے صحیح کہا ہے حکم فی الشرب سے استفادہ جائز ہے۔ جیسا کہ شیخ عبدالحی محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ  
 تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں حمد الاسلام امام محمد غزالی گفتے ہیں کہ استفادہ کر وہ شود لوے درجات استفادہ کر وہ  
 می شود لوے بعد از وفات و یکے از مشائخ عظام گفتے است دیدم جہاں کس را از مشائخ کہ نصرت می کنند و توبہ  
 خود اند تضرع بلستہ اقبال و ربیات خود با جلیب شیخ معروف کریمی و شیخ عبدالقادر جیلانی و کوس و دیگر ارا از اولیہ  
 شمرده و مقصود حضرت است آنچه خود ویدہ و یافتہ است گفتے و سیدی صاحب بن مرقوق کہ از اعالم فقہاء و علماء  
 و مشائخ و ائمہ مزبہ است گفتے کہ روز سہ شنباء ابوالباس حضرت خا از من پرسید کہ اداوی انوی سمت با اداویت  
 من بجمعتم توے می گویند کہ اداوی توے ترست و من می گویم کہ اداویت توے ترست پس شیخ گفت نعم زیرا کہ توے  
 در سباط حق است و در حضرت اوست و نقل دریں معنی از شیخ طائیفہ میرستہ از ان است کہ حصر و احصا کر شود  
 و پانہ نمی شود در کتاب و سنت و اقوال سلف صالح کہ سنانی و قائلان اس باشد و رکند اس را۔ یعنی حمد الاسلام  
 مست محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ ایسے کہ جس سے زندگی میں مدد طلب کی جاتی ہے اس سے اس کی

وفات کے بعد بھی مد طلب کی جا سکتی ہے۔ مشائخ میں سے ایک نے فرمایا کہ میں نے بزرگوں سے پانچ شخص کو دیکھا کہ وہ اپنی قبروں میں ویسے ہی انصرف کرتے ہیں جیسے اپنی زندگی میں کیا کچھ زیادہ۔ شیخ معروف رحمہ اللہ و شیخ عبدالقادر ریلانی اور دوسرے حضرات کو۔ اور مقصود حصر نہیں ہے جو خود دیکھا اور پایا کیا، اور سیدی احمد بن سرزوق جو علماء فقہاء و علماء و مشائخ مغرب میں سے میں انھوں نے فرمایا کہ ایک دن شیخ ابو العباس حضری نے مجھ سے پوچھا کہ زندہ کی امداد زیادہ قوی ہے یا فوت شدہ کی۔ میں نے کہا ایک تو کچھ جتنی ہے کہ زندہ کی امداد زیادہ قوی ہے اور میں کہتا ہوں کہ فوت شدہ کی امداد زیادہ قوی ہے تو شیخ ابو العباس نے فرمایا ہاں۔ اس لئے کہ وہ بارگاہ حق میں ہے اور اس کے حضور رہتا۔ اور اس گروہ سے اس جتنی کی نقل حصر و احصائی حد سے باہر ہے۔ اور کتاب و سنت نیز اقوال سلف میں کوئی بات ایسی نہیں پائی جاتی جو اس کے منافی ہو در اثنائے اجماع جلد اول حاشیہ) اور جب کتاب و سنت میں کوئی ایسی بات نہیں پائی جاتی جو غیر ائمہ سے استمداد کے منافی ہو تو یہی قرآن و حدیث سے اس کے جواز کی اصل ہے۔ جاتے ترمذی، سنن ابن ماجہ اور مستدرک حاکم میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں الحلال ما احل اللہ فی کتابہ و الخرام ما احرم اللہ فی کتابہ و ما سکت عنہ فهو مباح عفا عنہ یعنی حلال وہ ہے جو خدا سے تائیل ہے اپنی کتاب میں حلال فرمایا اور حرام وہ ہے جو خدا سے تائیل ہے اپنی کتاب میں حرام فرمایا اور جس کا کچھ نہیں ذکر قرآن یا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صاف ہے یعنی اس کے فعل پر کچھ مواخذہ نہیں۔

امام المحدثین حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت ارشاد فرماتے ہیں فیہ ان الاصل فی الاشیاء الاباحۃ۔ یعنی اس حدیث شریفہ سے ثابت ہوا کہ اصل اشیا میں اباحت ہے اور امام عارف باللہ سید علی عبدالحی ناسبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ فی الاحتیاط فی الافراد علی اللہ تعالیٰ بل نفی الخ مقلو انکر افع الذین لا مد لہما و دلیل علی فی الاباحۃ ان فی الوحد یعنی یہ اعتقاد نہیں بلکہ کسی چیز کو حرام یا مکروہ کہہ کر خدا سے تائیل پر افتراء کیا جائے کہ حرمت و کراہت کے لئے دلیل و دکرار ہے بلکہ اعتقاد اس میں ہے کہ اباحت مانی جائے اس لئے کہ اصل وہی ہے۔ اور جاتے ہونے کے لئے اللہ و رسول کا حکم فرمانامہ و دیری نہیں جیسا کہ مذکور بالا حدیث سے ثابت ہوا۔ اسی لئے مسلمانوں میں بی شمار چیزیں ایسی رہیں ہیں جن کا اللہ و رسول نے حکم نہیں فرمایا۔ و جو سختہ و جفائی معہ بانصواب سے بلال الدین احمد الانجدلی رحمہ اللہ

**مسئلہ :-** از محمد خاں رضوی قلمی فون اپنے افسانہ سوریہ زنگر دسویں شعر، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذاتی نام "محمد" کے پہلے الگ کر پکارنا یعنی یا محمد کتنا شرعی یا کج ہے؟

**الجواب :-** سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذاتی نام محمد کے پہلے الگ کر پکارنا حرام و ناجائز ہے قرآن مجید پارہ ۱۸ رکوع ۱۵ میں ہے لا تعبدوا دواء عام الرسول تبکروا دواء عامہ جسکے بعضہ یعنی رسول کا پکارنا آپس میں ایسا نہ تھم الوجبہ ایک دوسرے کو پکارتے ہو کہ اسے زید! اسے عمر! بلکہ یوں عرض کرو۔ یا رسول اللہ، یا نبی اللہ، ابو نعیم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا کاذا بقولون یا محمد یا ابا القاسم فغضبہم اللہ عن ذلک اعظاماً لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا نبی اللہ یا رسول اللہ، یعنی پہلے حضور کو یا محمد یا ابا القاسم کہا جائے تا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی تعظیم کے لئے اسے سننے فرمایا اس وقت سے صحابہ کرام یا رسول اللہ یا نبی اللہ کہا کرتے۔ اور کبھی امام علقمہ سے، امام اسود اور ابو نعیم نام صحیحی اور امام سعید بن جبیر سے آیت کریمہ کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ لا تعبدوا ابنا محمد وکنی قولہ یا رسول اللہ یعنی اللہ تعالیٰ فرمایا ہے یا محمد کہو، بلکہ یا نبی اللہ یا رسول اللہ کہو۔ اسی لئے طائر کرام تفسیر فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ذاتی نام کے کرنا کفری حرام ہے اور بے شک جبکہ ہونا بھی چاہئے اس لئے کہ جب اس کا الگ و بولی تبارک و تعالیٰ نام لے کر پکارے تو اپنی ہی کیا حال کہ وہ راہ ادب سے تجاوز کرے بلکہ امام زین الدین مرثی وغیرہ محققین نے فرمایا کہ اگر یہ لفظ کسی دعا میں وارد ہو جو خود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی جیسے دعائے یا محمد اے اللہ تبارک و تعالیٰ رحمنا ربنا یا محمد یا نبی اللہ کہنا چاہئے عکس افعال الامام محمد رضا الدیلمی قدس سرہ کا فی الحقیقہ بیان کیا ہے کہ اس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ قدس سرہ نے جلال الدین احمد الامجدی

کے جلال الدین احمد الامجدی

**مسئلہ :-** از محمد عبدالوارث اشرفی الیکلوک دوکان مدینہ مسجد نبوی کریم و گورکھ پور۔ جو لوگ کہ وعظ کیسے یا نہت خرمین پڑھنے کے لئے مجلسوں میں جاتے ہیں اور پوچے جاتے ہیں تو یہ آدمی ان کے لئے جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب :-** اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ اس میں تین صورتیں ہیں، اگر وعظ کیسے اور حمد و نعت پڑھنے سے مقصود ہے کہ لوگوں سے کچھ مال

حاصل کریں تو بیشک اس آیت کریمہ کے تحت میں داخل ہیں اور کم لافسترو اما بنی صفا قلیلا (پل ۵) کے مخالف۔ وہ آدمی ان کے حق میں غیبت ہے خصوصاً جبکہ ایسے حاجت مند ہوں جن کو سوال کی ابار ہے کہ اب توبہ ضرورت سوال دوسرا حرام ہوگا اور وہ آدمی غیبت ترو حرام مثل غصب ہے مالگیر ہیں ہے ما جمع التماثل بادتک دی فہو غیبت۔ دوسرے یہ کہ وعظ اور حمد و ثناء سے الی کا مقصود بعض ائدر ہے اور سلمان بطور خود ان کی خدمت کریں توبہ جائز ہے اور وہ مال حلال۔ تیسرے یہ کہ وعظ سے مقصود تو ائدر ہی ہو مگر ہے حاجت مند اور عاۃ معلوم ہے کہ لوگ خدمت کریں گے اس خدمت کی طبع ہی ساتھ لگی ہوئی ہے تو اگرچہ یہ صورت دوم کے مثل نمود نہیں مگر صورت اولیٰ کی طرح مذکور بھی نہیں جیسے درخشاں فرمایا (و وعظ جمع الدال من سلامة الیہون والنصاوی) یعنی مال جمع کرنے کے لئے وعظ کہنا بیورو و نصاریٰ کی مگر ہوا ہے۔ یہ تیسری صورت بین میں ہے اور دوم سے بر نسبت اول کے قریب تر ہے میں طرح کی پوجتے اور تجارت کا کچھ مال بھی ساتھ لے جاتے جیسے (پل ۹۶ میں) لاجناح غلبکہ ان یستغوا خلاصا من سبک فرمایا۔ لہذا فتویٰ اس کے حجاز پر ہے اخقیہ الفقہ ابو الیث رحمۃ اللہ ذی کفائی الخانیہ والہندیہ وغیرہا والذی ذکرہ توفیق بین القولین وبالله التوفیق۔ (ذی الخانیہ جلد ۱ حد ۱۵۴) وجوبہا نہ ذی کفائی اسلم۔

جلال الدین احمد الامجدی

## مسئلہ: از حبیب

قلہ جناب مولانا مفتی صاحب مدظلہ۔ سلام مسنون۔

مزاج گرامی۔ میں آپ کے علمی و ادبی صلاحیتوں کا مستوف ہوں۔ لہذا ازراہ کرم بروئے شریعت نگاہ فرمائیں کہ مومنات خواص و عوام دونوں تکمیل مسرت کے لئے شادی کی تقریبات میں نغمہ سرائی کرنی ایسا مسلمانوں کے بعض حلقے اس فعل کو مصیبت کفر و شرک اور بدعت قرار دیتے ہیں جبکہ اس کا حجاز موجود ہے خود آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کی بداعت کے باوجود شادی دیکھ کے موقع پر راویوں کو حلف بجا کر گائے کی اجازت دی ہے۔ صرف اس قدر نہیں بلکہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ بیچ کر مساعت فرمایا اس حدیث کو اور اس کے راوی کو آپ صبح اور مستند تسلیم فرماتے ہیں یا نہیں؟ خواہ تین زیادہ تراجم تحریر کے لئے لکائی اور یہی نغمہ عرس کے موقع پر قول ساز ہو گاتے ہیں، تعمیر شریف، پھولاری اور متعدد مقامات پر میلے خود سنا ہے۔ ایسی حالت میں خواتین پر کس حد تک پابندی لگانی باسکتی

سب اور شریعت انھیں کس حد تک اجازت دیتی ہے۔ آپ ازرا و کرم وافع اور شافی بواب دس تا کہ غسلط  
نبیال دور بول، محتاج کرم حبیب۔

حضرت مفتی دارالعلوم نقیض الرسول سے گزارش ہے کہ اس استفادہ کا جواب باصواب تحریر فرما کر  
کرم فرمائیں۔ محمد عبد الباقی قادری خادم دارالعلوم غفریہ نظامیہ مجیدیہ پور

## الجواب

شک عورتوں کو شادی وغیرہ کسی بھی تقریب میں لگانا نصیحت ہے  
برگز جانز نہیں کہ ان کا گانا آواز کے ساتھ بولے اور فقہ بے یہاں  
بلکہ اسی فقرہ کے سبب ان کو اذان بھی کہنا جائز نہیں۔ بحر الرائق جلد اول ص ۳۳۵ میں ہے۔ اما اذان

انہ اذ غلاظہا منہی عن رفع صوتہا لاندی وادی الغنہ۔ اور گانے نہ بولنا، وصال و بحر  
کے اشیاء نہ لے کر لیا اور ایسا گانا بھر حال ہر اسے کہ وہ زمانہ منتر ہے جب کہ حدیث شریف میں ہے۔ الغناء

وقبہ النساء و عوسوی من ابن مسعود رضی اللہ عنہما فی حدیثہما فی شرح مشکوٰۃ جلد ثانی ص ۳۳۵  
لیکن جو لوگ کہ عورتوں کے گانے کو کفر و شرک کہتے ہیں وہ کملی ہوئی غلطی پر ہیں اور جو لوگ کہ اس کا جواز

حدیث شریف سے ثابت مانتے ہیں وہ بھی غلطی پر ہیں اس لئے کہ مشکوٰۃ شریف جلد ۱ باب اعلان الکفر کی  
وہ حدیث جس میں یہ ذکر ہے کہ لوگوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موجودگی میں دف بجا کر دیا اس

کی شرح میں امام احمدین حضرت طاعی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ قدح الیقین ص ۱۵۱  
بالغات خد انہوۃ۔ یعنی دف بجا کر گانے والی لوکیاں حدیث کو پیروی کرتی ہیں نہیں تھیں (مرقاۃ

شرح مشکوٰۃ جلد سوم ص ۱۴۸) اور مشکوٰۃ شریف ص ۳۳۵ پر باب صلوة العیدین کی وہ حدیث جس میں یہ مذکور  
ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دف کے ساتھ لوکیوں کا گانا سن رہی تھیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم اپنے چہرہ اقدس پر کواڑ اٹھاتے تھے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
تشریف لائے اور انھوں نے لوکیوں کو گانے سے روک دیا تو حضور نے فرمایا۔ دعوا کیا اب بکرو خدا اب اس

عید۔ یعنی اسے ابو بکر! لوکیوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو کہ عید کا دن ہے۔ اس حدیث شریف کی شرح  
میں حضرت طاعی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عند حدیث ابن عباس کے تحت فرماتے ہیں اہی ہنسان

منہوین ان یعنی دف بجا کر گانے والی دو چھوٹی بھیاں تھیں (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ثانی ص ۳۳۵) اور  
حضرت شیخ محقق عباد الحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں، دو دختر بودند از

دخان انصار یعنی دف بجانے اور گانے والی انصار کی لوکیوں میں سے دو چھوٹی لوکیاں تھیں۔

اشترکات جلد اول صفحہ ۵۹۹) اور معمولی نوکیاں غیر مکلف ہوتی ہیں۔ لہذا ان کے گانے سے عورتوں کے گانے کا جواز ثابت کرنا کھلی ہوئی غلطی ہے۔ اور جب کہ فقہ کے سبب عورتوں کو اذان کہنا جائز نہیں تو انھیں امیر خسر و وغیرہ کے گانے کا کیا کون کر جائز ہو گا۔ اور قوال و غیرہ کا اچھے سے اچھے اشارے کے ساتھ بھی ساز کا ملنا حرام ہے۔ جیسا کہ حضرت محبوب الہی سیدنا نظام الدین سلطان الاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فائدہ الغواذ شریف میں فرماتے ہیں۔ مزایہ حرام است۔ اور مزایہ جبکہ حرام و ناجائز ہے تو وہ ہر جگہ حرام و ناجائز رہے گا۔ چاہے امیر شریف میں ہو یا کہ منظر میں۔ تو تین کو گانا گانے کے لئے پورے طور پر پابندی ہے۔ ان کو کسی بھی درجہ میں کی اجازت دینا فقہ کا دروازہ کھولنا ہے۔ و حوسبہ انہ و دعا فیہ

ک جلال الدین احمد الامجدی  
۲۹ رجب المرجب ۱۴۰۲ھ

## مسئلہ

از محمد امین الرحمن مدرس جامعہ حمید سید اعظم اترسوالہ آباد دہلی  
رد المحتار ص ۶۷۰ جلد اول مصری میں فقہائے کرام کے طبقہ ثانیہ میں خصال ابو جعفر طہاری و ابو الحسن رشتی و شمس الاسلام سمری و غیر الاسلام ہزدومی و غیر الدین قاضی خان رضی اللہ عنہم کو شمار فرمایا کہ فرمایا و المشائخہ توان کے اشخاص میں کون حضرات آئیں گے۔ طبقہ رابعہ میں سیدی اصحاب تخریج مسیون کارازی علیہ رحمۃ الہامی کا صرف ایک ہی نام مذکور فرمایا البتہ قول ہدایہ کی نقل میں فرمایا کہ انی غریبہ انکشی اس طرح ایک نام کا اور اضافہ ہوا۔ تو وہ حضرات کے سوا باقی آئمہ تخریج کون کون ہیں طبقہ خامس یعنی اہل تزیج کے بیان میں صرف دو نام یوں تحریر فرمائے کا جی الحسن اصغر و سیدی و صاحب الامدادینہ آگے و اشارہ فرمایا تو باقی اصحاب تزیج کون حضرات ہیں۔ طبقہ سادسہ میں بین الدین و القوی و الضعیف میں فرمایا کہ صاحب المتوح المعتبر من المتاحین مثل صاحب الکنز و صاحب المختار و بین اوقافیہ و صاحب الجمع توان کے علاوہ اہل تیز بین الا قوی و القوی و ضعیف کون کون حضرات ہیں اور تفصیل ثانی و کامل ان حضرات کی کس کتاب میں ملے گی؟

حضور پر نور علی حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثاویث رضویہ شریف جلد سوم تحقیق جوفی القوی و تعریف مصر میں جو احوال فقہائے کرام نقل فرمائے۔ وہ فقہائے کرام (علاوہ مذکورین بالا) اہل سے تزیج میں ہیں یا صرف برائے تائید و تصدیق و تقویت ان حضرات کے نام تحریر فرمائے۔ علامہ ابو محمد



امین الدین عبد الوہاب بن احمد بن وہب الدمشقی صاحب منظوم و مبانیہ اور علامہ عبدالبر بن محمد بن محمد بن عمر الحلبي البشير بن شحمة تلميذ عتق على الاطلاق اور علامہ حمادی علیہم الرحمۃ ابن تین حضرات میں کوئی صاحب یا نہیں اہل ترجیح سے ہیں یا یہ تینوں حضرات میں کوئی بھی اہل ترجیح سے نہیں ہیں، اگر اہل ترجیح سے نہیں ہیں تو ان کو معتقدین میں شمار کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ باقی حضرات لبقہ ثانیہ درالمد و خامسہ و سادس کے بیان شافی میں کوئی کتاب نظر سے گزری ہو تو نام نصف و کتاب تحریر فرمائیں گی کسی کتاب میں معتد ارتقاء نعت بیان ہو تو نام کتاب و جلد و صفحہ تحریر فرمائیں۔

**الجواب** ہم جیہوں اہل اللہ والو صاحب قلمہ سناؤ میں جن فقہائے کرام کو صاحب رد المحتار سے مضار کرنے کے بعد وراثۃ الجہد فرمایا تو ان کے امثال میں سے حضرت **برکان الدین محمود** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب ذخیرہ و خط برائی اور حضرت شیخ **کلام بن احمد** علیہ الرحمہ صاحب نصاب و خلاصۃ الفتاویٰ ہیں جیسا کہ مدقائق الحنفیہ ص ۱۱۱ اور مقدمہ علی عوارض الرعیۃ فی شرط الوقایہ مطبوعہ عید می ص ۱۱۱ سے اور جملہ راجدہ میں اصحاب تزیج سے صاحب مدایہ نے ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ جرجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی شمار فرمایا ہے جیسا کہ مقدمہ عمدۃ الرعیۃ کے حاشیہ ص ۱ پر مولوی عبدالحق فرنگی علی نے لکھا ہے۔ اور جملہ خاصہ میں باقی اصحاب تزیج سے ابن ہام بھی ہیں۔ فتاویٰ رضویہ جلد خامس ص ۱۱۱ میں رد المحتار سے ہے قدمنا غیریہ ان الکدمات من احسن التزیج اور مدقائق الحنفیہ ص ۱۱۱ میں ہے کہ مولیٰ شمس الدین احمد بن کمال پاشا بلکہ مولیٰ افاضل ابوالسود عماد دی بھی اصحاب تزیج سے ہیں اور عمدۃ الرعیۃ ص ۱۱۱ کے حاشیہ پر ہے کہ کفوی نے علی راز کی تلیذ حسن بن زیاد اور ابن کمال پاشا ردی کو بھی اصحاب تزیج سے شمار کیا ہے۔ اور جملہ سادہ میں باقی مینتہا بین التوقیٰ والفقو کے شمس الاسلام محمد کردری، جمال الدین حدیک اور حافظ الدین السنفی بھی ہیں۔ مدقائق الحنفیہ ص ۱۱۱ اور ملاحظہ فرمائیے امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ ورضوان نے تحقیق جمعہ الاشیاء میں غصائے کرام کا ذکر فرمایا ہے ظاہر ہے کہ جن کا اصحاب تزیج سے ہونا سب سے گذران کے علاوہ باقی لوگ اصحاب تزیج سے نہیں۔ ان کے نام صرف تائید و تصدیق کے لئے تحریر فرماتے گئے ہیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان میں سے بعض کو کچھ لوگوں نے اصحاب تزیج سے شمار کیا ہو اور علامہ عبدالحق ابوالحسن احمد بن دیمان دشتی صاحب منظومہ دیبانیہ کو مدقائق الحنفیہ میں اصحاب تزیج لکھا ہے نہ ملحق۔ اور محمد بن محمد شمس الثبیر بن شمس جن کا لقب علی الدین اور کنیت ابوالولید تھی بوطب اور شام تھی

تھاپہ مقرر ہوئے تھے۔ ان کے تذکرہ میں ہے کہ ابن ہمام ان کے تلمیذ تھے ذکر استاد۔ اور ابن ہمام کے تذکرہ میں ہے کہ آپ نے قاضی محمد الدین بن شمس سے استفادہ کیا۔ البتہ محمد بن محمد بن شمس کے پاس سے ہے کہ وہ ابن ہمام کے تلمیذ تھے۔ لیکن علامہ عبدالرحمن بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن ابوالبرکات بن ابوالفضل بن الحلیب ابوالولید الحلیبی ثم القاهری الشیخ کشفہ ابن شمس بن کو سوال میں تلمیذ محقق مسل الاطلاق لکھا گیا ہے وہ ۷۸۷ھ میں پیدا ہوئے اور امام ابن ہمام نے ۷۸۷ھ میں وفات پائی یعنی ابن ہمام کی وفات کے وقت علامہ عبدالرحمن الشیخ بن شمس کی عمر صرف دس سال کی تھی اور اس عمر میں محقق علی الاطلاق سے شرف تلمذ حاصل کرنا تو یقیناً قیاس نہیں۔ بہر حال کسی بھی ابن شمس کو ان کے تذکرے میں نہ اصحاب ترمذ سے لکھا ہے اور نہ محقق۔ البتہ علامہ سید محمد طحاوی کو محقق لکھا ہے۔ اصحاب ترمذ سے ان کو بھی نہ لکھا۔ کوئی ایسی کتاب ہماری نگاہ سے نہیں گذری جس میں بقائے فقہائے حنفیہ کا مفصل ذکر ہو تو حوا ذکر عمدة الراعی اور عدلی الحنفیہ میں علامہ کی روشنی میں جواب تحریر کیا گیا۔ وہو تحقیق

صلی اللہ علیہ وسلم

کے جلال الدین احمد الامجدی

۶۴۴ھ ربیع الآخر ۱۲۵۷ھ

**مسئلہ:** از عبد الیقوم ہمدانی امام مسجد کربلا علیہ السلام (ایم۔ بی) ایک پیر صاحب اپنے شجرہ نامہ میں انصاریہ تعلیم میں بدل تحریر فرماتے ہیں۔ بشرطہ کہ سجدہ و منیٰ بت نہ ہو۔ سجدہ تہجد (یعنی سجدہ) بمنزلہ سلام جائز ہے۔ اس بات سے واقف رہنا چاہئے کہ خانقاہ کے اندر رخصت کو جس طرح سلام کرنا جائز ہے اسی طرح سلام کی نیت سے سجدہ کرنا جائز ہے۔ کیا یہ درست و جائز ہے اور ان کا بیعت کرنا کیا ہے جواب سے مطلق فرما کر منوں و مشکور فرمائیں گے۔

**الجواب:** خدا نے تعالیٰ کے علاوہ کسی کو سجدہ کرنا جائز نہیں فرمایا ہے وہ منہ پر یا غیر منہ۔ ترمذی شریف کی حدیث ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی نے کسی مخلوق کے سجدہ کرنے کا حکم دیا تو عورت کو ضرر ہو کر دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے (مشکوۃ شریف ج ۲) اس حدیث شریف کے تحت حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں ان الصیغۃ لا یصلح لحدیثنا لیکن غیر اللہ کے لئے سجدہ حلال نہیں ہے (مرقاۃ جلد سوم صفحہ ۱۳) اور شرح فقہ اکبر ص ۲۵ میں فرمایا الصیغۃ صحیحہ ام لغیرہ صحیحہ یعنی خدا نے تعالیٰ کے علاوہ دوسرے کو سجدہ کرنا حرام ہے اور تعالیٰ کا نام گیری جلد پنجم ص ۱۱۵ میں ہے کہ جس نے بطور سلام بادشاہ کو

سجدہ کیا یا اس کے سامنے زمین چومی تو کافر ہوگا مگر اگر کتاب کبیرہ کے سبب گنہگار ہو۔ معلوم ہو کہ سلام کی نیت سے بھی سجدہ کرنا جائز نہیں۔ پہلے وہ بادشاہ ہوا شیخؒ کہنا جو شخص غیر خدا کو سجدہ جائز بتاتے وہ گمراہ ہے اس سے مرید ہونا جائز نہیں۔ اس مسئلہ کی مزید تفصیل جاننے کے لئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کا رسالہ مبارکہ التذیۃ الزکیۃ لرحمۃ سبحون الخیرۃ کا مطالعہ کریں۔ وحو  
نعمانی اعلیٰ بالصواب۔

جلال الدین احمد الامجدی  
۳۴ شوال، ۱۴۱۲ھ

**مسئلہ:** از حدیف رضوی خطیب بنی رضوی سجدہ کھڑی کر لایمبی

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لفظ غیر صماہ کے لئے استعمال کرنا کیسا ہے؟ جو کہ کتاب کے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لفظ بڑے بڑے علماء اور بزرگوں کے لئے بھی جائز ہے کہ یہ لفظ صماہ کرام کے ساتھ خاص نہیں ہے اور نزدیک کتاب کے کہ کوئی دینی پیشوا خواہ کتنا ہی بڑا ہو اگر صماہ نہ ہو تو اسے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا جائز نہیں کہ یہ لفظ صماہ کرام کے ساتھ ہے اسی لئے حضرت ابراہیمؒ کی کو جو باطنی رسول اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ کے مقبول تھے مگر اتنے بڑے بزرگ کو بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہیں لکھا جاتا تو کسی دوسرے بزرگ کو جو صماہ یا نہ ہو رضی اللہ عنہ لکھنا غلط ہے۔ لہذا اس کے بارے میں کسی کا قول صحیح ہے مفصل جواب تحریر فرمائیں کہ مرید ہوگا۔

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

**الجواب:** ہر بعون الملک العزیز الخواجا۔ غیر صماہ کے لئے

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لفظ استعمال کرنا جائز ہے جیسا کہ در مختار شامی جلد پنجم صفحہ ۴۸۳ میں ہے۔ بخسب الترمذی للمصاہبہ والتحریر للتابعین ومن بعدہم من العلماء والعلماء ووساؤ الاخیار وکذا یجوز عنکم وصحوا التحریر للمصاہبہ والتقرضی للتابعین ومن بعدہم علی السراج ام لفظ صماہ کی نسبت اللہ تعالیٰ عنہ کہنا صحیح ہے اور اس کا لفظ صماہ کی نسبت اللہ تعالیٰ علیہ اور تابعین وغیرہ علماء و مشائخ کے لئے راجح ہے صماہ پر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی جائز ہے۔ اور حضرت علامہ احمد شہاب الدین خاں بنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تلمذ الایمان شرح شفا قاضی عیاض جلد سوم صفحہ ۵۱ میں تحریر فرماتے ہیں۔ وید ذکر من مو احوای من سوی الاشیاء من الاشیاء وغیرہم بالغیر ان وایضی فیقال مغیر اللہ تعالیٰ لہم ورضی عنہم۔ اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے

علامہ ائمہ و غیرہ علماء و شامخ کو غفران دراصلے یاد کیا جاتے۔ تو غفر اللہ تعالیٰ ہم درمیں اللہ تعالیٰ مہم  
 کہنا جاتے۔ رہنما بزرگ کہ قول صحیح ہے کہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لفظ صحابہ کرام کے ساتھ خاص نہیں ہے بڑے بڑے  
 علماء اور بزرگوں کے لئے بھی جائز ہے اور نہ یہ کہ یہ کہنا غلط ہے کہ کوئی دینی پیشوا خواہ کتنا ہی بڑا ہو اگر  
 صحابی نہ ہو تو اسے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا جائز نہیں۔ اور یہ بھی غلط ہے کہ حضرت اویس قرنی کو اسی نے  
 رضی اللہ عنہ نہیں لکھا جانا کہ وہ صحابی نہیں تھے۔ اس لئے کہ محدث کبیر حضرت شیخ عبدہ بن حبشیہ کو بھی بشاری  
 رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کو کتب خانہ رحیمہ دیوبند نے اخبار الانبیاء شریف کے نام سے کل بیچ برسرہ تحقیق اور گزیرہ  
 جناب باری لکھا ہے۔ انھوں نے اپنی مشہور کتاب اشعۃ العلوم میں جلد چہارم صفحہ ۳۷ پر حضرت اویس  
 قرنی کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا ہے۔ اور حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے نامی ہیں کہ ان کی ملاقات  
 بہت سے بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ سے ہوئی ہے اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 ایسے نامی ہیں جن کی ملاقات صرف چند صحابہ سے ہوئی ہے ان کو فخر المقلین حضرت علامہ ابن عابدین شامی  
 رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شامی جلد اول مطبوعہ دیوبند صفحات ۳۵، ۳۶، ۳۷ اور صفحہ ۴۴ پر لکھا ہے جس کے  
 رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔ اور انہی حضرت علامہ شامی نے اپنی کتاب اسی جلد مطبوعہ دیوبند صفحات ۳۸، ۳۹  
 ۴۰ اور صفحہ ۴۴ پر کل سات جگہ حضرت امام شافعی کو رضی اللہ عنہ لکھا ہے اور صفحہ ۴۳ پر حضرت سہیل  
 بن عبد اللہ شامی کو رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔ حالانکہ یہ دونوں بزرگ نامی بھی نہ تھے کہ امام شافعی کی  
 پیدائش نہ ۵۷۰ میں ہوئی اور انتقال ۱۸۰ میں ہوا۔ اور حضرت شامی کا انتقال ۱۲۸۵ میں ہوا۔ اور  
 حضرت علامہ علاء الدین محمد بن علی عسکری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی مشہور کتاب درمنا رب روا لمتا جلد اول  
 مطبوعہ دیوبند صفحہ ۴۴ پر حضرت امام شافعی کو رضی اللہ عنہ لکھا اور صفحہ ۴۵ پر حضرت عبد اللہ بن مبارک  
 کو رضی اللہ عنہ لکھا اور یہ بھی نامی نہ تھے کہ ان کی پیدائش ۱۱۱۸ میں ہوئی۔

اور حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ ۳۸۲ پر حضرت  
 امام اعظم ابو حنیفہ کو رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔ اور امام محمد بن حضرت علامہ قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے  
 بھی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول مطبوعہ بمبئی صفحہ ۳ پر حضرت امام اعظم اور حضرت امام شافعی کو رضی اللہ عنہ  
 لکھا ہے۔ اور سید العلماء حضرت علیہ خطاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی مشہور تصنیف تحفۃ اوسعی  
 مراقی مطبوعہ قسطنطنیہ صفحہ ۳ پر حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کو رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔

اور حضرت علامہ امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے احیاء العلوم جلد دوم صفحہ ۳ پر حضرت امام مالک

اور حضرت امام شافعی کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا ہے ۔  
اور شارح بخاری علامہ ابن حجر عسقلانی نے مقدمہ فتح الباری ص ۱ پر امام بخاری کو رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ لکھا جن کی پیدائش ۳۹۶ھ میں ہوئی ۔ اور ابی علامہ ابن حجر عسقلانی نے اسی کتاب کے مقدمہ  
ص ۲ پر حضرت امام شافعی کو بھی رضی اللہ عنہ لکھا ۔

اور شارح مسلم حضرت ابو زکریا امام ابی الدین نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مقدمہ شرح مسلم شریف ص ۱ پر حضرت امام مسلم کو رضی اللہ عنہ کچھ احکام کی ولادت ۳۴۰ھ میں ہوئی۔  
اور محدث کیہ حضرت شیخ عبدالحق دہلوی بھاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اشعۃ النعمات جلد اول ص ۱۱۱ پر حضرت امام شافعی کو رضی اللہ عنہ لکھا ہے اور اسی کتاب اسی جلد کے ص ۱ پر حضرت شیخ نے امام بخاری کو بھی رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔

اور حدیث کی مشہور کتاب مشکوٰۃ شریف کے مصنف حضرت شیخ ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مشکوٰۃ شریف کے مقدمہ ص ۱ پر صاحب مصباح حضرت علامہ ابو محمد حسین بن سودر نہ ابن ہنوی کو رضی اللہ عنہ لکھا اور اپنی علامہ ہنوی کو تفسیر عالم الترتلی بطوع و معسر کے ص ۲ پر بھی رضی اللہ عنہ لکھا گیا ہے جو تاج ثانی ہی میں مذکور ان کا انتقال چھٹی صدی ہجری میں ہوا ہے۔

اور حضرت علامہ احمد شہاب الدین خواجه سہری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور تصنیف نسیم الزیاحین جلد اول مطبوعہ سہریہ پر حضرت علامہ قاضی عیاض کو مدد فرمائی اور کتبہ لکھا ہے اور یہ بھی شیخ ابی زینت تھے یعنی سہری جہری کے عالم تھے کہ ان کا انتقال ۱۰۵۵ھ میں ہوا۔

اور سید المتقین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری دستہ الشریعہ نے اپنے تالیفات میں اشتمال النعمات جلد اول ص ۱۰۱ پر اور اخبار الاحیاء مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند کے صفحات ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴ پر یک پر بندہ مقامات پر حضرت خوش پاک سنج عبد القادر عی الدین چیلانی کو رمعی الشریعہ کے بارے میں جن کی ولادت ۱۱۸۸ھ اور بقول بعض ۱۱۸۹ھ میں ہوئی۔

اور امام احمد شہین حضرت ملا علی قاری نے مفاتیح شرح مشکوٰۃ جلد اول میں یہ حضرت عبداللہ بن مبارک، حضرت یوسف بن سعد، حضرت امام مالک بن انس، حضرت داؤد قفا، حضرت ابراہیم بن ادوم اور حضرت فضیل بن عیاض وغیرہم کو رضی اللہ عنہم اجمعین لکھا ہے۔ حالانکہ ان میں سے کوئی صحابی نہیں ہے۔

اور عارف الشریع احمد صاوی، اگلی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے اپنی تفسیر صاوی جلد اول ص ۳۱ پر حضرت علامہ شیخ سلیمان جلی، علامہ شیخ احمد دومیر، علامہ شیخ امیر، علامہ شمس الدین محمد بن سالم حناوی، امام ابو الحسن شیخ علی سعید کاعدوی، علامہ محمد بن بدیری دسافلی، علامہ نور الدین علی بشرامی، علامہ جلی صاحب السیرۃ، علامہ علی ابجوری، علامہ محمد بن علی علقمی، علامہ شمس الدین محمد علقمی، علامہ امام زیادی، علامہ شیخ رحیمی شیخ الاسلام علامہ ذکریٰ انصاری، علامہ جلال الدین علی، اور علامہ جلال الدین سیوطی ان تمام علماء کو رضی اللہ عنہم لکھا ہے جن میں سے کوئی صحابی نہیں۔

اور حضرت علامہ ابو الحسن نور الملت والدین علی بن یوسف شطرنوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے اپنی شہرہ تصنیف ہیچہ الاسرار میں جو صاحب کو بے شمار مقامات پر رضی اللہ عنہ لکھا ہے اور ہلکے میں صاحب ہدایہ کو ان کے شاگردوں نے کئی مقام پر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا ہے۔

ان تمام شواہد سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لفظ صحابہ کرام کے ساتھ خاص نہیں ہے اگر یہ لفظ ان کے ساتھ خاص ہوتا یعنی غیر صحابہ کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ لکھا جاتا نہ ہوتا تو اسے بڑے بڑے معقین جواب دہ زبانی میں علم کے آفتاب و استار تھے یہ لوگ غیر صحابہ کو رضی اللہ عنہ نہ ہرگز نہیں کہتے۔ یہاں تک کہ عام دیوبندی و بابی جو رضی اللہ عنہ کو صحابہ کے ساتھ خاص لکھتے ہیں اور غیر صحابہ کو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ان کے پیشوا مولوی قاسم نانوتوی اور مولوی رشید احمد گنگوہی کو بھی رضی اللہ عنہما لکھا گیا ہے جیسا کہ تذکرۃ الرشید جلد اول ص ۱۳ پر ہے۔ "مولانا محمد قاسم صاحب و مولانا رشید احمد صاحب رضی اللہ عنہما چند روز کے بعد ایسے ہم سبق بنے کہ آخرت میں بھی ساتھ نہ چھوٹا" قرآن کریم سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لفظ صحابہ کرام کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ پارہ تیس سورۃ البقرہ ص ۱۱۱ رضی اللہ عنہما قد ضلوا عنہما قد ضلوا عنہما قد ضلوا عنہما یعنی رضی اللہ عنہما جنہم و رضوہ ان لوگوں کے لئے جو اپنے رب سے ڈریں۔ جیسا کہ تفسیر مدارک جلد چہارم مصری ص ۱۱۱ پر ہے۔ "ذلک امی الرضوان حتی مرتبہ اس کا مطلب یہ ہے کہ رضی اللہ عنہم و رضوہ انہ ان لوگوں کے لئے ہے جن کے دل میں رب کی خشیت ہو۔

اور رب کی خشیت علماء ہی کا خاصہ ہے۔ جیسا کہ امام محمد بن راوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ آیت کریمہ ذلک من خشیت ربہ کے تحت تحریر فرماتے ہیں۔ "ہذہ الایۃ اخاضہ البھا اقبیۃ اخری صائرۃ جموع دلیلا علی فضل العلما و العلماء و ذلک لانہما فی قال اعلم بحقیقۃ اللہ فیہما و فی الغلو فذلک ہذا

الایة علی ان العالم یكون صاحب الخشبة - یعنی اس آیت کریمہ کو دوسری آیت سے ملانے پر علم اور  
 علماء کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ صرف اس کے بندے علماء ہی کو خشیت  
 حاصل ہوتی ہے۔ تو اس آیت کریمہ سے ثابت ہو کہ خشیت الہی ملا کا خاصہ ہے (تفسیر پر علم ہستم مت )  
 اور تفسیر روح البیان جلد دوم ص ۱۳۱ میں اس آیت کریمہ ذیل فقہ خشیت منہ کے تحت ہے۔

دلائل الخشبة الال من خضعت للعلماء والفقهاء انما الخشبة من الخشبة والعلیة المستنبعة  
 للسعادات الدینیة والندبیة قال اللہ تعالیٰ انما خشیت اللہ من عباده انما خشیت اللہ من خشیت  
 الہی جو اللہ تعالیٰ کے امور کو احوال جاننے والوں کا خاصہ ہے۔ اسی پر تمام کمالات علیہ وعلیہ کا دار و  
 مدار ہے کہ جن سے دینی اور دنیوی سادات میں حاصل ہوتی ہیں۔

خاصہ ہو کہ رضی اللہ عنہم ورضوانہ اس کے لئے ہے جسے خشیت الہی ہو۔ اور خشیت الہی خدا کے  
 تعالیٰ کے امور و احوال جاننے والوں کے لئے ہے۔ لہذا ثابت ہو کہ رضی اللہ عنہم ورضوانہ خدا کے تعالیٰ  
 کے امور و احوال جاننے والوں کے لئے ہے۔ یہی جلیل القدر علماء و مشائخ کے لئے ہے کہ وہ علم علماء کے  
 لئے کہ جب وہ بے عمل ہیں تو ان کو خشیت الہی حاصل نہیں ہے اور جب خشیت الہی نہیں ہے تو وہ صرف  
 نام کے عالم میں حقیقت میں عالم نہیں ہیں۔

اور تفسیر فائز و تفسیر معالم التریل جلد پنجم ص ۳۳۳ میں ہے۔ قال الشیخ احمد العالم من  
 خشیت اللہ من وجہ ۱۰۱ نام شمس نے فرمایا کہ عالم صرف وہ شخص ہے جسے خدا کے عز و جل کی خشیت حاصل ہو۔  
 اور تفسیر غازی کے اسی صفحہ ۳۰۲ پر ہے۔ قال الربیع بن ائمن من لد یخش اللہ فلیس بعدا لہ  
 یعنی امام ربیع بن اس نے فرمایا کہ جسے خشیت الہی حاصل نہ وہ عالم نہیں۔ ثابت ہو کہ رضی اللہ عنہ صرف  
 باعمل علماء و مشائخ کے لئے ہے۔ مگر یہ لفظ جو کہ عرف میں جرم و تہمت ہے یہاں لگ کہ بہت سے لوگ  
 اسے صحابہ کرام کے لئے خاص سمجھتے ہیں۔ لہذا اسے ہر ایک کے لئے استعمال کیا جائے بلکہ اسے  
 بڑے بڑے علماء و مشائخ ہی کے لئے استعمال کیا جائے جیسے کہ ہمارے بزرگوں نے کیا ہے۔

هذا ما نظمہ فی وائلہ باحق عند اللہ تعالیٰ و رسولہ جل شانہ و صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ و سلم

جلال الدین احمد لامہدی - تہ  
 ۲۱ صفر المظفر ۱۴۰۱ھ

# فتویٰ متعلق سجدہ عظیم

**سئلہ:** از منبر محی الدین احمد علیہ رحمۃ اللہ انکس فیض آباد کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید اپنے پیر کو سجدہ کرتا تھا پھر جب پیر کا انتقال ہو گیا تو قبر کو سجدہ کرتا ہے بزرگ کہتا ہے کہ پیر کو یا کسی قبر کو سجدہ کرنا حرام و ناجائز ہے اور زید کہتا ہے کہ یہ سجدہ تنظیمی ہے اور سجدہ تنظیمی کا جائز ہونا قرآن و حدیث اور فقہائے کرام کے اقوال سے ثابت ہے تو اس میں کس کا قول درست ہے ؟ جواب تحریر فرما کر عند الشرحہ اجور ہوں۔

لک الحمد للہ والصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

**الجواب:** ہر دعوت اللہ للک الحمد للہ۔ بحر کا قول صحیح و درست ہے۔ بے شک سجدہ تنظیمی سنت ناجائز و حرام ہے۔ زید کا قول باطل و مردود ہے۔ قرآن و حدیث اور فقہائے کرام کے اقوال سے سجدہ تنظیمی کا جواز نہیں ثابت ہے بلکہ ناجائز اور حرام ہونا ثابت ہے۔

**قرآن کریم سے سجدہ عظیم کی حرمت:** قرآن کریم پارہ سوم رکوع ۱۶ میں ہے۔ ایما موعود

ما کفر بعد اذ انتم مسلمون۔ یعنی کیا میں کہیں کہ تم کافر ہو گے بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو۔ عبد بن حمید اپنی سند میں سیدنا امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا۔ بلغنی ان رجلاً قال یا رسول اللہ نسألك عن سجدتين أحدهما على بعض أهل البيت قال لا وسكن الآخر ما أحببكم وأمرهم بالحق لا أحله فأجابوا لا۔ یعنی اللہ پسند لا احسن من دون اللہ فانزل اللہ تعالیٰ ما کان یبشیر الخی قولہ بعد اذ انتم مسلمون۔ یعنی مجھے حدیث بخوبی کہ ایک صحابی نے عرض



کیا رسول اللہ اہم حضور کو بھی ایسا ہی سلام کرتے میں جیسا کہ آپس میں کیا ہم حضور کو سجدہ نہ کریں، فرمایا  
 نہیں۔ بلکہ اپنے نبی کی تعظیم کرو اور سجدہ خاص حق خدا ہے اسی کے لئے رکھو۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی  
 کو سجدہ جائز نہیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

اگرچہ میں معسرین نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ نجران کے نصاریٰ نے جب کہا کہ حضرت عیسیٰ  
 علیہ السلام نے انھیں حکم دیا ہے کہ وہ انھیں رب ٹھہرائیں تو اس آیت کا نزول ہوا۔ لیکن تفسیر مدارک  
 تفسیر ابوالسود، تفسیر کبیر اور محل وغیرہ عامہ مفسرین نے سبب اول ہی کو ترجیح دی ہے کہ مسلمانوں نے  
 حضور کو سجدہ کرنے کی درخواست کی تو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ آخر آیت میں فرمایا ابھر سجدہ  
 یا کفر بعد اذ انت مسلمون یعنی کیا تمہیں کفر کا حکم دیا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو تو واضح طور  
 پر معلوم ہو گیا کہ مخالف نصاریٰ نہیں ہیں بلکہ مسلمان ہیں جنہوں نے سجدہ کی درخواست کی تھی تفسیر مدارک میں  
 ہے۔ قوله تعالى بعد اذ انت مسلمون بعد علی ان الخطابین کا خواصہ ہیں وہم الذین استاذنوا  
 ان یسجدوا والدہ تفسیر ابوالسود میں اللہ تعالیٰ کے قول بعد اذ انت مسلمون کے بعد ہے بدل علی  
 ان الخطاب للسامیین وہم المسلمون اذ فون للوجود لہ عبدہ السلام اور تفسیر کبیر میں صاحب کتاب  
 کے قول کو نقل کر کے مقرر رکھا چنانچہ فرمایا ان صاحب الکشاف قوله بعد اذ انت مسلمون دلیل  
 علی ان الخطابین کا خواصہ مسلمون وہم الذین استاذنوا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 فی ان یسجدوا والدہ اور محل میں تفسیر جلالین کے قول او لما طلب بعض المسلمین السجود لہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کے تحت فرمایا بقرب حد الاحتمال قوله فی اخر الاية بعد اذ انت مسلمون  
 مذکورہ بالاتفاہیر کے عبارتوں سے آنتاب نیم روز کی طرح روشن ہو گیا کہ صحابہ نے حضور کو سجدہ  
 کی درخواست کی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اور صحابہ کے ہارے میاں یہ کہنا کہ انہوں نے سجدہ عبادت کی درخواست کی تھی دو وجہ سے  
 باطل ہے اول اس لئے کہ مخالف دواغی ہر شخص اچھی طرح جاننا تھا کہ حضور ایک اللہ کی عبادت کی  
 طرف بلا تے ہیں اور شرک کے براہ کسی دوسری چیز کو دشمن نہیں رکھتے تو صحابہ کرام سے عبادت نبی کی  
 درخواست اور وہ بھی خود نبی سے کیونکر متصور ہو سکتی ہے؟ دوسرے اس لئے کہ حضور سید عالم صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے جواب میاں نہیں فرمایا کہ عبادت فیضان کی درخواست کر کے تم کا فر ہو گئے دوبارہ اسلام لاؤ کہ جو آپ  
 میاں فرمایا کہ ایسا نہ کرو۔ یہاں سے یہ بات بھی روشن ہو گئی کہ آیت کریمہ میں لفظ کفر نہیں مراد ہے

اس لئے کہ حقیقی کفر کی درخواست کر کے بھی آدمی مسلمان نہیں رہ جاتا کچھ کچھ کفر زاریا جانا امت مسلمہ کو  
 رہا یہ سوال کہ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی درخواست کو کفر سے کیوں تعبیر فرمایا؟ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ سمجھ  
 حجت کی صورت میں باجائز امور سے کفر ہے تو وہ کفر ضروری نہ درجہ ہے اس لئے اسے کفر سے تعبیر کیا گیا۔ تو  
 قرآن کریم کے اس انداز بیان نے ثابت کر دیا کہ سجدہ تقبیلی ایسا سخت حرام ہے کہ شاہ کفر ہے اس سے پھر  
 واجب ولا الہ الا وہ چنانچہ اکلید فی استنباط التفریق میں اسی آیت کریمہ کے تحت فرمایا کہ غلبہ  
 تحریمہ السجود لغیر اللہ تعالیٰ اس آیت کریمہ سے ثابت ہو کہ غیر خدا کے لئے سجدہ حرام ہے۔

### احادیث کریمہ سے سجدہ تقبیلی کی حرمت

حدیث اول: رعن الہادیہ قال

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لو کنت امر لحد ان یسجد لاحد لاسررت  
 العداۃ ان یسجد لزوجہ یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو کسی وحلقہ کے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو ضرور حکم دیتا کہ وہ اپنے  
 شوہر کو سجدہ کرے۔ (ترمذی، مشکوٰۃ ص ۲۸۸)

اس حدیث کے تحت حضرت طاعی قاری علیہ رحمۃ الہیاری تحریر فرماتے ہیں۔ ان السجدة  
 لا تحل لغیر اللہ، کیونکہ اللہ کے لئے سجدہ حلال نہیں ہے (مرقاۃ جلد سوم ص ۳۶)

حدیث دوم: رعن ابن سعد قال اثبت الخیرۃ من ان یسجدوا لحد من الخیرۃ  
 لہم فقلت لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احق ان یسجد لہ فاثبت رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلت انی اثبت الخیرۃ ففرق بحد یسجدون علیہ من ان یسجدوا لہم  
 فانث احق بان یسجدوا لہ فقال فی امر اثبت لومروت بقبری انکنت تسجد لہ فقلت لا فقال  
 فی الصلوۃ انکنت ان یسجد لاحد لاسررت النساء ان یسجدن لزوجہن یعنی حضرت  
 عیسیٰ بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں شہر حیرہ گیا تو وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے سردار  
 کو سجدہ کرتے ہیں میں نے اپنے دل میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت زیادہ اس کے سخت  
 ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر تم ہمارے مزاحیہ گزرد تو کیا تمہارا کو سجدہ کر دے گا؟  
 میں نے عرض کیا نہیں۔ حضور نے فرمایا ایسا نہ کرنا اگر میں کسی کو کسی وحلقہ کے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو  
 ضرور میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کریں (ابوداؤد، مشکوٰۃ ص ۲۸۸)

**حدیث سوم:** عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان في غدير  
 المصباح يوم النصارى على اربعة ارجل فقال اصحابه يا رسول الله تسجد لك البهائم والشجر  
 فقلت نعم ان تسجد لك فقال اعبد واربعكم وكنتم اهل مكة لو كنتم اهل احد ان تسجد لا حسد  
 لامرئ منكم ان تسجد لشيء منكم يعني حضرت عائشة رضي الله تعالى عنها روايت ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مہاجرین و انصار کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے کہ ایک اونٹ نے اگر حضور کو  
 سجدہ کیا تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جو باتے اور درخت حضور کو سجدہ کرتے ہیں تو ہم زیادہ مستحق ہیں  
 کہ حضور کو سجدہ کریں۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور ہماری تعظیم کرو اگر میں کسی کو کسی  
 دھوکے سے سجدہ کرے گا حکم دیتا تو جو رت کو منہ و زنگ دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ (مشکوٰۃ ص ۲۸۲)  
**حدیث چہارم:** اور محمد بن سنانی حضرت امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مشہور کتاب موطا امام محمد  
 باب القبرین قدسہما ص ۱۱۰ میں علیہ السلام حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فاحملوا اللہ الیہود والنصارى و انہوہوا ان یتبعوہ مساجد  
 یعنی یہود کو اللہ تعالیٰ ہلاک کر دے کہ انہوں نے تمہارے پیروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

**حدیث پنجم:** عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في سريره  
 الذي لم يقدس من اللہ الیہود والنصارى الحقن و اقبور انہما کتھم مساجد۔ یعنی حضرت  
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے  
 مرض میں فرمایا کہ یہود و انصار کی قبر انہی کی گتہ ہو کہ انہوں نے اپنی انہما کی قبروں کو مل سجدہ بنالیا۔  
 (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ ص ۲۹۹)

اس حدیث کے تحت طاعی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں۔ قال بعضی کاہن  
 الیہود والنصارى یسجدون القبور و انہما کتھم و یجعلون ضبۃ و توجہوی فی الصلاة نحوہا  
 فقد اخذن وہا و اذنا فلذلک لعنہم و منہ المسلمین عن مثل ذلک۔ یعنی علامہ متاظمی  
 یسنادی نے فرمایا کہ یہود و انصار اپنے امیاء عظیم السلام کے مزاروں کو سجدہ کرنے اور انہیں قبلہ  
 بنا لیں اور انہیں سجدہ کرتے تو انہوں نے ان کو بت بنالیا اس لئے حضور نے ان پر لعنت کی اور مسلمانوں  
 کو اس سے منع فرمایا (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول ص ۲۵۶)

اور حضرت شیخ عبدالحی محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت

فرماتے ہیں۔ یہود و نصاریٰ کی قبور انبیاء و اہل بیت پر گستاخیاں اور دو طریق حضور پرست کیے انکے سجدہ بقبور  
برہم و مقصود عبادت آل و اہل بیت چنانکہ بت پرستان بت ہی پرستند۔ دوم آنکہ مقصود حضور عبادت مولیٰ  
تعالیٰ و اہل بیت و لیکن اعتقاد برہم کہ توبہ بقبور ایشیال و در نماز و عبادت حق موجب قرب و رضائے دے تعالیٰ  
ست و اہل بیت و دو طریق نامرغی و نامشروع ست اول خود شرک جلی کفر ست و ثانی نیز حرام ست از جهت آن کہ  
دوسرے نیز اشراک کہلے است اگرچہ مخفی ست و سہم دو طریق لمن مخرجہ است و نماز گزاروں کے بجانب قبر نبی یا مرد  
صالح بقصد شرک و تعظیم حرام ست پنج راکس را و مال غلاف نہ ست۔

یعنی یہود و نصاریٰ کے نبی و انبیاء کرام علیہم السلام کے مزارات کو سجدہ گاہ بنایا تھا و دو طرح پرستشور  
ہے۔ ایک تو یہ کہ مزار کو سجدہ کر سکتے تھے اور اسی کو مقصود عبادت رکھتے تھے جیسے کہ بت پرست لوگ بت  
کی پرستش کرتے ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ خدا نے تعالیٰ کی عبادت مقصود اور شہر تھی لیکن وہ لوگ یہ عقیدہ  
رکھتے تھے کہ خدا نے تعالیٰ کی عبادت اور نماز شہداء انبیاء علیہم السلام کی قبروں کا سلسلہ سوانہ اے تعالیٰ  
کی عز و جلی اور اسی کی خوشی کا سبب ہے اور یہ دونوں صورتیں ناپسندیدہ اور ناجائز ہیں اول تو شرک  
جلی اور کفر ہے اور دوسری صورت بھی حرام ہے اس لئے کہ اس صورت میں بھی خدا نے تعالیٰ کے ساتھ  
شرک کرنا ہے اگرچہ یہ شرک ظنی ہے اور نیست و دونوں صورتوں میں ہے اور بکرت و تعظیم کے قصد سے کسی  
نبی یا ولی کے مزار کی طرف توجہ ہو کر نماز پڑھنا حرام ہے کسی کو اس میں اختلاف نہیں ہے۔ **الثواب** ج ۱ ص ۱۰۰  
حدیث اور شارحین حدیث کے ان اقوال سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ قبر سے یہود و نصاریٰ تعالیٰ کے  
لئے سجدہ حرام و ناجائز ہے کسی کو اس میں اختلاف نہیں ہے جس سے ثابت ہوا کہ خود قبر کو سجدہ کرنا بدعت  
اولیٰ حرام و ناجائز ہے۔

### توقف فقہائے کرام کے نزدیک سجدہ کی حرامی ہے

حضرت علامی قادی رحمۃ اللہ الباری تحریر  
فرماتے ہیں۔ السجدة حرام لغیرہ سجدۃ علیہ۔ یعنی غیر اللہ کے لئے سجدہ حرام ہے و شرح فقہ اکبر ص ۱۰۰  
اور فتاویٰ عالمگیری جلد ۱۴ ص ۱۰۰ میں جو اہل الاملائی سے ہے من سجد للسلطان علی  
وجه التقیۃ او قبل الامراض بین مبدیہ و نیکفہ و لیکن یہ اشعار لا یتکلم کتاب التہذیب و هو المختار  
وفال المنقب ابو جعفر رحمہ اللہ ان سجد للسلطان بخیبة العبادۃ لا یحرم و تحضیر الشیخ فقد  
کفر۔ یعنی جس نے بطور حقیت بادشاہ کو سجدہ کیا یا اس کے سامنے زمین چروی تو کا فر نہ ہوا مگر ارتکاب

کبرہ کے سبب گنہگار ہوا۔ مذہب مخالف کسی ہے اور فقہ ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر عبادت کی نیت سے بادشاہ کو سجدہ کیا یا عبادت و تحریک کی نیت اس وقت نہ گئی تو بے شک کافر ہو گیا۔

پھر فتاویٰ عالمگیری کے اسی صفحہ پر فتاویٰ غزالی سے ہے۔ لایحیو الذل سجود الاشارة عافی غیر خدا کے لئے سجدہ جائز نہیں۔ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں، اجماع قطعی است بر تحریم سجدہ یعنی (تسبیح) سجدہ حرام ہے نہ ہر اجماع قطعی ہے (فتاویٰ غزالیہ مطبوعہ رحیمیہ جلد اول ص ۱۸۷)

**سجدہ تو سجدۂ زمین بوسی بھی حرام ہے** فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم مصری ص ۳۲۱  
ما یجوز من غیر وثاق مانع سے ہے۔ فقہیل الارض بن بدی العظیم ص ۱۴۱ وان الفاعل والراعی  
اشخاص۔ یعنی بزرگوں کے سامنے زمین بوسی حرام ہے اور چھپنے والے اور اس پر راضی ہونے والے  
دونوں گنہگار ہیں۔

اور علامہ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری تحریر فرماتے ہیں اما فقہیل الارض فهو قد سجد  
من السجود الا ان وضع الجبین او اتخذ علی الارض فی الخش واقبح من فقہیل الارض یعنی زمین  
پر سجدہ کے قریب ہے اور پیشانی یا رخسار زمین پر رکھنا اس سے بھی زیادہ فحش اور کج ہے (شرح  
فقہ اکبر ص ۳۲۱)

اور فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم مصری ص ۳۲۱ میں فتاویٰ غزالی سے ہے۔ فقہیل الارض  
بدین بدی العلماء والنجاح فعل الجہال والفاعل والراعی اشخاص۔ یعنی عالموں اور بزرگوں  
کے سامنے زمین چومنا جائز کا کام ہے زمین چومنے والے اور اس پر راضی ہونے والے دونوں  
گنہگار ہیں۔

اور کتاب المحرق والاباحہ در غنائہ جلد پنجم و کتابہ کرانی شرح باریہ فقہیل فصل فی ایست میں ہے  
ما یجوز من غیر وثاق من فقہیل الارض بدین بدی العلماء والعظیماء فی ام والفاعل والراعی  
بہ اشخاص لانہ شبہ سجدۃ الخش۔ یعنی عالموں اور بزرگوں کے سامنے زمین چومنا حرام  
ہے چومنے والے اور اس پر راضی ہونے والے دونوں گنہگار ہیں اس لئے کہ فعل بیت پرستی  
کے مشابہ ہے۔

ورفتاریں اتنی عبارت زیادہ ہے خلیفہ کو ان علی وجہ العبادۃ والاعتقاد کفر و  
ان علی وجہ التحقیق لا وصار کذا امر کبیرۃ (سوال) کیا زمین جو منے والا کافر ہو جائیگا  
جو باب اگر زمین بوسی بطریق عبادت و تعظیم (مثل تعظیم انبیاء) کرے تو کافر ہے اور اگر بطریق تہمت بد تو  
کافر نہیں گنہگار مرتجب کبیر ہے۔

فقہائے کرام کی ان مہار قول سے معلوم ہوا کہ زمین جو منابت پرستی کے مشابہت کے سبب حرام  
ہے مالا کہ وہ حقیقت میں سجدہ نہیں اس لئے کہ سجدہ میں پیشانی زمین پر رکھنی ضروری ہے تو جب زمین  
بوسی کا یہ حال ہے تو خود سجدہ مرتب پرستی کی مشابہت کے سبب کس اور جسعت ناجائز و حرام ہوگا۔ ایسا  
بالشہادہ ماخوذ از زبدۃ الزکریٰ فی حرمت سجود الخیر۔ رسالہ مبارکہ المخصر پیشوا سے اسلمت امام احمد رضا  
بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان۔

### بقدر رکوع جب تک بھی منع ہے

فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم مطبوعہ مصر ۱۳۱۳ میں جواب الازمان  
سے ہے الانحناء للسلطان او لغیرہ مکروہ لائمہ عندہ فعل المجرور۔ بادشاہ بویا کوئی  
دوسرا اس کے لئے بقدر رکوع جب تک منع ہے کہ کس کے فعل سے مشابہ ہے۔  
اور فتاویٰ جلد پنجم ۲۴۱ میں محیط سے ہے مکروہ الانحناء للسلطان وغیرہ بادشاہ بدخواہ  
کوئی ہو اس کے لئے بقدر رکوع جب تک منع ہے۔

اور پھر فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم ۲۴۱ میں قرآن شریف سے ہے۔ مکروہ الانحناء عندہ التحیۃ  
وہی درجہ اتنی۔ یعنی سلام کرتے وقت بقدر رکوع جب تک منع ہے۔ حدیث میں اس سے ممانعت فرمائی ہو  
**انتباہ** سجدہ تعلیمی کے توازن کے ثبوت میں حضرت آدم علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعوں کو  
پیش کرنا بہات ہے اس لئے کہ سجدہ کی نوعیت میں اختلاف ہے بعض حضرت یونس علیہ السلام کے سجدہ  
کہ وہ سجدہ اللہ تعالیٰ کے لئے تھا اور حضرت آدم اور حضرت یوسف علیہ السلام بحیثیت قبلہ کے تھے جیسے  
تفسیر فائز اور معالم التمریل وغیرہ میں ہے۔ قبل معن قولہ سجدہ والادام ای الی آدم فکان آدم  
قبلۃ والسجدۃ للہ تعالیٰ کما جعلت الکعبۃ قبلۃ الصلوۃ والصلوۃ للہ تعالیٰ۔ یعنی بعض لوگوں نے  
کہا کہ آیت کریمہ کے معنی یہ ہیں کہ آدم کی طرف سجدہ کرو تو آدم قبلہ تھے اور سجدہ اللہ تعالیٰ کے لئے تھا جیسے  
کہ کعبہ نماز کا قبلہ ہے اور نماز اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔

اور سورۃ یوسف میں ہے۔ دوی عن ابن عباس انہ قال سمعنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ یوسف بنی بنی بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اس لیے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے لئے یوسف کے سامنے سجدہ کیا کرے۔

اور اگر حضرت آدم و حضرت یوسف علیہما السلام ہی کے لئے سجدہ مان لیا جائے تو وہ سجدہ زمینی ہی پر پیشانی رکھنے کے ساتھ نہیں تھا بلکہ صرف جھکنا اور قرائت کرنا تھا جیسا کہ تفسیر مہالین میں علامہ عبداللہ بن ابی نعیم فرماتے ہیں واذ قلنا للملئکۃ اسجدوا لآدم سجود تہیۃ بالانحناء اور سجدہ یوسف کے بارے میں فرمایا خروا لہ سجدۃ سجود انحناء لا وضع جہتہ وکان تہیتہم فی ذلک انحناء۔

اور حضرت علامہ جمال الدین لکھی سورۃ کہف میں فرماتے ہیں واذ قلنا للملئکۃ اسجدوا لآدم سجود انحناء لا وضع جہتہ تہیۃ لہ۔

اور تفسیر سالم القنزی میں اور تفسیر خازن میں ہے نہ کہ یوسف علیہ السلام پر سجدہ کرنا تھا بلکہ انحناء خروا لہ السلام اجل للہ بالسلام۔ یعنی سجدہ میں زمین پر نہ رکھنا نہیں تھا صرف ممکن تھا جب اسلام آیا اسے بھی سلام مقرر کر کے بالکل فرادیا۔

اور سجدہ یوسف میں فرماتے ہیں۔ نہ یسجد بالاسجد وضع الجہا علی الارض وانما هو الانحناء۔ یعنی سجدہ سے زمین پر پیشانی رکھنا مراد نہیں ہے تو وہ صرف جھکنا اور قرائت کرنا تھا۔

اور اگر حضرت آدم و حضرت یوسف علیہما السلام کے لئے سجدہ زمینی ہی پیشانی رکھنے کے ساتھ مان لی گیا ہوتا تو وہ ہماری شریعت میں منسوخ ہے جیسا کہ سالم القنزی سورۃ یوسف میں ہے۔ قبل

وضع الجہا علی الارض فکانت علی طریق التہیۃ التخلیۃ لا علی طریق العبادة وکان ذلک لیسوا فی الامم السابقة فلسخ فی هذا الشریعۃ۔ یعنی بعض نے کہا حرمت و تعظیم کے طور پر پیشانی زمین پر رکھنا کہ بطریق عبادت اور یہ الگ استلزام نہیں جائز تھا۔ اس شریعت میں منسوخ ہو گیا اور شامی جلد ہفتم ص ۳۲ میں ہے۔ اختلفوا فی سجود الملئکۃ قبل کان لہذا تعالیٰ

والتوجہ الی آدم للتسبیح کاستقبال القبلة و قبل بل لا دم علی وجہ التہیۃ والا کرم تسبیح بقولہ علیہ السلام لو صرت احدًا ان یسجد لا تحل لامرأتہ ان یسجد لزوجہا۔ تا فیکسبہ فقال فی تہیین المعاکرہ والصحیح الثانی ولعلہ عبادۃ لا بل تعبیۃ واکرام ولذا امنتہ ابلیس وکان جائزاً علیہ ما سنی کما فی قصۃ یوسف قال الوہب المصنف لہ

و خبیہ و ذلیل علیٰ ضحیٰ الکتاب بالسنہ - یعنی سجدہ ملائکہ کے بارے میں علماء کو اختلاف ہے بعض نے کہا کہ سجدہ اللہ تعالیٰ کے لئے تھا اور آدم علیہ السلام کے سوا اذکے لئے سنان کی طرف تھا جیسے کہ کعبہ کی طرف منہ کیا جاتا ہے اور بعض نے کہا بلکہ سجدہ آدم علیہ السلام کو تحیت و تکریم کے طور پر تھا پھر اس حدیث سے منسوخ ہو گیا کہ اگر میں کسی کو کسی (خوفی) کے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو قدرت کو ضرر نہ کم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے (حارث غانیہ) اور یحییٰ بن الحارث میں فرمایا صحیح قول دوم ہے اور یہ الٰہ کی عبادت نہ تھی - بلکہ تحیت و تکریم تھی اسی لئے انیس اس سے بازر با اور سجدہ تحیت الٰہی شریعتوں میں جائز تھا جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے قصہ میں ہے امام السنن ابو نعیم رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ اس بات پر دلیل ہے کہ قرآن مجید کا حکم حدیث شریف سے منسوخ ہو جاتا ہے - و اللہ تعالیٰ و رسولہ اللہ علیٰ اعدہ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جلال الدین احمد الاجلادی  
ک ۷۷۲ روم الحرام ۷۷۲ قہ

(۱) صحیح ابویوسف و ابوداؤد و الترمذی و المعجم و مشکوٰۃ و مشکوٰۃ عبد الغنی و مجمع (شیخ الحدیث) جامع اشرفیہ مبارک پور (نظم گڑھ)

(۲) اصحاب من احادیث لا تدری فیہ فی الفتن عن العرب - غلام حیدرانی اعظمی - شیخ الحدیث دارالعلوم پلاؤں شریف ضلع بسبی -

**مسئلہ:** از عبد الحمید شاہ مقام دیوبند و حکوٰۃ تحصیل ڈیرہ گنج قلعہ سی  
زید کی لڑکی ہندو گانا بائز محل تھا جب وہ بچہ پیدا ہوا تو گاؤں کے لوگوں نے زید کے یہاں کھانا  
پینا چھوڑ دیا اور لوگوں میں یہ بات ہوئے لگی کہ زید کے یہاں کھانا پینا حرام و ناجائز ہے -  
ساری بات سمجھانے کے لئے گاؤں کی اور دوسرے گاؤں کی بی بیائیت بی بی اور مندوہ بالاسالہ  
کو سمجھتے ہوئے یہ فیصلہ بنیائیت سے کیا کہ (۱) حندہ اپنی توبہ کا اعلان کرے (۲) اور فقیر کھلائے (۳)  
میلا و شریف پڑھوائے - زید نے ہندو گانا بائز محل سے توبہ کا اعلان کیا - میلا و شریف پڑھوایا اور  
فقیر کھلائے اب گاؤں کے کچھ لوگ کہہ رہے ہیں کہ زید ہندو کو اپنے گھر سے نکال دے تب ہم اس کے  
ساتھ شریک ہوں گے - مندوہ بالاساری باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ان سوالوں کا جواب عطا  
فرمائیں -

● زید کے یہاں کھانا پینا درست ہے یا نہیں ؟



- جس سورہی نے زید کی سفید کردہ میلاد شریف پر عی پناہ کے فیصلہ کے مطابق اس کیلئے شریعت کا کیا حکم ہے ؟
- جس نے زید کے یہاں کھانا کھایا اس کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے ؟
- سبندہ کو وارث بنا کر گھر سے نکالنا کیسا ہے ؟

**الجواب** ۱۔ صورت مستفسرہ میں اگر توبہ کے بعد سبندہ کی طرف سے توبہ کا اعلان کیا گیا تو اس کے بعد زید کے یہاں کھانے پینے اور میلاد شریف پر بیٹھنے میں شرعاً گناہ نہیں لیکن اگر سبندہ کو توبہ نہیں کرائی گئی ہے تو اسے علانیہ توبہ واستغفار کر لیا جائے اور اس کے والدین نے اگر اپنی لڑکی کو آزاد رکھا اور اسے بے پردہ نظر سے متنبہ نہ کیا تو وہ لوگ بھی گنہگار ہونے انہیں بھی علانیہ توبہ کرائی جائے اور ان سب کو پابندی کے ساتھ عاجز رہنے کی تاکید کی جائے۔ اور میلاد شریف کرنے اور فقراء و مساکین کو کھانا کھلانے کے ساتھ قرآن خوانی کرنے اور مسجد میں نوا پجائی رکھنے کی بھی تلقین کی جائے۔ اور سبندہ کو لا وارث بنا کر گھر سے نکالنا جائز نہیں کہ اس صورت میں مزید گناہ ہونے کا اندیشہ ہے۔ وھو حق اعلم۔

محمد امین الدین احمد الامجدی  
۲۵ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۴۱۵ھ

**مسئلہ** : اگر زید ایک موافق زور و اکھا نہ کین گنج ضلع بستی۔

کیا چار کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بہتر ہے ؟

**الجواب** : کسی چیز کے شروع میں بسم اللہ پڑھنے کی سات صورتیں ہیں : ۱۔ اول فرض نماز۔ ۲۔ نافذ نماز کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا فرض ہے اگرچہ پوری پڑھنا فرض نہیں دوسرے سنت پھر دن نماز کسی صورت کے شروع سے تلاوت کی ابتداء کے وقت۔ ۳۔ وضو کے شروع میں نماز کی ہر رکعت کے اول میں اور ہر اہم کام جیسے کھانے پینے اور بہتری وغیرہ کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا سنت ہے تیسرے مستحب۔ ۴۔ نافذ نماز درمیان سورت سے تلاوت کی ابتداء کے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے۔ ۵۔ اور سورہ توبہ کے درمیان سے پڑھتے وقت بھی یہی حکم ہے۔ چوتھے جائز و مستحسن۔ ۶۔ نماز میں سورہ فاتحہ و سورت کے درمیان اور آیتیں پڑھنے کے وقت بسم اللہ پڑھنا جائز و مستحسن۔ ۷۔ بخیر کلمہ بزم اعلیٰ کرتے وقت بسم اللہ پڑھنے کو طلال سمیٹا کر پڑھنے سے خواہم۔ ۸۔ شریعت میں پوری کرنے اور چوری کا حکم مال استعمال کر کے وقت بسم اللہ پڑھنا حرام ہے۔ اسی وجہ سے نہ کہنے اور نہ کلمہ عورت سے بہتری کہتے وقت بھی حرام ہے اور وہ شخص کہ جس پر نفل فرض ہوا ہے تلاوت کی نیت سے بسم اللہ پڑھنا حرام ہے۔ البتہ اسے ذکر و دعا کی

نیت سے پڑھا جائز ہے۔ ساتویں مکروہ۔ سورۃ بقرہ کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا مکروہ ہے  
 جبکہ سورۃ الفاتحہ سے ٹاکر پڑھے اسی طرح حقہ، بیڑی، محرمیت پہنے اور اسن پانچ بیڑی چڑھانے  
 کے وقت اور نیاست کی جگہوں میں بسم اللہ پڑھنا مکروہ ہے اور اسی طرح شرمگاہ گھومنے کے وقت  
 بھی مکروہ ہے۔ غلط آدمی علی مرتضیٰ مل میں ہے، املاات بیان بکلمۃ خداوندی کیونکہ خدا کا  
 عند الذبح وان کان لا یشرط هذا للفظ بتمامہ بل لایس وتارة ینکون سنۃ کما  
 فی الوجوه واول کل امر فی بال ومنہ اکل ولبس ووضوہا وتارة ینکون میاحا کما  
 فی بنین الفاتحۃ والسورۃ علی الراجح وفي امثالہ المشی والتعود مثلا وتارة ینکون الاتیان  
 بہا حراما کما عند الزنا وطی الخافض وشراب الخمر واکل مقسوب وفسق وقبیل الضحلالہ  
 واداء الضمان والصوم انما انت استقل ذلك عند فعل المعصیۃ کما والاولی تارة ینکون الاتیان  
 بہا مکروہا کما فی اول سورۃ واثنتون اضافتھا فیسغوب ومنہ شراب الدخان وفي محل  
 النجاسات الخ تفسیرا۔ اور ثانی جلد اول کے میں ہے نکرہ عند کفیف العورۃ او محل النجاسات  
 وفي اول سورۃ واثنتون اضافتھا بالافعال کما قیدہ بعض الشافعی قبل وعندہ شراب الدخان  
 ای وغیرہ من کل ذی رانحة کما فیہ کما کل شوم وبعمل وغیرہ عند استعمال محرم بل فی  
 الذبائہ وغیرہا بکفر من بصل عند مسایشہ کل حلیم قطعی الحرمان وکذا الخرمہ علی  
 الجنب ان لم یقصد بہا الذکر الخ۔ وهو تعالیٰ اعلم

بجلا الدین احمد الامجدی

مسلمہ :- از عبد الجبار انصاری خادمی جامعہ سید المرسلین علیہ السلام نیازیاریہ کتب خانہ  
 زید اپنے آپ کو عالم و نائب رسول بنا ہے بلکہ گھر اس کی لاؤ کی شادی میں باہر سے  
 آتے ہوئے باراتوں میں اکثر درو بندی اور دہائی عقائد باطلہ کے پیر و متبع۔ بحر نے قیام و طعام کا  
 انتظام بدر سے میں کر دیا اس پر زید کو اتنا نائب مقرر کر دیا۔ زید نے طعام و قیام پر جو ضروریات  
 کے لئے علم دین معصطیصلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملائکہ کی بساط نازکی پر واز پر آرام فرمائے و اسے  
 غالبان علوم و شہر کو خدمت کے لئے تعین کیا اور اس پر یہ کہ سخت کم صادر کرتا ہے کہ اگر کسی لڑکے  
 کی خدمت میں سستی کرے تو متعلق شکایت سننے میں آئی تو غیرت نہیں اور خود بھی داسے، درے

قدسے دستگیر طرح کی خدمت کرنے میں ذرہ پر اندیشی شکایت کا سرتق نہیں دیا تو ایسے عالم زید، اور ان طالب علموں کے ہاں سے میں شریعت سلطہ کا کیا حکم صادر ہوتا ہے۔ جبکہ زید نے دیدہ و دانستہ خود کیا اور طالب علموں کو بد مذہب و گمراہ جیسا کہ ہماری کتابوں میں لکھا ہے اور عقائد اہلسنت کا بالاجازت شکری ہے، لوگوں کی تقسیم و تفریق نیز خدمت کے لئے مقرر کرنا کیلئے، حکم شری صادر فرما کر سنوں و مشکور فرمائیں۔

(اختیار) کام میں اس کا بڑا شہرہ ہے کہ کسی عالم اخلاقی مسائل پر بیان کر کے اپنا تفسید کا کرتا ہے خود قوم ایک سے ہر طرح کی رسم و رواج متادی یا ہ نیز دعوت و فخر میں بلا تائبے اوز جا ہٹا اور باخود عوام کو الگ رہنے کے لئے تاکید کرتا رہتا ہے۔ خود زید نے اس قسم کی بہت سی تقریریں کی ہیں اور عوام کو روکا ہے مگر اس کے برعکس خود ہی ثبوت بھی دیا کہ عوام کا کہنا بالکل درست ہے۔

**جواب:** ہمارے اس میں اکثر دیوبندی اور وہابی ہیں زید نے اگر یہ جہل سے ہوئے طلبائے اہلسنت کو ان کی خدمت کے لئے مقرر کیا تو اس پر علانیہ توبہ و استغفار کرنا لازم ہے۔ اور جو طلبہ کہ استاد کے اس حکم سے راضی رہے وہ بھی علانیہ توبہ کریں۔ وھو حق تعالیٰ اعلم۔

جمال الدین احمد الامجدی  
۲۵ رجب المرجب - ۱۳۳۱ھ

**مسئلہ:** از کرم اللہ موضع الامور پوسٹ نقادی پور ضلع فیض آباد،  
۱۱ ذی قعدہ ۱۳۳۱ھ کو شب میں تعزیر گمہارے پھر اسے ہونے آبادی کے اکثر و بیشتر مسلمان مرد و عورت غلط ہو کر قتل و شکار ہو و لہذا کہتے ہوئے تعزیر کے جادہ سے تھے ان تمام لوگوں کو دیکھ کر زید نے بے سافہ کہا کہ یہ یزیدی لشکر جا رہے اس وقت اور اس سے قبل۔ یزید نے تعزیر داری وصول تھے وہاں کے کی سخت مخالفت اور معاندت کا اظہار کیا تھا اس جماعت کو عین حالت مذکورہ میں ہا کر زید نے ان تمام حضرات کو یزیدی لشکر سے تیسرے تیسرے امر کی تائید میں عقائد اہلسنت کی کتاب کا حوالہ بھی پیش کیا کہ حزب مخالف نے ساقی زید کو دیوبندی کا ہائی سے شہم کیا دریافت طلب یہ امر ہے کہ زید کا جماعت مذکورہ کو یزیدی لشکر سے تیسرے تیسرے اور اس کی سخت مخالفت کرتا تھا جاتے رہے یا نہیں؟

یہ حوالہ تھا و جنیل مسید الانبیاء علیہ السلام والفتنہ زید عقائد اہلسنت و جماعت پر قائم و قائم ہے۔ افعال و اعمال میں نیک اور صالح ہے۔ نیز علی الاطلاق عقائد باطلہ شکار و ہابی دیوبندی و دشمنی

و دیگر کی تحفیر و تشریح کرتا ہے۔

۱۲۱) تمزیہ داری باجوہ و گشت و غیرہ کے مطلق حکم شرعی کیا ہیں؟ تفصیل و وضاحت فرما کر حکم شرعی سے آگاہ فرمادیں۔

**الجواب:** بسم اللہ محمد ابراہیم الحق والصواب۔ سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت پر یزید یوں نے جلوس کی شکل میں ان کے سر مبارک کو کوفہ کے بازاروں میں پھرایا تھا اور انھیں لوگوں نے کوفہ اور دمشق وغیرہ میں خوشیاں ظاہر کی تھیں اور انہی لوگوں نے باجے بھی بھلے تھے۔ لہذا سرکار امام کی شہادت کے موقع پر ناچنا، کودنا، دھول بٹھانا اور طرح طرح کی خرافات کرنا ناقابل یزید یوں ہی کی یادگار رہے اسی لئے اگر یزید نے ایسا کرنے والوں کو یزیدی لشکر سے تعبیر کیا تو اسے غلط فہمیں بھجوا جائے گا۔ اس لئے کہ اس عظیم واقعہ کی لازمی بد خوشیاں ظاہر کرنا اور باجے بھجوانا حضرت امام حسین کے ہاتھ والوں کی یادگار نہیں ہو سکتی کہ وہ لوگ تو حضرت امام حسین، ان کے جہان میثقی، یکتوں وغیرہ دیگر رفقاء کی شہادت پر غم و الم میں ڈوبے ہوئے تھے۔ البتہ یزید کو اس قسم کے جلتے استقبال کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے جن سے نصیحت قبول کرنے کے بھلے لوگ اور فتنہ شناس مبتلا ہوں۔

وہو خدا خذ اعلم۔

۱۲۱) ہندوستان میں جس طرح کی تمزیہ داری، باجوہ اور گشت وغیرہ رائج ہے نا جائز حرام اور بدعت سیئہ ہے۔ جیسا کہ امام اصفیٰ العظمیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ واکرمہ تعالیٰ نے احادی الاقان فی الفتنۃ الہند و بیان الشہادۃ میں تصریح فرمائی ہے۔ اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے فتاویٰ عزیزیہ جلد اول صفحہ پر تحریر فرماتے ہیں: "تمزیہ داری ہم جو مبتدعہا کی تکفیر بدعت است و ہم جنہیں سامعین ضائع و صورت و قیور و علم وغیرہ ایں ہم بدعت است و ظاہر است کہ بدعت حسنة کہ در اں مآخذ ذہنا شد نیست بلکہ بدعت سیئہ است۔ اور اسی جلد کے صفحہ پر تحریر فرماتے ہیں کہ: "ایں جو بہت اکہ سامعین اوست قابل زیارت نیستند بلکہ قابل انزالہ اند چنانکہ در حدیث آمد من رای منکم مکتور الظیفیرہ" جبکہ حدیث "فان لم یستطع فلیس اندھا فان لم یستطع فلیقلبہ" و "ان لای اضعف الزمک" (مسند احمد) ہاں اگر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضہ مبارک کی صحیح نقل بطور تبرک اپنے مکانوں میں رکھیں اور اشاعت عم و بیعہ و الم و نذر زنی و اتم کنی و دیگر امور شیعہ و بدعات قطعیہ بچتے ہوئے اس کی زیارت کریں تو جائز ہے۔ مگر اب اس نقل میں بھی اہل بدعت سے ایک مشابہت اور تمزیہ داری کی ہمت کاغذ شہ ہے

اور آئندہ اپنی اولاد با اہل اٹھاد کے لئے تہذیب داری کی بدعت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے اور حدیث شریف  
 میں ہے انھو مواضع التعمد اور حضور نے فرمایا من كان يوم باعش واليوم الاخر فلا يقفن مواضع  
 التعمد۔ لہذا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضہ کی تہذیب کے مثل تصویر بھی نہ بنائے۔ بلکہ  
 مرنے کا غم کے لمحے نقشے پر قناعت کرے جیسا کہ کتب معتبرہ اور گنبد خضریٰ کے نقشے بطور تبرک رکھے  
 جاتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

جلال الدین احمد الامجدی  
 ۲۱۔ صفر العظمیٰ ۱۳۶۱ھ

## مسئلہ:

ازید نعم اللہ قادری مدرسہ اشاعت الاسلام ممبئی پوسٹ ایم اے بازار شاہ گونڈ  
 زید کہتا ہے کہ ہندوستان میں جس بدعت تہذیب داری کا عام رواج ہے کہ حضرت امام حسین کے روضے  
 کے نام پر مندر کی شکل بناتے ہیں اور اس کو رکھ کر ڈھول وغیرہ بجاتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ اور بیکہ کہتا ہے  
 کہ ڈھول تاشہ وغیرہ بجانا جائز ہے۔ تہذیب داری کو ناجائز اور مندر کی شکل بنانے والا سنی نہیں ہے  
 بدعت ہے تو ان میں حق پر کون ہے؟

## الجواب:

بسم اللہ حمد ہیہ الحق والصواب زید حق پر ہے بیکہ  
 ہندوستان کی مروجہ تہذیب داری ناجائز و حرام ہے اور بے شک عام طور پر تہذیب دار۔ حضرت امام حسین  
 کے روضہ کا نقشہ نہیں بناتے بلکہ مندر کی شکل کا ڈھانچہ بنا کر اس کو اپنی بیوقوفی سے امام حسین کے روضہ کا  
 نقشہ سمجھتے ہیں اور بے شک ڈھول وغیرہ جیسا کہ حرم میں مٹا بجاتے ہیں حرام و ناجائز ہے۔

اور بیکہ جاہل گوار ہے جو ہندوستان کی مروجہ تہذیب داری اور ڈھول تاشہ وغیرہ بجانے کو جائز  
 سمجھتا ہے۔ اور اگر اس نے واقعی مروجہ تہذیب داری کو ناجائز بتلے تو اسے کو قسمی اور بدعت کہا تو اس  
 پر توبہ لازم ہے کہ علما نے اہلسنت نے مروجہ تہذیب داری کو ناجائز قرار دیا ہے یہاں تک کہ اہلسنت

امام اہلسنت احمد رضا خاں بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے رسالہ تہذیب داری میں ہندوستان کی  
 مروجہ تہذیب داری کو ناجائز و حرام اور بدعت سمجھا ہے اور حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث

و بلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے فتاویٰ عزیزہ جلد اول صفحہ ۷ پر تحریر فرماتے ہیں کہ تہذیب داری جو ہندوستان  
 کی مکتبہ بدعت سے دم چیں ساقین مزاج صورت جور و ظلم وغیرہ ایما ہے بدعت است و ظاہر است کہ بدعت

جسہ کہ درال باخود نہ باشند بدعت بلکہ بدعت سے است۔ اور حاشا کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب

سر اور آبدی تقدس سرور محمد فرماتے ہیں کہ رو بہ تنزیہ داری و حصول تاشا باہاد و غیرہ نیز یہ یوں کی نقل اور  
راکھیں یوں کا طریقہ ہے یہ ناجائز و حرام ہے و محمد پر ۳۲ رب شعبہ و حوض خانی احمد بالصواب۔

جلال الدین احمد الامجدی  
بحکم رشتہ الاول ۱۳۴۱ھ

**مسئلہ ۱۲** از۔ محمد شوکت علی صدر رزم قادری موصی کبریا۔ دارنسی۔

علماء اور مشائخ کی دست بوسی کرنا کیسا ہے؟ کچھ لوگ اس کو ناجائز و حرام کہتے ہیں۔

**الجواب** ہر علماء اور مشائخ کی دست بوسی کرنا جائز ہے اسے ناجائز

و حرام کہنا جہالت ہے۔ در مختار باب التبرار میں ہے: لا بأس بتقبیل ید الرجل للعلماء و المتوسلین  
علی سبیل التبرع۔ یعنی برکت کے لئے عالم اور پرستگار کوئی کا ہاتھ چومنا جائز ہے۔ اور اشعۃ العلماء

جلد چہارم ص ۱۲ پر ہے، مؤرخ دارن دست عالم شریعہ ناجائز است۔ یعنی گنہگار نہ مستحب است یعنی پرستگار

خال کا ہاتھ چومنا جائز ہے اور بعض لوگوں نے کہا کہ مستحب ہے۔ یہاں تک کہ کاغذین کے پتہ اور لوگوں کے خدو

نگوئی فتاویٰ رشیدیہ جلد اول کتاب الفطر والاباء ص ۵۳ میں لکھتے ہیں تعظیم دین دار کو کھراہد و درست

ہے اور پاؤں چومنا ایسے ہی شخص کا بھی درست ہے حدیث سے ثابت ہے۔ فقط رشید احمد نے منہ۔

اس مسئلہ پر مزید حوالہ جاننے کے لئے رسالہ "محققانہ فیصلہ" کا مطالعہ کریں۔ و حوض خانی  
احمد بالصواب۔

جلال الدین احمد الامجدی  
بحکم رشتہ الاول ۱۳۴۱ھ

**مسئلہ ۱۳** از۔ محمد حنیف مدرسہ اسلامیہ جلالپور سکندریہ پوسٹ مدیا پور ضلع کانپور

گناہ صغیرہ کون کون ہیں اور گناہ کبیرہ کون کون ہیں؟

**الجواب** ہر کسی واجب کا ایک بار ترک کرنا گناہ صغیرہ ہے

بشرطیکہ بلا عمدہ و شرمی ہو۔ جیسے ایک بار ترک جماعت کرنا یا ایک بار وائس میسٹ ناخواندہ

اور گناہ صغیرہ امر سے گناہ کبیرہ ہو جاتا ہے۔ مشرک اور کفر اور ہر حرام قطعی کا ارتکاب

گناہ کبیرہ ہے۔ اور کسی فرض ٹکسی جیسے نماز روزہ اور زکوٰۃ وغیرہ کا نہ ادا کرنا بھی گناہ کبیرہ

## مسئلہ ہر از

آج کل جو تفریہ لکھنا ہے اس میں دو قبریں بھی بنائی جاتی ہیں ایک کو سیدنا امام حسین اور ایک کو امام حسن رضی اللہ عنہما زمین کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس کے نیچے باہر کا با، و حول بنا دیا گیا ہے۔ نفی گیت وغیرہ کیا جاتا ہے۔ کچھ بھی رشتہ بھی پڑھا جاتا ہے لکھا جاتا ہے ساتھ ساتھ رشتہ بھی لکھا جاتا ہے۔ کاکیل و گدگد سرکہ پر تفریہ روک کر لکھا جاتا ہے باقی، گھوڑے بھی ساتھ رہتے ہیں، لہذا باہر کا با، رینگ پر رینگ کا تفریہ کے ساتھ رہتا ہے کسی کسی تفریہ میں قبر میں اندر کو ایک بھی تصویر دیکھ کر ہمارا رشتہ ہے گدگد یا مٹی وغیرہ کا جس کا صورت کا اور دھڑسا گھوڑے کا پھولوں کا باہر گزرتی وغیرہ بھی مٹی ہے۔ خوب ہر گام و خمور شہرہ کرتے ہوئے یہ تصویر سال اسباب کے ایک میدان میں جاتا ہے جسے کر لیا گئے ہیں یہ بھی وہاں جا کر تفریہ کی گئی سورتی ہیں یہ پھول گزرتی اتار کر وہاں ایک اونچی جگہ پر بانواں رشتہ ڈال کر قافلہ تفریہ پر پکڑا پیٹ کر پھر اپنے ساتھ جگہ بول پر لے جا کر رکھ دیا جاتا ہے جسے امام باڑہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں راستے بھر تفریہ کے ساتھ یہ آوازیں اٹھاتی جاتی ہیں۔ حسین، حسین، یا حسین واہ، واہ، واہ، واہ، واہ لکھا دیا ہے اسے کیا شاندار تفریہ ہے کوئی مقابلہ نہیں اس کا۔ ہر سال لکھتا ہے ہر سال لکھتا ہے کا وغیرہ ایسے الفاظ، گھوڑے، باقی پر مٹی طرح کے لباس پہنا کر تھوڑا وغیرہ او کا کے لئے ہاتھ لگاتے ہیں، اس کے جوان بیٹے رہتے ہیں، انہی طرح ایک اور چیز ہے یہ کہ جاتا ہے وہ بھی لکھتا ہے مٹی شکل یہ ہوتی ہے

دو ٹول طرف رسی دو اتار آویں کے ہاتھ میں ہوتی ہے، سپر کو ایک

آویں اٹھائے سرکہ کے ایک سرے سے دوسرے تک دو ڈال ہے دو ٹول طرف کی رسی کی رسی وصل ہوتی ہے اور گھیر کر طرح رنگ والا آویں اسے گھماتا ہے اور وہی الفاظ جو اوپر تفریہ کے لئے مذکور ہیں دہراتے جاتے ہیں یہ دو ٹول حرم اور جہلم میں لگتا ہے شام سے لے کر دوسرے دن دہرے بھی کبھی شاہجہان سرکہ کے دو ٹول جاہت ساری قوم کی گورتوں کی کیش قندار ہوتی ہے، عزت و آبرو کی نیلام ہو جاتی ہے میرے خیال میں یہ سراسر حرام ہے۔ شہادت امام مافی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذاق اڑانا جو اور قوم کی عزت و آبرو بھی گئی، کیا یہ سچ نہیں (دو ٹول) جاہت میں کیا منیت برپا ہوئی مسک سے اس کا کوئی تعلق ہے، میرے



خیال میں تو نہیں ہونی چاہئے۔ جو لوگ یہ دو قول پڑھیں انکے لئے یہی اور اس کے نکالنے کی تائید کرتے جنس  
شریعت اسلامیہ ان پر کیا تو جی دیتی ہے اور کیا یہ دونوں چیزیں انکا لانا دیکھنا جائز ہے کچھ سنی حضرات تائید  
کرتے ہیں حقیقت حال سے واقف کر کے احسان کریں۔ ممنون و مشکور ہوں گا۔

**الجواب :-** تعزیہ کا جلوس آگے پیچھے ڈھول تاشہ، بادیہا

قلبی گیت، جاندار کی تصویر، غمور تول کا ہجوم اور اسی طرح کے دیگر خرافات جو آجکل تعزیہ داری  
میں کئے جاتے ہیں ناجائز و حرام ہیں۔ جو لوگ ان پر پورہ باتوں کا انتظام کرتے ہیں اور وہ لوگ  
کہ اس کی تائید میں ہیں سب گنہگار ہیں۔ مذہب اہلسنت و جماعت سے ان خرافات کا کوئی تعلق  
نہیں جیسا کہ امام اہلسنت ابوحنیفہؒ دین و ملت علیہ السلام امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ وارضوان  
"اعالی الافادہ فی التزیۃ النہد و بیان الشہادۃ" میں تعزیہ داری کا حکم بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے  
ہیں کہ "تعزیہ کی اصل اس قدر تھی کہ روضہ پر نور حضور شہیدہؑ گلگوں با حسین شہیدہؑ غم و غنا ملوث اند  
تائی و سلامتے جلا الکرم و علیہ کی بیعت نفل بن کر بیت تبرک مکان میں رکھا اس میں شرفا کوئی حرج نہ تھا  
جہاں بے خرد نے اس اصل جائز نوعیت و نابود کر کے صد خرافات و تماشیاں کہ شریعت مطہرہ سے  
الامال الاماں کی صدا تیں انیں، اول تو نفس تعزیہ میں روضہ مبارک کی نقل نمود درہی، ہر ملکہ فی نقل  
نئی گزشت جسے اس نقل سے نہ کچھ ملا تہ نہمت، پھر کسی میں بریاں، کسی میں رلاتا، کسی میں اور یہ پورہ  
طریق پیر کو چہ بچو، دشت بدشت اشاعت غم کے لئے ان کا گفتن اور ان کے گردینہ زنی اور اتم  
کی شور مچانی کوئی ان تصویروں کو جھٹ جھٹ کر سلام کر رہے کوئی مشغول طواف کوئی سجدے میں گرا  
ہے۔ کوئی ان ایہ بدعات کو (معاذ اللہ) جلوہ گاہ حضرت امام علیؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کبھ کر اس سے  
ابر کدینی سے مرادیں، ہمتا ہے منتیں ماننا ہے، حاجت روا جانتا ہے پھر باقی تماشے، باجے، تاشے  
مردوں عورتوں کا راقوں میں اور طرح طرح کے بیہودہ کھیل ان سب بد طریقہ ہیں۔

غرض عشرہ محرم الحرام کی انگی شہینہ سے ہر شہید ایک ایک نہایت بزرگ و علو حادثہ ٹھہرا ہوا تھا  
ان بیہودہ رسوم نے جاہلانہ و فاسقانہ میلوں کا زائد کر دیا۔ اب ہمارے عشرہ کے پھول کھلے، تاشے  
باجے بچتے چلے طرح طرح کے میلوں کی دھوم، ازادری غمور تول کا ہر فن ہجوم شہوانی میلوں کی بوہی  
رسوم جشن ہیں کچھ اور اس کے ساتھ خیال وہ کچھ کہ غم و غنا پر ساختہ تصویریں لطیفہ حضرات شہداء رضوان اللہ  
تائی علیہم ہمیں کے جنازے ہیں کچھ توچہ اتار باقی تو تڑتاؤ دفن کر دیئے۔ ہر سال اشاعت مال کے



جرم و پال بجا گز ہے۔ اللہ تعالیٰ صدقہ حضرت عبداللہ کے کرم علیہم السلام و انشاء اللہ ہمارے بھائیوں کو جہنم کی توفیق بخیلے اور بری باتوں سے توبہ عطا فرمائے آمین۔

اہم کہ تفسیر داری اس طریقہ نامہ ضمیمہ کا نام ہے قطعاً بدعت و ناجائز و حرام ہے راستی کلامہ مختلفاً۔ مروجہ تفسیر داری کے بارے میں یہ ہے کہ تفسیر امام ابی ہشام کا کہ وہ بدعت ناجائز اور حرام ہے، فیہما مسلمان ابی ہشام پر لازم ہے کہ اس قسم کی تفسیر داری میں کسی طرح ہرگز شریک نہ ہوں اور نہ اپنے اہل و عیال کو شرکت کی اجازت دیں ورنہ گنہگار مستحق عذاب الہی ہوں گے : وھو حق تعالیٰ اعلم۔

ک جلال الدین احمد الامجدی  
۲۸ فروری القعدہ ۱۳۸۸ھ

**مسئلہ ۱۸** از جمیل احمد مسلم مدرسہ خفیہ غوثیہ کان پور  
تفسیر کی کیا ہوا شخص اذان دے سکتا ہے کہ نہیں؟ امام کے پیچھے کھڑا ہو سکتا ہے کہ نہیں؟ امام کو  
ایک طرف سے سکتا ہے یا نہیں اگر امام نے تفسیر تو نماز ہوگی یا نہیں؟ چاند یا دیگر شری گویا دے سکتا یا  
نہیں؟ مذکورہ بالا سوالات کا جواب قرآن و حدیث اور فقہائے کرام کے اقوال کی روشنی میں احاطت  
فرما کر عند اللہ راجع ہوں۔

**الجواب** تفسیر کی کیا ہوا شخص بعد توبہ اذان دے سکتا ہے امام  
کے پیچھے اگلی صف میں کھڑا ہو سکتا ہے۔ امام کو لقمہ بھی دے سکتا ہے اور چاند وغیرہ کی شری گویاں  
بھی دے سکتا ہے بشریکہ اس میں کوئی اور شری خرابی نہ ہو حدیث شریف میں ہے لا تشبہوا الذناب  
کھن لا تشبہوا۔ اور شراب پینے والے چوری کرنے والے، زنا کرنے والے، باپ کی نافرمانی  
کرنے والے اور اسی قسم کے دوسرے گناہ کبیرہ کے مرتکب جن کی حرمت مخصوص قطعہ سے ثابت ہے۔ اگر بعد  
توبہ اذان وغیرہ دے سکتے ہیں تو تفسیر کی گناہ کا مرتکب بدرجہ اولیٰ ان کا مول کو انجام دے  
سکتا ہے۔ وھو حق تعالیٰ اعلم۔

ک جلال الدین احمد الامجدی  
۱۸ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۸ھ

**مسئلہ ۱۹** از عبد القاسم فوری دارالعلوم سکینہ دھوبلی (دگوات)  
(۱) پا جاس اور بنیائیں ہیں کہ سو تکیہ ہے ؟

۱۲) جن دار پا جامہ پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے ؟

**الجواب** ہر (۱) پا جامہ اور نیشاں پہن کر سونے میں کوئی تباہت نہیں بلکہ بہتر ہے کہ سنگی پہن کر سونے میں بعض اوقات بے ستری ہو جاتی ہے اور پا جامہ میں اس کا امکان نہیں مگر ہاتھ سے نہ گھٹے نہ بک پا جامہ کے اوپر چادر یا ردائے ذال لینا انشعبہ ہے کہ اس طرح ستر زیادہ پایا جاسکے گا۔ دھو حقائق اعلیٰ

(۱۲) اگر مین دار یا جامہ پہن کر نماز پڑھنے سے رکوع اور رکوع کی اونٹنی میں کوئی رکاوٹ نہ ہو اور نہ وہ کافروں کا خاص لباس ہو تو نہ پہن کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ دھو حقائق اعلیٰ

جلال الدین احمد الامجدی

۱۸ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ

**مسئلہ ہر** از مسلمان اذی روضی تھب دلاسی مخ فیض آباد

(۱) جو لوگ تہجد کے دن گاؤں والوں کو اکٹھا کر کے چتا پر درود شریف یا کلمہ وغیرہ پڑھواتے ہیں اور اس کے بعد تیل اور پان اور شربت دینا چاہوں اور چتا پر فاتحہ دلا کر لوگوں میں تقسیم کرتے ہیں کیا وہ تیل لگاتا اور پان دینا وغیرہ کما نسب لوگوں کو بلکہ شرعاً جائز ہے یا نہیں ؟

(۲) جو لوگ ہال کو کھارے کنارے پر ایک کر دلتے ہیں اور اوپر گوجا کی طرح رکھتے ہیں اور مانگ کو بغل میں رکھتے ہیں اور ہمار شریعت میں اس طرح ہونے کو تقلید ضارئی بتایا گیا ہے تو ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنا بلکہ شرعاً کیسا ہے ؟

(۳) جو لوگ ہندوؤں کے رہبانہ من کے دن اپنے ہاتھ میں گھٹا لگا ہاتھ کر گھومتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ تو ہمارے ان کے بارے میں شرع کے اعتبار سے کیا ممکن ہے ؟

(۴) جو لوگ ہندوؤں کے تھن کے موٹے پر ہندوئی کردار یا تھا کیا وہ امت کر سکتے ہیں ؟ ان کے پیچھے بلکہ شرعاً نماز پڑھنا کیسا ہے ؟

**الجواب** ہر (۱) عام لوگوں کے تہجد میں تیل، پان، شربت اور چتا دینا جو تقسیم کیا جاتا ہے سب سناؤں کو اگرچہ جائز ہے مگر غریب و مسکین اسے لیں اور انھیں کو نہ لینا چاہئے۔ اور اویساے کرام و بزرگان دینا عظیم الرحمة والرفعال کو جو چیزیں بطور نذرانہ پیش کی جاتی ہیں ان کا کما نسب و نحوں کو بلا تکلف جائز ہے، خواہ تہجد و چایسواں میں ہو یا عرس میں۔



۳۲) و بانی تبلیغی جماعتیں عند الشرح مسلمان ہیں یا نہیں ؟  
 ۳۳) و بانی تبلیغی جماعتوں کا ذکر کیا ہوا جائز نہیں اس کے ہاتھ کا ذبیحہ اس گوشت کا کھانا اور اس ذبیحہ کو  
 حلال جاننا عند الشرح کیسے ہے ؟

**الجواب** — اور ۳۴) و بانی تبلیغی جماعت کا ہر فرد اگر مرد نہیں تو کم از کم گھر حلال  
 اور گمراہ اور مرتد کو سلام کرنا جائز نہیں۔ و جو اعتقاد صحابہ۔

۳۵) پیشوا یان و ہادیہ مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی  
 غلیل احمد انجیلی کے کفریات تفسیر مندرجہ حفظ الایمان ص ۱۷، تحذیر ان اس ص ۲۸، ۳۱ اور ماہین قاعدہ  
 ص ۱۷ پر شیخی الملاح کے باوجود و بانی تبلیغی جماعت کا جو فرد مولویان مذکور کو کافر نہیں سمجھتا تو بطلان باقی  
 فتویٰ حسام الرحمن وہ کافر ہے اور جبے مولویان مذکور کے کفریات تفسیر کی کج فہم نہیں، بلکہ اس کا طریقہ کار  
 و ایوان میلے تو گمراہ و بد مذہب ہے۔ و جو اعتقاد اعلیٰ

۳۶) و بانی تبلیغی جماعت کا آدمی اگر مرتد ہے تو اس کا ذبیحہ حرام ہے فتاویٰ مالگیری جلد ۱۲ ص ۲۷  
 میلے۔ لاکھنؤ ذیہ احل الشرح و الفتاویٰ۔ اور اگر مرتد نہیں بلکہ گمراہ ہے تو ایسے شخص کا ذبیحہ اگرچہ حلال  
 ہے مگر مسلمانوں کو اس کے کھانے سے احتراز کرنا چاہیے اور مرتد کے ذبیحہ کو حلال سمجھنا گمراہی نہیں تو جماعت  
 ہے اور جماعت نہیں تو گمراہی ہے و جو اعتقاد اعلیٰ

جلال الدین احمد لکھنوی

۱۶۔ دو القعدہ ۱۳۸۶ھ

**مسئلہ** — از علی ہمدانی چور گزشتہ اردو گونڈہ

حنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس روکے اور روکیوں کی تعداد اور نام کیا کیا ہیں ؟ اور کون سی  
 نام سے سیدہ ہوتے کئی کتنی عرش وصال ہوا ؟

**الجواب** — حنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روکے اور روکیوں کی تعداد  
 کل چھ ہے۔ دو صاحبزادے حضرت قاسم و حضرت ابراہیم، اور چار صاحبزادیوں حضرت عائشہ، حضرت رعبہ  
 حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ مگر بعض لوگوں کا یہاں ہے کہ آپ کے ایک  
 صاحبزادے عبد اللہ بھی ہیں بلکہ القاب حبیب و طاهر تھا ان میں سے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر قبیلہ  
 سے پیدا ہوئے باقی سب اولاد کرام حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پیدا ہوئے و ذوقا فی  
 جلد سوم ص ۱۹ و مدارج النبوت جلد دوم ص ۱۲۸ حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں صاحبزادہ  
 کا قول ہے کہ وہ باؤں پر مرینا سیکھ گئے تھے تب ان کی وفات ہوئی۔ اور ابن سعد کا بیان ہے کہ

ان کی عمر و برس کی ہوتی مگر علامہ غلابی کہتے ہیں کہ وہ فقط سترہ ماہ زندہ رہے (ذرقائی جلد سوم ص ۱۹۳)  
 اور حضرت امیر ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف پانچ وقت وفات سترہ یا اٹھارہ ماہ کی تھی اس پر ائمہ اربعہ نے  
 اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا اعلان نبوت سے دس سال قبل پیدا ہوئیں جن کی وفات سترہ میں  
 ہوئی اور حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت اعلان نبوت سے سات برس پہلے ہوئی اور وفات  
 سترہ میں ہوئی اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اعلان نبوت سے کچھ پہلے پیدا ہوئیں، جن کی  
 وفات سترہ میں ہوئی اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سال پیدائش میں اختلاف ہے  
 ابوہریرہ کا قول ہے کہ اعلان نبوت کے پہلے سال جب کہ حضور کی عمر شریف ۳۸ برس کی تھی یہ پیدا ہوئیں  
 اور بعض نے کہا ہے کہ ان کی ولادت اعلان نبوت سے ایک سال قبل ہوئی اور علامہ ابن الجوزی  
 نے لکھا ہے کہ پانچ سال قبل ہوئی (ذرقائی جلد سوم ص ۲۰۲) اور ان کی وفات ۳۸ رمضان سترہ  
 میں ہوئی (درمراج النبوت جلد دوم ص ۳۶) و حوسجائذہ و فضائلہ و عدلہ و خلقہ و اخلاقہ

جلال الدین احمد امجدی  
 ۱۵ نومبر الحرام ۱۳۰۳ھ

مسئلہ: از جواب سن موفی محمد پور وایا اولاد مگر خلق غازی پور

۱) اہل بیت میں کون کون حضرات شامل ہیں؟  
 ۲) کیا یہ صحیح ہے کہ کئی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بعد سے لئے اپنی امت سے کہا تھا کہ دو چیزیں  
 مراقد چھوڑے جانا ہوں۔ ایک قرآن دوسرے اہل بیت اس کی پیروی کرو گے تو قرآن نہ ہو گے؟  
 جواب: ہر وہ اہل بیت کون کون لوگ ہیں اس میں اختلاف ہے بعض  
 لوگوں کے نزدیک اہل بیت سے مراد حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ہیں یہ حضرات  
 عبد اللہ بن عباس سے محمد بن حنفیہ کی روایت ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور کئی قول حضرت عمر و  
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بھی ہے اور حضرت ابوسید خدری و تابعین کی ایک جماعت حضرت عابد  
 و قنودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مذہب یہ ہے کہ اہل بیت سے مراد حضرت علی و حضرت فاطمہ اور حضرات  
 حسین و محمد بن حنفیہ ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور حضرت زینب و ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اہل بیت  
 وہ لوگ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے یعنی آل علی، آل حسین آل حسن اور آل عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
 ایسا ہی ظہیر غزنوی اور ظہیر سالم الشیرازی جلد ۱ ص ۲۵۹ میں ہے۔ اور حضرت صدرا لافا جملہ علامہ

نعم الدین امر او باور علی المرتضیٰ و الرضوان تفسیر قرآن العرفان میں ہے ۴ کی آیت کریمہ انما ذویہ ائمتہ  
 لیس حبیب منکم الا جس اہل البیت کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں ائمتہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم کی ازواج مطہرات اور حضرت خاتونِ جنت فاطمہ زہرا اور علی مرتضیٰ اور حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہم سب داخل ہیں، آیات و احادیث کو جمع کرنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ اور یہی حضرت امام ابوالمصور باقر علیہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے۔

۱۲۱ ہاں ترمذی شریف میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ قدس صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم نے عہد کے دن حجرہ انوار کے خطبے میں فرمایا یا ایہا الناس انی ذکرت فیکم ما ان اخذتہ بہ  
 فی تصلو کتاب اللہ و عترتہ احد ہدی۔ یعنی اسے لوگو! میں نے تمہارے درمیان وہ چیز جو پوری ہو  
 کہ اگر تم ان کو پڑھو گے روئے تو کسی گمراہ نہ ہو گے اور وہ اللہ کی کتاب اور میری عترت یعنی میرے  
 اہل بیت ہیں (مشکوٰۃ شریف ص ۵۵) و حوالہ فی ورسولہ الذی علی اعلم بالصواب۔

کے جلال الدین احمد الامجدی  
 ۱۳۱۳ محرم الحرام ۱۳۱۳

مسئلہ

از محبوب حسن موطن محو پور دایا دلدار غزل غازی پور

ماہی فرقہ کے حضرات ہاتھ چھو کر نماز پڑھتے ہیں یا بالحد و کر ؟

الجواب

کہ حضرت امام مالک رحمی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک فرض نماز میں ہاتھ باندھا مکروہ ہے اور فضل میں  
 جائز ہے۔ جیسا کہ بذیلہ المجتہد جلد اول ص ۱۳۱ میں ہے اختلاف العلما فی وضع المیدین احدہما  
 علی الاخری فی الصلاۃ حکمہ ذلک ملک فی الفرض و اجازہ فی النفل۔ و حوالہ فی ورسولہ الذی علی اعلم  
 بالصواب۔

کے جلال الدین احمد الامجدی  
 ۱۳۱۳ محرم الحرام ۱۳۱۳

مسئلہ

از غلام رب بونٹ و صاحب پور پست سلیم پور ضلع سی

تعزیر داری کرنا اور باجا بجا کیا ہے ؟ اور تعزیر دار جیسا ہے یا نہیں ؟

الجواب

۱۔ تعزیر داری کرنا جیسا کہ آج کل عام طور پر ہندوستان  
 میں ناز ہے اور باجا بجا محرام، ناجائزہ بدعت سیئہ اور تعزیر دار بدعتی ہے جیسا کہ پیشو اپنے  
 اہلسنت و اطہر حضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ عنہ نے الفری اپنے رسالہ مبارکہ لکال الاغواء فی تہذیبہ المعتقد

وہبنا الشہادۃ صلی علیہ وسلم ۱۳۰ میں تحریر فرماتے ہیں۔ اب کہ تعزیر داری طریقہ نام نہیہ کا نام ہے قطعاً بدعت و ناجائز و حرام ہے۔ وھو سبھان ما وھلانی اعلہ وعلہ ما وھلانی اعلہ وھو حکم۔

جلال الدین احمد الامجدی  
۲۹ ذی الحجہ ۱۳۰۸ھ

**مسئلہ ۱۰** فقیر نصیر پورٹ و قاضی پورٹ میں ملنے والا کھانا (گجرات) کچھ لوگوں نے کہا لفظ ہوس کا استعمال آپس میں نہیں ہوتا تو زید نے کہا ہوس ہے۔ جیسا کہ ایک شاعر نے کہا "ہوس تھی دید کی سراج کا بہانہ تھا" اور یہ کتنا بھی صحیح ہے کہ مجھ کی ہوس ہے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے اور زید کے بارے میں کیا حکم چاہیے؟

**الجواب** ہوس کے معنی ہیں غلط، جھوٹا، لالچ اور خواہش نفس اسی نے کہا جاتا ہے کہ فلاں کو دولت کی ہوس ہے، فلاں کو بوجھالے میں شادی کی ہوس ہے اور ناز کی ہوس ہے یا بچ کی ہوس ہے نہیں کہا جاتا، اور نہ یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں بزرگ کو ہوس ہے اور زید کو شاعر کے جس مصرعے سے دھوکہ ہوا وہ غلط ہے اس لئے کہ اس میں ہوس کی نسبت خدا کا ذوالجلال کی طرف ہے اسی نے مشہور ہے کہ شاعر نے اپنے اس قول سے رجوع کر لیا ہے۔ اور ہوس کی جگہ پر طلب یا کسی قسم کا دوسرا کوئی لفظ رکھ دیا ہے۔ تو زید پر بھی اپنے خیال سے رجوع لازم ہے۔ وھو حقانی اعلہ۔

جلال الدین احمد الامجدی  
۲۹ ذوالقعدہ ۱۳۰۸ھ

**مسئلہ ۱۱** ازہر اکبر ایس سنہ پچیسویں شریف خلع اٹا وہ مندرجہ ذیل مسائل کے جوابات قرآن و حدیث کی روشنی میں کہہ کر مطلع فرمائیں۔  
۱۱۔ ریڑھی بازی اور شراب نوشی کرنا کیسا ہے اور جو شخص اس فعل کا عادی ہو اسلام میں اس کا کیا مقام ہے۔

۱۲۔ تھمہ اُشرب فی کربوی سے محبت کرنے والے کی اولاد حرام ہونی یا طہال؟  
۱۳۔ علی الاعلان شرابی اور ریڑھی بازی کی حمایت کرنے والا اس سے صلہ رحمی کرنے والا شادی بیاہ کرنے والا شخص کیسا ہے کیا اس سے عام مسلمانوں کا قطعاً تعلق جاتر ہے؟

**الجواب** ہر ریڑھی بازی اور شراب نوشی کرنا حرام قطعی ہے جو شخص ان اعمال کا عادی ہے وہ سخت گنہگار ہے اور ظالم جفاکار ہے۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ ان

حرام افعال سے دور رہنے پر مجبور کریں اگر وہ ان برائیوں سے باز نہ آتے تو اس کا بایکاث کریں۔ **واللہ تعالیٰ اعلم** واما ینسینک الشیطان فلو تعقد ہدی الذکری مع القوم الظالمین وہم ہشہ نقائم  
۲، اس طرح اولاد حرام نہ ہوگی۔ **وہو حقانی اعلم**

۳، کسی غلط بات میں شرابی رنڈی باز کی حمایت کرنے والا اور اس سے شادی بیاہ کرنے والا گنہگار ہے اس لئے کہ اس سے بایکاث کا حکم ہے اور جو شخص ایسے ظالم و جفاکار کا بایکاث نہ کرے مسلمان اس کا بھی بایکاث کریں۔ **وہو حقانی اعلم**

جلال الدین احمد الامجدی

۴، عزم الحرام

از۔ بابا رضوان احمد ساکن بسندہ۔ پورٹری

نہ کہتا ہے کہ غیر محرم پر جو کوئی غیر جو اس کا جو یا غیر محرم خواتین کے لئے حرام ہے۔ کیا زیادہ

**الجواب**۔ اگر عورت کو معلوم ہو کہ جو یا اطفال غیر مرد کا ہے تو اسے لذت کے طور پر کھا پینا مکروہ ہے۔ اور اگر معلوم نہ کہ جو یا کس مرد کا ہے یا لذت کے طور پر نہ استعمال کرے تو کوئی حرج نہیں اور عالم باشرع و دیندار پر کہ جو یا تبرک کے طور پر کھا پینا جائز بلکہ بہتر ہے۔ قیام کا قول صحیح نہیں۔ درختار سے شامی جلد اول مسئلہ میں ہے۔ یکر: سودھا لالہ جن کھکھ لالہ لالہ لالہ اور رد المحتار میں ہے والذی یظہر ان العلما الاستلزام فقط وینہم من انما حیث لا استلزام لاکراۃ۔ **واللہ تعالیٰ اعلم**

جلال الدین احمد الامجدی

۴، عزم الحرام

**مسئلہ**۔ از۔ محمد فاروق خورق قادری مدرسہ اسلامیہ تبویب جاب سبلائے ہزار گویا گیتی بہار کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ۔

۱، ہمارے ایک امام صاحب روزانہ بعد نماز صلاۃ و سلام پڑھتے ہیں اور جائز بتلاتے ہیں ؟  
۲، جمعہ کے روز کی اذان ثانی جو منبر کے سامنے قریب ایک دو ہاتھ کے فاصلہ پر ہوتا ہے اس کو وہ باہر دلاتے ہیں ؟

۳، میکس پر کان بڑھانے سے انکار کرتے ہیں کہ نماز قاسم ہوئے کا مدیش ہے ؟  
۴، قبر پر اذان دینا کیسا ہے ؟ امام صاحب قبر پر اذان دیتے ہیں اور جائز بتلاتے ہیں ۔  
۵، قربانی کا گوشت، عقیقہ کا گوشت، فطرہ، زکوٰۃ اور فاقہ کی خیرین کیا کافروں کو دے سکتے ہیں ؟ امام مستن



دینے سے شکر کرتے ہیں نہ زیادہ کوئی عالم کہتا ہے اور شکی زور کو ماننا ہے۔ بیشکی زور میں گناہ ہے کہ  
 قربانی کا گوشت کافروں کو دے سکتے ہیں جائز ہے نہ کہ کہتا ہے کہ بیشکی زور کے معنی بھی عالم دین ہیں  
 اس کو ماننا ہوں چونکہ سائنس میں فرق نہیں ہے عقیدہ میں فرق ہے۔ گناہ کا گناہ ٹھیک ہے وہاں کا عالم دین  
 کہنا ٹھیک ہے، امام صاحب قربانی کا گوشت کافروں کو دینے سے شکر کرتے ہیں۔

۷۱۔ زید کہتا ہے کہ سنی یا یہودی سے غصے کے چپ جلنے پر نماز فاسد ہو جاتی ہے اعادہ لازم ہے کیا زید  
 کا کہنا ٹھیک ہے؟

۷۲۔ زید یو اخبار کے خبر پر نماز میں پڑھنا کہتا ہے، اگر قریب کے شہر والے سب کی دوری پر جو وہ میل کی  
 ہے۔ زید یو اخبار کے اعلان پر نماز پڑھنے کا اعلان کر دے تو جو وہ میل کے دوری پر جو بازار یا قہر  
 واقع ہیں اس کے لئے کیا حکم ہے؟ امام صاحب کا کہنا ٹھیک ہے کہ زید یو کی خبروں کو نہیں ماننا جبکہ مستند  
 شہادت نہ ملے۔ کیا امام صاحب کا کہنا ٹھیک ہے؟ کتنے دور کی شہادت نقل قبول ہے۔

۷۳۔ میل پر کہ لوگ اپنے کوئی کچے ہیں لیکن جب وہابی کا نام لیا جاتا ہے تو ان لوگوں کو تنگی پڑتی ہے کیا درمیل  
 یعنی ہیں یہ لوگ امام صاحب کے ان غلطوں کے اوپر امارت شریعہ سے تو کی گھڑا ہے۔ امارت  
 شریعہ کو اسے یہ قہر ہے کہ ان اذنان ثانی منبر کے سامنے میں جائز ہے باہر کے لئے کہیں سے ثبوت نہیں ملتی، چاند  
 کے بارے میں تمنا ہے کہ جب امارت شریعہ سے کسی بھی ذریعہ اعلان ہو جاتے تو آپ لوگ نماز پڑھیے  
 ہم صلیوں کی باتوں پر عمل کریں۔ برائے کرم اگر دوسرے شرعاً حکم صادر فرمایا جاتے۔ بیسی بیسی وا۔

### الجوانب - الحمد للہ ہدایہ الحق والصلو اب۔

۱۰۔ بعد نماز صلاۃ و سلام پڑھنا بلاشبہ جائز و مستحسن ہے پارہ ۲۲ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے۔  
 یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہم و صلوا علیہا۔ یعنی اسے ایمان والو اپنے نبی پر درود بھیجو اور سلام  
 پڑھو۔ صلیا کے سلام پڑھنے کا حکم ہے۔ اور وقت کی تعیین کے سبب اگر صلاۃ و سلام ناجائز ہو جاتے تو  
 قرآن پاک کی تلاوت جو وقت کی تعیین کے ساتھ بعد نماز فرمائی کرتے ہیں وہ بھی ناجائز ہو جاتے گا  
 البتہ اگر لوگ نماز میں ادا کر رہے ہوں تو بلند آواز سے نہ پڑھا جائے کہ اس سے نمازوں میں خلل پیدا ہوگا  
 اور نمازوں میں خلل پیدا کرنا جائز نہیں!

۱۱۔ غلطی کی اذان سجدے کے باہر دلوں آسمان سے اور مسجد کے اندر دلوں آسمان صفت اور گردہ ہے  
 حدیث میں ہے۔ عن عبد اللہ بن مسعود قال کان یؤذن فی نبین یدعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 و صلوٰۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم علی باب المسجد و ابی بکر ص۔ یعنی حضرت سائب بن زید

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد کے روز  
مہر پر تشریف رکھتے تو حضور کے سامنے مسجد کے دروازے پر اذان ہوتی اور ایسا ہی حضرت ابو بکر  
و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانہ میں (اور اذو شریف جلد اول ص ۱۳۱) اسی لئے فقہائے کرام مسجد کے  
اندر اذان پڑھنے کو مستفراتے ہیں، قالوئی قاضی خان جلد اول مصری ص ۱۵۷ اور بحر الرائق جلد اول ص ۱۳۱  
میں ہے لا یؤذن فی المسجد۔ یعنی فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ مسجد میں اذان نہ دی جائے اور موطاوی  
علی المرتبی الفلاح ص ۱۱ میں ہے یکو ان یؤذن فی المسجد کما فی الفہستافی عن النظار۔ یعنی  
مسجد میں اذان دینا مکروہ ہے کہ قبستانی میں نغمے سے ہے و حوقانی اعلیٰ

(۳) بے شک تکبیر نماز پڑھنے سے مقتدیوں کی ناز فاسد ہو جاتی ہے۔ یعنی جو اس کی آواز نہ  
اقتدار کرتے ہیں۔

(۴) تہجد پر اذان دینا جائز ہے۔ تفصیل کے لئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ  
کا رسالہ آمین ان الاحکام مطالعہ کریں۔

(۵) قربانی کا گوشت وغیرہ کا ذکر دینے سے جو امام صاحب سن کرتے ہیں وہ حق پر ہیں اور زیچو اپنے  
آپ کو عالم سمجھتا ہے اور ہشتی کی زور مانتا ہے اور وہابیوں کو عالم دین کہتا ہے وہ اگر جاہل نہیں تو غمراہ  
ہے۔ اور اگر غمراہ نہیں تو جاہل ہے۔ ہشتی زور میں بے شمار مسائل غلط ہیں جن کا رد و اصلاح  
ہشتی زور میں کیا گیا ہے۔

(۶) گلی یا پاجا سے نکلنے چھپ جانے پر ناز فاسد ہو جاتی ہے۔ "تہذیب کا یہ قول غلط ہے دید پر ہلام  
ہے کہ وہ اپنے اس قول سے رجوع کرے ورنہ مستحک بول کے حوالوں سے اپنے اس قول کو ثابت کرے  
(۷) ریڈیہ اور اخبار کی خبروں پر ناز عید پڑھنا جائز نہیں۔ چونکہ میل پر جو تعصبات واقع ہیں وہ لوگ  
شرعی طور پر رویت ہلال ثابت ہوئے یعنی لفظ اور عیالائے وغیرہ نہیں کر سکتے۔ اور ریڈیہ وغیرہ  
اخبار کی خبروں سے شرعاً چاند ہو یا ثابت نہیں ہوتا اور شہادت سے رویت ہلال ثابت ہونے کے لئے  
کوئی مسافت نہیں۔ یعنی اگر مغرب میں چاند ہو اور مشرق میں شہادت شرعیہ گزیرے تو اہل مغرب کا  
دیکھنا اہل مشرق کے لئے لازم ہوگا قالوئی الامام الغزالی ص ۱۱۱ ہے۔ بلزجہ اهل الشوق برویت

(۸) اہل عرب علی ما حو ظاہر و اہل علیہ الفہم کما فی حقہ القدیر و الفلاح ص ۱۱۱ و حوقانی اعلیٰ  
(۹) ضروریات اہلسنت کے تسلیم کرنے والے کسی کہتے ہیں جن لوگوں کو وہابیوں کا نام لینے سے تکلیف  
ہوتی ہے ان لوگوں کو اہل سنت و اہل ایمان، حفظ الایمان، دہلیہ قاعدہ اور محمد پران سن اور ان کے

مستفین کے بارے میں دریافت کیا جائے اگر ہر ایک کے جواب میں وہ لوگ وہی نہ کہیں جو کہہ جاتے  
 حرمین شریفین ان کن بولوں اور ان کے مستفین کی نسبت کلمات اور کفر و زندقہ اور کلمہ لگا چکے ہیں تو وہ سب  
 نہیں ضرور سبم ہیں۔ اور امارت شریعہ والوں کا یہ لکھنا غلط ہے کہ "اذان ثانی جب کے سامنے ہی جائز ہے  
 باہر کے لئے کہیں سے ثبوت نہیں ملتا" انھیں چاہئے کہ جواب دے کہ تحت حوالہ میں لکھی ہوئی ہفتہ نام  
 مکتبوں کا مطالعہ کریں۔ اور امارت شریعہ والوں کا یہ لکھنا بھی صحیح نہیں کہ جب امارت شریعہ سے کسی بھی ذریعہ  
 اعلان ہو جاتے تو آپ لوگ نماز پڑھ لیجئے کہ یہ شریعت کو کھیل بنا لے رہے ہیں۔ علامہ قدسین دستاویزین مستدین  
 میں سے کسی نے دوسرے شہر والوں کے لئے ایسا نہیں لکھا یہ صرف امارت شریعہ کی ایک جادو ہے۔ و اللہ  
 اعلم بالصواب۔

محمد بن ابراہیم الدین احمد لاہوری

۱۵ دسمبر ۱۹۰۹ء

## مسئلہ ۱۹

ما بازر مکتبہ نہیں آباد

زید نے خالد کے مطلق یہ عام چرچائیں اور افواہیں چلائیں کہ خالد سورکا گوشت کھاتا ہے (معاذ اللہ)  
 حملہ پر برادری اور غیر برادری حتیٰ کہ تمام مسلمانوں کے ساتھ غیر مسلم بھی شریک ہوتے اور نجاست کی نفی اور  
 زید سے ثبوت مانگا گیا۔ زید نے پہلے اپنے روکے اور ایک بٹیکے ۱۵، ۱۶ سال کے روکے کو گواہی میں پیش  
 کیا۔ بٹیکہ روکا تو مصافحہ کیا کہ میں کچھ مسلم نہیں اور زید کے روکے سے نجاست کے روکے پر وہ بیان  
 دیا کہ میں بقی تو نے لگیا تھا میں نے دیکھا کہ ایک غیر مسلم کے ساتھ خالد گوشت باندھ کر لے جا رہا تھا۔ اور  
 خون ٹپک رہا تھا۔ زید کے روکے کے اس بیان سے جب کوئی شرعی ثبوت نہ مل سکا اور پھر نجاست  
 ثبوت مانگا تو زید نے اس پر بھی کہ اس گواہی میں بلایا جو خنزیر کا گوشت فروخت کرتا ہے اس پر گناہ ہے اگر  
 کہا کہ ایک دن زید نے ہم کو بلایا اور پوچھا کہ تمہارے یہاں سے کون کون گوشت خریدتا ہے اس پر بچہ  
 سے علاوہ اس کے اور کبھی نہیں ہوتیں۔ جس کا غلام محض ان تھا کہ میں خالد کو بھی کبھوں نہ دیکھا تھا  
 نے خالد کو نہ کہا تو زید نے ہم کو لایا دیا کہ اگر تم خالد کو بھی کھو تو تم کو ایک تھیں اور پچاس روپیہ  
 نقد دوں گا ایسی صورت نہیں بلکہ زید کا الزام سراسر جھوٹ، بیعتان اور غریب ثابت ہوئے تو شریعت  
 مطہرہ کا ایسے شخص (زید) کے بارے میں کیا حکم ہے جو ایک مسلمان پر محض اپنی خود دہرائی جتانے کے لئے اس  
 طرح سے سنگین الزام لگائے کہ اس نے قلب اور دین و ایمان کو تکلیف پہنچائی اور عام مسلمانوں میں نفاق  
 اور جھوٹ کی آگ لگا کر غیر مسلموں کی نظر میں عام مسلمانوں کی عزت کو بر باد کیا۔ برائے گم جلد  
 جواب عنایت فرمائیں۔

**الجواب :-** سورت سلو لیس بار صدق مستحق زید قلم، جہاد حق العبدین گرفتار، سخت گذار، لائق عذاب تھا کہ تقویٰ نادر ہے۔ زید پر لازم ہے کہ گاؤں والوں کے سامنے علانیہ تو یہ واستغفار کرے اور خاندانے سانی مانگے اگر وہ ایمان نہ کرے تو سب لوگ اس کا ہاتھ کاٹ کر دوزخ دہ بھی گمراہ ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

جلال الدین احمد الامجدی

۴۰ ذی الحجہ ۱۲۸۵ھ

**مسئلہ :-** از عبدالحید الفخاری موضح لخواہیٹ کجہرہ صلہ گوئوہ

ایک موصیٰ میں تقریباً ڈیڑھ سو گھنٹی مسلمانوں کا ہے اور صرف چار گروہ دہائی بھی آباد ہیں ابھی تک سنی و بابیوں کے یہاں سے کھانے پینے میں امتیاز کرتے ہیں لیکن ایک پیر صاحب تہذیب و تہذیب کا کو ایک سو پندرہ سنی مسلمانوں کو حضرت صدرالافتاح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مبارک سلسلہ میں بیعت فرمایا اور فرمائی کہ وہ بابیوں کا مرتبہ فقیہ نہ رکھاؤ بلکہ ان کے یہاں پر کھانا کھا سکتے ہو کیونکہ وہ بابی و قہم کے ہوتے ہیں ایک گاڑے رنگ کا اور دوسرا بگے رنگ کا گاڑے رنگ کا وہ بابی کا فرد مرتبہ ہے مگر بگے رنگ کا وہ بابی مسلمان ہے۔ بگے رنگ کا وہ بابی قریب کفر ہے حلق کافر نہیں ہے اب یہ کہی کہی خاص کر ان کے سر پرین وہ بابیوں کے یہاں قریب بانی کا بکڑ خود ذکا کر کے کھاتے ہیں صورت مذکورہ میں یہ مسئلہ یہ صاحب کا بتایا ہوا اہلسنت کے موافق یا مخالف اس طرح سے سب سنی و بابی سے سلام و کلام کھانا دینا جائز نہیں یا ناجائز تفصیلی حکم بیان فرمایا جاتے

**الجواب :-** اللہم ہدایۃ الحق والصواب۔

مولوی اخرف علی تھانوی، اہی کتاب حفظ الایمان صفحہ ۷ پر لکھتے ہیں، "پیر کہ آپ کی فکرات مقدمہ پر علم کتب کا حکم کیا جانا اگر بقول لے لیجے تو دریافت طلب ہے اگر ہے کہ اس میں سب سے مراد حق و غیب ہے یا کل اگر بعض علوم بغیر مراد ہیں تو اس میں ضروری کہ تقیص ہے ایسا علم غیب تو زید و کلہ کہ جسی و جہنم بلکہ جسی و جہنم کے لئے بھی حاصل ہے" اور مولوی قاسم ناٹوئی قدس سرہ اس مسئلہ پر لکھتے ہیں، "علامہ کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتمہ ہونا پس نہیں ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل نعم پر روشنا ہوگا کہ تقدم اور تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں" اور ص ۷ پر لکھتے ہیں، "اگر فرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی پیدا ہو تو جس بھی حاجت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے سامنے کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تو نہ کی جاسکے"

اور براہین قاطعہ منصف سووی غلیل اعرافیشی سمدقہ سووی رشید احمد گنگوہی صفر ۱۱۰۰ پر ہے۔ "امام اہل غور کرنا  
چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر مطلق زمین کا غیر عالم کو غلات مخصوص تقطیع کے بلاذیل نفس قیاس  
جامدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کون دوست نفس سے  
جہت برائی غیر عالم کی دوست ملک کی کون سی نفس تقطی ہے جس سے تمام خصوص کو رد کر کے ایک مشرک  
ثابت کر رہے۔" ان مذکورہ بالا احادیث کفریہ کے سبب، مگر مسئلہ اہل بیت علیہ السلام، ہندوستان، پاکستان، بنگال  
اور دیگر آفریقہ کے بیلاؤں جلنے کلام و مستحکم نظام سویمان مذکورہ پر کفر و ارتداد کا حکم لگائے ہیں تو ان  
مجادلوں کو وہاں کے واپس لوگ کے سامنے پیش کیا جائے اور رد کیا جائے کہ وہ ان کتابوں اور ان کے  
مفسرین کے بارے میں کیا سمجھتے ہیں اگر وہ لوگ وہی کہیں جو مولانا حسین علیہ السلام نے فرماتے تھے کہ جب تک  
وہ کتابیں و رد نہ ہو گئی ہیں کہ وہ ابی بنی ہاشمی ہرگز نہیں۔ اور وہابی خواہ کسی قسم کا ہوا اس سے میل جول رکھنا  
اس کے ساتھ کھایا اور اس سے سلام و کلام کرنا ہرگز جائز نہیں کہ وہ اگر مرتد نہیں تو کھسے مگر گمراہ و بد مذہب  
مرد ہے اس کے شریف کی حدیث ہے۔ عن ابی حویرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
و سلم ان مرضوا فلا تقود و بعد و ان ما حول فلا تشدد و بعد و ان لقیقہ و بعد فلا تشلوا  
علیہم و لا تجا الموح و لا تشدد بوجہ و لا تحو اکل و بعد و لا تشلوا علیہم  
و لا تقسوا علیہم۔ یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے  
فرمایا کہ بد مذہب اگر یہ یار ہیں تو ان کی عیادت نہ کرو، اگر مر جائیں تو ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو، ان  
سے ملقات ہو تو انہیں سلام نہ کرو، ان کے پاس نہ بیٹھو، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، ان کے ساتھ شلوی بیاہ  
نہ کرو، ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو۔ اور ان کے ساتھ نہ لڑو اس حدیث شریفہ کو ابو داؤد  
نے حضرت ابن عمر سے اور ابن ماجہ نے حضرت جابر سے اور ترمذی و ابن ماجہ نے حضرت انس سے بھی روایت  
کیا ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم امین۔ لہذا پیر می کا وہ پلہ یوں کے براب کھانکھنے کو جائز نہ تھا اور ان سے میل جول  
رکھنے کو منوع نہ سمجھنا شریعت کے غلات اور غلط ہے۔ یہ مذکور اگر جاہل نہیں تو گمراہ ہے  
اور گمراہ نہیں تو جاہل ہے۔ مسلمانوں کو ایسے پیروں سے دور رہنا لازم ہے۔ وحو  
نعا فی ۱۶ علم۔

جلال الدین احمد الامجدی  
فیہ صبر العظمیٰ شفیق



(۲) قاضی کس شخص کو بنا چاہے؟ اور اس کی شریعت کیا ہے؟

(۳) زید نے ایک شخص سے کہا تم قاضی بن جاؤ تو زید کو اس شخص نے جواب دیا یہاں کی جیسی تختہ پر میں استیفاء نہیں کروں گا۔ لہذا ایسے شخص کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے۔

**الجواب** ۱۔ ۱۱۵ بادشاہ اسلام کی طرف سے لوگوں کے مجازوں اور سزاؤں کے فیصلہ کرنے کے لئے جو شخص مقرر کیا گیا اسے شریعت کی بولی میں قاضی کہتے ہیں۔ لہذا کسی شہر کے تمام لوگوں نے متفق ہو کر ایک شخص کو قاضی مقرر کر دیا اگر ان کے معاملات فیصلہ کیا کرے تو ان کے قاضی بنائے گئے وہ قاضی مذکورہ کو قاضی بنا کر بادشاہ اسلام کا حکم ہے۔ (بہار شریعت ص ۵۵۵ دو از دہم حصہ بحوالہ فتاویٰ عالمگیری)

(۲) قاضی ایسے شخص کو بنا چاہے جو جس شہادت کے شرائط پائے جائیں اور وہ یہ ہیں۔ سلطان ماقبل باغ ہو اور حاضر ہو، ہوگا نہ ہو، بالکل بے پروا ہو کہ کچھ کہے۔ حد و دنی القذف نہ ہو درخت، درخت، درخت اور اسلحہ فہم ہو، فیصلہ نافذ کرنے پر قادر ہو، دین ہو، بار صبر ہو، لوگوں کی باتوں پر صبر کرے، صاحب شہوت ہو، پاک ہو، عیال نہ ہو (فتاویٰ عالمگیری) اور قاضی ایسے شخص کو بنا چاہے جو محض اور پارسائی اور عقل و صلاح و فہم و علم میں مستعد ہو۔ اس کے مزاج میں خصلت ہو مگر زیادہ شدت نہ ہو اور نرمی ہو تو سختی نہ ہو کہ لوگوں سے دبا جائے اور ایسا ہو چاہے کہ لوگوں کی طرف سے اس پر جو مضائب آئیں ان پر صبر کرے (بہار شریعت)

(۳) عہدہ قضاء قبول کر لینا اگرچہ جائز ہے مگر علماء اور ائمہ کی اس کے متعلق مختلف رائے ہیں بعض نے اس میں سخت زحمت اور بھروسے کی چیز سمجھی ہے اور حدیث شریف سے بھی اسی راستے کی تردید ظاہر ہوئی ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص قاضی بن گیا وہ دین پر مبنی چیز کر لیا گیا خود ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طعنہ دینے پر عہدہ دینا چاہا مگر امام نے انکار کیا یہاں تک کہ وفات کے وقت آپ کو لگائے گئے پھر بھی آپ نے اسے قبول نہیں فرمایا اور یہ فرمایا کہ اگر مسند تریہ کر پار کرنے کا مجھے حکم دیا جائے تو یہ کر سکتا ہوں مگر اس عہدہ کو قبول نہیں کر سکتا۔ اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ عہدہ دیا گیا تو انھوں نے انکار کر دیا اور ہاتھ پٹن گئے جو کوئی ان کے پاس آتا نہ دیکھتا اور پکڑے پھاڑتے ان کے ایک شاگرد نے سوراخ سے جھاک کر کہا کہ اگر آپ اس عہدہ کو قبول فرمائیے اور عدل کرتے

تو بہتر ہوتا جواب دیا کہ اے شخص تیری عقل یہ ہے کیا تو نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تمنا میں لگا کر مسلمانین کے ساتھ ہوگا اور سناہ کا شتر انبیاء کو ہم طہم اسلام کے ساتھ ہوگا۔ امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا انہوں نے اس سے انکار کیا جب قید کر دیے گئے پاؤں میں پیریاں ڈال دی گئیں تو مجبوراً انہوں نے قبول کیا۔ (احکام فی بھارت ص ۱۵۷) جب عہدہ خضار کے بارے میں بزرگوں کا یہ حال ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے تو اگر کوئی شخص سختی کے ساتھ انکار کرے تو وہ شتر ناگہ کار نہیں خصوصاً یہاں کا عہدہ خضار کہ جس کا شریعت کے نزدیک کوئی مقام نہیں جیسا کہ جواب دہ کے تحت گزرا کہ قاضی جاننا اودھا اسلام ہی کا کام ہے۔ اس شخص جگہ جگہ چڑھنے کے لئے قاضی مقرر ہوتا ہے تو شریعت کو اس سے انکار نہیں۔ وہو سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

ک جلال الدین احمد الامجدی  
۹ ذی القعدہ ۱۳۹۸ھ

## مسئلہ ۱۰

۱) ایک عورت بیکہ یہاں تک شہداء کے حوالہ پر خدمت کرتی ہے اور جو مرد کی طرح سارا کام عورت ہی کے ذمہ ہے جس کی وجہ سے اس کی جوانی ہو گئی بھی مزار شریف پر آتی جاتی ہے۔ پانی پھر ناجا جگہ لگاتا سب کام عورت ہی کرتی ہے۔ یا اس کی لڑکی۔ آیا از روئے شریعت جائز ہے یا نہیں؟

۲) مذکورہ عورت ذرا زمین حضرت سے جبرائیلہ وصول کرتی ہے۔ کسی سے سوار روپیہ کسی سے سوا یاخ روپیہ کسی سے سوا گیارہ روپیہ کسی سے سوا پندرہ روپیہ کیا یہ جائز ہے۔ اور عورتیں یہاں کی ہر عرس میں مزارات پر حاضر ہوتی ہیں۔ مردوں میں غلط طہر عرس میں ہوتا ہے۔ کیا یہ جائز ہے۔ یا ناجائز ہے۔

**الجواب :-** ۱) عورت کو کسی مزار کی خدمت کرنا ناجائز ہے لیکن اگر سے باہر نکل کر مزار کی خدمت کرنے میں اگر ان کے پرے غلاف شرع ہوتے ہیں مثلاً اپنے بائیک کے بدن چمکے یا اتنے چھوٹے کہ عورت نہ کریں یا اونچی قمیص کہ پیٹ کھلا ہوا یا غلط طریقے سے اوڑھیں نہیں جیسے روپہ سر سے ڈھلے یا کچھ حصہ بالوں سے کھلے یا زرق برق پوشاک کہ جس پر نگاہ پڑے اور احتمال فتنہ ہو یا ان کی چال ڈھال اور پوں چال میں آثار بد و منی یا سے جائیں تو ان کو مزار کی خدمت



کرنے یا کسی دوسرے کام کے لئے گھر سے باہر نکلنا حرام ہے۔ وهو تعاقی اعلم۔

۱۲۱۔ زائرین سے جبرائیل و مہول کرنا جائز نہیں ہاں اگر لوگ اپنی خوشی سے دیں تو حرام نہیں۔ اور جماعت سے نماز واجب ہے مگر مردوں کے اختلاط اور فساد زمانہ کے سبب اور توں کو کسی جماعت کی حاضری جائز نہیں دن کی نماز ہر ارات کی جہر ہر امیدین خواہ جوان ہو یا بڑھیا، تنویر الا بھار اور در مختار میں ہے دیکر حضور من الجماعۃ و لولہ جمعۃ و عید و وعظا مطلقا و لوجوز ایلا علی المذہب المفقہ بہ لفضاد السامان ام اور مرآۃ المفلاح میں ہے۔ ولای حضرت الجماعات لدا فیہ من الفتنة ام یعنی عورتیں جماعتوں میں حاضر نہ ہوں کہ اس میں فتنہ ہے تو جب عورتوں کو جماعت کی حاضری جائز نہیں تو ان کو عرس کی حاضری کیونکر جائز ہوگی، ہاں بوزی عورتیں اگر بزرگوں کے مزار پر اس طرح حاضر ہوں کہ مردوں سے اختلاط و فتنہ نہ ہو تو جائز ہے۔ اور بیار شریعت جلد چارم میں ہے کہ ۱۱۔ اسلم ہے کہ عورتیں مطلقا یعنی جوان ہوں یا بوزی، سبب کی جائیں، وهو تعاقی اعلم۔

ک۔ جلال الدین احمد الامجدی

۳۔ ذی الحجہ ۱۲۹۸ھ

مسئلہ

۱۔ مردوں کے لئے اجنبی عورتوں کو ہاتھ پکڑ کر چڑی پہنانا اور ہاتھ پکڑ کر چڑی پہنانے کا پیشہ اختیار کرنا کیسا ہے؟ نیز اس شخص پر شریعت مطہرہ کی طرف سے کیا حکم مانتا ہے؟

۲۔ زیدیری مریدی کا پیشہ کرنا ہے اس نے مسئلہ بتایا کہ اجنبی عورتوں کو ہاتھ پکڑ کر چڑی پہنانا بہن سمجھ کر جائز ہے۔ ایسے پیر کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ نیز اس کی امامت نماز اور اس سے بیعت درست ہے یا نہیں؟

الجواب :- مردوں کے لئے اجنبی عورتوں کو ہاتھ پکڑ کر چڑی پہنانا جائز نہیں جو شخص ایسا کرے وہ عنت گذار ہے۔ وهو تعاقی اعلم۔

۲۔ ایسا پیر جاہل نہیں تو گمراہ ہے اور گمراہ نہیں تو جاہل ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا اور اس سے مرید ہونا جائز نہیں۔ وهو تعاقی اعلم۔

ک۔ جلال الدین احمد الامجدی

۳۔ ذی الحجہ ۱۲۹۸ھ

**مسئلہ ۱۲** از۔ حافظ محمد اشفاق حسین اشرفی کالہ ہانڈی راولپنڈی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہماری مسجد میں فجر کے بعد سلام پوسا ہے اور منشاء کے بعد بھی پوسا ہے اگر قرآن خوانی بھی ہوتی ہے اور درود خوانی بھی ہوتی ہے امام صاحب و اول صف کے لوگ قبلہ کی طرف پیٹھ کیبل کمرے پر مصلوۃ و سلام پڑھتے ہیں اسی طرح درود خوانی میں بھی اگر شہر ہو جاتا ہے اور اسی طرح قرآن خوانی دعا وغیرہ میں لوگوں سے ہوئی جائے کہ قبلہ کی طرف پیٹھ ہو کر پڑھتے ہیں کچھ لوگوں کا اعتقاد ہے کہ ادا ہونا قبلہ کی طرف پیٹھ نہیں کرنا چاہئے آپ صلح فرمائیں کہ قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے جو لوگ سلام یا درود خوانی یا قرآن کی تلاوت دعا وغیرہ کرتے ہیں ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا کیسا ہے صلح فرمائیں تاکہ سکون ہو۔

**الجواب** بر۔ مدیر تعلیم کی طرف توجہ ہو کر درود و سلام پڑھنا اور قبلہ رخ ہو کر قرآن پاک کی تلاوت کرنا اور دعا مانگنا بہتر ہے اور اگر اس کے خلاف کرے تو بھی جائز ہے۔ شرعاً کوئی مضائقہ نہیں البتہ امام کا بعد سلام قبلہ سے انحراف مطلقاً سنت ہے اور اس کا ترک عیسائی بعد سلام رو قبیلہ پیشمار ہونا امام کے بالاجاسا محروم ہے (فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۷۰) وحوذنا فی اعلمہ

جلال الدین احمد لالہ جلی

ملازم ذیلی الخیر ۱۳۹۸ھ

**مسئلہ ۱۳** از۔ ملک شوکت علی اے ڈیو سوا خد پورٹ دھوبہ ضلع بستی یوپی  
زید کہتا ہے کہ مرنے کے بعد یوپی کو شوہر نہ ہاتھ لگا سکتا ہے نہ دیکھ سکتا ہے نہ جنازہ اٹھا سکتا ہے اور نہ قبر میں اتار سکتا ہے اس لئے کہ وہ مرنے کے بعد نکاح سے خارج ہو جاتا ہے، تو زید کی باتیں کہاں تک صحیح ہیں؟

**الجواب** بر۔ مرنے کے بعد عورت نکاح سے ضرور خارج ہو جاتی ہے لیکن شوہر اسے دیکھ سکتا ہے جنازہ اٹھا سکتا ہے اور قبر میں اتار سکتا ہے۔ البتہ بلا حائل اس کے بدن کو ہاتھ نہیں لگا سکتا ہے، لہذا زید کی سب باتیں صحیح نہیں۔ درخت خارج شامی جلد اول ص ۱۵۷ میں ہے۔ جنم و خروج من غسلھا و وضعھا لیس من انظر البیضا علی الاحمر۔ اور حضرت صدیق اکبر علیہ الرحمۃ وارضوا عنہ

تھیں فرماتے ہیں کہ عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ شوہر عورت کے جنازہ کو نہ کندھا دے سکتا ہے نہ قبر میں  
الٹا رکھتا ہے نہ منہ دیکھ سکتا ہے یہ محض غلط ہے۔ صرف نہلائے اور اس کے بدن کو بڑا کرنا یا بائیں لنگانے  
کی ممانعت ہے (بہار شریعت حصہ چہارم ص ۱۳۵) وھو تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ک جلال الدین احمد لاجپوری

۱۲ محرم الحرام ۱۳۰۳ھ

مسئلہ ۴۰ از سید مسلم قادری گنیش پوری بنویان گنج بازار بستی

بجو کو صمد دراز ہو گیا حج کئے ہوئے سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ کے روضہ انور کی  
زیارت کر کے واپس آیا یہاں تک کہ ضعیف العزیمہ تکہیف ولاطہ ہو کر اس دنیا سے فانی سے عدم ہو سدا  
اب موصوف حاجی کے قبر کو ان کے وارث زید کی قبر بنوانے کا ارادہ کئے ہیں اور زید سے یہ بھی پتہ  
چلا کہ حج کے واپسی میں نماز پڑھتے تھے لیکن جب ناخواند ہو گئے تمام بیماریوں نے آکر گھیر لیا تو ان  
پڑھنا چھوڑ دیئے۔ بہر حال کیا زید حاجی صاحب کے قبر کو بھی بنوا سکتا ہے؟

الجواب: ہر علمائے متقدمین نے ظاہر و مشارع کی قبروں کو صرف باہر سے

پختہ بنانا جائز نہ لکھا ہے اور عامہ مومنین کی قبر کو پختہ بنانے سے منع فرمایا ہے لیکن اب ہندوستان میں جبکہ  
کفار و بعض ضنادار مسلمان ان قبرستانوں پر قبضہ کر رہے ہیں کہ جن میں سب قبریں خام ہوتی ہیں اس  
لئے ہر قبرستان میں کچھ قبروں کے پختہ بنوانے کی اجازت ہے۔ اور حاجی صاحب کے وارثین کو چاہیے  
کہ حاجی صاحب کے ذمہ اگر زکوۃ، فطرہ اور قرہانی کا صدقہ و فیرہ باقی ہو تو ان کے ادا کرنے کی فکر کریں اور  
آخر وقت میں جو نمازیں تھنا ہوئیں بلکہ باقی ہونے کے بعد سے موت تک جتنی نمازیں ادا کر دیں اور روزے قضا  
ہوئے ان سب کا فدیہ ادا کریں یہ میری انشاء اللہ تعالیٰ ان کے لئے بہت فائدہ مند ثابت ہوں گی۔

وھو تعالیٰ اعلم

ک جلال الدین احمد لاجپوری

۱۸ صفر، ۱۳۹۹ھ

مسئلہ ۴۱ از سید عبد الحق چھوٹی مسجد گوال ٹولی کانپور

زید ایک عالم دین ہے اور ایک دینی درسگاہ کا صدر مدرس بھی جو دینی اجلاس میں لوگوں  
کے علاوہ نا پائند لوگوں کی نفرت خزانہ کراتا ہے اور جوازیں غن جوازیں بنی اللہ و یا عبد اللہ محمد صاحب

پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا مقصد ان بچوں کی زبانوں کو سن بوجھ سے قبل وقت و منقبت نیز حمد و ثناء سے لذت آشنا کر کے فلمی گانوں گانوں سے بچانے کی کوشش ہے اور یہ جو مستعد عالم تو نہیں۔ مگر دینی کتب کا مطالعہ نہ کر کے اور اجماعی معلومات رکھنا ہے حاجی بھی ہے اور مسجد کا امام بھی ہے چرب زبان مقرر اور اچھا خطیب بھی، جس نے زید کے عمل کو ایک جلسہ میں ہزاروں کے مجمع میں نہ صرف ناجائز کہا بلکہ ڈرامہ جیسے الفاظ سے تعبیر کیا جبکہ زید و بکر اور وہ بچیاں جن کو لغت و ثناء کے مقابلہ میں شریک ہونا تھا اس طرح پر موجود تھے اور اعلان بھی کیا گیا اس وقت بچے نہ تو زید سے تبادلہ خیال کیا نہ اپنے خیالات کا اظہار کیا بلکہ سنسنا رہا اور جب تقریر کے لئے بٹھا تو دران تقریر بابت آمیز انداز سے تردید کی جس سے زید کو ہنر نہ لگا مسلمانوں کے سامنے ذلیل ہونا پڑا اور کتنے مسلمانوں کو رنج و قلق ہوا اور غبار کو منسے کا موقع ملا۔ اس دریافت طلب یہ امر ہے کہ زید و بکر میں کون حق پر ہے اور کس کے لئے کیا حکم شرع ہے؟ بچوں کے کتب مفصل جواب عنایت فرمائیں۔

**الجواب** — اے نابالغ بچوں کو حمد و ثناء اور منقبت و ثناء سے لذت آشنا کر کے فلمی گانوں گانوں سے بچانے کی کوشش گھر کی چہار دیواری کے اندر کی جائے گی نہ کہ عام ایجنوں پر اور زید کا سخن جو اس طرح کو پیش کرنا صحیح نہیں اس لئے کہ وہ غیر اقر و اقارب تھا اور یہ زمانہ بچپن ہے یہاں تک کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظاہری زندگی میں عورتیں مسجد میں نماز کے لئے آتی تھیں پھر تھوڑے ہی دنوں کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کا مسجد میں آنا پسند نہیں فرمایا۔ جیسا کہ بخاری اور کتب میں حدیث شریف مروی ہے لو ادرك رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أحدث النساء فمنعهن المسجد یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ عورتیں عورتوں نے اس پیدائی ہیں اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان باتوں کو ملاحظہ فرماتے تو مسجد میں آنے سے انہیں منع فرماتے۔ یہاں تک حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع فرمادیا جیسا کہ تالیف امام الحاکم الدین بر بانی میں ہے لقد نهى عمر بن الخطاب عن النساء عن الخروج الى المسجد اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جمعہ کے دن کھڑے ہو کر کلمہ یاں مار مار کر عورتوں کو مسجد سے نکالتے۔ جیسا کہ عمدة القاری شرح بخاری میں ہے كان ابن عمر رضي الله تعالى عنهما يقيمان يعصبن النساء يوم الجمعة يخرجهن من المسجد لهذا اس زمانہ میں جبکہ عورتوں کی بے حیائی

روز بروز برستی جا رہی ہے۔ نابالغ بچوں کو جری بنانے کے لئے عام مردوں کے سامنے ایٹھ پرانے کی اجازت ہرگز نہیں دی جائے گی بکری الفت میں حتی بجا تب ہے۔ ہاں اگر کسی کسے میں دل اندازہ لیکر اختیار کیا ہو تو ضرور غلطی ہے۔ و حوضاتی و سوسولہ الا علیٰ علیہ باصوبہ

مکمل الدین احمد لاہوری

۴۴ رجب الاول ۱۳۸۵ھ

مسئلہ ۱۲۰ از مؤسستہ نظامی رضوی خیر دینی خاندان گورکھ پور

محرم الحکم جہاں حضرت مفتی صاحب قبلہ دامت برکاتہم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
 زید کہتا ہے کہ تعزیر داری کرنا جائز ہے جو تعزیر داری نہیں کرتا ہے اور نہ تعزیر داری میں پیندہ دیتا  
 ہے اور نہ تعزیر داری مانتا ہے اور پیندہ دینے سے انکار کرتا ہے وہ سنی العقیدہ نہیں ہے اور تعزیر داری  
 ہی سے ہر سال اسلام کی شان ظاہر ہوتی ہے اور تعزیر داری سے حضرت امام علی رضی اللہ عنہ کی یاد اور  
 محبت تازہ ہوتی ہے اس کے علاوہ زید کہتا ہے کہ میں تعزیر داری کو جائز قرار دے سکتا ہوں میرے پاس  
 احادیث کریمہ کے کافی ثبوت ہے اگر وہ اپنی تقریروں میں لٹکا کر تا ہے اور اس کی تقریر سے ہمارے یہاں  
 سنی العقیدہ مسلک میں دو گروہ ہونے کا امکان ہے۔ چنانچہ حضور سے گزارش ہے کہ تعزیر داری کے مسئلہ  
 پر مدلل ثبوت و محنت فرمائیں گے کہ تعزیر داری جائز ہے کہ ناجائز تاکہ یہ فتنہ دور ہو جائے۔

الجواب: مولانا الفرم! و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہندوستان کی مروجہ تعزیر داری ناجائز حرام اور بدعت سیئہ ہے۔ جیسا کہ حضرت شاہ عبدالعزیز  
 صاحب محدث دہلوی نے فتاویٰ معینہ میں لکھا اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی نے اسکا تعزیر داری  
 میں تحریر فرمایا ہے۔ اور مولانا اشرف علی خاں بریلوی، مفتی عبدالرشید خاں ناٹھوڑی، سید العلماء حضرت  
 مولانا سید مالک مصطفیٰ صاحب بریلوی، حافظ ملت حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب ہارکس پوری، برہان  
 الملک مفتی برہان الحق صاحب جبل پوری اور شہزادہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی یعنی حضور نبی اکرم  
 ہند قبلہ و غیرہ علیل القدر رجسٹرڈ علماء اہلسنت تعزیر داری کے حرام، ناجائز اور بدعت سیئہ ہونے پر متفق ہیں۔ لہذا  
 تعزیر داری سے انکار کرنے والے کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ سنی العقیدہ نہیں ہے، ان علماء کرام  
 و مفتیان عظام کے سنی ہونے سے انکار کرتا ہے اور زید کا یہ کہنا کہ تعزیر داری کے بارے میں یہ

پاس احادیث کریمہ کا کافی ثبوت ہیں۔ جھوٹ ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افتراء ہے اور ناجائز کلام سے اسلام کی شان نہیں دکھائی جاتی۔ امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد اور محبت تازہ کرنے کے لئے جائز طریقے اختیار کریں۔ لہذا فاضل حرام کو جائز کہجئے، بحرین تفریہ واری کو سستی بھونے سے انکار کرنے تو غیر دلی کے بارے میں احادیث کے ہونے، حضور علیہ الصلاۃ والسلام پر افتراء کرنے اور ایت کریمہ لا تعادوا فوا علی الاضھر والعدولان کے خلاف تعاون علی الاثم والعدوان کرنے کے سبب زید منت گنہگار عالم جفاکار ہے اس لئے ہر قوم پر واستغفار لازم ہے اگر وہ قوم واستغفار نہ کرے تو مسلمان اس کی تفریہ نہ لیں اور اس کا بایکات کریں قال اللہ تعالیٰ واما بھینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع الغفوم الظالمین۔ وحو

نفاقی اعلو۔

ج۔ جلال الدین احمد لاجپوری

۸ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ

## مسئلہ

۱) ایک شخص بلا مسند عالم دین کہلا سہے اور قرب و جوار میں کدور دراز علاقوں میں گھوم گھوم کر تفریق بھی کرتا ہے کہ لوگوں پر کچھ حد تک بہت اچھا اثر پڑتا ہے اور جب مسک جانتا ہے تو لوگوں کی اتفاقاً غلطی پر کفارہ لاگو کرتا ہے اور کفارہ کا پیسہ وصول کر خود کھا جاتا ہے۔ لہذا دریافت عرض یہ ہے کہ بلا مسند عالم دین کا تفریق کرنا جائز ہے یا ناجائز اگر جائز ہے تو کیوں اور ناجائز ہے تو کیوں اذرو بے شرع جواب دیا جائے

۲) اور کفارہ کا پیسہ عالم کو کھانا جائز یا ناجائز؟

۳) اور کبھی جب تک میں اگر قوم انصاری کو بھوت کہتا ہے کیا قوم انصاری شرعاً بھوت سے یہ اگر کسی حدیث سے ثابت ہے تو اس حدیث کو تحریر کر دیا جائے اور اگر قوم انصاری اچھوت نہیں ہے تو کیجئے والا کیسا شخص ہے؟

۴) اور مسجد کی زمین کے پاس ایک شخص کا کچا مکان تھا جب وہ عینہ بنائے لگا تو مسجد کی کچھ زمین رکھ کر بنائے لگا جس سے محلہ کے بہت سے لوگوں میں نا اتفاق پھیل گئی اور یہ عالم سنگین ہو گیا تو اس کا فیصلہ ایک عالم صاحب پر لکھا گیا عالم صاحب نے فیصلہ کیا کہ مسجد کی زمین سب کا حق ہے۔ مسجد کی زمین وہ آباد کر لے چیک ہے لیکن کسی کا دل توڑنا چیک نہیں ہے اس فیصلہ پر مسکایا اور جہدیں

جب مسجد تک پہنچی لہذا دریا کی طرف سے یہ ہے کہ یہ فیصلہ صحیح ہے یا غلط اور فیصلہ کرنے والا کونسا شخص ہے اور اسے شرعاً جواب دیا جاتے ؟

**الجواب** — اور ۱۱ اگر مستند عالم نہ ہو مگر دینی معلومات اور احکام شرعیہ سے واقفیت رکھتا ہو تو اس کو تقریر کرنا جائز ہے اور اگر نام کا مستند عالم ہو مگر دینی معلومات اور احکام شرعیہ سے واقفیت نہ رکھتا ہو تو اسے تقریر کرنا جائز نہیں اور جہاں پیروں میں شریعت نے کفارہ مقرر کیا ہے۔ مثلاً قسم کا کفارہ، روزہ کا کفارہ اور قہار وغیرہ کا کفارہ ان کے علاوہ دوسری غلطیوں پر کفارہ کے نام پر پیروں پیروں وصول کرنا حرام و ناجائز ہے لان الذین ہربوا لکمال منسوخ والعمد علی المنسوخ حرام وهو سبحانه تعالیٰ اعلم۔

(۲) کفارہ کے استحقاق صرف غزب و مساکن ہیں مگر یہی بات بھی حضرت علی، حضرت جعفر، حضرت عقیل اور حضرت عباس و عمار بن عبد المطلب کی اولاد کو کفارہ نہیں پائی تھی اگرچہ وہ غزب ہوں لہذا ان میں شریعت نے کفارہ مقرر کیا ہے اگر عالم دین سکین ہے تو اس قسم کے کفاروں کو سکین ہے اور اگر عالم سکین نہیں ہے یا جہاں شریعت نے ان میں کفارہ مقرر نہیں کیا ہے تو کفارہ دینا حرام و ناجائز ہے۔ وهو تعالیٰ اعلم۔

(۳) قوم الفسادی کو اچھوت کہنا اس قوم کے بڑے بڑے بلیل القدر علماء و مشائخ کی توہین کرنا اور پوری قوم کو گالی دینا ہے۔ قرآن مجید میں ہے ان اکفکرم عند اللہ انفسکم۔ (سورۃ حجرات پارہ ۲۶) اور حدیث شریفہ میں ہے سبب المسلم فسوق۔ لہذا قوم الفسادی کو اچھوت کہنے والے پر تو یہ واستغفار لازم ہے وهو تعالیٰ اعلم۔

(۴) مسجد کی زمین دوسرے کو دے دینا اور مسجد کو تنگ کر دینا جائز نہیں، مسجد کی ملکیت دوسرے شخص کو دے دیے کا فیصلہ غلط ہے اور غلط فیصلہ کرنے والا ظالم تھا کہ ہے وهو تعالیٰ اعلم۔

جمال الدین احمد علی

۴۴ رجب الاول ۱۳۸۵ھ

**مسئلہ ۴** — از محمد علی رضوی کوہ نور سائیکل عملہ ٹاس روڈ ڈسٹرکٹ آباد  
زید شیخ کی مسجد کا نام ہے اور کہ جس سے لوگوں کی مسرت بھی کرنے لگے لوگ زیادہ سے

گھر یوں کی سرت کراتے ہیں اور زید غلط بیانی کے خوب اجرت لیتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا پیشہ  
 نہیں ہے ازراہ شوق یہ کام کرتا ہوں زید اپنے کو فالس سنی کہتا ہے ابھی سیرۃ قبل مورخہ ۳۸ جولائی ۱۳۸۵  
 بروز خیبر شنبہ شہر فیض آباد کے صلح کیوں اور دیوبندیوں نے ایک جلسہ کیا تھا جس میں دیوبندی  
 مولوی کو تقریر کے لئے بلایا تھا اور یہ مشہور کیا کہ یہ جلسہ قلیوں کے رد میں کیا جا رہا ہے زید نے تمام  
 سینوں سے برکدور گزارش کی کہ وہ جلسہ میں ضرور شرکت کریں لوگوں نے اجراض کیا زید نے کہا کہ  
 اس جلسہ میں شرکت کرنا بلا حکام شیعہ جائز ہے کیونکہ سنی علماء میں کوئی رد شیعہ کرنے والا نہیں ہے  
 اور میں پہلے کے ساتھ کہتا ہوں کہ مبارک پور سے بریلی تک کوئی مولوی ایسا نہیں ہے جس کے پاس  
 شیعہ کی کوئی کتاب ہو یا وہ رد شیعہ کر سکے۔

جب جلسہ شروع ہوا تو زید دیوبندی کے ساتھ اسٹیج پر بیٹھا واہ واہ اور سبحان اللہ کہتا تھا  
 اور چند شعر بھی جلسہ کے دوران پڑھے اور آخر میں دعا بھی مانگی۔ جلسہ میں تقریر کرنے والوں کے نام یہ  
 ہیں۔ مولوی عبدالسلام دیوبندی، کنھوی قادری صدیقی دیوبندی، کنھوی مرزا عبد حسین دیوبندی  
 محمود آبادی جس نے اپنی تقریر میں رد شیعہ کرتے ہوئے تحقیق مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شروع کر دی  
 جیسا کہ ان دیوبندیوں کا طریقہ ہے۔ دوسرے اور شہر میں صلح کیوں کر دیوبندیوں سے خوب مبارکبادیں  
 کہ فیض آباد کی ساری جمعیہ پہلی بار یہ بولے کہ دیوبندی اور سنی سب مل کر اسٹیج پر بیٹھے اور سب متفق  
 سہ پہر کیسے بھی سنی حضرات تھے جنہوں نے اس جلسے میں شرکت نہیں کی اور انکار کر دیا تو انھیں زید  
 نے اور صلح کیوں نے مورد الزام و بدھ بنایا۔ دریافت طلب امر ہے کہ آیا زید سینوں کی مسجد  
 کا نام ہو سکتا ہے؟ اس کی امامت شرعاً درست ہے یا نہیں؟ اور ایسے لوگوں کے لئے کیا حکم ہے  
 جنہوں نے جلسہ میں شرکت نہیں کی اور انکار کر دیا ہے۔ ازراہ کرم شریعت مطہرہ کے رد سے فیصلہ  
 و حکم سے سرفراز فرمایا جائے۔ میزا تو جروا۔

### الجواب۔ ار اللہم ھدنا ھذا الحق والصواب قرآن حکم ارشاد

فرماتا ہے لا تھکونوا الی الذین یتخلوا فتنکم الذمیر یعنی اور (اے مسلمانو!) بدذیوں کی بات  
 نہ سمجھو۔ نہیں تو تم کو (جہنم کی) آگ پہنچے گی۔ یہی قرآن عظیم دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے فلا تھکون  
 بعد الذمیر مع الظالمین۔ یعنی یاد رکھو کہ بدذیوں کے ساتھ نہ بیٹھو، عرب



و علم ہند و سندھ ، سبار و رنگال کے علمائے اسلام و پیشوایان دین نے حرام الحمرین اور انصوام البہدہ میں  
 فتویٰ دیا ہے کہ وہ بانی دینیوبندی ضروریات دین کے منکر اور بارگاہِ اہدیت و سرکار رسالت کے اشد ترین  
 گستاخ ہیں اور ہم شریعت اسلامیہ ہر دین ظالم اور کافر و متہد ہیں ، قرآن و حدیث کے ارشادات کے  
 مطابق ہر دینوں کے ساتھ تشبہ و بر غماست و دیگر اسلامی سنگات قائم رکھنا سخت حرام ہے اگرچہ مذہبی  
 ان امور کا محرک ہوا تھا کہ استغناء میں ذکر ہے تو وہ فاسق ملعون ہو گیا اس کے پیچھے ناز پر صافست ناما تر  
 اور ذابہ الا عادیہ ہے۔ اس کے فاسق ملعون ہونے کے بعد مبنی نمازیں اس کے پیچھے راستی یا نادرستی  
 میں بدیہی نہیں ان سب کو در بارہ ادا کرنا واجب اور لازم ہے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ نذیر کے ہائے  
 میں تحقیق کریں اگر ثابت ہو جائے کہ نذیر واقعی دینیوبندیوں کے کچھ پر گیا اور ان کے علم میں شریک رہا تو  
 فوراً نذیر کو عہدہ امت سے برطرف کر دیں کیونکہ نذیر کو شریعت اسلامیہ امت کے قابل نہ رہ گیا  
 و از وی مثل اشراب خورضاق و خمار سے ہزاروں درجہ برتر ہو گیا۔ جن فطرس و متغلب مینیوں نے اس  
 جلسہ کی شرکت سے امر ارض کیا وہ لائق مدح و ستی ثواب ہیں ، اور جن لوگوں نے ان متغلب مینیوں کو بد  
 ملاست بنایا وہ موزی اور گم گار ہیں۔ واللہ تعالیٰ و رسولہ الذی علیہ صلواتہ و سلامہ و علیٰ آہل بیتہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم۔

ک۔ ہر اہل بیت احمد القادری الرضوی

لحدود من جواد فی الاخری ثمانون وثلاثون وھذا من احسن المستند

الافتباء ہر درود شریف کے جملہ اسماء ، علم ، صلح لکھا حرام ہے۔ بلکہ ان ائمہ فخر اشاروں کے  
 بجائے پورا درود شریف ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھنا چاہیے  
 علم ہر از عبد الوارث اشرف الیکلک دوکان مدینہ سہری رور گور کہ پور  
 ہندی اور انگریزی تعلیم مسلمانوں کو مکمل کتا ہے یا نہیں ؟

الجواب :- دینی تعلیم کے علاوہ دوسری ایسی تعلیم کہ جو دین کی ضروری  
 تعلیم کے لئے رکاوٹ بنے مطلقاً حرام ہے چاہے وہ ہندی انگریزی تعلیم ہو یا کوئی دوسری اور ان  
 باتوں کی تعلیم جو اسلامی عقیدے کے خلاف ہیں جیسے آسمان کے وجود کا انکار ، شیطان و جن کے ہونے  
 کا انکار ، زمین کے چکر گزرنے سے رات و دن ہونا ، آسمان کا خرق و التیام محال ہونا یا اعادہ مدموم ناممکن  
 ہونا وغیرہ تمام باطل عقیدے جو قدیم و جدید فلسفہ میں ہیں ان کا پڑھنا پڑھنا حرام ہے چاہے وہ کسی بھی

زبان میں ہوں۔ اور اسی تعلیم میں جائز نہیں کہ جس میں نیچریوں، دیویوں کی صحبت سبب ان کا اثر پیشہ  
 دین کی گڑبگڑ کھل جائے یا سست ہو۔ اور اگر یہ خرابیاں نہ ہوں تو بقدر ضرورت علم دین حاصل  
 کرنے کے بعد رہائی و ہندسہ اور حساب و ہنر وغیرہ سیکھنے کی ممانعت نہیں خواہ وہ کسی زبان میں  
 ہوں اور ہندی، انگریزی، عربی یا کسی زبان میں سیکھنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔ حکم فی الجہد العاشر من  
 الفتاویٰ رضویہ۔ دھوسبھانند دیشانی اعلیٰ۔

جلال الدین احمد لاجپوری

- مسئلہ ۱۰** اذہم الدین صدیقی ہے بس گوہنیاں تاج ذکا نہ بجا پوری
- (۱) آج کل کا لوگوں میں جو سائنس پر مبنی جاتی ہے اس میں ایک مضمون ایسا ہوتا ہے کہ جس  
 میں سینڈنگ وغیرہ کی بھر پور اور ان کی تصویریں بنائی جاتی ہیں تو ایسا مضمون مشہور کرنا  
 چاہئے کہ نہیں؟
- (۲) علی گڑھی نام کا مشہور باہامہ جو علی گڑھ یونیورسٹی میں رائج ہے اس کا پینٹا کیسا ہے؟
- (۳) تبلیغی جماعت اور اسلامی جماعت کے عقائد کیسے ہیں ان میں اہل سنت و جماعت کا شامل ہونا  
 جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب**۔ ۱۔ اللہ ھدایت الحق والصواب ۱۱، ایذا کے حیوان  
 شرعاً مسموم ہے اور ذی روح کی تصویر سازی ناجائز و حرام ہے اس لئے ایسا مضمون ہرگز نہیں  
 پڑھنا چاہئے!

- (۲) علی گڑھی باہامہ پینٹا بلاشبہ جائز ہے۔ شرعاً کوئی قباحت نہیں بشرطیکہ ننگے سے اوپر ہو۔
- (۳) نام نہاد جماعت اسلامی اور جماعت تبلیغی کے سربراہوں کا وہی کفری عقیدہ ہے جو وہابیوں اور  
 دیوبندیوں کا کفری عقیدہ ہے بلکہ جماعت اسلامی نے کچھ اور نئے عقائد گڑھے ہیں جو صحابہ کرام رضوان اللہ  
 تعالیٰ علیہم اجمعین اور سلف صالحین کے عقائد کے بالکل خلاف ہیں اس لئے ان میں اہل سنت و جماعت کا شامل  
 ہونا ہرگز جائز نہیں۔ دہشت گردی و دہشت گردی والی انتہا

جلال الدین احمد لاجپوری

۲۶ رجب الاول ۱۴۲۶ھ

مسئلہ ۲۰ از محمد حامد علی سکاول مجسم، مانڈہ ضلع فیض آباد

نہی نے اپنے دوران تقریر میں وہابیوں کا رد کرتے ہوئے یہ کہا کہ خدا نے تعالیٰ نے ہی قرآن کریم کی سورۃ قلم میں گالی دیا ہے اور حجازی کہا ہے تو کیا قرآن شریف کا پڑھنا چھوڑ دو گے۔ نیک کا یہ کہنا کیسا ہے اور اس کی تقریر کو سننا اور اس کو کسی مدرسہ اہلسنت کا کوئی کام سپرد کرنا خلاف عقل یا سفیر یا مدرس بنانا یا مدرس کی کرسی کا رکن بنانا جائز ہے یا نہیں؟ بیوا تو ہوا

الجواب :- اللہم ہدنا الحق والصواب۔ چونکہ زید نے وہابیوں پر الزام قائم کرنے کے لئے ان کے طور پر خط کشیدہ مضمون کو ادا کیا ہے جیسا کہ عبارت استدلال سے بھی ظاہر ہے اس لئے زید پر کوئی اعتراض نہیں۔ مسائل نے زید کا مکمل جملہ ادا نہیں کیا۔ خط کشیدہ عبارت میں لفظ ”بھی“ اپنے ماقبل ایک مستقل جملہ چاہتا ہے یا تو مسائل ”بھی“ کا لفظ نقل نہ کئے ہو یا اس کو چاہئے تھا کہ ماقبل والا بھی جملہ نقل کر دیتا۔ مذکورہ بالا استدلال کے ان فقروں ”وہابیوں کا رد کرتے ہوئے“ خدا نے بھی ”تو کیا قرآن شریف کا پڑھنا“ کے ”دو گے“ کو رد کرنے کے زید کی خط کشیدہ عبارت کا معنی یہ ہے کہ اسے وہابیوں خدا نے تسلیم نہ کیا۔ اس اعتبار سے صیت شان نزول، بارگاہ رسالت کے گستاخ کی سورۃ قلم شریف مذمت بیان فرمائی ہے اور تقریر کا اجماع کی ترجمہ ولد الزنا ہے۔ متعالیٰ فرما ہے تو جب تمہارے نزدیک گستاخان بارگاہ رسالت کی مذمت بیان کرنا گالی دینے جیسا کہ تم لوگ وہابیوں کی مذمت بیان کرنے والے عالم کو گالی دینے والا قرار دیتے ہو تو تمہارے طور پر قرآن کریم میں خدا نے تسلیم نہ کیا گالی دیا ہے تو اب وہابیوں کو کیا معاذ اللہ تعالیٰ! پروردگار عالم کو بھی گالی دینے والا مانو گے اور چونکہ تمہارے طور پر قرآن شریف میں گالی دی گئی ہے تو کیا قرآن شریف کا پڑھنا چھوڑ دو گے۔ ظاہر بات ہے کہ تم کہہ گے کہ اس امر کی جرأت نہیں کر سکتے تو پھر تسلیم کرو کہ علیٰ غایت اہلسنت نے جو وہابیوں کو پندروں کی مذمت بیان کی ہے اور بیان کرتے ہیں وہ ہر گز گالی نہیں ہے۔ ہاں اگر زید نے معنی مذکور کو ادا کرنے کے لئے شخص اتنی ہی عبارت بولی ہے جس پر خط کشیدہ کیا گیا ہے تو زید کا یہ انداز کلام ناپسند قرار پائے گا۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم۔ مولانا مفتی اعظمی علیہ وسلم

محمد علی بن احمد قادری رضوی

الجواب معجم والحبیب جیم۔ ابوالبرکات العبد محمد نعیم الدین احمد علی رحمہ، انجمن محمد حسن یار علیوی۔

الحجواب صحیح - محمد قدرت اور انور رضوی -

### مسئلہ: از احسان علی قصبہ بھیر پور (نیپال)

۱۱) ایک دیکھ بھر تقریباً دس سال ہے اس کا شمار نابالغ میں ہے اس بچے نے فرقوم کے بچے کے ساتھ خنزیر کا گوشت کھا لیا اب اس کے گھر جو لوگ جہان آتے ہیں ان کو کھانا بھی لوگ بھی کاؤں کے اس چیز کا کھانا کرتے ہیں کہ ان کے گھر کا کھانا ڈکھاؤ کاؤں کے لوگوں نے بھی اس کے پورے گھر کو الگ کر دیا اب ایسی صورت میں کیا فرماتے ہیں علمائے دین جبکہ وہ بچہ نابالغ ہے؟ کیا صورت اختیار کی جائے حکم صادر فرمائیں۔

۱۲) ایک لڑکی بے جس کی شادی ہوگئی کچھ دنوں کے بعد آپس میں کشیدگی پیدا ہوئی لڑکی تنگ آکر اپنے میکہ میں چلی گئی وہاں تین سال مسلسل گزارا اس میں سال کے بعد اس کے شوہر نے کوئی مان و نفقہ کی خبر گئی نہیں کی اس کے بعد لڑکی اپنی مرضی سے ایک دوسرے کے ساتھ دوسری جگہ چلی گئی وہاں اس شخص نے بچہ نکاح کر رکھا اور اس سے دو بچے پیدا ہوئے جس میں ایک لڑکا ایک لڑکی ہے شوہر ہٹا کر کھانا ہے کہ شوہر اول طلاق دیدے تو میں عقد کر لوں مگر وہ ضدیر ہے کہ میں طلاق نہیں دوں گا ایسی صورت میں کیا ہونا چاہئے۔ حکم صادر فرمائیں علمائے شیعین تاکہ اس حکم کے بموجب عمل کیا جائے۔

۱۳) ایک شخص کے دو لڑکے ہیں دونوں کی شادی ہوگئی ہے۔ بڑے لڑکے کی بیوی نے دوسرے شخص سے ناجائز تعلق پیدا کر لیا اور گھر چھوڑ کر غائب ہوگئی کچھ روز کے بعد آئی اور اس کو پھر ان لوگوں نے اپنے گھر میں رکھ لیا۔ دوسرا لڑکا جو چھوٹا ہے اس کے دو بچے ایک گزر گیا اور ایک زندہ ہے گھر میں بیوی موجود ہے پھر بھی ایک دوسری عورت سے ناجائز تعلق پیدا کر لیا اور وہ وہ فعل کرتے ہوئے پکڑا بھی گیا۔ جو کہ مجرم گاؤں میں سب سے مضبوط ہے اس لئے کچھ لوگ تو ڈرتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو شرعی حکم کے منظر میں اور ان لوگوں نے کھانے پینے کا تعلق بند کر رکھا ہے کہ جب تک حکم شرعی معلوم نہ ہو جائے اس وقت تک کھانا پینا مناسب نہیں۔ اس لئے فوری حکم صادر فرمائیں کہ کیا روایہ اختیار کیا جائے شرعی حکم جو ہو صادر فرمائیں۔ ۹۔

الحجواب - بحون الملاحہ الوحاب - ۱۱) لڑکا جس نے خنزیر کا گوشت کھا یا اسے توہر کرایا جائے اور گھر والے اگر خنزیر کھانے والی قوم سے اپنے لڑکے کی ایسی گھری دیتی

سے واقف تھے تو انہیں بھی توبہ کرایا جائے۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم

(۱۶) لڑکی مذکور کو چاہیے کہ جس طرح بھی ہو سکے اپنے شوہر سے طلاق حاصل کرے بعد طلاق کی حدت گزار کر جس کے ساتھ وہ رہتی ہے اس سے یا جس سے بھی چاہے نکاح کر سکتی ہے طلاق حاصل کرنے بغیر کسی دوسرے سے نکاح کرنا ہر جائز نہیں۔ اگر لڑکی مذکور کا شوہر نہ طلاق دیتا ہے نہ حقوق زوجیت ادا کرتا ہے تو وہ سخت گناہ مستحق عذابِ خدا ہے۔ شوہر پر واجب ہے کہ یا تو حقوق زوجیت ادا کرے یا طلاق دیدے اور اگر ان دونوں میں سے ایک بھی نہ کرے تو تمام مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں۔ لڑکی مذکور اور جس کے ساتھ وہ رہتی ہے دونوں پر واجب ہے کہ فوراً ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں اور علانیہ توبہ واستغفار کریں اور اگر وہ دونوں ایسا نہ کریں تو تمام مسلمان ان کے ساتھ گمانا، پینا، اثنا، بیٹھا، سلام وکلام اور ہر قسم کے اسلامی تعلقات بند کر دیں۔ اگر مسلمان ایسا نہ کریں تو وہ بھی گناہگار ہوں گے۔ حدیث احمدی واللہ بالحق عند اللہ ورسولہ

(۱۷) جو عورت بھاگ گئی تھی پھر واپس آئی اسے علانیہ توبہ واستغفار کرایا جائے اور قرآن خوانی اور مسلمان شریف اور دیگر کار خیر کرنے کی تلقین کی جائے اور اس کا شوہر اگر عورت کی بدچلتی سے واقف تھا یا اس کو بدسر آدھرتا ہے گئے لئے آزاد کر رکھا تھا تو اسے بھی توبہ کرائی جائے۔ دوسرا لڑکا جو غیر عورت سے ناجائز تعلقی رکھتا ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ حسب طاقت اسے حرام کاری سے باز رکھنے کی کوشش کریں اور علانیہ توبہ واستغفار کرائیں اگر وہ عمام کاری سے باز نہ آئے اور توبہ واستغفار نہ کرے تو تمام مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ والا عنی اعلم جل جلالہ وصلى اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مجلال الدین احمد الامجدی

۵ رجب الثانی ۱۳۸۸ھ

**مسئلہ ۱۸** از محمد مصطفیٰ حاکم روز قیہ ہیکسری بیچرہ داخل گوئندہ  
(۱) ہمارے قرب و جوار میں کم سے کم پانچ فاقہ ہوتا ہے بعد میں کسی موقع پر یا خصوصاً یار ہویں پھر کو جس کی تحصیل یوں ہے کہ مرگے گئے اور بچہ دھو کر کسی صاف جگہ پر مرگے کو کھڑا کرتے ہیں وہاں کچھ لوہان وغیرہ مٹاتے ہیں اور کچھ پیہر دینے دیکھ دیتے ہیں جو کسی عزیز کو دیکھ دیتے ہیں اور مرگے کو کھڑا کرنے کے بعد ہی زندہ مرغا رہتا ہے اور فاقہ پڑھنے والا مرگے کے سامنے قبلہ رو کھڑا ہو کر رول و آڑھ ہند

متردد و شریف اور کچھ آئیں قرآن شریف کچھ کر کے کہتا ہے کیا اللہ تعالیٰ میں سے جو اول و آخر و مد و شریف اور قرآن شریف پڑھی ہے اور یہ مرغ جو ذبح کر کے غریبوں کو کھلایا جائے گا اس کا ثواب حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدرت میں گذر کر کے بندگان دین کو مل کر کے خصوصاً غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پاک کو پہنچے گا۔ اور مرغ ذبح کرنے سے پہلے جہم اٹھنا اٹکھنا اور پڑھ کر ذبح کرتے ہیں لیکن بعض لوگ اسے حرام بتاتے ہیں اس سے کہ مرغ کے اعتداف لکھتے ہیں لہذا اس پر فاقہ نہیں ہو سکتا ہے۔ کہتے ہیں کہ بغیر فاقہ پڑھے ہوئے ذبح کر دیا اور جب گوشت بن جائے تب کھانے پر فاقہ پڑھے۔ اگر جس کی تفصیل کسی سے یعنی زندہ مرغ پر فاقہ اگر نہیں ہو سکتا ہے یا یہ فعل اگر حرام ہے تو ہم لوگ اسے چھوڑ دیں۔ اور اگر جائز ہے تو کرتے رہیں۔ اس کا آپ فیصلہ فرمادیں۔

۱۰۔ یہ ہے کہ ہمارے قریب دو گرام میں ایک جگہ منگ کی ہوتی ہے جہاں لوگ روٹ اور ٹکڑے پر فاقہ پڑھتے ہیں جس کی تفصیل یوں ہے۔ لوگ اپنے ہاتھوں سے ایک قبر بناتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہاں منگ بابرہتے تھے لیکن کسی نے پشت در پشت سے منگ بابا کو نہیں دیکھا ہے صرف لوگ سنی ہوئی باتوں پر یقین کر کے وہاں روٹ اور ٹکڑے پر فاقہ پڑھاتے ہیں اور تندیں اور تیشیں مانتے ہیں تو کیا اس گناہ منگ کے نام فاقہ جائز ہو سکتا ہے جبکہ کسی سے یہ بات پایہ ثبوت تک نہیں پہنچ سکی ہے یہ کوئی نہیں بتلا سکتا ہے کہ یہ واقعی منگ کی قبر ہے تو کیا ایسی صورت میں مصنوعی قبر پر نذر و نیاز جائز ہو سکتا ہے اس کا آپ فیصلہ فرما دیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حق الفردوس میں بیکار عطا فرمائے۔ (د آئین ثم آمین)۔

**الجواب** — ہاشمکونہ شریف باب فضل الصدقہ ۱۴۹ میں ہے عن سعد بن عبادۃ

قال لما سئل ائمتہ ان ام سعد ماتت فای الصدقۃ افضل قال الباء فحضر مہر و قال خذوا الصدقۃ رواہ ابو داؤد و الترمذی یعنی حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صدقہ کی ماں کا انتقال ہو گیا ہے تو ان کی ماں کے لئے کونسا صدقہ افضل ہوگا؟ تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانی تو انھوں نے کواں کھو دیا کہ کیا یہ ام سعد کے لئے ہے یعنی جو لوگ اس کا پانی استعمال کریں گے وہ اس پر جو ثواب مرتب ہوگا وہ ام سعد کو ملنا رہے گا۔ تو اسی طرح جو لوگ زندہ بکرا یا مرغ فاقہ کھاتے ہیں اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کے کھانے سے جو ثواب مرتب ہوگا ہم اسے غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا علی



**مسئلہ**۔ از فقیر محمد قادری موضع پیری نیستی۔ از بولہ منقہ گوئندہ

بمردہ سے غیر مرد کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بورتوں کو چوڑی پہننا کیسا ہے؟

**الجواب**۔ بلا مردہ ہو یا پردہ سے بیرون مرد کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر بورتوں کو چوڑی پہننا حرام ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ دارالافتاء اسی قسم کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ حرام حرام حرام ہے۔ ہاتھ دکھانا غیر مرد کو حرام ہے۔ اس کے ہاتھ میں ہاتھ دینا حرام ہے جو مرد اپنی بورتوں کے ساتھ ساتھ لڑکتے ہیں۔ دہلاؤنی رضویہ جلد دہم نصف آخر ص ۲۰۵، دھو سہانہ وحقانی اعلیٰ علمہ اخذ و احکم۔

جمال الدین احمد الہندی  
کی

**مسئلہ**۔ از سید دنیا والدین جو زوی کاہلی متعہ مالون

ایک پر صاحب بن کے مرید کا بی بی اور کسی خانقاہ کے سجادہ نشین بھی نہیں۔ اپنے ایک نوجوان مرید سے قوم کو طعناں لگایا کہ افسوس کہ اس نے اور مرید کو منع کر دیتے ہیں کہ کسی سے نہ کہنا مرید نہ کہلا دے نہ کہ دن کے لہو لوگوں سے کہہ دیا بات بہت بڑھ گئی تو پیر صاحب کے درمرد اس کی معافی ہونے لگی وہاں کافی جمع ہو گیا اس جمع میں ایک مولوی صاحب بھی تھے جب نوجوان مرید سے پوچھا گیا تو اس نے بخل سے کہہ دیا کہ ہاں انہوں نے مجھ سے یہ فعل کر لیا ہے اس پر مولوی صاحب نے فرمایا کہ اس کا بیان ابھی ہم مجمع نہیں ملتے اگر میر صاحب بخل سے اس کی تردید کر دیں تو پیر صاحب کا بیان مجمع مان لیں گے اور پیر صاحب نے کہا کہ ہم قسم نہیں کھائیں گے کوئی جہلم مرید مجھ سے باز نہ ہے چنانچہ اسی صورت میں نوجوان مرید کا بیان درست مانا گیا اور انہیں پیر صاحب کے کئی مرید یہاں امامت بھی کرتے ہیں۔ دریافت قلب یہ امر ہے کہ ایسے پیر صاحب کے لئے شرعی کیا حکم ہے؟ اور ان کے مریدوں کے لئے کیا حکم ہے؟ کیا ایسے پیر کے مرید کے پیچھے غلہ جائز ہے یا ناجائز؟ اور ان مریدوں کو ایسی مریدی سے توہر کرنا چاہئے یا نہیں؟

۱۲۔ انہیں پیر صاحب نے ایک تقریر میں فرمایا کہ مزایر کے ساتھ کانا معقول علی اشد نقی علیہ وسلم اور سواہ کلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سننا ہے کون کہنا ہے کہ گانا بجا کر ہے اس کا بھی مفصل جواب مرحمت فرمائیں؟



## الجواب

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کا فعل تہایت غیث ہے بلکہ دنا سے بھی بدتر ہے کہ سرکا اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص لوط علیہ السلام کی قوم کا عمل کرے ہوئے پاؤ تو فاسل اور مغول دونوں کو قتل کر دو اور حدیث شریف میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسے کام کرنے والے اور کرانے والے دونوں کو جلا دیا۔ اور حضرت ابومکر حدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان دونوں پر دیا اور گرا دی۔ اور حضرت محمد الشریع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ پیچھے کے مقام میں دلی کی قواس کی سزا یہ ہے کہ اس کے اوپر دیوار گرا دیں یا اونچی جگہ سے اسے اوندھا کر کے گرائیں اور اس پر پتھر برسائیں یا اسے قید میں رکھیں یہاں تک کہ مر جائے یا قویہ کر کے یا چند بار ایسا کیا ہو تو بادشاہ اسلام اسے قتل کر دے۔ الغرض یہ فصل تہایت غیث ہے بلکہ ناسا سے بھی بدتر ہے (دہار شریف) لیکن ایک شخص کے خلاف بیان سے کسی کا لوطی ہونا خدا شریع ہر وقت ثابت نہ ہو کہ وہ جو شخص جس کو رسوا کرنا چاہے گا اسے آسانی کے ساتھ لوطی ہونا ثابت کر دے گا اور جس قسم کے معاملہ میں جس پر الزام ہو اس سے قسم کھلانا بھی غلط ہے۔ لہذا یہ صاحب کے انکار حلف سے بھی ان کا دلی ہونا ثابت نہ کہ حاشیہ ہار جلد ثالث صفحہ ۷۲ پر مذکور ہے لا یتکون الکفر فی الحد و حجتہ و لہذا العیض فیما وہ و حقانی اعلیٰ۔

۱۰ مترادف کے معنی لغت میں یا ناسری کے ہیں اس کی مع مزایر ہے لیکن حرف میں آجکل مزایر بول کر طرہ و حسیک ہار نویم استارا اور سرتگی و غیرہ مراد لینے ہیں لہذا شخص نہ کہ گویا کہ کہنا کہ حضور اور صحابہ کرام نے مزایر کے ساتھ گایا سنا ہے سر سر جھٹ اور ذات اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کھنا ہوا بہتان ہے کہ اگر ایسا ہوتا تو مزایر کا سنا ہوا تو بلکہ سنت ہوتا حالانکہ وہ حرام ہے جیسا کہ سلطان الشارح محبوب الہی نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے طفولیات خاندانہ شریف میں ہے۔ مزایر حرام است اور صحیح بخاری شریف میں ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لا یسکن فی امنی الخوئے صفی لون العرو والحدود الغنم والعزاف یعنی میری امت میں نہ کہ کوئی ایسے (بدبخت) ہوں گے جو انہا علت الشتم و شراب اور گائے بھانے کو مال ٹھہرائیں گے۔ البتہ اس وقت کہ جس میں جہانم نہ ہوں مصلح و عیب ذہب بفرقہ فساد موسیقی کے کہانا جائز ہے دہار شریف ج ۱۷ صفحہ ۱۰۰۰ التار و العزاف لکھی اور اسی قسم کا وہ حضور کا سنا بعض روایتوں سے ثابت ہے۔ لہذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی ذات پر جس سے مزایر سننے کا بہتان باعدھا اس پر غلامانہ تو یہ واستغفار واجب ہے و حجت فی

بہار الدین احمد الامجدی  
۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۱ھ

اصلہ۔

مسئلہ۔ اگر مرد علی اور حجاج منقطع ہستی

نزدیک لڑکی ہندہ شام کو دن ڈوبنے کے پہلے باہر گئی ایک ناخرم نے ہندہ سے چیر چڑھائی کیا اور اس نے لگا لڑکی نے بہت زوروں سے شور مچایا گاؤں کے نزدیک واسے دوڑے اور ناخرم مرد بھاگ گیا جس کی وجہ سے ہندہ کے باپ نزدیک گاؤں کی برادری نے پائیٹھاٹ کر دیا ہندہ دن کے بعد زید سے ساری برادری کو اکٹھا کیا اور اپنی غلطی کی معافی چاہی۔ لہذا بچان نے فیصلہ کیا کہ شریعت جو قانون کہتی ہے وہ مانا جائے گا۔ اس کا جواب شریعت کے مطابق دیا جائے میں فائدہ بخش ہوگی؟

الجواب۔

اگر ہندہ کا پہلے سے اس ناخرم کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا بلکہ یہ ایک اس نے شام کو دن ڈوبنے سے پہلے ہندہ کو چیرا اور مارا جیسا کہ سوال میں پہلے سے تعلق کا کوئی ذکر نہیں ہے تو اس صورت میں نہ لڑکی گنہگار ہے اور نہ اس کا باپ۔ لیکن اگر ہندہ کا شخص مذکور کے ساتھ پہلے سے ناجائز تعلق تھا اس بنیاد پر اس نے ہندہ کو چیرا اور مارا تو ہندہ، اس کا باپ اور گھر کا ہر وہ فرد جو ہندہ کی غلطی اور اس کے بے پردہ اور گھر گھومنے پھرنے سے راضی تھا ہر ایک گنہگار ہوا۔ سب کو علانیہ توبہ و استغفار کر دیا جائے اور ہندہ کے ساتھ تازہ پڑھنے کی تاکید کی جائے نیز قرآن و میعاد شریف کرنے فرما دیا جائے کو کھانا کھلانے اور مسجد میں چٹائی وغیرہ رکھنے کی تلقین کی جائے کہ یہ چیزیں قبول توبہ میں معاون و مددگار ہوں گی۔ قال اللہ تعالیٰ تَعْتَبُوا ذُنُوبَكُمْ وَأَنْتُمْ مَسْكُونُونَ وَأَنْتُمْ رَاكِعُونَ وَأَنْتُمْ مُسْمِعُونَ وَأَنْتُمْ مَسْمُوعُونَ وَأَنْتُمْ مُسْتَعْتَبُونَ وَأَنْتُمْ مُسْتَعْتَبُونَ وَأَنْتُمْ مُسْتَعْتَبُونَ وَأَنْتُمْ مُسْتَعْتَبُونَ۔ پھر توبہ وغیرہ کے بعد پائیٹھاٹ ختم کیا جائے۔ ہذا امام عندی والعلیہ باقی عند اللہ ورسولہ عزوجل وصلى اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

بہار الدین احمد الامجدی  
۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۱ھ

مسئلہ۔ اگر فرقہ علی راعی سر حسین بخش تری باذرا ہستی

حضرت مفتی صاحب قبلہ! السلام علیکم  
نزدیک والد کے انتقال کے تیرہ سال بعد ایک مسلمان خلاف کے ساتھ ناجائز تعلق کے بعد نکاح کر دیا۔

نید کی برادری نے ہندہ کو برادری سے الگ کر دیا اور زید پرستی کی کہ تم قطع تعلق ہو جاؤ ورنہ تم کو بھی برادری سے الگ کر دیا جائے گا۔ برادری کے خوف سے زید ماں سے قطع تعلق رہا۔ تقریباً دو سال بعد نذاف نے بھی طلاق دے دیا اس کے بعد ہندہ قریب ہی بازار میں اپنا سبزی و غیرہ خرید و فروخت کر کے گزارا کرتی تھی تقریباً نو سال اسی طرح گزارا کیا۔ ایسی ایک ماہ ہوئے کہ زید کی بیوی چار چوں کو چھوڑ کر انتقال کر گئی۔ انتقال کے موقع پر ہندہ زید کے بہن بہاں کو جو بھی کفن و دفن ہو جانے کے بعد زید سے برادری سے اہل کیا گیا کہ بھائیو میرے پاس چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور ان کا دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں ہے اگر برادری اجازت دے تو میں اپنی ماں ہندہ کو رکھ لوں اور ان کی عمر شرکے قریب ہے اور ہر طرح سے مجوری ہے۔ برادری نے غور کر کے کہا کہ خدا سے تو یہ کسے ہندہ سے تو یہ کوئی افتدائیس میں برادریوں کا کھانا پینا بھی ہوا ہندہ یوم کے بعد پھر زید کی برادری نے کہا کہ تم اپنی ماں ہندہ کو الگ کر دو تب تمہارے یہاں کھانا وغیرہ کھایا جائے گا ورنہ نہیں۔ اب زید کی اسے جبکہ ہر طرح سے پریشانی ہے اور چھوٹے چھوٹے بچے اور ادا حرام کی معافی۔ بیساکم شرعی ہو جواب سے نوازیں۔ والسلام علیہ وعلیٰ آلہ وعلیہ السلام۔

**المجواب** — اللعنہ علیہ ائمة الحق والصواب بخاری شریف کی حدیث ہے۔ یعنی العبد اذا اعتذرت عن ذنوبه فتاب الله عليه یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے در مشکوٰۃ شریف ص ۳۳۱ اور ترمذی شریف کی حدیث ہے۔ یا ایہ ادم لو لم یغف ذنوبک عنان السماء ثم استغفر شی غفرت لک یعنی خدا سے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے انسان اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر توبہ سے معافی مانگے اور بخشش چاہے تو میں تم کو بخش دوں گا۔ در مشکوٰۃ شریف ص ۳۳۲ اور ابن ماجہ شریف کی حدیث ہے۔ التائب من الذنب کما کان اولہ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہ سے توبہ کرنے والا شخص ایسا پاک و معاف ہو جاتا ہے جیسے اس نے کبھی گناہ ہی نہیں کیا۔ در مشکوٰۃ شریف ص ۳۳۲ ان حدیثوں سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ جب بندہ دل سے توبہ کرتا ہے تو خدا سے تعالیٰ اس کے گناہ کو معاف فرماتا ہے۔ لہذا جبکہ زید کی والدہ ہندہ نے توبہ کر لی تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ اسے برادری میں شامل کر لیں۔ اگر توبہ کے بعد بھی برادری میں شامل نہ کریں گے تو شہکار ہوں گے۔ لہذا اسے مسجد میں پریشانی ٹھانڈا کھنے، غریب و مساکین کو کھانا کھلانے، میلاد شریف، قرآن خوانی کرنے



اس کمی میں تدریج سے معاف اقرار کیا ایک ہندو لڑکا بدھ پوینا نامی سے میرے تعلقات میں اور اس نے میری عزت تک کوئی سہ اس ہندو لڑکے سے پوچھا تو اس نے میں اقرار کیا اور ذات پات کا معاملہ دیکھ کر بہت شدت اختیار کر گئی کچھ مسلمان نے صلح معافی کر کے لڑکی کو کسی طرح وہاں سے لے کر اس کے رشتہ والے گھسے نظر بندی سے لکھا اور لڑکی کو بھائی لڑکا کو چاہتی ہے میں بتا ہم لوگ بغیر خرچ کے تیری بنادی کر دیں گے مگر لڑکی شادی پر رضامند نہ ہوئی اور ایک ہفتہ کے اندر ایک رات بہانے سے اپنے گھر چلی آئی پھر ایک سال بعد ایک ہندو لڑکا کا ہنوپا ترنا می کے ساتھ رات میں ایک بس اسٹیشن میں بکڑی گئی قریب سستی کے مسلمانوں نے ان دونوں کو بکڑ کر پولیس میں دینا پھر وہاں سے کسی طرح لڑکی کو اس کے والد گھر میں پہنچا دیا اس کے والد نے اس لڑکی کو شہر کلکتہ نوکری کے لئے روانہ کر دیا اس اثنا میں وہی ہندو لڑکا کا ہنوپا ترنا می کلکتہ تنخواہ وغیرہ دینے کے بہانے ملتا رہا دو سال بعد جب تدریج کلکتہ سے گزرا تو اس کو اس کی دوسری قریب دس بارہ دن کا ایک بچہ تھا لوگوں سے جب بچے کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا یہ سسٹیشن پر بڑا ہوا ملا ہے لیکن غلطیوں نے اس بات کو متنبہ نہ کیا اور اس لڑکی کے فائدہ ان کا مکمل پائیکٹ کر دیا کچھ دن بعد لڑکی اور اس کے والد سستی کے بغیریت میں ہمارے ہو کر اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور لڑکی سے اقرار کیا کہ یہ بچہ میری ہی ہے جو ناجائز حمل سے ہوا ہے اور اہل غلہ سے ملکر رہنے کی درخواست کی ہے اب دنیاقت طلب یہ امر ہے کہ یہ لوگ اس طرح حل کر دیں گے ان کے لئے شریف مہرہ کا کیا حکم ہے بیان فرما کر ممنون فرمائیں۔ فقط یہ بتاؤ جو راہ۔

**الجواب** — اللہم ھدنا صراطک الحق والصواب ھدنا سبیل اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ الزانیہ والفرافی فی الجملہ واحمل واحد منھما مائتہ جلدۃ۔ ولا تأخذ کھما ھما ذلۃ فی دین امثلہ ان کنتم مؤمنین بالکلمہ والیوم الاخر یعنی جو صورت نسا کرے اور جو مرد توان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگا دو تو تم میں ان پر ترس نہ آئے۔ اللہ کے دین میں اگر تم اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لے گئے ہو تو پھر ۷۰ اور حضرت عبادہ بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابکموا بالکلمہ جلدۃ مائتہ یعنی کوادی صورت کے نواں سے مرد سے لے کر نسا کے لے کر ۷۰ (سبع مائتہ) مگر قرآن و حدیث کا یہ حکم بادشاہ اسلام کے ساتھ خاص ہے اگر بادشاہ اسلام نہ ہو تو دوسرے لوگوں کو شرعی حدود قائم کرنے کا اختیار نہیں حضرت امام غزالی رحمہ اللہ نے قدس سرہ تفسیر کبیر جلد ۲ ص ۷۰ میں تحریر فرماتے ہیں۔ ولا تأخذ الامم فلیس

لنحوه الناس اقامة هذه الحجة وادبيل الادلة اذ دعيتوا واحدا من الصالحين ليقوم به . یعنی جب باوجود اسلام نہ ہو تو خود و شریعہ قائم کرنا لوگوں کو جائز نہیں بلکہ ہر سب سے کسی نیک آدمی کو مقرر کریں جو خود و شریعہ کو قائم کرے لہذا اگر ممکن ہو تو اس طرح اس بڑی پر حد قائم کی جائے لیکن اگر اس طرح حد قائم کرنے کی حکومت کی طرف سے روک ہو تو بڑی اور اس کے باپ کو ملانہ تو بہ و استغفار کرائیں اور جتنی سزا ممکن ہو دیں مثلاً دونوں کا ہاتھ پیڑ کے پیچھے باندھ کر مسلمانوں کے سامنے کھڑا کریں . وہ اپنی غلطیوں کا اقرار کریں کہ بے شک ہم نے اسلام اور مسلمانوں کی توہین کی ہم تو بہ کرتے ہیں اور آپ لوگوں سے غلطی کی معافی چاہتے ہیں مگر بڑی کو مسلمانوں کی بچائیت میں پردہ کے ساتھ کھڑی کریں یا پٹخا بھوتا اس کے سر پر رکھیں یا دس بیس کوڑے ان دونوں کو ماریں غرض کہ جتنی سزا ممکن ہو دونوں کو دیں مگر مالی سزا دینا اگر ان سے کچھ روپیہ پیسہ وصول کرنا جائز نہیں لان النعزیر بالمال منسوخ والعمل علی النسيخ حرام البتہ ان دونوں کو بابتدی غازی کی تائید کی جائے اور مسجد میں پٹائی رکھنے غریب و مساکین کو کھانا کھلانے اور میلاد شریف و قرآن خوانی کرنے کی تہنیت کی جائے کہ یہ چیزیں قبول توہر میں معاون ہوں گی۔ ہذا ما تظہر فی والدہ باحق عیثی اذکھ تعالیٰ ورسولہ جل جلالہ وعلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ک جلال الدین احمد لکھنوی

۱۳۰۰ ربیع الآخر ۱۳۰۰ھ

**مسئلہ** کہ از عبد البکر فی موسیٰ معلّم دارالعلوم مقرر اسلام برقی شریعت

۱۔ کلام بر سماع خود دن سنت است۔ بکری گوید بر سماع سیاح خود دن سنت است۔ زیدی گوید بر سماع خود دن سنت است۔ بجز ہم برآمد و بیگت اگر قول تو در سنت است دلیل بیا۔ زید دلیل بیان کرد پیش حضرت عثمان فاروقی رحمة اللہ علیہ بر سماع سید عالم آمدہ بود حضرت عثمان فاروقی رحمة اللہ علیہ فرمود نہ سماع احمدی زید زید نہ گفت حضرت عمر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیز بر سماع احمدی طعام و اقیم تناول فرمودہ اند و بہمان دابر سماع احمدی طعام می دهند۔ زید ہا ز گفت نشنیدی چہ فرمود سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سماع احمدی نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام را بوداں سماع احمدی از آسمان نازل شدہ بود۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیز فرمود ہر گاہ بر سماع احمدی می خورد آگس را پادشہ ہر قدر ہمدنکیاں می آیزند و در بہشت ہمدجاہ بلند می شود و او بہشتیین مع حضرت عیسیٰ علیہ السلام در بہشت باشد قول زید راست است یا قول بکر ؟

۱۱. تعویذ خوشن از خون فرسوداست یا نیست و در شراب چه حکم است بیان کنید ؟

پیرایش کرد یا برپاست یا نیست . خال دلی گوید ریش کرد یا برپاست گفتن خال دهن است یا کندب

**الجواب** - چون الملقح العنیز الوهاب بر مسالط امر خوردن سنت است از آنکه  
مسالط اغتربت علی الله تعالی علیه السلام سرخ بود سه چنانکه شیخ مفتی حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی  
علیہ تحریر فرمودہ اند کہ سفرۃ اغتربت علی الله تعالی علیہ السلام سرخ بود سه (در شرح مغز السعاده ص ۳۶۶) و بیشک حضرت  
عیسیٰ علی نبیا و علیہ السلام را مسالط امر از آسمان نازل شدہ چنانچہ امام فخر الدین رازی نوشتہ اند  
روی ابن عیسیٰ علیہ السلام لما اراد ان یاء لیس صوفاء فقال اللهم انزل علينا الخ فخلت سفرۃ  
حمراء (تفسیر کبیر جلد ثالث ص ۳۶۵) و در تفسیر ابوالسود دست روی انصہ علیہ السلام لما دعا بجماد او اجیب  
بما اجیب اذا اسفرۃ حمراء خلعت و در تفسیر قاذن و معالم التشری فرمودہ اند قال سلمان الفارسی لما  
سأل الخواثریون العاشدۃ لیس عیسیٰ صوفاء بیکی وقال اللهم ربنا انزل علینا ما نأخذ من النساء  
الاکبۃ فخلت سفرۃ حمراء اما هنا قول زید اصمت صمت مگر ہر کہ بر مسالط امری خورد لا این فرمان اغتربت  
علی الله تعالی علیہ السلام در کتب حدیث تکذیب و هو تعالی اعلم بالصواب -

۱۲. تعویذ خوشن از خون سیال روا نیست چه از فرسودا باشد چه از غیر آن زیرا کہ خون سیال نجس است  
و هو سبحانه و تعالی اعلم -

۱۳. کرد یا برپا ریش نماوند زیرا کہ ریش را گوشت و پوست باید و کرد یا برپا تواری هستند گوشت و پوست ندارند  
و هو تعالی اعلم بالصواب -

کمال الدین احمد الاندلی

۱۴. در بیع الاخر ۱۳۰۰ھ

**مسئله** - از بر لریقت با با مال الدین پیشی خانقاہ عالیہ قادریہ چتر پالہ بدول گرداگے اسٹٹ حقاً  
حضرت علامہ مفتی صاحب قلم مدظلہ العالی ! السلام علیکم  
گذاش ہے کہ حضرت خواجہ امیری ارقی الله تعالی عنہ یا کسی دوسرے بزرگ کی جو کھٹ کو مٹ کر ساتہ  
رومال سے سات کتا جائز ہے کہ نہیں ؟

**الجواب** - محرم ! و علیکم السلام و رحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت خواجہ امیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا کسی دوسرے بزرگ کی چوکت کو علم کے ساتھ دعوای سے  
صاف کرنا یا نرسہ کہ اس میں اس بزرگ کی تعظیم ہے اور ہر بزرگ کی تعظیم جائز و مستحسن ہے و موصاف  
کے جلال الدین احمد لاجپوری قید

الاصغر المظفر ۱۴۰۱ھ

مسئلہ ۱۔ از محمد صادق مومنی کوری متبع بیجوچور دیہار

نصیری یعنی فوٹو کھینچنا جہنی بتایا گیا ہے لیکن کھینچوانے والے کا کیا مشر ہوگا؟ اس لئے کہ اکثر لوگ اس مرقع  
میں جتا ہیں خواہ پاسپورٹ کے لئے یا گھر کے رونق کے لئے یا گھر کے لوگوں کے دیکھنے کے لئے کیا رسول خدا  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات کی اجازت دی ہے اگر نہیں تو ان کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب۔ انسان کا فوٹو کھینچنا اور کھینچانا دونوں حرام دینا جائز ہے رسول خدا  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہرگز اس بات کی اجازت نہیں دی ہے۔ ایسا فوٹو کھینچنے اور کھینچوانے والے دونوں  
سنت گنہگار ستحق عذاب ناز میں و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

کے جلال الدین احمد لاجپوری قید

مسئلہ ۲۔ از ذاکر عثمان

حودت کامل ساقط کرنا کیسا ہے؟

الجواب۔ چار مہینہ میں جان بڑھاتی ہے اور جان بڑھانے کے بعد مثل ساقط  
کرنا اسلام ہے اور ایسا کرنے والا گویا کافق ہے۔ اور جان بڑھنے سے پہلے اگر ضرورت ہو تو حرم نہیں و حرم  
تعالیٰ اعلم بالصواب۔

کے جلال الدین احمد لاجپوری قید

مسئلہ ۳۔ از محمد صیف رضوی خلیف سنی رضوی مسجد کھڑی کرلاہمی قید

بکر اور زید دونوں بھائی ہیں بکر وطن میں اپنے بال بچوں کے ساتھ رہتا ہے جس کا گھرانہ دہلی کی مشرقی کھانڈار  
سے ہوتا ہے اور زید بھی میں اپنے اہل دیہال کے ساتھ رہتا ہے اس نے یہاں دوکان بنالی ہے جس کی آمدنی  
سے بھی میں گزارہ ہوتا ہے۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ بھیجی کی دوکان میں بکر کا حصہ ہے کہ نہیں؟ بیوقوف تروا۔



**الجواب**۔ زید نے اگر دونوں بھائیوں کی مشترکہ جائداد سے دوکان لی ہے تو اس صورت میں ہر ایک دوکان میں حصہ ہے اور اگر زید نے اپنی کمائی سے دوکان لی ہے تو ہر دوکان میں کوئی حصہ نہیں۔ فتاویٰ رضویہ جلد ہفتم ص ۳۲۳ پر فتاویٰ رضویہ اور فتاویٰ الدیر سے ہے مسئلہ فی ابن کبیر ذی زوجہ و عیال لہ کسب مستقل حصل حصہ اموال اہل علی لوالدہ اجاب علی لابن کبیر لہ کسب مستقل اہل علی لہ حصہ و ہونعانی و مولیٰ اہل علی لہ حصہ و مولیٰ اہل علی لہ حصہ و مولیٰ اہل علی لہ حصہ۔  
جلال الدین احمد لا محذور

**مسئلہ**۔ از مانتہ امام بخش مظہر دہلوی (جہاد)  
زید مالک اور ایک خانقاہ کا متولی ہے اپنی ذاتی اور نفعاتی غرض سے ایک سنی صحیح العقیدہ غازی کو خانقاہ میں ہمارے قاضی و مدد اور ملا و شریفین میں شرکت کرنے سے جبراً روکتا ہے ایسے متولی کے بارے میں شرف الیہ حکم ہے؟  
ہاں، ہر سنی عالم ہے اور قاضی کے لئے تعلق ایسا ہے پھر قاضی کے برادری والے کسی شخص سے نیکاً جھگڑا ہو گیا تو ہر قاضی کو جو ہو کر دیا ہے کہ تم شخص مذکور سے اپنا تعلق توڑ دو ورنہ ہم تمہارے کسی کام میں شرکت نہیں کریں گے اس طرح پر کر کے بہت سے سنی مسلمانوں کی برادری میں بیوٹ ڈال دیا ہے ہر کے بارے میں شرف الیہ حکم ہے؟  
ہاں، ہر سنی عالم ہے اور اسے آپ کو بڑا عامل کہلاتا ہے اس نے اپنی نفعاتی غرض سے ایک سنی مسلمان کو بادیار و محلی دی کر کے نہ کچھ لوگوں کو تباہ و برباد کر دیا ہے اور تم کو بھی تباہ و برباد کر دوں گا۔ عموماً کے لئے شرف الیہ حکم ہے؟

ہاں، اپنے ذاتی جھگڑے کی وجہ سے کسی سنی مسلمان کی اولاد کے لئے بددعا کرنا کیسا ہے؟ بخوار تو ہو رہا  
**الجواب**۔ اللہ جل جلالہ الحق والصواب، زید اگر ذاتی غرض اور نفعاتی غرض سے سنی صحیح العقیدہ کو خانقاہ میں ہمارے قاضی و مدد اور ملا و شریفین سے روکتا ہے تو گنہگار ہے اور اگر کسی وجہ شری سے روکتا ہے تو گنہگار نہیں۔ وہو اعلم وعلیہ اتھ۔

۱۱۔ اگر ذاتی سنی مسلمانوں کی برادری میں ہر بیوٹ ڈالتا ہے تو سخت گنہگار ہے اس پر لازم ہے کہ اپنی اس حرکت سے باز آئے اور مسلمانوں کے درمیان صلح و اشتی پیدا کرے۔ قال اٹلہ تعالیٰ افخ المؤمنون اخوة  
فاصلہوا بین اخویکم۔ وہو اعلم بالصواب۔

۱۲، اگر واقعی عرصہ بنا دہ شرعی مسلمانوں کو برپا کرنے کی کوشش کی ہے اور صرف تضائی عنہ عن سے کسی سنی مسلمان کو برپا کرنے کی دھمکی دیتا ہے تو وہ ظالم جفا کار ہے۔ اس پر تو بلازم ہے۔ وہ جو خدا کا نام لے کر، ذاتی جھگڑے کی وجہ سے کسی مسلمان کے لئے بددعا کرنا چاہتا ہے۔ وہ جو عن اسماء اعظمہ۔  
 جلال الدین احمد لاجپوری رحمہ اللہ

**مسئلہ ۱۰۰**۔ اگر مرد اور عورتیں جنسی بائندارک (رابطہ) عرصہ سے کہ چودہویں عہدی جاری ہے یا پندرہویں عہدی شروع ہو چکی ہے۔ زید کہتا ہے کہ چودہویں عہدی نکلی ہو چکی ہے اس کے بعد غم سے پندرہویں عہدی شروع ہو گئی۔ مگر اقبال کہتا ہے کہ گذشتہ محرم سے پندرہویں عہدی شروع ہو چکی ہے تو اس بارے میں اطمینان بخش جواب تحریر فرمادیں؟

**الجواب**۔ اگرچہ چودہویں عہدی جاری ہے پندرہویں عہدی آتے والے محرم الحرام سے شروع ہوئی کہ سال گذشتہ ۱۳۹۹ھ یعنی تو اس سال چودہ سو پچاسی ہے جب چودہ سو پورا ہو جائے گا تو پندرہ سو ہو گا۔ شروع ہو گا جیسے کسی دخت کی عمر سال گذشتہ ۱۳۹۹ھ برس رہی ہو تو اس سال اس کی عمر ایک سیکڑہ اور پورا ہو کر چودہ سو ہو گا۔ اور سال آئندہ اس کی عمر کا پندرہ سو ہو گا۔ بالکل اسی طرح چودہ سو سال سیکڑہ اس سال ذی الحجہ کی آخری تاریخ کو پورا ہو گا۔ اور یکم محرم الحرام سے پھر کا پندرہ سو ہو گا۔ شروع ہو گا۔ مزید اطمینان کے لئے سال رواں کی چتر پوئیں کو دیکھیں۔ مسئلہ بالکل واضح ہے مگر ہٹ دھرم کو کوئی نہیں سمجھا سکتا۔ فقط

جلال الدین احمد لاجپوری رحمہ اللہ

**مسئلہ ۱۰۱**۔ اگر مسلمانوں کے ساتھ ناجائز تعلقات ہیں اس سے قبل بھی زید کے ایک دوسری غیر مسلم عورت کے ساتھ ناجائز تعلقات تھے جب وہ عورت جل کر مر گئی تو اس کی تحریر و تکفین ہندو مذہب کے رسم و رواج کے مطابق ہوئی۔ زید ہندو رسم و رواج کے مطابق اس عورت کی گھر سے آری بھی دھانا ہانٹنے سے بیکر شیان تک جہاں ہندو لوگ مرنے کو جلاتے ہیں۔ شریک مہار زید کے متعلق شرعی حکم سے آگاہ فرمادیں؟

**الجواب** — زید پر لازم ہے کہ مذکورہ عورت سے ناجائز تعلقات ختم کرے اور  
 علانیہ توبہ واستغفار کرے۔ قرآن مجید میں صریحاً مذکور ہے، غداً و ما بینکم کو کھانا کھلائے اور مسجد میں چٹائی وغیرہ  
 رکھے۔ اگر وہ علانیہ توبہ واستغفار نہ کرے یا ناجائز تعلقات ختم نہ کرے تو سب مسلمان اس کا بایزکات کریں ورنہ  
 وہ بھی گنہگار ہوں گے۔ قال اللہ تعالیٰ واما بینناک الشیطان فلا تقعد بعد الذکر مع القوم  
 الظالمین (دیکھو رکوع ۱۳) حضرت ملا یحیٰی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں ان القوم الظالمین یعم  
 البتہ و الفاسق و الکاذب و المفسد مع کلہم متبعہ (تفسیرات احمدیہ ۲۵۵)  
 جلال الدین احمد الامجدی

**مسئلہ** — از۔ محمد غوث محی الدین قادری ربانی مین مسجد عظیمہ اندر من اسٹریٹ مدراس  
 درود شریف صلی اللہ علیہ وسلم علی النبی الای والصلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ و سلاماً علیہ  
 بلا صول اللہ کیا اور کوئی درود شریف کا عدد دسات میں یا بانداؤں میں پختے پھرتے پڑھنا جائز ہے یا نہیں  
 زید کہتا ہے درود شریف جس طرح نماز کے قعدہ میں بیٹھ کر پڑھتے ہیں ایسا ہی پڑھنا چاہئے تو یہ بات کس  
 کتاب و نہایت ہے ”نیم کما میں تو میں فوائد شش ہوگی؟

**الجواب** — اگر گندی جگہ میں درود شریف پڑھنا منع ہے اس کے علاوہ بانداؤں  
 اور راستوں میں پختے پھرتے درود شریف پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ شرط یہ کہ کیا کام نہ ہو۔ اور نہ یہ کہ کیا  
 قلعہ ہے کہ ”درود شریف جس طرح نماز کے قعدہ میں بیٹھ کر پڑھتے ہیں ویسا ہی پڑھنا چاہئے“ اس لئے کہ  
 خارج نماز کے احوال کو داخل نماز کے احوال پر قیاس کرنا صحیح نہیں۔ ورنہ پھر بھی بانداؤں کے گناہ جس طرح  
 نماز میں گھرے ہو کر قرآن کریم پڑھتے ہیں ویسے ہی خارج نماز میں پڑھنا چاہئے۔ بیٹھ کر نہیں پڑھنا چاہئے۔  
 جلال الدین احمد الامجدی

**مسئلہ** — از قدس سرہ افلا معرفت مولانا محمد فاروق خاں بھونوی مسجد مکان نمبر ۱۱۹  
 گلی نمبر ۱۶ جو ناوصالہ اندود (ایم پی)  
 کافر عربی کی ترقی کے لئے آیت کو مجید پڑھنا اور اس کے لئے دعا مانگنا کیسا ہے، بینوا تو جہاد  
**الجواب** — کافر عربی کی ترقی کے لئے آیت کو مجید پڑھنا اور اس کے لئے دعا مانگنا حرام

سہ کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کا دشمن ہے قال احدثہ یجدہ اشد الناس عداوة للذین آمنوا الیہود  
والذین اشکوکوا۔ دپ ر آخرا ہذا ما ظہریٰ والعلوم عند المولیٰ ورسولہ الاعلیٰ۔

کی جلال الدین احمد لالہ بخاری

۲۱۔ رجب المرجب ۱۳۹۹ھ

مسئلہ :- از قدس اشرف ایں معرفت بولانا محمد فاروقی احمد خان چھوٹی مسجد مکان نمبر ۱۱۶

گلی نمبر ۱۰ جونا رسالہ۔ اندور (ایم۔ پی)

انگریزی بال رکھنا کیسا ہے اور پکی کٹ بال رکھنا کیسا ہے؟

الجواب :- انگریزی اور پکی کٹ بال رکھنا مکروہ دنیا ہے کہ کافروں اور

فاسقوں کا طریقہ ہے وھو ضلّی اعلیٰ

کی جلال الدین احمد لالہ بخاری

۲۱۔ رجب المرجب ۱۳۹۹ھ

مسئلہ :- از عبد الصمد منظم بدر خواہ مومنین بریسا۔ منقطع بستی (دہلی)

نیداد واس کے گھر والوں نے اپنے پیر و مرشد کے سامنے یہ عہد وافر کیا تھا کہ ہم لوگ اب دہلی کے  
یہاں نہ توڑے گا اور رزکیوں کی شادی کریں گے اور نہ وہابیوں کے یہاں کھائیں گے۔ ان سے سبیل بول کر میں  
گئے۔ اگر ہم لوگ یہ سب کام کریں تو خدا سے تعالیٰ اور رسول پاک اور مرشد سے دور ہوں۔ اس عہد کے بعد زید  
کے پیر و مرشد نے گاؤں کی مسجد کے امام صاحب کو اجازت دی کہ آپ زید کے گھر کھانا کھائیے پھر دسمی ۱۹۵۹ء  
جمعرات کو زید کا باب اور گھر والے اس بات میں شریک ہوئے جو وہابی کے گھر گئی تھی اور وہابی کے یہاں  
کھایا پایا امام صاحب نے زید کے گھر والوں کو اس بات میں شریک ہوئے اور وہابی کے گھر جانے سے منع  
کیا لیکن ان لوگوں نے نہیں مانا اور بات میں شریک ہو کر وہابی کے یہاں گئے اس واقعہ کے بعد امام صاحب  
نے زید کے گھر کھانا پینا تنگ کر دیا ہے۔ اب دریافت طلب ہے کہ زید کے گھر والوں نے اپنے پیر و مرشد  
کے سامنے کئے ہوئے عہد کو توڑا اور وہابی کے یہاں کھایا پایا تو ان پر توہم فرمیں یا نہیں؟ اگر زید کے گھر  
والے توہم کریں تو زید کے گھر کھانا پینا شرعاً درست ہے یا نہیں؟ بیخلاف جواب۔

الجواب :- جموں الملک الوہاب بیشک زید اور اس کے گھر والوں پر توہم

فرم ہے کہ وہابیوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور ان کے یہاں کھانا پینا اناہ ہے خدا کے تعالیٰ کا ارشاد ہے وَلَا تَقْرَبُوا  
 الشَّيْءَ الَّذِي فَعَلُوا فَوَدَّ الذُّكُورُ أَنَّ هَٰؤُلَاءِ الْفُلُوفُ غَلَوْنَ بِالْأَنفِ (پ کر سورہ ۱۳) اے تم! انھیں اختیار نہ کرو جو انھوں نے کیا۔  
 اور تعالیٰ علیہ السلام آیت اہم کریم کے تحت تحریر فرماتے ہیں ان النِّعَمُ الظَّالِمِينَ يَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ الْمُتَذَكِّرِ وَالْمُنَاقِصِ وَالْمُتَذَكِّرِ  
 وَالْعَوْدِ مَعَهُمْ مِّنْهُ (تفسیرات احمدیہ ۷۵۵) اور یہ لوگ جو ظالم ہیں ان کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہرگز  
 شرع میں ہے۔ النِّعَمُ مِّنَ الذَّنْبِ كَمَا أَنَّ الذَّنْبَ لَمَّا هُوَ حَقٌّ اَللَّهِ اَعْلَمُ بِالْغُيُوبِ

محمد بن ابراهيم الدين احمد النجدي

۴۹

مسئلہ :- اذہم علی غایہ میرٹری متعلقہ مقامہ دہرا دھڑم  
موجودہ سکریٹری مدرہ چشم دہمت سے مدرہ کاہرانا صاحب جو کہ ہو چکا تھا چک کیا صاحب میں غلطیاں  
تھیں۔ سابق صاحب میں جو غلطیاں تھیں اور مدرہ کا حقہ نکالنا اس قدر کوثرانی نے اپنے پاس سے پورا کیا۔  
سکریٹری خواجہ کی بیوی سے کہے کہ دیکھئے محنت کروں گا میرے نکلے گا آپ کا۔ لہذا محنت کے بدلے میں آپ مجھ کو کچھ  
دین کی توقعوں نے کہا کہ میرے لیے پورا نکل آیا فائز اور افتخاری میں آپ کو اپنے پاس سے دو سو روپے دے دیوں  
گا۔ حساب پنوں کے دیدیاں ہوا۔ خواجہ صاحب کا پورا میرے نکل آیا۔ خواجہ کی بیوی سے کہ سکریٹری کو دو سو روپے  
دیا آپ بتائیے کہ یہ دو سو روپے سود ہو گا یا شریعت کی روشنی میں سکریٹری کو جائز ہے یا نہیں؟  
الجواب :- صورت مستورہ میں سکریٹری کے اس تجویز سے کہ محنت کروں گا آپ کا میرے  
نکلے گا۔ ظاہر ہے کہ سکریٹری نے اپنی آمدنی کے لئے اندازہ فریب صاحب میں غلطیاں نکالیں۔ اگر صورت  
مال میں ہے تو خواجہ کی بیوی سے روپے لینے کے سبب سکریٹری کو کمال حق العبد میں کوثر اور مفتی عذاب نا ہے  
اس پر لازم ہے کہ خواجہ کی بیوی کو روپہ دے گا اس کو روپہ اور اس کے اس قسم کی نکالتی کرنے سے تو یہ کرے۔  
قال الله تعالى لا تأكلوا أموالكم بينكم بالباطل (سورہ بقرہ ۲۷۰) و هو حقاني اخذها العواذب  
اليه المرجع والذات۔

ی جمال الدین احمد لاجپوری

٢٩٩ شعبان المعظم ١٢٩٩ هـ

مسئلہ ۱۰۔ از محمد حسین علی مومنین گوشت پر روٹ پکھ جھنڈا، منع گورد کھجور پوئی

ایک شخص محمد حسین شادی شدہ ہے اس کے چار بچے ہیں اس کی بیوی کا نام آسمہ ہے ایک بار غائب ہو گئی ایک رات ایک دن غائب تھی اس کے بعد آئی اس کے ایک ماہ کے بعد پھر غائب ہوئی ایک دن کے بعد علی محمد حسین نے دریافت کیا تم کیوں بھاگتی ہو تمہیں کیا تکلیف ہے۔ آسمہ نے جواب دیا کہ اس پر چکر کرتا ہے اور دل الجھن میں رہتا ہے اس کے بعد پھر غائب ہوئی دو ہفتہ غائب رہی تلاش کرنے کے بعد علی اور یہ پتہ چلا کہ ایک شخص اسماعیل نام کا ہے اس نے ساتھ اس کے ناجائز تعلقات ہیں چونکہ کچھ نقدی رقم اور ایک پورچائی کا تقریباً نو ٹکڑے کا غائب تھا نقدی رقم سات سو روپے کا تھا اس نے محمد حسین نے کسی صورت سے ایک روز آسمہ کو لایا اور ایک دن ایک رات دکھا۔ اس نے رقم اور نو روپے کے متعلق دریافت کیا مگر اس نے بتانے سے انکار کر دیا۔ جواب دیا کہ میں نہیں جانتی ہوں جب محمد حسین کو بالکل یقین ہو گیا کہ اب یہ نہ کہنے کے قابل نہیں ہے تو محمد حسین نے دوسرے روز اس کو اس کے بیٹے بجا کر پوچھا دیا اور یہ بھی پتہ چلا کہ آسمہ اسماعیل کے ساتھ قاضی فریستہ سے "سول سیرج" کورٹ میں دعویٰ کر چکی ہے۔ لہذا محمد حسین نے ایک مطلق نام لکھ کر بھیج دیا۔ اب سوال یہ ہے کہ پٹنہ نے محمد حسین کا یا ایکٹ کر دیا۔ کھانا، پینا، امین، دین بند کر دیا ہے۔ پنج یہ کہتی ہے کہ تم اس عورت کو کیوں لائے اور ایک رات کیوں دکھا جبکہ اس کا حال چلن خراب ہو گیا تھا۔ لہذا اسی صورت میں شرعی مسئلہ کے تحت کیا حکم صادر ہوتا ہے اگر وہ کریں تا کہ پنج محمد حسین کو شامل برادری کرے۔ بیواؤ تو عروہ

**الجواب** اللہم ھدایۃ الحق والصواب۔ آسمہ کوئی بار قرار ہونے کے باوجود

محمد حسین کی زوجیت سے نہیں نکلی۔ تو اگر زبور اور تقدی حاصل کرنے کی فرہم سے محمد حسین اپنی بیوی آسمہ کو ایک شب کے لئے اپنے گھر لایا پھر دوسرے روز آسمہ کو اس کے بیٹے پہنچا دیا تو اس صورت میں محمد حسین گنہگار نہ ہو لہذا اس کا یا ایکٹ کرنا شرعاً صحیح نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ لا تنسوا و امر دقہ و در۔ اخری نہ وھو تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلمہ بالصواب۔

ک بظال الدین احمد الانجری

۲۹ ربیع الآخر ۱۴۹۹ھ

مسئلہ ۱۱۔ از محمد عبداللہ اثاشرنی الیکراک دوکان مدینہ مسجد ربیع دوم گورد کھجور

ماس اپنے دلہاد سے اور پہلے خسر سے پردہ کرے یا نہیں؟



سب تو یہ کریں اور نیکو عبادت تو بہ کرے کہ وہ نہمت کی جگہ سے کیوں نہیں پچا ایسی جگہ پر کیوں آمد و رفت رکھی کہ جس سے لوگوں کو نہمت لگائے کا موقع ملا نہایت شریف اس سے احتوا جو احسن التعمید یعنی سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہنوں کی جگہوں سے بچو وھو تعالیٰ اعلم بالصواب والیہ مرجعہ والمآب

ی جلال الدین احمد لاہوری

۱۸ شوال المکرم ۱۳۳۹ھ

مسئلہ ۱۰۔ از غفور علی بنی مدرستہ تہذیب نفیس الرسول ہوا حق ویشالی رہنما

یہ دو تقریر اور شادی بیاہ کے موقع پر عزت کے لئے ہاتھ پاؤں پر مہندی لگانے میں نواس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

**الجواب**

عزت کے لئے عورتوں کو مہندی لگانا سنت ہے اور مردوں کو حرام ہے اعلیٰ حضرت امام احمد علی رحمہ اللہ علیہ الزیوتہ والرضوان تحریر فرماتے ہیں مرد کو خضبی یا تھو سے بلکہ صرف ناخنوں ہی میں مہندی لگانا حرام ہے کہ عورتوں سے تشبیہ ہے شریعت الاسلام و مرقاة شرح مشکوٰۃ میں ہے النساء سننہ للنساء ویکرمہن من الرجال الا ان یکون لهن ذلک من قبلہن ام اقول والکراهۃ تحرم عیۃ محدیث لکن اذکرہ للفتیان من الرجال بالنساء فیمنع القریۃ من الاطلاق شمل الطغفار ذرقاوی الرغوب جلد دوم نصف آخر ص ۱۳۹ وھو صحیحہ و تعالیٰ اعلم۔

ی جلال الدین احمد لاہوری

مسئلہ ۱۱۔ از غفور علی کٹری بازار منٹ بستی

کسی بزرگ کی تعظیم کے لئے اس کے مزار کا طواف کرنا کب سا ہے؟

**الجواب**

ناہیا ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد علی رحمہ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تحریر فرماتے ہیں مزار کا طواف کہ محض بہت تعظیم کیا جائے ناہیا ہے کہ تعظیم کا طواف مضموم بنائے کہ میرے دوستاوی رہنما جلد چہارم ص ۸۷ وھو صحیحہ و تعالیٰ اعلم۔

ی جلال الدین احمد لاہوری



مسئلہ ۷۰۔ اذ فاکثر لکھاسحق وصول پور ماہستان  
 زید کہتا ہے اگر کسی غیر مسلم عورت سے عین ہجرتی کرے تو زنا کا حکم نہیں دیا جائے گا تو کیا زید کا یہ  
 قول درست ہے؟ ۹۔

الجواب۔ غیر مسلم عورت سے کسی عین مرد کا ہجرتی کرنا بھی شرعاً ناجائز ہے جو  
 اسے زنا دمانے وہ گمراہ نہیں تو جاہل ہے اور جاہل نہیں تو گمراہ ہے مسلمانوں کو ایسے شخص سے دور رہنا لازم  
 ہے۔

جمال الدین احمد الامجدی

بحم دی الحرم ۹۹

مسئلہ ۷۱۔ از شہاب الدین ہندوہل پوکر گندکی بچل ملن کا کسی (نہال)

انسان پر اندر پر جا سکتا ہے کہ نہیں؟ حالہ کے ساتھ جواب تحریر فرما کر عدا شاہد ہوں۔

الجواب۔ قرآن مجید پکار ۲۴ میں ہے والشمس والقمر علی فی ظلال یسجد

یعنی اور سورج و چاند ہر ایک ایک گھیرے میں پیر رہے ہیں حضرت علامہ ابو البرکات نسفی قدس سرہ قریب لک

میں تحریر فرماتے ہیں عن ابن عباس المراد بالظلال السعاء والجمہور علی ان الظلال موجعکفون

تحت السعاء یعنی فیہ الشمس والقمر والجمہور یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

کہ فلک نے مراد آسمان ہے اور چہرہ کا مذہب یہ ہے کہ فلک سے مراد سورج کفون ہے جو آسمان کے نیچے

ہے جس میں سورج چلتا اور ستارے چلتے ہیں۔ لہذا چہرہ مضرین کے قول پر جبکہ چاند آسمان کے نیچے

ہے تو انسان اس پر جا سکتا ہے وہو تعالیٰ اعلم

جمال الدین احمد الامجدی

۲۸ رمضان ۱۳۱۰ھ

مسئلہ ۷۲۔ از معلیان کالیہ مسجد محلہ بلوہا پور گوندہ

ایسا شخص جو جوئے پاتا اور دائری منڈا ہو یا ایسا شخص جو دینی ادارہ کی رقم میں خیانت کرتا ہو اسے مسجد

کیٹی کی صلاحت و نظامت سے معزول کر دینا کیسا ہے؟

الجواب۔ اللہ عہد ایقہ الحق والصواب جو انکسینا، دائری

منڈا کے لامادی ہونا اور خیانت کرنا محرم ہے جو لوگ اس کے مرتکب ہوں ان کو مسجد کیٹی کی صلاحت و

نکاح سے معزول کر دینا ضروری ہے۔ وہ وحقیقی اعلیٰ

مجلال الدین احمد لاجپوری

۱۳ رقی المرجس ۹۹ھ

مسئلہ ۱۰۸۔ جہاں سے ازدواج پر مبنی پرستی جھٹکا منع گو کہ کھپور

فائدہ طلاق صورت بھگا کر لایا اور انک تقریباً آٹھ مہینہ ہوا ویسے ہی اسکے ہوتے سے طلاق لینے کے  
چکر میں پڑا ہے مگر طلاق نہیں حاصل کر پا رہا ہے اب ایسی صورت میں فائدہ کے یہاں کا کھانا پانی اندر سے  
شرع کھانا پینا کیسا ہے؟

الجواب اللہم عذابیہ الحق والصلاب۔ فائدہ دوسرے کی عورت بھگا کر  
رکنے کے سبب سخت گنہگار مستحق مذاب نادر ہے۔ اگر حکومت اسلامیہ ہوتی تو اسے سخت سزا دی جاتی موجودہ  
صورت حال میں یہ حکم ہے کہ مسلمان بطور سزا اس کا بابت کاٹ کر دین چیساکہ قرآن کریم پر بارہ دفعہ کرکھ ۱۳ میں  
ہے **وَأَقْبَلِ بُيُوتَهُنَّ مِنَ الْفِتَنِ** فَلَا تَقْضُكُنَّ فِيهَا الْقَضَاةَ الَّتِي كُنَّ فِيهَا الْقَضَاةَ الْعَلِيَّةُ بَيْنَ هَذِهِمَا عِنْدِي وَالْعَلَمُ  
عِنْدَ ادِّعَاةِ عِنْدِي وَمِنْ سَوَّلَ جَلَّ مَجْدُهُ وَصَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مجلال الدین احمد لاجپوری

۱۳ رقی المرجس ۹۹ھ

مسئلہ ۱۰۹۔ فقہاء الدین کاؤں پر وہ پرستی آفس کر دینا منع و اڑا نسی

تقریر داری جہاں سے یہ یا نہیں۔ اگر تا جائز ہے تو پھر علماء دین کیوں نہیں اس کے بارے میں اپنی زبان کھولتے  
ہیں میں نے کئی بار دیکھا ہے کہ بعضی میں ہندوستان کے بڑے بڑے علماء عزم کے بیٹے میں تقریر کرنے  
آتے ہیں اور وہ جہاں تقریر کرتے ہیں اسی کے سامنے تقریر لکھا دیتا ہے مگر ایک دن بھی اور ایک بار بھی  
تقریر کے بارے میں نہیں کہتے تو ان کے کہنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ تقریر داری جہاں سے مگر سے ایک

دوست نے مجھ سے کہا کہ تعزیر داری ناجائز ہے۔ لہذا آپ قرآن و حدیث کی روشنی میں بتائیں کہ یہ تعزیر داری جائز ہے یا نہیں؟

دوسری بات یہ ہے کہ لوگ تیسری وغیرہ تعزیر پر ہلکا کرنا امام حسین کے نام فاتحہ پڑھتے ہیں تو کیا یہ جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب** ہندوستان میں جس طرح کہ امام طور تعزیر داری جاری ہے وہ میرٹھ حوام و ناجائز و بدعت سیئہ ہے جو کہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے رسالہ مبارک اعلیٰ الافادہ فی تعزیر الہند و بیان الشہادۃ میں تصریح فرمائی ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے فتاویٰ عزیزہ جلد اول ص ۵۵ میں تحریر فرماتے ہیں: "تعزیر داری در عشرہ محرم و مباحین حرام و محدث و غیرہ درست نیست" اور پھر جہد سطر کے بعد اسی صنف پر تحریر فرماتے ہیں: "تعزیر داری اگرچہ ہندوستان کی کثرت بدعت است و کچھ نہیں مباحین حرام و محدث و بدعت و غیرہ میں ہم بدعت است و قضاہر است کہ بدعت حسنہ کہ دہاں نافذ نہ باشند نیست بلکہ بدعت سیئہ است اور جلد اول ہی کے مسئلہ پر تحریر فرماتے ہیں: "ایں جو کہا کہ مباحین است قابل زیادت نیست بلکہ قابل ازالہ اند ہذاں کہ در حدیث آمد من دلی متواتر کہ بدعت بدعتہ فلیعزیرہ ببیدہ فان لم یستطع فلیسانہ فان لم یستطع فقلبہ و ذلک اضعف الامعان رواہ مسلمہ اور حافظ ملت حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب مراد آبادی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں کہ مروجہ تعزیر داری اصولاً تاشہ، باجاء وغیرہ پر بدیوں کی نقل اور لافضیوں کا طریقہ ہے یہ ناجائز و حرام ہے، ہاں اگر حضرت امام حسین رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ کے روح پر ہمارے کی صحیح نقل بطور تبرک اپنے مکانوں میں رکھیں اور اشاعت فہم و تفعیل الم و توجہ خوانی و قائم کنی و دیگر امور شیعہ و بدعات قطعہ سے بچتے ہوئے اس کی زیادت کریں تو جائز ہے مگر اب اس نقل میں بھی اہل بدعت سے ایک مشابہت اور تعزیر داری کاغذ شہ ہے اور آخر وہ اپنی اولاد یا اہل اعتقاد کے لئے تعزیر داری کی بدعت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے اور حدیث شریف میں ہے انتھو مواضع التجمہ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں کان بگو من ہادئ۔"

والیوم الآخر فلا یفمن مواضع التہجد لہذا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو مرتبہ مبارک کی تفریح کے  
 مثل تصویر نہ بنائے بلکہ صرف کاغذ کے صبح نشے پر توجہ دے کر سب کو کہہ دیا کہ اورد گند خضرا کے نشے بطور  
 تبرک رکھے جائے ہیں۔ یہی بات کہ علامتہ اہلسنت ہندوستان کی مرویہ تفریح واری سے منع کیوں نہیں  
 کرتے تو اگر کسی تفریح دانہ کے بارے میں غالب گمان ہو کہ نصیحت کو قبول کرے گا اور مرویہ تفریح واری سے باز  
 آجائے گا تو ایسی صورت میں عالم دین بر نصیحت کرنا واجب ہے قاضی خاں نے کہا کہ اگر قاضی خاں نے یہ سب تو  
 نہیں کیا ہو گا اور غالب گمان ہو کہ تفریح واری سے باز نہیں آئے گا بلکہ مار پیٹ کر سے گا یا کم از کم ہر جہاں کہے گا  
 جس سے دشمنی اللہ ذات پیدا ہوگی فان صورتوں میں قاضی خاں نے اپنا افضل سبب اور اذکار کا عام تفریح واریوں کا  
یہی حال ہے کہ وہ منع کرنے سے باز نہیں آئے بلکہ گالی گلوچ دھند دھند مار پیٹ کر آمادہ ہو جاتے ہیں اس  
سے اکثر علامتہ اہلسنت مرویہ تفریح واری کے غصے سے قاضی خاں رہتے ہیں۔ اور بہت سے علامتہ اہلسنت جو  
اپنی تفریح و تفریح میں مرویہ تفریح واری سے منع کرتے ہیں اور گالی گلوچ وغیرہ کی پردہا نہیں کرتے وہ مجاہد ہیں۔  
اور کسی تفریح دانہ کے بارے میں غالب گمان ہو کہ وہ نصیحت کو قبول نہیں کرے گا اور مار پیٹ گالی گلوچ کا اندیشہ  
نہیں تو عالم دین ہر ایسے تفریح دانہ کو نصیحت کرنے کا اختیار ہے مگر بہتر ہے کہ اس صورت میں نصیحت کرے جیسا کہ  
فتاویٰ مالکیری جلد پنجم صفحہ ۲۹۹ میں ہے ذکر القیہ فی کتاب البساتین الامریہ المعروف علی وجوہ  
ان کان یعلمہا کہ بریایہ انہ لو علمہ المعروف ویضلون ذلک منہ ویعتدون عن المنکر فلا امر  
واجب علیہ ولا یسعہ ترکہ ولو علمہا کہ بریایہ انہ لو امر ہم بذلک قل فوہ و شقوہ فترکہ افضل  
وکل ذلک لو علمہ انہم یضلونہ ولو یجبر علی ذلک ویقع بینہم علی ذلک و یصح منہ القتال فترکہ  
افضل ولو علمہ انہم لو عودہ صبر علی ذلک ولا یشکو الی احد فلا یس بان ینتہی عنہ ذلک  
وہو صیاحد ولو علمہ انہم لا یقبلون منہ ولا ینافون منہ عنو یا ولا شقا ذہوب الخیار و لا ہوا افضل کذا  
فی المحیط اھ ہو کہ ہر تفریح دانہ کے سامنے شیرینی وغیرہ رکھ کر فاقہ کرنا جائز نہیں۔ حکم اقبال الامام احمد رضا  
البریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان و هو قائل اعلم بالصواب۔

بہار الدین احمد لاہوری

الرقم الحرام ۱۹۹۱ء

مسئلہ - اگر مرد و عورت ایک دوسرے کو بوجہ شہر گور کھینچ  
 ۱۰۔ جو شخص دو مسلمان میں بھگوان لگاتا اور آپس میں لڑتا ہے اس کے ہاتھ میں شرعی قانون کیا ہے ؟  
 ۱۱۔ جو شخص دو مسلمان کے درمیان بھگوان لگاتا ہے اس کے ہاتھ میں شریعت پہلو کا کیا حکم ہے قرآن  
 و حدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں تو از ش ہوگی۔

**الجواب** - ۱۰۔ جو شخص دو مسلمانوں کو آپس میں لڑائے اور بھگوان لگائے وہ سخت گنہگار  
 سستی مذاب نالہ ہے۔

۱۱۔ جو شخص دو مسلمانوں کو آپس میں لڑائے اور ان کے مابین مداخلت کرے وہ سستی احمد ثواب ہے۔  
 قال الله اخا المؤمنون اخوة فاصبروا بن أخوتكم دح سورة حجر ۱۰۱ و هو تعالى اعلم

بہلال الدین احمد لاہوری  
 ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ

مسئلہ - اگر دو مسلمان، عبدالمبین نعمانی قاکر علی محمد شہید پور  
 اگر کوہے تانبے جیل وغیرہ دعا توں کو سونے یا پانچادی سے ملے کر دیں تو بیلوڈ زور اس کا استعمال خود توں  
 کو ہاتھ ہے یا نہیں ؟ بنواؤ تو تمہارا۔

**الجواب** - ۱۔ بولنا یا اودھیل وغیرہ دعا توں کے مذہبوں کا تیار نہ ہونا اہم حدیث و  
 فقہ میں مراعات نہ کر کے ہر ایک ترمذی، ابو داؤد و سنائی کی حدیث ہے ان الذی ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 قال لم یجل علیہ خاتم من شہ مالی لجل منک دح الامنا م فطر حہ فہم جاء علیہ خاتم من حدیل فقال  
 حالہ انی علیک حلیۃ اهل النار فطر حہ فقال یا رسول اللہ ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ای شئی  
 الخ ل قال من وری ولانہ متقالا یعنی حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وفایت ہے کہ نبی کریم  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک شخص سے فرمایا جو جیل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا کہ کیا بات ہے کہ تجھے توں کی  
 یو آتی ہے ؟ انھوں نے وہ انگوٹھی پھینک دی پھر پوچھی انگوٹھی پہن کر آئے حضور نے فرمایا کیا بات ہے کہ  
 میں دیکھتا ہوں تم حسینوں کا نہ پہنے ہوئے ہو ؟ اس شخص نے وہ انگوٹھی بھی پھینک دی پھر عرض کیا یا رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس چیز کی انگوٹھی بنواؤں ؟ فرمایا چاندی کی بنواؤ انا یک متقال ہوا ذکر یعنی وزن میں

پورے ساڑھے چار ماٹھے نہ ہو بلکہ کچھ کم ہو (مشکوٰۃ ص ۳۲) اور جو عہدہ زہرہ جلد ثانی ص ۳۳ میں ہے الغرض  
 بالمعنی والصفر والخصا والوصا مکتوبہ للرجال والنساء لانہ زی اهل النار یعنی لو ہا پہل تابنا اور  
 سیسہ کی انگوٹھی پہننا مردوں اور عورتوں کو ناجائز ہے اس لئے کہ وہ ہمیشوں کا پہنا واسطہ ہے۔ لہذا سونا یا  
 چاندی کا طبع کرنے سے بطور زیورات کا استعمال جائز نہ ہو جائے گا کہ حکم اصل شئی کا ہوتا ہے نہ کہ طبع کا اسی لئے  
 فقہائے کرام تعزیر فرماتے ہیں کہ سونا چاندی کا برتن استعمال کرنا جائز نہیں لیکن اگر تابنا پہل دینے دھاتوں کے  
 برتنوں پر سونا چاندی کا طبع کر دیا جائے تو ان برتنوں کا استعمال جائز ہے۔ درمختار کتاب الخمر والاباحہ میں ہے۔  
 اما المطلق فلا یاس بہ بالاجماع لان الخلاء مستہلک لا یختص فلا عبرۃ لہ فی غیرہ وغیرہ اور درمختار جلد پنجم  
 ص ۲۱۹ میں ہے اما الخویہ الذی لا یختص فلا یاس بہ بالاجماع لانہ مستہلک فلا عبرۃ بہ جائزہ لوانہ  
 اور فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم ص ۲۹۵ میں ہے لہذا بالاشناع بالادانی الموضوۃ بالذہب والفضۃ  
 بالاجماع کذا فی الاختیار شریع المختارہ۔ غلامیہ کہ مذکورہ دھاتوں کے زیورات عورتوں کے لئے بھی جائز  
 نہیں اگرچہ وہ طبع کئے ہوئے ہوں۔ ہاں ان دھاتوں کے زیورات پر اگر چاندی یا سونے کا غل اس طرح چڑھا  
 دیا جائے کہ امدادی دھات نظر نہ آئے قایمہ زیوروں کے پہنے کی ممانعت نہیں جیسا کہ بہار شریعت ص ۳۸۲ میں  
 انگوٹھی اور زیورہ کے بیان میں ہے کہ زیوروں میں جو بہت لوگ امداد تاجہ یا لوسہ کی سلاخ کہتے ہیں  
 اور اوپر سے سونے کا پتھر چڑھا دیتے ہیں اس کا پہنا جائز ہے۔ اور المختار جلد پنجم ص ۲۳۳ میں تاثر فرماتے ہیں  
 اور فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم ص ۲۹۵ میں مختص ہے۔ لہذا بان یختص خاتمہ جلد ہد قد لوی علیہ  
 فضتہ والیس یختص حتی لا یبوی اہ وحوہ فی اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

ی بحال الدین احمد لاہوری

۳۲ ذی القعدہ ۱۳۹۹ھ

مسئلہ ۱۔ از۔ قدمت اشرفاں نوری منزل بڑوالی جو کی احمد

والی ہال وکرکٹ وغیرہ کھیل شریعت کے نزدیک کھیلنا کیسا ہے؟

الجواب۔ بحون الملائک الوہاب کھیل کی جتنی قسمیں ہیں سب باطل ہیں صرف

تین قسم کھیل کی حدیث میں اجازت ہے۔ چوٹی سے کھیل کرنا، گھوڑے کی سواری اور تیر اندازی کرنا جیسا کہ

دفعہ تیس ہے کہ ہر کس لہو لغو علیہ الصلاۃ والسلام کل لہو المسلم حرام الا ثلاثۃ ملاحظہ اہل  
مقابلہ لغو وہ مناصتہ بتوسہ ام اور دوش میں مقابلہ کرنا بھی جائز ہے بشرطیکہ کھانے کے ساتھ نہ ہو اور کھانا  
جلد بچم ۲۵۳ میں ہے کہ لہو احرق بجاء الاخریٰ رخصۃ المصارعة لتفصیل القدرۃ علی المقاتلۃ دون  
التصنی فانہ منکر وہ ام اسی طرح کشتی لڑنا اگر لہو و لعب کے طور پر نہ ہو بلکہ جسم میں قوت لانے اور کفار سے  
ظلمے کی نیت سے ہو جائز و مستحسن بلکہ کار ثواب ہے بشرطیکہ مسترخشی کے ساتھ نہ ہو مہار شریعت جلد شانزدہم  
۱۳۶ و هو صحیحہ و تقانی اہلہ ۔

کی جلال الدین احمد لا محدی تہ

**مسئلہ** کہ اگر افغانہ چھاوئی یا نادر منقطع بستی روپیہ

دیکھوں سے کھانا شرع میں کیسا ہے اور دیکھوں کو کھنا سکھائے داسے کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

**الجواب** دیکھوں کو کھنا سکھانا منع ہے جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ

عہا سے روایت کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا لا تکتھنوا من العرف ولا تکتھنوا من الکتابۃ و علو من  
الغزل و سورۃ النور یعنی عورتوں کو کھانوں پر نہ رکھو اور انھیں کھنا نہ سکھاؤ انھیں پرغیا کھانا سکھاؤ اور سورۃ  
فہم بڑھاؤ (تبیخی شریف) اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ لا تکتھنوا نساء کما تکتھنوا العرف  
ولا تکتھنوا من الکتابۃ یعنی اپنی عورتوں کو بالافغانہ پر نہ رکھو اور انھیں کھنا نہ سکھاؤ در ترمذی شریف اور حضرت  
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے لا تکتھنوا نساء کما تکتھنوا من الکتابۃ ولا تکتھنوا من العلانی یعنی  
اپنی عورتوں کو کھنا نہ سکھاؤ اور نہ انھیں کھانوں پر بٹھراؤ ابن عدی وابن جبار (لہذا دیکھوں کو کھنا سکھائے  
واسے فعل منوع کے مرتکب ہیں مسلمانوں کو چاہئے کہ اس سے پرہیز کریں اور حدیث شریف کو اپنے لئے  
مشغل راہ بنائیں ۔ و هو تقانی اہلہ بالصواب ۔

کی جلال الدین احمد لا محدی تہ

**مسئلہ** کہ اگر سید محمد حسن علی السینی برید مولوی بی بی ہائی اسکول مشکوہ منقطع مدہ پور جنگل

قوت تولید منقطع کرنے کی غرض سے آپریشن کروانا کیسا ہے بعض لوگ اسے عزل پر قیاس کرتے  
ہوئے جائز تہاتے ہیں ؟

**الجواب** قوتِ توبہ مطلق کرنے کی سزا سے آپریشن کر دانا جائز نہیں اسے عمل پر قیاس کرنا غلط ہے اس لئے کہ اس آپریشن کا اثر دائمی ہوتا ہے اور سزا دینی کو وقتی پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ والدہ ضابطہ احمد۔

کے جلال اللہ الرحمن علیہ السلام  
۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۹ھ

**مسئلہ** ۱۔ اگر والدہ مقررہ نظام رضوی فائدی موتی گنجدہ  
والف، نسیم و نسیم دونوں ساتھی ہیں نسیم نے نسیم سے کچھ روپیہ قرض لیا۔ ابھی نسیم اپنا قرض ادا نہیں کر  
پایا تھا کہ نسیم کا انتقال ہو گیا اب نسیم اس قرض سے کیسے سبکدوش ہو سکتا ہے اسی طرح اگر نسیم نے نسیم کو  
گائی دی ہو اور وہ نسیم سے نسیم کی حیات میں معافی نہ مانگ سکا ہو تو اب نسیم کے بچنے کی کیا صورت ہوگی۔  
اب ہندہ و بھڑن و نسیم و نسیم نے ایک غیر صورت سے اپنا منہ کالا کیا تو کیا ہندہ اگر معاف کر دے تو  
بکرگناہ سے سزا سکتا ہے؟

رج، حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے والد کا کیا نام تھا؟  
**الجواب** والف، صورتِ مستطیل میں سبکدوش ہوئے کی صورت ہے کہ نسیم کے  
دو تو قرض ادا کر کے ادا کر ختم کا کوئی حادثہ نہ ہو تو قرض کی رقم اس کی طرف سے خیرات کرنے کی سزا نہیں  
کو دینے یا کتاب و خطائی و غیرہ طریقہ کے بندہ اور احمد مسجد میں دینے اور گائی کی صورت میں معنی العباد سے چھٹکارہ  
پانے کے لئے بارگاہِ الہی میں توبہ و استغفار کرے اور نسیم کے لئے ایصالِ ثواب اور خیرات و غیرہ کرے اور اس  
کے ورثہ ہوں تو ان سے معذرت بھی کرے امید کہ اس طرح کرنے سے وہ چھٹکارہ پا جائے گا۔  
اب ہندہ کے معاف کرنے سے نانا کا گناہ معاف نہ ہوگا۔

رج، حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے والد کے نام میں اختلاف ہے۔ طائفتے اہل سنت کے نزدیک  
تصحیح یہ ہے کہ آپ کے والد کا نام تائض تھا اور بکرگناہ آپ کے چچا کا نام تھا۔ حاشیہ ضابطہ احمد۔

کے جلال اللہ الرحمن علیہ السلام  
۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۹ھ



مسلمہ۔ از غلام محمد امین ساکن در پور ڈاکھانہ ہر باسیتی

گناہوں کی قدرت ناقص ہے کہ زید سے جملہ مسلمان حضرت کو باغداد کے احمد علی الاملاں لکھ دیا اور دوسرے سے بھی اس کی روش ہے جس پر تمام مسلمانوں نے اس پر اپنی تائید ملنی ظاہر کی اور زید سے اپنا تعلق ختم کر لیا۔ اب زید کے یہاں اس کے لڑکے کی تقریب شادی پیش آئی۔ زید کا کہنا ہے کہ میں مسلمانوں کو کھلاؤں گا اور اپنی اپنی میں شریک کر دوں گا چنانچہ صاحب کام چار کھٹک چند و کریں گے۔

زید نے ایک حافظہ صاحب کو بغیر کوٹہ سے لاکر شریک کیا جبکہ قصہ میں دو حافظہ اور ایک تمام سید مستقل طوط پر رہتے ہیں سائے ہوئے حافظہ صاحب کو ٹاکر سادی کیفیت سے آگاہ کیا گیا کہ میں پرانہ میں سے کوئی چیز نکال کر بغیر دینوں کو لاسے چلتے چلا کر ان کے سامنے تو یہ کرالیا اور کہا کہ میں بنے اپنا دل صاف کر لیا ہے۔ حالانکہ سرگزشت بیان کرتے دلوں نے تاکید کر دی تھی کہ اگر آپ کو عام مسلمانوں کے ساتھ رہنا ہے تو شرکت نہ کریں۔ مگر انہوں نے کوئی توجہ نہ دی اور اس بات میں شریک ہوئے کہ میں میں ہاں کے ساتھ تابع بھی حافظہ صاحب کے ایسا کرنے سے زید کے دل میں اتنی دیری ہو گئی کہ اسی کے دوسرے دن سے پھر مسلمانوں کو دیکھ کر کھڑا فغان میں مبتلا ہے اور گھبراہٹ میں کہتا ہے جس سے بھی مسلم باشندگان کو کافی لذت پہونچا رہی ہے۔ لہذا ایسا فعل کرنے والے زید اور حافظہ کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے۔ اور شاد فرما کر شکر و تحسین فقط۔ بخوار۔ توجہ و

الجواب۔ زید اگر واقعی مائدہ سلیمین کو طائرہ لگائی رہتا ہے تو وہ فاسق ملعون و مومنہ ظالم جہا کا رقی العباد میں گرفتار اور سخت گنہگار ہے۔ بخاری اور مسلم شریف کی حدیث ہے سرکار ابد قراری اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اور شاد فرمایا ہے سیدنا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا زید پر طائرہ تو یہ کرنے کے ساتھ مائدہ سلیمین سے صفائی مانگنا بھی واجب ہے اور اگر ایسا نہ کرے تو مسلمان اس کا پابند کٹ کر جس حافظہ نے باہما اور ناج کی بات میں شرکت کی اور پوری واقفیت کے باوجود صرف توجہ کے بعد ایسے ظالم جہا کا رکا ساتھ دیا تو زید کو کھڑی بنایا اور آیت کریمہ لَذُنُكَا وَمَوَاعِيظُ الْاَشْيَاءِ وَالْعَمَلِ وَالْاَنفِ وَالْاَنفِ کے خلاف کیا اس پر بھی توجہ واستغفار واجب ہے دھو و تعالیٰ اعلم۔

بحوالہ الیوم الاملاں بخاری

۲۶ ذی القعدہ سنہ ۱۲۰۶

مسئلہ: اگر از قبول احمد نیا گمانی پور پورٹ گوپال پور میں والدہ (مکمل)

جس شخص پر شرعاً عہد جاری کرنے کا حکم ہے حد قذف ہو یا حد زنا اسلامی حکومت نہ ہونے کی وجہ سے حد کا اقرار نہ ہو سکتا ہے۔ اسناد و راہ کے لئے بنیاتی دباؤ ڈال کر حد پر حمانہ مانو کہتے ہیں۔ حمانہ بنا کر شرعاً حاکم اثر نہیں ہوگا البتہ شریعت تعزیری بالمال یعنی حمانہ لینا جائز نہیں ہاں اگر دیکھے کہ بغیر لینے ماند آئے گا تو وصول کرے پھر جب اس کام سے توبہ کرے واپس دیکھے حد شریعت حد نہ ہم حد عمر گاؤں کے دستور کے مطابق حمانہ کی حامل شدہ رقم کو واپس نہیں کہتے تو ان رقموں سے مہلاد شریعت وغیرہ کے لئے شایانہ و فرش وغیرہ بنوا سکتے ہیں کہ نہیں یا مسجد کی کسی ضرورت کے لئے باہر جانے میں زاد سفر خرچہ کر سکتے ہیں کہ نہیں تاکہ مسجد زاد سفر کے مزید خرچے سے محفوظ رہے۔ وینو بالذلائل الشریعہ۔

**الجواب** اللہم هذا الحق والعصاوب رقم مذکور سے شایانہ وغیرہ بنوانا یا مسجد کی ضروریات میں اسے صرف کرنا جائز نہیں بلکہ صاحب حد توبہ کرنے کے بعد توبہ پر قائم رہے تو اس کی رقم اسے واپس دید جائے ایسا ہی بحر الرائق جلد ۱۲ نمبر ۱۲۱ پر ہے و هو حقانی اعلیٰ۔

مجلال الدین احمد لاجپوری  
۱۰ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ

مسئلہ: اگر از احمد علی علی منزل ماری پور۔ متعلق پور

زید مدرسہ کی رسید لیکر بھیج گیا وہاں اپنی مرضی سے ذاتی منفعت کے لئے سونا خریدا جو پیش نکلا اب زید کا دعویٰ ہے کہ ہم مدرسہ کی وصول شدہ رقم کے امین تھے اس لئے مدرسہ ہم سے ناوان کا مطالبہ نہیں کر سکتا تو کیا از دعوئے شرع زید واقعی بری الذمہ ہے یا مدرسہ کی رقم زید کو دینا چاہیے کیا کسی امین کا اختیار ہے کہ اپنی مرضی سے مال امانت سے اپنے منفعت کے لئے کچھ خریدے۔ جینا۔ تو تھوڑا

**الجواب** اللہم هذا الحق والعصاوب زید مدرسہ کی ادائیگی اور توبہ لازم ہے۔ و هو حقانی اعلیٰ۔

مجلال الدین احمد لاجپوری  
۱۰ ذی القعدہ ۱۳۹۳ھ



**مسئلہ**۔ از اہم الکلام مقام کسم کسور ضلع فرخ آباد

مستے میں آیا ہے کہ ایک ہادیجی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے مسجد نبوی سے منافقوں کو نام لیکر باہر نکلا دیا تھا کیا یہ واقعہ صحیح ہے؟ اگر صحیح ہے تو یہ واقعہ کب کا ہے اور نکاسے جانے والوں کے نام کیا ہیں اور ان کی تعداد کتنی تھی بحوالہ جواب عنایت فرمائیں۔ میناؤ تو جروا

**الجواب**۔ اللہم ھدایتہ الحق والصواب۔ اس یہ واقعہ صحیح ہے کہ ایک مرتبہ

سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منافقوں کے نام لے کر مسجد نبوی سے باہر نکلا دیا تھا۔ نکاسے جانے

والے منافقوں کی تعداد ۳۰۰ ہے۔ صحابہ کرام علی حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا رحمی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابناۃ الاحی

۱۵۸ پر تحریر فرمایا ہے۔ وھو ھو ابن مروجہ عن ابی مسعود بن الانصاری رھن اللہ تعالیٰ عنہ قال لقد

خلفنا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبۃ ماشجذت مثلھا قط فقال ایھا الناس ان ھنکم

منافقین فمن معیتہ فلیقم قم یا فلال قم یا فلال حق قائم سنۃ وثلاثون رجلا۔ یعنی ابن مروجہ نے

بروایت ابوسعود انصاری رحمی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کیا۔ انھوں نے کہا کہ وعظ فرمایا نبی عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے (بہترین) کو ایسا وعظ کر دیا وعظ میں نے کبھی نہیں سنا۔ تو فرمایا اسے لوگو! بیشک تم میں بعض

لوگ منافق ہیں۔ تو میں جس کا نام لوں اس کو اٹھنا پڑے گا۔ اچھا اٹھ اے فلال! اٹھ اے فلال! اس طرح

طرز بار بار حکم دیتے رہے یہاں تک کہ پچیس منافق جمع سے اٹھ گئے واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم۔

محمد الیاس خاں

تبد

**مسئلہ**۔ از عبد اللطیف مقام کسم کسور ضلع فرخ آباد

ایک دیوبندی نے میلاد پاک کی مجلس میں سلام کے بارے میں یہ کہا ہے کہ پڑھا ہی ہے تو بلند

آواز سے نہ پڑھا جیسے کہ کوئٹہ سورتہ حرات میں یہ ہے کہ نبی کی بارگاہ میں بلند آواز سے پڑھنا بھی منع ہے کیا

اس کا بکرا دست ہے؟ اگر غلط ہے تو بلند آواز سے درود سلام پڑھنے کا صحیح مسئلہ کیا ہے مدلل جواب

عطا فرمائیں۔

**الجواب**۔ بیشک حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی بارگاہ میں آواز بلند کرنا منع ہے۔

گمراہ سے یہ ثابت کرنا کہ بلند آواز سے سلام پڑھنا منع ہے یہ حالت ہے اس لئے کہ حضور علیہ السلام علم کے لحاظ سے ہمارے ہیں نہ کہ ہم سم کے لحاظ سے ورنہ ہر جگہ آواز بلند کرنا ناجائز ہو جائے گا اور یہ باطل ہے وھو تعالیٰ اعلم۔

محمد جلال الدین احمد لاہوری

مسئلہ ۷۰۰۔ اگر ارشاد حسین مدنی بانی دارالعلوم اجماعیہ منظرہ مطلع ہر دوئی  
عزیزت جنت، دیوار اور خسر سے پردہ کہے یا نہیں؟

**الجواب**۔ جنت اور دیوار سے پردہ واجب ہے کہ وہ ناظر ہیں اور خسر سے پردہ واجب نہیں ہوتا ہے اس کے بارے میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ ناظر ہوں سے پردہ مطلقاً واجب ہے اور تمام کسی سے پردہ نہ کرنا واجب ہے اگر کسی کی نگہ کار ہوگی اور ایام غیر کسی جیسے کہ معاصریت اور دفاعت کا رشتہ تو ان سے پردہ کرنا اور نہ کرنا ہوا ہے معلوت اور حالت کا لحاظ ہوگا اسی واسطے طار سے کھانے کے کھان ساس کو دبا دے پردہ مناسب ہے یہی حکم خسر اور ہوگا کہ ہے اور جہاں فتنہ کا گمان ہو پردہ واجب ہو جائے گا ممکن ان المیزان العاشور من المناوی الرضویہ وھو سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

محمد جلال الدین احمد لاہوری

مسئلہ ۷۰۱۔ اگر خادم نادہ سید محمد اشتیاق علی القادری

قرآن کریم کنڈر پڑھتا ہے اگر دکانوں اور مکانوں کی دیواروں پر لگاتے ہیں۔ عزیت زمینش جو کچھ  
دکان کے بعد دیواروں سے لگ کر زمین پر اور زمین سے نالوں کوڑے خانوں اور غلامت کے نوکروں میں  
چلا جاتا ہے جس سے قرآن کریم کی سراسر بے حرمتی ہو رہی ہے۔ اخبارات میں بھی قرآن کریم اکثر تحریر کیا جا رہا  
ہے اور اخبار عام یا شعور اور بے شعور کے ہاتھوں فروخت ہوتا ہے اور وہ اخبار ملاح کے بعد خساروں کی  
دکانوں سے شکل اشتیاق کی پڑیوں خاندان عام اور خاص میں پھونکا ہے اور اشتیاق بھلائے کے واسطے لگ  
میں یا خلیفہ کو اخبار میں بیٹ کر کوڑے خانوں میں پھینک دیا جاتا ہے اسی معلوت میں قرآن کریم کی  
بے حرمتی ہو رہی ہے یا نہیں؟ اور اگر ہے تو کیا حکم ہے شریعت فقہ کا؟ کہ اشاعت قرآن اخباروں اور  
کنڈروں کی بندی کے لئے حکم شریعت مطہرہ کا تحریری مجاہد مطلقاً یا اگر مشکوہ قرار دیا جائے۔

**الجواب** مودت مستقرہ میں جبکہ قرآن کریم کے کلمات و آیات کو ٹیسے خانوں اور غلطی کے نوکروں میں پھینک دیتے جہاں سے تو بیشک اس میں قرآن کریم کی شدید ترین قویمن ہے اخبار اور کثرت رکھنے والوں پر لازم ہے کہ وہ قرآن کریم کے کلمات و آیات اخبار و کثرت میں چھاپنے سے بہرہ گیری اگر وہ پانزدہ آیتیں تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کے خلاف متفقہ طور پر احتجاج کریں و عوقباتی و دروسہ الا حق اعلم بالصواب۔

محمد جلال الدین احمد الامجدی تہ

۲۸ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۲ھ

**مسلمہ** اذہم الاستار مومنین پڑھنی پوسٹ جھنگلی منع کو رکھو

ہمارے گاؤں میں ٹھہرنا آئندہ کچھ بے فائدہ ہی ہے اور کچھ سود خور اور کچھ شراب خور اور کچھ بلا طاعتی عورت کے ہیں ان دھوکہ کی بنا پر آپس میں پھوٹ ہے جس کی وجہ سے ایسے کاموں پر لوگ اور دلیر ہوتے جہاں سے ہیں نیز اسلام اور ارکان اسلام سے دور ہوتے جہاں سے ہیں۔ ایک مولوی صاحب نے آپس کی پھوٹ کو توڑ کر سب کو ایک کر دیا اور سب کو سب کے یہاں بکھلایا بلایا اس شراب سے کہ سب لوگ مل کر نماز باجماعت پنجو تھی ادا کریں جب اس اہم فریضہ پر پابند ہو جائیں تو دیگر حرام کام کرنے والوں کو دیا جاسے پناہ اس فقرے کے تحت قدیس مدعا ہوئی تو اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ مولوی صاحب کے اس فقرے سے سب کو سب کے یہاں کھانا پینا حلال ہوا یا حرام یعنی دوسرے پیر اور مولوی کہہ رہے ہیں کہ کسی طرح آپس کا یہ کھانا پینا حلال نہیں۔

**الجواب** اللہم ھدنا حقہ والصواب سو فخری عظیم گناہ ہے ابن ماجہ اور بیہقی کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سود کا گناہ ایسے مرتکب ہوں گے ہمارے سے۔ جن میں سب سے کم درجہ کا گناہ ایسے کہ روایتی ماں سے نہا کر سے (العیاذ باللہ تعالیٰ) اور شراب پینا بھی بدترین گناہ ہے۔ تفسیر شریف کی حدیث ہے کہ سرکارِ قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شراب پئے اسے اشی دسے مادہ اور جو شخص پنجو تھو شراب پئے اسے قتل کر دو۔ اور دوسرے کی عورت ناجائز طور پر رکھنا پھر اس سے نہا بھی کرنا بہت بڑا گناہ ہے کہ اگر سلطنت اسلامیہ ہوتی تو ایسے لوگوں کو کوٹ مارا جاتا یا سنگسار کیا جاتا یعنی اس قدر تھرا مارا جاتا کہ وہ مر جاتے۔ لہذا بڑے بڑے مجرموں کے یہاں مولوی صاحب نے لوگوں کو بکھلایا کہ اس آیت کو تمہارے خلاف کیا ذاتاً و نسباً علیہ السیفین فلا تتعد بعد الذکر مع القوم الظالمین

پھر مولوی صاحب کے اس طریقہ کار سے اچھائی کی بجائے پیشہ کے لئے خرابی کی بنیاد پڑ گئی کہ جو لوگ خود بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہیں وہ کسی دوسرے گناہ کرنے والے کو باز نہیں دیکھ سکتے۔ اور جو لوگ کساتے بڑے جرمین کے یہاں کھانے پینے لگے وہ کسی دوسرے جرم پر کوئی دباؤ نہیں ڈال سکتے کہچہ جرموں کے ساتھ مکمل مل کر کھانا پینا اور کچہ جرموں پر سختی کرنا مکمل ہوئی نا انصافی ہے جو کسی کا یہاں نہیں ہو سکتی۔ غلام یہ کہ مولوی صاحب کا طریقہ مذکور ہو کر لوگوں کو ملانا بہر صورت غلط ہے۔ مسل آؤں پر لاد نہ ہے کہ سود خوروں، شراب خوروں اور دوسرے کی خوردوں کے رکھنے والوں کا شرعی یا لکھنٹ کریں ورنہ وہ بھی گنہگار ہوں گے۔ و موصافی اعلم۔

ی جلال الدین احمد لاجپوری

۱۳ ذی الحجہ ۱۳۹۹ھ

مسلمہ اندازہ قرعہ قادسی مشاہدی اتروہ ملع گوشتہ ربوہی

میں مسمیٰ نیلے غیر دانستہ طور پر ایک دیوبندی کے یہاں اچھا سوال پڑھا تھا بعد میں مجھے جب علم ہوا تو میں نے تو یہ کیا بوقت تو یہ حضرت علامہ مولانا عازمت احمد صاحب قلم اور دیگر تقریباً پچیس آدمی مزید موجود تھے نیلے کے تو یہ کہہ لینے کے بعد بھی اگر کچھ لوگ کسی قسم کی تہمت لگائیں تو ان پر کراہم ہے اور زندہ کے اوپر کیا حکم ہے قرآن و حدیث سے جو ثابت ہوا آگاہ فرمادیں تاکہ میرے پاس سند ہے اور وقت ضرورت پر کام آئے فقط والسلام۔

الجواب۔ دعوت الملک العزیز الوہاب۔ نیلے اگر واقعی تو یہ کہہ لی ہے اور دل سے نادم ہے تو اس گناہ کے سبب زید بر طعن کرنا یا اثر نہیں حدیث شریف میں ہے۔ التائب من الذنب کمن لا اذنب لہ و موصافی اعلم بالصواب۔

ی جلال الدین احمد لاجپوری

۵ ربیع الاخریٰ ۱۴۰۰ھ

مسلمہ اندازہ۔ محضیف مدرسہ اسلامیہ جلال پور سکندریہ پورٹ ملدیا پور ملع کابنور

نیلے اپنی ماں ہندہ کے واسطے جوابی زندہ ہیں ستر چار کمرہ طبعہ اور دس مرتبہ سورہ یسین شریف اور دس مرتبہ سورہ ملک اور تین قرآن پاک ختم اور ایک سو مرتبہ سورہ فاتحہ تین سو مرتبہ سورہ اہل اعلم تین سو مرتبہ سورہ ختم اور پہلے بارہ سے لیکر سوا دس بارہ تک پانچ مرتبہ دلو داکبر اور پانچ مرتبہ دلو داکبر گیارہ مرتبہ

دعویٰ ہر ایک اور تیرہ حمد نامہ شریف پڑھ کر ماں کے لئے حج کر دیا اور ہر حدیث کا عالم سے دعا ہے کہ اپنے حبیب  
محمد عالم ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل قبول فرما کر میری والدہ کے صغیر و کبیرہ گناہوں کو معاف فرما کر  
بنت الغرور سے عطا فرمائے آمین۔

**الجواب**۔ بعون اللطیف العزیز الوهاب یہ صولت بہا کر ہے و هو تعالیٰ اعلم  
بہا صاحب۔

یہ جلال الدین احمد لاہوری

۴ ربیع الثانی ۱۳۱۰ھ

مسئلہ۔ مولانا محمد نعیم الرحمن علی صمد الدین صاحب دارالعلوم اہل حق علیہ السلام نے فرمایا

صولت کو غیر فرم کے یہاں یا کسی ناخرم کے ساتھ گزشتہ کی ملازمت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب**۔ غیر فرم کے یہاں یا ناخرم کے ساتھ عورت کو ملازمت کرنے کے لئے  
پانچ شرطیں ہیں۔ اول پلٹنے سے ایک نہ ہوں جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ سر کا کوئی حصہ جھکے۔ دوم کپڑے  
تنگ و صحت نہ ہوں جو بدن کی ہیئت ظاہر کر دے سوم باؤں، گٹھے، پیٹ، کلائی یا ہڈی کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہو  
چوتھا بھی ناخرم کے ساتھ تھوڑی دیر کے لئے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو وچھم ملازمت کی جگہ پر رہنے یا باہر آنے  
جائے جس کسی عقد کا اثر نہ ہو اگر پہلے شرطیں پائی جائیں تو عورت کو ملازمت کرنے میں حرج نہیں۔  
اوداگران میں سے ایک شرط بھی نہ پائی جائے تو عورت کو ملازمت کرنا حرام ہے۔ مکتدا فی الجہۃ العاشہ  
من الفتاویٰ الرضویۃ و هو تعالیٰ اعلم بہا صاحب علیہ المرجع والایہ۔

یہ جلال الدین احمد لاہوری

مسئلہ۔ ماہر سید تھاں پور صولت و مقام کپتان گنج منع بستی

ایک شخص سلطان ہو گیا ہے جس کی عمر ساٹھ سال ہے اسے ڈاکٹر سے فتنہ کروانا کیا ہے؟

**الجواب**۔ شخص مذکور کو ڈاکٹر سے فتنہ کروانا جائز نہیں اس لئے کہ فتنہ صفت ہے اور  
بالغ آدمی کا ڈاکٹر پانائی کے سامنے شرکاء کو کھونا حرام ہے اور صفت کے لئے حرام کا ارتکاب جائز نہیں۔ ہاں  
اگر اپنا فتنہ خود کر سکتا ہے تو کوئی ایسی عورت سے نکاح کرے جو فتنہ کر سکے وہ نہ اسے فتنہ کرے نہ فتنہ صفت  
سے علی حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرحمۃ فتاویٰ افریقہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ ہواں اپنی اپنا فتنہ



کر کے نوکرے درد ممکن ہو تو ایسی عورت سے نکاح کرے یا ایسی کنیز شرعی خریدے جو فتنہ کر کے یہ بھی نہ ہو سکے  
تو اسے ممان ہے۔ اور بعد از شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ عالمگیری کے حوالے سے غریب فرماتے ہیں کہ باغ  
شخص مشرف باسلام ہوا اگر وہ ہی اپنی مسلمان کر سکتا ہے تو اپنے ہاتھ سے کرے ورنہ نہیں۔ ہاں اگر ممکن ہو  
کہ کوئی عورت جو فتنہ چاہتی ہو اس سے نکاح کر کے اس سے فتنہ کر لے، یہاں شریف ص ۱۶۲ و موصافی  
اعلم۔

جلال الدین احمد الاجدی

۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۳ھ

**مسئلہ** ہمارے شیخ عبدالرحمن مدرس مدرسہ اسلامیہ موضع شمس بیگ پور ٹاکنہ گھٹنا بازار گوندہ  
رحیم پور کی بیوہ اپنے نابالغ بیار پوتے کو سوکھا کے پاس لے گئی، ساتھ میں عبدالرؤف اور بچے کا باپ  
چٹائی بھی تھا سوکھا کے کہنے پر بچہ بیس روپے کا سوٹر خریدا اور ہوم دا گیا اور سامان دے کر سوٹر خریدا تو ان  
کے کیا حکم ہے؟

**الجواب** رحیم پور کی بیوہ، عبدالرؤف اور بچے کے باپ پر علانیہ توبہ واستغفار  
واجب ہے۔ عبدالرؤف اولاد بچے کا باپ اگر دونوں بیوی والے ہوں تو ان دونوں کا نکاح پھر طرعا جائے اور  
ان تینوں کو قرآن خوانی، میلاد شریف کرنے، ہفتادوسا کین، کوکنا کھلانے اور سجدہ میں ٹوٹا چٹائی دیکھنے کی تلقین  
کی جائے اور پابندی کے ساتھ نماز پڑھنے کی تاکید کی جائے کہ یہ چیزیں قبول توبہ میں معاون ہوں گی۔ وحو  
موصافی اعلم۔

جلال الدین احمد الاجدی

۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۳ھ

**مسئلہ** ہمارے شیخ عبدالرحمن۔ دیوکی پور صف روپ گٹھ۔ قطع بستی  
ایک حافظ نے سوئی گرجی دعائیں استعمال کی۔ باذریس پر توبہ واستغفار کیا تو اب اس حافظ پر سوئی گرجی  
استعمال کرنے سے شرع کا کیا حکم ہے اور اگر وہ برادری میں آنا چاہیں تو کیا صورت ہے اور جس مسلمانوں نے  
اس حافظ سے اب تک تعلقات برقرار رکھے ہیں ان کے لئے شرع کا کیا حکم ہے؟

**الجواب** بعون اللہ صاحب صحت مستغفرہ میں حافظہ کو دو مسئلوں  
کے معام میں توبہ واستغفار کرانے کے بعد برادری میں شامل کر لیا جائے میلاد شریف اور قرآن خوانی کئے

یزنقر اور وساکن کو کھانا کھلانے کی تلقین کی جائے قال اللہ تعالیٰ ومن تاب وعمل صالحا فإنه یقبول  
انی اللہ متابا دہرہ ۱۹ ربوع ۳، لیکن تا وقتیکہ پورا اطمینان نہ ہو جائے اس کے پیچھے غماز نہ پڑھی جائے اور  
حافظہ کو دے کہ اس غلط کام کا عمل ہونے کے باوجود جن لوگوں نے اس کی موافقت کی اور ساتھ دیا سب گ  
مسلمانوں کے جمع عام میں اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے توبہ واستغفار کریں۔ واللہ تعالیٰ وسر مودہ  
الاعلم بالاصواب۔

سہم المال الدین احمد اللاحدی

۱۵ رذی القدرہ ۱۳۹۳ھ

مسئلہ ۱۵۔ از محلی عرف حدیث جامع مسجد نواب گنج ضلع گونڈہ دیوٹی

۱۔ میں یہاں کی جامع مسجد کا مجدد ہوں میری مسجد کے امام صاحب مدلولی مسلک کے امام سے کے  
فائدہ انھیں میں اس مقصد میں ایک عرصہ سے تبلیغی جماعت کے لوگ اکٹرا رہے ہیں اور یہاں کی ایک  
دوسری مسجد روحان کے مسلک کی ہے اجتماع وغیرہ کہتے ہیں جو دیوبندی لوگوں کا مرکز ہے یہاں کے مقامی  
دیوبندی مسلک اور تبلیغی جماعت سے شائش رکھنے والے لوگ تبلیغی جماعت کو جامع مسجد سے بھی لے آئے  
ہیں جسے امام صاحب دالاکین مصلیان مسجد پسند نہیں کرتے ہیں اس لئے ابھی حال میں امام صاحب نے میری  
ابہانت سے مسجد میں ایک نوٹس لگا دیا ہے کہ کوئی صاحب ابہانت امام صاحب جامع مسجد میں قیام اور  
تقررہ نہ کریں۔ امام صاحب کے اس اقدام سے دیوبندی مسلک کے لوگوں اور تبلیغی جماعت سے تعلق رکھنے  
والوں میں بڑا پھوٹاں ہے اور وہ کہتے ہیں کہ تبلیغی جماعت جامع مسجد میں مقررہ جائے گی اور اجتماع و تفرع  
وغیرہ بھی کرے گی۔ اسے کوئی روک نہیں سکتا براہ کرم از دوسے شرع شریف نواب یا مواب سے سرفراز  
فرمائیں کہ مجدد امام جامع مسجد کو برحق حاصل ہے کہ وہ جس کو چاہیں اپنی مسجد میں تقررہ اور دو مطلق  
ابہانت دیں اور جس کو چاہیں مذہب یا شریعت ان کو ایسی پابندی لگانے سے روکتی ہے؟

۲۔ نیز یہاں جامع مسجد میں امام و مفتی بعد نماز فجر عصر آپس میں معاوضہ کرتے ہیں؟

۳۔ اور نماز جمعہ گاندے کے بعد العلماء والسلام علیک یا رسول اللہ آخر تک پڑھتے ہیں؟

۴۔ امام صاحب کبھی کبھی درس قرآن بھی دیتے ہیں اور آخر میں کمرٹے ہو کر علماء و مسلمان پڑھتے ہیں۔

دیوبندی لوگ کہتے ہیں کہ یہ سب بدعت ہے اور شرعاً ناجائز ہے۔ کیا دیوبندیوں کا مذکورہ بالا امور کو بدعت

کہنا صحیح ہے یا یہ تمام امور از حدئے شرع جائز و درست ہیں؟ جواب یا صواب سے مشرف فرمائیں۔

**الجواب** بیشک عدد اور امام مسجد کو یہ حق حاصل ہے کہ دیوبندیوں اور وہابیوں کو مسجد میں داخلہ و تفریح سے روک دیں بلکہ لازم ہے کہ حسب استغاثت ایسے کو مسجد میں آنے بھی نہ دیں و نہ گھبراہٹ ہوں گے۔ درغنا کہ اس سے بعض منہ مک موذ و لوہب اندھنی ہر ایذا دینے والے شخص کو مسجد سے روکا جائے اگرچہ وہ زبان سے ہی ایذا دیتا ہو اور افسوسوں جل جلالہ و علی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان بنائے مندرجہ میں تو چین کرنے والوں اور کالیوں بچنے والوں سے بڑھ کر کون قالم اور بو ذی المسلمین بیوگا لہذا ہمیں مسجد میں آنے اور داخلہ و تفریح سے ضرور روکا جائے۔

۱۰۔ فجر و عصر کے بعد ہی نہیں بلکہ ہر نماز کے بعد دعا فرمنا جائز ہے اور یہ بدعت مندرجہ ہے مگر بدعت برامہ حسنہ ہے جیسا کہ در مختار کتاب الطہارۃ باب الاستبراء میں ہے بقیود المصافحۃ ولوجع الصد و فوجعہ انتہ بدعت اعی مصلحت حسنہ کما افادہ الذہبی فی الذکار ۱۰ مخلصاً یعنی بعد نماز عصر بھی مصافحہ کرنا جائز ہے اور فقہائے کرام نے ہوا سے بدعت فرمایا تو وہ بدعت برامہ حسنہ ہے جیسا کہ امام نووی نے اپنے اذکار میں تحریر فرمایا ہے اس مسئلہ کی مزید وضاحت کے لئے ہماری کتاب افکار جدیدہ کا مطالعہ کریں۔

۱۱۔ خانہ بچکانہ کے بعد یا جب بھی چاہیں اور جس طرح چاہیں یعنی لیٹ کر بیٹھ کر اور کھڑے ہو کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں صلوٰۃ و سلام کا نذرانہ پیش کریں۔ یہ بلاشبہ جائز ہے اس لئے کہ قرآن کریم کا حکم ہایہذا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلمہ اقلیہا مطلق ہے اور کسی حکم مطلق کو مقید کرنا جائز نہیں تو اس حکم مطلق کو بھی غیر قیام کے ساتھ مقید کرنا جائز نہیں اور پھر اہل جہد نے قرآن مجید میں ایمان والوں کو درود و سلام پڑھنے کا حکم فرمایا ہے تو اگر کوئی بے ایمان اس حکم پر عمل کرنے کو بدعت قرار دے اور مخالفت کرے تو مسلمانوں کو اس کی پروا نہ کرنا چاہئے کہ خدا نے تعالیٰ نے اسے درود و سلام پڑھنے کا حکم ہی نہیں دیا ہے۔ اس مسئلہ کی مزید تحقیق کے لئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ کا رد کو مبارک اقامۃ القیامہ کا مطالعہ کریں۔

دیوبندیوں کا مذکورہ امور کو بدعت کہنا کھلی ہوئی گمراہی اور بدعت ہی ہے ہذا لماعندی وانعم عندہ اجبہ تعالیٰ و رسولہ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و

۵۸۰

ی جمال الدین احمد الہادی

۱۹ رجب المرجب ۱۳۹۳ھ

**مسئلہ**۔ ازہی الدین مدرسہ غفرہ نور العلوم کھوسا بھیر ہوا ضلع روپن درہ (پنجاب) ہمارے یہاں جن کی اولادیں کچھ پوچھی ہیں وہ پروار نوجن کے ڈاکٹر سے اولاد کی بندش کے لئے ٹیبلٹ اور پوتہ بچاؤ کے لئے کنڈوم استعمال کرتے ہیں یہی حال عورتوں کا ہے کہ ٹیبلٹ استعمال کرتی ہیں اور لاپ گوانی ہیں منہ کر کے پر یہ مذہب پیش کرتے ہیں کہ چونکہ صحت خراب ہوتی جاوڑی ہے اس لئے ہم لوگ ایسا کرتے ہیں تو کیا یہ فعل درست ہے؟ نیز ان کا یہ عذر شریعت مطہرہ کے نزدیک قابل قبول ہے یا تفصیل جواب عنایت فرمائیں۔

**الجواب**۔ بھون الملائک الوہاب۔ کسی جائز مقصد کے پیش نظر وقتی طور پر ضبط تولید کے لئے کوئی دوا یا دھڑکی نہیں استعمال کرنا جائز ہے۔ لیکن کسی عمل سے پیشہ کے لئے قوت تولید کو ختم کر دینا کسی طرح جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ وسولہ الاعلیٰ اعلم۔

ی جمال الدین احمد الہادی

۲۰ رجب المرجب ۱۳۹۳ھ

**مسئلہ**۔ ازہی الدین مدرسہ غفرہ نور العلوم کھوسا بھیر ہوا ضلع روپن درہ (پنجاب) ہمارے یہاں جن کی اولادیں کچھ پوچھی ہیں وہ پروار نوجن کے ڈاکٹر سے اولاد کی بندش کے لئے ٹیبلٹ اور پوتہ بچاؤ کے لئے کنڈوم استعمال کرتے ہیں یہی حال عورتوں کا ہے کہ ٹیبلٹ استعمال کرتی ہیں اور لاپ گوانی ہیں منہ کر کے پر یہ مذہب پیش کرتے ہیں کہ چونکہ صحت خراب ہوتی جاوڑی ہے اس لئے ہم لوگ ایسا کرتے ہیں تو کیا یہ فعل درست ہے؟ نیز ان کا یہ عذر شریعت مطہرہ کے نزدیک قابل قبول ہے یا تفصیل جواب عنایت فرمائیں۔

اب دریافت طلب امور ہیں۔  
۱۔ سجادہ نشین علیہ الرحمۃ کے صاحبزادے مذکور کی خلافت و امامت کا اندوہ شرع مطہرہ کیسے

کلم ہے۔

۱۲، صاحبزادے مذکور کے پیچھے سب کی نماز ہوگی یا نہیں جبکہ مسائل نماز اور طہارت ان سے کہیں زیادہ جانتے والے لوگ بلکہ علمائے جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔

۱۳، مذکورہ عالم دین جو کہ اسی قاتلان سے ہیں اور کوشش سے اس منصب کو حاصل کر سکتے ہیں انہیں نماز و سنت شرع اس منصب کے لئے جہد و جہد لازم ہے یا نہیں؟

۱۴، مذکورہ عالم دین اگر خواہی اختیار کریں بلکہ خود سجادہ نشین سابق کے پیچھے نماز پڑھیں اور نماز پڑھنا جائز سمجھیں تو کیا کلم ہے یا نہ تو ہوا۔

**الجواب** — دعوت الملاحۃ الاحباب، سابق سجادہ نشین کے صاحبزادے مذکور اگر خلافت و امامت کے اہل نہیں ہیں تو انھیں سجادہ نشین بنانا شرعاً جائز نہیں۔ (۱۲) صاحبزادے مذکور اگر نماز و طہارت کے زیادہ مسائل نہیں جانتے لیکن ضروری مسائل سے آگاہ ہیں اور قرأت مانجوز بہ الصلوۃ کرتے ہیں تو اگرچہ عالم نہ ہوں ان کے پیچھے نماز و طہارت کے مسائل ان سے زیادہ جانتے والے عالم اور غیر عالم سب کی نماز ہو جائے گی۔ اگر کوئی اور دوسری وجہ مانے جو مانہ ہو اور اگر نماز و طہارت کے ضروری مسائل سے آگاہ نہیں ہیں یا ملہ بخور بہ الصلوۃ قرأت نہیں کرتے مثلاً، س، ش، م، ت، ط، ذ، ز، نون، ح، ہ، ق، ک، د، غن وغیرہ میں اتیانہ نہیں رکھتے تو انھیں امام بنانا جائز نہیں کہ معنی فاسد ہونے کی صورت میں نماز نہ ہوگی۔ (۱۳) امامہ کتب ۱

۱۲، صاحبزادے مذکور اگر منصب سجادگی کے اہل نہیں ہیں تو دوسرا عالم جو اہل ہے اس پر اپنے حق میں اس منصب کے لئے جہد و جہد کرنا لازم ہے بشرطیکہ حصول دنیا و طلب لذت مقصود نہ ہو اور دوسرا کوئی اہل نہ پایا جاتا ہو اس لئے کہ مسلمانوں کی پیشوائی اور امامت کا اصل حق حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور طلبہ اہل سنت کثر ہم اللہ تعالیٰ ان کے نائب ہیں اور ہر واقعہ یا مسئلہ کے جہاں اصل تشریف فرمائہ ہو وہاں اس کا نائب ہی قائم ہو گا نہ کہ غیر۔

۱۳، اگر صاحبزادے مذکور خلافت و امامت کے اہل نہیں ہیں تو وہ عالم جو کہ اس منصب کو حاصل کر سکتے ہیں ان کا سکوت اختیار کرنا اور اہل کی امامت کو جائز سمجھنا گناہ ہے بحسب قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من رأى منكم منكرا فليغيره بيده فان لم يصب فليأمنه فان لم يصب فليقله وذلك اضعف الاجامان. هذا ما تروى في العلم عند الله تعالى ورسوله جل جلاله وصلى المولى تعالى عليه وسلم

الجواب صحیح  
 غلام جیلانی اعظمی عفی عنہ  
 بدرالدین احمد قادری الرضوی ۱۸ رذی القعدہ ۸۸ھ  
 جلال الدین احمد لاہوری  
 ۱۸ رذی القعدہ ۸۸ھ

**مسئلہ**۔ از خرد اتفاق حسین رضوی خیر غریب فاذکارج امر ڈوہا پوسٹ کمرہ منہ مستی  
 اعلیٰ حضرت مجدد اعظم فاضل بریلوی قدس سرہ جایا اپنے فتاویٰ میں بالفہوم احکام شریعت زیر  
 فتاویٰ رضویہ جلد پنجم ۶۶۷ میں مسئلہ نسب کے متعلق جواب ارشاد فرماتے ہیں وجوہ ۱۔ الجواب۔  
 شرع مطہرہ میں نسب باپ سے لیا جاتا ہے جس کے باپ دادا بچان یا منسل یا شیعہ ہوں وہ ہمیں فہوموں  
 سے ہوگا اگرچہ اس کی ماں اور دادی سیدنا یاں ہوں۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں  
 فرمایا ہے من ادعی الی غیرہا یہ فعلیہ لعنہ اللہ واللہ لکۃ والناس اجمعون لا یقبل اللہ منہ  
 یوم القیامۃ وہو لا یدل الہد الاختصار۔ جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنے آپ کو نسبت  
 کرے اس پر خود اللہ تعالیٰ کی اور رب فرشتوں اور آدمیوں کی لعنت ہے۔ اللہ قیامت کے دن اس  
 کا نہ فرم قبول کرے نہ نفل۔ بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی وغیرہم نے یہ حدیث موطا علی  
 کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فضیلت خاص امام حسن و امام حسین اور ان  
 کے حقیقی بھائی بہنوں کو عطا فرمائی ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم کے بیٹے ٹھہرے پھر ان کی جو خاص اولاد ہے ان میں بھی وہ قاعدہ عام جاری ہوا کہ اپنے باپ کی  
 طرف منسوب ہوں اس لئے سبطین کریمین کی اولاد میرد ہیں ذہبات فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 کی اولاد کہ وہ اپنے والدوں کی طرف نسبت کی جاتی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم انہی بالفاظہ۔  
 مذکورہ عبارت کی روشنی میں حسب ذیل امور دریافت طلب ہیں۔  
 الف / اسان شرع میں میدا نسب رکھے کہا جاتا ہے ؟

ابن ہمام میں آل علی (از محمد بن حنفیہ، آل جعفر، آل عباس، آل عقیل) کو سید کہا جاتا ہے۔ اس  
 ۲۔ روح، علوی حضرات پر سید کا اطلاق اگر شرعاً درست ہے تو پھر تحفہ قرنی، عباسی، عقیلی حضرات کو  
 سید کہنا کتنا درست ہے یا نہیں؟

رد، اگر شیوخ عرب اور قرشی النسل ہونے کے تحت مذکورہ حضرات سید کہے جاسکتے ہیں تو  
 پھر آل ابوبکر آل عمر آل عثمان کو سید کہنا درست ہے یا نہیں بالخصوص جبکہ الامام ابن فضل ابن تہجد  
 علی توفیق فضل ابن تہجد الاولاد خاتمہ الخ فرمایا گیا ہے (شرح فقہ اکبر للعلامة علی القاری) اقول قال  
 الشافعی الامام بناء علی ان بعضهم قالوا ولا تفصل بعد الصحابة احد الالبا للعلم والتقوى کما  
 نقله الشافعی الاول من قبل۔

۵۔ علوی (از محمد بن حنفیہ) حضرات کو سید کہنا شعیبی و متوہد ہے یا اہل سنت کا بھی طریقہ ہے۔  
 ۶۔ اہل لغت و کوفہ اوقات عرب کے راوی اور شارب ہوتے ہیں پس سید کے معنی جہاں وہ زیادت  
 (سروانہ) بیان کتے ہیں وہیں اس کے اسلامی معنی یوں کتے ہیں السید عند المسلمین من کان  
 سلالۃ بنیہم (المجدد و مختار الصحاح بغرر لفظ) بعض میں یوں ہے السید عند المسلمین حضرت  
 فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد اور ان کی نسل سے جو لوگ ہوں (مصباح اللغات) دریافت  
 طلب ہے۔ سید کے لغت کا بیان کردہ یہ معنی عامۃ مسلمین عرب و عجم کے طرف کی صحیح ترجمانی ہے یا نہیں؟  
 نیز یہ ترجمانی شرعاً مقبول ہے یا نہیں؟ نیز کہنے والے من ادعی الخی علیہ ارجو ہے الخ کی ہونا تک و عید  
 کے مستحق ہوں گے یا نہیں؟

۷۔ سید سالار مسعود غازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام میں لفظ سید کا استعمال بجز کتب تو صنفی  
 ہے یا اعتنائی؟ بجز کا کہنا ہے کہ سید سالار میں ترکیب اعتنائی ہے یہاں سید از دوسرے نسب نہیں  
 ہے بلکہ بطور حسب ہے اس لئے کہ آپ سیدنا محمد بن حنفیہ کی اولاد سے علوی ہیں جو کہ آپ کی فوج میں  
 آپ کے مقرر کردہ بہت سے سالار تھے مثلاً سالار جب (بھٹیچہ پیر) سالار سین الدین، سالار ابراہیم  
 و غیرہم (بھٹیچہ پیر) ان تمام سالاروں کے سالار تھے اس لئے سید سالار (سالار کے سردار) کے  
 لقب سے مشہور ہوئے اور غالباً تمام مسلمین کی طرف سے یہ اطلاق شائع ہوا، ہر کہن آپ کا کیا ارشاد ہے

عمر بنی۔ بعض جگہ کسی وجہ سے سوال شکر ہو گیا ہے اس لئے قدسے طویل ہو گیا متنا فرمائیں  
اور جواب یا صواب سے فائز۔ امید کہ تاخیر نہ فرمائی جائے گی۔

**الجواب۔** الشریف کا لفظ جو عرب میں سید کے معنی میں بولا جاتا ہے  
پہلے زمانہ میں علوی، جعفری اور عباسی وغیرہ بھی اس کو بولا جاتا تھا مگر جب تعمیر فاطمی حکومت کا قیام  
ہوا تو یہ لفظ حضرات حسین کو حسین کی اولاد کے ساتھ خاص ہو گیا اور یہی عرف ارتکاب ہوا ہے اسی  
لئے ہندوستان میں بھی سید سے اولاد حسین ہی مراد لیتے ہیں فتاویٰ رضویہ جلد خامس صفحہ ۲۹۹ میں  
ہے۔ اگرچہ سید نہ ہو مثلاً شیخ، عذیم، یا فاروقی یا عثمانی یا علوی یا عباسی، اور فتاویٰ رضویہ میں ہے۔  
واعلم ان اسم الشریف کان یطلق علی من کان اهل البيت ولو عباسیا او عقیلیا ومنہ قول المؤرخین  
الشریف العباسی الشریف الرضوی فلما ولی الفاطمیون، بحضر قصر والشریف علی ذریۃ الحسن والحسین  
لفظ واسقۃ للعلی الا ان اہل دہو سہانہ وقتالوا علیہ۔

دب، بنو ہاشم میں اولاد محمد بن حنفیہ، آل جعفر، آل عباس اور آل عقیل کو سید کہنا صحیح نہیں کہ  
تخصیص عرفی کے خلاف ہے جیسے کہ تخصیص عرفی کے خلاف ہونے کے سبب قوم کے پیشوا اور سردار  
کو ہتر کہنا صحیح نہیں۔

سوم، جبکہ حسین کو حسین کی اولاد کے لئے لفظ سید خاص ہو گیا تو دوسرے لوگوں کے لئے اس  
لفظ کا استعمال کرنا درست نہیں۔

دو، بیشک اگر قرشی النسل ہونے کی بنیاد پر علوی وغیرہ کو سید کہنا درست ہو تو عبد بنی  
فاروقی اور عثمانی کو بھی اس بنیاد پر سید کہنا درست ہو گا۔

۵، عام اہلسنت کا طریقہ یہ ہے کہ وہ حضرات حسین ہی کی اولاد کو سید کہتے ہیں مگر بعض  
نفات مثلاً القات سیدی وغیرہ میں ہے کہ علویان گروہ سادات سے ہیں اور بھر اکثر لوگ حضرت  
سالار مسعود فاروقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو محدث حنفیہ کی اولاد سے ہیں ان کو سید کہتے ہیں۔ اور مرکزی  
دارالافتاء بریلی شریف کے مفتی علامہ اختر رضا خان صاحب اذہری نے لکھا کہ ہندوستان میں سید  
سے اولاد نہ ہو مراد یہ ہے کہ تخصیص عرفی ہے جس کے سبب علوی وغیرہ سید ہونے سے نہ



نکلیں گے اس سے کچھ علوی حضرات جو اہل سنت سے ہیں اپنے کو سید کہنے لگے ہیں۔ وہ وہ علو۔  
 ہوا ظاہر نہیں ہے کہ انجیل اور معراج اللغات کا بیان کیا ہوا معنی عامہ مسلمان عرب و عجم کے عرف  
 کی صحیح ترجمانی ہے اور یہ ترجمانی مقبول بھی ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والاعتراف  
 کی تحریروں سے ظاہر ہے جو لوگ سید نہیں ہوں گے وہ اپنے آپ کو سید کہیں گے وہ لوگ ضرور  
 من ادعی الی غیرہ ایسے ۴۱ کی ویرید کے مستحق ہوں گے وہ وقتاً اعلیٰ بالصواب والیہ المرجع  
 والمآب۔

۴۰ حضرت سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام میں لفظ سید کا استعمال ہوسکتا ہے کہ  
 ترکیب انسانی ہوا اور کرم کا قول صحیح ہو لیکن ظاہر یہ ہے کہ اس میں ترکیب تو معنی ہے جس کی بنیاد خوش  
 عقیدگی یا فطرتی ہے۔ لہذا میرے نزدیک ان کو بھی سید کہنا صحیح نہیں اس لئے کہ جب یہ لفظ حضرت حسین  
 کی اولاد کے لئے عرف میں خاص ہو گیا تو لغت کا سہارا لیکر حضرت غازی میراں پر سید کا اطلاق کرنا  
 عرف سے جگ کرنا ہے اور لوگوں کے لئے غلط فہمی پیدا کرنا ہے۔ وہ وقتاً اعلیٰ۔

بحمدہ  
 جلال الدین احمد لاہوری  
 ۳۴ ربیع الاول ۱۳۸۴ھ

منقولہ۔

نہایت سنی آدمی ہے لیکن اس کی کچھ ایسی حرکتیں ہو گئی ہیں آیا وہ اسلامی قانون کے انداز میں  
 یا اس کی من گھڑت چیزیں ہیں یہ عمل اس کا اقرار و اقرار کے پیادے جیب کے قانون سے درست  
 ہیں یا نہیں؟

۱، زید غفر غازی شخص کا پکا یا کھانا نہیں کھاتا ہے  
 ۲، بازار کی بنی ہوئی مٹائی نہیں کھاتا ہے  
 ۳، اپنی چادر پانی پر کھینچ کر بے غازی آدمی کو نہیں بیٹھنے دیتا ہے  
 ۴، خود بازار یا دنیاوی عرق سے باہر نہیں نکلتا۔  
 ۵، فریادہ آدمیوں کی بھینٹ نہیں چاہتا۔

۸. ایک بار وہ انگریزی اسکول گیا وہاں کسی کے کہنے سے کرسی پر بیٹھ گیا پھر جب وہ گھر آیا تو اپنے  
 بچے کے دھل ڈالے۔ بتایا کہ وہاں سب انگریزی داں دستے ہیں جو بلا پانی کے پیشاب کرنے جاتے ہیں  
 اور اسی کرسی پر اگر روز بیٹھتے ہیں اس نے میرے دل سے کراہت کی۔ کہا کہ جس جگہ ناپاک شخص روز  
 بیٹھے اس جگہ ایک پاک نمازی کو نہیں بیٹھنا چاہیے کیونکہ جیٹ لباس پہن کر کھڑے کھڑے پیشاب  
 کرتے ہیں جو کہ جینٹیل پڑتی ہیں بھلا اسی کرسی پر بیٹھ کر اور اسی لباس سے نماز کیسے پڑھ لوں۔ (۷۰)  
 گئی دودھ وغیرہ ہندو کے یہاں کا نہیں کھاتا (۷۱) اپنے لوٹے کو غیر نمازی کو نہیں بھونے دیتا ہے۔  
 (۷۲) مسجد مصلیٰ اور کچھ نمازی لوگوں سے تعلق رکھتا ہے (۷۳) کراہی کی سائیکل لائی گئی اس پر چڑھنے  
 سے انکار دیا (۷۴) دہائی دیوبندی کے یہاں کا سودا تو لاتا ہی نہیں کتاب کفاس کے یہاں کا بھی لانے  
 میں پرہیز کرتا ہے بس مسلمان پاک لوگوں کی تلاش میں رہتا ہے (۷۵) جن عورتوں سے نکاح ہو سکتا  
 ہے ان سے پردہ کرتا ہے یہاں تک کہ آواز سننا بھی ٹھیک نہیں سمجھتا ہے (۷۶) غیر نمازی لوگوں کے  
 پیچھے پھندہ کا فرما بھیجا بالکل نہیں بچا ہوتا ہے یہ لوگ بدن اور کپڑوں سے ناپاک ہیں۔ اسی حالت میں  
 ان کے پیچھے بیٹھ کر ان کے پاس بیٹھ کر بات چیت یا کوئی کام کرنے میں ہمے انھیں معلوم ہوتی ہے کیا  
 یہ فعل اس کا دست ہے۔ وہ کہتا ہے کہ رقصے زمین پر میرے مٹی نمازی بھائی اتے ہیں کہ میرا  
 دینی و دنیاوی کام حل ہو جائے گا۔ غیروں ناپاکوں سے کیوں ظاہری یا باطنی تعلق رکھوں (۷۷) علم  
 کے بارے میں صرف قرآن پاک حدیث اور کچھ سی کتابیں بیان کرتے ہیں کہتا ہے جو مولانا دوم  
 صاحب کا قول ہے وہی علم اودیہ سب انگریزی۔ اے۔ ایم۔ اے۔ ہائی اسکول کی تعلیم بیکار اپنے بچوں  
 کو مت پڑھاؤ اور اساطیر و خلف ہو وہ کہتا ہے کہ دینی تعلیم سے کام سب حل ہو جائے گا (۷۸) توان کے  
 قول سے جو لوگ ہندی سنسکرت، انگریزی پڑھا کر روٹی کھاتے ہیں نوکری پر وہ گناہ میں پڑے  
 تعلیم کے بارے میں کہتا ہے داہ پڑھانے والا استاذ ظاہر باطن میں پاک ہو (۷۹) ان کا دس سال سے  
 اونپر ظاہر و باطن میں پاک ہو (۸۰) کتابیں جو پڑھائی جائیں وہ ظاہر و باطن میں پاک ہوں کتاب کے  
 معنیوں صاف ہوں فقط۔

الجواب ————— اللہ عہد ایتہ الحق والصواب۔ بالشرع مسلمان کی دو حیثیت



چندہ دس تو اس کا لینا اور اس مدرسہ میں اس کا صرف کرنا جائز ہے کہ نہیں۔ یہ نوا تو ہوا۔

**الجواب**۔ جواز ہے لیکن آئندہ کسی شرعی قحاحت کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو احتراز لازم ہے۔ ہذا ما عندی والعلہ عند احفہ تعالیٰ و رسولہ جل جلالہ و صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

کے جلال الدین احمد لاہوری  
تہہ

از فقہ سید

**مسئلہ**۔ از عبد الرحمن موضع مرستھا۔ گنیش پور ضلع بستی  
نظم میں نور نامہ نام کی ایک کتاب عوام میں بہت مقبول ہے خاں کروریش اسے بہت  
پرستی ہیں تو اس کتاب میں جو روایات لکھی ہے وہ صحیح ہے یا نہیں؟ اور اس کا پرھنا کیسا ہے۔  
یہ نوا تو ہوا۔

**الجواب**۔ نور نامہ مذکور میں جو روایات لکھی ہوئی ہے وہ بے اصل ہے اس  
کتاب کا پرھنا جائز نہیں ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر  
فرماتے ہیں۔ رسالہ معلوم ہندیہ بنام نور نامہ مشہورست روایت ہے اصل ست خواندہ نش ودا  
نیت چہ جائے ثواب (فتاویٰ رضویہ جلد نہم ص ۵۵۸) و هو تعالیٰ اعلم و علہ اقد و احکد۔

کے جلال الدین احمد لاہوری  
تہہ

**مسئلہ**۔ از صوفی شاناؤ اللہ و کان۔ ۱۳۳۱ھ ہجری کوٹا روڈ جوہی مری بمبئی ۲۷  
شومر کو ابنی بیوی سے جدا ہو کر زیادہ سے زیادہ دوسرے شہر میں کتنے دن رہنا چاہیے؟  
**الجواب**۔ زیادہ سے زیادہ چار ہفتہ بیوی کو چھوڑ کر اس سے زیادہ  
شومر کو دوسرے شہر میں نہیں رہنا چاہیے امام العادین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
نے اسی حدت کا فیصلہ فرمایا ہے۔ ہذا ما عندی و هو اعلم بالصواب۔

کے جلال الدین احمد لاہوری  
تہہ

مسئلہ۔ مقبول احمد سوئٹزرلے کا یہی شریف جانوں

راستی کس کو کہتے ہیں، ہمارے غلط میں ایک شخص رہتا ہے وہ سنی ہے اور اس کا بھائی عسقی  
قادیانی ہے اور یہ قادیانی اس کا بڑا سہارا ہے ہمارے شہر سے تقریباً سو اسیل دور رہتا ہے  
اور وہاں دیپلوے میں نوکری کرتا ہے۔ کبھی اتفاق سے ایک دوسرے کے یہاں شادی ہوتی یا اور  
کوئی ضرورت پیش ہوتی یا بھائی کے نانے کسی کبھی آتے جاتے ہیں اور رہتے رہتے ہیں اور کھاتے  
پیتے ہیں کیا یہ سنی بھائی ہو کر آتا جاتا ہے قادیانی بھائی کے یہاں کیا یہ سنی نہیں رہا کیا جو لوگ یہ  
سنی بھائی سے گریز کریں تو ان کا پرہیز کرنا کیا درست ہے کیا ایسے سنی کے یہاں روزانہ شادی  
و غیرہ میں آنا جانا درست ہے؟

۱۔ ایک شخص سنی ہے اور دوسرا شخص دیوبندی وہاں رہتا ہے اور سراسر شخص بھی سنی ہے جو سراسر شخص  
ہے وہ اپنے لڑکے کی شادی کر رہا ہے سلسلہ شادی قرآن خوانی میلاد شریف کر رہا ہے حضور صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت سیدنا یحییٰ علیہ السلام کا میلاد بھی ملے گا اور کھانا کھائے گا اشتہام  
بھی کر رہا ہے جس میں سیکڑوں سنیوں کو بھی دعوت دے رہا ہے اور چاسوں دیوبندیوں وہابیوں  
کو بھی اور سیکڑوں سنیوں نے اس شخص کی دعوت قبول کر لی ہے اور وہابیوں نے بھی کیا ایسے  
شخص کے یہاں جو دیوبند حضرات کو دعوت کر رہا ہو تو کیا ایک ہی دسترخوان پر یہ دونوں حضرات  
کھانا کھا سکتے ہیں یا نہیں؟ کیا جو سنی حضرات نے دعوت قبول کی ہے ایسے جگہ کی دعوت قبول  
کرنے اور ایسی محفل میں شرکت کرنا کیا درست ہے اور اس میں سیکڑوں سنی اور وہابی کھائے  
ہیں اور صرف دس یا بیس سنی ایسی محفل میں شرکت کرنے کے بعد قرآن خوانی اور میلاد شریف  
ہونے کے بعد چل دے اور کھانا نہیں کھائے تو یہ فیصلہ فرمادیجئے کہ کون لوگ حق پر ہیں اور یہ سیکڑوں  
سنی سنی نہیں رہے۔

۲۔ کیا کافر یا مشرک کے منہ کا جو ٹھکانا یا گھر ہے پکا ہوا وہ اپنے ہاتھوں سے صے کہ کھا تو وہ کھا  
سکتا ہے تو کیا اگر مشرک کا فر کا کھا سکتا ہے۔ مدلل فیصلہ فرمادیجئے کہ کسی حضرت کو مشرک کا کفر اور  
دہائی قادیانی کے منہ کا جو ٹھکانا یا گھر ہے پکا ہوا یا ہاتھوں کا دیا کھانا کھا کر کیا درست ہے یا ناجائز

حرام۔ جواب نمبر سے پیچھے لکھ دیجئے گا میں نے بہار شریعت میں لکھا دیکھا ہے کہ کافر کا جھوٹا پاک ہے اگر کافر کا جھوٹا پاک ہے دیوبندی قادیانی کا جھوٹا پاک ہے جب پاک ہے تو کیا لکھنا بھی جائز ہے؟ یہ مردوں کی محفل میں لڑکیاں دس یا گیارہ سال کی دینی تقریر کر سکتی ہیں یا نہیں؟

**الجواب** — اللہم ھدنا الحق والصواب ضروریات اہل سنت کے ماننے والے کو سنی کہتے ہیں جو ان کی کتابوں میں مذکور ہے۔

۱۔ قادیانی اپنے کفریات قطعہ کی بنا پر علمائے اہلسنت کے نزدیک تفتہ طور پر کافر و مرتد ہیں قادیانی کے بھائی کا اعتقاد اگر مذہب اہل سنت و جماعت کے مطابق ہے تو وہ بہر حال سنی ہے لیکن اپنے قادیانی بھائی سے میل جول اور آمد و رفت رکھتا ہے تو سخت گنہگار ہے ایسے سنی کا بایں کٹ کیا جائے لیکن بایں کٹ کہنے میں اگر اس کے قادیانی ہو جائے گا اندیشہ ہو تو عوام سنی بایں کٹ نہ کریں لیکن خواص سنی ضرور اس سے ترک تعلق کریں۔

۲۔ جو سنی کہ وہ بایں کو بھی کھانے کی دعوت دے ایسی دعوت میں سنیوں کو شرکت نہیں کرنا چاہئے جو لوگ کھانا کھائے بغیر چلے گئے انھوں نے بہتر کیا اور جن سنیوں نے وہ بایں کے ساتھ کھایا وہ گنہگار ہوئے کھانے کے سبب وہ بایں نہیں ہوئے اس لئے کہ منیت اعتقاد کا کام ہے۔ اعمال کا نام منیت نہیں ہے۔

۳۔ کافر و مشرک کے ہاتھ کا لپکا ہو کھانا جائز ہے مگر نہ کھانا بہتر ہے لیکن اس کے ہاتھ کا گوشت کھانا جائز نہیں اگرچہ وہ کتا ہو کہ مسلمان کا نیز بچہ ہے دعا لکیری اور مشرک، کافر، وہابی اور قادیانی کا جھوٹا اس معنی کہ پاک ہے کہ اگر کپڑے میں لگ جائے اور اسی کپڑے کو پہن کر غازی پڑھ کر تو نماز ہو جائے گی لیکن اس کا کھانا جائز نہیں بلکہ اس سے نفرت کی جائے گی جیسے تموک، ادیشہ اور گھٹا اسے نفرت کی جاتی ہے اس لئے کہ پاک ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ اس کا کھانا بھی جائز ہے۔ بہت سی چیزیں ایسی ہیں کہ پاک ہیں لیکن ان کا کھانا حرام ہے۔ بہار شریعت جلد دوم ص ۱۱۱ میں ہے جو گوشت سرنگیا بد بو لے آیا اس کا کھانا حرام ہے اگرچہ جس نہیں۔ سرکا دا قدس بھی اشد تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایا کھو اباحہ ولا یجتنبونکھ ولا یجتنبونکھ یعنی گراہ فروشوں سے دو بار بواؤ

انہیں اپنے سے دور رکھو اس لئے کہ ایسا نہ ہو کہ وہ ہمیں گمراہ کر دیں اور ایسا نہ ہو کہ ہمیں فتنہ میں ڈال دیں اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ گمراہ فرقوں کے پاس اٹھنا بیٹھنا اور ان کے یہاں کھانا پینا اس لئے ناجائز ہے کہ ایسا کرنے سے گمراہ ہو جانے کا قوی اندیشہ ہے کہ کیونکہ وہ قرآن و حدیث اور رسول رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام لیتے ہیں اور مشرک کافروں کے یہاں اٹھنے بیٹھنے اور اس کے یہاں کھانے سے گمراہ ہونے کا اندیشہ ضعیف ہے۔ اسی سے مشرک کافر سے معاملہ کرنا اور اس کے یہاں کھانا پینا نہ جائز ہے۔ علاوہ ازیں مشرک و کافر اور رسول کو نہیں پہچانتا اور نہ باقی قادیانی وغیرہ نے اللہ و رسول کو جان پہچان کر ان کی توہین و گستاخی کی اسی لئے وہ کافروں کی بدترین قسم میں سے ہیں اور اسی لئے شریعت کا حکم ان کے پاس سے سخت ہے۔

مذہبِ یگانہ سال کی لڑکیوں کو مردوں کی مجلس میں تقریر کرنے کے لئے پیش کرنا بہت بڑے  
 فتنہ کا دروازہ کھولتا ہے۔ مسلم افواج کو اس سے بچنا لازم ہے۔ فادائے تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ علیہ  
 جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ۛ جمال الدین احمد الناجدی

۳۳. جمادی الاخریٰ ۱۳۹۰ھ

مسئلہ - از دہنی ائمہ برکاتی فقہہ گنہگار علی شریعت ہو مباح ہستی  
یوشا کر فاق معین ہو تو اس کے نفعیہ کلام ادا اس کے اشیاء کو فروخت نہ سنت ہے کہ نہیں ؟  
مفتی اعظم دہلی

**الجواب** اللہ تعالیٰ نے حق و العوالب قاسق ملعون کا جو نفعیہ کلام مرتب  
 شریعت سے مطابق ہو اس کا پڑھنا یا کہہ کر پڑھنا بہتر ہے۔ خداوندی و اللہ علیہ الحق عندا حقہ  
 عطا فرمادے۔ اعلیٰ جل جلالہ و علی الخلق تعالیٰ علیہ وسلم۔ **ح** بحوالہ الدین احمد الجادی **تہ**

۱۵. جمادی الاولیٰ ۹۹۸ھ

مسئلہ: ازل سے ایم۔ محمد سلیم انارڈاؤڈ ڈاؤڈ کلا (ڈائریٹر)  
 عد ایکس ایسے زندگی کے بارے میں جو خود بھی صحیح العقیدہ تھے اور مساکین و محتاجین کے فاضل و بریلو

کاپا بنسہ اور اپنے مریدین کو بھی مسلک پر قائم رہنے کی تلقین کرتا ہے۔ نیز نے ان پر یہ بیان لگایا ہے کہ وہ دیوبندیوں اور وہابیوں کے مسلک کی حمایت کرتا ہے اور دیوبندیوں سے رابطہ رکھتا ہے اور ان کے عقائد باطلہ و فاسدہ و مکفرہ سے واقف ہے اور اپنے کو عالم دین مفتی شرع کہتا اور جانتا اور اعلان کرتا ہے اس کے بعد ان کے عقائد مکفرہ کو جانتے ہوئے ان کا مؤید ہے لہذا حکم خدا و فرمایا جائے کہ اس طرح کا قطع بہتان لگانے والے کے لئے شریعت میں کیا سزا ہے۔

علاوہ پر مصلحت مستقیم نامی کتاب مصنف مولوی اسماعیل دہلوی کے متعلق ایک موصوفی طریقت کی طرف یہ جو الزام منسوب کیا ہے اور اس کتاب کو مستند یا معتبر کہتا ہے اور اسے تصوف کی مایہ ناز تعریف قرار دیتا ہے دریافت طلب یہ امر ہے کہ ایسے مغربی شخص کے لئے شریعت میں کیا حکم ہے؟

**الجواب**۔ آپ کا استفسار دارالعلوم فیض الرسول کو موصول ہوا تھا تو تحریر ہے کہ اس قسم کے سوال و جواب سے اصلاح نہیں ہوتی بلکہ اختلاف کی آگ اور تیز ہو جاتی ہے جس سے سنت کو شدید نقصان پہنچتا ہے اگر آپ اصلاح چاہتے ہیں اور کون سی ہو گا جو اصلاح نہیں چاہے گا خصوصاً فقہ و امامیت کے زمانہ میں تو اس کی آئین صورت یہ کہ با اثر علماء کے سامنے یہ معاملہ رکھا جائے پھر طریق کا بیان سننے کے بعد جو فیصلہ فرمائیں اس پر عمل کیا جائے حضرت عبداللہ الشریع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمارے شریعت جلد دواۓ ہم جہ پر تحریر فرماتے ہیں بہتر یہ ہے کہ نفاذی معاملات میں اس وقت فتویٰ دے جب فریقین کو طلب کرے اور ہر ایک کا بیان دوسرے کے موجودگی میں سنے اور جس کے ساتھ حق دیکھے اسے فتویٰ دے اور شافی جلد چہارم ص ۳۱۳ میں ہے۔ الا حسن ان یجمع بینہ و بین خصمہ فاذا اظہر لہ الحق مع احدہما کتب الغنوی لصاحب الحق ۱۱ دعا ہے کہ فیلسفہ تعالیٰ الحسن و جماعت علماء و مشائخ کو اتحاد و اتفاق کے ساتھ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یحیٰی جلال الدین احمد لاہوری

۲۶ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۹۷ھ

مسلمہ ماذکور شیعہ احمدیہ موعیم بھولیہ پوسٹ چندل پٹی متع مظفر پور (بہار)  
بارہ ربیع الاول کو بھولوس نکالنا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کا جشن منانا



ہائے باہنیں؟ یہاں تو جہاں۔

**انجواب**۔ درجہ الاول شریف کی باہنیں تارتن کو جلوس نکالنا اور حضور  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کا جشن منانا ہائے باہنیں اس لئے کہ ان باتوں سے حضور کی  
 تعظیم ہوتی ہے جس کا حکم مسلمانوں کو سورۃ فتح میں اس طرح دیا گیا ہے **وَعَزَّوَجَلَّ وَتَوَفَّوْهُ**  
 یعنی رسول کی تعظیم و توقیر کرو (پ ۶۷) اور تعظیم و توقیر کا مدار عرف پر ہے یعنی کوئی قول ہو یا فعل  
 اگر کسی کے عرف میں وہ تعظیم کے لئے مانا جاتا ہے تو وہ قول یا فعل اس کے یہاں تعظیم ہی قرار دیا  
 جائے گا اور وہی قول و فعل اگر کسی دوسرے ملک یا قوم میں توہین سمجھا جاتا ہے تو وہاں اس قول  
 و فعل کو توہین ہی ٹھہرایا جائے گا **فِدَائے تعالیٰ اور شاہ فرمانا ہے لا تقفل لهما اذان ولا تنهرهما**  
**وقل لهما قولاً کریماً** یعنی ماں باپ کو اذان نہ کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات  
 کہنا (پ ۷۷) حضرت امام قاضی ابو زید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا **ان کو جہاں وہاں قوما یعدون التایف**  
**کمرامۃ لا یحرم علیہم تاجیف الا دیون** یعنی اگر کوئی قوم ان کہنے کو تعظیم سمجھتی ہے تو انہیں ماں  
 باپ کو اذان کہنا حرام نہیں ہے **داعول الشاشی بیان دلالات النش** (۱۳) یعنی آیت کریمہ میں اگرچہ  
 ماں باپ کو اذان کہنے سے روکا گیا ہے لیکن چونکہ تعظیم و توقیر کا مدار عرف پر ہے اس لئے اگر کسی  
 کے عرف میں ماں باپ کو اذان کہنے سے ان کو تکلیف نہیں ہوتی ہے بلکہ اس لفظ سے ان کی تعظیم  
 و تکریم ہوتی ہے تو اس شخص کے لئے ماں باپ کو اذان کہنا حرام نہیں ہوگا بلکہ اس لفظ کو ان کے  
 لئے بولنے سے بڑے کو ثواب بھی ملے گا کہ جب یہ لفظ اس کے عرف میں تعظیم کے لئے ہے تو ماں  
 باپ کو اس سے خوشی ہوگی اور ان کو خوش کرنے میں ثواب یقیناً ملے گا جیسے کہ قادی سورت میں  
 کسی شخص کے لئے ہتھکڑیاں بولنا اس کی تعظیم ہے اس لئے کہ اس کا معنی ہے سر دار اور بہت  
 بزدل و برتر۔ مگر قادی سورت کا یہی معنی **والا لفظ** جہاد سے عرف میں کسی شخص کو کہنا اس کی توہین  
 و تذلیل ہے اور یہی عرف ہی بنیاد ہے کہ ہم اپنے ملک میں خداوند قدوس کے لئے مکر کا لفظ نہیں  
 بول سکتے کہ اس کی توہین ہے لیکن عربی عرف میں توہین نہیں اسی لئے قرآن مجید میں سب سے واضح  
 خیال لایکون (پ ۷۷-۷۸) اور حدیث شریف میں ہے حضرت عمرو بن شعیب اپنے

باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله جصل حافيا ومنعلا یعنی میں نے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ننگے پاؤں اور نعین پہنے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا اور داؤد مشکوٰۃ ص ۱۷۱ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذ اجاء احدکم المسجد فلینظر فان رأى فیہ فعليه قد رافضه و یصل فیہما یعنی جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آیا کرے تو دیکھ لیا کرے اگر کوئی تو میں گندگی دیکھے تو اسے پونچھ دے اور ان کو پہنے ہوئے نماز پڑھنے والے ابو داؤد و دارقطنی مشکوٰۃ ص ۱۷۱ اور حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے قال رسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خالفوا اليهود فانهم لا یصلون فی فعالهم ولا تحفاهم یعنی رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیوں کی مخالفت کرو وہ اپنے جوٹوں اور بوزوں میں نماز نہیں پڑھتے داؤد و مشکوٰۃ ص ۱۷۱ ان احادیث کریمہ سے ثابت ہوا کہ جوتا پہنے ہوئے مسجد میں جا کر نماز پڑھنا جائز ہے کہ سر و کفایت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مہارک کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم فرمایا کہ جوتے پہن کر نماز پڑھو مگر عرب کا عرف ہے کہ مسجد میں جوتا پہن کر جانے سے اس کی توہین نہیں ہوتی اس لئے مسجد حرام جو ساری دنیا کی مسجدوں میں سب سے زیادہ افضل اور سب سے زیادہ قابل تعظیم و تکریم ہے آج بھی عرب اس میں جوتا پہن کر چلتے پھرتے نظر آتے ہیں اور اسے آداب مسجد کے خلاف نہیں سمجھتے ہیں لیکن ہمارے عرف میں چونکہ جوتا پہن کر مسجد میں جانا اس کی توہین ہے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص اپنی سرکشی سے جوتا پہن کر مسجد میں جائے تو فتنہ برپا ہوگا اس لئے جائز نہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ والاعوان تحریر فرماتے ہیں کہ تعظیم و توقیر کا مدار عرف پر ہے اور حدیساں سے عرف عام ہے کہ استنایا جوتے پہن کر مسجد میں جانے کو بے ادبی سمجھتے ہیں رانہ دین نے اس کے بے ادبی ہونے کی تفسیر فرمائی۔ امام برہان الملک والدین صاحب ہدایہ کی کتاب البیہس والترید اور مفتوح بحرین بن نجیم کی بحر الرائق اور فتاویٰ سرسبزہ اور فتاویٰ عالمگیریہ جلد پنجم ص ۱۲۱ کتاب الکراہت باب فاسن میں ہے۔ دخول المسجد منعلا حکم وہ آج اگر کسی قواب کے دربار میں آدی جوتا پہنے ہوئے جاسے بے ادب

چھہرے نماز اذکار و اہد قیام کا دربار ہے مسلمانوں کی راہ کے خلاف چلنا اور ان میں فتنہ و فساد پیدا کرنا  
 اور انھیں نفرت دلانا قرآن عظیم کا حدیث مجسمہ کے نعوش و قاطعے حرام اور سخت حرام ہے انتہی ملخصاً  
 (رقادی رضویہ ص ۳۷۴) اسی طرح عرب کے عرف میں ملاقات پر ایک دوسرے کا رخسار و گال چومنا  
 اور بہان کی سواری کے لئے سچ و گدھے کو پیش کرنا اس کی تعظیم ہے لیکن یہاں سے عرف میں توہین ہے  
 اور تالی پٹینا یہاں سے عرف میں ذلیل کرنا اور نہی اذنانا ہے گرما گرمی ماحول میں تعظیم کو مین ہے اور  
 مری ملازمت کے عرف میں طلبہ کا ایک درجہ میں بیٹھا رہنا اور اساتذہ کا تعظیم نہ کرنے کے لئے ایک درجہ  
 سے دوسرے درجہ میں جانا ان کی توہین ہے لیکن اگر بڑی اسکولوں میں توہین نہیں تعظیم توہین  
 کا مدار عرف پر ہے اس کی مثالوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر کسی ملک کے عرف میں کوئی پیشہ  
 ذلیل مانا گیا ہے تو معزز گھرانے کی لڑکی کا اس پیشہ والے سے نکاح کرنا اس کے خاندان کی توہین  
 ہے اور وہی پیشہ اگر کسی دوسرے ملک میں معزز سمجھا جاتا ہے تو توہین نہیں حضرت امام بن ہمام  
 علیہ الرحمۃ دار فرائض تخریر فرماتے ہیں ان اللوجب هو استغفار اصل العرف قد وروعه وعلی  
 هذا یبغی ان یکون الحائض کغوا العطار بالاسکندر دیکھ لہا هناك من حسن اعتبارھا  
 وعدم فتنھا البتہ دفع القدر ص ۳۷۴ ان مثالوں سے روز روشن کی طرح یہ بات  
 ثابت ہو گئی کہ تعظیم توہین کا مدار عرف پر ہے اور ہمارے عرف میں کسی کا یوم ولادت منانا اس کی  
 تعظیم و تکریم ہے اسی لئے بڑے بڑوں کی بستی منائی جاتی ہے لہذا ذریعہ الاول شریف کی بارہویں  
 تاریخ کو رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کا جشن منانا ان تاریخ میں تعطیل کرنا کاغیس  
 بند رکھنا غسل کرنا خوشبو لگانا انے پڑے پہننا خوشی ظاہر کرنا گھروں کو آراستہ کرنا، چراغاں  
 کرنا، سرکوں اور گلیوں کو فیتلوں سے سجانا، سرکوں پر گیت بنانا، نعروں کے ساتھ جلوس نکالنا اور میلاد  
 شریف کی مجلسیں منعقد کرنا صحیح ہے کہ یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہے اور حضور کی تعظیم کا مجاز  
 قرآن و حدیث اور روایہ کرام اور ائمہ عظام کے قول و فعل سے ثابت ہے اور جب دارالعلوم دیوبند  
 و مکتبۃ العلماء کھنوا کا جشن منانا جائز ہے تو حضور کی ولادت کا جشن منانا بدرجہ اولیٰ جائز ہے واصل احثہ  
 ضائی علی النبی الکریم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

کے جلال الدین احمد لاجپوری

**مسئلہ ۱۰۔** از عبد الرشید خاں امام مسجد خیر آباد اکنانہ دہلی گھاٹ متلع بستی  
عزیز دیکھ لڑکی بدعین تھی جس کی وجہ سے لڑکی کے شوہر نے اس کو طلاق دیدیا جس سے لڑکی کا  
ناہانہ تعلق تھا اب بھی لڑکی اس کے ساتھ رہتی ہے اور نکاح بھی اس کے ساتھ ہوگا اس کے اوپر کفارہ  
دناہانہ تعلق کے بنا پر ہو گا نہ ہوں اس سے واقف کر اگر مشکور فرمائیں تاکہ کفارہ دین و دنیا حاصل ہو۔  
عزیز مندرجہ بالا واقعہ عمر کے مکان میں ہونا رہا بلکہ مندرجہ بالا دونوں آدمی کھانا پینا رہتا ہے سب کچھ  
عمر کے ساتھ ہوتا ہوا تھا اس امر میں غلطی دین کیا فرماتے ہیں عمر کفارہ کو نہا مائد ہو سکے؟

**الجواب**۔ ناہانہ تعلق یعنی زنا کے لئے شرع نے کوئی کفارہ مقرر نہیں کیا ہے  
ہاں اگر حکومت اسلامیہ ہوتی تو زنا ثابت ہونے پر دونوں کو سنگسار کیا جاتا یا کوڑا مارا جاتا اب ہمارے  
یہاں موجودہ زمانہ میں حکم یہ ہے کہ لڑکی اور لڑکا دونوں کو علانیہ تو بہ استغفار کر لیا جائے اور دونوں کو نمازی  
پابندی کرنے پر زور دیا جائے اور قرآن خوانی نیز میلاد شریف کرنے کی تلقین کی جائے۔ اور عمر کو اگر ان  
دونوں کے ناہانہ تعلق کا علم تھا اور ان دونوں کے ناہانہ فعل سے راضی تھا تو وہ بھی علانیہ تو بہ استغفار  
کرے اور اسے بھی میلاد شریف وغیرہ کرنے کی تلقین کی جائے۔ ہذا ملاحظہ فرمائی و اللہ اعلم بحقیقۃ  
و رسولہ جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم۔

بہار الدین احمد امجدی ج ۱  
اشعبان المعظم ۱۳۹۹ھ

**مسئلہ ۱۱۔** از محمد حبیب خاں مہناں کھنڈری بستی  
عزیز خود کوئی صحیح العقیدہ ہونے کے ساتھ ایک پیر بھی ہے اور بیعت بھی کرتا ہے اس سلسلے میں  
مریدین متعلقین کے یہاں آتا جاتا ہے۔ البتہ مریدین کے تعلقات اور درشتہ داری و ہابیوں دیوبندوں  
سے ہیں مریدین ان کے یہاں آتے جاتے ہیں اور وہ لوگ ان کے یہاں آتے جاتے مسلمان و کھلم  
کہتے ہیں خود کھاتے اور ان کو کھاتے جاتے ہیں اور زیدان تمام حالات کے جاننے کے باوجود  
اپنے ان مریدوں کے یہاں جاتا ہے اور مسندین داخل کرتا رہتا ہے۔ دریافت طلب یہ ہے کہ وہ پیر  
طریقت اندوختہ شریعت مطہرہ سنی راہ دہ گئے یا نہیں اگر ہیں تو کیسے اور اگر نہیں ہیں تو سلسلہ بیعت باقی ہے  
یا نہیں اگر باقی نہیں تو ان کے یہاں دوبارہ خود پیر طریقت جانے پر کیا ہوں گے؟

عزیموحد زمانہ میں جو عرس ہوتے ہیں جس کے اندر بے شمار مرد کے سوا اور تین بے پردہ شریک ہوتی ہیں اور وہ بھی زیادہ تر عورتوں کے گھر ہوتی ہیں جن کے روک تھام کے لئے بانی عرس کوئی معقول انتظام نہیں رکھتے اس غلط ملط اور تمام خرافات کا ہنسا من کون ہوگا یہاں تک کہ مردانہ پر اکثر دیکھا گیا ہے کہ جہاں عورتیں مرد داخل دین کے سامنے سر سجود ہوتے رہتے ہیں۔ مگر اہل علم تو چہ نہیں فرماتے بلکہ اگر اشارۃً کوئی عورت گھر کے حضرت یا کہ اہل حکم و اسباب کو فرماتے ہیں کہ عقیدہ تائیس گرتے ہیں ایسا کہنے والے اہل علم کے بارے میں احکام شرعی کیا ہیں پورے احوال کے جوابات مفصل تحریر فرمائیں اور یہ بھی تحریر فرمائیں کہ عرس منانے کا صحیح طریقہ عند الشریعہ کیا ہے؟

**الجواب** — اللہم ھدنا الحق والصواب (اور بندگی و ادائیگی اپنے عقائد

کفریہ مندرجہ منظر الامان میں تحریر ان اس مسئلہ ۲۸/۱۲) اور لایق قائل وہ وہ دھوکے بنا پر مذکور شریعت اسلامیہ کا فروغ و ترویج اور مرتبہ سے میل جول رکھتا اس سے شادی بیاہ کا رشتہ قائم کرنا اور رشتہ کی بنا پر اس کے یہاں آنا جانا اور اس کی اپنے گھر جہاں فرائز کرنا یہ سب امور مذکور شریعت اسلامیہ ناجائز و حرام ہیں۔ زید کے مردین جو وہابیوں دیوبندیوں سے رشتہ نانا قائم کئے ہوئے ہیں۔ وہ سب گناہ کبیرہ کے مرتکب اور شرعاً فاسق ہیں پھر اگر زید ان باتوں کو جانتے ہوئے حسب استطاعت اپنے مردوں کو امور مذکورہ بالا کے ارتکاب سے منع نہیں کرتا بلکہ صرف دنیوی منفعت کے حصول کے لئے ان کے یہاں جانا اور اور لوگوں کو اس سلسلہ بیعت میں داخل کرنا ہے تو ایسی صورت میں خود زید بھی گنہگار ہے اور اگر وہ اپنے مردوں کو ایسی باتوں سے تعلقات قائم کرنے سے منع کرتا رہتا ہو لیکن وہ لوگ عمل نہ کرتے ہوں تو اس پر مواظفہ نہیں اور زید جبکہ وہابیوں دیوبندیوں کو ان کے عقائد کفریہ کے باعث کا فروغ و ترویج کرتا ہو اور اس کا اعتقاد مذہب اہلسنت کے مطابق ہو تو پھر حال سنی ہے خواہ وہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتا ہو یا نہ کرتا ہو۔ یہ عجیب بات ہے کہ مستغنی زید کے بارے میں سب کچھ جانتے ہوئے ایک طرف تو یہ پوچھ رہا ہے کہ زید سنی رہ گیا یا نہیں اور دوسری طرف اپنے ابتدائی سوال میں اس کو سنی صحیح العقیدہ مسلم کہہ رہا ہے کہ زید خود سنی صحیح العقیدہ ہوئے کیساتھ ایک سیر بھی ہے مسائل کو اپنے عقیدہ کے مطابق یوں لکھنا چاہئے تھا کہ زید سنی کہلانے کے ساتھ ایک پیر

یہی ہے۔

حضرت سلسلہ فیاضیت بقدر عوام مردوں اور عورتوں کے اعتقاد و غیرہ کو رد کرنے کی جتنی استطاعت ہوتی  
 عرس کو ہے اگر وہ اس کو محروم سے کار نہیں لاتا تو بیشک وہ ان خرافوں کا ذمہ دہ ہے۔ مثلاً کو بوسہ دینا حرام  
 نہیں مگر بھی عوام کو اس سے روکنے کا حکم ہے اس بوسہ کو وہابی سجدہ کہتے ہیں تو اس بوسہ کو مسائل  
 نے ستر سجدہ سے تعبیر کیا ہے تو یہ اس کی سمجھنا نادر ہے۔ یہاں ستر سجدہ کرنا تو اگر یہ سجدہ سجدہ عبادت  
 ہو تو سجدہ کرنے والا کا فرض ہے اور اگر سجدہ تعظیمی ہو تو سجدہ کرنے والا فعل حرام و گناہ کبیرہ کا مرتکب  
 ہے جس شخص نے سجدہ تعظیمی کو قبر کے لئے جائز مانا ہے وہ گمراہ اور فاسق ہے۔ مسائل کو چاہئے تھا کہ  
 اس کے خیال میں صاحب علم نے قبر کے لئے سجدہ عقیدت کو جائز مانا ہے پہلے اسی سے استفادہ کرتا اگر  
 وہ صاحب علم و افہامی جواب نہ دیتا تو مسائل اس سوال کو یہاں بھیجتا اس لئے کہ سجدہ عقیدت کو جائز ماننے  
 والا بڑے علم و مسائل اہل علم سے تو مسائل کو اسی سے فتویٰ لکھانا چاہئے اور اگر لکھا چکا ہے تو اس کی نقل  
 یہیں دے تاکہ اس کا رد لکھا جاسکے اس لئے کہ سجدہ عقیدت بہر صورت ناجائز و حرام ہے خدا تعالیٰ  
 والہ اعلم عند اللہ تعالیٰ و رسولہ جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم۔

حی جلال الدین احمد لاہوری

۱۵ ربیع الاخر ۱۳۱۲ھ

مسئلہ - از محمد سلیمان گورکھ پوری

عزیزید کی بیوی نے ایک ڈوم سے زنا کی تو مردی نے زید کا یا یمن کا کہ دیا تو زید کی بیوی بہت  
 نادم ہوئی اور معافی طلب ہوئی تو چودھری نے کہا کہ زید کی بیوی تو بے گناہ ہے یا یمن کو بے گناہ نہ کہلائے اور میلاد  
 شریف سے تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ چودھری کا یہ فیصلہ شرفِ اہل سنت ہے یا نہیں اور زید کی بیوی  
 مذکورہ بالا باتوں کو کرنے کے بعد پاک ہو جائے گی یا نہیں؟

عزیزنا کہ اگر کوئی مانتا یا اس سے کچھ روپیہ وصول کرنا اور میلاد شریف سے مذکورہ حکم دینا ان چیزوں  
 کو زنا کا کفارہ سمجھنا درست ہے یا نہیں اگر وہ یہ لینا جائز ہے تو اسے کہاں فرما کیا جائے؟

الجواب - اگر حکومت اسلامی قائم ہوتی تو زانی اور زانیہ کو سنگسار

کیا ہاں یا نہ ہو گئی یا نہ لیکن جب حکومت اسلامیہ قائم نہیں تو زندگی ہیوی کو علانیہ تو یہ کہلایا جائے اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں اور خیرات کرنے کی تلقین کی جائے نہ دینی نہ کی جائے اور جو دھری نے جو فیصلہ کیا ہے وہ اگر بطور مشورہ کے ہو تو شرعاً درست ہے اور اگر بطور تاوان اور جرمانہ کے ہو جائز نہیں اور سلاطین شریف سنیہ خیر کے کہلانے اور دیگر نیکیوں کے کرنے سے صرف قبول تو یہ کی امید کی جائے گی اور کچھ نہیں۔ اور بعد تو یہ جبکہ لوگ اس کے تو بہ سے مطمئن ہو جائیں تو اس کے یہاں کہانی سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عنا زنا کار کو بچات کے حکم سے بچتے ماننا جائز ہے اور سلاطین شریف اور دیگر نیکیوں کے کہنے کا مشورہ دینا مستحسن ہے لیکن ان نیکیوں کو زنا کا کفارہ سمجھنا غلطی اور خطا ہے اس لئے کہ شرع میں زنا کا کوئی کفارہ نہیں بلکہ خدا و رحم ہے اور تہا کا اس سے کچھ روپیہ بطور تاوان اور جرمانہ لینا جائز نہیں لان التعزیر بالمال منسوخ والعمل علی المنسوخ حرام وهو حق اعلم۔

جلال الدین احمد لاجپوری

۲۴ ذی القعدہ ۱۳۸۰ھ

مسئلہ۔ مسئلہ رحمت اللہ بہرائی

زناہی ایک عورت مبنی بیکم کو ناجائز طور پر اس کے بیکے میں لکھے ہوئے ہے اور مبنی بیکم کے والدین اس کے اس فعل سے لافنی ہیں۔ دریافت طلب امر ہے کہ زناہی مبنی بیکم اور اس کے ساتھ مسلمانوں کو کیا سزا دینا چاہیے؟

الجواب۔ صورت مسئلہ میں اگر زناہی اور مبنی بیکم آپس میں میراں ہوئی کے تعلقات قائم نہ کئے ہوئے ہیں تو یہ سخت ناجائز اور حرام ہے دونوں ایک دوسرے سے ناجائز تعلقات ختم کر کے علانیہ تو یہ کریں ورنہ دونوں سخت قوام کار، نہایت بدکار، لافنی مذاہب، تہا اور دین و دنیا میں دوسرا ہر شے ہوں گے۔ اور مبنی بیکم کے والدین جو اس کے فعل سے لافنی تھے وہ بھی علانیہ تو یہ کریں اور اگر یہ لوگ تو بہ واستغفار نہ کریں تو مسلمان ان کے ساتھ کھانا پینا، آٹھنا بیٹھنا اور ہر طرح کے اسلامی تعلقات ہرگز نہ رکھیں۔ وهو بحمدہ تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد لاجپوری

مسئلہ ۱۰۔ از نواد الدین سیورالال صلی علیہ وسلم

نزد کے بیٹے خالدة نے ایک چار دن سے زمانا کی تو حملہ والوں نے نزد سے قطع تعلق کر لی لیکن  
بکر کا کھانا نزد کے گھر اور نزد کا کھانا بکر کے گھر ہوتا رہا وہیے نادم دونوں ہیں۔ مطلع فرمائیں کہ ان  
دونوں کے لئے عند الشرع کیا حکم ہے؟

الجواب

۱۰۔ نزد کے بیٹے خالدة نے اگر چار دن سے زمانا کیا اور نزد اس سے  
راضی رہا پھر بکر سے اس گھر کا کھانا یا کسی قسم کا اسلامی تعلق رکھا تو نزد و بکر دونوں بالاعلان توہم کریں  
اور لڑکے خالدة پر علانیہ توہم کرنا قریض ہے اگر وہ توہم نہ کرے تو نزد پر واجب ہے کہ ایسے لڑکے کو گھر  
سے نکال باہر کرے اور ہرگز ہرگز کوئی تعلق و رواداری اس سے نہ رکھے نہ وہ اللہ تعالیٰ اعلم۔

کے جمال الدین احمد الاجدی تہ

۹ ذی القعدہ ۱۳۸۶ھ

مسئلہ ۱۱۔ از محمد حسین ساکن بمحمود آباد صلی علیہ وسلم

نزد چند باتیں پیش کرتا ہے رالف اور توں کو سینڈل پہننا ناجائز ہے اس لئے کہ انگریز کی  
عورتوں سے مشابہت ہے۔

۱۱۔ اب اہل دینی یا مہیا یا پارنچہ گز گز سے کاشلوار پہننا بھی ناجائز ہے اس لئے کہ یہ ضمیمہ عربی میں  
سے ہے اور اس پر قرآن کریم کی آیت کو یہ پڑھتا ہے بکواواشواوا ولا تصوخوا انما یحب المسوفین۔  
۱۲۔ ساری بھی پہننا ناجائز ہے اس لئے کہ اس میں بے پردگی ہے آیا نزدیکنا کھنا حکم شریعت  
مطہرہ غلط ہے یا صحیح؟

الجواب

۱۱۔ رالف (صنوبر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے  
ہیں من تشبه بجمہ فجمہ متخبر (براد احمد و ابو داؤد) یعنی جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے  
وہ اسی قوم میں سے ہے (راحمہ و ابو داؤد) اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ غیر مسلم کی ہر وہ چیز جو  
ان کے لئے اس طرح قاص ہو کہ اگر مسلم اسے استعمال کرے تو غیر مسلم ہونے کا اس پر دھوکا ہو تو  
اس کا استعمال کرنا مسلمانوں کے لئے ناجائز ہے اور حکم ادنیٰ والی سینڈل جو عام طور سے





**الجواب** — اللہ عہد ایتہ الحق والصواب اسے سائل پر پہنچے کہ نام نہاد فلم  
 "خداوند" کا دیکھنا اور دیکھانا جائز ہے یا ناجائز بلکہ یہ پوچھ کہ اس فلم کے دیکھنے والوں اور دکھانے والوں  
 پر کتنا سخت شدید گناہ اور عظیم وبال ہے عام قلموں کا دیکھنا اور دیکھانا حرام سخت حرام شدید حرام ہے  
 مقامات مقدسہ کے منظر کو پردہ میں لہا کر دکھانا ان کی حرمت اور عظمت پر ضرب کاری ہے مسلمانوں کا  
 جہنم عقیدت و احترام بالکل سرد ہو چکا ہے ورنہ قلمی کینیاں مقامات مقدسہ کے منظر فلانے کی جرأت ہی  
 نہ کر سکتی تھیں لیکن پانی سر سے اوقاف اللہ ہانے کے باوجود اب بھی موقع ہے کہ ہر طبقہ کے مسلمان اس  
 نام نہاد فلم خداوند کی فائش کا قوتاً اور کلاً بایکٹ کریں اور مقامات مقدسہ کی عزت و اہمیت کی حفاظت  
 کا فرض انجام دیں۔ مسلمانوں، ہوش میں اگر منظر کینیاں نہیں سے جیسے کہ تمہارے دین و مذہب سے  
 کیسل رہی ہیں اور شعائر الہیہ کی اہم روٹ رہی ہیں اگر تم نے آج ہی اس ختمہ عظیم کی بیع کئی نہ کر دی  
 تو فلم کینوں کا حوصلہ بڑھ جائے گا اور کل وہ نام نہاد فلم خداوند کے بعد معاذ اللہ تعالیٰ عرصہ صحابہ کرام اور اولیاء  
 عظام کے نام کی بھی فلم نکالنے کی کوشش کر سکتی ہیں پھر اس طرح تمہارا دین و مذہب ایک فحاشہ بن کر  
 رہ جائے گا لہذا آج ہی چونک جاؤ، ہوشیار ہو جاؤ، ہو سکتا ہے کہ کرائے کے کچر مولوی اور لٹلہ اس  
 نام نہاد فلم کے دیکھنے کو جائز کریں مگر شرعاً و شرعاً تم ان کے دھوکے میں نہ آنا ورنہ تمہارا دینی جہیز تباہ  
 ویرا دیو جائے گا اور تم قیامت کے مردان میں ان مجرموں کی صف میں گھرنے کے بجائے گھنوں نے  
 دین و مذہب کے شعائر کی بھرتی کی ہے لہذا اس سنگین فتنے میں گھسنے سے خود بچو اور اپنے بال بچوں  
 نیز دوست و احباب اور اپنے عزیز واقارب سب کو بچاؤ اغوا الفوفیق واللہ اعلم من اولئہ ضلالتی  
 وادلتی دعائی ورسولہ اعلمہ جل جلالہ وعلیٰ الموفی تعالیٰ علیہ وسلم۔

کتبہ: جلال الدین احمد القادری الرضوی عفیہ اللہ عنہ

تہذیب شعور من ذی الحیۃ الخیر ۱۳۸۸ھ

مکتبہ مائیدین الدین دلاور پور پورٹ بزرگ پانڈہ متبع کونگ

ایک شخص میں کا نام قریب ہے وہ کہتا ہے کہ درود پڑھتا جائز ہے اور سلام پڑھنا بدعت ہے؟  
 بیٹو! فوجسروا۔

**الجواب** اللهم هذا الحق والصواب نبيك اسلام پڑھنے کو بدعت قرار دینا سنت گناہ ہے قرآن کریم جس جہاں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دعوہ بھیجے گا حکم دیا ہے وہیں اسلام پڑھنے کا بھی حکم دیا ہے چنانچہ فرمایا ہے یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا خلسجا۔ یعنی اسے مسلمانو تم میرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دعوہ دیجو اور خوب سلام پڑھو اور جب خود اللہ تعالیٰ نے دعوہ شریف کے ساتھ سلام پڑھنے کا حکم دیا ہے تو سلام پڑھنا بدعت کیونکر ہو سکتا ہے زید پر فرض ہے کہ وہ اپنے اس یہودہ باطل قول سے علی الامان توبہ کرے حدیث اعاذنی والعلم بالمحق عند اللہ تعالیٰ ورسولہ جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

محمد بن عبد اللہ بن احمد القادری الرضوی رحمہ اللہ  
المدارس بدو العلق فی فضل الرسول فی بواہی الشیخہ من اعمالہ  
من محرم الحرام ۱۳۸۸ھ

الحمد لله والصلوة والسلام على نبيه وآله وصحبه وذوات دمل وآبائهم عليهم الصلاة والسلام  
دعوہ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سنت الہیہ ہے چنانچہ فرمان ربانی اور ارشاد ربانی ہے۔  
وسلام علی المرسلین تمام رسولوں پر غیروں پر سلام ہو سلام علی موسیٰ و ہارون، سلام علی ابراہیم  
سلام علی الیسین یعنی کوئی وہاں نہ ہے سلام ہو ابراہیم والیاس کو سلام ہو سورۃ الصفۃ پارہ ۱  
علی نبیائہم السلام اور سکا لا حکم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دعوہ و سلام پڑھنے کو مخصوصیت  
سے حکم دیا گیا ہے جیسا کہ حضرت حبیب نے اُت کریمہ میں فرمایا اس لئے زید زکریا کا حکم قرآنی اور ارشاد  
ربانی کے خلاف ایک اعلیٰ درجہ کے مستحب اور مقدس عمل کو بدعت کہنا اعلیٰ جہالت اور فحش بدعت  
ہے جس کی بنا پر زید یہ قید خود مرتد اور گمراہ ہو گیا لہذا حکم شرع حضرت حبیب زید مجتہد کے فتویٰ کے  
مطلق عمل کیا جائے۔ فالجواب حق و صواب والحجیب مضیّب و مٹاب۔

العبد الحق فہم فہیم الدین عفا عنہ العلی المنین  
الصادق القادری الرضوی المصطفوی الکوثری  
من محرم الحرام ۱۳۸۸ھ

**مسئلہ**۔ از عبد اللہ النان متعلم بدرہ سر پر نور العلوم انشائی نام پور متعلق کوئٹہ  
 بحر عالم منی صبح العقیدہ ہے اور خلقِ آس کو فائز ہے ذید کو کہ خلقِ آس سے منکر کتاب ہے  
 اور کہتا ہے کہ خلقِ آس وہابیوں کا طریقہ ہے لہذا دریافت طلب یہ امر ہے کہ خلقِ آس کے متعلق  
 شریعتِ مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

**الجواب**۔ اللہم هذا ایہ الحق والصواب خلقِ آس سے منکر کتابا سائل  
 شریعہ سے ناواقف کی دلیل ہے۔ خلقِ آس بلاشبہ جائز و مستحسن ہے بلکہ بعض علماء کے نزدیک  
 سنت بہارِ شریعت جلد شانزدہم ص ۱۹۸ پر بحوالہ الذکر الخالی ہے کہ "مرد کو اختیار ہے کہ سر کے بال مونڈائے  
 یا بڑھائے اور یا رنگ نکالے" پھر ص ۱۹۹ پر ہے کہ "ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ نہ پورے بال رکھے ہیں نہ  
 مونڈائے ہیں بلکہ قیچی یا شیش سے بال کترواتے ہیں یہ تاہم اگر نہیں مگر افضل و بہتر وہی ہے کہ مونڈائے  
 یا بال رکھے" انہی اور فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم مصری ص ۳۱۱ میں ہے کہ فی الوضوء الزند ویسبی  
 او السنۃ فی شعرا الرأس اما الفرق واما الخلق و ذکر الخاوی الحق سنۃ و نسب ذلک الی العلماء  
 المشہورہ ای الامام الاحمد والامام ابو یوسف والامام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کذا فی التشریحات  
 اور دینائے اسلام کے فقیر شہیر حضرت ملا بیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تفسیرات احمدیہ مطبوعہ رحمہ ص ۳۰ پر  
 فرماتے ہیں کہ خلقِ الرأس وقصوہ مسنون للرجال علی سبیل التقیہ و خلقِ آس اگر وہابیوں کی علامت  
 اور طریقہ ہونے کی وجہ سے منوع ہو جائے تو چاہئے کہ زیادہ عبادت کرنا بھی منع ہو جائے اس لئے کہ  
 اس کو بھی وہابیوں کی علامت بتایا گیا ہے۔ ہذا ما عندی والعلم عند اللہ تعالیٰ و رسولہ جل  
 جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نمی جلال الدین احمد انجمنی تہ

یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۸۵ھ

**مسئلہ**۔ از حاجی بین احمد خاں در رحمت اللہ خاں بھگوت پور سنی  
 کسی لڑکے کا اچھا نام رکھ کر اس کو سودیا بڑے الفاظ سے پکارنا کیسا ہے؟ بیذا تو تمروا  
**الجواب**۔ یادہ ۲۶ رکوع ۴ میں ہے ولا تباہوا بالالفاظ یعنی ایک  
 دوسرے کے برے نام نہ رکھو اس آیت کریمہ کی تفسیر میں حضرت عبداللہ الاصل رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ فرماتے ہیں کہ میں علمائے فرمایا کہ کسی مسلمان کو کیا لگدھایا سوتہ کہنا بھی اس دینی میں داخل ہے لہذا اچھا نام رکھ کر برے لفظ سے پکارنا گناہ ہے۔ ہاں اگر کسی بطور تادیب لگدھاد وغیرہ کہنا جائے تو حرج نہیں واقعہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ علیہم کل جلالہ وصلى المولى تعالى عليه وسلم۔

جلال الدین احمد لاجپوری  
لاہور جمادی الاخریٰ ۱۳۸۶ھ

مسئلہ: زوجہ رشید سکندریہ پور ضلع بسنی ۳۰ مفر ۱۳۸۶ھ  
 زید سونی رات میں ہندہ کی چادر پانی پر آیا اور ہندہ عورت سے زنا کا سوال کیا اور دست برداری  
 کی ہندہ نے اسے ہٹا دیا زید پھر آیا دوبارہ ہندہ سے زبردستی کرنا چاہا ہندہ نے لات سے زید کو مارا۔  
 جب زید بھاگا ہندہ نے شور مچایا اپنے خسر سے نکاح کی زید کے والد زید الدی کے چودھری ہیں بچوں کو  
 جمع کیا ہندہ نے یہ واقعہ گندہ اخبار بیان کیا انھیں کیا اوگوں نے نصیحت کیا مگر چودھری نے ہندہ کو گالی دی  
 اور ہندی بنایا اور عزت سے بھاگ دیا زید مولوی ہے اور ابھی بڑھ رہا ہے۔

۱۱۔ نیکو کے والد چودھری پر کیا حرم مانڈ ہوتا ہے ہرنندہ کو کافی دی اور زندگی بنایا آیا چودھری کے قابل ہے کہ نہیں؟

(۱۳) ہندو مجرم ہے کہ نہیں؟

۱۳ ہندہ جز ہے کہ میں ۹  
**الجواب** — اللہ عذابہ الحق والصواب اگر واقعی نیر سے ہندہ سے دنیا  
 کا سوال کیا اور دست دلائی کی ہندہ کو کڑا ہندہ نے بڑا دیا پھر اس نے دوبارہ ہندہ سے نہر مرقی  
 کرنی چاہی پھر اس نے لات کھایا اور بھاگ گیا تو ضرور وہ گنگا کے لیے اس پر تو بہ فرمے ہے اگر وہ اپنے  
 ان افعال شیعہ سے تو بہ نہیں کرے گا تو مذاب اخروی میں گرفتار ہوگا لیکن نفس ہندہ کے کہہ دینے  
 سے یہ کیسے مان لیا جائے کہ واقعی زمین اور بالا کا مرتکب ہو اسے حدیث شریف کا حکم یہ ہے کہ  
 البینۃ علی المدعی والبیۃ علی من انکر یعنی مدعی کے ذمہ ثبوت دینا ہے اگر وہ ثبوت نہ دے سکے تو  
 مدعی علیہ کو قسم کھانی پڑے گی اور یہاں اس کا بہرے میں ہندہ مدعی ہے اس نے جانے ثبوت

دینے کے قسم کھائی ہندہ کو یہ چاہیے تھا کہ جب زید سوئی رات میں اس کی چار پائی پر آیا اسی وقت وہ شور مچائی لوگوں کو آواز دی مگر ہندہ نے ایسا نہیں کیا پھر جب زید دوبارہ آیا اور ہندہ سے زبردستی کرنی چاہی تو قہج ہے کہ ہندہ نے اس وقت بھی شور نہیں مچایا صرف لالت چلائے پر اتفاقاً کیا جب زید بھاگتا شور مچایا اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک من گڑھت قہج ہے۔ بہر کیف صورت مسئلہ میں جن امور کو ہندہ نے زید کی طرف منسوب کئے ہیں اگر وہ شرعاً ثابت ہو جائیں تو زید قابلِ امامت نہیں رہے گا اور اس پر فرض ہوگا کہ کھلے عام توبہ کرے۔

۱۱، فحش مکتا شرعاً حرام ہے اگرچہ دھری نے فحش بکا ہے اور ہندہ کو زندی بنایا ہے تو اس پر اپنے فحش کلمات سے توبہ کرنا فرض ہے اور ہندہ سے معافی مانگنا بھی لازم ہے۔

۱۲، اگر ہندہ ثبوتِ مذمے کے تو الزام لگانے کی وجہ سے وہ مجرم ہے توبہ کرے اور زید سے معافی مانگے **ہذا عندی والعلم عند اللہ تعالیٰ** خود عند رسولہ جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم۔

محمد بن الدین احمد القادری الرضوی

من اساتذہ دارالعلوم فیض الرسول بدوؤن الشریفہ

اربع وعشرون من جمادی الاولیٰ ۱۳۳۵ھ

**مسئلہ** وہ ازدواجی ستری بلکہ گوری سری دام قطع دیوریا

ہم لوگ میلاد شریف کی منل میں قیام کرتے ہیں اور یا فنی حلام علیک پڑھتے ہیں لیکن ادھر چند دفوں سے ہمارے گاؤں کے مکتب میں ایک شخص دینی تعلیم پڑھانے کے لئے آیا ہوا ہے وہ کہتا ہے کہ میلاد کے اندر سلام پڑھنا ناجائز ہے اور کہتا ہے کہ میں نے کسی کتاب میں نہیں دیکھا ہے تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ میلاد شریف کی منل منع کرنا اور میلاد شریف میں قیام منقطع کرنا اور سلام پڑھنا شرعاً ناجائز ہے یا نہیں؟ اور جو شخص میلاد شریف کی مجلس میں سلام پڑھنے کو ناجائز بتائے وہ سنی ہے یا نہیں؟ ایسے شخص کو مکتب میں پڑھانے کیلئے مقرر کرنا اور اس سے اپنے بچوں کو تعلیم دلوانا شرعاً درست ہے یا نہیں؟ یہی سوال توجروا۔

**الجواب** اللہم عداۃ الحق والصواب تمام سنی علماء کا اس بات پر

اتفاق ہے کہ میلاد شریف کی منل منع کرنا اور اس میں قیام تعظی کرنا یا نبی سلام علیہ یا رسول سلام  
 علیہ پڑھنا معروف جائز بلکہ مستحب و باعث البر و ثواب ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے  
یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ و سلوا تسلیما یعنی اسے ایمان والو تم میرے نبی پر درود و سلام پڑھو  
 اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ خود اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 پر درود و سلام پڑھنے کا حکم دیا ہے لہذا جو شخص کہتا ہے کہ میلاد میں سلام پڑھنا جائز ہے وہ جھوٹا ہے  
 گمراہ اور بد دین ہے اور نہ ایملا د شریف میں حضور کے تذکرہ آمد کے وقت قیام کرنا تو یہ بھی قطعاً درست  
 اور جائز ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ و خذوا زینہ و خوذوا اور اے مسلمانو تم لوگ میرے  
 نبی کی تعظیم اور توفیر کرو۔ تو چونکہ میلاد شریف میں حضور کے ذکر آمد کے وقت قیام کرنا اس میں حضور کی تعظیم ہے  
 اور تعظیم کرنے کا حکم خود اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اس لئے یہ قیام تعظی حکم قرآن مجید ثابت ہے قائم الحزمین  
 حضرت مولانا سید احمد رقی دہلوان کی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب الدر السنیہ میں لکھتے ہیں الفرج  
 بلیغہ ولادتہ و فروغہ المولود القیام عند ذکر ولادتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و المعام الطعام  
 و خیر ذلک مع امتداد الناس ضلہ من احوال البر فان ذلک اکلہ من عظیمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم یعنی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شب ولادت کی خوشی کرنا اور میلاد شریف پڑھنا اور ذکر ولادت  
 اقدس کے وقت کھڑے ہونا اور کھانا کھانا اور ان کے سوا اور نیک کام جو مسلمانوں میں رائج ہیں یہ سب  
 حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم سے ہیں فقیہ محدث مولانا عثمان بن حسن دہلوی علیہ الرحمۃ والرضوان  
 اپنے فرائد اثبات قیام میں لکھتے ہیں ما خذا بجمعت الامۃ المحدثۃ من اهل السنۃ و الجماعۃ علی  
استحسان القیام الذکور و قد قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یجمع احی علی الضلالۃ یعنی جب تک  
امت محمدیہ اہل سنت و جماعت کا اتفاق و اتفاق ہے کہ میلاد شریف میں قیام تعظی کرنا مستحب و باعث  
ثواب ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری امت گمراہی کی بات پر اتفاق نہیں  
کر سکتی جس کا معنی یہ ہوا کہ قیام تعظی گمراہی کی بات نہیں ہے۔ حاصل کلام یہ کہ سنی مسلمانوں کے نزدیک  
 میلاد شریف کی منل کرنا قیام تعظی کرنا اور اس میں سلام پڑھنا قطعاً جائز ہے ہاں وہابی مذہب والے  
 چونکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر پاک اور حضور کی تعظیم و توقیر سے جلتے ہیں اس لئے وہ غلب

میلا دشرف کے مستعد کرنے اور گھر سے ہو کر صلاۃ و سلام پڑھنے کو اپنی کتابوں میں ناجائز جاتے ہیں۔  
 چنانچہ مولوی رشید احمد گنگوہی اور دیگر وہابی مولویوں نے فعل میلا و شریف اور کمرشے ہو کر صلاۃ و سلام  
 پڑھنے کو اپنی کتابوں مثلاً براہین قاطعہ، فتاویٰ رشیدیہ وغیرہ میں ناجائز لکھا ہے گاؤں کے کتب کے جس  
 معلم نے میلا و شریف میں سلام پڑھنے کو ناجائز بنایا ہے وہ گمراہ اور وہابی ہے ایسے شخص کو کتب میں متروک  
 کرنا اور بچوں کو اس سے تعلیم دلوانا شرعاً ناجائز و حرام ہے اور دین کے حق میں ذہر فاسد ہے۔ مسلمانوں پر  
 فرض ہے کہ اپنے بچوں کو اس وہابی معلم سے بڑھوانا تو ناجائز و مذکورہ اور کسی نئی صیغہ عقیدہ آدمی سے تعلیم  
 دلوائیں اور جب تک سنی آدمی کا انتظام نہ ہو اس وقت تک بچوں کی پڑھائی کو ملتوی رکھیں اور اس  
 وہابی معلم سے ہرگز ہرگز تعلیم نہ دلوائیں۔ **ہذا ما عندی و العلم عند الله تعالیٰ و عند رسولہ الاعلیٰ**  
**صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ** **محمد خدیج رب اللہ الرحمن ربہ**

۲۸ من جمادی الاولیٰ ۱۲۸۸ھ

**مسئلہ ۱۰** ان شہداء احمد فاروقی مقام پوسٹ سعدی مذکور متعلق باندہ (روپی)  
 حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کرنا یا نہ ہے یا نہیں؟ زید کہتا ہے کہ حضور کی تعظیم کرنا جائز نہیں  
 اور کہہ کہتا ہے کہ جس حضور کی تعظیم کا کہا ہے تو اسے تسلیم ہے لیکن چونکہ وہ ہماری نگاہوں کے سامنے نہیں  
 اور ہم انہیں دیکھتے نہیں اس لئے ہم ان کی تعظیم نہیں کرتے تو زید و دیگر کتابوں کا مدلل جواب تحریر  
 فرمائیں کرم ہوگا۔

**الجواب** حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم جائز ہی نہیں بلکہ  
 واجب و لازم ہے خداوند قدوس ارشاد فرماتا ہے **وَقَدْ رَوَاهُ وَتَقْوَاهُ** یعنی رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔  
 (پہلے ۹۷) حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمۃ و الزوال تحریر فرماتے ہیں **فواجب اللہ تعالیٰ تعزیرہ**  
**و تقویہ و الزم اکرامہ و تقیہ** یعنی خدا نے رسول کو تعظیم و توقیر کی حرمت و توقیر  
 کو واجب قرار دیا اور ان کی تعظیم و توقیر کو لازم فرمایا ارشاد شریف جلد ۲ ص ۲۸) لہذا نیکو کہنا غلط ہے کہ  
 حضور کی تعظیم جائز نہیں۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ ہر طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب بجا لائیں  
 اور ہر جائز طریقے سے ان کی تعظیم کریں اس لئے کہ قرآن مجید میں حکم مطلق ہے یعنی حضور کی تعظیم کے



نے کوئی خاص طریقہ متین نہیں کیا گیا ہے لہذا ہر طرح سے ان کی تعظیم کرنا لازم ہے البتہ انہیں قہدایا  
قہدا کا بیٹا کہنا یا قہدائے تعالیٰ کی طرح ان کے لئے کسی صفت کا ثابت کرنا شرک و کفر ہے امدان کو سجدہ  
کرنا حرام نہ ناجائز ہے۔

امداد کا یہ کہنا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چونکہ دیکھتے نہیں اس لئے ہم ان کی تعظیم نہیں کرتے  
اس کا بھی یہ قول غلط ہے اس لئے کہ تعظیم کے لئے معظم جس کی تعظیم کی جائے اس کا سامنے ہونا  
منروزی نہیں۔ بخاری اور مسلم میں حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اذ اتیتهم الفاط فلا تستقبلوا القبلة ولا تستدبروها۔ یعنی  
جب تم یا خانہ جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ متوجہ نہ مٹھو نہ پیچو (مشکوٰۃ شریف ص ۳۸) حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ  
علیہ اس حدیث شریف کی شرح میں قوم فرماتے ہیں اسی جمیعہ الکعبۃ قطعاً لہا یعنی کعبہ شریف کی

طرف متوجہ اور پیچو نہ کہہ کر اس کی تعظیم کے لئے ہے (مرقاۃ جلد اول ص ۲۸) اور بخاری و مسلم میں  
حضرت ابوجہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذ اقام  
الحکماء الصلاۃ فلا یجوز امامۃ یعنی جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو تو وہ اپنے

سامنے نہ متوجہ نہ مشکوٰۃ شریف ص ۴۹) حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کے اس حکم کی علت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں تخصیص القبلة لتعظیمہا یعنی قبلہ کی  
طرف متوجہ کرنے سے اس کی تعظیم کے لئے منع کیا گیا ہے (مرقاۃ جلد اول ص ۳۵) اور ابوداؤد شریف میں

حضرت سائب بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ارجلہ اوقوما فاستقی القبلة و رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منظر فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لتقومہ حین  
فرغ لا یصلی لکفر فاردجد ذلک ان یصلی لکفر فینعوا فلا یخبروا لا یقول رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم قد کفر لکفر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال نعم و صحبت انہ قال  
انہ قد اذیت اللہ و رسول یعنی ایک شخص اپنی قوم کو نماز پڑھا رہا تھا تو اس نے قبلہ کی طرف متوجہ  
ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے جب وہ فائز سے فائز ہو گیا تو حضور کے اس

کی قوم سے فرمایا کہ آج یہ شخص تم لوگوں کو نماز پڑھا ہے حضور کی اطاعت کے بعد اس نے غلط پڑھائی



**الجواب**۔ فرمنا قبر بنانا جائز نہیں اور اس کی زیارت کرنے والوں پر جلا ہے  
 تعالیٰ کی لعنت ہے فتاویٰ عزیزہ جلد اول ص ۱۳۲ پر ہے در کتاب السراج بر روایت خلیفہ آوردہ میں  
 ائمہ میں نماز بلا سزا اسامہ اور قتالی قتالی جانتے ہیں مزاہیر حرام ہے حضرت سلطان الشارح مہوب الہی  
 رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فوائد العنود شریف میں فرماتے ہیں مزاہیر حرام است اور حضرت مخدوم شرف اللہ  
 والدین بھی میری قدس سرہ العنود نے مزاہیر کو نہ اس کے ساتھ شمار کیا ہے (احکام شریعت) پیر ہو یا غیر پیر  
 ہر مقلد یا نفعی مسلمان کو حکم شرع پر عمل کرنا واجب ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

مکمل الدین احمد لالہ بخاری رحمہ

الذوالقعدہ ۱۳۹۵ھ

**مسئلہ**۔ مذاہر ابوالکلام احمد کو منع فرخ آباد (پوری)  
 نعرہ بکیر کا دستور تو سرکار دہلی علیہ السلام اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے  
 زمانہ مقدسہ میں تھا مگر نعرہ نہایت اور نعرہ حمدی اور نعرہ تحفید خیرہ کا دعائے کب سے اویس کیسے پڑا؟  
 آپ تفصیل طور پر تحریر فرمائیں۔

**الجواب**۔ کسی فعل کے جائز ہونے کے لئے یہ جاننا ضروری نہیں کہ اس کا دعائے  
 کب اویس کیسے پڑا، نعرہ نہایت، نعرہ حمدی اور نعرہ تحفید خیرہ لوگوں نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم  
 اجمعین کے بعد ایجاد کیا کہ اس میں سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ  
 تعالیٰ وجہہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تعظیم و تکریم ہے اور قرآن مجید میں ہے و نعرہ وہ  
 و حق وہ یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم کو خدا اور حضرت علی و فاطمہ رضی اللہ عنہا کی  
 تعظیم ہی حقیقت میں حضور ہی کی تعظیم ہے۔ وہو تعالیٰ اعلم بالصواب

مکمل الدین احمد لالہ بخاری رحمہ

۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۰۱ھ

**الجواب**۔ مذاہر خلیل الرحمن منظر پوری متعلم سندھ مصباح العلوم اشرفیہ مبارکپور  
 کیا ایک سنی مدرسہ انتظامیہ کا سکسٹری کوئی شیعوں ہو سکتا ہے اھانہ کسی ادارے کا سکسٹری

شیعہ سے تو کیا ایک سنی عالم شیعہ کی سرپرستی کو تسلیم کرے اس کے تحت کام کر سکتا ہے اور اگر کوئی سنی عالم ایسا کرتا ہے بلکہ اس کے ساتھ نشست و برخاست اور اس کی ہاں میں ہاں ملاتا ہے اور اس کے اشارے سے کام کرتا ہے تو کیا اذہ سے شرع جانتا ہے؟ ائمہ عزت کا اس بارے میں کیا فتویٰ ہے؟

**الجواب** اللہم هذا الحق والصواب قرآن کریم کا ارشاد ہے ولا تکنوا  
الی الذین ظلموا فتنسوا الذنوب (پارہ ۱۲، رکوع ۱) یعنی ظالموں کی طرف مائل نہ ہو تمہیں تو ہمیں آگ  
ہکڑے گی۔ دوسری جگہ قرآن پاک ارشاد فرماتا ہے فلیسینک الشیطان فلا تقعد بعد الذی کرمی  
مع الغوام الظالمین (پارہ ۷، رکوع ۱۳) یعنی (اور اے سننے والے) اگر دیکھی تجھے شیطان بھلا دے تو  
یاد رکھنے پر توفیق مانوں گے ساتھ نہ بیٹھو۔ اسی آیت کریمہ کے تحت تفسیرات ائمہ میں ہے دخل فیہ الکافر  
والبتذیع والفساق والفقود مع کلام معتد یعنی اس آیت کریمہ کے حکم میں کافر بد مذہب اور فاسق  
سب داخل ہیں ان میں سے کسی کے پاس بیٹھنے کی اجازت نہیں۔

**حنوزاد قدس علی** اھد تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں من و فہ صاحب بدعتہ فقد اعدا  
علی ہدم الاسلام مشکوٰۃ شریف ص ۱۷۱ یعنی جو شخص بد مذہب کی تعظیم کرے تو ہر وہ اس نے اسلام  
ٹھکانے کے لئے مدد دی قرآن و حدیث سے واضح ہو گیا کہ مرتدوں بد مذہبوں اور گمراہوں سے میل  
جول اور ان کے ساتھ نشست و برخاست رکھنا اور ان کو عزت و اکرام کے منصب پر بٹھانا حرام ہے  
اب لہذا یہ امر کہ روافض تعداد اسلامی نقطہ نگاہ سے کیا ہیں تو اس کی وضاحت کے لئے ہم ذیل میں بیان فرمائے گا  
مرکارا علی حضرت امام احمد رضا علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتاویٰ کا اقتباس نقل کرتے ہیں ائمہ عزت  
لہذا لرفضہ میں وراثت کے متعلق ایک استفتا کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ لاضفی خبرائی  
جو حضرات شیخین سیدنا ابوکر صدیق و سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما خواہ ان میں سے کسی  
ایک کی شان پاک میں گستاخی کرے اگر پرصوت اسی قدر کہ امام و خلیفہ برحق نہ مانے قتب معتبرہ  
فقہ حنفی تصریحات و امامہ ائمہ (ترجمہ فتویٰ کی تفصیلات پر مطلقاً کافر ہے فتح القدیر بہایہ مطبع معہ طبع  
میں ہے فی الروافض من فضل علیہ علیہ فیبتدع وان انکر خلافتہ الصدیق و عمر رضی  
اللہ عنہما فہو کافر یعنی روافضوں میں جو شخص مولیٰ علی کو قتل کرے یا شہرہ دے سیدنا ابوکر صدیق و سیدنا

عمر فاروق سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل کے گمراہ ہے اور اگر ہمدانی اکبر و فاروق اعظم  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت کا انکار کرے تو وہ کافر ہے (رد الفتنہ ص ۲۷) پھر سرکار المعصنہ رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ رافضیوں کے متعلق کتب مشہورہ متمدنہ سے احکام شرعی نقل کرنے کے بعد اپنے فتویٰ کے آخر میں  
 لکھتے ہیں کہ بالجملة ان رافضیوں کے جملہ تہذیبوں کے باب میں حکم یقینی قطعی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں  
 ان کے ساتھ کا ذمہ مردانہ ہے ان کے ساتھ نہ اکت نہ صرف ہر ایک قائلین ذرا ہے (الی ان قال) ان  
 کے مرد و عورت عالم جاہل کسی سے میل جول سلام و کلام نہ کرے اور نہ جہاد (رد الفتنہ ص ۲۷) ان جہالیات  
 کی روشنی میں صاف طور پر واضح ہو گیا کہ رافضیوں نے ادب و سبب خدا کی اکابر علیائے کرام کا فرمودہ میں لہذا  
 حکم و آواز و ہدایت سنی ادارہ کی مجلس اختلاف کا کسی رافضی کو سکھائی جانا حرام ہے اور جو سنی کو بولی کسی  
 رافضی کی نظامت کے تحت کام کرنے اس کے ساتھ نفیست و برقاہت لکھے اس کی ہاں میں ہاں  
 ملائے اس کے ایمان اور ادا شدہ کام کرے وہ فاسق ملعون ہے و اذلہ فحاشی و رسولہ الاعلیٰ  
 اعلم جل جلالہ و علی اذلہ فحاشی علیہ وسلم۔

ک جلال الدین احمد لاہوری

۲۶ ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ

مسلمہ از حاجی اقبال احمد سنی نگر ضلع کلیم پور بکری

عورتوں کا قبروں کی زیارت کرنا کیسا ہے؟

الجواب۔ عورتوں کو اپنے عزیزوں کی قبروں پر جانا ممنوع ہے اس لئے  
 کہ ہر جنازہ قبر میں لے گیا اور اولیائے کلام کے فضائل و تقدس پر بڑی محبتیں پیدا ہو چکی ہیں اور اگر بزرگت  
 کے لئے ہمارے لئے ہو سکتی ہیں اور جوانوں کے لئے ناچاق ہے جیسا کہ شامی جہلہ اول ص ۶۳ میں ہے  
 التعلیل بدیاریہ قبور الصالحین فلا یاس اذا نحن غیبا ثم ویکبر اذا نحن شواہا بحضرة المصاحبة  
 فی المساجد اہ اور علامہ مطہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شامی کے مثل لکھنے کے بعد فرماتے ہیں حاصلہ  
 ان محل الرخصة لیکن اذا کان فی الزیارة علی وجه ایس فیہ فتنۃ یعنی حاصل یہ ہے کہ جو کوئی  
 کے لئے اہانت صرف اس صورت میں ہے جبکہ زیارت ایسے طریقہ پر ہو کہ اس میں فتنہ نہ ہو۔

خطا دی ۳۷۹ اور حضرت عبداللہ الشریع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحریر فرمایا: اسلم ہے کہ عورتیں مطلقاً منع کی جائیں رہبانہ شریعت جلد چہارم ۵۹۵)   
 مکی جلال الدین احمد لاہوری

۲۰ سوال ۱۳۸۹

**مسئلہ** ما از محمد عبدالشکور و جاگری صلیع کوئٹہ

۱۔ نیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سن کر انکو خطا جو سننے کو ناجائز اور حرام قرار دیتا ہے۔   
 ۲۔ اور درود فاتحہ میلاد و قیام کو ناجائز کہنا ہے اور یا رسول اللہ یا عیسیٰ اعظم کہنے سے روکتا ہے   
 ۳۔ دریافت طلب امر ہے کہ نیک کے مذکورہ بالا اقوال اندرون شریعت درست ہیں یا نہیں؟

**الجواب**

۱۔ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام سنکر انکو خطا جو مناجات اور   
 مستمن ہے اس کو ناجائز کہنا بھالت ہے تفصیل کے لئے اعلیٰ حضرت مام احمد علیہ الرحمۃ معنی اللہ تعالیٰ عنہ کے   
 رسالے ہی الصلوات منیر العین کا مطالعہ کریں۔ ۲۔ یا رسول اللہ یا عیسیٰ اعظم کہنا اور درود و فاتحہ   
 میلاد و قیام جو عام مسلمانوں میں رائج ہے شریعتاً جائز ہے اس کو ناجائز کہنے والا موجودہ زمانے کے   
 گمراہ فرقہ و بابیہ دیوبندیہ سے ہے لہذا مسلمان اس سے دور رہیں یہ اور اس قسم کے مختلف فہ   
 مسائل کے لئے جہار الحق حصہ اول کو مطالعہ میں رکھیں۔ وادعہ خدائی و رسولہ الاعلیٰ اعلم۔

مکی جلال الدین احمد لاہوری

الرحیب المرحب ۱۳۸۱ھ

**مسئلہ** ۱۔ از موقع کمر بھٹا منقطع بٹول دیا مست نیچال مرسلہ غیر اللہ

نیک ایک کافرہ عورت کو بھیج گایا کچھ دنوں کے بعد باذکر گیا تو آریہ سماج کے لوگوں نے اس کو پکڑ   
 لیا اور کہا گیا کہ تو عورت کو دایس کردیا ہندو مذہب قبول کر و نیک نے کفر اختیار کر لی کچھ دنوں تک اسی   
 کفر و تلبہ کی حالت میں رہا پھر چند ہی دنوں کے بعد خود از سر نو اسلام لیا اور کافرہ عورت کو بھی توبہ   
 کر کے داخل اسلام کیا اب دونوں کا نکاح بھی ہو گیا ہے تو ایسی عورت میں عام مسلمانوں کو نیک   
 سے میل جول لکھنا چاہئے یا نہیں؟ اور اس کے گھر کا کھانا بیانا درست ہے یا نہیں؟

**الجواب**

۱۔ عورت مستفسرہ میں اگر نیک اور اس کی بیوی نے صدق دل سے



درواہ مسلم یعنی یہ علم تو دین ہے تو دیکھ بحال کہ لو کہ کس سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو کہیں کسی بیدین سے تو دین نہیں حاصل کر رہے ہو۔ وہابی، دیوبندی، محمد و دی، تبلیغی جماعت مرتدوں سے دینیوں گمراہوں اور بد مذہبوں کی جماعت ہیں دیکھو صام الخرمین، الصوامع الهندیہ، بجانب اہلسنت اور دیگر رسائل اہلسنت، ان کے جلسوں میں سنیوں کو شریک ہونا قطعاً حرام اور ایمان و سنت کے خلاف اور مذہبِ قائل ہے۔ واللہ اعلم و رسولہ اعلم۔

میں بد الدین احمد الرحمنی تہ

۲۷ جمادی الاخریٰ ۱۴۰۹ھ

مسئلہ: از عبد الرحمن ابن ای ریوسے گورکھپور

ایک حاجی صاحب ہیں ان کی بیوی کو کوئی لڑکا نہیں ہے۔ ایک دن حاجی صاحب کے بھائی عمو نے حاجی صاحب کو گالی دیتے ہوئے کہا کہ جب تک تمہاری دائی نہیں اٹھاؤں گا تمہارا راج نہیں پورا ہوگا اور جب تک تمہاری بیوی سے نہ بنائیں گے لڑکا نہیں پیدا ہوگا تو عمو کے سے مشورہ کیا حکم ہے؟

الجواب: صلوٰۃ مستفسرہ میں برحق مستفی محمود صحت گنہگار ہے محفوظ علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انشاء فرماتے ہیں یہ سب سلسلہ فسوق یعنی مسلمان کو گالی دینا صحت جرم ہے لہذا عمو تو یہ واستفاد کرے اور اپنے بھائی صاحب سے معافی مانگے واللہ اعلم

میں جمال الدین احمد الامجدی تہ

۲۸ شوال ۱۴۰۵ھ

مسئلہ: محمد حنیف احمد نعیمی خادم دارالعلوم فاروقیہ مدہ نگر پورٹ دھواں ضلع گوناہ

ایلیو تھک دڑا کڑی ادواؤں میں اکھل کی آمیزش ہوتی ہے۔ ان ادواؤں سے علاج کرنے کروانے کے سلسلہ میں فقہاء کا ارشاد کیا ہے کیا اس مسئلہ میں کسی صورت میں عمو بیوی کی رعایت ہوگی؟

الجواب: جن ادواؤں میں اکھل کی آمیزش ہوتی ہے ان ادواؤں



سے علاج کرنا کارنا جائز نہیں اس لئے کہ وہ ایک قسم کی شراب ہے اور شراب سے علاج ناجائز ہے۔  
 ہدایت شریعت میں ہے لائنہ اولاً بحوالہ اس واقعہ اذ ذوقی صحیحہ مسعدان طارقی بن سوید  
 سأل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الخمر فنهاہ فقال انما اصنعها للذی واء فقال انما الیست  
 بدواء ولکنہ داء ہذا جلد لایحی موتہ میں ہے الاستشفاء بالمعروف حرم اور قاضی مالک مری جلد پنجم  
 معری میں ہے لا یجوز ان یداوی بالخمر اور برادر شریعت حصہ شامہ جیم ۱۲۷ میں ہے اگر کوئی دوا میں  
 بکثرت ایسی چیز میں اسپرٹ اور شراب کی آمیزش ہوئی ہے ایسی دوا میں ہرگز استعمال نہ کی جائیں  
 اور چونکہ لڑنائی اور لڑیدیک دواؤں سے علاج ممکن ہے لہذا اس مسئلہ میں کسی طرح عموم بلوئی کی  
 رعایت نہ ہوگی وحق تعالیٰ اعلم۔  
 م جلال الدین احمد الامجدی قدس

۶۵ جمادی الاخریٰ ۱۲۳۵ھ  
**مسئلہ** مدحتہ اندر بیگ رفوی خطیب مسجد نکالی اسٹریٹ ویرا جیٹ گورگ کرنا ملک  
 کیا فرماتے ہیں علمائے حق و دینائین اس مسئلہ کے بارے میں کہ غیر خدا کے نام کا یا لاہوا یا غیر اللہ  
 کے نام سے خریدے ہوئے یا نذر کا ذبح جائز ہے یا نہیں؟ جبکہ صاحب درخت اللہ نے درخت اللہ کے نام سے خریدے  
 میں لکھتے ہیں یہ ہندوستان میں جاہلوں میں لدان ہے کہ منت مان کر سید احمد کی کر گاتے اور  
 شیخ مدد کا بکر ذبح کرتے ہیں وہ گائے اور کرا مر کا ہے اس واسطے ذبح سے تعظیم فرقیہ امر اور ہے اور قرب  
 قلوب کا امداد کرتے ہیں اور یہ بولتے ہیں کہ ذبح کے وقت نام خدا کے ذکر کرتے سے ذبح  
 حلال اور پاک ہو جاتا ہے گوشت حوام کی خرابی ہو سواں کی غلط فہمی ہے کیونکہ مذکور ہو چکا ہے در صورت  
 تعظیم غیر خدا جو مردہ ہو جاتا ہے اگرچہ خالص اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے۔

جبکہ جارا حق میں ہے کہ بوں کے نام کا چھوٹا ہوا نذر اللہ خدا کے نام سے ذبح کیا جائے حلال  
 ہے اور نام یکا نہ لا وقت ذبح معتبر ہے دو ذوق قول میں فرق ہے اور ان دونوں قول کے فرق میں  
 غوث پاک کا مرنا سالار کا بکر اور غیرہ کا غیر خدا سے نسبت ہے دین مودت غیر خدا کے نام کا چھوٹا ہوا  
 جانور کا ذبح حلال ہے یا حرام صحیح مسئلہ سے آگاہ فرمائیں؟

**الجواب** اللہم عداۃ الحق والصواب کتاب جارا حق کا

مسئلہ حق ہے مشک نام پکارنا وقت ذبح مستحب ہے اگر عند الذبح غبار اٹھ کا نام لیا گیا تو ذبح حرام ہے اور اگر ذبح کے وقت اٹھ کا نام لیا گیا تو ذبح حلال ہے اگرچہ جانور غرض اٹھ کے نام کا ہو جیسا کہ رئیس الفقہاء حضرت ملا یحیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں: البقرة للذبح وسرة للاولياء كما هو الوم في زماننا حلال لطيب الله لعدید کما صمغ وادخله علیها وقت الذبح وان كانوا من ذواتها لیس۔

و تفسیرات احمدیہ ص ۱۳۱ اور صاحب در مختار نے اپنی اصل عربی کتاب الذبائح میں مذکور ہیں ہندوستان کا ذکر کیا ہے اور یہ کہیں سید احمد کی گائے وغیرہ کا اگر واقعی در مختار کے اردو ترجمہ مذکور بالا احادیث سے تو وہ الحاقی ہے۔ ہندو مذہب مترجم نے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے وہ عبادت پر مجبوری ہے اسی لئے عام مسلمانوں کو ہندو مذہبوں کے ترجمہ کا مطالعہ کرتا جائز نہیں۔ احادیث و مسائل کی ہر اٹکادی کے لئے جاری کتاب الفوائد حدیث، اور ہر اشرافیت کا مطالعہ کریں اور ہندو مذہبوں کا ترجمہ ہرگز نہ پڑھیں کہ گمراہ ہونے کا اندیشہ ہے وھو ضاعی اعلم۔

کے جلال الدین احمد الانصاری رحمہ

دار مجاہدی الاخریٰ ۱۴۱۰ھ

مسئلہ ہر اندھلیان مسجد مکہ پور بازا مطلع گوشت

مسی زید اور سماعہ ہندو غیر مکرم آپس میں کچھ دنوں سے ناجائز تعلقات رکھتے ہیں یہ باتیں میں قرینے اور قیاس کے ذریعہ معلوم ہوئیں کوئی مبنی شہادت موجود نہیں ہے علاوہ اس کے زید اور سماعہ مذکور گھر سے فرار ہو گئے چند دن کے بعد دونوں کے بعد و گھر سے لوٹ کر اپنے اپنے گھر واپس آئے تو یہ معلوم ہوا کہ دونوں فرار ہونے کے بعد ایک قصبہ میں ایک ہی جگہ تھے یہ باتیں سب قرینہ اور قیاس سے معلوم ہوئیں ان سب باتوں کی کوئی مبنی شہادت موجود نہیں ہے ایسی صورت میں زید مذکور اور سماعہ ہندو سے شرع کو سزا جرم ماند ہوتا ہے اور اس کی کیا سزا ہے یا اس جرم سے سبکدوش ہونے کا کوئی طریقہ ہے۔

مذکورہ بالا معاملات کو جانتے ہوئے اگر کسی شخص نے زید مذکور یا سماعہ کو بغیر کسی حکم شرعی کے ان کی حمایت میں اپنے گھر رکھے تو شرعاً اس نے کئے فاسق شخص کے ہاویے میں کیا حکم ہے ان

دوئوں سوالوں کا جواب مدلل و مفصل بیان فرمائیں۔ بیٹو تو تمہارا۔

**الجواب** اگر حکومت اسلامیہ ہوتی تو ناجائز تعلق یعنی زنا ثابت ہونے پر قرآنی اور ذرائع کو سنگسار کیا جاتا یا گولڑا مارا جاتا۔ صورت مستفسرہ میں اگر واقعی قید و ہمدردی سے ناجائز فعل سرزد ہوا تو دونوں سخت گنہگار مستحق عذاب نادر ہوتے دونوں کو علانیہ قویہ و استغفار کرایا جائے اور دونوں کو نماز کی پابندی پر زور دیا جائے اور سلا و شریف نیز قرآن خوانی وغیرہ کرنے کی تلقین کی جائے اور گناہ کرنے والوں کی جس نے حمایت کی وہ بھی قویہ و استغفار کرے قرآن مجید میں ہے

لَا تَقُواْ فِى الْعِلْمِ ذُلًا وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ  
وہ رسول ہے جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مجلال الدین احمد الامجدی

اشیاعان المعظم ۸۹

مسئلہ ۱۰۰: میر تقی الدین بڑا ہاتھ کینٹا یا ڈھ مٹھ کٹک (راڈیو)

میدان عشریں لوگ اپنی ماں کے ساتھ پکارے جائیں گے یا باپ کے نام سے؟

**الجواب** میدان عشریں لوگ اپنی ماں کی طرف منسوب کر کے بلائے جائیں گے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ روز قیامت شان ستادی جلوہ فرمائے گی اور لوگ اپنی ماؤں کی طرف منسوب کر کے بلائے جائیں گے احکام شریف حصہ دوم مطبوعہ لاہور ص ۱۹۱ (۱) تبسمانہ و دفاتی اعلم۔

مجلال الدین احمد الامجدی

۷۲ بجادی الاولیٰ ۱۳۰۱ھ

مسئلہ ۱۰۱: از ظلام سنین قادری لٹوئی لٹوئی مدرسہ اسلامیہ سعودیہ مندرجہ پابندہ

اللہ اور اس کا رسول چاہے تو ظلال کام ہو جائے گا اس طرح کہنا کیسا ہے؟

**الجواب** اللہ اور اس کا رسول چاہے تو ظلال کام ہو جائے گا اس طرح کہنے کو حدیث شریف میں منع کیا گیا ہے لہذا اس کے بجائے یوں کہنا چاہئے کہ اللہ میرے اس کا رسول چاہے تو ظلال کام ہو جائے گا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے عن حدیث عن النبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لا تنووا ما شاء الله و ما شاء فلان ولكن قولوا ما شاء الله ثم شاء فلان  
 رفاہ احمد واجود اؤدھی حضرت علامہ مفتی احمد تھانی رحمہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
 فرمایا کہ تم لوگ نہ کہو جو چاہے خدا اور چاہے فلاں بلکہ یوں کہو جو چاہے خدا اور جو چاہے فلاں (احمد  
 لاوداؤد مشکوٰۃ ص ۳۴) وهو تعالیٰ اعلم۔

کی جلال الدین احمد لاہوری

۲۶۔ ذوالقعدہ ۱۳۶۱ھ

**مسئلہ ۱۰** از عجیب اللہ کی بزدلی پورست بحرہ منہ بستی  
 قید سے ایک مرتبہ بندہ کے ساتھ نہا کیا تو بندہ کو محل ٹھہر گیا چہ ماہ کے قریب لگد جانے کے بعد  
 بندہ کے محل کو دوا کے ذریعہ ساقط کر دیا۔ قید اور بندہ دونوں شادی شدہ ہیں۔ قید اپنے اس فعل پر  
 بہت شرمندہ ہے اور باداوا مستغفار کر رہا ہے تو اب قید کے متعلق شرع کا کیا حکم ہے؟  
**الجواب**۔ نہ ذات اور نہ سینے کے تل کا سقاطہ دونوں گناہ عظیم ہیں اگر حکومت  
 اسلامیہ ہوتی تو عورت مرد دونوں کو سنگسار کیا جاتا یعنی اس قدر بھرا دیا جاتا کہ وہ مر جاتے مگر بوجہ ہوت  
 حال میں ان کے لئے یہاں یہ حکم ہے کہ اگر گناہ لوگوں پر ظاہر ہو گیا ہو تو طائفہ قویہ واستغفار کریں اور اگر  
 ظاہر نہ ہوا ہو تو ظاہر نہ کریں کہ گناہ کا یہ کرنا ہی گناہ ہے ردالمحتار میں لکھا کہ للمصیبتہ مصیبتہ مگر اس صورت  
 میں پورے شدہ خود پر اپنے گناہ بہتاد ہوں۔ دونوں قویہ واستغفار کریں اور ہر حال قہر سے تعالیٰ سے مدد  
 کرو مگر اس پابندی کے ساتھ ظاہر نہیں اور اگر قرآن خوانی و میلاد شریف کریں مگر با وسائیں کو کھانا کھلائیں  
 اور مسجد میں ٹونا چٹائی رکھیں تو بہتر ہے کہ یہ چیزیں قبول تو یہ میں معاف ہوں گی۔ قال اللہ تعالیٰ ان  
 الحسنتین من الصیات وهو تعالیٰ اعلم بالصواب۔

کی جلال الدین احمد لاہوری

۲۱۔ جمادی الاخریٰ ۱۳۶۱ھ

**مسئلہ ۱۱** از غلام جیلانی بحر العلوم غلیل آیا دہستی  
 طوائف نے کنواں کھدایا اس کنویں کے پانی سے وضو کرتے ہیں یا نہیں؟  
**الجواب**۔ اس کنویں کے پانی سے وضو کرنا جائز ہے۔ اعلیٰ حضرت امام

احمد بن حنبل علیہ السلام اور شریعت و غیرہ کا ناجائز پیسہ سمجھا اور مدد سے وغیرہ میں نکالنے کے متعلق جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں سجدہ و غیرہ میں بینہ و غیرہ نہیں لگایا ہوا بلکہ اس کا کیا اثر ہے؟  
 میں نے فرمایا کہ اگر کسی نے یہاں پر حرام دیکھا اگر اس کے پاس سے نکال دے تو اس کی ہمت میں نہ آئے گا تو جو چیزیں دیکھ کر حرام نہیں ہوتی وہی احکام شرعیات سے اہل مطہر و لاہود سے (بلکہ فاسطائف کی حرام آمدنی سے لائی ہوئی شریعتی کے ہاتھ میں جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ اگر شریعتی اپنے مال حرام پر سے خریدی اور خریدنے میں اس پر عقد و نقد جمع نہ ہوئی یعنی حرام دوزیم دیکھا اگر اس کے ہاتھ سے خرید کر وہی حرام دوزیم دیا اگر ایسا نہ ہوا ہو تو مذہب معنی یہ پر وہ شریعتی بھی حرام نہ ہوئی اور احکام شرعیات سے اہل مطہر و لاہود سے (۱۴) دھو سبھا نہ

و تعالیٰ اعلم بالصواب۔

محمد امین الدین احمد لاہوری

۱۶ رمضان ۱۴۰۶ھ

مسئلہ ۱۰۰: از جماعت پورہ مبلغ ہستی مسئلہ امکان مدد سے عریض قادیہ الحسنیٰ خزان العلوم

۱۔ چہاں فقہی ہم مسلمانوں پر لازم ہے یا نہیں اور اس کے نزدیک کی شریعت کیا ہیں؟  
 ۲۔ کسی دیم کے سبب یقینی خطرے کو نظر انداز کر دینا و انتہا و ایسی جگہ انی الخلفہ کے مخالف نہیں ہے؟  
 ۳۔ اگر کسی جگہ اطراف و محاب کے مسلمانوں کا اجتماع شرعاً لازم و واجب یا ادنیٰ و مستحسن ہو تو مقامی لوگوں کا اور انعموں کسی اوصاف شخص کا اس وقت فاس میں ایسی جگہ سے چلا جانا شرعاً کیا ہے (۴) اگر کوئی مذہب وہابی یا دیوبندی یا ہندو مشرک مسلمانوں کی طرف سے دشمنان اسلام سے لڑتے ہوئے مالدار جائے قیام یعنی یا شہید کیا ہو جس سے اولیٰ شش اسے نہیں کہے اور بتائے کہ کسی زمانے کو وہ قاتل خود اندوے شرعاً کیا ہے؟

الجواب۔

۱۔ ہم مسلمانوں پر چہاں فقہی نہیں اس کی فریفت بلکہ اباحت کے لئے دو شرطیں ہیں۔ اول یہ کہ کفار دین اسلام قبول نہ کریں اور نہ ان کو امن دیا گیا ہو اور نہ ہمارے ان کے دین سے معاملہ ہو دوم یہ کہ سامان جنگ اور لڑنے کی قدرت ہو اور ساتھ ہی ساتھ مسلمانوں کی شوکت بڑھنے کا قابل گمان ہو تا وہی ہندو میں سب سے اعلیٰ اہل حق و فیثان احمد صلاً امتناع الصد و عن قبول مادی۔  
 ایہ من دین الحق و عدم الایمان و العهد یسنا و یدہم۔ والثانی ان یرجو الشوکت و القویۃ للاحل

الاسلام یا جہاد ۱۰ او یا جہاد ۱۱ من یعتقد فی اجتهاد ۱۲ و رایہ وان کان لا یسوا القوة والشوکیۃ للسلیم  
فی القتال فانہ لا یجوز لہ القتال لما فیہ من الفاء نفسه فی الجہاد

۱۰ کسی امر تو ہم کے سبب بعضی خطرہ کو نظر انداز کر دیتا مگر خلاف حکم آیت کریمہ ہے (۱۱) انما امرنا جہاد  
میں جو تو چاہا جائے گا تاہم ہوگا اور اگر واجب کفایہ ہو اور اس امر کو بعض لوگوں نے پورا کر لیا ہو تو اس کے قیاس  
معدت میں چلا جائے گا تاہم نہیں ہاں اگر کوئی بھی امانہ کرے تو سب گنہگار ہوں گے اولیٰ و ستمن کو ترک کرنے  
سے کوئی الزام نہیں۔

۱۲ اسے شہید کہنا غلط ہے۔ اگر اس کا وہابی، دیوبندی، کا فر، تہذیبنا یا ہندو مشرک ہونا معلوم ہے  
اس کے باوجود شہید کہنا ہے تو کہنے والے پر قہر و قیدید ایمان فرض ہے اپنی بوی کو رکھنا چاہیے تو قیدید  
نکاح بہرہر جہید لازم ہے و احثہ و رسولہ اعلم۔

یٰ ہمدانی احمد الرحمنوی

۱۴ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ

مسئلہ ۱۵ از قاضی الطبعوالحق شامی رضوی۔ علامہ الدین پور سعید صاحب کوئٹہ  
سوئے یا چاندی کے دانت نہ مانا جاتے ہوئے دانتوں کو سوئے چاندی کے تار سے بندھوانا جائز  
ہے یا نہیں؟

الجواب ۱۶۔ چاندی کا دانت نہ مانا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک جائز ہے  
اور سوئے کا نہ مانا جاتا نہیں شامی جلد پنجم معری ۳۹۹ میں نا تار خانیہ سے ہے کہ اذا سقط سنہ فاسراد  
ان یغذ سنہ اخر فغذ الامام یغذ ذلک من الفضۃ فغذ عند محمد بن الذہب ایضا ۱۷ اور  
ہوئے دانتوں کو سوئے چاندی سے بندھوانا جائز ہے دیہار شریعت اور فتاویٰ مالکیری جلد پنجم معری  
۳۹۵ میں ہے زکوالی کہ فی التفتی لو تمکنت من رجل و خاف سقوطہا فغذ ہا بالذہب او بالفضۃ  
لعدیکن بہ ہا من عند ابی حنیفہ و ابی یوسف رحمہما اللہ تعالیٰ و هو صحیح و قد فی اعلم۔

یٰ ہمدانی احمد الرحمنوی

۲۳ شوال ۱۳۹۰ھ

مسئلہ - از خان احمد شہزادہ مرہ ضلع سلطان پور

ہجود ڈہرہ اپنی لڑکی شہزاد کا نکاح کنگرا نقیہ احمد کے ساتھ کیا شہزاد تین چار سال نقیہ احمد کیساتھ ہی  
 وجود خوشی کے ساتھ شہزاد کو اپنے گھر لائے تو دو ماہ کے بعد نقیہ احمد نے طلاق لکھ کر بیچ دیا تو شہزاد کی عدت  
 گزار کر نقیہ احمد گوری گنج کے ساتھ نکاح کیا سو سال رہی ایک دن شہزاد دعوت میں گئی تو وہاں نقیہ احمد بھی  
 آئے تھے رات میں شہزاد کو دھوکہ دے کر اپنے گھر لے کر چلا گیا ایک ماہ شہزاد نقیہ احمد کے ساتھ رہی نقیہ احمد  
 شہزاد کو نکال دیا گھر سے تو شہزاد ہجود کے گھر آئی رات میں ہجود کے یہاں سو کر دسپے تو ہجود کے بارے میں  
 طوائف دین کیا فراتے ہیں؟

الجواب -

جہاں شہزاد نقیہ احمد کے نکاح میں نہوتے ہوئے نقیہ احمد فرس کے  
 ساتھ ایک ماہ رہی تو وہ نعمت گنگا لالائی مذاب تھا دھوئی۔ اور ظہور اس کے اس خصل سے لاشی بہا تو وہ  
 بھی نعمت گنگا مستحق مذاب تار ہوا۔ دونوں کو طائیفہ توبہ واستغفار کر لیا جائے قرآن خوانی اور صلا پر مشرین  
 وغیرہ کا رخص کرنے کی تلقین کی جائے اور نماز کی پابندی کی تاکید کی جائے۔ اور اگر ظہور لاشی نہ دیا تو صرف  
 لڑکی گنگا لالائی۔ و حوت علیٰ اہلہ بالصواب۔  
 مہجول الدین احمد لکھی تہ

۲۳ رجب المرجب ۱۳۹۷ھ

مسئلہ - از عبد الغنی مقام بیروا بکٹو اچھوت کھربا باڈا ضلع گوردھپور

نیک کی شادی نہیں ہوتی ہے اور نیز نکاح کے نیک نے عورت کو رکھ لیا ہے اور اس کے ساتھ  
 رہی بستی بھی کو نہ ہے اور اس کے گھر والے اس کے ہاتھ سے پکا ہوا کھانا بھی کھاتے ہیں اور نیک کا باب  
 اسی حالت میں سر گیا اب اس عورت میں بھی لوگ گنگا رہوں گے کہ صرف نیک اور نیک اور اس کے بھائی  
 مل کر کھاپ کا کھانا کرتا چاہتے ہیں اب اس حالت میں فقرا اور اس کے بھادری اس کے یہاں کھا سکتے  
 ہیں کہ نہیں یا پھر نیک کہتا ہے کہ چاول اور کھاتے کے پورے مسلمان کسی کے یہاں دے دیا جائے اور وہ  
 پکا کوسب کو کھا لے اب اس عورت میں اس کے یہاں کھا سکتے ہیں یا نہیں۔ جواب جلد روانہ کریں  
 میں ہرمانی ہوئی؟

الجواب -

نیک نے نعمت گنگا لالائی کھانا اور مستحق مذاب تار اور اس کے گھر

والے جو اس کے ساتھ رہتے رہتے اور کھانے پیتے ہیں سب گنہگار ہیں زید پر لازم ہے کہ فوراً بے نکاحی عورت اپنے گھر سے نکال دے پھر علانیہ قویہ دستغفار کرے اور اس کے بھائی وغیرہ جو اس کے ساتھ رہے وہ بھی قویہ کریں اس کے بعد لوگ اس کے یہاں کھانی سکتے ہیں اور اگر زید الیہذا کرے تو اس کے یہاں یا اس کا چاول وغیرہ دوسرے کے یہاں پکوا کر ہرگز نہ کھائیں قال اذکھ تعالیٰ وعاینہ منک الشیطن فلا تقعد بعد الذکر عن مع الغوم الخلمین و هو ضاعی اھلہ۔

سہ جمال الدین احمد لاجپوری

۱۹ محرم الحرام ۱۳۹۹ھ

**مسئلہ**۔ از فاضل علی رضوی دارالعلوم فونیہ نظامیہ فا کرنگ پورسٹ افتادہ محرم شہید پور  
آج کل بعض تبیغ کے دانوں پر اشاعت لکھا ہوا ہوتا ہے یوں ہی بعض ٹوپیاں اور دو مال بھی اسی طرح کے پائے جاتے ہیں جن پر اسم جلالت چھپایا کرتا ہوتا ہے تو ان کا استعمال شرعاً کیسا ہے ؟  
**الجواب**۔ تبیغ کے جن دانوں پر اشاعت لکھا ہوتا ہے ان کا استعمال منع ہے کہ خلاف ادب ہے اور ایسی ٹوپی و دو مال کہ جس پر اسم جلالت چھپایا کر لکھا ہوا نہیں استعمال کرنا اور شدت کے ساتھ منع ہے کہ غفلت میں اس کے ساتھ بیت الخلا وغیرہ میں بھی چلا جائے گا جس سے اسم جلالت کی سنت بے ادبی ہے۔ و هو ضاعی اھلہ بالصواب

سہ جمال الدین احمد لاجپوری

**مسئلہ**۔ از وجب علی موثق گرانس بزرگ قلعہ گوندہ  
از زید یعنی اپنے ٹکے کی شادی ایک مشہور و معروف وہابی کے یہاں گندہا ہے وہابی کے یہاں شادی کرنا اور وہابی کے یہاں بارات چانا اور کھانا پینا کیسا ہے ایسے لوگوں کے لئے اندوئے شرع کیا حکم ہے ؟  
از زید کہتا ہے کہ میں وہابی کی لڑکی لالہ ہوں اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ کہ یہ قول درست ہے۔  
اور ادارہ اہل سنت کا اگر کوئی میر وہابی کے یہاں بارات چائے اور اس کے یہاں کھائے پئے تو اس کے لئے کیا حکم ہے وہ شخص اٹا کہ اہل سنت کا میر رہنے کے لائق ہے کہ نہیں ؟



**الجواب** بعون الملک العزیز الوہاب را، وہابیہ کے ساتھ شادی کرنا جائز نہیں  
 پھر اگر وہابیہ معنی مرتدہ ہے تو نکاح باطل ہے اور اگر لڑکی صرف گمراہ ہے تو اس صورت میں نکاح منعقد ہو  
 جائے گا مگر گمراہ لڑکی ہے رشتہ ازدواج قائم کرنا جائز نہیں اور وہابی کے یہاں شادی کرنا اس کے  
 یہاں باطلات جہان اور کھانا پینا بھی جائز نہیں جن لوگوں نے ایسا کیا وہ گنہگار ہوئے تو یہ کہیں مسیح سلم شریف  
 کی حدیث ہے عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان حرموا فلا تقربوا  
 وان ما حرموا فلا تنہدوا وھم وان لقیقوھم فلا تسفوا علیھم ولا تجالسوھم ولا تنشروھم ولا تنکحوھم  
 ولا تنکحوھم ولا تفضلوا علیھم ولا تفضلوا معھم۔ مین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکار  
 اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بد مذہب اگر بیار پڑیں تو ان کی عبادت مت کرو۔ اگر مر جائیں تو  
 ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو۔ ان سے ملاقات ہو تو غصیں سلام نہ کرو۔ ان کے پاس نہ بیٹھو۔ ان کے  
 ساتھ پانی نہ پیو۔ ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ۔ ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو۔ ان کے جنازہ کی نماز پڑھو  
 اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔ اس حدیث کو ابو داؤد ابن ماجہ اور تھیل ابن جہان نے بھی روایت  
 کیا ہے وھو تعالیٰ اعلم۔

۱۲۔ وہابی کی لڑکی بھی اگر وہابیہ معنی مرتدہ ہے تو نکاح منعقد نہ ہوگا جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد  
 اول نمبر ۲۶۶ میں ہے لا یجوز للمرتد ان یتزوج مہتدۃ ولا مسلمۃ ولا کافرۃ اصلۃ  
 وکن لک لا یجوز نکاح المرتدۃ مع لحدکذا فی البسوط یعنی مرتدہ کے نئے مرتدہ، مسلمہ اور کافرہ  
 اصلہ کسی سے شادی کرنا جائز نہیں اور ایسے گمراہ کے نئے کسی سے نکاح کرنا جائز نہیں ایسا ہی  
 بسوط میں ہے اور اگر وہابی کی لڑکی کافر یا کافرہ یا وہابیوں جیسا ہے مگر وہابیوں کے کفر بات قلعہ کی  
 اسے خیر نہیں یا باپ وہابی اور لڑکی سنیہ ہے تو ان صورتوں میں نکاح ہو جائے گا مگر وہابیوں  
 سے کسی قسم کا رشتہ جائز نہیں کہ سنیوں کے نئے ذہر قائل ہے بہت سے رشتہ دار یوں کے  
 سبب وہابی ہو گئے۔ لہذا زید کا یہ کہنا قاطع ہے کہ وہابی کی لڑکی لا مہابوں اس میں کوئی حرج  
 نہیں وھو تعالیٰ اعلم۔

۱۳۔ اگر ادارہ اہل سنت کا کوئی وہابی گمراہ یا باطلات جائے اور اس کے یہاں کھائے پئے

تو وہ ادارہ کا ممبر رہنے کے بھی لائق نہیں اسی طرح ہر فاسق و فاجر دلازمی منڈانے والا اور غاڑ وغیرہ فرائض  
انہی کو قہدا ترک کرنے والا بھی ادارہ اہل سنت کا ممبر رہنے کے لائق نہیں وھو حقانی اعلم

کے جلال الدین احمد مجدی  
۲۶ رجب المرجب ۱۴۰۱ھ

مسئلہ ۱۰۰ از عبد اللطیف بلذاری ٹولہ ہراج گچ حلق سیوان  
ایک کافر کو ملعون کہنے کے سبب کچھ لوگ زید کو کافر کہتے ہیں دلیافت طلب یہ اسر ہے کہ کسی شخص  
خاص کو ملعون کہنا کیسا سہ ہے؟ اور جو لوگ کہ زید کو کافر کہتے ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟  
الجواب ۱۰۰ کسی شخص خاص کو ملعون کہنا کفر نہیں البتہ منع مندر ہے شرع فقہ اکبر  
میں حضرت طاہر علی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں فی لعن الامم اس خطر فلیجنب ۱۰۱۔  
لہذا کسی شخص معین کو ملعون کہنے کے سبب زید کو کافر کہتے والوں پر تو یہ تجہیل ایمان اور ذریعہ سے معذرت  
لازم ہے وھو حقانی اعلم۔

کے جلال الدین احمد مجدی  
۲۶ جمادی الاخریٰ ۱۴۰۱ھ

مسئلہ ۱۰۱ از عبد الرزاق اختر اشرفی موضع گیش پور ضلع گوردھپور  
زید کی عمر تقریباً پچاس سال کی ہے سن بلوغیت سے لیکر آج تک پانچ شادیاں کیں ہر صورت  
کو بلا تصور طلاق دیا گیا دوسری شادی کی تفصیل زیر تحریر ہے زید کی دوسری بیوی ہندہ مطلقہ ہونے  
کے بعد اپنے میکے رہنے لگی۔ زید نے تیسری شادی کیا چند ہی دنوں کے بعد اس کو بلا تصور چھوڑ دیا۔  
دوسری مطلقہ بیوی کو اپنے گھر سے گھرے آیا اور اس سے شریک محبت بنا بلا نکاح ثانی کے کچھ لوگوں کے دباقت سے  
علاکہ کرنے پر تیار ہوا تین آدمیوں سے نکاح پڑھایا ایک بعد دیگرے اور ہر آدمی سے شرا کرتا تھا کہ اس کے  
قریب مت جانا مجبور کر کے طلاق لے لیتا تھا۔ اور تین مذکور آدمیوں سے علاکہ کر آیا مگر علاکہ کے شرائط کو پورا  
نہیں کیا۔ اب اس کو اپنی ہندہ کو بلا ہیز شرعی کے دوران عدت اپنے پاس رکھے مگر بعد عدت پوری نہ  
کے ایسے عالم سے نکاح پڑھایا جو زید کی پوری حالت سے بھرپور واقف تھا پانچویں بیوی زینب کو طر  
طرح کی سزا میں دے کر بھگتا رہتا ہے اس کے نان و نفقہ کا قطعی پاس کو خیال نہیں ہے زینب مجبور ہو کر

ثان ذنقے سے تین یکے بعد دیگرے تاجاؤ شوہر کا انتخاب کر لیا عاتقہ ہر ناجائز شوہروں کے پاس کچھ دھن تک اندوہی زندگی بھی گذار رہی ہے پھر اس کو وہی زید مذکور نے لائے کی کوشش کیا اور تین آدمیوں کو دلائل بنا کر زینب کو اپنے یہاں لانے کے لئے یکے بیکے تینوں دھنوں نے زینب مذکور کو لانے میں کامیاب ہو گئے کچھ دن رکھنے کے بعد اس کو بھگادیا تو حاصل مسئلہ یہ ہے کہ یہ شریعت کے نزدیک حرم نہیں ہے کیا اس کے معنی زید کے وہاں مسلمانوں کا کھانا پینا جانا نہ ہے کیا اس مولوی مذکور کے پیچھے غارت پر خدا درست ہے؟ کیا وہ تینوں دلائل مرتکب گناہ نہیں ہیں؟

**الجواب**۔ زید کے ہاں سے یہ بیان اس سوال میں مذکور ہیں اگر وہ صحیح ہیں تو زید بہت بڑا ظالم جفا کار اور سخت گنہگار ہے مسلمانوں کو اس کے یہاں کھانا پینا جانا نہیں قال اللہ تعالیٰ ولعلینک الشیطن فلا تتعد بعد الذی حکم مع القوم الظالمین (پک ۱۳۷) اور مولوی مذکور اگر جانتا کہ ظالم صحیح نہیں ہوا ہے اس کے باوجود اس نے شوہر اول سے نکاح بڑھ دیا تو وہ نکاح جائز نہیں نکاح بڑھانے والے مولوی بڑا لازم ہے کہ عاتقہ کو یہ واسطہ قرار کرے نکاح مذکور کے تاجاؤ ہوئے کا اعلان عام کرے اور نکاح جاریہ بھی واپس کرے اگر وہ ایسا نہ کرے تو سب مسلمان اس کا بایں نکاح کریں اور اس کے پیچھے غارت بڑھیں اور زید نے اگر زینب کو بغیر طلاق دے کر گھر سے بھگادیا تھا اس صورت میں تین آدمی اگر زینب کو سہما کر لے آئے تو ان پر کوئی گناہ نہیں اس لئے کہ انہوں نے بیوی کو اس کے شوہر کے پاس پہنچایا اللہ بغیر طلاق زینب نے یکے بعد دیگرے تین شوہر کیا تو وہ سخت گنہگار تھے عقاب نادر ہوئی اس پر تو یہ واسطہ قرار لازم ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

محمد جمال الدین احمد جیدی  
۴ رذی الحجہ ۱۴۰۱ھ

**مسئلہ**۔ از نظام الدین چودھری سبزی فروش دہرا باقار پوسٹ اسکاتانہ بستی زید کی عمر اسی سال کی ہے اور اس کی شریک حیات انتقال کر چکی ہے زید نے انتقال کے چند ماہ بعد شادی کئی جب دو بہن نے کر گھر ہو گیا تو زید کی مشیرہ نے زید کی بیوی کو الگ لے جا کر یہ معلوم کیا کہ ہمیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے بیٹ میں کچھ ہے۔ پہلے تو زید کی بیوی نے آنا کافی کی بات کیا کہ یہ

بات صحیح ہے اور حمل تین ماہ کا ہے اب زید کی ہمشیر نے بتایا جلدی ہو سکا اسی رات لڑکی اس کے پیٹے  
روانہ کر دی۔ دوسرے دن یہ بات مشہور ہوئی کہ زید کھانہ کھا کر بائیکاٹ کر دیا جائے یہ مشورہ ملا دیو  
کے طرف سے ہوا۔ اب ملا دیو نے اتنا زید کو تنگ کر دیا ہے کہ زید کا شرم و حیا سے گھر سے نکلنا دشوار  
ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ عقد کے پہلے یہ سارا واقعہ بالکل ہی نہیں معلوم تھا اور زید و دہن کو گھر  
لایا لیکن دنیاوی رسم و رواج سے بالکل پاک ہے ایسی صورت میں زید کی بجائی کے لئے شرعی فیصلہ  
جو پودہ ارسال فرمائیں؟

**الجواب** صورت مذکورہ میں زید کی کوئی خطا نہیں ہے قال احنہ تعالیٰ  
لا تخرموا زنا و زنا اخری لہذا زید کے گھر کھانے پینے کو ترک کرنا یعنی اس کا بائیکاٹ کرنا ایذا راسل  
ہے اور ایذا راسل سنت گناہ ہے و ہوسے ائمہ اعلیٰ بالصواب۔

کے جلال الدین احمد الامجدی قہ

۱۷ شوال المکرم ۱۳۰۲ھ

مسئلہ ۱۷۸۵: ایمانا محمد تازی نثری۔ منقطع انت پورا دعوہ اچھویش

محورت کو کسی مسئلہ کا خلیفہ بنانا کیسا ہے؟

**الجواب** محورت کو خلیفہ بنانا صحیح نہیں کہ ائمہ باطن کا اس بات پر اجماع ہے

کہ محورت دائی الی اللہ نہیں ہو سکتی۔ فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص ۱۶۷ میں ہے کہ امام شریعی میزان الشریعہ  
الکبریٰ میں فرماتے ہیں قد اجمع اهل الکشف علی اشتراط الذکورۃ فی کل داعی احنہ و لم یبلغنا  
ان احد من نساء السلف الصالح تصدیق تریبہ المویذین ابد النقص النساء فی الدرجۃ  
وان ورد الکمال فی بعضہن کما یصنف عمر ان و انسہ امرأۃ فرعون فذل الذ کمال  
بالنسبۃ للکعبیین الناس و تلیکچہ فی مقامات الولایۃ وغایۃ امر المرأة ان تكون عابدۃ زاهدۃ  
کواجبۃ العبد و یتہمی احنہ تعالیٰ عنہا و ہوا علیہ بالصواب۔

کے جلال الدین احمد الامجدی قہ

۱۷ صفر المظفر ۱۳۰۳ھ

مسئلہ: واللہ محمد قاسم یومئذ محبوب نکر پوسٹ لوٹن منع بستی

زید و عمر و دونوں بکری بیوی ہندہ اور نکر کی بہن زینب کو لے کر رات کے گیارہ بجے بیکر بھاگ رہے تھے۔ اچانک رات کے چار بجے یہ چاروں آدمی پکڑ لئے گئے۔ سب ان کو پکڑ لیا گیا تو بکراس کو ایک الگ کمرہ لے گئے تھے دیا گھر والوں نے اس سے بالکل قطع تعلق کر لیا وہ اسی طرح بکراس کے یہاں چھ دن رہی اس کے بعد ہندہ کا بھائی اگر اپنے بہن کو لے گیا اور ہندہ لڑکی تک اپنے بھائی کے یہاں ہے۔ اور نکر کی غیر مذکور بہن کا شوہر قالد کہتا ہے کہ میں اب اپنی عورت کو نہیں لے جاؤں گا کیونکہ اس میں ہمارا بدنامی ہے تو قالد نے اپنے عورت کو لے جانے کو کہتا ہے اور قالد ہی دینے کو تیار ہے اور قالد کا کہنا ہے کہ میں اس وقت طلاق دوں گا جب میری عورت کا بھائی طلاق دے گا اسی کے متعلق ایک دوسرے جگہ اگر چنانچہ ہوئی اور جس جگہ چنانچہ ہی اس کا وہ اس میں زینب کے بہنوئی کا گھر تھا وہ اپنے بہنوئی کے یہاں ایک ہفتہ رہی۔ زینب کو اپنے بہنوئی کے یہاں ایک ہفتہ لے گئے وہ اس کے بہنوئی کو پنج سے الگ کر دیا گیا تو دوسری وقت طلب امر سے کہ بکری ہندہ کو اپنے یہاں چھ دن رکھا اس پر شریعت کے رو سے کیا حکم ہے اور قالد کے اوپر کیا حکم ہے۔ اور اگر قالد طلاق دے تو اس پر کتنا امر ہے اور زینب کے بہنوئی کو پنج سے نکالنا درست ہے یا نہیں اور وہ لوگ نکالے ہیں وہ شی پر ہیں یا نہیں۔ یہ سنو تو حیران۔

**الجواب** — اللہم هذا آية الحق والصواب ہندہ فرام ہونے کے سبب بکری زوجیت سے نہیں نکلی لہذا بکری نے اگر اپنی بیوی کو الگ کمرہ میں رکھا اس سے نفرت و بیزاری ظاہر کی۔ اور قطع تعلق کیا تو اس پر بوجہ نہیں قال اللہ تعالیٰ ولا تفرقوا زمرۃ و زمرۃ اخری دہلا ۷۷۷ بخود، لیکن اگر فرام ہوتے سے پہلے بکری بیوی کو غیر مردوں سے میل جول رکھتے ہوئے رکھا اور حتیٰ الامکان اسے منع نہ کیا تو وہ بھی مجرم ہے اور قالد کو چاہئے تھا کہ اپنی بہن کو ملازمہ تو یہ واسطہ قرار دے کر اس کے بعد اپنے گھر لے جاتا کہ اس کی بہن کا نان و نفقہ اس پر واجب نہیں لہذا قبل تو یہ اپنے بہن کی امانت کرنے کے سبب قالد گھر لے کر آیا تو یہ کرے اور قالد نے اگر اپنی غیر مذکور بیوی کو طلاق دی تو اس پر نصف مہر اور اگر ناکا جب ہو گا۔ قال اللہ تعالیٰ وان طلقتموهن من قبل ان یتسوهن وقد فرغتم

لہے فریضہ فصص ما فریضہ دم دہ ۱۵۷۰ اور زینب کانان و نفقہ اس کے بہنوئی پر واجب نہیں ایسی مجرم کو اسے اپنے یہاں سے فوراً اچھٹا کرنا چاہئے تھا یا زیادہ سے زیادہ ایک دن اسے بطور یہاں رکھنا مگر اسے ایک ہفتہ اپنے یہاں رکھا تو مزور گنہگار ہوا کہ ایسے مجرم کا ہر سلطان پر بایکٹ کرنا لازم ہے۔ قال احدثه قتانی واما بنسینا الشیخون فلا یفتقد بعد الذکر من مع الغوم المظلمین (ذی ۱۳۷۰) ہفتہ زینب کے بہنوئی کو پنج سے نکالنا درست ہے اور نکالنے والے حق پر ہیں اس لئے کہ اگر مجرمین اور ان کے ہمدردوں کے ساتھ سختی نہیں کی جاسے گی تو لوگ گناہوں پر ادا و تری ہوں گے ہاں زینب کا بہنوئی اگر علانیہ توہرے تو اسے پنج میں ضرور شامل کر لیا جائے و هو قتانی اعلم۔

کے جلال الدین احمد الہادی

مہر ماہی الاخری ۱۳۰۰ھ

**مسئلہ ۱۔** اذکال الدین جمہوری دارالعلوم وعلوم الاسلام گوہر پور پوکر جمنڈا گوہر پور زید کی بیوی ہندہ کے ساتھ قرار ہو گئی تو زید نے اسے طلاق مطلق دیدی۔ بعد عدت کر کے اس سے نکاح کر لیا مگر ہندہ پھر زید کے یہاں آئی تو زید نے اسے بیوی کی طرح رکھا کچھ دنوں بعد وہ پھر کمرے کے یہاں گئی۔ وہاں کچھ دن رہ کر پھر زید کے یہاں آئی غرض کہ وہ اسی طرح دونوں کے یہاں رہتی تو زید کا بایکٹ کر دیا گیا۔ آخر اس نے توہرے کی اور ہندہ کو پھر ہندہ رکھنے کا جہد کیا۔ مگر سترے دنوں بعد ہندہ پھر زید کے یہاں آئی جس کو اس نے بیوی کی طرح علانیہ رکھا تو مسلمانوں نے اس کا بایکٹ کر دیا اب وہ دوبارہ توہرے کے برادری میں شامل ہونا چاہتا ہے تو اس کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے اس کے اوپر کوئی کفارہ ہے یا نہیں؟

**الجواب۔** زید اگر دوبارہ توہرے کے برادری میں شامل ہونا چاہتا ہے تو اسے علانیہ توہرے واستغفار کر کے برادری میں شامل کر لیا جائے کہ حدیث شریف میں ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ دمشقوفہ شولین ۷۷۷۷ او اس گناہ کے لئے شریعت نے کوئی کفارہ نہیں مقرر کیا ہاں اگر حکومت اسلامیہ ہوئی اور زید کا ہندہ کے ساتھ زنا کرنا ثابت ہوتا تو وہ سنگسار کیا جاتا۔ اب توہرے کے ساتھ اسے پابندی نمازی تاکید کی جاسے اور قرآن خوانی و میلاد شریف کہنے

مراد سائیں کو کھانا کھلانے اور مسجد میں یونا و چٹائی رکھنے کی تلقین کی جائے کہ یہ چیزیں قبولِ توبہ میں معاون ہوں گی۔ قال اللہ تعالیٰ ومن تاب وعمل صالحا فانه يتوب الى الله متابا (پیش ۳۴) و هو تعالیٰ ورسوله الاعلیٰ اعلم بالصواب۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۶ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ

مسئلہ: ما ازینہ العزیز ناگ مجھ پر منع بیان دہاں اشتراک

ایک شخص نے ایک مرتبہ شراب پی لی تو اس کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ حدیث شریف میں ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شراب پیئے گا اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی پھر اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا پھر اگر پیئے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اس سے توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا پھر اگر چوتھی مرتبہ پیئے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی۔ اب اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول نہیں فرمائے گا نہ مذی۔ نسائی مشکوٰۃ ص ۳۱۳ شخص مذکور کے بارے میں شریعت کا یہ حکم ہے کہ اس پر عبادت کی یہاں سے یعنی اس کو اپنی کوڑے مارے جائیں۔ مگر یہ کام حکومت اسلامیہ کا ہے لہذا موجودہ صورت میں وہ صرف دل سے توبہ واستغفار کرے۔ اگر اس کا شراب پینا لوگوں پر ظاہر نہیں ہو اسے توبہ و استغفار کے طور پر توبہ کرے اور خدا سے تعالیٰ کی بارگاہ میں روئے گذر اسے کسی پر ظاہر نہ کرے کہ گناہ کا ظاہر کرنا بھی گناہ ہے اور اگر کھلم کھلا شراب پیئے تو عطا توبہ نہ کرنے۔ حدیث شریف میں ہے کہ سرکارِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذا عملت سيئة فكدت حننا فاحسبها انك لو بالسيو والعلا لانت به بالعلا لانت یعنی جب تو گناہ کرے تو فوراً توبہ کر خبیثہ کی نغیہ اور عطا توبہ کی طمانیہ۔

هذا ما عندی و هو تعالیٰ ورسوله الاعلیٰ اعلم جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ: اگر کچھ بخش موضع میں ڈرا ہو سوٹ بھنگا منع پھر ایچ

۱۰، عورتوں کو نصاب لگا کر سرکوں پر گھومنا پھر تازہ بزرگوں کے مزار پر جانا اور نصاب پڑا کر جوار کے

ماتے مزار پر جاہزی دینا کیسا ہے؟

۱۰ کیا تیمور لنگ کی باتوں پر ہم سنیوں کو عمل کرنا چاہیے؟

**الجواب** — وہ خود توں کو انقباط لگا کر سڑکوں پر بھگوانا چاہتا تھا تو نہیں کہ اگرچہ غیر خرم نہیں دیکھتے مگر وہ غیر خرم کو دیکھتی ہیں، البتہ کسی مزدورت سے اپنی نگاہوں کو غیر خرم سے جاتے ہوئے دھمکا دیا انقباط لگا کر کہ جس سے ان کی زینت ظاہر نہ ہو یا ہرنگل سکتی ہیں اور عورتوں کو بزرگوں کے سزاؤں پر جانا منع ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ والرضوان احکام شریعت حصہ دوم ص ۱۴۹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ عورتوں کو مزارات اولیاء و مقابر عوام دونوں پر جانے کی ممانعت ہے اور یہاں شریعت حصہ پہلے ص ۲۹۹ میں ہے کہ اسلم یہ ہے کہ عورتیں مطلقاً یعنی جو ان ہوں یا جو کسی سب مزارات کی جاہزی سے منع کی جائیں اور بنیاد کے سامنے عورتوں کا انقباط ہر شاننا چاہا کر دیکھا نہ ہونے۔  
۱۱ تیمور لنگ بادشاہ کی ان باتوں پر جو شریعت کے اصول و قواعد کے مخالف ہوں عمل کرنا جائز نہیں و هو یسبحانہ و تعالیٰ اعلم بالصواب۔

محمد جمال الدین احمد لاہوری

۶۔ جہادی الاخریٰ ۱۴۱۰ھ

**مسئلہ** — از غلام مصطفیٰ محمود خلدیوس پورہ فہیل آباد ضلع بستی

معدنوں سے نکالا ارتکاب کرنے والا کس سزا کا مستحق ہے احکام شرع سے مطلع فرمائیں؟

**الجواب** — نہ ناکا ارتکاب کرنے والا اگر معین نہیں ہے تو خدا کے تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اسے سو کوڑے مالہ جائیں جیسا کہ پارہ ۱۸، سورۃ نور کے رکوع اول میں ہے الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منهما مائۃ ضمتہ۔ اور اگر معین ہے تو حکم ہے کہ اسے سنگسار کیا جائے یعنی اس قدر تھمرا مارا جائے کہ مر جائے اور اگر کسی وجہ سے زانی کو یہ سزا نہ دے سکیں تو سب مسلمان اس کے ساتھ کھانا پینا اور اثنا بیٹھنا بند کر دیں یعنی مکمل طور پر اس کا بائیکاٹ کریں ورنہ وہ بھی گنہگار ہوں گے۔  
قال اللہ تعالیٰ واما ینسبنا الشطن فلا تقعد بعد الذکوۃ مع الغوم الظلمین (پ ۲ رکوع ۱۴۷)  
رئیس الفقہاء حضرت طاہر بن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کریمہ کے تحت تحریر فرماتے ہیں۔ ان الغوم



الظلمین یعد للبدیع والناقص والکافر والعقود مع کلهم منتقم فی سیرات احمدیہ ۷۵۵  
وهو تعالیٰ ورسوله الاعلیٰ اعلم۔

سید جمال الدین احمد لاہوری

مسئلہ۔ از محمد خاں بھارت پور بستی  
ہندہ کا عقد زید کے ساتھ ہوا۔ زید کو جھڑام کا مرض ہے وہ دیاقت طلب یہ امر ہے کہ زید جھڑامی کے  
یہاں ہندہ کا رجوع ہو کر جانا شروع کیا ہے یا نہیں؟

الجواب۔ ہاں ہے کوئی گناہ نہیں وھو تعالیٰ ورسوله الاعلیٰ اعلم

سید جمال الدین احمد لاہوری

بالصواب۔

۲۸ سوال المکرّم ۱۳۸۳ھ

مسئلہ۔ از محمد يوسف مازن القادری قطر فیشنل سینٹر کمپنی دوہ قطر عربیہ کلفٹ پوسٹ  
بکس ۱۳۳۳

جو عورتیں نئے سرہ سے نکلاؤ گناہوں اور اسلام اسلامی شعائر کا مذاق اڑا رہی ہیں برقعہ تو دور گناہوں سے  
اور ہمارے ترک کردی ہے ایسی عورتوں کے خاوند باپ بیٹے اور بھائیوں کے لئے شرعاً مہر نے کیا  
حکم لگایا ہے لوگ دیوث کہلانے کے مستحق نہیں ہیں؟ جن کو جنت کی خوشبو تک نہ ملے گی جب کہ  
جنت کی خوشبو ستر ہزار میل تک محسوس ہوگی۔ اس سوال کا جواب قرآن و حدیث کی روشنی میں دقیق اور  
طویل علما فرمائیں تاکہ طاریق اور صحیح بات تمام تک پہنچا کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوں بغیر ہند  
پاک اور عرب مالک سے نفوی حاصل کر کے عربی، انگریزی اور اردو میں کتابی شکل میں شائع کر کے  
دنیا بھر کے اسلامی مالک کے سربراہوں اور عدالت شریعہ کے مفتیوں کو روانہ کر کے ان کو ان کے فرض  
اور مذہب سے آگاہ کرنا چاہتا ہے کہ وہ اپنی طاقت اور روئے سے ان افعال قبیح کی روک تھام کریں  
اور خدا کے غضب سے آگاہ رہیں۔ لیا تو کوئی تھرانے والا نہ ہوگا۔ ان اعمال بدہی کی سزا فلسطینی  
مسلمان ہنگت رہے ہیں؟

الجواب۔ جو عورتیں کہ نئے سرہ سے نکلاؤ سبہ کول کر سر اٹھاتی پھرتی



سبب بنتی ہے تو خاص عورت کی آواز اور اس کا نظریہ سر پہ چائی کے ساتھ گھونچنا بد مذہب اور اولیٰ غضب  
 الہی کا سبب ہوگا اور عورت کو حکومت کہتے ہی اس سے ہیں کہ وہ پردہ میں نہ ہونے کی چیز ہے نہ کہ پانچوں  
 اور مردوں پر چھرنے کی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ترمذی بس حدیث شریف مروی ہے کہ سرکار  
 اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا للراۃ عورة جس کے ترجمہ میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی  
 بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ زن عورت مست حق دے آفت کہ مستور و محجوب باشد اور  
 جس طرح مرد کا اجنبی عورتوں کو دیکھنا جائز نہیں ایسے ہی عورت کا اجنبی مردوں کو بھی دیکھنا جائز نہیں جیسا  
 کہ حدیث شریف میں ہے عن ام سلمہ انھا کانت عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 ومجموعۃ اذا قبل ابن ام مکتوم فدخل علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احقبا منہ  
 فقلت یا رسول اللہ الیس هو اعی لیس فیہ افعال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افعیاء وان  
 انفا السقاۃ تبعوا منہ یعنی حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور حضرت یمنونہ  
 حضور کی خدمت میں حاضر تھیں کہ ایک نابینا صوبائی حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ سامنے سے حضور  
 کی خدمت میں آ رہے تھے تو سرکار نے ہم دونوں سے فرمایا کہ پردہ کو اور حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے  
 عرف کیا یا رسول اللہ کیا وہ نابینا نہیں ہیں؟ وہ ہیں نہیں دیکھ سکیں گے حضور نے فرمایا کیا تم دونوں بھی  
 نابینا ہو کیا تم انھیں نہیں دیکھو گی؟ (دار احمد، ترمذی، ابوداؤد) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ  
 اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کے تحت اشعۃ اللمعات میں تحریر فرماتے ہیں کہ ازہی معلوم می شود کہ  
 پھر ان کی نظر مرد بیگانہ، بھڑن، بیگانہ حرام است مگر نیز نہیں حال تارقات و اباب تو عورتوں کی قربانیت اور  
 ان کی آزادی بہت طبع علی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے زمانہ کی عورتوں کا بھی  
 مسجد میں آنا پسند نہیں فرمایا جیسا کہ بخاری اور مسلم میں ان کا ارشاد مروی ہے نو ادیک رسول اللہ صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما حدث النساء لمتھن المسجد یعنی عورتوں نے اب پیدا کی ہیں اگر  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان باتوں کو ملاحظہ فرماتے تو مسجد میں آنے سے انھیں ضرور منع فرما  
 دیتے یہاں تک کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عورتوں کا حال دیکھ کر انھیں  
 مسجد میں آنے سے منع فرمایا حالانکہ اس زمانہ میں اگر ایک عورت نیک ہے تو ان کے زمانہ زمانہ

میں ہزاروں عورتیں ترک تھیں اور ان کے زمانہ میں اگر ایک عورت فاسقہ تھی تو اب ہزاروں عورتیں  
 فاسقہ ہیں۔ تاریخ امام اہل الدین باری میں ہے لقد خفي عمر رضى الله تعالى عنه النساء عن الخروج  
الى الساجد اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضى اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ عورت سراپا شرم کی چیز ہے۔  
 سب سے زیادہ خدا نے تعالیٰ سے قریب اپنے گھر کی تہ میں ہوتی ہے اور جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان  
 اس پر نگاہ ڈالتا ہے اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضى اللہ عنہما جمعہ کے دن کھڑے ہو کر لکیریاں مارا مار کر گھومتے  
 تھے کہ مسجد سے باہر نکلتے اور حضرت امام ابن تیمیہ رضى اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مستورات کو جمعہ اور  
 جماعت میں نہیں جانے دیتے تھے جیسا کہ مدۃ القامۃ شرح صحیح بخاری میں ہے قال ابن مسعود رضى  
 اللہ عنہ المراۃ عورة و اقرب ما تكون الى الله في صوميتها فاذا اخوحت استرخى الشيطان وكان  
 ابن عمر رضى اللہ تعالیٰ عنہ یقوم بحجب النساء يوم الجمعة عن رضى من المسجد و كانت ابیہم  
 عنہن ساءة للجمعة و الجمعة اور حضرت امام العظم ابو حنیفہ رضى اللہ تعالیٰ عنہ دیگر مقدمین نے اگرچہ بوڑھی  
 عورتوں کو بغیر مغرب اور عشاء کی جماعتوں میں شرکت کو جائز ٹھہرایا تھا لیکن متاخرین نے بوڑھی بھی بھون  
 ہر عمر کی عورتوں کو سب نمازوں کی جماعت میں دن کی ہویا رات کی شرکت سے منع فرمایا اہل اہل الدین  
 باری میں ہے الفقوی الیوم علی کواحة حضورہن فی الصلوات اور امام ابن ہمام رحمہ اللہ القدر میں فرماتے  
 ہیں۔ عمد المتأخرون المنتع للعبائش والنشواب فی الصلوات کھلا اور مخالفت کی وجہ فقہ کا خوف ہے جو  
 حرام کا سبب ہے اور جو حرام کا سبب ہوتی ہے وہ بھی حرام ہوتی ہے یعنی میں ہے قال اصحابنا  
 لان فی خروجہن خوف الفتنة وهو سبب الحرام وما یقتضی فی الحرام حرام ظاہر ہے کہ جب فساد  
 زمانہ کے سبب اب اسے سیکڑوں برس پہلے مسجدوں میں میں حاضر ہونے اور جماعتوں میں شرکت کرنے  
 سے عورتیں بددک دی گئیں حالانکہ ان دونوں باتوں کی شریعت میں بہت سمحت تاکید ہے تو اس  
 زمانہ میں جب کہ فتنہ و فساد بہت بڑھ چکا ہے بھلا عورتوں کا سب پر دگی کے ساتھ منکروں، پارکوں اور  
 بالٹاروں میں گھومنا پھرنا اور ناخوشیوں کو اپنا کر سنا کر دکھانا کیونکر جائز و درست ہو سکتا ہے جبکہ  
 ان جگہوں میں برقعوں اور نقابوں کے ساتھ بھی عورتوں کا جانا قانون سے غالی نہیں ہے۔ غلام یہ  
 ہے کہ اس زمانہ میں عورتوں کا باہر نکلنا بہت بڑا فتنہ ہے اور نئے سرے پر دگی کے ساتھ گھومنا

پھر شاہی کرم علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نالائقی کا باعث اور فدا کے تعالیٰ کے غضب کا سبب ہے خود توں  
 پر لازم ہے کہ وہ اس طرح ہرگز نہ نکلیں۔ اگر وہ ہانڈ آئیں تو مردوں پر واجب ہے کہ انہیں حتی الامکان روکیں  
 اور سختی کریں ورنہ وہ بھی محنت گنہگار لائق عذاب قہار اور سختی نادر ہوں گے۔ دعا ہے کہ فدا کے عزوجل  
 مسلمان مردوں اور عورتوں کو شریعتِ حق پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین و ہو جہانہ و تعالیٰ  
 اعلم بالصواب۔

مجلال الدین احمد لالہ محمدی

۱۵ صفر المظفر ۱۳۰۳ھ

**مسئلہ**۔ اندواہدلی رحمانی موضع پیری نئی بستی اور ملتان کوٹہ  
 مرغی کا اثنا بیچے والے سے اثنا خرید لیا اور نوڑے پر خراب نکلا تو اثنا بیچے والے پر اس کی  
 قیمت واپس کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

**الجواب**۔ اثنا خراب نکلا تو بیچنے والے پر اس کی قیمت واپس کرنا فرض ہے  
 اگر نہیں واپس کرے گا تو حق العبد میں گرفتار ہوگا۔ بہر اضریت حصہ ۱۲ صفحہ ۷۸ میں ہے کہ اثنا خرید لیا تو  
 نوڑہ نکلا کل دام واپس ہوں گے کہ وہ بیکار چیز ہے بیع کے قابل نہیں اور درختا رب شامی جلد چہارم  
 صفحہ ۱۱۱ میں ہے شوی نحو بیض واطیع فکسہ فوجد لا فاکسدا بنتفع بلہ فخلہ فخصا فکسہ وان لم یبتفع  
 بلہ اصلاحہ کل الثمن لبطلان البیع اھ ملخصاً اور اسی طرح فتاویٰ عالمگیری جلد سوم ص ۱۱۱ میں بھی  
 ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم۔

مجلال الدین احمد لالہ محمدی

**مسئلہ**۔ از شیر محمد قادری رافقہ کیلا دارالہبہ  
 غیر موبائی کے نام کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا جائز ہے یا نہیں؟  
**الجواب**۔ رضی اللہ عنہ کا دعائیہ جملہ موبایہ کرام کے ساتھ خالص نہیں غیر صحابہ  
 کے نام کے ساتھ بھی اس کا استعمال جائز ہے۔ اسی لئے بزرگوں نے بڑے بڑے علماء و مشائخ کے  
 لئے بھی اس کو استعمال فرمایا ہے۔ یہاں کہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے  
 اشعۃ اللمعات جلد چہارم ص ۱۳۲ پر حضرت اویس قرنیؓ کو رضی اللہ عنہ لکھا اور حضرت علامہ ابن ماجہ بخاری

رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ نے رد المحتار جلد اول مطبوعہ دیوبند صفحات ۳۵، ۳۶، ۳۷ اور صفحہ ۳۲ پر حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کو دینی احمد تعالیٰ عنہ لکھا اور مشکوٰۃ کے مصنف حضرت شیخ ولی الدین محمد بن عبد اللہ خلیفہ تبریزی نے مشکوٰۃ شریف کے مقدمہ ص ۷ پر صاحب مصابیح علامہ ابو محمد حسین بن مسعود قزاقی کو دینی احمد عنہ لکھا اور علامہ شہاب الدین غفاری نے نسیم الریاض جلد اول ص ۷ پر علامہ قاضی یحییٰ بن کثیر کو دینی احمد عنہ لکھا اور حضرت شیخ معین عبد الحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمہ والرضوان نے انساب النبائہ میں حضرت غوث پاک دینی احمد تعالیٰ عنہ کے نام کے ساتھ کئی جگہ یہ دعائیہ جملہ لکھا ہے جبکہ ان میں سے کوئی صحابی نہیں تو معلوم ہوا کہ غیر صحابہ کے عام کے ساتھ دینی احمد تعالیٰ عنہ لکھنا اور کہنا جائز ہے یہاں تک کہ عام دیوبندی دہلوی اور دینی احمد عنہ کو صحابہ کے ساتھ خاص سمجھتے ہیں اور غیر صحابہ کو دینی احمد عنہ کہنے پر لڑتے ہیں ان کے پیشوا مولوی قاسم نانوتوی اور مولوی رشید احمد گنگوہی کو بھی دینی احمد کہا گیا ہے جیسا کہ تذکرۃ الرشید جلد اول صفحہ ۲۸ پر ہے مولانا قاسم صاحب مولانا رشید احمد صاحب دینی احمد تعالیٰ عنہ جملہ محدثین کے بعد ایسے ہم سبق بنے کہ آخرت میں بھی ساتھ نہ چھوڑا۔ ان تمام حوالہ جات کو رد و بحث کی طرح واضح ہو گیا کہ غیر صحابی کے نام کے ساتھ دینی احمد عنہ کہنا جائز ہے وھو تعالیٰ اعلم بالصواب۔

سے جلال الدین احمد لاہوری

۷ ربیع الاول ۱۳۰۲ھ

**مسئلہ**۔ از حاجی محمد حدیث پوسٹ و مقام ٹٹوا ضلع بستی

مدد سہ اسفند بقرہ عیدہ نظر العیون دوم یار کج کے ذمہ داروں نے مدد سے کہ کچھ رقم ہمارے پاس بلو دمانت رکھی ہے جس کو ہم نے مخالفت کی غرض سے بینک میں جمع کر دیا ہے ایک صاحب اس رقم میں سے چار ہزار دو سو بہم سے بطور قرض مانگتے ہیں تو اس رقم سے ہم کسی کو قرض دیں تو یہ جائز ہے یا نہیں؟ تسلی بخش جواب تحریر فرما کر عند اللہ ربہ رہوں۔

**الجواب**۔ رقم نہ گور میں سے آپ کا کسی کو قرض دینا جائز نہیں اس لئے کہ آپ اس رقم کو عہدہ نہیں کر سکتے کہ امانت ہے اور جس رقم کو آپ عہدہ نہیں کر سکتے اسے آپ قرض بھی نہیں دے سکتے جیسا کہ ہدایہ اخیر میں مذکور ہے لا یملک القرض من لا یملک النفع

کالموصوفہ اصحاب یہاں تک کہ مدرسہ کے ذمہ داران کو بھی مدرسہ کی رقم خرچ دینا چاہئے نہیں کہ وہ مدرسہ کی رقم کو اس کی ضروریات پر خرچ کرنے کے مالک ہوتے ہیں صدقہ کرنے کے مالک وہ بھی نہیں ہوتے۔ ہذا ماعطیہ فیہ واللعلم بالحق عند احکامہ تعالیٰ ورسولہ جل جلالہ وصلى الله تعالى عليه وسلم۔ جلال الدین احمد الامجدی رحمۃ اللہ علیہ

۲۷ مذکورہ قرآنی کو بدست کی شریعت صرف اجازت ہی نہیں دیتی ہے بلکہ ضروری قرار دیتی ہے اگر اہل غلط فہمی میں سے کسی اور اس بد مذہب کو خواہی کے عہدہ سے ہٹا کر مسجد کی انتظامیہ کمیٹی سے الگ نہیں کر دیں گے تو سخت گنہگار متقی مذہب نادر ہوں گے۔

۲۸ دیوبندی وہابی اپنے عقائد کفریہ مندرجہ حفظ الایمان ص ۳۲۴ تحریر اناس ص ۳۲۴ اور راجع قطعہ ص ۳۲۴ کی بنا پر مطابق فتویٰ حرام الحرمین کا فرزند ہیں ان سے میل جول نہ لینا اور ان سے سلام و کلام کرنا ہرگز جائز نہیں حدیث شریف میں ہے ایا کھروا یا اھلا یصلو تکھروا ولا یصلو تکھروا اپنے کو ان سے دور رکھو اور ان کو اپنے سے دور رکھو کہ وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں اور تم کو فتنہ میں نہ ڈالیں جو لوگ کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شیعہ دانی و فدائی ہیں اور انبیائے کرام و اولیاء عظام سے محبت رکھنے والے ہیں وہ بھی ان کے دشمنوں سے میل و محبت نہیں رکھیں گے جو لوگ کہیں کہیں کہ ان کا عقیدہ ان کے ساتھ اور ہمارے عقیدہ ہمارے ساتھ وہ گمراہ نہیں تو جاہل ہیں اور جاہل نہیں تو گمراہ ہیں فہدائے تعالیٰ ہدایت دے۔ دھو دھائی اعلیٰ بالصواب۔ جلال الدین احمد لاہوری

**مسئلہ** در مسئلہ مولوی عبدالحکیم بھٹا پور ضلع بستی

۱۰ عالم دین جو باعمل ہے وہ اللہ کا ولی ہے یا نہیں؟

۱۱ یہی سنی عالم دین کو کہا کرتا ہے اس کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

**الجواب** ۱۰ عالم باعمل جنگ اللہ کا ولی ہے تفسیر شاوکی جلد دوم ص ۱۸۲ میں ہے کہ

حضرت امام اعظم اور حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اذا لم یکن العلماء اولیاء اللہ فلیس اللہ ولی و ذلک فی العالم العاقل جعلہ یعنی جبکہ علماء اولیاء اللہ نہیں تو پھر کوئی اللہ کا ولی نہیں اور یاس عالم کے بارے میں ہے جو اپنے علم پر عمل کرتا ہو۔ دھو دھائی اعلیٰ۔

۱۱ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ اگر عالم دین کو اس لئے برا کہتا ہے کہ وہ عالم ہے جب تو صرف کفر ہے اور اگر وہ جو علم اس کی تعظیم و حق جانتا ہے مگر اپنی کسی رنجوی خصوصیت کے باعث برا کہتا ہے گا لی دنیا ہے تو سخت فاسق و فاجر ہے اور اگر بے سبب دیکھتا ہے تو مریض القلب غیث الباطن ہے اور اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔ دھو دھائی رضویہ ص ۱۰۱ دھو دھائی جلال الدین احمد لاہوری



## مسئلہ محمد یعقوب ساکن ممبئی ریپوسٹ مکتوبی طبع بستی

(۱) کہا قتنہ کے موقع پر دعوت کھلائی جاسکتی ہے اگر ہاں تو کس دلیل سے اگر نہیں تو کیوں؟ (۲) شریعت نے کن کن مواقعات پر دعوت کھلانے کی اجازت دی ہے اور کون کون سی دعوتیں حدیث سے ثابت ہیں؟

## الجواب

(۱) قتنہ شاعر اسلام میں سے ہے کہ مسلم اور کافر میں اس سے امتیاز ہوتا ہے اس لئے عرف عام میں اسے مسلمان ہی کہتے ہیں تو اس شعار اسلام کے حصول کی کوشش میں مسلمانوں کی دعوت کرنا جائز و مباح ہے اور مباح شریعت کی جانب سے مطلوب نہیں ہوتا بلکہ نہ کو کرنے کا اعتبار ہوتا ہے اگر نہ کرے تو کوئی گناہ نہیں اور اگر کرے تو کوئی مہلکہ نہیں بلکہ حدیث شریف میں ہے کہ سر کا قدم نہ ملے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان احب الی اللہ تعالیٰ بعد الغزاة اذ خال المسلمون و غن الخیض المسلمون یعنی جنگ استقامت کے نزدیک حضور کے بعد سب اعمال سے زیادہ محبوب مسلمان کا خوش کرنا ہے اور دوسری حدیث میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ان من مویجات المغفرة اذ خال المسلمون و غن الخیض المسلمون یعنی قیامت اپنے نبائی مسلمان کو خوش کرنا مغفرت کے مویجات سے ہے رواہما الطبرانی فی المعجم الکبیر و الاصحاح الاول عن عبد اللہ بن عباس و الشافعی عن الحسن المجتبی بن علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما لہذا اگر مسلمان بھائی کو کوشش کرنے کی نیعت سے انہیں قتنہ کے موقع پر کھلائے تو ثواب کا بھی مستحق ہوگا کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ خال المسلمون و غن الخیض المسلمون میں بتایا ہے کہ اجابۃ الدعوة سنة و بیہ او غیرہا یعنی ولیمہ و میا غیر ولیمہ و دعوت کا قبول کرنا سنت ہے معلوم ہوا ولیمہ کے علاوہ دوسری دعوتوں کا کرنا جائز ہے مگر جائز نہ ہوا تو اس کا قبول کرنا سنت نہ ہوا اور قادیانی عالمگیری جلد پنجم مطبوعہ مصر ص ۱۱۱ میں ہے لا یبغی الخلف عن اجابۃ الدعوة العاصۃ کدعوة العصر و الختان و نحوہما کذا فی الخلاصۃ من مکتوب شادی قتنہ کی دعوت اور ان کے علاوہ دوسری تمام دعوتوں کے قبول کرنے سے انکار کرنا مناسب نہیں ایسا ہی خاصہ جیسا ہے یہ ثابت ہو کہ قتنہ و غیرہ کے موقع پر عام دعوتیں کرنا جائز ہے مگر اگر اس قسم کی دعوتیں جائز نہ ہوتیں تو ان سے انکار نا مناسب نہ ہوتا اور قاعدہ کی یہ سب سے کم عمل اشیاء میں اباحت ہے یعنی جس چیز کی اجازت شریعت سے ثابت ہو اور اس کی ہر دلیل شرعی مطلق ہو صرف وہی منوع و مذموم ہے باقی سب چیزیں جائز و مباحات ہیں خواہ ان کے حوازا ذکر قرآن و حدیث میں مخصوص ہو یا ان کا کچھ ذکر ہی نہ آیا ہو جیسے کہ مسجد میں غلب و میسار برائے اور حدیث و فقہ کی تدوین وغیرہ۔ لہذا جو شخص کسی فعل کو ناجائز حرام یا مکروہ کہے اس پر لازم ہوتا ہے کہ

اپنے دعویٰ پر دلیل قائم کرے اور شخص جائز و مباح کہے وہ دلیل قائم کرنے کی ضرورت نہیں کہ معافیت ہر دلیل شرعی نہ ہو یہی جو اذکار دلیل کے لئے کافی ہے۔ جامع ترمذی اسلمی ابن ماجہ اور مسند بک ماکرم میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الحلال ما احل اللہ فی کتابہ و ما لم یحرم ما حرم اللہ فی کتابہ و ما سکت عنہ فهو مما عفا عنہ یعنی حلال وہ ہے جو خدا کے تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا اور حرام وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا اور جس کا کچھ ذکر نہ فرمایا وہ اللہ کی طرف سے معاف ہے یعنی اس کے فعل پر کچھ مواخذہ نہیں۔ امام احمد بن حنبل حضرت طاہر القاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت ارشاد فرماتے ہیں فيه ان الاصل في الاشياء الاباحة یعنی اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ اصل اشیا میں اباحت ہے اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں ایں دلیل است برآنکہ اصل در اشیا مباح است اور امام عارف باللہ سیدی عبدالغنی مامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں بایں الاحتمال فی الافتراد علی اللہ تعالیٰ بافتاد المحرمۃ او کما اھتدوا الذین لا یدلھما من دلیل علی فی الاباحۃ الخ صحیح الامجد ترجمہ۔ یا امتیاز نہیں ہے کہ کسی چیز کو حرام یا مکروہ کہہ کر خدا کے تعالیٰ پر افتراء کیا جائے کہ حرمت و حرکات کسے لئے دلیل دیا کہ ہے بلکہ امتیاز اس میں ہے کہ اباحت مانی جائے اس لئے کہ اصل وہی ہے۔

(۲) میت کے تیمم وغیرہ میں شادی بیاہ کی طرہ و محنت ناجائز اور بدعت قبیحہ ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد اول مطبوعہ مصر ص ۷۷ میں ہے لا یباح اتھاذا الشیاقۃ عند شتۃ یام کذا فی التتارخانیۃ۔ اور در التتارخانیۃ جلد اول اور فتح القدیر جلد دوم ص ۷۷ میں ہے ویکرہ اتھاذا الشیاقۃ من الطعام من اھل البیت لانشہا فی صلاۃ لاف الشہور وہی بدعت مستحبہ۔ اور جن دعوتوں کو منع نہیں کیا گیا ہے ان دعوتوں کو شریعت کی طرف سے کھانے کی اجازت ہے کما عرف فی الجواب الاول۔ دعوت ولیمہ حدیث شریف سے ثابت ہے جو سنت ہے و دعوتی اعلم۔

جلال الدین احمد امجدی  
مرصع المغرر ص ۲۰۳

مسئلہ از محمد نضر اللہ گودامی رومی صدر المدین دارالعلوم امجدی قصبہ سندھ ہر دوئی  
نزدک رہتا ہے کہ بد مذہبوں اور مرتدوں کا مذہبی بائیکاٹ کرنے کا جو حکم دیا جاتا ہے اور ان کے ساتھ لٹنے بیٹنے سے جو منع کیا جاتا ہے یہ بد افلاکی ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ تو اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟  
الجواب نزدیک تو خود بد مذہب ہے اور یا تو جاہل۔ اس لئے کہ اللہ رسول بنی اللہ

ولی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں بد مذہبوں اور مروجوں کا مذہبی یا بیگناہ کرنا، ان سے دور رہنا، ان کے یہاں شادی بیاہ  
 نہ کرنا اور ان کے ساتھ کئی سے پیش آنا یا ملاقاتی نہیں رہے بلکہ طلق عظیم سے بچ کر خداوند قدوس اور اس کے پیار سے  
 مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہم کو کبھی تکم فرمایا ہے اور ہمارے بزرگوں نے ہم کو کبھی سبق دیا ہے کہ بد مذہبوں اور  
 مروجوں سے دور ہو۔ ان کے یہاں شادی بیاہ کرنا تو بڑی بات ہے ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا بھی گوارا نہ کرو جیسا کہ  
 خدا نے تعالیٰ کا ارشاد ہے واما یٰٰسے ایہ الذین یستکبرون فلا تعدوا بعد الذکر فی مع القوم الظالمین۔ یعنی اور اگر شیطان  
 تم کو بھلاسنے تو یاد آئے کہ بعد ظالم قوموں کے پاس نہ بیٹھو (روپی ع ۱۳۷) اور خدا کے عزوجل ارشاد فرمایا ہے ولا  
 تتزووا الی الذین ظلموا انفسکم انہم اولیٰ اظطالمون کی طرف مائل نہ ہو کہ تمہیں (جہنمی) آگ چھوئے گی (پطع ع ۱۰)  
 اور بد مذہبوں کے ہاں سے یعنی ان سے دور ہو اور انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کریں، کہیں وہ تمہیں  
 فتنہ میں نہ ڈال دیں (مسلم شریف) اور سرکارِ قدوس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اذالہتم صاحب بدعتہ  
 فانکم تروا ملک وجہہ فادعوا بہن من کل مبدع۔ یعنی جب تم کسی بد مذہب کو دیکھو تو اس کے سامنے ترش روئی سے  
 پیش آؤ۔ اس لئے کہ خدا کے تعالیٰ ہر بد مذہب کو دشمن رکھتا ہے (ابن عساکر) اور امام ربانی محمد الف تائی حضرت شیخ  
 احمد رحمہ اللہ علیہ رحمۃ الرحمن و الرضوان شکر فرماتے ہیں جی سہاؤہ تعالیٰ جیب خود را علیہ الصلوٰۃ والتہم فی فرایہ داخل غلطیہم  
 پس بیغ خود را کہ موصوف بخلق عظیم است در خلقت ہر ایشان امر فرمود۔ معلوم شد کہ خلقت بایشان داخل خلق عظیم است۔  
 در رنگ سگس ایشان برادر باید داشت۔ دو تنی باو الفت باو دشمنان خدا صغیر یعنی خدا کے غزول و دشمنی میں برادر علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام می شود۔ شخص گمان کی کہ کہ او را بل اسلام است و تصدیق آیران باشد و رسولہ و اوصا مانہی فائدہ کی ای قسم  
 اہمانی شیعہ دولت اسلام اور پاک و صاف می بود خود بہا اللہ۔ یعنی اللہ تعالیٰ اپنے جیب لیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 سے ارشاد فرمایا کہ فرماؤں پر مبنی کرو۔ تو رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو کہ خلق عظیم سے موصوف ہیں ان کو کبھی کرنے  
 کا حکم فرمے سے معلوم ہو کہ کہ فرماؤں کے ساتھ شدت سے پیش آنا خلق عظیم میں داخل ہے۔ خدا کے دشمنوں کو  
 کہنے کی طرح دور رکھا جائے۔ ان کے ساتھ دوستی و محبت نہ ہو رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دشمنی تک پہنچا دیتی  
 ہے دیکھ و زمانہ کے سبب آدمی گمان کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہے اللہ و رسول پر ایمان رکھتا ہے (اس لئے ان سے  
 دوستی اور شہرت کرتا ہے) لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ اس طرح کی پیروی نہ کریں اس کے اسلام کو برادر مروتی ہی دیکھتے  
 رہے اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ و الرضوان ارشاد فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین عموماً روق اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد اقصیٰ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سے از غریب کے بعد کسی مسافر کو بھی پایا۔ اپنے ساتھ کاشانہ  
 اقدس خلافت میں لے آئے۔ اس کے لئے کھانا لگایا جب وہ کھانا کھائے یہ تھا کوئی بات بند نہ تھی کہ اس سے ظاہر ہوئی کہ  
 نوراحم جو کھانا اٹھالیا ہائے اور اسے باہر نکال دیا جائے۔ راستے سے کھانا اٹھوالی اور اسے نکلوایا و اللہ العزیز بلکہ اول  
 ملک (۱) بعد میں اور مردوں سے دور رہنے اور ان کو اپنے سے دور رکھنے کا حکم اس لئے ہے کہ ان سے میل جول کئے  
 اعداں کے پاس اٹھنے بیٹھنے پر گنہگار قوی اندیشہ ہے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح الصمد میں تحریر  
 فرماتے ہیں کہ ایک شخص رافضیوں کے پاس یہ تھا کہ تم اس کے مرتبے وقت لوگوں نے اسے کلمہ طیبہ کی تلقین کی ماس  
 کے کہ انہیں کہا جائے پوچھا کہوں؟ کہا یہ دو غصے کھڑے ہیں۔ یہ کہتے ہیں تو ان کے پاس یہ تھان تھا جو ابو بکر و عمر رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہما کو برا کہتے تھے اب پوچھا ہے کہ کلمہ پڑھ کر اٹھنے نہ پڑھنے دیں گے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ رحمۃ  
 والرحمہ ان اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ جب صدیق اکبر و خلیفہ دوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے  
 برا کہتے والوں کے پاس بیٹھنے والوں کی یہ حالت ہے تو جو لوگ اذیل و علی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو  
 برا کہتے ہیں ان کی انتہیں شان کر کے ہیں اور انہیں طرح طرح کے عیب لگاتے ہیں ان کے پاس بیٹھنے والوں کو  
 کلمہ نصیب ہوا اور بھی دشواری ہے (۲) اذی راضیہ علیہم نصف آخر ص ۱۳۷ و صلی اللہ تعالیٰ علی سید المرسلین  
 صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہما و علیٰ ہما و علیٰ جمیعہ۔

جلال الدین احمد لاہوری

مسئلہ ابو الکلام احمد۔ قسم کھور۔ ضلع قریح آباد

شرعی باندی کی کس کو کہتے ہیں؟ اور عرب میں ایسی ہی اس قسم کی باندی پائی جاتی ہے یا نہیں؟

الجواب

شرعی باندی اس مملوکہ عورت کو کہتے ہیں جس سے مالک کا کساح کرنا  
 جائز نہیں اور جس پر کرنا جائز ہے۔ اس قسم کی باندی ہر در اسلام میں پائی جاسکتی ہے اس کے لئے ملک عرب خاص  
 نہیں در مختار میں ہے دخل و ادرہ مسلمہ باندن شرا اشتري من احدھما بنہ شرا بخرجہ انی دارنا قسم ۱  
 ملک و حملہ ملک فی دارہم بخلاف و اصحیح لا یعنی مسلمان دار العرب میں پناہ دیکر گناہ و اس کی کافر کا بچا اس سے  
 خرید کر مذہبی دار الاسلام میں لے آیا تو اس کا مالک ہو جائے گا۔ اور دار العرب میں بھی اس کا مالک ہو گا انہیں اس میں اختلاف  
 ہے اور صحیح یہ ہے کہ نہ ہو گا۔ و دعوت اللہ علیہما و علیٰ جمیعہ۔

جلال الدین احمد لاہوری  
 مدرسہ النظم

**مسئلہ** از محمد نور اللہ قادری۔ مقام پر یو ایٹا، یوسٹ، اہرولی بازار ضلع دیوبند

نزید تعزیر کی جگہ پر مسجد کا نقشہ اور اس پر براق کا نقشہ ہالہ ہے اور اس کا اعلان ہے کہ میرا مسجد کا نقشہ اور اس پر براق کا نقشہ بنانا قطعاً جائز اور اگر نقاب ہے اور نذیر یہ کہہ کر ادھر بہت سے لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ لہذا خصوصاً مفتی صاحب قیاد فوراً مدلل اور مفصل جواب کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں، اور نذیر شریع کے اعتبار سے نذیر پر کیا سزا عائد ہوتی ہے جواب عنایت فرمائیں۔

## الجواب

براق کہ جس کا چہرہ و محبت جیسا ہوتا ہے اس تصویر کا بنانا حرام اور ناجائز ہے اور نذیر کا یہ کہنا کہ قطعاً جائز ہے شریعت پر افترا و بہتان ہے اسے اپنے اس کام سے ہٹا دینا اور توبہ و استغفار کرنا لازم ہے وھو تعالیٰ و رسولہ الرحمٰن علیہ الصواب

جلال الدین احمد امجدی  
۱۵ رمضان القمر ۱۴۰۲ھ

## مسئلہ

از سید اعجاز احمد قادری تالپ پٹری۔ انت پور (دکنہ)

یہاں استاد ذکی ماہ صفر کے آخری چہار شنبہ کو چند عورتوں سے بڑھ کر عیدری وصول کرتے ہیں وہ عورتیں یہ کہتی ہیں۔ آخر چہار شنبہ ماہ صفر ہی آیا۔ ہر سو منوں کے دل میں خوشی کا گل کلیا اور مذاق محنت ہم کو علم دیں سکھایا۔ دیانت طلب میاں سے کہ کیا واقعی ماہ صفر کا آخری چہار شنبہ عید اور خوشی کا دن ہے؟

## الجواب

ماہ صفر کا آخری چہار شنبہ عید اور خوشی کا دن نہیں ہے۔ اور عوام میں جو شہوہ ہے وہ بے اصل ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ماہ صفر کا آخری چہار شنبہ ہندوستان میں بہت منایا جاتا ہے لوگ اپنے کالہ باریک کر دیتے ہیں سیر و تفریح و شکار کو جاتے ہیں پوریاں کھیتی ہیں اور نہلتے دھوئے خوشیاں مناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس روز غسل صحت فرمایا تھا اور میر دن مدینہ طیبہ میر کے تشریف لے گئے تھے یہ سب باتیں بے اصل ہیں بلکہ ان دنوں میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا من فرزندت کے ساتھ تھافہ باتیں خلاف واقع ہیں (مبارک شریعت ص ۱۷۱) دھو سجھانا و تعالیٰ علیہ الصواب۔

جلال الدین احمد امجدی  
۱۵ رمضان القمر ۱۴۰۲ھ

**مسئلہ** از فضیل احمد قادری فوری دوا خانہ ہادی مسجد بیتل ضلع چوہین پربت

موجودہ وقت میں نوکرائی کا درجہ پہلے کی لوٹڈی کے برابر ہے یا نہیں؟ نوٹڈی دو کرائی میں کیا فرق ہے؟

**الجواب** نوکرائی کا درجہ نوٹڈی کی طرح نہیں ہے۔ دو ٹول کے درمیان فرق یہ ہے کہ نوٹڈی کی خرید و فروخت جائیداد اور نوکرائی کا خریدنا بیچنا جائز نہیں اس لئے کہ نوٹڈی مال ہے اور نوکرائی مال نہیں اور نوٹڈی سے مال کا نکال کر ناجائز نہیں نوکرائی سے جائیداد ہے۔ اور نوٹڈی سے ہمیشہ ناجائز ہے مگر نوکرائی سے بلا نکاح ہمیشہ جائز نہیں کما صرح فی الکتاب الفقہیہ۔ دھوتعالیٰ اعلم بالصواب۔

جلال الدین احمد الامجدی  
عارف مغیرہ النضر مستمسک

**مسئلہ** از محمد اشرفی نوادہ مبارک پور۔ ضلع مظفر گڑھ

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے مہاجرین اور سید مہاجر مکی کہتے ہیں۔ ان کا اصلی نام مبارک کیا ہے؟

**الجواب** حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصلی نام مبارک علی ہے ان کی کنیت ابو الحسن ہے۔ اسی طرح صاحب مشکوٰۃ شیخ ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ خلیفہ تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اکمال فی مسماہ مشرحت میں تحریر فرمایا ہے۔ اور حضرت صدرا کا فاضل مولانا محمد نعیم الدین صاحب مکی بانی علیہ الرحمۃ والرضوان نے موارع کریم میں ان کو علی اوسط تحریر فرمایا ہے۔ دھوتعالیٰ اعلم بالصواب۔

جلال الدین احمد الامجدی  
عارف ربیع الاول مستمسک

**مسئلہ** از محمد محبوب حسن ساکن محمد پور۔ ضلع غازی پور

تحریر داری شہر اشرف میں سے ہے یا نہیں؟ جب کہ کوہ مرودہ شہر اشرف میں سے ہے۔

**الجواب** ہندوستان کی مروجہ تحریر داری کہ میں میں طرح طرح کے یہودہ کھیل کھاتے ہوتے ہیں اور مردوں عورتوں کا ٹولوں کو میں اور بابے کھاتے ہوتے ہیں۔ یا کہ دعوات ادا ناجائز و حرام ہے حکم اقل الشاہ عبدالعزیز الحدادی والامام احمد رضا البجوری رضی اللہ عنہما ربیع النور البتہ اس تقدیر جائز ہے کہ شہر کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضہ مبارک کے صحیح نقل و حرکت کے اور دعوات کے لئے رکھیں مگر اگر کل اس نقل میں بھی اولاد کے مبتلا تے دعوات ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ صرف



کر۔ اس کے سبب خدا کے تعالیٰ دوسروں پر عذاب نہیں فرمایا لیکن بڑائی دیکھ کر چپ رہنا اور اسے نہ مٹانا ایسا گناہ ہے کہ اس کے سبب بڑائی کرنے والے اور چپ رہنے والے دونوں پر عذاب نازل فرمایا ہے۔ بڑائی کرنے والے پر بڑائی کے سبب اور چپ رہنے والوں پر چپ رہنے کے سبب۔ اور ترمذی شریف میں حضرت ذہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: والذی نفسی بیدہ انما من باللعن ودفنہ ودفنہ من المنکر واولیہ منکرن انما اسما یحدث جبکہ ہذا ہا من عندہ شعلت عنہ ولا یستجاب لکلمہ یخفی قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم مژدہ ایچی باتوں کا حکم کرنا اور برے کاموں سے منع کرتے رہنا۔ ورنہ غضب اللہ تعالیٰ تم پر اپنے پاس سے عذاب بھیج دے گا۔ پھر تم اس سے دعا کرو گے تو تمہاری دعا قبول نہیں کی جائے گی (مشکوٰۃ شریف ص ۳۳) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں: یعنی عذاب ہا ولبا ہا کے دیگر بعد امتثال دفع وندما اما عذاب کہ برکات امر معروف ونبی منکر نازل ہی گردد امتثال دفع نہ وارد و ما دانی مستجاب نہ بود۔ یعنی دوسرے عذاب اور عیبیں دھارے دور ہو سکتی ہیں۔ لیکن ایچی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکن چھوڑ دینے کے سبب جو عذاب نازل ہوگا وہ دور نہیں ہوگا اور دعا اس کے بارے میں قبول نہ ہوگی (اشعۃ اللمعات ص ۳۳) اور ترمذی و ابن ماجہ کی حدیث ہے: صحبتہ ابو جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ان الناس اذا راوا متکرا فعمد یغیروا و یؤثروا ان یعتہم اللہ بعقابہ۔ یعنی لوگ جب کوئی ہلکا مکتبہ اور اس کو نہ مٹائیں تو عقرب فہلکے تعالیٰ ان سب کو اپنے عذاب میں مبتلا کرے گا (مشکوٰۃ شریف ص ۳۳) اور ابوداؤد و ابن ماجہ کی حدیث ہے: حضرت جبریل علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: ما من رجل یقوم یعمل فیہم بالعماسی یتذکرہ علی ان یغیر و اعلیہ ولا یغیرون الا اصابہم اللہ منہ بعقاب قبل ان یموتوا۔ یعنی کسی قوم کا کوئی آدمی ان کے درمیان گناہ کرتا ہو اور وہ اسے روکنے کی طاقت رکھتے ہوں مگر نہ روکیں تو خدا کے تعالیٰ ان سب پر عذاب بھیجے گا اس سے پہلے کہ وہ مرے (مشکوٰۃ شریف ص ۳۳) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان اس حدیث شریف کے تحت لکھتے ہیں: انما یمعلوم ہی شود کہ برکات دان امر معروف ونبی منکر عذاب دنیا میں برسد و عذاب آخرت باقی ست فلا گناہان دیگر کہ عذاب برائے دنیا لازم نیست۔ یعنی اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ ایچی بات کا حکم دینے اور بڑائی سے روکنے کو چھوڑ دینے کے سبب دنیا میں بھی عذاب ہوگا اور آخرت میں بھی بخلاف دوسرے گناہوں کے کہ



دنیا میں اللہ پر عذاب لازم نہیں راسعة الامعات ج ۳ مسئلہ اول و ثانی شریف میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روایت ہے کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اوصی اللہ عزوجل ابن جبرئیل علیہ السلام ان اقرب مدینة کذا وکتابا ھذا فقال یارب ان فیہم عدد ثقلات لعل بعضہم طرفۃ عین قال فقال اقبلھا علیہ وعلیہم فانی ووجہہ لعل بعضہم فی ساعۃ خذ یعنی خدا کے تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ فلاں شہر کو جو اس اور ایسا ہے اس کے باشندوں سمیت الٹ دو۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے پروردگار! اس بات کو میں تیرا اطاعت بندہ بھی ہے جس نے ایک لمبھی تیری نافرمانی نہیں کی ہے تو خدا کے تعالیٰ نے فرمایا میں بھر تک دنیا ہوں کہ اس پر اور کل باشندوں پر شہر کو الٹ دو اس لئے کہ اس کا چہرہ گناہوں کو دیکھ کر میری خوشنودی کے لئے ایک لمبھی متغیر نہیں ہوا۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۳۳) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں۔ ایسا گناہ عظیم است واللہ تقدیر کمذ علیہم علیہم۔ یعنی گناہوں کو دیکھ کر خدا کے تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے چہرہ کا رنگ نہ بدلتا بہت بڑا گناہ ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے علیہ کو علیہم پر مقدم کیا یعنی اس نیک بندے پر عذاب دینے کا حکم پہلے فرمایا اور گناہ کرنے والوں پر عذاب دینے کا حکم بعد میں (راسعة الامعات ج ۳) وهو سبحانه وتعالى اعلم۔

جلال الدین احمد الامجدی

مسئلہ اول غلام جبریلانی بحر العلوم خلیل آبادی

کبار اہل علم و الکوت تھا

الجواب

یہ ایک عظیم اہل علم و الکوت تھا کہ تیس ہزار برس تک وہ فرشتوں کا دارالخلافہ رہا جس کا تفسیر جبریل جبار اول عالم میں ہے۔ قال کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ابلیس اللعین کا اب خازن الجنة اربعین الف سنة ومع الملائكة ثمانین الف سنة وواعظا ثلث مائے عشتا ہن الف سنة۔ وهو تعالیٰ سبحانه اعلم بالصواب۔

جلال الدین احمد الامجدی

۱۹ ستمبر ۱۳۰۲ھ

مسئلہ

از محمد خاں علی قادری مقام دیوبند لکھی پور ہزار ضلع گوردکپور

زید کہتا ہے کہ اسے پانی سے وضو پاتا ہے لیکن اس کا بیٹا جاکو نہیں اور بچہ کہتا ہے کہ جب اس سے وضو کرتا ہے تو اس کا بیٹا بھی جاکو نہیں اس لئے کہ اسے کوئی پانی پاک ہے الیا پاک کرنے والے تو اس کا بیٹا بلاشبہ توند ہے

اب دلیلت طلب امر یہ ہے کہ کن حق ہے اور کن ناحق؟

**الجواب** استہزا کا بچا ہوا پانی بننا جائز ہے۔ بیکرا قول صحیح ہے اور نیکرا قول غلط

ہے۔ وهو تعالیٰ وکرمولہ الاعلیٰ اعلم بالاعصاب۔

ک  
بطلان الدلت احمد لاجمادی ثانیہ  
مارتھ ۱۲۸۰ھ

**مسئلہ** از عبد المجید خاں معرفت محمد شتاق احمد نقیہ ۹۹ سہر محمد حسین نمبر دار طلاق محل کا پتہ

نیک کا کہنا ہے کہ سرنڈا اچھا نہ نہیں مگر صفائے وہابیوں کی نشانی بتاتی ہے۔ کیا نیک کا یہ قول صحیح ہے؟ اور کیا  
بجائے کریم علیہ السلام کی کوئی حدیث شریف ہے کہ سرنڈا نے دانے کو وہابی سمجھا ہائے؟ اور حج میں جانے والے  
سستی صحیح العقیدہ کو سرنڈا نے بے شکر کیا ہائے تاکہ وہابیوں کی مشابہت نہ ہو؟

**الجواب** بیشک حضور سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک گمراہ فرقہ کی بہت

سعی ملائیں اور نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔ جو وہابیوں میں پائی جاتی ہیں اور ان میں ایک علامت ہالی کا منڈا لگنا بھی ہے

جیسا کہ ابو داؤد شریف میں حضرت ابوسعید خدری اور انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ قال

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسکون فی امتی اختلاف و فرقة قوم یحسبون الغیل و یسکون الغفل

یقہ و ان القرا لای اجمعوا من سراقہم یسرقون من الدین مروق السجھ من الریبة لایسجدون حتی یوتد

السجھ علی قوقہ صر شرا الخلق و الشیقة طوبی لمن قتلہم و قتلوا بہ عن ابی کتاب اللہ و لبسوا ثانی

ثانی من قتلہم کات اوقی باللہ منہم قالوا یا رسول اللہ اسما صر قال الضلیق یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں اختلاف و افتراق مقدر ہو چکا ہے مان میں نیک گروہ ایسا ہوگا جس کی باتیں

بغا ہو جائیں ہوں گی لیکن اس کا عمل گمراہ کن اور خراب ہوگا وہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کی طرف سے نیچے نہیں

اترے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے پتھر ٹشکا سے نکل جاتا ہے پھر وہ دین کی طرف واپس نہیں لوٹیں

گے یہاں تک کہ پتھر اپنے گمان کی طرف ٹٹ آئے۔ وہ اپنی طبیعت کے لحاظ سے بدترین مخلوق ہوں گے وہ لوگوں

کو قرآن اور دین کی طرف نہائیں گے مالا نیک دین سے ان کا کچھ بھی تعلق نہیں ہوگا۔ جو ان سے لڑائی کرے گا وہ غلط

نفاقی کا مقرب ترین بندہ ہوگا۔ صلہ نے عرض کیا ان کی ناسر بیوان کیا ہوگی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم!

فرمایا سرنڈا (دستور شریف ص ۳۸) اسی طرح نسا کی شریف میں حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

کہ یسکون القرا لای اجمعوا و ترا قہم یسرقون من الاسلام کما یسرق السجھ من الریبة سیماء صر الضلیق

یہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لڑکر قرآن پڑھیں مگر قرآن انسانی کے لیے ہے نہیں اس کے ساتھ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکا سے ان کی فاسد پہچان سرمنڈانہ ہے (مشکوٰۃ شریف مفت) لیکن سرمنڈانے والے کو دینی سمجھا اور معیت افک کے لئے جانے والوں کو سرمنڈانے سے منع کن سنت قرین بہالت ہے اس لئے کہ تمہاری اور مسلم میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حجۃ الوداع میں اپنا سرمنڈا۔ (مشکوٰۃ شریف مفت) اور مسلم شریف میں حضرت یحییٰ بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حجۃ الوداع میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سرمنڈانے والوں کے لئے تین مرتبہ دعا کرتے ہوئے سنا اور الی شفا والوں کے لئے صرف ایک مرتبہ (مشکوٰۃ شریف مفت) معلوم ہوا کہ گمراہ فرشتے کی علامت ہونے کے سبب سرمنڈانا برا نہیں ہے۔ جیسے کہ ایک حدیث شریف میں بہت نماز اور روزہ بھی ان کی علامت ہونا بیان کیا گیا ہے۔ مگر نماز روزہ برا نہیں۔ اس لئے کہ گنہگار اپنی غیبت اور گمراہی کو چھلانے کے لئے عامین اور برکتان دین کی فعلیتوں کو تباہ کر لیتے ہیں۔ مگر قرآن شریف مشکوٰۃ جلد چہارم ص ۱۰۷ پر ہے۔ علامتہ تصدیق و هو استعمال الشعر والبالغة فی الخلق۔ و هو لیل علی اسی الخلق مذکور فان الشیم والخلی المحمودۃ قد یختلجہا الخفیض ترویح الخفیض و افساد علی الناس و هو کو معہم بالصلوٰۃ والقیام اھ منقطع۔ واللہ تعالیٰ و رسولہ الا علی اعلم

ک جلال الدین احمد لا محدی  
۱۸ ربیع الآخر ۱۳۸۵ھ

**مسئلہ** اذکب بیش محمد مونی سترکی پوسٹ بکیر پور ہستی

زید نے ایک چادر لٹکا ہے باگز تعلق کر لیا بعدہ گاؤں سے بھاگ کر جھنمی گاؤں میں لٹکایا وہاں سے خیال کے کسی مولوی نے مسلمان بنا کر نکاح کر دیا۔ تو فریاد پڑا کہ سال بعد پھر اسے گاؤں والوں نے آکر دوہینہ اس کے ساتھ کر کے اپنے بھائی کے محل پر لٹکی۔ بعدہ دوسرے چادر کے یہاں بھی اسی نے ایک مسلم عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے شرع کیا حکم ہے؟

**الجواب**

زید سخت گنہگار مستحق عذاب نار ہے اگر حکومت اسلامیہ ہوتی تو اس کو بہت کڑی سزا دی جاتی موجود صورت میں علامتہ توبہ و استغفار کرانے کے بعد اس کا نکاح مسلم عورت سے کر دیا جائے۔ اور اس کو پابندی نماز کی ناکہ نہ کی جائے۔ اور قرآن خوانی میلاد شریف کرنے وغیرہ وسائیں کو کھانا کھلانے اور مسجد میں ٹٹا وغیرہ کھینے کی تفتیش کی جائے کہ اعمال صالحہ قبول توبہ میں معاون ہوتے ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ

ومن کتاب وحمل صاحبان، یکتوب الم، ثم تنایا (۱۴۲) وهو سبحانه، الحمد بالصواب۔

جلال الدین احمد امجدی  
مہر مغلظفر شہید

مسئلہ از فیض الشیخ ارکولوی۔ گوراکلاں ہستی

(۱) اہل بیت نجی علیہ السلام کون کون داخل ہیں؟ (۲) سادات اور اہل بیت نجی علیہ السلام تعالیٰ علیہ وسلم کون سی نسبت ہے؟ (۳) آل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کتنی قسمیں ہیں؟ اور حضرت حسین کریمین رضی اللہ عنہما کس قسم میں داخل ہیں؟ (۴) اس حدیث کا کیا مطلب ہے کہ الحسن والحسین سید الانبیاء اہل البیت۔ حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو انان جنت کے سردار ہیں۔ تو کیا اس دنیا کی طرح جنت میں بھی سرور کیا وسواری اور انجمنی جاری رہے گی؟ بالفرض اگر ان لیا جائے تو کیا مشترک وسواری میں جو انان جنت و جہنم کے یا الگ الگ؟

الجواب

(۱) حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر اہل بیت کا اطلاق عام طور پر مشہور ہے۔ جیسا کہ حضرت شیخ عبدالحی محدث دہلوی بخاری رتہ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اطلاق اہل بیت برہی چارتن پاک شائع و مشہور است (اشعۃ اللمعات جلد ۱ ص ۱۵۷) لیکن اہل بیت کے معنی کی تعیین میں ملتکہ کرام کے اقوال مختلف ہیں اور صحیح قول یہ ہے کہ اہل بیت میں ازواج مطہرات بھی داخل ہیں۔ جیسا کہ حضرت صدرالفاصل رتہ اللہ تعالیٰ علیہ تفسیر فرمیں العرفان میں آیت کریمہ انما یرید اللہ لیذهب عنک الرجس اہل البیت الخ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ اہل بیت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور حضرت فاطمہ بنت ہاشم علیہ السلام اور علی مرتضیٰ اور حسین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب داخل ہیں۔ آیات اور احادیث کے جمع کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے اور یہی حضرت امام ابو نعیم اور ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے سہارنشاہ (۲) سادات اور اہل بیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے اہل بیت امام اور سادات خاص ہے یعنی ہر سید اہل بیت سے ہے۔ منجانب اہل بیت کا ہر فرد یہ نہیں۔ (۳) آل کے تین معنی ہیں اول فرزند دوم اہل خانہ سوم متبعین۔ جیسا کہ فیاض اللغات میں ہے کہ آل دو عربی بمعنی فرزندان و اہل خانہ و پیر و اولاد و است از منتخب۔ لہذا اس طرح آل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔ اور حضرت حسین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما قسم اول سے ہیں۔ اس لئے کہ ترغی شریفہ میں حضرت امام ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

کہ حضور ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حسینؑ کو عین کے بابے میں ارشاد فرمایا ہذا ان ابنای یعنی یہ دونوں میرے بیٹے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۵) قرآن مجید کی آیات اور احادیث کے معانی سمجھنے کے لئے تفسیر و تذکرہ میں کی طرف رجوع مزید کی ہے ورنہ آدمی گمراہ ہو جائے گا۔ حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ حسینؑ کو عین جنت کے جوانوں میں سب سے افضل ہوں گے نہ کہ دنیا کی طرح وہاں بھی سرداری و انتہی باری ہے گی۔ پھر بعض نے کہا کہ جو جوان گمراہ خلا میں مرے ہیں حضرت حسینؑ کو عین صرف انھیں جوانوں سے افضل ہوں گے۔ اور بعض لوگوں نے کہا کہ اہل جنت سب جوان ہوں گے۔ اور حسینؑ کو عین انہیں سائے گرم و غلظت کے راشدین کے علاوہ جنت کے سب جوانوں سے افضل ہوں گے۔ اور حضرت شیخ عبدالرحمن محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قول ثانی کو اولیٰ فرمایا۔ جیسا کہ ائمہ اہل سنت و جماعت ص ۲۳۲ میں تحریر فرماتے ہیں رابطی گذشتہ کہ مراد آنت کہ ایشان افضل اندازے کے کہ جوان مرد و عورت و دریں سخن نظرست زیرا کہ نیست و جو تخصیص من فضل ایشان را برہے کہ جوان مرد و بلکہ ایشان افضل اندازے جیسا کہ کسان کہ پیر مرد و پس اولیٰ آنت کہ پیچھے گذشتہ اند کہ مراد آنت کہ ایشان سید اہل الجنتہ اند زیرا کہ اہل جنت ہمہ جوانند لیکن تخصیص کنندہ غیر انبیاء و غلظت کے راشدین اہم و هو تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ک جلال الدین احمد امجدی  
۱۱ ربیع الثانی ۱۳۱۴ھ

مسئلہ از دار محمد مدرس تعلیم القرآن حیات نیکو نازی باری گماٹ کو پرستی ۲۷

قبرستان میں جہاں کہ مردے دفن کئے جاتے ہیں وہاں صلاۃ و سلام پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟  
**الجواب** سارے ہر فتویٰ و مذاہب کے اختلاف قاعدہ ہے۔ اور ہم ثبوت کے لئے اس پر قرآن و حدیث نہیں کہہ سکتے کہ تو این ہوگی۔ لہذا آئندہ فتویٰ کے لئے جو ابی اتفاق و نزول و اذ کریں قبرستان میں جہاں کہ مردے دفن کئے جاتے ہیں وہاں بھی صلاۃ و سلام پڑھنا جائز و مستحسن ہے کہ پڑھنے والوں کو ثواب ملے گا اور مردوں کو فائدہ پہنچے گا۔ و هو تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ک جلال الدین احمد امجدی  
۱۱ ربیع الثانی ۱۳۱۴ھ

مسئلہ از مامین او جہانگیر ضلع بستی

کافر کے کھانا و غیرہ پر حضرت سالار مسعود نازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کسی دوسرے بزرگ کی نیک ناک کیسیا ہے؟

**الجواب** کافر کی کوئی تیار کوئی عمل قبول نہیں نہ ہرگز اس پر ثواب ممکن نہ ہے  
 پھر نہ پایا جائے قال اللہ تعالیٰ وقد ضلک ما عملوا من عمل فبیحناہا حباء من خیر ما ادریہ (۱۶) اس کے کما  
 پر فتح محمد ونا اس کے ثواب پہنچے گا اے خدا ذکرنا ہے اور یہ قرآنِ عظیم کے خلاف ہے جو شخص ایسا کرے اس پر  
 تو ہرگز نہیں ہے بلکہ تجھ پر اسلام و کفر بھی پائے (خدا کی رحمت پر یہ ہلکا ہم مشہور) وھو تعالیٰ اعلم بالصواب  
 جلال الدین احمد امجدی

**مسئلہ** از سید سین الحق مکان تبریزی پوسٹ آفس دھروا راجی نمبر ۴ (دہراد)

اسٹیل سہرت استعمال کیا کیسا ہے ؟  
**الجواب** سونے چاندی کے سوا ہر قسم کے برتن کا استعمال جائز ہے۔ (دہراد شریعت)  
 جلال الدین احمد امجدی

دہراد کی الامری مشہور

**مسئلہ** از حاجی محمود عالم گادوی صاحب پوٹس چاندی چمک کلکتہ ۲۷

نہید جائی ہے اور بہت دیندار ہے جس کے سبب مسلمان اس کی بہت عزت کرتے ہیں۔ مگر ایک دولت مند  
 مسلمان اس سے بہت جلدکے اور کہتا ہے کہ وہ جائی نہیں بلکہ باجی ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی وہ بہت سے  
 توہین آمیز کلمے بولتا رہتا ہے جس سے نزدیک کو سخت ازیت پہنچتی ہے تو اس دولت مند کے لئے شر کیا حکم ہے ؟  
**الجواب** نہید اگر واقعی دیندار ہے جس سے دولت مند مسلمان جلتا ہے اور اس

کے واسطے میں توہین آمیز کلمے بول کر اسے ازیت پہنچا کر کہے تو وہ سخت گنہگار حق العباد میں گرفتار اور سخت عذاب نذر  
 ہے۔ اس پر لازم ہے کہ اپنے اس غلط رویے سے باز آجائے تو یہ واستغفار کرے اور نیک سے معافی مانگے۔ اگر وہ  
 نیک سے معافی مانگ کر اسے راضی نہیں کرے گا تو قیامت کے دن اسے اپنے مسئلے کا عذاب و دنیا پر ہے گا۔  
 مگر دولت مند کا رویہ قابل کام نہیں دے گا بلکہ زیادہ کو اس کی نیکیاں دی جائیں گی۔ اگر او کو توہینت و ذلت  
 اس کے گناہ مسئلے والے پر ملا دیجئے جائیں گے۔ حدیث شریف میں ہے کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
 فرمایا کیا نہیں معلوم ہے کہ مفسس کون ہے؟ مفسس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں مفسس وہ شخص ہے کہ جس کے پاس  
 نہ پیسے ہوں نہ سامان نہ حضور نے فرمایا میری امت میں دراصل مفسس وہ شخص ہے کہ جو قیامت کے دن نماز ادا نہ

اور نہ کہ وہ کہے کہ اسے اس حال میں کس نے کسی کو بڑھایا ہو یا کوئی دیکھ ہو کسی پر تہمت لگائی ہو کسی کا مال کھالیا ہو کسی کا خون بہا یا چھو کسی کو مارا چھو یا غصب لایا کسی نے اسے اس شخص کی نیکیاں ان مخلوقوں کے درمیان تقسیم کی جائیں گی پس اس کی نیکیاں ختم ہو جانے کے بعد بھی اگر لوگوں کے حقوق اس پر باقی رہ جائیں گے تو آپ حق داروں کے گناہ اور سببے جائز ہیں۔ یہاں تک کہ اسے دوزخ میں پہنچ دیا جائے گا (مسلم شریعت مشکوٰۃ ص ۲۳۵) وھو تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد امجدی  
۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۲ھ

**مسئلہ** از مکتبہ المی الدین بھائی مدرسہ محمدیہ علامہ الدین پور گڑھ پور سٹوڈنٹس ضلع گونڈہ سرکار علی حضرت المفلوٰۃ حصہ اول میں فرماتے ہیں کہ اللہ عز و جل نے چار روز میں آسمان اور زمین پر پیدا کیا جب کہ قرآن شریف میں (نکتہ ۱۶۷) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا فخلقنا سبوح سمیعاً فہو اس پر اور کہا بناؤں آسمان کو دو دنوں میں اس صحت میں المفلوٰۃ کی عبارت کس طرح صحیح ہے؟ سرکار والا دلائل تحریر فرما کر غلطیہ کا موقع غایت فرمائیں۔

**الجواب** المفلوٰۃ حصہ اول کی عبارت مذکورہ اصل میں یوں ہے۔ رب العزت تبارک و تعالیٰ کے چار دن میں زمین اور آسمان دو دن میں زمین یکشنبہ چار شنبہ۔ آسمان پنجشنبہ تا جمعہ۔ نیز اس جمعہ میں بین النصار و المذنب آدم علی نبیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا۔ لہذا اس کے خلاف میں نسخہ میں چھاپا جو وہ طباعت کی غلطی ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد امجدی  
۱۲ رجب المرجب ۱۳۹۲ھ

**مسئلہ** از ریاض احمد قادری۔ بہادر پور بازار ضلع بستی زید کہتا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منیٰ محبت صحابہ کرام کو تھی اتنی محبت آج ہم میں نہیں ہے لیکن میلاد نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی صوابی یا باطلی امام نے قیام نہیں کیا تو آج کیوں کیا جاتا ہے؟ اور اگر کسی نے کیا ہے تو حوالہ کے ساتھ تحریر فرمائیں؟

**الجواب** زید کا یہ کہنا صحیح ہے کہ منیٰ محبت صحابہ کرام کو حضور سے تھی اتنی محبت آج ہم میں نہیں ہے۔ لیکن جب انہوں نے قیام نہیں کیا تو آج کیوں کیا جاتا ہے اس کا یہ قول غلط ہے۔ اس لئے کہ اگر اس کی یہ بات تسلیم کر لی جائے تو بعینہ ہی اعتراض صحابہ کرام و تابعین و ائمہ و علما رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر بھی





اس کی دیواروں کو توڑ دیا گیا تو کیا آج بھی ایسا کرنا جائز ہے؟ اور صحابہ و تابعین کے زمانے میں چونکہ آج کی طرح مدینے اور مدینے نہیں قائم کئے گئے۔ اس لیے وہ تاجانزہو جہاں شمس و یمنیں ہرگز نہیں معلوم ہو کہ صحابہ و تابعین کے زمانے کا یہ کام جائز نہیں اور بعد کے مسلمانوں نے جتنی باتیں ازیماد کی ہیں وہ سب ناجائز نہیں۔ جو مریات ایجاد کی ہے وہ ناجائز ہے اور جو اچھی بات رائج کی ہے وہ جائز ہے۔ بلکہ اچھی بات کے رائج کرنے پر ثواب بگمٹے گا۔ جیسا کہ ستم شریف کی حدیث ہے عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من سن فی الاسلام سنة حسنة فله اجرها واجر من عمل بها من بعدہا من غیر ان ینقص من اجرہم شئ۔ ومن من فی الاسلام سنة سیئة کان علیہا وذرہا وذرہا من عمل بها من بعدہا من غیر ان ینقص من اجرہم شئ۔ یعنی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اسلام میں کسی اچھے طریقے کو رائج کرنے کے لئے گواہی دے گا تو اس کو اپنے رائج کرنے کا بھی ثواب ملے گا اور ان لوگوں کے عمل کرنے کا بھی جو اس کے اس طریقہ پر عمل کرتے رہیں گے۔ اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کوئی کمی بھی نہ ہوگی۔ اور جو مذہب اسلام میں کسی برے طریقہ کو رائج کرے گا تو اس شخص پر اس کے رائج کرنے کا بھی گناہ اور ان لوگوں کے عمل کرنے کا بھی گناہ ہوگا۔ جو اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کرتے رہیں گے اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی نہ ہوگی (مشکوٰۃ شریف ص ۱۳۷)۔ اس حدیث شریف سے واضح طور پر معلوم ہو گیا کہ بری بات کا رد کرنا ہر اسے چاہیے کہ کسی ناساتہ میں ہوا اور اچھی بات کا رائج کرنا اچھا ہے خواہ وہ کسی زمانے میں ہو۔ لہذا اچھی بات کا رد کرنا صحابہ و تابعین کے زمانے کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ اور قیام بھی ایسا ہے جو سیکڑوں برس سے مسلمانوں میں رائج ہے۔ اور مکمل طور پر مذہب طیبہ و جہاد دوم اقامہ معروف و معاشا و عین ازبیدہ المعروف حضرت مولانا علی ہرنگ برہنہ کے کہ انڈیا و پاکستان ہندوستان و غیرہ کے سیکڑوں علماء کرام و مفتیان نظام نے اس کے جائز و سمجھنے والے کا فتویٰ دیا ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ و فرمولان نے ان لوگوں کے فتاویٰ کو اپنے رسالہ مبارکہ "اقادۃ القیامہ" میں جمع فرمایا ہے ان میں سے بعض کے اقوال یہاں نقل کئے جاتے ہیں۔ حضرت علامہ برہان الدین علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سیرت طیبہ میں قیام کے اچھی ایجاد ہونے کی تصریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ قد وجد القیام عند کول اسمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من عالم لا تقامہ و مقتدک الا شیعۃ و بنا و در تمنا انتہی الدین اسبک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و تابعہ علی ثلاث مشایخ الاسلام فی عصرہ۔ یعنی بے شک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام پاک کے ذکر کے وقت قیام کا نام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پایا گیا جو اس امر مروجہ کے عالم اور دین و تقویٰ میں

اماموں کے امام ہیں اور اس قیام پر ان کے معاصرین ائمہ کرام مشایخ الاسلام نے ان کی انتہائی تائید کی اور عارفانہ  
 حضرت علامہ سید جعفر مرتضیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فقہ الجہین فی مورد النبی اللہ پر جس تحریر فرماتے ہیں۔ قد استحسن  
 القیام عند ذکر الولادۃ الشریفة ائمة درایۃ وروایۃ فلو فی من کان تعظیہ صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 غایۃ مہمہ ودرہ ما۔ یعنی بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا ان کا  
 نے مستحسن سمجھا ہے جو صاحب درایت و روایت تھے تو شادمانی ہے اس کے لئے جس کی نہایت مراد مقصود نبی  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہے۔ اور حضرت علامہ عثمان بن حسین دیمائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب اثبات  
 قیام میں تحریر فرماتے کہ۔ انھام عند ذکر ولادۃ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذما لا شکی  
 فی استحبابہ وواستحسانہ وندبہ یحصل لفاصلہ من الطواب الا وہما الخیر الا کہ جو نبی ذکر ولادت  
 سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت قیام کرنا مستحب و مستحسن ہے جس کے کہنے والے کو ثواب کبیر و  
 فضل کثیر حاصل ہوگا۔ پس نبی حضرت علامہ دیمائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔ قد اجتمعت الامة  
 المصنویۃ من اهل السنة والجماعة علی استحسان القیام عند ذکر ولادۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 وہ یجتمع اھل علی الضلالۃ یعنی ایک امت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اہل سنت و جماعت کا اکٹھا  
 اتفاق ہے کہ یہ قیام مستحسن ہے اور ایک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت گمراہی پر جس میں  
 ہوگی۔ اور علامہ جمال بن عبد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے فنادی میں ارشاد فرماتے ہیں۔ القیام عند ذکر ولادۃ  
 اعظم خصوصاً انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استحسنہ جمع من السلف فہو بدعہ حسنہ یعنی ذکر ولادت  
 حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت قیام کو ایک جماعت سلف سے مستحسن قرار دیا ہے تو وہ ایسی ایسا ہے۔  
 اور حضرت علامہ ابو ذر رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں۔ استحسن القیام عند ذکر ولادۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کے وقت قیام کرنا مستحسن ہے۔ اور سراج الفہم حضرت علامہ سراج مکی مکی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں۔ قدرۃ الامة  
 الایمان والھمة الایمان والھمة من غیر یکسر و ذکر ولادۃ لھذا کان حسنا وحق تعظیہ غیو  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وکیفی اشرع عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما مارا یتعظیہ وحق حسنا  
 فہو عند اللہ حسنہ یعنی یہ قیام شہور اماموں میں سوار ہے چلا آئے ہے اور اسے ائمہ و حکماء نے بفرار کرنا  
 اور کسی نہ روکا کرنا کیا لہذا یہ مستحب ٹھہرا اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا اور کون سعی تعظیم ہے اور حضرت  
 سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کافی ہے کہ میں جیز کو اہل اسلام ایسی کہیں وہ اللہ تعالیٰ کے

نزدیک بھی آجی ہے۔ یہاں تک کہ کوئی قیام کے مخالف ہیں ان کے ہر راجی امداد دینا جرم کی گنتے ہیں مشرب  
فقیہ کا یہ ہے کہ محفل مولود شریف میں شرک پہنچا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال شہد کرتا ہوں اور قیام میں  
لطف و لطف پانا ہوں (فیصلہ ہفت مسئلہ) یہ عجیب بات ہے کہ یہ روز شد تو مولود شریف میں شرک پہنچا  
ہیں بلکہ مولود شریف کو ہر گزوں کا ذریعہ سمجھ کر ہر سال کرتے ہیں یہاں تک کہ قیام میں لطف و لطف پاتے ہیں مگر ہر گز  
و معتقد ہیں اپنے پیرو مقصد کی تباہی کرنے کے بجائے میلاد و قیام کی مخالفت کرتے ہیں۔ خدا کے تعالیٰ انہیں سمجھ  
عطا فرمائے اور بندگان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق رفیق بخشے۔ (آمین) و ہو سبحانہ و تعالیٰ اعلم بالصواب (۱)

جلال الدین احمد لاہوری  
۱۱ جمادی الثانی ۱۳۸۵ھ

## مسئلہ

ہمارے شہر میں ہلال کمیٹی اور انجمن اسلام کے نام سے موسوم کئے جانے والے دو ادارے ہیں۔ مذکورہ  
ادارے بذریعہ جہد جاری ہیں۔ ان اداروں کے ممبران میں اکثریت سنیوں کی ہے اور ساتھ ہی ساتھ چند ہندو  
حضرت میں بھی اکثریت سنیوں کی ہے۔ ان اداروں میں بالخصوص انجمن اسلام ضلع ہنگام میں سنیوں کے ناداروں  
شیم بچہ ذریعہ تعلیم ہیں۔ مگر یہاں کے چند مسلمانوں کے نام صاحبان اور یہاں کے قائم مقام مفتی صاحب نے بل  
کر ان اداروں کے صدر ہتھم کئے۔ ایک اسماعیلی کو جو کہ شیعہ کا تقرر کئے ہوئے ہیں اس کو دین کے کوئی  
تعلق ہی نہیں۔ سوال درپیش یہ ہے کہ آیا ایسے شخص کو مذکورہ ہلال کمیٹی اور انجمن اسلام وغیرہ اداروں کا صدر بننا  
سکتے ہیں؟ اگر بنا سکتے ہیں تو شریعت کے مطابق مع شرائط و ضوابط عدل جواب سے نوازنے کی نعمت  
فرمائیں؟

الجواب۔ اسماعیلی کو جو شیعہ کو ہلال کمیٹی اور انجمن اسلام وغیرہ کسی ادارے کا  
صدر ہتھم یا کر بنا جائز نہیں کہ یہ بہت بڑا فتنہ ہونے کے ساتھ اس کی تعظیم و توقیر بھی ہے۔ اور بذریعہ ہلال کی تعلیم  
و توقیر کرنا مذہب اسلام کے دھماکے پر مدد کرنا ہے۔ یہاں کہ حدیث شریف میں ہے: من ابوا ہجرا میں منیر و قال  
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابوا ہجرا میں منیر و قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابوا ہجرا میں منیر۔ یعنی

(۱) اس مسئلہ پر کل بحث پہلے عدل و تعظیم کی اصل میں تھا۔ علیہ السلام میں دیکھیں ۱۶ اور تبصرہ

حضرت ابراہیم بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی بد مذہب کی تبلیغ و توفیر کی تو اس نے اسلام کے ڈھانے پر عہد دی (مسئلۃ شریف) آپ نے اپنا نام رسول مجاور لکھا ہے۔ رسول نام رکھنا حرام ہے۔ وہی طرح محمد رسول اللہ رسول محمد بنی احمد بنی اور سوا اللہ بنی اللہ اور بنی الزمان نام رکھنا بھی جائز نہیں کہ ان میں تعیناً ادا مانے نبوت نہ ہوں مسلم و نہ ناس مسلم کفر ہو یا مکر صحت اور عارضہ ہے اور وہ یقیناً حرام ہے۔ لہذا آپ اپنا نام عبد الرسول، غلام رسول یا رسول بخش رکھیں۔ دو حفاظ و رسولہ الامین اہلہ بالعبادہ

جلال الدین احمد امجدی

۲۷ شوال المکرم ۱۳۸۵ھ

مسئلہ از محمد مجیب فیضی موضع لال پور پوسٹ لمبی پور ضلع گوردیپور

استاذ کے حقوق کس قدر ہیں؟ جس استاذ سے علم دین حاصل کیا ہو اس کے کچھ حقوق تحریر فرمائیں؟

الجواب

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی طیار رحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ انگلیش میں وہ میرا فظ امام الدین کر دیا ہے ہے حال انہیں وہ فیضی حق العالم علی الجاہل و حق الاستاذ علی التلمیذ واحد علی السواء و ہواں لا تفتیح یا کلام قید و لا تجسس مکان و لا غاب و لا یجوز علی صلا ولا یقدم علیہ فی مشبہ۔ یعنی فرمایا امام زید قدس سرہ نے عالم کا حق ماہل پر اور استاذ کا حق شاگرد پر یکساں ہے اور وہ یہ کہ اس سے پہلے بات نہ کرے اور اس کے بیٹھنے کی جگہ اس کے قیست میں بھی نہ بیٹھے اور اس کی بات کو لڑنے کہے اور چلنے میں اس سے آگے نہ بڑھے اسی میں غرائب سے ہے۔ یعنی ملو جہل ان براہی حقوق استاذ پر و ادابہ لا یجوز لہ فی حق مالم۔ آدمی کو چاہیے کہ استاذ کے حقوق واجب کا لحاظ رکھے اپنے مال میں کسی چیز سے اس کے ساتھ بخل نہ کرے یعنی جو کچھ اسے دے گا وہ جو خوشی خاطر دے گا اس کے قبول کرنے میں اس کا حق اور اپنی سعادت جاننے۔ اسی میں آنا غایب سے ہے یقدم حق معادہ علی حق ابویہ و صاحبنا المسلمین و یواضع لمن عنہ خیر و لو حر و لا ینبغی ان یخذلہ و لا یسئنا شر علیہ الحد افان فعل ذلک فقد فیض عروہ من عمری الاسلام۔ یعنی استاذ کے حق کو اپنے مال پر اور تمام مسلمانوں کے حق سے مقدم کر کے اگر جس نے اسے اچھا علم سکھایا اگرچہ ایک ہی حرف پڑھایا ہو اس سے گئے تو ضعیف کرے اور لائق نہیں کہ کسی وقت اس کی عیب سے باز رہے اپنے استاذ پر کسی کو ترجیح نہ دے اگر ایسا کرے گا تو اس نے اسلام کے رسول میں سے ایک دسی گھول دی۔ (فتاویٰ رضویہ ص ۱۶۷) اور تحریر فرماتے ہیں استاذ علم دین اپنے شاگرد

کے حق میں خصوصاً نائب حضور پر نور سید عالم علیہ السلام علیہ وسلم ہے (فتاویٰ رضویہ ص ۹۷)۔ وھو تعالیٰ

دوسو سولہ اعلیٰ اعلمہ۔

جلال الدین احمد امجدی

آج کل کی لوجوں میں جو سائنس پر ہائی جاتی ہے اس میں ایک مضمون ایسا ہوتا ہے کہ جس میں میڈک وغیرہ

کی چیزیں ہائی جاتی ہے اور ان کی تصویر بنائی جاتی ہے تو ایسا مضمون شرعاً چھٹا جائیگا یا نہیں؟

ایڈا کے جو ان شرعاً مضمون ہے اور ذی روح کی تصویر سازی کر لیا جاتا ہے اس لئے ایسا مضمون نہیں پڑھنا چاہیے۔ وھو تعالیٰ اعلمہ۔

جلال الدین احمد امجدی

اسٹیل کا چین لگانا جائز ہے یا نہیں؟

گھڑی میں اسٹیل کا چین لگانا جائز ہے یا نہیں؟

اسٹیل کا چین لگانا جائز ہے یا نہیں؟

اسٹیل کا چین لگانا جائز ہے یا نہیں؟

اسٹیل کا چین لگانا جائز ہے یا نہیں؟

اسٹیل کا چین لگانا جائز ہے یا نہیں؟

اسٹیل کا چین لگانا جائز ہے یا نہیں؟

ناپاک جگر پر پانا بیوی سے صحبت کرنا اور کسی بھی شجاعت کی حالت میں پہننا جائز ہے یا ناجائز جواب عنایت کر کے حکمران  
 لکھتے ہیں کہ

**الجواب** جس تعویذ کے حروف ظاہر ہوں اسے پھر نہ کہتے اظہار و غیرہ نہایت  
 کی جگہوں میں جانا سنتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ کان الہی علیہ وسلم لا یدخل الخلاء ولا یخرج منه۔  
 یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلا میں جاتے تو اپنی انگوٹھی اٹھاتے تھے اس لئے کہ اس پر محمد صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم تھا۔ اور اگر حروف لفظ آئے ہوں تو انہیں پھر نہ کہتے جس کوئی حرج نہیں۔ اور تعویذ  
 پینے ہوتے بیوی سے صحبت کرنا جائز ہے۔ چاہے حروف ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔ وھو تعالیٰ اعلم بالصواب۔

بہال الدین احمد الامجدی  
 ارزوی القعدہ سنہ ۱۲۱۸ھ

**مسئلہ** از مونی حسن علی تمام و دوست کہتاں گنج۔ ضلع بستی  
 ایک مالدار میں جوشتی پر پیر کا رہا۔ ان کی ذات سے مذہب حق اہل سنت و جماعت کو ٹہری تقویت ملی۔  
 دعوہ نوروک کے لئے شاہ مسلمانان کے علمی فیضان سے اپنے ایمان و عمل کو سنوارا ہے۔ خاص کر رضوں  
 نے اپنی آبادی میں جاہلوں دیوبندیوں اور گجراتیوں کے یہاں مسلمانوں کا رشتہ ناخاندانہ کر دیا  
 دیا اس کے علاوہ اور بھی بہت سی مذہبی و سماجی خرابیوں کو دفر فرما دیا اور شادی بیاہ کی بہت سی بری رسوں کو  
 مٹا دیا۔ آبادی کی زیر نگرانی میں سب سے زیادہ حد لیا اور اپنے ائمہ و روح کے سبب بھی و فیوض کے کئی ٹپوں سے  
 یہ ٹپوں سے چندے کر مسجد کو تکمیل کے قریب تک پہنچا دیا ایک دینی مدرسہ کو دارالعلوم میں تبدیل کرنے کے  
 لئے ڈیڑھ لاکھ روپے زیادہ زمین اپنے جیب خاص سے خرچ کے کنارے خرید کر مدرسہ کو دیلی نان تمام  
 باتوں سے آبادی اور قرب و جوار میں ان کی بہت عزت ہو گئی تو کچھ لوگ ازراہ حد بلاد جان سے دشمنی کرنے  
 لگے، ان کی باتوں پر اعتراض کر کے عوام کو ان کے خلاف بھڑکانے لگے اور ہر طرح سے ان کی عزت بگاڑنے کے  
 واسطے ہو گئے۔ اصل میں آبادی کے کچھ لوگوں کا مزاج یہ ہے کہ جب کوئی شخص دینی کام کرتا ہے اور اس کے  
 سبب عوام و خواص میں اس کی عزت ہو جاتی ہے تو وہ لوگ اس کی عزت بگاڑنے کے واسطے ہوتا ہے۔  
 چنانچہ ایک شخص نے مسجد کو دوڑ دوڑ کر منوا دیا اور بغیر کسی معاونہ کے فی سبیل اللہ بڑی محنت سے کام کیا  
 یہاں تک کہ مسجد کی چھت لگوا دی۔ غرض کہ ایک مدرسہ کا انتظام سنبھالنا اور آبادی میں اس کا چندہ

تبار با مگر حساب لکھنے میں اس سے کچھ چوک ہو گئی تو اس نے یہ کہہ دیا کہ اب میرے پاس مسجد اور مدرسہ کی رقم نہیں ہے لیکن جب حساب کی جانچ کی گئی تو پھر رقم اس کے ذمہ پائی نکلی۔ پس کیسا تھا پورے علاقہ میں مشہور ہو کر چلایا کہ مسجد و مدرسہ کی رقم کھا گیا۔ اس طرح اس کو ذلیل و رسوا کر دیا گیا۔ حالانکہ اس نے دس ہندسہ دین میں پوری رقم ادا کر دی اور جس نقد و درود و سوپ کر مسجد کی صفائی کروائی۔ قریش اور اس کا ایک میندرہ بنو امیہ اس کی بھی عزت بگاڑنے کی ان لوگوں نے کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوئے جسے جب کہ ایک سیر شخص مسجد کی پانچ ہزار رقم لاکر جو اس کیلئے لایا وہ گئی بریں لگدنگے اب تک نہیں وہ اس کے خلاف وہ لوگ ایک لفظ نہیں بولتے۔ لہذا قرآن و حدیث سے عالم دین کی فضیلت اور ان کا درجہ بیان فرماتیں۔ اور جو لوگ کہ عالم دین کی بلا وجہ صرف انرا و صمد مخالفت کرتے ہیں ان سے نفع و فائدہ کسے جس ان کو برا سمجھتے ہیں اور ان کی توہین کرتے ہیں، ایک کال کے خلاف بھڑکاتے ہیں اور دینی کام کرنے والے کی عزت بگاڑنے کے دوپے ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

تحریر فرماتیں :-

## الجواب

بمعون الملائكة العزيزين والوحى - الله ورسول بل جلالا وعلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک عالم دین کا بہت بڑا مرتبہ ہے قرآن مجید کی آیتوں سے اس کی فضیلت ثابت ہے۔ آیت علی یا ایہا الذین آمنوا اطعوا اللہ واطعوا الرسول واولی الامر منکم (آیت ۵۹) یعنی اسے ایمان والو! اللہ ورسول کی اطاعت کرو۔ اور ان کی اطاعت کرو جو تم میں اولو الامر ہیں یعنی اپنے مالوں کی اطاعت کرو۔ جیسا کہ حضرت علامہ امام غفر اللہ عنہ رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں

المراذ من اولى الامر العلماء في اصح الاحوال لان الملوك يجب عليه طاعة العلماء ولا ينكس (تفسیر کبیر جلد اول) آیت مراد خلیفہ اعلیٰ الدمر کہ نہ تکتہ نہ تلعون۔ یعنی اگر تم نہیں جانتے ہو تو علم والوں سے پوچھو یا کہ (۱۲) حضرت علامہ اسماعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں فی الذیبة انشاء الحق وجوب المراعاة لى العلماء فیما لا یصلح یعنی آیت مبارکہ میں اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ جو مسئلہ نہیں جانتے اس کے بارے میں علمائے دین کی طرف رجوع کرنا واجب ہے (تفسیر روح البیان جلد ۱ ص ۳۷) آیت انشاء یعنی انشاء اللہ ص ۱۰۰ اللہ تعالیٰ یعنی اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں (رد المحتار ۱۶) یعنی علمائے دین خدا کے صفات جلتے اور اس کی عظمت کو پہچانتے ہیں جتنا زیادہ علم اتنا زیادہ حق حضرت مولانا فاضل علامہ محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے

ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سرادیب سے کہ جن کوئی میں اللہ تعالیٰ کا خوف اس کو ہے جو اللہ تعالیٰ  
 کے جبروت اور اس کی عزت و شان سے باخبر ہے۔ یہ تمہاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم نے فرمایا قسم اللہ و بل کی کہ میں اللہ تعالیٰ کو سب چیز سے زیادہ جانتے والا ہوں اور سب سے زیادہ اس  
 کا خوف رکھنے والا ہوں۔ اہم۔ اور حضرت ملاسلام راوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ دیکھا میں انہم  
 من اهل الجنة و ذلك لان العلماء من اهل الجنة و كل من كان من اهل الجنة كان من اهل الجنة فاما العلماء من اهل الجنة  
 الجنة فالعلماء من اهل الجنة۔ بیان ابن اہل الجنة من اهل الجنة قول من تعالیٰ جبراً و ہر  
 ربہم جنت عدن بخبر من تحتها الا لم یخلد بین قیام البدار فی اللہ عنہم و رطلہ۔ خلاصہ  
 لہو خفی وہو۔ یعنی آیت کریمہ میں اس بات پر دلالت ہے کہ علماء رضی ہیں اور وہ اس لئے کہ علماء خشیت والے  
 ہیں اور ہر وہ شخص جو خشیت والا ہے وہ بخفی ہے تو علماء بھی ہیں۔ اور اس بات کا ثبوت کہ خشیت والے جنت  
 میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے کہ ان کا عمل ان کے نسب کے پاس رہنے کے باوجود جن کے نیچے نہری جاری ہیں۔  
 وہ لوگ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ یہ اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے  
 قلم سے (پتہ سورۃ لم یکن تفسیر کبریل اول سورۃ) آیت ربک هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون  
 یعنی کیا علم والے اور بے علم برابر ہو جائیں گے؟ (تفسیر ۱۵) اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ عالم غیر عالم سے  
 افضل ہے۔ غیر عالم خواہ مایہ و یا غیر مایہ بہر حال عالم اس سے افضل ہے جیسا کہ قرندی اور ابو داؤد کی حدیث ہے  
 کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فضل العالم علی العابد کفضل القمر علی البدر  
 حتی یشرف علیہ کتب یعنی عالم کی فضیلت مایہ پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر  
 (مشکوٰۃ شریف ص ۳۳) آیت ربک یرفع اللہ الذین امنوا منکم واللہ الذین اتوا العلم و عملت۔ یعنی اللہ تعالیٰ  
 ایمان والوں کے اور جن لوگوں کو علم دیا گیا خاص کر ان کے حصے کو بلند فرمائے گا (تفسیر ۱۵) اس آیت کریمہ سے  
 ثابت ہوا کہ سب مومن بڑے و بچے والے ہیں اور ان میں خاص کر علماء کے دین بہت بلند مرتبے والے ہیں۔ دنیا  
 و آخرت میں ان کی عزت ہے خدا کے تعالیٰ نے ان کے لئے بلند درجہ کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور عالم دین کی  
 فضیلت میں ہے شمار نہیں والدہ ہیں جن میں سے چند یہاں درج کی جاتی ہیں حدیث علیہ السلام و درجۃ  
 الاحیاء یعنی علماء دین انبیاء کے کرام علیہم السلام کے وارث اور جانشین ہیں (ترمذی، ابوداؤد و ابن ماجہ)  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشکوٰۃ ص ۳۳) حدیث ربک فضل العالم علی العابد کفضل القمر علی البدر یعنی حضور سید عالم



صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے کہ کسی میری فضیلت تمہارے ادنیٰ آدمی پر  
 درستی۔ من الی امامتہ الباقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشکوٰۃ مشکوٰۃ اور جب عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے تو پھر ہر عام  
 مسلمانوں پر عالم دین کو جو فضیلت حاصل ہے وہ اندازہ سے باہر ہے۔ حدیث مشکوٰۃ العلماء ص ۱۵۱ ایچ الاخص و  
 خلفاء الانبیاء وورثتی وورثۃ الانبیاء۔ یعنی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علمائے دین زمین کے  
 چر باغ ہیں، انبیاء کے کرام کے قلیظ ہیں اور میرے جو دیگر انبیاء رکے وراثت ہیں (ابن عدی فی الکامل۔ من علی نبی اللہ  
 تعالیٰ عنہ کنز العمال جلد ۱۷ ص ۱۰) حدیث مشکوٰۃ وورثۃ العلماء ویدم الشہداء وخرج علیہ نبی عالموں  
 کے ظلم کی روشنائی شہیدوں کے خون سے تولی جائے گی اور دشمنانِ خون پر غالب آجائے گی وخطیب۔ من ابن  
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنز العمال جلد ۱۷ ص ۱۰) حدیث مشکوٰۃ مجالسة العلماء وصابغة۔ یعنی علماء کی مجلس میں  
 بیٹھا عبادت ہے (دہلوی فی مسند العزیز ص ۱۰۰) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنز العمال جلد ۱۷ ص ۱۰) حدیث مشکوٰۃ  
 لا تخافوا مجلس العلماء فان الله لا يخلق قربة على وجه الارض اكرم من مجلس العلماء۔ یعنی  
 علمائے دین کی مجلسوں سے الگ نہ رہو اس لئے کہ خدا کے تعالیٰ نے روئے زمین پر کوئی ایسی مٹی نہیں پیدا  
 کی جو عالموں کی مجلسوں سے افضل ہو (ام زاری۔ من عین الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفسیر کبریل اول ص ۱۸۲)  
 حدیث مشکوٰۃ اول من یشفع يوم القيامة الانبياء و الشہداء العلماء و الشہداء۔ یعنی قیامت کے دن جو لوگ  
 کہ سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے وہ انبیاء علیہم السلام ہیں پھر علمائے کرام اس کے بعد شہداء کے اسلام  
 وخطیب من شہان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنز العمال جلد ۱۷ ص ۱۰) حدیث مشکوٰۃ انکرموا العلماء خانہ وورثۃ  
 الانبیاء و فتن اکرم مہم فقد اکرموا اللہ ورسولہ۔ یعنی عالموں کی عزت کرو اس لئے کہ وہ انبیاء کے کرام علیہم السلام  
 کے وراثت ہیں۔ تو جس نے عالموں کی عزت کی تحقیق اس نے اللہ ورسول کی عزت کی۔ بل جلالہ وعلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم وخطیب۔ من ہاجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنز العمال جلد ۱۷ ص ۱۰) حدیث مشکوٰۃ من استقبل العلماء فقد استقبل  
 ومن زار العلماء فقد زارنی ومن مجلس العلماء فمجلس الحق ومن جالسہ فکمالنا مجلس ربی۔ یعنی حضور  
 سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے عالموں کا استقبال کیا تحقیق اس نے میرا استقبال کیا  
 اور جس نے عالموں کی زیارت کی تحقیق اس نے میری زیارت کی اور جو عالموں کی مجلس میں بیٹھا تحقیق وہ میری  
 مجلس میں بیٹھا اور جو میری مجلس میں بیٹھا وہ گویا کہ میرے رب کی مجلس میں بیٹھا (الرازی۔ من مجتہزین علم فی اللہ  
 تعالیٰ عنہ کنز العمال جلد ۱۷ ص ۱۰) حدیث مشکوٰۃ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام قلنا یجب علی اعالی الاموال



قرآن کریم نے اللہ و رسول کی اطاعت کے ساتھ عالم دین کی اطاعت کو بھی لازم فرمادیا اور سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو اپنا وارث و جانشین فرمایا تو مسلمانوں پر ایسے عالم دین کی اطاعت و فرمانبرداری واجب ہے جس کے عقائد و اعمال و سنت ہوں کہ وہ عالم شرعی اور نائب رسول ہے۔ اسی حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ و آلہ رضوان تحریر فرماتے ہیں کہ عالم دین کی الذہب جو اپنے اہل شہر میں اہل دینی سب سے زیادہ علم والا ہو (چونکہ خدا ان کا مالک و حاکم شرعی ہے) (فقہ و فرائض و طہارہ و اعتقاد) اور جو غیر فرماتے ہیں کہ عالم دین ہر مسلمان کے حق میں مومن اور علم دین کا اسناد اپنے شاگرد کے حق میں خصوصاً حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب ہے (فقہ و فرائض و طہارہ و اعتقاد) لہذا جو لوگ صحیح العقیدہ و صحیح الاعمال عالم دین کی مخالفت کرتے ہیں وہ حقیقت میں عالم شرعی اور نائب رسول کی مخالفت کرتے ہیں اور یہ ان کی ہلاکت کا سبب بنے گا حدیث شریف میں ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عالم و متعلما و مستعدا و معابد و لا یحکم الخمس فیہود یعنی عالم بقویا اس سے علم حاصل کرنے والا نہ بنویا اس کی بات سننے والا نہ بنویا اس سے محبت کرنے والا نہ بنویا اور پانچوں امت میں جو ملک ہو گا جسے (تفسیر کبیر جلد اول ص ۲۸) اور اگر ان کا وجود عالم دین سے نفی ہو گا اور کئے اور اس کی تحقیر تو توہین کرتے ہیں تو ان لوگوں کے کفر کا اندیشہ ہے حضرت علامہ امام زاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں میں اس متکلف بالاعمال حدیث سے معنی میں اس نے عالم دین کو تحقیر سمجھا اس نے اپنے دین کو ہلاک کیا (تفسیر کبیر جلد اول ص ۲۸) اور اہل حق حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ عالم دین سے بے جا و بے نفع نہ کہنے میں بھی خوف کفر ہے اگرچہ اہانت نہ کرے (فقہ و فرائض و طہارہ و اعتقاد) اور تحریر فرماتے ہیں کہ اگر عالم دین کو اس لئے برا کہتا ہے کہ وہ عالم ہے جب تو مرتکب کافر ہے۔ اور اگر بوجہ علم اس کی تعظیم فرض بانسانے مگر اپنی کسی دنیوی مصیبت کے باعث برا کہتا ہے کالی و تلبے تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسق و فاجر ہے۔ اور اگر بے سبب برا کہتا ہے تو مرتکب العقب نبیت الیاس میں ہے اور اس کے کفر کا اندیشہ ہے علامہ میں ہے۔ میں ابیختم عن العالم من غیر سبب نفاق و خیف علیہ الکفر۔ من المروءین الاہل بیت سبب الظاہر انہ یختموا (فقہ و فرائض و طہارہ و اعتقاد) اور تحریر الالبصار و در مختار کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں قال اللہ تعالیٰ والذین اوتوا العلم و درجہ۔ فالرافع ہو اللہ فمن یضعہ یضعہ اللہ فی جہنم یعنی خدا کے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ وہ مالوں کے دلبے کو بلند فرمائے گا۔ تو عالم کو بلند کرنے والا اللہ ہے۔ لہذا جو شخص اس کو گرائے گا اللہ اس کو جہنم میں گرائے گا۔ فقہ و فرائض و طہارہ و اعتقاد (۵۹) اور تحریر فرماتے ہیں کہ مجمع الانہر میں ہے

میں قال العالم علیہما سلفاً ما فقد کس۔ یعنی جو کسی عالم کو مولوی اس کی تحقیر کے لئے کہے وہ کافر ہے۔  
 دفناؤنی رضویہ جلد ۱ ص ۳۹) اور اگر مسلمانوں کو عالم دین کے خلاف بھڑکتے ہیں تو وہ مسلمانوں کے دشمن ہیں  
 اس لئے کہ جب عوام عالم دین سے بچن ہو جائیں گے تو اس کی طرف رجوع کرنا اور اس سے حلال و حرام پوچھنا  
 چھوڑ دیں گے جو ان کے دین و ایمان کے لئے زہر قاتل ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ رضوانہ  
 تحریر فرماتے ہیں کہ عالم کی فحاشی اور اس پر اعتراض حرام ہے اور اس کے سبب رہنمائے دین سے کہہ کر  
 ہونا اور استفادہ مسائل چھوڑ دینا اس کے حق میں زہر ہے (دفناؤنی رضویہ جلد ۱ ص ۳۹) اور جو لوگ کہ دینی  
 کام کرنے والوں کی عزت بگاڑنے کے وہ بے ہوجاتے ہیں وہ شیطان کے مددگار ظالم و جفاکار واقعی العبد  
 میں گرفتار اور مستحق عذاب نار ہیں۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے لوگوں کو ساتھ نہ لیں بلکہ ان کا ہایکات کر دیں  
 وند وہ بھی اگر گمراہ ہوں گے حدیث شریف میں ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں صلی  
 مع ظالم یغویبہ و ھو یعلمانہ ظالم فقد خرج من الاسلام۔ یعنی جو شخص ظالم کو تقویت دینے کے  
 لئے اس کا ساتھ دے یہ جانتے ہوئے کہ وہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے (زیبہی رشکوۃ ص ۳۳)  
 اور خدا کے تعالیٰ ارشاد فرما کہ ہے واما ینبذ الشبک فلا تعد بعد الذکر فی مع القوم الظالمین۔  
 یعنی اور اگر شیطان تم کو بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالم قوم کے ساتھ نہ بیٹھو (پ ۱۴ ع ۱) وصلی اللہ  
 تعالیٰ وسلم علی النبی وعلی آلہ و اصحابہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التسلیم۔

جلال الدین احمد لاہوری

مسئلہ از اسٹریٹ نیسی۔ مقام وپسٹ برڈور مشی

ایک آبادی میں بہت سے مسلمان ہیں۔ ایک شخص کے موقع پر عرو کے سامنے نیدنے کا کہ بجز روزانہ کے  
 سوا سیر نہ کرے کوئی مسلمان نہیں۔ جب یہ بات آبادی میں پھیل گئی تو نیدنے نے منہ پر کمرے ہو کر کہا کہ عرو مجھ  
 پر حجت الزم لگا رہے لہذا اس پر تجدید ایمان اور تجدید نکاح لازم ہے۔ دریافت طلب سامع کہ اگر نیدنے  
 حقیقت میں یہ بات کہی ہو تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ اور اگر نہیں کہی ہے بلکہ عرو نے جھوٹا الزم لگایا تو کیا  
 اس صورت میں عرو پر تجدید ایمان لازم ہے؟ اور اس کا حکم ثبوت کیا؟ جواب تحریر فرما کر عند اللہ مجاہد  
 ہوں۔

## الجواب

بکرا اور خالہ کے علاوہ میری نظر میں کوئی مسلمان نہیں۔ اگر واقعی زیر نے یہ جملہ بات وہ گنہگار ہوا تو یہ کہنے اور اس آبادی کے مسلمانوں سے معذرت کرے۔ اور اگر عمر مرفوعے جھوٹا الزام لگایا ہے تو وہ سخت گنہگار ہوا تو یہ کہنے کے ساتھ زید سے معافی بھی طلب کرے۔ اور اگر الزام نہیں کیا ہے بلکہ واقعی زید نے مذکورہ جملہ کہا تھا جس کو مرفوعے لوگوں سے بیان کیا تو وہ جھٹی کر نے کے سبب گنہگار ہوا مگر یہ فعل حرام ہے کفر نہیں۔ لہذا نہ اس پر تجہید ایمان لازم ہے اور نہ اس کا نکاح ٹوٹا صرف توبہ واستغفار کرے۔ اور جس کی جھٹی لکائی ہے اس سے معذرت کرے۔ حدیث شریف میں ہے کہ سرکار قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر خدا تعالیٰ کے بند بریں بنسے وہ جس جو لوگوں سے جھٹی لکائے پھرے ہیں اور دو ستوں کے درمیان جدائی ڈالتے ہیں (اصحیح بخاری و صحیح مسلم و مسند احمد علی اصحاب الصحابہ۔)

جلال الدین احمد راجہ جلدی

الدری القصد ۱۴۲۸ھ

## مسئلہ

ایک شخص ہے جو شہزادہ اعلیٰ حضرت تاجدار اہلسنت سیدی وسندی سرکار شفی اعظم مدظلہ العالی رحمۃ والرضوان سے شرف بیعت حاصل کر چکا ہے۔ اور ہر مذہب و مذاہب کا بھی قائل ہے اور کرتا بھی ہے مگر اس کا میل جوں تیا وہ بدعتیہ اور مبنی دیوبندیوں اور پابوں سے ہے ان کی مصلوں میں شرکت کرتا ہے مثلاً اجتماع و غیرہ میں جا کے ان کے یہاں خود بھی کھاتا ہے اور ان کو اپنے یہاں کھاتا ہے اور ان کی اقتدار میں نذر بھی پڑھنا ہے۔ اور اس کے باوجود اپنے آپ کو سنی صریح العقیدہ بتاتا ہے۔ ایسی صورت میں مسلک اعلیٰ حضرت پر پلٹنے والے سنی صریح العقیدہ حضرات اس شخص سے تعلقات قائم نہیں اس کے یہاں کھاتیں ہیں یا اگر یہ کریں یا انہوں نے شریعت مطلق فرماتیں۔

## الجواب

سنی و اعظم مدظلہ العالی رحمۃ والرضوان سے مراد ہونا انہوں نے مذکور کرنا اور اپنے آپ کو سنی صریح العقیدہ بتانا سنی ہونے کے لئے کافی نہیں کہ بہت سے گمراہ و دہندہ مباحی گمراہی بیٹلانے کے لئے یہ طرح کے مکر و فریب سے کام لیتے ہیں لہذا شخص مذکور سے دیوبندی مولوی اور ان کے کفریات قطعیہ کے بارے میں حیا یافت کیا جائے اور یہ بھی پوچھا جائے کہ جو کفریات قطعیہ لکھتے والوں کے کفر نہیں شک کرے ان کے بارے میں کیا خیال ہے؟ اگر ان سوالوں کے جوابات سے اس کا دیوبندی ہونا ثابت ہو تو اس کا بایکات کریں۔ اور اگر سنی ہونا ثابت ہو مگر اس کے غلط رویہ سے دوسرے سنی خواص کے لئے راہ ہونے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں بھی باحکام کریں نہ نہ نظر کریں لیکن خواص بہر صورت اس کے کسی کام میں شریک نہ ہوں۔

## مسئلہ اندیاست علی منصور سی۔ تاجہ نگر بمبئی۔ یوپی

ایک آدمی جو شہا بیہا (مبترا) ہے چڑکا کاڑا با کرتا ہے۔ عوام اس کے یہاں کھانے پینے یا اپنے برتن میں کھلانے پلانے کو سخت معیوب سمجھتے ہیں۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ عوام کا خیال صحیح ہے یا نہیں؟ اس کے گھر کھانے پینے میں حرج شرعی ہے کہ نہیں؟ دوسرا آدمی جو شہا نوا (خلیق) ہے اس کی بھی پوشش عیسائی ہے۔ اس کی بھی وضاحت فرمائیں۔ تیسرا آدمی جو شرابی، اجواڑی ہے۔ ہندو موکھاؤں سے ٹکھیتی کرتا ہے۔ نقشہ کی حالت میں لوگوں کو گال گولیاں بکھلاتے۔ قلع گئے پر سخت گالیاں دیتا ہے۔ ایسے کے گھر کھانے پینے میں حرج ہے کہ نہیں؟ اُس کے حکم کے آگاہ فرمائیں؟

## الجواب

مبترا اور خواہ کھر یہاں کھانے پینے کو معیوب سمجھا گیا ہے۔ اخصصہ الام احمدیہ رضوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں: بیگنی کی روٹی کھانا اور شراب منور ہے اور آدمی کی سخت بیعتیہ پردہ لیل ہے۔ حیات عام مسلمانوں کی نفرت کی موجب ہو شرعاً منع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جشروا ولا تنفروا۔ جس بات میں آدمی شک ہو، ملعون ہو، انگشت نہا ہو شرعاً منع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث ہے: من کماں یومن بانقا ولا یجم الاخر فلا یقف مواضع التجر۔ جو بات مسلمانوں پر منع ہے نصیب کرے انھیں فتنہ میں ڈالے گی اور انھیں فتنہ میں ڈالنا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان الذین فتنوا المؤمنین والمؤمنات ثم لم یتوبوا فلہم عذاب الجہنم ولہم عذاب النجیق۔ یہ مسلمان کہ بیعتیوں سے جھڑک کر کہتے ہیں شرعاً منع نہیں نہ شرعاً صل ہے (فتاویٰ رضویہ جلد ۱ ص ۱۲۷) اور جو شخص کہ شرابی، اجواڑی، ہندو موکھاؤں سے ٹکھیتی کرتا ہے اور نقشہ کی حالت میں لوگوں کو گالیاں دیتا ہے وہ سخت کج خلق متین سزا ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کائناتی کے ساتھ بائیکاٹ کریں ورنہ وہ بھی کجکار ہوں گے۔ تعالیٰ اللہ تعالیٰ ہاما یشہدہ الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع الغرم الظالمین (دیکھ ۱۳۷) وھو تعالیٰ وسبحانہ ما علہ بالصواب۔

## مسئلہ از پیر محمد رسکن بہر وی پوسٹ جیٹا پور ضلع بستی

معصیت اور مخلوقوں کے بھائی ہیں۔ ایک عرصہ تقریباً چودہ سال سے جنوں کی بیوی سے معصیت کا نامہ پڑا تعلق ہے۔ بھائیوں والوں کے کہنے سے کئی بار تو بیوی کی نیکین اپنی مادت سے باز نہیں آتا۔ جنہو جو کہ معصیت کا چھوڑا جائی ہے اس کے باجاری میں سب ہوتا ہے مگر اس کو کوئی اعتراض نہیں۔ ایسی صورت میں مسائل شریف سے آگاہ فرما کر منوں فرمائیں؟

**الجواب** اگر واقعی جنوں کی بیوی کا معصیت سے ناجائز تعلق ہے جس کو جنہو بھی جائز ہے۔ تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان سب کا مکمل بائیکاٹ کر دیں۔ ان سب سے سلام و کلام اور ہر قسم کے خلعت ختم کر دیں یہاں تک کہ مسلمانوں کے گوتوں سے ان کو پانی بھی نہ بھرے دیں۔ اگر مسلمان حتی الامکان ان پر سختی نہ کریں گے تو وہ بھی گنہگار ہوں گے۔ قال اللہ تعالیٰ ولما یستکبر الشیطان فلا تعبد بعد الذکری مع القوم الغاصبون (دیکھ ۱۴) وهو تعالیٰ اعلم بالصواب۔

بجائے اللہ ان احمدا محمدی

۱۸ رجب المرجب ۱۳۸۵ھ

## مسئلہ

مسئلہ مولوی قیام الدین احمد خاں موضع پڑا پوسٹ لوٹن ضلع بستی

حدیث شریف میں ہے ما استکرہ منہ فقلیدہ حرام یعنی میں ہیر کا کثیر نشہ اور پوٹاس کا تحلیل بھی حرام ہے تو حدیث شریف کے اس قاعدہ کیسے مطابق پان کے ساتھ جو تبا کو کھایا گیا ہے اس کو بھی حرام ہونا چاہیے۔ اس کے اس کا بھی کثیر نشہ آ رہا ہے۔ بیواؤں جیروا

## الجواب

حدیث شریف ما استکرہ منہ فقلیدہ حرام۔ میں صرف وہ نشہ آور چیزیں مراد ہیں جو مانع و مایل یعنی پانی کی طرح بہنے والی ہیں جیسے تازی اور سبزی وغیرہ نہ کہ تبا کو اور شگ و زعفران و امثالہا کہ ان کا قلیل غزال ہے اور نشہ لانے کی مقدار میں حرام۔ اور ان کو بار بار پیچ مٹاؤں میں ہے الحاصل انہ لا یلزم من حرمة الکثیر المسکر حرمة قلیلہ ولا یجاست معطفاً الا فی الماشکات لغرض خاص بھا اما الجیاد صادات فلا یحرم منها الا الکثیر المسکر ولا یلزم من حرمة مختلہ کالمسک القلیل خاصہ حرام مع انہا ظاہرہ ۱۰ اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رضی اللہ عنہ بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں ما استکرہ منہ فقلیدہ حرام میں صرف مسکرات مانعہ مراد ہیں جن کا نشہ لانا ان کے سیال کرنے سے ہوتا ہے ورنہ شگ و زعفران بھی مطلقاً حرام نہیں ہو جائیں گے جسے زیادہ ان کا کھانا بھی نشہ لایا ہے

درخواستی رضویہ پیر دوم مشہد) ہذا امام عتدی دھوتہائی اعلیٰ بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

ک التوا احمد قادری  
فاسل فیض الرسول برکات شریف

**مسئلہ**۔ از سید محمد احمد فیض آبادی  
زیادہ کہتا ہے اولیائے کرام کا عرس وصال کے موقع پر ایک ضروری کام کبھی کرنا یا نہ کرنا ہے؟ قرآن حدیث کی روشنی میں مدال اور مفصل تحریر فرمائیں میں فائز ہوں؟

**الجواب**۔ اولیائے کرام کا عرس جائز ہے ضروری نہیں۔ اور کوئی مسلمان اسے شرط نہیں کہتا بلکہ جائز ہے کہتا ہے۔ لہذا فرمائیے کہ کیا کبھی عرس ضروری کبھی کرنا جائز ہے مسلمانوں پر بنگالی ہے اور بنگالی مسلم ہے حال اللہ تعالیٰ ان بعض افقن اللہ (پہلے سورۃ حجرات) دھوتہائی اعلیٰ بالصواب۔

ک جلال الدین احمد لاہوری  
۲۲ روزہ القعدہ ۱۴۲۲ھ

**مسئلہ**۔ از سید احمد بخش <sup>۱۸</sup> راجہ جی اسٹریٹ انت پور (گڑھ امر بخش)  
بعض لوگ فرض نماز ہونے کے بعد فوراً اپنا دھنا یا تھو پشانی پر لگا دیتے ہیں۔ اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

**الجواب**۔ دین و دنیا کے فائدے کے لئے بعض لوگ یا بخوبی اور بعض لوگ سلام تو دامن سب مرحوم اور ان کے علاوہ مختلف دعائیں پڑھتے ہیں۔ یہ جائز ہے شرعاً کوئی قباحت نہیں دھوتہائی اعلیٰ

ک جلال الدین احمد لاہوری  
۱۲ روزہ القعدہ ۱۴۲۲ھ

**مسئلہ**۔ از نعیر خان مسٹر فزائش وارڈ۔ ڈوئنگر پور (راجستھان)  
حرام مسند اگر گوشت یا چاؤ وغیرہ میں ڈال کر پکا دے تو اس گوشت کا کھانا، چاؤ وغیرہ کھانا درست ہوگا یا نہیں؟

**الجواب**۔ حرام منفر گوشت وغیرہ میں قصداً ڈال کر نہیں پکا نا چاہیے کہ فطرت میں لوگ اسے کھا جائیں گے۔ ہاں اگر غلطی سے گوشت کے ساتھ کچھ جلتے تو اس گوشت کا کھانا حلال ہے۔ اس



لے کہ حرام منر کا کھانا پانی ہے مگر وہ نجس نہیں ہے کہ غیر باکول اطم کا گوشت بعد از نجس شری پاک ہے مگر اس کا

کھانا حرام ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم بالصواب

جلال الدین احمد لاجپوری

دار فروعہ ۱۴۰۲ھ

**مسئلہ** از عمی عاشق علی قادری مدرسہ صدیقیہ بیتان بازار ضلع سستی

پرمردمانی کے ایکشن میں ایک چند روز ایک مسلمان کھڑے ہوئے فرید مند کا سپوٹ ہے اور ہر مسلمان کا سپوٹ ہے نیز بچہ نے زید کے کہا کہ بھائی صاحب روحان شریف کا مبارک ہین ہے آپ بھی نماز کے لئے مسجد آیا کر دیکھئے سبھی مسلمان اس چیز میں نماز پڑھتے ہیں اس کے جواب میں زید نے کہا کہ اگر ہمارا امیدوار (یعنی چند) ایکشن میں جیت جائے گا تو نماز پڑھوں گا اور اگر ہار گیا تو نہیں پڑھوں گا ایکشن ہونے کے بعد زید کا امیدوار ہار گیا تو اس مسئلہ میں اللہ وحیہ لازم آیا کہ نہیں ہار گا اگر انکا مسئلہ لازم آیا تو زید کے لئے شر تھا کیا حکم ہے؟

**الجواب**

نماز کی فرضیت کا انکار نہیں لازم آیا۔ البتہ نماز پڑھنے کا وضع الفاظ میں انکا ہے جو سب سے بڑا گناہ ہے۔ زید پر عاریتہ توبہ و استغفار کرنا لازم ہے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو سب مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں۔ قال اللہ تعالیٰ واما یسید الشیطن فلا تعد بعد الذنب تلحق اھل القوم الغفیلین (۲)

ع ۱۴۰۱) وھو تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد لاجپوری

دار فروعہ ۱۴۰۲ھ

**مسئلہ** از عمی الدین القادری مدرسہ جامعہ اسلامیہ نوشیہ رائجن (جوں نشیر)

ایک مشت سے نامہ فارسی رکھنا کیسا ہے؟

**الجواب**

ایک مشت سے نامہ فارسی رکھنا جائز ہے لیکن ہمارے ائمہ اہل جہور طیار کے نزدیک اس کا طول فاضل کہ جو وزن سب سے فارغ اور باعث انگشت نمائی ہو سکے وہ واپسندیدہ ہے

ع ۱۴۰۱) وھو تعالیٰ اعلم بالصواب

جلال الدین احمد لاجپوری

۹ رعب المرجب ۱۴۰۲ھ

**مسئلہ** از عبد اللہ بن نوحہ۔ یعنی ع

کیا جہتیری سے پہلے ہم اللہ پڑھنے کا حکم ہے؟

**الجواب**

ہاں جہتیری سے پہلے ہم اللہ پڑھنے کا حکم ہے۔ اھل حضرت لکھا

امام رضا بریلوی علیہ المرتضیٰ والرحمۃ انارشاد فرماتے ہیں کہ جو بغیر ہرم اللہ عزوجل کے پاس جائے اس کی اظہار میں شیطان کا سامنا ہوگا ہے حدیث میں ایسوں کو مغرورین فرمایا جو انسان و شیطان کے مجموعی لطف سے بختے ہیں (المفہوم ج ۲ ص ۲۷) وهو اعدا بالصواب

جلال الدین احمد الامجدی رحمۃ اللہ علیہ

## مسئلہ

از ماضی محمد اطمینان عثمانی ملا والدین پڑھا کا نام سند شریعت کوٹہ

سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زہر خورانی کی نسبت جعدہ بنت اشعث کو دنیا یہ مورخین کی زیادتی ہے اس سلسلہ میں حضرت صدر الفاضل علیہ الرحمہ نے جو کچھ فرمایا ہے وہی آپ کے نزدیک صحیح ہے جیسا کہ آپ نے فتاویٰ میں صریحاً فرمایا ہے ۱۳۹۹ م میں تحریر فرمایا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ آئینہ قیامت اس مقدمہ میں حضرت علامہ حسن رضا خاں صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کی تصنیف مفید ہے جس کی صحت روایت کی تصدیق اطمینان علیہم البکرت بعد از علم دین ولایت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمائی ہے۔ جس میں زہر خورانی کی نسبت جعدہ بنت اشعث بنائیں کو دیکھی گئی ہے اس سے معلوم ہوا کہ زہر خورانی کی نسبت جعدہ بنت اشعث کی طرف صحیح ہے کیونکہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی تصدیق کے بعد کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہ جاتی ہے۔ ذیل میں آئینہ قیامت کی عبارت ملاحظہ فرمائیں: مشاد زمن حضرت علامہ حسن رضا علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں اس فیث (ایڈیٹر لیدر) کا پہلا جلد سیدنا امام حسن پر چلا جعدہ زوجہ امام کو بیکار کیا کہ تو زہر دے کر امام کا کام تمام کر دے گی تو میں تجھے نکاح کروں گا۔ وہ شقیہ بادشاہ کہہ گئے بننے کی لالچ میں شاہان جنت کا ساتھ چھوڑ کر سلطنت عثمانیہ منہ موڑ کر جہنم کی راہ پر چلی گئی یا زہر دیا کچھ شریک ہوا پھر توحی کھول کر اپنے پیٹ میں جہنم کے انگارے بھرے اول امام جنت مقام کو صحت تیز زہر فرمایا یہاں تک کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جگر پارے کے اعضاء باطنی پارہ پارہ ہو کر نکلنے لگے۔ انتخاب شہادت مع آئینہ قیامت ص ۱۷ مطبوعہ اشرفی پریس کا پورہ۔ آئینہ قیامت کے بارے میں سرکار اطمینان قدس سرہ کی مصدقہ عبارت یہ ہے۔ عرض۔ حرم کی مجالس میں جو مشرعی نواری وغیرہ ہوتی ہے سننا پائیے یا نہیں؟ آرشاد۔ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کتب جو عربی میں ہے وہ یا حسن میاں مرحوم میرے نبھا کی کتاب آئینہ قیامت میں صحیح روایات ہیں۔ باقی غلط روایات کے پڑھنے سے نہ پڑھنا اور نہ سننا بہت بہتر ہے (المفہومات شریعت جلد دوم ص ۱۷ مطبوعہ نقاشی پریس بریلوی) تو دریافت طلب امر ہے کہ جن روایتوں میں زہر خورانی کی نسبت جعدہ بنت اشعث کو دیکھی گئی ہے کیوں صحیح نہیں ہے اور اس روایت میں کیا غلطی ہے؟ ظاہر فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

## الجواب

زہر خورانی کی نسبت جعدہ بنت اشعث کی طرف ہو گی تھی ہے اس کے قابل اعتماد نہ ہونے کے وجوہات وہی ہیں جن کو حضرت صدیق اکبر علیہ الرحمۃ والرضوان نے تفصیل کے ساتھ سوانح کربلا میں تحریر فرمایا ہے یعنی اس روایت کی کوئی صحیح سند متیاب نہیں۔ اور روایات کی تحقیق خود روایات کے تسلسلے میں جیسی ہو سکتی ہے بعد کو وہی تحقیق مشکل ہے اور حال یہ ہے کہ حضرات محسنین کے صاحبزادوں میں سے کسی کو جعدہ کی زہر خورانی کا ثبوت نہیں پہونچا اسی لئے کسی نے اس سے مواظفہ نہ کیا۔ پھر اس میں حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات پر ایک بدترین تبرکات ہے کہ ان کی بیوی نے قبر سے ساز باز کیا۔ لیکن چونکہ عام طور پر یوں نہیں نے زہر خورانی کی نسبت جعدہ بنت اشعث ہی کی طرف کی ہے اور یہی مشہور بھی ہے اس لئے حضرت حسن خاں صاحب علیہ الرحمۃ نے جعدہ ہی کی طرف اس واقعہ کو منسوب کر دیا۔ ہاں موقوفہ میں آئینہ قیامت کی تصریح کا سوال تو اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا موقوفہ ان کے وصال فرما جانے کے بعد اپنی یادداشت اور دوسرے لوگوں کے بیان پر مرتب کیا گیا ہے۔ اور موقوفہ کوئی رضویہ جلد ششم و سابع میں ہے کہ بحال احتمال کیہ و گناہ کی نسبت کسی مسلمان کی طرف جائز نہیں۔ اور یہ کہ جعدہ کے مذہب کھلائے پر تحقیق نہیں بلکہ صرف احتمال ہے کہ بقول حضرت صدیق اکبر علیہ الرحمۃ اس روایت کی کوئی صحیح سند متیاب نہیں۔ تو اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے عمال غیر صحیح روایت کے اس واقعہ کی نسبت جعدہ کی طرف مان لیں کیجئے تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ لہذا ماننا پڑے گا کہ انھوں نے اس نسبت کی تصریح نہیں فرمائی ہے زیادہ سے زیادہ آئینہ قیامت کی تصریح فرمائی ہے اور کسی ایک بات کے قابل اعتماد نہ ہونے سے پوری کتب کا امتناع کیا۔ ختم ہو جائے گا ورنہ پرایہ وغیرہ جو محققین کے نزدیک معتقد ہیں وہ بھی قابل اعتماد نہیں رہ جائیں گی۔ وھو سبحانہ

و تعالیٰ اعلم بالصواب

جلال الدین احمد امجدی مستجاب

۲۰ ذی الحجہ ۱۳۲۰ھ

مسئلہ مسئلہ تاہیں تصویر کی نسبت ناظم نہیں حزب الرحمن پیر پور خلیفہ منٹگری (پاکستان)

ٹرانسٹر (میں کے ذریعہ شریعہ بہرہ انسان عام و خاص آواز میں سن سکتا ہے) کا کٹنا اور کاردار میں اس سے فائدہ حاصل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور اس کے ذریعہ کئے ہوئے وعدوں کی پابندی ضروری ہوگی یا نہیں؟ نیز اس سے غیر مذہبیت اہل اس کے مذہب رکھنا اور عید کرنا لازم ہوگا یا نہیں؟ یہ سب کتب سے بدعت ہے اس سے استفادہ ناجائز اور کئے ہوئے تمام کام بے شریعی حکم کیا ہے مگر بغیر اس سے؟

الجواب

ٹرانسٹر (میں کے ذریعہ شریعہ بہرہ انسان عام و خاص آواز میں سن سکتا ہے) کا کٹنا اور کاردار میں اس سے فائدہ حاصل کرنا جائز

ہے۔ اس کے خدیجہ کے ہونے و عدوں کی پابندی بھی ضروری ہوگی نیز اس کی مدد سے رویت ہال کی شہادت کے الفاظ سن کر روزہ رکھنا اور عید کرنا واجب ہوگا جیسا کہ حینک اور دوسرے جن کے ذریعہ ہال دیکھنے سے روزہ وغیرہ واجب چاہتا ہے صرف ایجاد کے سبب آنے کو رد کرتا بدعت قرار دے کر اس سے استفادہ ناجائز بتاتا صحیح نہیں اس لئے کہ بیت سی استیلا ایجاد تو ہیں اور کاروبار میں ان سے استفادہ جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد لاہوری  
کتبہ  
۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۵ھ

## مسئلہ از شہنا بوست کھڑسری بازار ضلع بستی مرسلہ محمد طیب

(۱) زید عالم ہے غیر محرم عورت کے پاس تنہائی میں گنبدہ ڈیڑھ گنبدہ بیٹھا اگر تسبیح نالت میں بھی اور دن میں بھی توبہ جائز ہے یا نہیں؟ (۲) زید عالم کو ایک جاہل آدمی نے سکھایا تو زید نے کہا کہ ہم عالم دین ہیں ہماری کسی بات پر آپ اعتراض نہیں کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے شرعی حکم ہے؟

**الجواب** (۱) غیر محرم عورت کے پاس تنہائی میں بیٹھنا جیسا کہ سوال میں ذکر کیا گیا سخت ناجائز و حرام ہے اس لئے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب مرد عورت کے ساتھ تنہائی میں ہو تسبیح تو تیسرا شیطان ہوتا ہے (ترمذی مشکوٰۃ) واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) زید عالم ہوا محدث جب فعل ناجائز کا ارتکاب کرے گا تو اسے ضرور زکا جائے گا۔ عالم ہونے کا معنی یہ ہے کہ وہ خود برائی سے بچے اور دوسروں کو روکے نہ کہ اسے کوئی برائی سے روکے جیسا کہ زید نے سمجھا ہوا تھا تو تمام مسلمانوں کو خصوصاً علماء اہلسنت کو احکام شرع پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ حبیبیت سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ واکرم التسلیم۔

جلال الدین احمد لاہوری  
کتبہ  
۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۵ھ

## مسئلہ از محمد محبوب علی فیضی موضع لال پور۔ لہمی پور ضلع گورداسپور

ایک سید صاحب ہیں جو عالم نہیں ہیں اور ایک عالم دین ہیں جو سید نہیں ہیں تو ان میں افضل کون ہے؟ حوالے کے ساتھ تحریر فرمائیں؟

**الجواب** اللہ ورسول کے نزدیک عالم دین اگرچہ سید نہ ہو ایسے سید سے افضل

ہے جو عالم نہ ہو حال اللہ تعالیٰ حل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون یعنی کیا عالم اور ہے علم بزرگ  
 ہو جائیں گے (رہنما ۱۵) اور فرمایا کہ ہے جہنم اللہ الذین اسوا منکم الذین اوتوا العلم ورجعت یعنی اللہ نے  
 فرماتے گا تم میں سے مومنوں اور یا مخصوص عالموں کے ذریعے کو (رہنما ۲) اور حضرت امام احمد رضا پر فرمایا  
 رضی اللہ عنہ رب العالی تحریر فرماتے ہیں کہ فضل علم فضل نسب سے اشرف واعلم ہے۔ میرا صاحب کا عالم نہ ہوں اگرچہ  
 صاحب ہوں عالم کسی صحیح العقیدہ کے مرتبہ کو شرف نہیں پہنچے (فتاویٰ رضویہ جلد نہم ص ۵۹) وہی حال دوسروں  
 الاحتمالی علیہ بالصواب  
 جلال الدین احمد الامجدی

### مسئلہ از عید الفکر مقام دیوبند و مٹوا ضلع بستی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ پختہ مکان بنا گیا ہے؟ بینو تو جو  
 اجواب حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے  
 ہیں پختہ مکان اگر نیک کاموں کے لئے جو جیسے مسجد و مدرسہ و خانقاہ و دوسرے کو قیام ہے اور اپنی ضرورت  
 و حاجت کے لئے ہو تو مباح اور تغافل و تکبر کی نیت سے ہو تو حرام (فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص ۱۸۰) وہو جملہ  
 و تعالیٰ اعلم۔  
 جلال الدین احمد الامجدی

### مسئلہ از عید الفکر مقام دیوبند و مٹوا ضلع بستی

(۱) کسی نئی صحیح العقیدہ کے گھر اس کے دیوبندی بھائی کی تعزیت کے سلسلے میں آنا اور سنی کا اس دیوبندی  
 کو اپنے گھر میں شہرہ کی اجازت دینا وغیرہ دیوبندیت کا علم ہوتے ہوئے اس کے ساتھ بات چیت، کھانا پینا،  
 سونا بیٹھنا اور اس دیوبندی کو اپنے سنی عزیز یا قایم کے یہاں دو تلوں میں ملے جانے ایسی صورتوں میں اس  
 نئی صحیح العقیدہ کے لئے حضور پر نور حضرت عظیم البرکت علیہ الرحمۃ کے مسلک کے مطابق شرعی کیا حکم ہوگا؟ ہستی  
 کا یہ عمل جائز ہے یا منوع؟ حق سے یا باطل؟ مدلل جواب عنایت فرما کر عند اللہ بیکار ہوں۔ (۲) اگر وہ سنی  
 مسلمان بالفرض عالم دین ہو یا بالفرض مفتی وقت ہو یا شیخ الحدیث ہو اور بالفرض اس کا ایک گھر دیوبندی  
 عالم ہو تو سوال اس کی مذکورہ صورت میں کیا حکم نافذ ہوگا؟ (۳) کسی دیوبندی کے رہنے کا ایک دن یا تین دن  
 یا تین بیسے تک (اس کی دیوبندیت کا علم ہوتے ہوئے) کسی عالم کا اپنے گھر میں رہنے کی اجازت دینا کیا یہ

افعال اسلام میں شرعی اخلاق میں شمار کئے جاتے تھے یا اس دیوبندی کو دھمکا دیا اس سے بیزاری کا اظہار کیا اور اس کو اپنے یہاں آنے سے قطعاً منع کر دینا یا کسی وہابی کے ساتھ اس طرح پیش آنے کو شریعت کیا بد اخلاق سے پیش آنا کہا جائے گا؟

**الجواب** (۱) شخص مذکور گنہگار ہے۔ دیوبندی کے ساتھ اس کا اس طرح پیش آنا جائز نہیں۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف مروی ہے قال رسول اللہ صلی

تعالیٰ علیہ وسلم ان مروءۃ لا تعدو دھم وان ماؤۃ لا تشہد دھم وان قلیعہم فلا تسلموا علیہم ولا تجالسوہم ولا تنکحوہم ولا تخطبوہم ولا تکتبوا علیہم ولا یصلوہم ولا یصلوا علیہم۔ یعنی

نہ کہہ کر اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بد مذہب اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو مگر مر جائیں تو ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو ان سے ملاقات نہ کرو انہیں سلام نہ کرو ان کے پاس نہ بیٹھو ان کے ساتھ پانی نہ پیو ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ ان کے ساتھ شادی نہ کرو ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور ان کے ساتھ نماز پڑھو۔

(مسلم حریف) اس حدیث کو ابو داؤد نے حضرت ابن عمر سے اور ابن ماجہ نے حضرت جابر سے اور بخاری نے حضرت انس سے روایت کیا۔ رضی اللہ عنہم (۲) دیوبندی اللہ و رسول بل جید و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمن ہیں۔ لہذا سختی ہو یا شیعہ احمدیہ کسی کو ان سے مسلمانوں جیسا برتاؤ نہ کرنا جائز نہیں۔ (۳) افعال مذکورہ اسلام میں شرعی اخلاق نہیں۔ بد مذہبوں سے دوسرا اور ان سے بیزاری ظاہر کرنا بھی شرعی اخلاق ہیں۔ ان کو بد نظمی سے تفریق کرنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کی توہین ہے۔ دھو سبھا منہ و تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ک۔ طلال العربی رحمہ اللہ  
۲۶ شوال المکرم ۱۴۰۲ھ

**مسئلہ** اگر ختم علی خاں براؤنی تاج سائیکس شاپ ڈاکٹر گوٹز دیوبندی سے کہ اپنے اعمال نماز روزہ اور حج و زکوٰۃ وغیرہ کا کتاب مردہ اور زندہ دونوں کو بخشنا جائز ہے۔

**الجواب** ہاں اپنے تمام اعمال نماز روزہ اور حج و زکوٰۃ وغیرہ فرم کر یکپوں کا تو بیہ زندہ اور مردہ دونوں کو بخشنا جائز ہے۔ جیسا کہ ذرا وکی عالمگیری جلد اول مصری ص ۱۱۱ میں ہے۔

ان الانسان لہ ان یجعل ثواب عملہ بغیر صلۃ کا ان او صوما او صدقۃ او غیرہا کا الحج و قیلۃ الخ والادکار و زکوة قبول الاتیام علیہم الصلوٰۃ والسلام والاشہاد والاولیاء والصالحین وکھین الوفی

جمع افواج الجبر یعنی اپنے عمل خزانہ روزہ، زکوٰۃ، حج، قرآن و انکار کا ثواب اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام  
 شہداء کے اسلام، اولیائے کرام و بزرگان دین کی قبول کی زبانت کا ثواب اور مردوں کی تجنیز و تکفین و جہیز و ہجرم کی  
 نیکیوں کا ثواب دوسرے کو سمجھا جائز ہے۔ اور بحر الرائق جلد سوم صفحہ ۱۷۱ میں ہے لا یموت من ان یسئل لیسئل  
 لیسئل او حیاء یعنی مردہ اور زندہ کو ثواب بخشنے میں کوئی فرق نہیں۔ طحاوی ص ۱۷۱ و ہونعانی و دوسرے  
 الامامی اعلیٰ ج ۱ ص ۱۷۱ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

انوار احمد قادری

فاضل فیض الرسول بڑا کل شریف

**مسئلہ** از محمد مابین رندوی۔ ماسی مارہ منع بلای کوڑی (بجگال)

طال جانوروں کو ذبح کر کے ان کے گوشت بیچنے کو ذریعہ معاش بنانا کیسا ہے؟

**الجواب** طال جانوروں کو ذبح کرنا اور ان کا گوشت بیچنا یعنی پیشہ قصاب  
 کو ذریعہ معاش بنانا ہلکا کرہت جائز ہے۔ جیسا کہ حضرت عہد الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں حکام  
 کو پیشہ بنالینا اور کسب کا ذریعہ کر لینا جائز ہے یعنی فقہانے اس کو ناجائز یا مکروہ کہا یہ صحیح نہیں کیونکہ کرہت  
 جب ہی ہو سکتی ہے کہ اس کے لئے دلیل شرعی ہو اور دلیل میں یہ کہنا کہ جان مارنے کا پیشہ کر لینا قساوت طلب  
 کا سبب ہو سکتا ہے اس سے بھی کرہت ثابت نہیں۔ صرف اتنا ہی ثابت ہوگا کہ دوسرے جائز پیشہ اس سے  
 بہتر ہیں۔ حدیث لازم آئے گا کہ قصاب کو پیشہ بھی مکروہ ہو حالانکہ اس کی کرہت کا قول کسی سے منقول نہیں۔  
 (بہار شریعت حصہ ہفتم ص ۱۷۱ بحوالہ رد المحتار) و ہونعانی اعلیٰ ص ۱۷۱

جمال الدین احمد لاہوری

نائب شعبان العظیم

**مسئلہ** از عبدالحی قزوی مدرّس تفسیر فیض الرسول مقام پوسٹ ہوا ضلع ویشالی (بیار)  
 مذکور کتاب ہے کہ حدیث شریف میں کسی کی تعظیم کے لئے کھڑے ہونے کو مستحب کیا گیا ہے۔ اور ثبوت میں مندرجہ  
 ذیل حدیثوں کو پیش کرتا ہے۔ (۱) حضرت ابوالامد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لا تقصوا کما تقصم الامام جعفر بن محمد بن جعفر بن جعفر یعنی تم لوگ نہ کھڑے ہو جیسے  
 محمدی لوگ ایک دوسرے کی کھڑے ہو کر تعظیم کرتے ہیں (مشکوٰۃ شریف مسئلہ ۱۲) حضرت امیر معاویہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صوبہ سنا ان یخلفنہ الروح جالب

قبایا غلبتہ امتعد من الناس۔ یعنی میں کو پسند ہو کہ لوگ تعظیم کے لئے اس کے سامنے کھڑے رہیں وہ اپنی جگہ  
 ووزن میں ڈھونڈے (مشکوٰۃ شریف ص ۳۰) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے  
 فرمایا کانوا اذا رويهم قوموا ليعلمون من كراهيته ذلك۔ یعنی جب صحابہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کو دیکھتے تو کھڑے نہیں ہوتے تھے اس لئے کہ وہ جانتے تھے کہ حضور کو یہ ناپسند ہے (مشکوٰۃ شریف ص ۳۰)

## الجواب

بلکہ صرف اس حالت میں منع کیا گیا ہے جبکہ کوئی شخص چاہے کہ لوگ اس کے لئے قیام کریں۔ یا وہ چٹا ہے اور  
 پسند کرے کہ لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں اس لئے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنے پر  
 خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی قوم سے فرمایا قوموا الی سیدکم یعنی اپنے سردار کے لئے کھڑے  
 ہو جاؤ۔ متقی علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری طیار الرز والرمضان تحریر فرماتے ہیں۔ قیام مکروہ  
 بظنیہ نیست بلکہ مکروہ محبت قیام است اگر کسی قیام کردہ شدہ است برائے وے۔ و اگر وے محبت قیام نہ دارد۔  
 قیام برائے وے مکروہ نہ رود۔ قاضی عیاض مالکی لکھتے کہ قیام منہی عندہ ورجی کے سے کہ نہ است باشد استادہ  
 باشندہ پیش سے مردم ناخستہ وے۔ معنی کھڑا ہونا مکروہ نہیں۔ بلکہ کھڑا ہونے کو ناجائز مکروہ ہے۔ اگر  
 کوئی شخص کھڑا ہونے کو نہ چاہتا ہو تو اس کے لئے کھڑا ہونا مکروہ نہیں۔ حضرت قاضی عیاض نے فرمایا کہ کھڑا ہونا  
 اس شخص کے لئے منع ہے جو کہ خود تو چٹا ہوا اور لوگ اس کے سامنے بیٹھے رہنے تک کھڑے رہیں (اشعۃ الملتقا  
 ج ۳ ص ۳۸) اور فی المسنن حضرت امام نووی علیہ الرز والرمضان حدیث شریف قیسوا الی سیدکم کے تحت تفسیر  
 فرماتے ہیں۔ فیہ اکرام اہل الفضل وتلقیہم بالقیام لہم اذا قبلوا ہکذا الاحتج بہ جماہیر العلماء لا  
 استحباب القیام قال الفاضل ولیس ہذا من القیام المعنی عندوا بنیادہ فمن یتومنون علیہا وہو  
 جائس ویستلون قیامہ طول جلوسہ قلت القیام للقدام من اہل الفضل مستحب وقد جاء فیہ  
 احادیث ولع یمسح فی المعنی عنہ شیء صحیح۔ یعنی اس حدیث شریف کے بزرگوں کی تعظیم اور ان کے آنے  
 پر کھڑے ہو کر ان کے طہانیت ہے اور قیام تعظیمی کے مستحب ہوتے پر ہر مہر علمائے اس سے دلیل پکی  
 ہے۔ حضرت قاضی عیاض نے فرمایا قیام منع قیاموں میں سے نہیں ہے۔ منع اس شخص کے بالے میں ہے  
 کہ جس کے پاس لوگ کھڑے ہوں اور وہ چٹا ہوا اور لوگ اس کے بیٹھے رہنے تک کھڑے رہیں۔ حضرت امام  
 نووی فرماتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ بزرگوں کی آمد پر کھڑا ہونا مستحب ہے اور اس کے بالے میں حدیث



میں لیکن ممانعت میں مراد نہ کوئی حدیث نہیں آئی (مسلم شریف مع نووی ج ۲ ص ۲۱۸) اور حدیث شریف میں بے حضرت  
کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ توبہ قبول ہونے کے بعد جب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی  
خدمت میں حاضر ہوا۔ فقام خطبۃ بن عبید اللہ یسراول حتیٰ صافحی وہانی یعنی تو حضرت طلحہ بن عبید اللہ  
کھڑے ہو گئے اور دوڑ کر آئے مجھ سے مصافحہ کیا اور بیاہک بادی (مسلم شریف ج ۲ ص ۲۱۸) اس حدیث کے  
تحت حضرت امام نووی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں فیہ استجاب مصافحۃ القدام والقیام لہما لکونا  
والعریضۃ الا للاحۃ۔ یعنی اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ آنے والے سے مصافحہ کرنا اس کی تعظیم کے  
لئے کھڑا ہونا اور دوڑ کر اس سے ملا سنب ہے (مسلم شریف مع نووی ج ۲ ص ۲۱۸) اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث جو مخالف نے پیش کی ہے اس کے تحت محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ  
دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ ازہی یا معلوم می شود کہ مکروہ و نہی عمدہ دوست و دشمن پر ایسا نہ  
مردم خدمت بلقی تعظیم و تکریم و آنچہ بریں و پونہ مکروہ نہ باشد۔ یعنی اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ تعظیم و  
تکریم کے طریقے پر خدمت میں لوگوں کے کھڑے ہونے کو چاہنا مکروہ و نہی ہے اور جو اس طریقے پر نہ ہو مکروہ  
نہیں (اشعۃ اللمعات ج ۳ ص ۱۷۱) اسی لئے فقہائے کرام نے قیام کی تعظیم کے جواز کی تصریح فرمائی۔ شیخ علاؤ الدین  
محمد بن علی صنفی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔ یجوز بل یندب القیام تعظیماً للاحۃ لکونا لکونا یجوز لاقیام  
ولو للفقاری چون بدی العالمین یعنی اسے والے کی تعظیم کو کھڑا ہونا جائز بلکہ مستحب ہے جیسا کہ قرآن پڑھنے  
والے کو مال کے ملنے کھڑا ہونا جائز ہے (رد مختار شامی ج ۵ ص ۲۳۷) اور اسی کے تحت حضرت علامہ ابن  
ماہدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں۔ قیام فقاری لکونا لکونا یعنی تعظیماً للاحۃ لکونا لکونا لکونا  
استغنیہ یعنی قرآن پڑھنے والے کا آنے والے کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا مکروہ نہیں جب کہ وہ تعظیم کے لائق  
ہو (رد المحتار ج ۵ ص ۱۷۱) اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔  
در مطالب المؤمنین از غنیہ نقل کردہ کہ مکروہ نیست قیام جالس از برائے کسی کے کہ دوا آمدہ است بروئے بخت تعظیم  
یعنی مطالب المؤمنین میں غنیہ کے نقل کیا کہ یہ طریقے ہونے آدمی کا کسی آنے والے کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا  
مکروہ نہیں (اشعۃ اللمعات ج ۳ ص ۱۷۱) وهو تعالیٰ اعلم

**مسئلہ** از کلمہ وضع گجھا پوسٹ پتیا بستی

نیل گاؤں کے شکار کے سبب کچھ ہندوؤں نے چند مسلمانوں کو پکڑ کر زد و کوب کیا اور ان کو رستی میں باندھ دیا بعد ازاں خنزیر کا گوشت زبردستی ان کے دانتوں پر رگڑ دیا۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ وہ مسلمان شرفاً مجرم و گنہگار ہوئے یا نہیں؟

**الجواب** صورت مسئلہ میں غیر مسلموں کا مسلمانوں کے دانتوں میں خنزیر پر کا گوشت رگڑنا ظلم ہے تو ایسی صورت میں مسلمان گنہگار ہونے کے بجائے ثواب کے مستحق ہوئے البتہ اب ایسا آئندہ کوئی فعل مباح نہ کریں جو غیر مسلموں کو اس قسم کی سختی پر آمادہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد لاہوری  
۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۵ھ

**مسئلہ**

ہمارے یہاں ایک مدرسہ چل رہا تھا جس میں قرآن پاک کی تعلیم ہوتی تھی، خراجات کے لئے کچھ رقم جمع تھی بعد از بند ہو گیا رقم کو دوسرے مدرسہ میں نہ دے کر مسجد کے دروازے پر لٹک کر کھانا کھا لیا، پانی کی تکلیف ہے اس کو کھانا پانی سوخت میں بھی خرچ ہوتا ہے اس کی کنوئیں کی مرمت کرنا چاہئے اس خرچہ کا کیا حکم ہے؟

**الجواب** جب رقم کو لوگوں نے قرآن مجید کی تعلیم کے صدقہ کی تھی تو اس رقم کو کھانا کی مرمت میں صرف کرنا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد لاہوری  
۲۲ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ

**مسئلہ** از شقاق احمد موش کھرا پوسٹ برنگہ وضع بستی

کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تمام عورتوں سے یہاں تک کہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی افضل ہیں؟

**الجواب** بیشک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اہل بیت جگر حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جہاں کی تمام عورتوں سے یہاں تک کہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی افضل ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سے فرمایا یا مہینہ یا تین دن ان کا سیدنا تمام العالمین۔ قالت یا نبی صلی علیہ وسلم۔ قال ثلاث سنین  
 تمام العالمین یعنی اسے پختی ہوگی تو اس بات پر راضی نہیں کہ تم سارے جہان کی عورتوں کی سروسرا ہو حضرت خاتمہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا جان! ہم حضرت مریم علیہا السلام سے یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنے  
 زمانہ کی عورتوں کی سروسرا ہو یہ حضرت علامہ نبیہا علیہا السلام نے فرمایا اس حدیث شریف کو نقل کرنے کے بعد حضور فرماتے  
 ہیں صحیح با فضیلتہا یعنی صاحبہا تمام حق السیدتہ صلی علیہا وسلم من العالمات المستعینات بمعہ راضی وحبیب  
 والیہا صلی اللہ علیہ وسلم والیہا صلی اللہ علیہ وسلم والیہا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی تمام عورتوں یہاں تک کہ حضرت مریم برحقہ علیہا  
 السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے افضل ہونے کی بہت سے علماء متعین نے تصریح فرمائی ہے جن میں علامہ علی بن  
 ابی طالب علیہ السلام، علامہ بدر الدین زکریا، اور علامہ علی بن محمد زکریا شامل ہیں (تخلف الموبدین) خدا  
 مانندی و هو اعلم بالصواب۔

انوار احمد قادری  
 قلم

**مسئلہ** از مولوی مقبول احمد سیٹھ ذاتی سیکرٹری اقبال میٹروپولیٹن کالج لاہور کے پروفیسر  
 آج کل عام طور پر رواج ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص اپنی لڑکی کی شادی کسی سے یہاں کرنا چاہتا ہے تو لڑکے  
 کا بیاس کے گھر والے بلکہ کسی خود لڑکا کہتا ہے کہ اسے نہ زائد روپے نقد اور تے روپے کماکان ہمیں پس لیں گے  
 تب شادی کریں گے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ موٹر مائیکل پس لیں گے اور کچھ لوگ چپ یا کار کا مطالبہ کرتے ہیں تو  
 اس کے پاس میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ یہ نوافل جو

**الجواب** لڑکے یا اس کے گھر والوں کا شادی کرنے کے لئے نقد و ہبہ اور  
 سامان ہبہ مانگنا یا موٹر مائیکل اور چپ یا کار وغیرہ کا مطالبہ کرنا حرام یا ناجائز ہے اس لئے کہ وہ رشوت ہے  
 خدا کی مالگیری بلاول و رشوت میں ہے لہذا خدا اهل المراثی شیعہ عند التسليم فلعنوا و ان یستروا لانما  
 مہشوقہ عند فی الجور والافس۔ یعنی عدوت کے گمراہوں نے عجمی کلاقی کو لیا تھا تو شوہر کو اس کے پاس لینے  
 کا شرط تھی ہے اس لئے کہ وہ رشوت ہے اور جب لڑکے سے لینا رشوت ہے تو لڑکی سے نکاح پر لینا  
 بدعت اولیٰ رشوت ہے اس لئے کہ آیت کریمہ ان تبتغوا بما مولاکم کے مطابق نکاح کے عوض ہم کو صحت  
 میں شوہر پر مال دینا واجب بھی ہوتا ہے اور بیوی پر کسی مال میں نکاح کے بدلے کوئی مال واجب نہیں ہوتا  
 لہذا نکاح پر لڑکی یا اس کے گھر والوں سے مال وصول کرنا رشوت ہی ہے اور حدیث شریف میں ہے لعن

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الراشی والموتی یعنی رشوت دینے والے اور لینے والے دونوں پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔ یہ ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ کی روایت ہے۔ اور احمد و بیہقی کی روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رشوت لینے اور دینے والے کے درمیان واسطہ بننے والے پر بھی لعنت فرمائی ہے (مشکوٰۃ شریف ص ۲۳۶) لہذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لعنت سے بچیں اور اپنی عاقبت خراب نہ کریں یعنی لوگوں والوں سے نکاح کے عوض کسی چیز نہ لیں نہ کریں اور اس شخص کی مصیبت میں لڑکی والے ان کو کچھ نہ دیں۔ اگر وہ لوگ نہ مایں تو ان کے درمیان واسطہ نہیں بلکہ ان کو ذلیل قرار دیں۔ یہ حکم اس مصیبت میں ہے جب کہ مصراۃ یا اشارۃ مطالبہ کیا جائے اور اگر اپنی خوشی سے دیا جائے تو شرماً کوئی قہاحت نہیں۔ ہذا ما عندی وهو اعلم بالصواب۔

جلال الدین احمد امجدی رحمہ

## مسئلہ از مہاراجن سر شواہرست گیش پور ملتان بستی۔ (دوبلی)

شراب کے متعلق کیا حکم ہے؟ اس کا پینا کیسا ہے؟ اور جو لوگ پیتے ہیں ان کے بارے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟

**الجواب** شراب حرام اور بیشابک کی طرح ناپاک۔ اور اس کا پینا سخت گناہ کہیو اور پینے والا فاسق و فاجر ناپاک، نیک امر و دود و ملعون سختی عذاب شدید و عقاب الیم ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔  
 الغلیم۔ اللہ و رسول بل ہلاک و ملی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر سخت سخت وعیدیں جو ناپاک تہمیدیں کرتا ہے یہاں صرف بعض پر اکتفا کرتے ہیں۔ حدیث علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یشرب الخمر حین یشربہا و هو مومن۔ یعنی شراب پیتے وقت شرابی کا ایمان ٹھیک نہیں رہتا رواہ الشیخان وغیرہ اس میں عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث علیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الخمر عشرتہ عاصرا و معتبرا و شاربا و حاملا و اخصرت الیہ و اقبھا و باعقھا و اکل شہما و انشربا لہا و انشربا۔ یعنی جو شخص شراب کے لئے خیرہ نکالے اور جو نکلو اسے اور جو چمکے اور جو اٹھا کر لائے اور جس کے پاس لائی جائے اور جو پلائے اور جو پیے اور جو اس کی قیمت کھائے اور جو خریدے اور جس کے لئے خریدی جائے۔ ان سب پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ عن انس بن

[illegible]

چھوٹے بچہ کو شراب پلائے گا جب بھی اس کی سزا میں وہ پانی پلاؤں گا اگرچہ وہ غصہ ہو یا اور جو میرا منہ میرے منہ سے شراب چھوٹے گا میں اسے اپنے پاک دربار میں پلاؤں گا۔ رداء احمد میں ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: (من شرب ماء من ماء رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يضره شيء)۔

انوار احمد قادری  
فاضل فیض الرسول براؤں شریف

**مسئلہ** اذ حقیقۃً انہ لم یطہر باذن شرعی دیا پور بستی زید و بکر صوم و صلاۃ کے پابند تھیں ان کی ظالمی صورت مونیوں جیسی ہے انھوں نے اپنے کو صوفی قرار دیتے ہوئے چند مسلمانوں کو اس بات پر آمادہ کیا کہ تمہارے موضع میں ایک بزرگ فحاشا بگدھنوں پر یہاں بزرگ کو حضرت سارا رسول پناہی علیہ الرحمہ کا قریبی بتائے ہیں اور لوگوں کو عرس کرانے پر اکسایا لوگ آمادہ ہو گئے اور وہاں مصنوعی قبر بھی تیار کرادی ہے تو اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ آیا اس قبر کی زیارت کرنا و عرس کرنا جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب** صورت مسئلہ میں چونکہ زید و عمر نماز و روزہ کے تارک ہوئے کے باعث فاسق ملعون ہیں لہذا ان فاسقوں کی قبر کی بنیاد پر عرس کرنا اور اس کی تہنیت کرنا سخت ناجائز و حرام ہے۔

بدر الدین احمد رضوی  
بکر ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ

**جواب** مصنوعی قبر کی زیارت حرام ہے اور حدیث میں لعنت آئی ہے قتادہ سے عزیمت میں ہے لعن اللہ من اذکرہ من اذکرہ بجز بزرگ کی قبر ہونے کا مدعی ہو وہ دلیل شرعی سے ثابت کرے بلکہ دلیل شرعی قبر بتانا بھی ناجائز و گناہ ہے۔

فاضل فیض الرسول  
بریلی شریف

**جواب** صحیح الجواب یہ ہے کہ جب تک ثبوت صحیح شرعی سے کسی بزرگ کا نماز ہو یا ثابت نہ ہو جائے وہاں محض خیال قائم کرنے اور غیر معتد لوگوں کے کہنے سے یہ جائز نہ ہو گا کہ وہاں بزرگ کا نماز مان لیں خصوصاً فاسق کایمان حال قال اللہ تعالیٰ ان جاعلہ فاسق بنیاً فقیہنا۔ بزرگ کا نماز ہونا تو بزرگ کا نماز ہے وہاں عرس کرنا اور چڑھانا کہ وہاں مسلم کی قبر ہے جب تک ثابت

نہ ہو جاتے وہاں بانی نہ سمجھتا اور وہاں پر معنا اس کی بھی اجانت نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ  
الجواب مجمع عمر شریف الحق امجدی۔ الجواب مجمع جلال الدین احمد امجدی۔ فقیر مصطفیٰ رضا خاں غفرلہ

**مسئلہ** از اکبر علی موہبی جیسا گرام کلاس پوسٹ رام پور رام مٹی ضلع فیض آباد (دیوبند)  
زمین اور ہندہ کے درمیان جھگڑا ہوا ہندہ نے کہا کہ جتنے دارمعی ولے ہیں وہ سب کے سب خسر ہو  
کا بال رکھے ہوئے ہیں (العیاذ باللہ) ایسی صورت میں ہندہ پر شریعت کا کیا حکم ہے؟  
**الجواب** ہندہ پر غلافیہ توبہ واستغفار لازم ہے اور شوہر والی عورت ہو تو تجید  
تکاح بھی لازم ہے اگر وہ ایسا نہ کرے تو سب مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں۔ قال اللہ تعالیٰ واما لینیستندھ  
الشیئین فلان تعهد بعد الذکری مع القوم الظالمین (پیش ۳۶) وھو تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد امجدی  
ک  
۹ رذوالقعدہ ۱۳۸۴ھ

**مسئلہ** از امام علی سکندر پوری ضلع بستی  
(۱) طلال جانوروں کی اوچھڑی کہاں کیسیا ہے؟ (۲) کچھوے سے شکار کرنا کیسیا ہے؟  
**الجواب** (۱) طلال جانوروں کی اوچھڑی اور آتیش کہاں مکر وہ محرمی دینا جائز  
اور گنہ ہے۔ حذو اخلاصہ ما فی الفتاویٰ الرسوبیہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم (۲) زندہ کچھوے سے شکار کرنا منع  
ہے۔ بہار شریعت جلد ہفتم ص ۲۳ میں ہے "بعق واگ چلیوں کے شکار میں زندہ چلی یا زندہ میڑ کی کانٹے  
میں پر دھیتے ہیں اور اس سے بڑی چلی پسٹاتے ہیں ایسا کرنا منع ہے کاس جانور کو زندہ لوینا ہے" اسی طرح زندہ  
گھینا اور کچوا کاٹنے میں پر دکر شکار کرتے ہیں یہ بھی منع ہے" وھو تعالیٰ اعلم

جلال الدین احمد امجدی  
ک  
۳۲ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

**مسئلہ** از ابو الکلام احمد غفرانی کسم کھور ضلع فرخ آباد (دیوبند)  
(۱) زید اپنے مرنے سے قبل توبہ، سوال، بیسوال، پالیسوال کرنا چاہتا ہے کیا یہ صورت جائز ہے؟  
اور اس کھنڈے کو امیر غریب فقیر سمجھا کھاسکتے ہیں یا نہیں بغیر مردہ کو ہلانے اور کھانے کے بعد دیکھنا کیسیا ہے؟

(۲) کیا سرکار دو عالم علیہ السلام کے زمانہ اقدس میں باندی سے بلائنا کر کے جماعت کی باقی تھی۔ مگر ایسی بات تھی تو پھر آج بھی کوئی شخص کسی عورت کو خدیجہ کربلا کا حاکم کے مہبتری کرے تو کیسا ہے؟

**الجواب** (۱) مرنے کے بعد تیسرے دن تہجد ہوتا ہے تو زندگی میں تہجد ہونے کی کیا صورت ہے؟ البتہ ثواب پانے کے لئے قرآن خوانی میلاد شریف کرنا جائز ہے اور لوگوں کو کھانا کھلانا بلانا بھی جائز ہے۔ امیر و غریب سب کھا سکتے ہیں کیریٹ کھانا نہیں ہے۔ اور نہ ٹھانے اور کھانے کے بعد مردہ کا چہرہ دیکھنا جائز ہے لیکن عورتیں نا محرم مرد کو اور مرد و نا محرم عورتوں کو نہ دیکھیں۔ وھو تعالیٰ اعلم۔

(۲) سرکار اقدس علیہ السلام کے ظاہری زمانہ مبارکہ میں شرعی باندی ہوئی تھی مالک اپنی باندی سے نکاح نہیں کر سکتا تھا البتہ اس سے جماعت کر سکتا تھا لیکن ہمارے ملک میں شرعی باندی نہیں اس لئے کہ سب کھانا ہر آدمی اور نادار کی خدیجہ و فروع شریفنا اہل ہے۔ لہذا اگر کسی نے عورت کو خدیجہ و فروع اس کا مالک نہیں ہوگا۔ اور بغیر نکاح اس سے جماعت کرنا حرام ہوگا۔ ہذا یہ اقرین حصہ ۳ میں ہے۔ بیع المیتة والدّم والنحر مطلقاً لا یمنعها لیست امواتاً فلا یكون محللاً للبیع۔ اور اسی کتاب کے اسی صفحہ میں ہے والباطل لا یبعد مکتبہ المصروف وھو تعالیٰ اعلم

بلال الدین احمد لا محرمی  
۱۹ رزی الخیر مستلیم

**مسئلہ** مسئلہ محمد عبدالہادی خان بیوپال

(۱) دینی مدارس کے مدرسین کو اپنے جائز یا ناجائز مطالبات مولانے کے لئے اشترک کرنا یعنی اوقات مدرسہ میں بیکار بیٹھنا، آپس میں منہنگ کرنا۔ اور طلبہ کو بجائے پڑھانے کے ڈانٹ کر بھاگ دینا، جو مدرسین یا ملازمین اشترک میں حصہ نہیں انھیں اشترک کرنے پر مجبور کرنا کیسا ہے؟ (۲) اشترک کرنے یا اس کے اندھ حصہ لینے میں کس قوم کی پیروی ہے؟ (۳) دینی درس گاہوں میں اشترک کرنے والوں پر شرعی کیا حکم ہے؟ (۴) اشترک کرنے والے مدرسین کا نام اشترک کی خواہ دینا یا لینا کیسا ہے؟

**الجواب** (۱) جائزہ مطالبہ ہو یا ناجائز چہ حال بھائی مذکورہ اشترک کرنا۔ یا اشترک کرنے پر دوسرے کو مجبور کرنا دونوں باتیں ناجائز ہیں۔ وھو تعالیٰ اعلم (۲) اشترک کرنے یا اس کے اندھ حصہ لینے میں قوم کفار کی پیروی ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم (۳) اشترک کرنے والوں پر توبہ کرنا اور ایام اشترک کے مالی نقصان کا تاوان دینا نیز اس سلسلے میں جن لوگوں کی حق تلفی ہوئی ان سے معذرت کرنا واجب



اور لازم ہے وہو سبحانہ تعالیٰ اعلمہ (۴) ایام اشرف کی خواہ دنیا اور دنیا پرست نہیں۔ ہاں اگر مدرسہ شخصی ہو تو تک مدرسہ ان ایام کی خواہ اپنی خوشی سے دے سکتا ہے۔ دینے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا اس لئے کہ وہ خواہ نہیں بلکہ عطیہ ہے۔ و اللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلمہ

بواللہ الرحمن الرحیم  
۱۳۸۸ھ

## مسئلہ ارشاد محمد زلف جیسے ماکن پور پر منقطع ہستی

ہندہ سے اگر کسی نوجوانی قوم مثلاً چارو وغیرہ کے ساتھ فعل نہ ہو جائے اور برادری کے لوگ اسے اس حرکت شیعہ کی بنا پر برادری سے الگ کر دیتے ہوں تو ہندہ کو دوبارہ برادری میں داخل ہونے کی کیا صورت ہے؟

الجواب ہندہ اگر صدق دل سے توبہ واستغفار کر لے اور اس کے

قریب نہ جانے کا عہد مصیم قلب سے کر لے تو برادری میں داخل ہو سکتا ہے۔ خال اللہ تعالیٰ و اللہ تعالیٰ یا ایہذا الذین آمنوا توبوا لی اللہ توبہ مفسوحہ اے ایمان والو اللہ کی بارگاہ میں کئی توبہ کرو۔ خالص اور سچی توبہ کر لینے کے بعد کوئی وجہ نہیں کہ برادری کے لوگ اسے الگ رکھیں۔ رب غفور رحیم ارشاد فرماتا ہے ومن یعمل حسناً اذینظم نفسه مستغفر اللہ مجدداً غفوراً رجحانہ اور جو کوئی برائی یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اظہرے بخش جاوے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔ جب اللہ تعالیٰ توبہ واستغفار سے اپنے گنہگار بندے کے لئے غفور و رحیم ہے تو کوئی صورت نہیں کہ اس سبب تیارک و تعالیٰ کے بندے توبہ واستغفار کے بعد بھی برادری سے الگ رکھ کر سختی اختیار کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ انائب من الذنوب کما لا ذنوب لہما یعنی گناہوں سے توبہ کر کے والا ایسا ہے جیسے کہ اس نے گناہ ہی نہیں کیا واللہ و رسولہ اعلم

محمد و سید نبی ستوی  
۱۳۸۸ھ

## مسئلہ از محمد سلیمان جیفانجیر رئیس ابن ای دلو سے گوہر کپور

ہمارے یہاں یہ اصول بن چکا ہے کہ جب کوئی زنا میں پھنسا جائے تو اس سے پہلے توبہ کرایا جائے بعد ازاں جو توبہ کیا جائے تاکہ لوگ اس سے عبرت حاصل کریں اور ایسے عظیم گناہ سے بچیں۔ لیکن حال ہی میں نیر نامی ایک شخص نے ایک عمار کی لڑکی سے زنا کیا تو برادری نے نیر کا بائیکاٹ کر دیا کچھ دن بعد نیر نے اس لڑکی کو مسلمان کر لیا اور مطاہق شرع نکاح بھی کر لیا پھر برادری کے سامنے آیا اور کہا کہ میں آپ حضرات اپنے ساتھ

کہ لیجئے تو برادری کے لوگوں نے کہا کاح کر لیا ٹھیک ہے لیکن اصول کے مطابق پانچ چونہ لگے بغیر اپنے ساتھ نہیں ملا سکتے تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ جب زیادہ سے اس لڑکی کو مسلمان کر کے نکاح چڑھا لیا ہے تو جو بڑا لگا جائے ہے یا نہیں؟

**الجواب** — زید نے قبل نکاح جو ناجائز تعلقات چھان لڑکی سے قائم کیے تھے وہ مسلمان ہو جانے اور لڑکی مشکوٰۃ بن جانے سے معاف نہ ہوں گے۔ لہذا زید علانیہ توبہ کرے اور پچاسی اصول کے مطابق اسے جو تہ بھی مل سکتے ہیں کہ حکومت اسلامیہ ہوتی تو اسے سو کوڑا مارا جائے یا سنگسار کیا جائے گا و اللہ تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد الامجدی رحمہ اللہ  
۳۱ ذی القعدہ ۱۳۸۳ھ

**مسئلہ** — از عبد الرب موضح پچھیا پوٹ میاں با نادر ضلع گوردھسور  
زنا کار سے روپیہ کا جرمانہ لینا جائز ہے یا نہیں؟ احمد چودھری نے ایک زمانہ کے ملازم سے بچپن سے پہلے حمل کیا ہے فلاں شرع ان پر کیا حکم ہے؟

**الجواب** — زنا کے ملازم سے روپیہ کا جرمانہ وصول کرنا شرعاً ناجائز و حرام ہے اس لئے کہ ہالی جرمانہ منسوخ ہو گیا ہے اور منسوخ پر عقل کن حرام ہے قدامی قاضی خاں میں ہے اعتدیل بالمال منسوخ لہذا احمد چودھری حرام کے مرتکب ہوئے ان پر یہ سیدہ کالونا نا اور توبہ واستغفار کرنا واجب ہے اگر حکومت اسلامیہ ہوتی تو زنا کرنے والے کو کوڑا مارا جائے یا سنگسار کیا جائے اس زمانہ میں حکم یہ ہے کہ علانیہ توبہ و استغفار کرے وہ مسلمان اس کا ایک کٹ کر دیں ہاں زنا کے مجرم کو پچاسی روپے جرمانہ سزا دے سکتے ہیں شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں۔ و اللہ تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد الامجدی رحمہ اللہ  
۳۱ ذی القعدہ ۱۳۸۳ھ

**مسئلہ** — از مولوی عبدالمعین قادری ساکن پورینا ضلع بستی  
دارمی کار کھنا شریعت اسلامیہ میں ضروری ہے یا نہیں؟ نیز دارمی شعا اسلام سے ہے یا نہیں کسی کمی دارمی کی ہے نرمی کرنا اور گھڑا لکھا ہے؟ بیخودا توجہ؟

**الجواب** — بیشک چھانڈ اسلامی شریعت میں دارمی کار کھنا ضروری ہے چنانچہ سید سلیمان سرکار مصنف محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم فرماتے ہیں: حسن و الشواہب و من خول الخلیفۃ الخلیفۃ العلیوس یبکی عوکیں

کڑواؤ اور دائیال بڑھنے دو۔ آتش پرستوں کا خلاف کرو۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں احتوا الشوایب واعفوا  
 العلمی ولا تشبهوا بالیہود یعنی مونہیں خوب پست کرو اور دائیوں کو بڑھاؤ اور دشمنی وصورت میں یہودیوں جیسے  
 نہ بنو۔ نیز اسلام تمام اقوام پر مذہبی روایت کرتے ہیں۔ امت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر بالمعروف والنہی  
 واعفوا العلمی بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مونہیں خوب پست کرنے اور دائیوں بڑھانے کا حکم دیا۔  
 دینی دارالافتاء مطبوعہ مصر جلد پنجم کتاب المحتوی والابحۃ فصل فی البیع طے میں ہے بحرم علی الزوجین قطع  
 لحدیث یعنی مرد کو اپنی دائی سے منکاح حرام اور ناجائز ہے۔ بیشک دائی شعا اسلام میں سے ہے جیسا کہ علامہ غفر  
 شیخ الاسلام امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب طحاۃ الضعیفی فی اعفاہم الخفیضت میں اس کی  
 بقرینہ فرمادی ہے۔ لہذا دائی کی بے حرمتی کن اکٹھا دین اسلام کی بے حرمتی کرنا ہے اور جو شخص دین اسلام  
 کی بے حرمتی کرے وہ بہت سخت مجرم ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔ جلال الدین احمد امجدی  
 دارالافتاء مصر ۱۳۳۲ھ

## مسئلہ از جمعیہ کیمپ گوڑکپور

ذیہ کے بارے میں جو دھری جی بخش صاحب نے کہا کہ ذیہ پر نہ ناکال الزام ہے لہذا ذیہ کو برادری سے خارج  
 کیا جائے اور ذیہ پر ہر وہ چیز حرام نہ لگایا جائے اور ہر فقیروں کو کھانا کھلے اور مسجد میں ہر چاقی اور ہر ہونے  
 دے۔ جب دوسرے جو دھریوں نے نبوت مانگا کہ بنا ذیہ پر نہ ناکال الزام کہاں ہے تو نبوت نہ دے سکا اور ناشی  
 ہو گئے لہذا فرمایا جائے کہ ذیہ پر حرام نہ لگانا صحیح ہے یا خطہ جو دھری جی بخش کا کہنا اور حرام نہ لگانا کہاں تک جائز

جواب۔ مسئلہ میں بلا ثبوت شرعی نہ ناک نہت لگانا حکم شرع ناجائز  
 وگنا ہے شرح فقہ اکبر ص ۱۷ میں حضرت علامہ ملا علی قاری سیدنا امام محمد غزالی سے نقل ہیں رحمۃ اللہ علیہ لا یجوز  
 نسبت المسلم الی کبیروہ من غیر تحقیق یعنی کسی مومن کی طرف بغیر تحقیق شرعی کسی کبیر وگناہ کی نسبت کرنا جائز نہیں  
 اور وہی نہ ایسے سخت گناہ کی نہت لگانا کہ جس کے ثبوت کے لئے ہر قائل گواہ دے گا اور وہی اس طرح  
 دیکھا ہے جیسے سرمہ دانی میں سلائی۔ لہذا ایسی صورت میں کہ جو دھری جی بخش صاحب ذیہ پر نہ ناکال الزام ثابت نہ  
 کر سکے تو وہ حکم شرع بالا اعلان تو بکرہاں اور ذیہ سے حق العبد کی معافی مانگیں ورنہ سخت مانوڑ ہوں گے۔ دعو  
 تعالیٰ اعلم۔ (۲) قول مفتی بہ پر مشرنا حرام نہ لگانا جائز نہیں بلکہ ایسے موقع پر شریعت نے سزا اور تعزیر سے فرمائی

ہے اور جب کہ جہانہ بلا وجہ لگایا جائے تو یہ اذنیہ یا دنی ہے اور سخت ظلم ہے جو شرعاً ناجائز و حرام ہے ظالم کے لئے قرآن و حدیث میں بہت سخت وعیدیں آئی ہیں (والعیاذ باللہ تعالیٰ) لہذا زید پر بلا وجہ شرعی جہانہ لگانا اور لگنا ہے اس لئے جو دھری نئی بخش اس فعل سے باز رہتے ہوئے توبہ کریں۔ نیز زید کو کھانا کھلانے اور مسجد میں پشائی دینے پر مجبور نہیں کر سکتے یہ اور بات ہے کہ زید از خود راہ غلطی میں غریبوں، مسکینوں کو کھانا کھائے اور سچہ کی خدمت کرے تو لائق ثواب و اجر ہے لیکن زید کو اس کام پر مکلف کرنا شرعاً صحیح نہیں۔ اگر واقعی زید سے شرعاً کوئی غلطی اور گناہ کا کام ہو جائے تو اس سے توبہ لی جائے اور مناسب سزا کی جائے لیکن یہ سب لینا دینا اور اس پر مجبور کرنا شرعاً درست نہیں۔ ماورسودت مسئلہ میں تو زید کی کوئی شرعی پکڑ پکڑا ہوا ہے نہ اس کی لپٹا لپٹا پر حکم شرع کوئی موافقہ نہیں واللہ اعلم ہاں نئی بخش پر شرعاً توبہ اور زید سے معافی مانگنی لازم ہے اور جب تک توبہ اور رجوع سے اپنا معاملہ صاف نہ کر لیں تو انھیں مسلمانوں کا بیچ اور چو دھری بننا شرعاً ناجائز نہیں اور نہ مسلمانوں کو روکا ہے کہ اپنا چو دھری تسلیم کریں نہ حکماً بالسناد من الکتاب والسنۃ والفقہ واللہ ورسولہ اعلم۔

محمد نسیم الدین احمد مدنی قسوی تہ  
۱۸ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۳ھ

مسئلہ از خاتما داد امیرا علیہ الرحمۃ کا نمونہ

(۱) مسلمانوں کی شادی اسلام کے نظریہ میں کیا ہے؟ (۲) مسلمان شادی میں عموماً کثرت سے بجا رہا کرتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟ (۳) دلہن (دلکا) کے گھر کثرت سے دیکھا رنگ چوٹی ہے بوقت نکاح کا بند ہو جاتی ہے بعد میں پھر دیکھا رنگ شروع ہو جاتی ہے اس کا کیا حکم ہے؟ (۴) عقیقہ مسنونہ، نعتہ مسنونہ، ولیمہ مسنونہ، جب کہ یہ سنت ہے اس میں بھی کثرت سے دیکھا رنگ دیکھا رنگ کے ساتھ ہوتا ہے اس کے کیا حکم ہے؟ (نوٹ: ص) ص باب مسئلوں میں جو شرعی حکم ہو اس کو بحوالہ قرآن و حدیث یا دیگر کوئی بھی کتاب سے ہو کتاب کا نام بھی تحریر فرمائیں میں وکرم ہو گا۔

**الجواب** سوالی نمبر ایک: مجمل ہے واضح نہیں ہے اور شادی سیاہ، نعتہ، عقیقہ اور ولیمہ وغیرہ کی تقریبات میں مروجہ بابا بھانا اور جوہر دیکھا رنگ جو عام طور پر کی جاتی ہے سب کے نزدیک مشفقہ طور پر ناجائز و حرام ہے اور ان چیزوں کا ناجائز حرام ہونا اس قدر مشہور و معروف ہے کہ جس کے لئے دلیل پیش کرنے کی ضرورت نہیں کہ دیہات کے غلام بھی اس سے واقف ہیں مگر جس حد تک کہ آپ کو ان باتوں کے

نا جائزہ عوام محسنے کا علم نہیں کہ جس کے لئے آپ کو فتویٰ حکمانے کی ضرورت پیش آئی اور اگر آپ نے اس لئے فتویٰ  
دیکھا کہ جو لوگ ان ناجائز امور کو کرتے ہیں انہیں فتویٰ دکھا کر ان کاموں سے باز رکھا جائے گا تو وہ ان کاموں کو باز کر  
سکھ کر نہیں کرتے کہ آپ کے فتویٰ دکھانے سے باز آجائیں گے بلکہ وہ ناجائز جیسے ہوتے ہیں ان کاموں کو کرتے ہیں  
اس لئے کہ شیطان ان لوگوں پر غالب ہے جس دعا کیجئے کہ خطائے تعالیٰ انہیں شیطان کے پھرنے سے نجات بخشنے  
آمین بجا، سید المرسلین صلوٰۃ اللہ تعالیٰ وسلم علیہم وعلیٰ عہدہم اجمعین۔

جمال الدین احمد امجدی  
۱۹ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۰ھ

**مسئلہ** از مکتبہ احمد پورٹ و ستام کھدی مصلح ساگر (دہلی)

ماہ صفر میں آخر ہمارے شنبہ کو بہت سے لوگ مسجد چھوڑ کر جنگوں میں نکل جاتے ہیں اور وہیں کھلتے پکھلتے  
ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں لوگوں کا کہنا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ای روزیہ باری سے صحت یاب ہوتے  
تھے اور محل میں جا کر نفل نمازیں ادا کرتے تھے تو کیا یہ صحیح ہے؟

**الجواب**

بالکل بے اصل ہے جس کا کوئی ثبوت نہیں بلکہ خلاف واقع ہے۔ حیرا  
کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مشہور کتاب بہار شریعت حصہ ثانی کے صفحہ ۲۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ: یاد  
میرا آخری چہار شنبہ چند سال میں بہت مایا جا کہ ہے لوگ اپنے کاروبار بند کر دیتے ہیں میرے طریق و حکم کو یاد  
ہیں پوریوں (روغیر) بکتی ہیں اور نہ ملتے، دھوئے خوشیاں مناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اسی روزہ صحت فرمایا تھا اور میری روئے مدینہ طیبہ میرے لئے شریف لے گئے تھے یہ سب باتیں بے  
اصل ہیں بلکہ ان دنوں میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض شدت کے ساتھ تھا وہ باتیں درغل اور سیر  
و تفریح خلاف واقع ہیں ا۔ و اللہ تعالیٰ اعلم

جمال الدین احمد امجدی  
۲۸ ذی الحجہ ۱۳۴۰ھ

**مسئلہ** از محمد اشیر دولت پور گرنٹ گوئٹہ

(۱) جب عمر شریف کی عمر پانچ سو چوبیس برس ہو گئی تھی اس وقت سے اتنا بڑھ چکا کہ تقریباً پچاس برس  
پانچ سو گئے رہتے ہیں تو اس حد میں اس عمر کا اور کچھ ضروریات کا ادا کرنا لازم ہے یا نہیں؟ اور پانچ سو کو گھرنا  
کیسا ہے؟ (۲) عمر شریف کی پہلی باروتی سے دس تا ستر تک مجلسیں قائم ہوتی ہیں ان میں واقعہ کر کے ساتھ ساتھ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خلفائے راشدین کا بھی ذکر ہوتا ہے۔ دریافت طلب یا مرے کہ ختم نبی کے موقع پر کوئی ہو کر سلام پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

## الجواب

ایک بنا جسے عام لوگ پابک، پابک کھڑا ہونا کہتے ہیں یہ اور اس قسم کی دوسری چیزیں شریعت مطہرہ کے نزدیک سب لغو اخراجات اور بدعات ہیں۔ فرض نیز دیگر ضروریات کا ادا کرنا لازم ہے اور پھر اس کا کھڑے ہو کر پیشاب، پاخانہ کرنا اور ترانہ پڑھنا گناہ و سخت گناہ ہے ان لوگوں سے سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہرگز ہرگز خوش نہیں مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہیے کہ یہ سب خرافات شیعوں، روافض ہیں ان سے تشبیہ کرنا من فتنہ، بقوم فہوم منہو کے قیل سے ہے (۳) ہم شریف کی مجال سے ختم ہوئے پر مجالس ذکر مبارک و مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھنا جائز و مستحسن ہے کما قالہ صلی اللہ علیہ وسلم و حو علیہ وسلم

ک جلال الدین احمد امجدی تہ  
۳۰ رجب ۱۳۷۹ھ

مسئلہ از محمد مصطفیٰ الدین گوسای اعظم رحمہ

فیضیہ زکات کے سچے میں انسان کی صورت کا لی اور بکرنے زکات کے کچھ پڑتا تو اس میں انسان کی صورت ظاہر ہوتی تو گناہگار کون ہو گا زید یا بکر؟

## الجواب

باندھار کی تصویر بنانا شرعاً ناجائز و گناہ ہے اور صورت مسئولین ہذا تصویر کا نگہور چوں کہ زید و بکر دونوں کی صفت سے ہوا لہذا گناہگار دونوں ہوئے مسلمانوں کو اس سے بچنا واجب اور لازم ہے واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم

ک جلال الدین احمد امجدی تہ  
۱۳ رجب المرجم ۱۳۸۰ھ

مسئلہ از سید ولادہ ضلع بستی مرسلہ نور الدین

حملہ کی جو چلی بکھتی تھی زید اس میں سے کچھ چوری سے چھم کرتا باجب کچھ دنوں کے بعد یہ معلوم ہوا تو زید کی بلادی نے اس کا بھیک کر دیا تو زید نے حملہ کی بچاوت میں تو بکی اور صلا و شریف کی اور فقیر کو کھلایا تو زید صاف پاک ہوا یا نہیں؟

## الجواب

جب نہ رہا نہ بکھلی کی رقم کھائی ہے جیسا کہ سوال میں مذکور ہے تو صرف توبہ و میلاد کرنے اور فقیر کو کھانا کھلانے سے وہ بری الذمہ نہ ہو گا بلکہ زید پر ان دو قوم کی حاجتگی اب

بھی واجب ہے اگر نہیں ادا کرے گا تو دین و دنیا میں رو سیاہ و شرمسار اذلاقی عذاب قہار ہوگا۔ واللہ تعالیٰ

اعلم۔  
جلال الدین احمد امجدی  
مرکز ذی القعدہ ۱۳۸۲ھ

**مسئلہ** اندام علی منہاج پور ہذا ر ضلع انعم اللہ

لید چہرے اور سر پر بھی کتا ہے اور مسجد کا اندر منبر پر کھڑے ہو کر قلمبھوتا ہے ؟

**الجواب** باندار کی تصویر کھینچنا اور کھینچنا حرام و ناجائز ہے اور مسجد کے منبر پر کھینچنا اشد حرام ہے اس کی حرمت پر اجماع و حدیث کریمہ اور فقہائے کرام کے اقوال شاہد ہیں جو یہ زنا جری ہے کہ فعل خرم کا کلمہ مسجد میں اکتبا کرتا ہے مسلمانوں کو ایسے پیر سے دور ہونا لازم ہے۔ دو ہونعانی اعلم

جلال الدین احمد امجدی  
مرکز ذی القعدہ ۱۳۸۲ھ

**مسئلہ** از احسان اللہ قادری۔ بیل گھاٹ۔ گوردکھپور

ایک شخص نے تار لگا دیا اور گایا۔ تار سے تار کی پٹلی پہنے والوں کے اسے بیا۔ سوال یہ ہے کہ خدمت لگنے والا گنہگار ہو گا یا تار کی کا پہنے والا ؟ اگر کوئی اس تار کو کاٹ کر کام میں لائے تو کیسا ہے ؟

**الجواب** تار کا خدمت لگنے والا گنہگار نہیں ہو بلکہ پہنے والا گنہگار ہوگا۔ اور وہ تار بڑبڑا جس کی ملکیت میں ہو وہ کاٹ کر اپنے کام میں لاسکتا ہے دوسرے کو حق نہیں۔ دو ہونعانی و تعالیٰ

جلال الدین احمد امجدی  
مرکز ذی القعدہ ۱۳۸۲ھ

**مسئلہ** مسؤلہ الترمذی اشرف القادری خطیب جامع مسجد ثاٹ شاہ فیض آباد

نہ شتی صحیح العقیدہ حافظ قرآن اور مقرر ہے خاندان قادریہ رضویہ سے بیعت بھی ہے اس نے دوران قیام میں یہ بیان کیا کہ اگر میں حضرت ابراہیم کی تعریف کر دین تو اسماعیل خفا ہوں گے اگر جناب اسماعیل کی تعریف کرتا ہوں تو ابراہیم خفا ہوں گے اگر موسیٰ کا ذکر کرتا ہوں تو عیسیٰ خلاف ہوتے ہیں اگر جناب عیسیٰ کے ذکر کرتا ہوں تو عیسیٰ خفا ہوں تو موسیٰ شاک ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ کس کا ذکر کروں۔ لہذا چاہتا ہوں کہ ذات گرامی کی تعریف کی جائے جس سے سب خوش ہو جائیں اور وہ ذات گرامی ہے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔۔۔۔۔

دیباقت طلب امروز ہے کہ کیا نیک کامیان اندوئے شرع درست ہے؟

**الجواب** فیکد کایان صریحاً کذب و افتراء پر مشتمل ہے اس لئے شرعاً ناجائز ہے اگر حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے ذکر سے بقول فیکد موسوی مختلف ہوتے ہیں تو حضور پر عالم عملی آخر تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر سے موسوی و صیاتی دونوں بدرجہ اعلیٰ خلاف ہوں گے اس لئے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے انا کے ادیان کو منسوخ فرمایا جسے وہ لوگ دین موبد سمجھتے تھے فیکد اپنے بیان مذکور سے رجوع کرے اور آخر وہ ایسے بازادی مضامین سے احتراز کرے و اللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلمہ

جمال الدين احمد الناجدي

[illegible]

مسئلہ: ان عبد اللہ عرف گھوڑے کو فتح گورڈ پر ہم پوسٹ کھنڈسری باڈا رکھنے بسنی گھوڑی پر کابل گدھا لگا کر خریدنا کرنا کیسا ہے؟

الجوانب : گھوڑی کو گمے سے گاجن کرنا شرقاً و غرباً ہے بہار و شریعت محمدیہ و دین  
مطبوعہ لاہور ۱۳۸۸ھ میں ہے گھوڑی کو گمے سے گاجن کرنا جس سے عجب پیدا ہوتا ہے اس میں حیرت  
نہیں وہ حقائق اعلم  
عبدالدین احمد رضوی

بدرالدین احمد الرفعی

١٣٨٣ هـ ربيع الأول

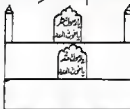
مسئله: از محمد حسن و عبد الستار قال یوسف و مقام بکرم جوت بستی

مسجد کے اندر محراب میں لکھا گیا ہے یا رسول اللہؐ اور نیچے لکھا گیا ہے یا غوث اللہ ایک جماعت کہتی ہے یہ صحیح ہے اور دوسری جماعت کہتی ہے کہ اس میں انسان کے نام لکھنے کی ضرورت نہیں ہے اور یہ کہہ کر مٹا دیا تو یہ مٹانا درست ہے یا لکھنا درست؟ ہم

دووں فرقہ مانتے کے لئے دستخط کر رہے ہیں۔

دستخط محمد حسن بقلم خود

۲۰۰ عبدالستار قباں نقشہ درج ذیل سے





## الجواب

جہاں ہم اپنا سہیلی، ابوالنعم، ابن عباسؓ اور سیدنا امیر المومنینؓ وفادار عالم  
 رفیع الشرف سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے اقصیٰ آدم الخلیفۃ  
 قال رب اسئلك بحق محمد صلى الله عليه وسلم اعفوني قال كيف عرفته محمدًا قال لانك  
 لما خلقتني بيدك ونفخت في من ارجل من رصفك راسي فزيت على قوائم العرش منكوبًا لا اله الا  
 الله محمد رسول الله فعليت انك لم تضع اليك اصحاب الا اسب الخلق اليك قال صدقت يا آدم  
 ولولا محمد ما كنت لك روي مطابقة عند الخاكر اما اذا استغنى بعته فقد غفرت لك ولولا محمد  
 ما غفرت لك وما كنت لك روي حضرت آدم عليه السلام سے جب انارش ہوئی تو انھوں نے بارگاہ  
 الہی میں عرض کیا کہ اے میرے رب عہدہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا میری مغفرت فرما یعنی میری انارش کو  
 معاف فرما۔ سب الملائکین جل جلالہ نے فرمایا اے آدم تم نے پیارے محبوب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیونکر  
 جانا عرض کیا اس طرح سے کہ جب تو نے مجھے اپنے دست قدس سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح باری میں نے  
 سر اٹھایا اور عرش کے پایوں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا پایا تو میں نے جان لیا کہ تو نے اپنے  
 نام کے ساتھ اسی کا نام ملا یا ہے جو مجھے تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم نے سچ کہا  
 اور اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو ہمیں پیدا نہ کرتا دھا کہ ایک روایت میں یوں ہے اب کہ تم نے اس  
 کے حق کا وسیلہ کر کے مجھ سے مانگا تو میں تمہاری مغفرت کرتا ہوں اور اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ ہوتے  
 تو میں تمہاری مغفرت نہ کرتا اور نہ تمہیں بناتا۔ اس غفلت والی حدیث نے صاف صاف یہ پھر بھانپا ہے کہ  
 دیا کہ یہاں کی مسجدوں سے افضل والی بر تعالیٰ عرش اعظم کے پایوں پر لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد  
 رسول اللہ لکھا ہوا ہے تو جب وہاں اللہ کے محبوب اور پیارے رسول کا نام لکھا ہوا ہے تو یہاں لکھا کیوں  
 ہا عیث اعتراف ہے؟ یہاں سے آقا حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی اور محبوب  
 ہیں اور حضور پور سیدنا خورش اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ واولادہ عن اللہ تعالیٰ کے پیارے ولی اور محبوب  
 ہیں محبوبان بارگاہ الہی کا نام مسجدوں کے اندر لکھنا یا عیث غیر ویرکت ہے اور اس زمانہ میں جبکہ دیوبندی  
 متوہن اللہ والی کفار یا کفری ائمہ یا فوض المذہب جیسے کہ کہتے اور چڑھتے ہیں تو مسجدوں میں ان بربک  
 کیوں کا لکھ دینا بہت ہی ضروری ہے تاکہ ان کے نسل والی نسل کے لئے شیت دے کہ یہ مسجد اہلسنت کی ہے

ہاں انہی خیال رہے کہ یا رسول اللہ یا خوت المدد و شتائی سے لکھنے کے بجائے کھود کر لکھا جائے تاکہ حروف  
سٹپے اور ضائع ہونے سے محفوظ رہیں جس فریق نے یا رسول اللہ یا خوت المدد مٹا دیا ہے وہ اپنی اس بیجا  
جرات پر نادم ہوا اور توبہ کرے۔ فریق ثانی کا یا رسول اللہ یا خوت المدد لکھے جانے کے بارے میں یہ کہنا کہ  
”مسجد میں انسان کے نام لکھنے کی ضرورت نہیں ہے نبی اور ولی کی شان برائے ادبی ہے کہ حضور علیہ السلام  
والسلام اور حضرت خوت علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انسان بغض کا لقب دے دیا۔ پھر اس زمانے میں مسجدوں  
کے اندر نبی اور ولی کے نام لکھنے کی واقعی ضرورت ہے تاکہ نبی اور ولی سے جلتے والوں کا تعلق نہ رہے  
ملاحظہ فرمیں مسجد بنو ہاشم علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور حضرت خوت علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام ہر ایک مٹانے  
کی ضرورت کس آیت و حدیث سے ثابت ہے کہ ہر ایک نام مٹا دئے گئے مگر فریق ثانی کو اکاہ کیا جاتا  
ہے کہ جائزات کو حرام مان لینا اسلام میں سخت حرام ہے لہذا فریق ثانی اپنے اس خیال سے بھی توبہ  
کرنے۔ وادخلہ فی سبیلہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
۱۳۹۹ھ  
۱۳ رجب

نکودہ بالا استفادہ کا جواب ان جناب حضرت مولانا نعیم الدین احمد رضوی صاحب قبلہ مندرجہ ذیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
الجواب ہے۔ ضرورت منقولہ میں مسجد کے خراب یا دیوار و در پر ایسا کرام و اولیاء عظمیٰ  
کے نام اور ہر کلمہ تحریر کا لکھنا شرعاً جائز ہے ہاں بجائے سادہ لکھائی کے حروف کی لکھائی کر دینا چاہئے تاکہ  
مٹی پر جو لکے گئے ہر حرف بھی نہ گریں کہ بے ادبی ہو چنانچہ قرآن مجید کی آیات لکھنے کی بابت فتاویٰ کی سند  
کتاب عالمگیری جو سلطان اسلام اوزنگ زب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے الزام سے پانچو عطا کرام کی  
تصدیق شدہ دینا کے سامنے پیش ہوئی ہے۔ آداب مسجد کے تحت یہ مسئلہ آیا ہے۔ ولو کتب القرآن علی  
الطیطان والجدلان بمعہم فالواجب ان یجوز و یجوز عنہم کہ ہوا ذلک مخالفہ السقوط تحت الاقدام  
کنانی فتاویٰ قاضی خاں عالمگیری جلد چہارم ص ۹۳ مطبع جمعیۃ یعنی مسجد یا عام مکان کی دیوار و در پر  
قرآن شریف لکھنا اظہار فقہاء پر ناجائز سمجھتے ہیں اور بعض علماء اس کو مکروہ جانتے ہیں کہ مٹی پر جو لکے گئے ساتھ

حروف کے گزیر کے نیچے آنے کا اندیشہ ہے ایسے ہی فتاویٰ قاضی خاں میں ہے۔ اور اگر اہتمام سے  
تعریف کی کھدائی کر دی جائے کہ حروف کے گزرنے اور ہر کے گزرنے کا احتمال نہ ہے تو اس صورت کو  
مکروہ سمجھنے والے علماء بھی جہاں تکرار دیتے ہیں۔ اور واضح ہے کہ قرآن مجید میں وہ آیتیں بھی ہیں جو سرکارِ اقدس  
اور دیگر انجیل کے نام قدرامت پر مشتمل ہیں مثلاً محمد رسول اللہ والذین امنوا معہ اشهدوا علی الکذاب

ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ یا محمد اخذ الکتاب بقوة۔ یا زکریا انا نبینک وجعلنا  
لکھدیحی۔ وناویناہ ان یا ابراہیم قد صدقت الروایا۔ اور اولیاء حق کے نام کی بھی آیتیں ہیں مثلاً  
حضرت مسکنہ ذوالقرنین حضرت لقمان کی بابت جو مجمع مذہب پر فقہ و ملی ہیں نجی نہیں تو قانون ان اسرار  
بہا کی کثابت جہاں گریہ حالانکہ ان میں انبیاء اولیاء کے نام اور فرقہ ثانی کے خیال پر اختلاف کی بنا  
پر انسان کا نام نہیں ہونا چاہئے اور جب التیہار کلام اولیاء و مقام طیبہ الصلوٰۃ والسلام یعنی اللہ تعالیٰ انہم  
کے نام لکھنے کی صحت معلوم ہوئی تو یا غوث یا غیاث کے نام لکھنے کی ممانعت کہاں سے نکل آئی پھر یہ کہ  
بہا کی ناموں کو مسجد میں پاکیزہ طہار و گہ میں نہ لکھا جائے تو کیا معاذ اللہ جس گندی جگہ لکھا جائے گا۔

اصل مسئلہ کے صاف کر دینے کے بعد مناسب ہے کہ فرقہ ثانی کے لئے بھی آؤد صلی علیہ وسلم کا واقعہ  
بخاری مسلم کی روایت مشکوٰۃ شریف کے حوالہ سے آئندہ دائرہ میں کر کے مزید بصیرت پیدا کی جائے۔ مثلاً احمدیہ  
میں یہ واقعہ ہوا کہ صلی علیہ وسلم کے معنوں پر سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ  
وجہہ تعالیٰ تحریر فرمایا۔ ہذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا لا نعترف بھا فلو

ضلعنا انک رسول اللہ ما معنا انک ولكن انت محمد بن عبد اللہ فقال انا رسول اللہ وانا محمد  
بن عبد اللہ ثم قال لعن من لعن من اللہ الب اصح رسول اللہ قال لا و اللہ لا اعولک ابلہ فاخذ رسول  
اللہ ولینس بکتب فکتب ہذا ما قاضی محمد بن عبد اللہ مشکوٰۃ شریف ص ۲۵۵ مطبع بوردی  
یعنی رسول اللہ کے لفظ پر کفار مکہ بولے کہ ہمیں آپ کی رسالت تسلیم نہیں (لہذا رسول اللہ نے معنوں میں  
نہ سبے) اس لئے کہ اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول جانتے تو بیت الحرم میں آنے سے کیوں روکتے ہاں آپ  
محمد بن عبد اللہ میں تو سرکارِ اقدس فرمایا میں رسول اللہ محمد بن عبد اللہ دونوں ہوں پھر آپ نے حضرت علی  
سے فرمایا کہ رسول کا لفظ تحریر سے متنازعہ مولیٰ علی نے عرض کیا کہ میں نہیں سوچتا کہ میں آپ کو کیسی نہیں

شام کا سحر کرنا کہنے کے ساتھ نہ ہونے کے باوجود صلح نامہ یکساں پر ہوتا ہے نہ کہ دیا خدا اما قاضی علیہ  
 محمد بن عبد اللہ یعنی اس مضمون پر محمد بن عبد اللہ نے صلح کیا اور بعد میں صلح نامہ کے الفاظ تحریر تھے۔  
 حدیث مشکوٰۃ میں مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ اکریم کا نقل کتنا سبق آموئے بعد اہل حق کا آئینہ ہے کہ رسول اللہ کا  
 لفظ سر کا دافد کس باقتضائے صلحت صلح کو کرنے کو فرماتے ہیں مگر مولیٰ علی کا ایمان ہرگز گواہ نہیں کرتا کہ  
 اس لفظ کو مٹائیں بلکہ اس مٹانے کو انھوں نے خود بخود کے مٹانے سے تعبیر کی۔ حالات ضرورت صلح اس  
 کو چاہتی تھی ورنہ کفار صلح پر تیار نہ ہوتے جس سے مسلمانوں کو سخت دشواریاں پیش آجاتیں۔ اللہ اکبر سخت  
 جرات کا مقام ہے کہ وہاں مولائے کائنات کہ رسول اللہ کا لفظ کلمہ کر مٹانے پر کسی طرح طیار نہیں اور یہاں  
 وہ بھی ایک کلمہ کو مسلمان ہیں جو مبارک لفظ کو حرمت دینا کی کے ساتھ من گھڑت دلیل مدعیل و ذلیل  
 پیش کر کے مٹاتا ہے۔ فریق ثانی کا یہ کہنا کہ مسجد میں انسان کے نام کی ضرورت نہیں۔ اس پر ہدایت طلب  
 یہ لازم ہے کہ کیا توحید کا سبق صرف مسجد ہی میں ہے یا مصلیٰ نماز کہاں سے آیا کیا غائر انتہائی حکمت کی جگہ  
 ہوتے ہوئے انسان کے نام کی گنجائش رکھتی ہے تو پھر دوسرے شخص سے سر کا نام نامی اسم گرامی لگنا لکھنا  
 اور کیا کلام الہی انتہائی محرم ہونے کے باوجود انسان کے نام لکھنے کی ضرورت سمجھتا ہے تو پھر انبیاء کرام اور  
 اولیاء و عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نام کو کہہ کر دیکھ وہ آیات جن میں کافروں  
 کے نام ہیں ان کی تعداد ضعیف کر دو اس لئے کہ ان کی تلاوت مسجدوں نمازوں یا گزیرہ جگہوں میں ہو  
 کہ نام لینے کی باعث بھی ہے یہ فریق ثانی کی کتنی بڑی جہالت اور سخت شباہت ہے کہ انبیاء کرام اور اولیاء  
 مقام کو عام انسان کہہ کر مقام اہانت پیدا کرتا ہے دینی امور میں ایسی حرکات اور بیابا کے کام لینا اور  
 شریعت مطہرہ کے حدود سے باہر نکلنا نئی شریعت لگنا ہے۔ سب کا احترام جس میں ہے اسے کرتا نہیں اور  
 محرم شے کی ہینک کرتا ہے۔ اسی اصل، فریق ثانی کا یہ عمل اور رویہ کہ جس میں مقام اہانت پیدا ہوتا ہے اس  
 پر شرعاً تو یہ لازم ہے ہر وہ لوگ جو فریق ثانی کے قول و عمل میں شریک ہوں تو یہ گمراہ اور توبہ کئے عام ہونا  
 چاہئے نیز اپنی مذہبی پوزیشن حاف کریں اس لئے کہ اس عمل میں کسی اور چیز کی جھک آ رہی ہے۔ اور  
 دوسرے لوگوں کو چاہئے کہ فریق ثانی کو نرمی کے ساتھ سمجھائیں ہر شخص کو لازم ہے کہ امر مستہ میں  
 اپنی عقل کو دخل نہ دے پہلے اپنے عملدار سے سوال کرے پھر پوچھے پھر اپنا عمل پیش کرے۔

واللہ وسئلہ اعلم۔

۴۱  
محمد بن عبد اللہ بن احمد رحمہ اللہ

۱۶ اردی قوس ۱۱۸۵ھ

**سئلہ**۔ از ملک محمد بن یونس یومئذ ہوا تقدیر پوسٹ دھو ہوا مصلح بستی  
نیلے نے اپنی منکو صریحی ہندہ کو قحری و قحری طلاق مغلطہ دی لیکن اس کے باوجود ہندہ کو اپنے  
مکان پر رہنے کو کہا یوی کا تعلق اسکے ہوتے سے حتی کہ طلاق مغلطہ دینے کے ڈھائی سال بعد ایک لڑکا  
بھی پیدا ہوا۔ تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ ایسے شخص کے ساتھ مسلمانوں کو کس طرح کام لوگ کرنا  
چاہیے اس کے یہاں کمانا پناہا تر ہے یا نہیں؟

**الجواب**۔ صورت مستفہ میں زید کا اپنی مغلطہ مغلطہ یوی کو اپنے گھر لے کر رکھنا اور  
اس سے ہاں یوی کا تعلق قائم کرنا اسلام سخت حرام ہے زید و ہندہ دونوں علانہ توہر کریں اور غوث ایک  
دوسرے سے الگ ہو جائیں آپس میں یہاں یوی کے تعلقات ہرگز قائم نہ کریں اور توہر کریں و نہ ہوسکتا  
میں عیبار ہوں گے۔ زید تا وقتیکہ اپنے اس فعل حرام سے باز آکر علانہ توہر نہ کرے مسلمانوں کا اس کے ساتھ  
کمانا پناہا تر نہ ہو۔ اسلام کلام کرنا اور کسی قسم کے اسلامی تعلقات قائم رکھنا ناہا تر و گناہ ہے۔ لہذا مسلمان  
شخص مذکور کا بائیکاٹ کریں و نہ حق بھی گنہگار ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴۲ جمال الدین احمد لاہوری

۱۸ صفر المظفر ۱۳۸۳ھ

**سئلہ**۔ از ملک سلیم شاہ پوسٹ و مقام گجراتی مصلح مظفر پور دہلا۔  
نیلے نے اپنی موٹیل ماں سے قہلاً پرکوش و حواس نہ کیا اس سے محل ٹھہر گیا نیلے نے اپنی بدنامی  
سے بچنے کے لئے محل ماقا بھی کر دیا۔ اور قہلاً دونوں سے سخت بیزار ہوئی حتی کہ سلام کلام، قیام طعام  
نشیت و رفانت سب گھان سے ترک کئے ہوئے ہیں۔ خدا شرع دونوں کے لئے کیا حکم ہے۔  
بیان فرمائیں؟

**الجواب**۔ بر تقدیر مدق مستفی شخص مذکور ماضد گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے شریعت اسلامیہ  
کے حکم کے مطابق بادشاہ اسلام پر واجب ہے کہ اسے سسٹا رکرائے لیکن یہاں چونکہ اسلامی مصلحت

نہیں اس لئے مسلمانوں پر فرض ہے کہ شخص مذکور سے تمام اسلامی تعلقات منقطع کر لیں اور عورت مذکورہ جس نے اپنے سوتیلے بڑے سے رتا کر یا وہ بھی اشد گناہ کبیرہ کی مرتکب ہے اور اس سوتیلے بڑے کا باپ اگر عورت مذکورہ کا شوہر ہے تو وہ عورت اپنے اس شوہر پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس عورت سے بھی اسلامی تعلقات منقطع کر لیں۔ دونوں زانی اور زانیہ پر تو یہ کرنی فرض ہے اور ہرگز ہے کہ تجدید ایمان بھی کر لیں۔ پھر جب یہ دونوں تو بہ کر لیں اور ہرگز نگاری سے رہتے ہوئے اس احوال چلن اختیار کر لیں جس سے مسلمانوں کو ایمان ہو جائے تو اس وقت ان دونوں سے اسلامی تعلقات دوبارہ قائم کئے جاتیں۔ پھر اگر اس سوتیلے بڑے کا باپ عورت مذکورہ کا شوہر ہے تو اس پر فرض ہے کہ اپنی اس بیوی کو فوراً طلاق دیدے کیونکہ عورت مذکورہ اس کے لئے حلال نہ رہی اور اگر وہ طلاق نہ دے ابھہر متوہراتی عورت مذکورہ کو اپنی زوجیت میں اس کے تو اس شوہر سے بھی اسلامی تعلقات منقطع کر لینا مسلمانوں پر فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ک قدسیت الشرف الرضوی  
۱۳۸۳ھ ص ۱۳۸

مسئلہ۔ از والدہ مولوی شبیر احمد علیہ السلام لکھا اس لئے ثانیہ منقطع فیض آباد  
اجکل عورتیں میلاد میں نعت شریف بلند کرنا واجب ہے یا نہی ہیں اور پھر آخر میں علامہ و سلام تو اتنی ذریعہ  
پرستی ہیں کہ ان کی آواز گھر کے باہر دور تک پہنچ جاتی ہے تو اس طرح عورتوں کو بڑھایا جائے یا نہیں؟  
الجواب۔ عورتوں کو اس طرح بڑھانا حرام، حرام، حرام ہے سورتہ خود رکوع ۴۴ کی آیت کریمہ  
و لا یصنعون بامر جماعت من غیر ما فی الذل ان میں ہے مرفوع صوتہا کعبث فی بعض الاجانب کلاما  
حرام یعنی عورت کا اپنی آواز کو اس طرح بلند کرنا کہ اپنی سرور میں حرام ہے اور خدا تعالیٰ اول ۲۵ میں  
ہے مرفوع صوتہا یعنی عورتوں کو اپنی آواز کو اپنی کرنا حرام ہے لہذا ان پر لازم ہے کہ وہ نعت شریف  
اور صلاۃ و سلام اتنی آہستہ پڑھیں کہ گھر کے باہر آواز نہ جائے ورنہ ایسا میلاد شریف حضور پر مد عالم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی کی بجائے ان کی ناراضگی اور آخرت کی بریادی کا سبب ہو گا خدا اب کعبندی  
و هو اعلم بالصواب۔

ک جلال الدین احمد الامجدی

**مسئلہ** از سید اشرف حسین ۲۲ نیاگر کی گئی اور ہودون

بزرگوں کے ہاتھ پاؤں چومنا کیسا ہے؟ بعض لوگ اسے ناجائز کہتے ہیں۔

**الجواب** بزرگوں کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ اسے ناجائز کہنا جہالت و

نمادنی ہے کہ صحابہ کرام نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک اور پائے تقدس کے بوسے

کئے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے عن سرار وکان فی وفد عبد القیس قال لفاقدنا الملیتہ فجلنا

فتباد من سواہلنا ففتبل ہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورجلہ یعنی حضرت ناریع

رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو وفد عبد القیس میں شامل تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب ہم مدینہ میں آئے تو جلد جلد اپنی سواریاں

سے اتر پڑے اور ہم نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ اور پاؤں کا بوسہ لیا۔ (ابوداؤد مشکوٰۃ ص ۱۸۱) اور حدیث

کے تحت حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ آپ باوجود بڑے پاک

معلوم شخص یعنی اس حدیث شریف سے پاؤں چومنے کا جائز ہونا ثابت ہوا۔ (اختصار المعانی جلد چہارم ص ۱۷۲)

اور علامہ ابن علی مصنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ در مختار ص ۱۷۲ الحدیث جلد پنجم ص ۱۷۲ میں تحریر فرماتے ہیں۔ لایسا

بہ فقیہ سید السراج العالم المذہب علی سبیل التبرع۔ یعنی برکت کے لئے عالم اور پرہیزگار آدمی کا ہاتھ

چومنا جائز ہے۔ اور فتاویٰ مالگیری جلد اول صفحہ ۳۳۱ میں ہے ان قبل ید عالمہ و سلطان عادل

لہم اوعده لہ لایا صیہ۔ یعنی اگر علم اور عدل کی وجہ سے عالم اور عادل بادشاہ کے ہاتھ چومے تو جائز

ہے۔ اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اشعۃ المعانی جلد چہارم ص ۱۷۲ پر تحریر

فرماتے ہیں۔ بوسہ دادن دست عالم متورع ناجائزست و بعضے گفتند مستحب است و آنکہ بعد از معافہ

دست نمودن بوسہ ہرگز نیست و فی الجملہ مستحب و مکروہ است۔ یعنی پرہیزگار عالم کے ہاتھ کو چومنا جائز

ہے اور بعض لوگوں نے کہا کہ مستحب ہے۔ اور بولوا کہ معافہ کے بعد پناہا ہاتھ چومے ہیں کوئی چیز نہیں

جالیوں کا قتل ہے اور مکروہ ہے۔ پھر چند سطر بعد فرمایا اگر دست عالم یا سلطان بوسہ و دہانہ است علم و

خلالت و اندرین لایا صیہ۔ اگر بیعت غرض دنیاوی کند مکروہ است اللہ اعلم۔ یعنی دین کی خاطر

اور علم و خلالت کی وجہ سے پرہیزگار عالم اور عادل بادشاہ کے ہاتھ چومے تو جائز ہے اور اگر دنیاوی غرض

کے لئے ایسا کہے تو سخت مکروہ ہے۔ مخالفین کے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ جلد اول ص ۱۸۱

الحمد للہ ص ۱۸۱ میں لکھتے ہیں تعظیم پرندہ را کو کفر و جہنم است ہے اور پاؤں چومنا ایسی ہی نفس کا بھی دست

ہے حدیث سے ثابت ہے۔ ہذا ما عندی والعلہ بالحق عند اللہ تعالیٰ وس سولہ جل مجدہ  
وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جلال الدین احمد امجدی  
مہر جمادی الاخریٰ ۱۲۱۲ھ

## مسئلہ از عبد الرحمن مرشد پور گیش پور ضلع بستی

ایصال ثواب کرنا اور بزرگوں کے مزاروں پر اور عام مسلمانوں کی قبروں پر فاتحہ پڑھنا کیسا ہے؟ اور وہ کون  
بیسواں وغیرہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ دیوبندی اسے ناجائز بتاتے ہیں۔

## الجواب

بلشبہہ جائز و مستحسن ہے حدیث شریف میں ہے عن سعد بن عبادۃ قال یا رسول اللہ ان ام سعد

عانت فای الصدقة افضل قال الماء یطہر یسئلہ عنہ قال خذہ لہم سعد یعنی حضرت سعد بن عبادۃ  
رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کہ ام سعد یعنی میری ماں  
کا اشتعال ہو گیا ہے ان کے لئے کون سا صدقہ افضل ہے؟ سرکار اقدس نے فرمایا اپنی لاد حضرت سعد رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے کوآن کھدوایا اور کہا کہ یہ کوآن سعد کی ماں کے لئے ہے یعنی اس کا ثواب ان کی دوز کو ملے۔

دایجاد و نسائی مشکوٰۃ ص ۱۱۱ اس حدیث شریف سے چند باتیں واضح طور پر معلوم ہوتی ہیں (۱) میت کو کسی  
کا غیر کہ ثواب بخشا بہتر ہے کہ صابی رسول کے کوآن کھودے کا ثواب اپنی ماں کو بخشا۔ (۲) ثواب بخشنے کے  
مختلف طریقے ہیں کہنا صحابی کی سنت ہے کہ کوآن کھودنے کے بعد انھوں نے فرمایا خذہ لہم سعد یہ کوآن

سعد کی ماں کے لئے ہے یعنی اس کا ثواب ان کی دوز کو ملے۔ (۳) کھانا یا شیرینی وغیرہ کو سانسے رکھ کر ایصال  
ثواب کرنا جائز ہے اس لئے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشارۃً قریب کا لفظ استعمال کرتے ہوئے  
فرمایا خذہ لہم سعد یعنی یہ کوآن سعد کی ماں کے لئے ہے جس سے معلوم ہوا کہ کوآن ان کے سانسے تھا۔

(۴) قریب و مسکن کو کھانا وغیرہ دینے سے پہلے بھی ایصال ثواب کرنا جائز ہے جیسا کہ صحابی رسول نے کیا کہ  
کوآن تیار ہوئے کے ساتھ ہی انھوں نے ایصال ثواب کیا۔ حالانکہ لوگوں کے پانی استعمال کرنے پر ثواب ملے گا  
اسی طرح اگرچہ قریب و مسکن کو کھانا دینے پر ثواب مرتب ہوگا لیکن اس ثواب کو پہلے ہی بخش دینا بھی جائز ہے۔  
اور بزرگان دین کے مزارات اور عامہ مومنین کی قبروں پر فاتحہ کا جو طریقہ رائج ہے کہ مختلف جگہ سے  
قرآن مجید کی چند سورتیں اور آیتیں پڑھی جاتی ہیں پھر ایصال ثواب کیا جاتا ہے بلشبہہ جائز و مستحسن ہے اسی



طرح پانچوں وقت نمازوں سے فارغ ہو کر دعاؤں میں انعام کے بعد سورۃ اخلاص وغیرہ پڑھ کر ایصالِ ثواب  
 کرنا جیسا کہ بعض جگہوں میں رائج ہے بہتر ہے اس لئے کہ ایصالِ ثواب کرنے والے اور جن کو ایصالِ ثواب کیا  
 جائے دونوں اجر و ثواب کے مستحق ہوتے ہیں۔ حضرت علامہ ابن علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں  
 فی الحدیث من قرأ الاخلاص احد عشر مرة شرف حسب اجرها فلا مولات اعلى من الاجر بعدد  
 السموات۔ یعنی حدیث شریف میں ہے جو شخص گیارہ بار سورۃ اخلاص یعنی قل ہو اللہ بڑھے پھر اس کا ثواب  
 مردوں کو بخشے تو اس کو تمام مردوں کے برابر ثواب ملے گا۔ (در مختار مع شامی جلد اول صفحہ ۱۷۷) اور علامہ ابن  
 ماجہ میں شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی کے تحت شرح اللہاب سے تحریر فرماتے ہیں ینزل من اللہ ان ما تبس  
 له من الفاتحة واول البقرة الى الفلقون واية النكس وامن السور وصوره لیسست وبقار و  
 الملك وصوره المتكش و الاخلاص اثنتی عشر سورة او احدی عشر او سبعة او ثلاثا ثم يقول اللهم  
 اصل ثواب ما انا الى فلان او اليه۔ یعنی جو ممکن ہو قرآن پڑھے یعنی سورۃ فاتحہ سورۃ بقرہ کی پہلی  
 آیتیں مفلحون تک، آیت النکس، امن السور، سورۃ النکس، سورۃ ملک، سورۃ النکس پڑھے اور سورۃ اخلاص بار  
 گیارہ، سات یا تین بار پڑھے پھر کہے کہ یا اللہ جو کچھ میں نے پڑھا ہے اس کا ثواب فلاں کو یا لوگوں کو پہنچا  
 دے۔ (در مختار جلد اول صفحہ ۱۷۷) اور جو کھانا مالیدہ وغیرہ بنا کر مائین کر کہیں حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ یا کسی دوسرے بزرگ کی نیاز کرتے ہیں وہ بھی جائز و باعث برکت ہے جیسا کہ حضرت شاہ عبدالعزیز  
 صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ فلاں کے  
 ثواب ان نیاز حضرت مائین نماز نہ رہاں فاتحہ و قل و درود خواندن نیز کی شود و خوردن بسیار خوب است  
 حتی جو کھانا حضرت مائین کو نیاز کریں اس پر فاتحہ، قل و درود و شریف پڑھنا باعث برکت ہے اور اس کا  
 کھانا بہت اچھا ہے۔ اور اس قدر کی غریزہ جلد اول صفحہ ۱۷۷ میں ہے اگر مالیدہ وغیرہ نہ پڑھے بنا کر فاتحہ بڑھے  
 بقصد ایصالِ ثواب بروج ایشان بدینہ بخوراند مضائقہ نیست جائز است۔ یعنی اگر مالیدہ اور چاندلوں کی کبیر کسی  
 بزرگ کے فاتحہ کے لئے ایصالِ ثواب کی نیت سے پکا کر کھائے تو کوئی مضائقہ نہیں جائز ہے۔ پھر چند  
 سفر بعد پڑا اگر فاتحہ بنام بزرگ سے داود شد پس اخبار را ہم خوردن از ان جائز است۔ یعنی اگر فاتحہ بنام بزرگ کے  
 نام کی گئی تو مالداروں کو بھی اس میں سے کھانا جائز ہے۔ اور آج کل فاتحہ و نیاز کی جو صورت عام طور پر رائج  
 ہے وہ بھی جائز ہے۔ جیسا کہ حاجی امداد صاحب جاجرگی جنہیں دیوبندی لوگ اپنا پیر و ادا پر اصرار رکھتے ہیں

پیراتے ہیں وہ لکھتے ہیں۔ بلکہ اگر کوئی مصلحت باعث تقید ہیئت کذا تھی ہے تو کچھ حرج نہیں جیسا کہ بصلحت  
 نماز میں سورۃ تاحس میں کرنے کو خطبات کے متفقین نے جائز رکھا ہے اور سجد میں اکثر مشائخ کا معمول ہے اور  
 شامل سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ سلف میں تو یہ عادت تھی مثلاً کھانا پکانا کر مسکین کو کھلادیا اور دل سے ایصال شفا  
 کی نیت کرنی سنا حرمین نے یہ خیال کیا کہ جیسے نماز میں نیت ہر چند دل سے کافی ہے مگر موافقت قلب و  
 لسان کے ۲ عوام کو زبان سے کہنا بھی مستحسن ہے اسی طرح اگر یہاں زبان سے کہہ لیا جائے کہ یا اللہ! اس  
 کھانے کا ثواب فلاں شخص کو چھو بیچ جائے تو بہتر ہے پھر کسی کو خیال ہوا کہ لفظ اس کا مشار الیہ اگر مرد موجود  
 ہو تو زیادہ استغفار قلب ہو تو کھانا مرد لائے گئے۔ کسی کو یہ خیال ہوا یہ ایک دعا ہے اس کے ساتھ اگر کھانا  
 اُٹھی بھی پڑھا جائے تو قبولیت دعا کی بھی امید ہے کہ اس کلام کا ثواب بھی بیچ جائے کہ جمع بین العبادتین ہے  
 چہ خوش بود بر تہ یک کر شد و دکار۔ قرآن کی بعض صورتیں بھی جو لفظوں میں مختصر اور ثواب میں بہت زیادہ ہیں  
 پڑھی جانے لگیں کسی نے خیال کیا کہ دعا کے لئے رفق یرین سنت ہے یا حویلی اٹھانے کے کسی نے خیال کیا کہ کھانا  
 جو مسکین کو دیا جائے گا اس کے ساتھ پانی دینا بھی مستحسن ہے کہ پانی پلانا بڑا ثواب ہے اس پانی کو بھی کھانے کے ساتھ  
 رکھ لیا پس ہیئت کذا تھی حاصل ہوگئی۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ ۸) پھر حاجی صاحب آگے لکھتے ہیں اور کیا مرد جو  
 شریف حضرت غوث پاک قدس سرہ اور سوال، بیسواں، چہلم و ششمی و سالہانہ وغیرہ اور توشہ حضرت شیخ  
 احمد رضا رحمہ اللہ و دواوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور سہنی حضرت شاہ بوعلی قلعہ مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و علو کے شب  
 برکت و دیگر آداب کے کام اسی قاعدہ پر مبنی ہیں۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ ۹) حاجی صاحب نے فیصلہ کر دیا کہ  
 فاتحہ و نیازی مرحومہ صولت اور سوال، بیسواں، وغیرہ جائز ہے۔ اب بھی ان باتوں کو ناجائز کہنا بیہودہ کی  
 ٹھکانہ ہے اور حاجی صاحب کو گتہ نگار شہر اٹل ہے۔ ہذا نما عندی و ہوا علمہ بالصواب۔

جلال الدین احمد الامجدی  
 یکم رجب المرجب ۱۴۱۲ھ

مسئلہ از عبد الرحمن مرشدی پورہ ضلع بستی

ادلیا کے کرام کی تہنیک کیا ہے؟ کچھ لوگ اسے ناجائز کہتے ہیں۔

الجواب نزدیکی و قسیر ہیں۔ فقہی اور عرفی۔ فقہی کے معنی ہیں غیر ضروری  
 عبادات کو اپنے غرض ضروری کر لینا۔ اور قدر عرفی کے معنی ہیں خزانہ، مہرہ اور نیاز۔ فقہی۔ خدا کے تعلق

کے سوا کسی کی ماننا جائز نہیں۔ اور نذد عرفی۔ جو بزرگان دین کے لئے ان کی حیات، ظاہری یا باطنی میں پیش کی جاتی ہیں جائز ہیں۔ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبِ محدث دہلوی کے بھائی شاہ رفیع الدین صاحبِ در سالہ نذدہ میں محضر فرماتے ہیں۔ نذد کہ ایسا با مسئلہ می شود نہ بر معنی شرعی است چه عرف نیست کہ آنچہ پیش بزرگان می برند نذد و نذاتی گویند یعنی لفظ نذد جو کہ یہاں متعلی ہوتا ہے شرعی معنی پر نہیں ہے اس لئے کہ عرف میں جو کچھ بزرگان کے یہاں ملے ہاتے ہیں نذد و نذات کہتے ہیں۔ اور حضرت علامہ عبدالحی علی بن ابی قیس سرکارِ مدینہ مدظلہ العالی تحریر فرماتے ہیں۔ من هذا القبيل من يارة القبول والتبوث بعضا من الاجلاد والى اهل الصالحين والاندلس بعد بتعليق ذلك على حصول شفاء او قدوم غائب فانه مجاز عن الصدقة على الخاصين بقبول جمعة معنی اس قبیل سے قبروں کی زیارت کرنا اور اولیائے کرام و بزرگان دین کی مزارات سے برکت حاصل کرنا اور بیمار کی شفا یا مسافر کے آنے پر اولیائے گزشتہ کے لئے نذد ماننا کہ وہ ان کی قبروں کی خدمت کرنے والوں پر صدقہ کرنے سے مجاز ہے۔ اور امام اجل حضرت ابوالحسن نور اللہ والدین علی بن ابیوسف شطرنوی قدس سرہ العزیز کو شمس الدین ذہبی نے طبقات القراء میں اور امام اجل جلال الدین سیوطی نے من المحاضرہ میں الامداد حدیثی بنی غیر انکار کیا ہے وہ اپنی کتاب بیچ الاسرار شریف میں محدثانہ اسانید صحیحہ مغربہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو العفاف موی بن عثمان نے ۳۲۳ھ میں ہم سے شہر قاہرہ میں حدیث بیان کی کہ میرے والد ماجد ابو المعانی عثمانی نے ہمیں ۳۱۳ھ میں شہر دمشق میں خبر دی کہ ہمیں دو بزرگ حضرت ابو عمرو عثمان صریحی اور حضرت ابو محمد عبدالحی حریکی نے ۳۰۹ھ میں بغداد شریف میں خبر دی کہ ہم ۳ صفر ۳۰۹ھ میں حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں حاضر تھے حضرت نے دستور کے کھڑاؤں پہنچی اور دو رکعت نماز شریعی سلام کے بعد ایک عظیم نغزہ مارا ادا کیا کہ کھڑاؤں جوا میں پھینکی۔ پھر دوسرا نغزہ مارا دوسری کھڑاؤں پھینکی۔ وہ دونوں ہماری نگاہوں سے غائب ہو گئیں پھر حضرت نے تشریف رکھی مگر میرے سے سبب کسی کو پوچھنے کی جرات نہ ہوئی ۲۳ دن کے بعد مجھے سے ایک قافلہ حاضر ہوا کہ ہوا اور کہا ان معنی الشیخیندس یعنی ہمارے پاس حضرت کی ایک نذر سببہ فاستاذنا افعال خذوا مہم یعنی ہم نے حضرت سے اس نذر سببہ لئے ہیں اجمالت طلب کی۔ حضرت نے فرمایا لے لو۔ انھوں نے ایک من شرم غزے کے تھاں سنا اور حضرت کے کھڑاؤں جو اس روز جوا میں پھینکی تھی چپٹ کی۔ ہم نے ان سے پوچھا یہ کھڑاؤں تمہارے پاس کہاں سے آئی؟ انھوں نے کہا ہم صفر یکشنبہ کو سفر میں آئے کہ بہت سے ڈاکو و سواروں کے ساتھ ہم پر

نوٹ پڑے۔ ہمارے مال لوٹ گئے اور کچھ آدمیوں کو قتل کر دیئے پھر ایک ہالے میں مال تقسیم کرنے کے لئے گئے  
ہالے کے کنارے ہم تھے فغلتنا لودکسنا الشیخ عند القادری فی ہذا الوقت وذلہ ما لہ شیئا من اموالنا  
ان سلسلہ یعنی ہم نے کہا کہ بہتر ہو کہ اس وقت ہم حضرت غوث اعظم کو یاد کریں اور نجات پانے پر کچھ مال حضرت  
کے لئے نذر دیتیں۔ ہم نے حضرت کو یاد کر لیا تھا کہ وہ عظیم نمبرے سے گئے جن سے جنگل کو بج اٹھا اور ہم نے  
ڈاکوؤں کو دیکھا کہ ان پر خوف پڑ گیا۔ ہم سمجھے کہ ان پر کوئی اور ڈاکو آ پڑے۔ وہ بھاگ کر ہمارے پاس آئے  
اور بولے اپنا مال لے لو اور دیکھو ہم پر کبھی مصیبت آ پڑی۔ ہمیں اپنے دونوں سرداروں کے پاس لے  
گئے۔ ہم نے دیکھا وہ مرے پڑے ہیں اور ہر ایک کے پاس ایک کھڑاؤں پالی سے بھیگی ہوئی رکھی ہے۔ ڈاکو  
نے ہمارے سب مال ہمیں واپس کر دیئے اور کہا کہ اس واقعہ کی کوئی عظیم الشان خبر ہے۔ اور پچھلا اسرار

شریعت میں ہے حدثنا ابو الفتح نصر اللہ بن یوسف الاحمدی قال اخبرنا الشیخ ابو العباس احمد بن  
اسمعیل قال اخبرنا الشیخ ابو محمد عبد اللہ بن حسین بن ابی الفضل قال شیخنا الشیخ علی بن  
عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فیقول النذر ما دیا کل مہما یعنی حدیث بیان کی ہم سے ابو الفتح حضرت  
بن یوسف اردبی نے انھوں نے کہا کہ ہمیں شیخ ابو العباس احمد بن اسمعیل نے خبر دی انھوں نے کہا ہمیں شیخ  
ابو محمد عبد اللہ حسین بن ابی الفضل نے خبر دی کہ ہمارے شیخ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نذر قبول  
فرماتے اللہ بذات خود اس میں تناول فرماتے۔ ظاہر ہے کہ اگر یہ نذر فقہی ہوئی تو حضرت غوث اعظم رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ جو سادہ کرام سے ہیں ان میں سے ہرگز تناول نہ فرماتے کہ سیدوں کے لئے نذر فقہی میں سے کھانا  
بائز نہیں اس لئے کہ اسے وہی کھا سکتا ہے جو کوئی کھا سکتا ہے۔ اور عارف باللہ حضرت عبد الوہاب شعرائی  
قدس سرہ طبقات کبریٰ میں حضرت ابو الموہب محمد شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات میں تحریر فرماتے  
ہیں وكان منی اللہ تعالیٰ عنہ فیقول ما ایت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال اذا كان لك حاجة

فاسمعتك قضاءها فانما نفیسة الطاهرہ واورثنا فان حاجتک تقتضی یعنی حضرت ابو الموہب محمد  
شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا حضور نے فرمایا  
جب تمہیں کوئی حاجت پیش آئے اور چاہو کہ وہ پوری ہو جائے تو سیدہ طاہرہ حضرت نفیسة کے لئے کچھ نذر  
مان لیا کرو اگرچہ ایک ہی پیسہ جو تمہاری حاجت پوری ہوگی۔ ثابت ہوا کہ اولیائے کرام کی اندر فقہی نہیں ہے  
بلکہ نذر عرفی ہے اسے سادات کرام اور امیر و غریب سب لوگ لے سکتے ہیں اور کھا سکتے ہیں۔ وہاں تک

بشوا مولوی اسماعیل دہلوی کے دادا اور دادا زاد استاد اور پردا پیر یعنی شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کے  
 اپنے والد ماجد شاہ عبدالرحیم صاحب کے حال میں دیکھتے ہیں کہ وہ قصبہ دانسہ حضرت مخدوم الدیبا قدر سر  
 کے مزار پر حاضر ہوتے رات کا وقت تھا والد گرامی نے فرمایا کہ حضرت مخدوم ہماری دعوت کر رہے ہیں ہمارے فرماتے  
 ہیں کہ کچھ کھانے کے ساتھ تھوڑی دیر ٹھہر گئے جب لوگوں کی آمد و رفت بند ہو گئی تو ایک عورت نکلائی میں چاول  
 اور شیرینی لے کر حاضر ہوئی اور کہا کہ میں نے نذرمانی تھی کہ اگر میرا شوہر آجائے گا تو میں اسی وقت یہ کھانے  
 پاؤں کہ حضرت مخدوم الدیبا کہ درگاہ میں حاضر ہیں کے لئے پہنچاؤں گی تو میرا شوہر اس وقت آ گیا تو میں نذر پوری  
 کرنے کے لئے حاضر ہوئی ہوں شاہ صاحب کے الفاظ یہ ہیں۔ حضرت ایساں در قصبہ دانسہ بزارت مخدوم  
 الدیبا رفتہ بودند شب چہم بود و آں محل فرمودند مخدوم ضیافت مائی کنند دمی گویند چیرے خوردہ روید وقت  
 کردند تا آنکہ مشروم قطع شد و طال بر مال غالب آمد آن گاہ۔ زمانے یاد ملتی برج و شیرینی بر سر و گفت  
 نذر کردہ بودم کہ اگر نذر مان من بیاید جہاں ساعت ایں طعام بخندہ بن نشیندگان درگاہ مخدوم الدیبا رہا مخدوم  
 وقت آمد ایقائے نذر کردم (انفاس العارفين ص ۷۷) اور شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ میرے والد شاہ عبدالرحیم  
 صاحب فرمایا کہ کسے تھے کہ فرادیگ نے مشکل کے وقت میری نذرمانی مگر وہ بھول گئے نذر پوری نہ کی تو  
 ان کا گھوڑا بیمار ہو گیا یہاں تک کہ مرنے کے قریب پہنچ گیا۔ مجھے معلوم ہوا کہ فرادیگ بر سر مصیبت میری  
 نذر پوری نہ کرنے کے سبب ہے میں نے کہا بھائی کہ گھوڑا بچانا چاہیے ہو تو ہماری نذر پوری کرو۔ فرادیگ  
 نے نذر پوری کی تو گھوڑا فوراً اچھا ہو گیا شاہ صاحب کے اصل الفاظ یہ ہیں۔ حضرت ایساں می فرمودند کہ فرادیگ  
 بیگ را مشکل افتاد نذر کرد کہ باز نذر مانا اگر اس مشکل بسر آید ایں قدر مبلغ حضرت ایساں ہدیہ دہم آں مشکل منہ  
 شدگان نذر افرا خاور رفت۔ بعد چندان سبب او بیمار شد و تنزیک ہلاک رسید۔ بر حسب ایں مشرف شد بہرست  
 یکے آن خدایاں گفتہ فرستاد کہ ایں بیماری اسب عدم و فلسے نذر دست۔ اگر اسب خود افرا خواہی نذر افرا  
 محل اصرار نمودہ بفرست۔ ورنہ نام شد و آں نذر فرستاد جہاں ساعت اسب او شفا یافت (انفاس العارفين)  
 مذکورہ بالا بزرگوں کے اقوال و احوال سے خوب اچھی طرح واضح ہوگی کہ نذر عرفی جو بزرگوں کے لئے مانی جاتی  
 ہے بلاشبہ جائز ہے اسے ناجائز اور شرک کہتا بزرگوں کو شرک اور گنہگار ٹھہرانا ہے۔ وھو تعالیٰ اعلم۔

جلال الدین احمد امجدی  
 ۲۰ وجوب الرجب ۱۳۸۵ھ

**مسئلہ** از امام احمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ عنہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روزہ رکھے اور صوم کے روزوں میں۔ مہلک شے کھائے بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صاع جزا دیا اور کھانے سے شربابی اور پیرایہ خشک کی حالت میں زندگیاں باقی رہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو کوٹ دیا۔ لکھا کہ یہ سب تک کہ ان کا اشتعال ہو گیا تو حضرت ابو جحش طرف لڑا کہ کھانا شربابی کی نسبت صحیح ہے یا غلط؟ صحیح ہے۔ زائل سے جواب تحریر فرما کر منوں فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

**الجواب** حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے بن کا نام عبد اللہ تھا اوسط اور کثرت ابو جحش ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ان کی جانب شراب پیچے اور زندہ کرنے کی نسبت غلط ہے۔ صحیح یہ ہے کہ انھوں نے نبیؐ کی بھی جس کے سبب انشہ ہو گیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان پر حد قائم فرمائی۔ پھر وہ بیمار ہو کر انتقال فرما گئے لیکن ابھارنا ہے۔ وح ابی شحمة ولد عمرو زنا و اقامة عمر

عليه الحد وموته اطلوه لا يصح بل وضعه القصاص والذي يورثه ماري ان عبد الرحمن الاوسط من اولاد عمر ويكنى ابا شحمة وكان غالبا بمصر فشرب نبذوا في ابي القصاص فقال افعل الحد فقام فقال اخبروا بي اذا فعلت ضربوه الحد في دار فخلاله عمر قال لا افعلت بهما اتعطل بالسلفين فلما قدما على عمر ضربوه وانفق ان من فسات ام - والله تعالى وس سورة الاعلى اعلم جل مجد لا وصل الله تعالى

عليه وسلم۔ **مسئلہ** از رضی اللہ عنہ احمد مومنین سرسرا کر امت پر دھری۔ ضلع سدھار تھنگر

و اپنی دیوبندی عام طور پر کہتے ہیں کہ یہ ہے اگرچہ حضرت امام حسینؑ کو شہید کر دیا مگر وہ جی ہے۔ اس لئے کہ بخاری شریف میں حدیث ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کا پہلا لشکر جو قسطنطنیہ پر حملہ کرے گا وہ بخشنا ہوا ہے۔ اور قسطنطنیہ پر پہلا حملہ کرے والا یہ ہے۔ لہذا وہ بخشنا بخشنا ہوا پہلا لشکر جی ہے۔ تو وہاں دیوبندیوں کی اس بکواس کا جواب کیا ہے؟ مفصل و مدلل تحریر فرمائیں۔ عین کرم ہوگا۔

**الجواب** مذکورہ پلید جس سے مسجد نبوی اور بیت اللہ شریف کی سخت بے حرمتی کی جس نے ہزاروں صحابہ کرام و تابعین عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بے گناہ قتل کیا جس نے مدینہ طیبہ کی پاک و امن خواہش کو تین شبانہ روز زینے لشکر بدر حلال کیا اور جس نے فرزند رسول جگر گوشہ جنول حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین دن بے آب و دانہ رکھ کر پیاسا ذبح کیا ایسے ہلاکت اور درد پریدہ کو جو لوگ بخشنا بخشنا ہوا پہلا لشکر جی کہتے ہیں اور ثبوت میں بخاری شریف کی حدیث کا حوالہ دیتے ہیں وہ اہل بیت رسالت کے

و شہداء خارجی اور شریک ہی ہیں۔ ان باطل پرست بزرگوں کا مقصد یہ ہے کہ جب بزرگی کی بخشش اور اس کا جتنی ہوتا حدیث شریف سے ثابت ہے تو تمام مسلمان کا ایسے شخص کی ہیبت نہ کرنا اور اس کے خلاف علم ہما و بلند نہ کرنا جانتا ہے اور مائے فکرت و فساد کی ذمہ داری انہیں پر ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک

و ابی دیوبند کی بزرگ پرید کے جتنی ہونے کے شائق جو حدیث پیش کرتے ہیں اس کے اصل الفاظ یہ ہیں  
قال البیہی صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اول جیش من احمی یغزوہ مدینۃ قیصر مغفور لہم یعنی  
نبی اکرم صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کو پہلا لشکر جو قیصر کے شہر (قسططنیہ) پر حملہ کرے گا  
وہ بخشا ہوا ہے (بخاری شریف جلد اول ص ۱۴) تو اللہ کے محبوب دانائے فضا و غیوب جناب احمد عجمی رحمہ  
مصلیٰ صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ فرمان حق ہے۔ لیکن قیصر کے شہر قسططنیہ پر پہلا حملہ کرنے والا بزرگ ہے  
وہابیوں و یونہدیوں کا یہ دعویٰ غلط ہے۔ اس لئے کہ بزرگ نے قسططنیہ پر کب حملہ کیا اس کے بارے میں  
چار اقوال ہیں۔ ۱۔ ۳۵۴ھ، ۲۔ ۳۵۵ھ، ۳۔ ۳۵۶ھ، ۴۔ ۳۵۷ھ جیسا کہ کامل ابن اثیر جلد سوم ص ۱۳۱، بذا یہ نہایت بلند شتم  
ص ۳۲ یعنی شرح بخاری جلد چہارم اور اسباب جلد اول ص ۳۳ میں ہے۔ ثابت ہوا کہ بزرگ ۳۵۹ھ سے ۳۵۵ھ  
تک قسططنیہ کی کسی جنگ میں شریک ہوا یا جسے سر سالار وہ رہا ہو یا حضرت سفیان بن عوف۔ اور وہ معمولی  
سپاہی رہا ہو۔ مگر قسططنیہ پر اس سے پہلے حملہ ہو چکا تھا جس کے سر سالار حضرت عبدالرحمن بن خالد بن  
ولید تھے۔ اور ان کے ساتھ حضرت ابو ایوب انصاری بھی تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسا کہ ابو داؤد شریف  
کتاب الجہاد ص ۳۲ کی حدیث عن اسلمہ ابی عمران قال غزوہنا من المدینۃ من ولید القسطنطنیۃ  
و علی الجماعۃ عبد الرحمن بن خالد بن الولید الخ سے ظاہر ہے۔ اور حضرت عبدالرحمن بن  
خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا انتقال ۳۵۸ھ یا ۳۵۹ھ میں ہوا جیسا کہ بذا یہ نہایت بلند شتم ص ۱۳۱ کامل ابن اثیر  
جلد سوم ص ۱۳۱ اور اسباب الجہاد جلد سوم ص ۳۲ میں ہے۔

معلوم ہوا کہ آپ کا حملہ قسططنیہ پر ۳۵۸ھ یا ۳۵۹ھ سے پہلے ہوا۔ اور تاریخ کی معبرین میں ظاہر  
ہے کہ بزرگ قسططنیہ کی ایک جنگ کے علاوہ کسی میں شریک نہیں ہوا۔ تو ثابت ہو گیا کہ حضرت عبدالرحمن  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسططنیہ پر جو پہلا حملہ کیا تھا بزرگ اس میں شریک نہیں تھا تو پھر حدیث اول جیش  
من احمی الخ میں بزرگ داخل نہیں۔ اور جب وہ داخل نہیں تو اس حدیث شریف کی بشارت کا بھی وہ مستحق  
نہیں۔ اور جو نکر ابو داؤد شریف صحاح ستہ میں سے ہے اس لئے عام کتب تاریخ کے مقابلہ میں اس کی

روایت کو ترجیح دی جائے گی۔ یہی یہ بات کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال اس جنگ میں ہوا کہ جس کا سپہ سالار یزید تھا تو اس میں کوئی غلطی نہیں۔ اس لئے کہ قسطنطنیہ کا پہلا حمل جو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرکردگی میں ہوا آپ اس میں شریک رہے اور پھر بعد میں جب اس لشکر میں شریک ہوئے کہ جس کا سپہ سالار یزید تھا تو قسطنطنیہ میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ اس لئے کہ قسطنطنیہ پر متعدد بار اسلامی لشکر حملہ آور ہوا ہے۔

اور اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ قسطنطنیہ پر پہلا حمل کرنے والا جو لشکر تھا اس میں یزید موجود تھا پھر بھی یہ ہرگز جہیں ثابت ہو گا کہ اس کے سارے کرمات معاف ہو گئے اور وہ جنتی ہے۔ اس لئے کہ حدیث شریف میں یہ بھی ہے ما من مسلمین یلتصقون فیتصا حقان الا غفر لهما قبل ان ینفیرا یعنی جب دو مسلمان آپس میں مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے ان دونوں کو بخش دیا جاتا ہے (ترمذی شریف جلد دوم ص ۱۸۸) اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے من فطروہ صائما کان لہ مغفرة لذنوبہ۔ یعنی جو ماہ رمضان میں روزہ دار کو افطار کرائے اس کے گناہوں کے لئے مغفرت ہے (مشکوٰۃ شریف ص ۱۸۸) اور سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث یہ بھی ہے۔ یغفر لامتہ فی آخر یشہ فی رمضان یعنی روزہ وغیرہ کے سبب ماہ رمضان کی آخری رات میں اس امت کو بخش دیا جاتا ہے (مشکوٰۃ شریف ص ۱۸۸) لہذا اگر وہابیوں و یونہیوں کی بات مان لی جائے تو ان کا ویش کر یہ کیا یہ مطلب ہو گا کہ مسلمان سے مصافحہ کرنے والے روزہ دار کو افطار کرائے والے اور ماہ رمضان میں روزہ رکھنے والے سب بخشے جنتی ہیں۔ اب اگر وہ تحریکِ ملیہ کی بے حرمتی کرے معاف، کعبہ شریف کو زعماد اللہ کھو کر کعبہ تک دیں معاف، مسجد نبوی میں غلاقت ڈالیں معاف، ہزاروں بے گنہ کو قتل کر ڈالیں معاف، یہاں تک کہ اگر سید الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جنگی پاروں کو تین دن کا بھوکا پیاسا رکھ کر ذبح کر ڈالیں تو وہ بھی معاف اور جو چاہتا ہو سب معاف۔ نعوذ باللہ من ذلک۔ خدا سے عز و جل یزید نواز و بابیوں و یونہیوں کو صحیح سمجھ عطا فرمائے اور گمراہی و بدعت ہی سے بچنے کی توفیق رفیق بخشے۔ آمین بحرۃ النبی الکوہیہ الامین علیہ و علی آلہ افضل الصلوٰت و اکمل التسلیم۔

کے بلال الدین احمد امجدی  
ماہ ذوالحجہ ۱۴۱۳ھ



**مسئلہ** از احمد علی اشرفی۔ مدن پورہ بمبئی ۱۸

سنا گیا ہے بلکہ ایک کتاب میں لکھا ہوا بھی دیکھا گیا ہے کہ دارالعلوم قمیض الرسول کے بانی شاہ یار علی صاحب نے اپنی مسجد کی تعمیر میں کسی فاسق و فاجر کو کام نہیں کرنے دیا۔ اس کے سارے کارکن اور مزدور نماز یا جماعت تکبیر اولیٰ کے پابند تھے۔ پھر حاجی محمد خوسف سیٹھ نانپا روٹی نے اسی اہتمام کے ساتھ آپ کا روضہ بھی بنوایا۔ تو کیا شرع کی رو سے مسجد اور مزارگوں کا روضہ بنانے والوں کا غیر فاسق اور نماز یا جماعت تکبیر اولیٰ کا پابند ہونا ضروری ہے؟ یہیذا تو جبراً!

**الجواب** آستانہ فیض الرسول کے ذمہ داران بلکہ خود حضرت شاہ محمد یار علی صاحب قہار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی یہ سنا گیا ہے کہ مسجد فیض الرسول کی تعمیر میں کسی فاسق و فاجر کو کام نہیں کرنے دیا گیا۔ اس کے کارکن اور مزدور غیر وہ سب نہ تھے تعمیر میں نماز یا جماعت تکبیر اولیٰ کے پابند تھے۔ لیکن سیٹھ محمد سیٹھ نانپا روٹی دین کو سوال میں حاجی لکھا گیا حالانکہ ابھی وہ اس نعمت سے شرف نہ چھوئے ان کے متعلق یہ کہنا صحیح نہیں کہ انھوں نے حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمہ کا روضہ بھی اسی اہتمام سے بنوایا اس لئے کہ اس کی تعمیر میں فاسق و فاجر بلکہ کافروں نے بھی کام کیا ہے۔ رہا آپ کے سوال کا جواب تو عند الشرائع مسجد اور مزارگوں کا روضہ بنانے والوں کا غیر فاسق اور نماز یا جماعت تکبیر اولیٰ کا پابند ہونا بہتر ہے ضروری نہیں۔ لهذا معاندی دھو تھائی اعلیٰ علیہ الصواب۔

جلال الدین احمد الامجدی  
رمضان المبارک ۱۳۱۳ھ

**مسئلہ** از عبداللہ کرنیل گنج کانپور

آج کل لوگ زندگی کے ہر شعبے میں ترقی کر رہے ہیں۔ تو بہت سے لوگ اپنے نسب میں بھی ترقی کرنے لگے ہیں۔ بعض لوگ جو حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اولاد سے نہیں ہیں مگر اپنے آپ کو صدیقی، فاروقی، عثمانی اور علوی کہنے لگے ہیں۔ اور بہت سے لوگ جو سید نہیں ہیں وہ اپنے آپ کو سید لکھنا چاہ کر دیتے ہیں اور کچھ لوگ اپنے پیر اور استاد کو جو سید نہیں ہیں عزت بڑھانے کے لئے ان کو سید بنانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں تو ان کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

**الجواب** نسب بدلنا جو لوگ کر غلط تھے اربعہ کی اولاد سے نہ ہوں ان کہنے

آپ کو صدیقی، فاروقی، عثمانی اور طلوی لکھنا۔ اور جو لوگ کہ سید نہ ہوں ان کا اپنے آپ کو سید کہنا و لکھنا سخت ناجائز اور خدا کے تعالیٰ و ملائکہ وغیرہ کی لعنت کا سبب ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا برکاتی فاضل برہنہ طوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں فرمایا ہے من ادعی الی غیرہ لعمۃ اللہ دالملائکہ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیۃ صرفاً ولا عدلاً ہذا مختصر یعنی جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنے آپ کو نسبت کرے اس پر خدا اور سب فرشتوں اور آدمیوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا نہ فرض قبول کرے نہ نفل۔ بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی وغیرہم نے یہ حدیث مولانا کریم اللہ وچہرے سے روایت کی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۵ صفحہ ۳۶۷) اور جو لوگ کہ اپنے پیرو اسناد کو سید بنانے کی کوشش کر رہے ہیں وہ بھی اس وعید کے مستحق ہیں اس لئے کہ جب اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنی نسبت کرنے والے پیرو عید ہے تو جو شخص کسی کو اس کے باپ کے سوا دوسرے کی طرف منسوب کرے وہ بد بخت اور اولیٰ اس وعید کا مستحق ہے۔ ہذا ما عندی وهو تعالیٰ اعلم۔

محمد جلال الدین احمد امجدی رحمہ اللہ

## مسئلہ ۴۔ ازام۔ اے خان بلرام پور۔ ضلع گونڈہ

مدرسہ خورشید پور ضلع بستی کی سالانہ روزنامہ کا نام میں چند قرآنی فتاویٰ شائع ہوئے جو میں سوال و جواب بعینہ درج ذیل ہیں۔

سوال۔ قرآن مجید کے محاورہ اور بولی میں کفری عقیدہ رکھنے والے لوگ ظالم ہیں یا تہیں؟  
جواب۔ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ (میسر اللہ) دوسرا کفر (یعنی کفری عقیدہ رکھنے والے لوگ خود ہی ظالم ہیں۔

سوال۔ کفری عقائد رکھنے والے جو مشرک ظالم ہیں کیا مسلمان ان سے میل جول، دوستی اور محبت کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب۔ وَلَا تَرْکِبُوا آتِیَ الذِّنِّینَ عَلٰی مَا ذُکِّرْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (یعنی کفری عقیدہ رکھنے والے مظالموں کا سامنا نہ جھک دو ورنہ تمہیں جہنم کی آگ جھون ڈالے گی) پارہ بارہواں سوال دیکھو



منکر میں اور رہے مرتدین و منافقین مثلاً قادیانی، انچری، رافضی، واپلی دیوبندی وغیرہ تو یہ لوگ یہود و نصاریٰ  
کھٹے کھٹے سے بہت زیادہ بدتر ہیں اس لئے کہ کھٹے کافروں سے صرف سوالات یعنی محبت و دوستی کا بہت کوڑا  
ہے دنیوی معاملات منسوخ نہیں یعنی ان سے خرید و فروخت، ان کے یہاں نوکری کرنا، ان کو اپنے یہاں نوکر  
رکھنا جائز ہے لیکن مرتدین و منافقین سے دنیوی معاملات بھی منسوخ ہے۔

تو جب قرآن مکرم نے صاف صاف فتویٰ دے دیا کہ یہود و نصاریٰ سے قلبی محبت رکھنا کفر ہے تو قرآن ہی  
کا یہ لفظ انھیں یہ بھی فتویٰ ہے کہ مرتدین و منافقین جو یہود و نصاریٰ سے بدرجہا بدتر ہیں ان سے  
دل محبت کرنا شدید کفر و اصرار ہے اب قرآن کے اس اجمالی فتویٰ کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

(۱) جو کسی مسلمان قادیانیوں سے محبت کرے وہ سنی نہیں رہ گیا و منہجہ ہو کر قادیانی ہو گیا۔

(۲) جو کسی مسلمان رافضیوں سے محبت کرے وہ سنی نہیں رہ گیا و منہجہ ہو کر رافضی ہو گیا۔

(۳) جو کسی مسلمان نیچرلوں سے محبت کرے وہ سنی نہیں رہ گیا و منہجہ ہو کر نیچری ہو گیا۔

(۴) جو کسی مسلمان دھڑلوں سے محبت کرے وہ سنی نہیں رہ گیا و منہجہ ہو کر زندہ بقی ہو گیا۔

(۵) جو کسی مسلمان محفل میلاد شریف قائم کرے یا زودفا تحفہ کرے، سرکار خواجہ غریب نواز، سرکار محبوب

الہی نظام الدین اولیاء، سرکار محمد امین شریف جہانگیر سمٹائی، سرکار سالار مسعود غازی، سرکار محمد جامی

سرکار حاجی ملنگ، سرکار شرف الدین بکلی، سرکار محمد بہادر، سرکار محمد مینا، سرکار بدیع الدین شاہ مدار، سرکار

حاجی شاہ وادیش علی وغیرہ اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بارگاہوں میں حاضری کی خاطر اجیر شریف

دلی، کچھوچھو مقدمہ منسلح فیض آباد، بہار شریف، ماہ شریف شہر بمبئی، بمبھین پاڑی کلیان (بمبئی)، بہار شریف

منسلح تالندہ (پٹنہ)، لکھنؤ، مکن پور شریف، منسلح کاپور، دیوہ منسلح بارہ بٹی جاتے مگر بایں ہمد دیوبندیوں و دیوبندوں

سے محبت کرے میل جول رکھے تو وہ سنی نہیں رہ گیا و منہجہ ہو کر واپلی دیوبندی ہو گیا جیسا کہ وہ ملوہ جو

پاک اور ستر اچھو، خوب لذت دار ہو، اونچے دام کا ہو، مفرح قلب و دماغ ہو، خوشبودار ہو لیکن بایں ہمہ

گو برے دوستی کرے گو برے مل جائے تو وہ ملوہ نہیں رہ گیا۔ گو بر ہو گیا۔

ہو سکتا ہے کہ اس مقام پر کوئی تجربہ زبان یہ کہہ کر سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دے کہ قرآن شریف

میں تو صرف یہ بیان ہے کہ جو مسلمان یہودیوں و نصرانیوں سے محبت کرے وہ و منہجہ ہو کر یہودی اور

نصرانی ہو جائے گا لیکن قرآن عظیم میں یہ کہاں ہے کہ کسی مسلمان اگر واپلی دیوبندی سے محبت کرے تو

مصرف محبت کی وجہ سے یتیم ہو کر دہائی دلیہ ہندی ہو جائے گا۔

حضراتِ ناظرین! مذکورہ بالا اعتراض کا جواب آسانی سے سمجھنے کے لیے ہم بطور تمہید قرآن مجید کی ایک آیت کریمہ پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اِنَّا بَيْنَعْتَ عَيْنَاكَ الْكِتَابَ كَذِّمًا اَوْ عَلٰمًا فَلَا تَعْلَلْ لَكُمْنَا اَنْفٍ وَلَا نَفْسًا فَهَؤُلَاءِ لَكُمَا اَوْشَارُ (۳۴) یعنی اے صاحبِ کتب! اگر تمہارے سامنے ماں باپ میں کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے جو کہنا اور نہ بولنا مجھڑوں اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔

اب اگر کوئی یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کو ملنے پھٹنے لگائی دینے سے تو منع نہیں کیا صرف یہ کہ  
 کہنے اور جھگڑنے سے روکا ہے لہذا ماں باپ کو لگائی دینا اور انھیں مار پیٹنا منوع نہیں تو اسے یہ جواب دیا  
 جائے گا کہ آیت کریمہ کا مقصد یہ ہے کہ ماں باپ سے یہوں کہنا یا انھیں ڈانٹنا کرنا یا مارا جود کہ میں نہ  
 تو چرخیوں ماں باپ کو مارنے اور لگائی دینے سے انھیں زیادہ رنج اور دکھ پہونچے گا اس لئے انھیں مارنا اور  
 لگائی دینا شدید منوع ہے۔ حاصل یہ ہے کہ جب ماں باپ کو بھڑکانا جو کار بد ہے قرآن کے نزدیک حرام ہے  
 تو ماں باپ کو لگائی دینا یا مارنا پیٹنا جو کار بد تر ہے وہ قرآن کے نزدیک بدہجہ اور گناہ حرام ہے اگر تہ آیت کریمہ  
 میں اس کار بد پر تاکید نہیں۔ اب مذکور بالا اعتراض کا جواب ملاحظہ ہو۔ یہود و نصاریٰ کا قرآن کا فراموشی اور  
 ان سے بدتر مشرکین ہیں اور ان سے بدتر کلمہ گو منافقین و مرتدین ہیں اور ان میں سب سے بدتر ان کا گروہ  
 علیہ التحیر والقتل کے گستاخ اور باغی و دغا دہ ہیں تو جب قرآن حکیم نے بعبارۃ النص فتویٰ دیا کہ یہود  
 نصاریٰ سے طلبی محبت و وودا کو فراتر دلو ہے تو ای قرآن مجید کا بدلہ انھیں یہ فتویٰ بھی ہے کہ وہ باغی و دغا  
 دہ دلی ممت اور ظالمی موافقت شدید کفر و ارتداد سے ویکڑا الخیبتہ المشایبۃ

سوال ۹۔ اللہ تعالیٰ جو رب العالمین اور ارحم الراحمین ہے دو کافروں کا دوست ہے یا دشمن؟ یا نہ دوست نہ دشمن؟

جواب۔ عَزَّوَجَلَّ یٰلَکَیْجُوعِیْنَ ۛ دُیَّہِ اَوَّلِ رَکْعَہِ ۛ یعنی یہ ایک اَللّٰہ کا ہرگز نہ سمجھتا ہے کہ وہ ربّ اَللّٰہ تعالیٰ کا فروں کا دشمن ہے تو دشمنانِ خدا سے قلیٰ ممت رکنا ضرور کفر ہے۔ استغفریالفاظہ

ورایات طلب امر یہ ہے کہ آیت کریمہ میں یوں جو منکر فائدہ منہج کی روشنی میں کیا مذکورہ

بالا متولی صحیح ہے کہ جو کسی قادیانی ورافضی یا وہابی و یونہی سے محبت کرے گا وہ مٹی نہیں رہ جائے گا بلکہ وہ منہم ہو کر قادیانی ورافضی یا وہابی و یونہی ہو جائے گا۔ نزدیک کتاب ہے کہ فتویٰ مذکور غلط ہے اس سے ۲۰ کا کافروں اور مردوں سے دوستی کرنا کفر و اعداؤ نہیں بلکہ ناجائز و حرام ہے۔ اور بکر کتاب ہے کہ فتویٰ مذکور صحیح ہے۔ لہذا آپ کی طرف رجوع کیا جاتا ہے کہ ان میں کس کا قول صحیح ہے؟ واضح فرما کر عند اللہ ماحرر ہوں۔

**الجواب** جس سال رد و اد میں یہ فتویٰ چھپا تھا اسی سال ہرام پر ہر ایک شخص اسے پر مشرک شکل میں شائع کرنا پاتا تھا مگر جب ملکہ سر عوثیہ بڑھیا کے ذمہ داران پر ظاہر کیا گیا کہ فتویٰ مذکور غلط ہے تو انھوں نے اس کی اشاعت روک دی لیکن کئی سال لگنے کے باوجود آج تک اس کے غلط ہونے کا اعلان نہیں کیا گیا اور نہ اس سے رجوع کیا گیا یہاں تک کہ آپ کو اس کے متعلق استفسار کرنا پڑا۔ تو واضح ہو کہ نزدیک کا قول صحیح ہے۔ بیشک کافروں اور مردوں سے دوستی کرنا کفر و اعداؤ نہیں بلکہ ناجائز و حرام ہے۔ اعلیٰ حضرت امام ابنت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان اسکا حکم ص ۱۹۶ میں تحریر فرماتے ہیں کہ موالات مطلقاً جملہ کفار سے حرام ہے۔ اور فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۱۲ پر لیں تحریر فرماتے ہیں کہ موالات ہر کافر سے مطلقاً حرام ہے اور فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص ۳۳ میں تحریر فرماتے ہیں کہ فہم نہ ہم اس کے نسب ہو کفار کے دینی شمار میں بالحدہ ما فانا اس کے پسند کے طور پر کہلاتے۔ لہذا آیت کریمہ ومن يتولهم فانه منهم کا یہ مطلب سمجھنا غلط ہے کہ جو کسی کافر سے دوستی کرے گا وہ کافر و مرتد ہو جائے گا۔ حضرت علامہ املاسی رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں، قال املاسی رحمۃ اللہ علیہ سال ختمہ میں کہ انہم جملہ کفار و منافقین و مشرکین و غیرہ۔ یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ سے محبت کرنے والا گویا کہ ان کے مثل ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دین اسلام کے مخالف سے اجتناب کے وجہ سے میں تخیل و تشدید ہے۔ اور اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا قبول ہے اور جو اس شہر کا پانی پیئے وہ میرا ہے۔ (پ ۷ ع ۴) تفسیر کبیر جلد سوم ص ۲۲۵

اور حضرت علامہ سلیمان جمل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں هذا علی سبیل المبالغة في التحريم یعنی یہ نہ جرح میں مبالغہ کے قبیل سے ہے (تفسیر جمل جلد اول ص ۱۲۵) اور حضرت علامہ

نفسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں من جعلتہم وحکم حکمہم وھذا اقلیلۃ  
 من اللہ وتشدید فی وجوب مجانبۃ المخالف فی الدین۔ یعنی یہود و نصاریٰ کی سے محبت کرنے والا  
 انھیں کے گروہ سے ہوگا۔ اور اس کا حکم وہی ہوگا جو ان کا حکم ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے دین اسلام  
 کے مخالف سے دور رہنے کے وجہ میں تغلیظ و تشدید ہے (تفسیر مدارک جلد اول ص ۲۸۸) اور حضرت علامہ  
 ابوالسعود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں فیہ زجر و تشدید للذین عن اظہار صریح الموالاة  
 وان لم یکن موالاة فی الحقیقة۔ یعنی اس آیت مبارکہ میں مسلمانوں کو زجر و تشدید ہے کافروں سے  
 موالات کی صورت پیدا کرنے سے۔ اگرچہ حقیقت میں موالات نہ ہو (تفسیر ابوالسعود مع تفسیر کبیر جلد  
 چہارم ص ۱۰۸) اور حضرت علامہ علامہ الدین غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں ھذا اقلیلۃ من اللہ  
 تعالیٰ وتشدید عظیم فی مجانبۃ الیہود والنصارى وکل من خالف دین الاسلام یعنی  
 یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تعلیم اور شدت عظیم ہے یہود و نصاریٰ کی اور ہر اس شخص سے دور رہنے کے  
 متعلق جو دین اسلام کی مخالفت کرے (تفسیر غازی جلد دوم ص ۶۳)

مستبر تفسیر ول سے واضح ہو گیا کہ آیت مذکورہ کا یہ معنی ہرگز نہیں کہ جو مسلمان کافروں سے محبت کریگا  
 وہ درحقیقت انھیں میں سے ہو کہ کافر ہو جائے گا بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ گویا کمان کے مثل ہے اور یہ  
 زمرہ تہدید میں بالقدس ہے اور سخت تاکید ہے کہ دین اسلام کے ہر مخالف سے مسلمانوں کو دور رہنا واجب  
 ہے۔ جیسا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ صاحب مروا دی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی اسی  
 کی تفسیر میں مدارک و غازی کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں کہ اس میں بہت شدت و تاکید ہے کہ مسلمانوں  
 پر یہ واجب ہے کہ وہ ہر مخالف دین اسلام سے علیحدگی اللہ جہاد نہا واجب ہے۔ اولیٰ اللہ کو موالاة اللہ  
 آیت ۲۸ لا یخلف المؤمنون الکفارین اولیاء کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ کفار سے دوستی و محبت ممنوع  
 و حرم ہے انھیں لازم و لازم ان سے موالاة کرنا جائز نہیں۔ اور یہ سورہ نساء آیت ۹۰ فلا تتخذوا  
 منھما اولیاء کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس آیت میں کفار کے ساتھ موالاة ممنوع کی گئی۔ اور اسی  
 سورہ مبارکہ کی آیت ۲۹ الذین یتخذون الکفارین اولیاء کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ کفار کے ساتھ  
 دوستی ممنوع ہے اور اسی سورہ مبارکہ کی آیت ۳۱ یا ایھا الذین آمنوا لا تتخذوا الکفارین اولیاء کی  
 تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس آیت میں مسلمانوں کو بتایا گیا کہ کفار کو دوست نہ بنانا یقین کی غصلت

ہے۔ تم اس سے بچو۔ اور پھر سورہ مائدہ آیت ۱۷۸ یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا اليهود والنصری  
اولیاء کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس آیت میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی و موالات یعنی ان کی مدد کرنا،  
ان سے مدد پانہنا اور ان کے ساتھ محبت کے روابط رکھنا ممنوع فرمایا گیا۔ اور پھر سورہ توبہ آیت ۲۴  
ومن يتولهم منكم فاولئك هم المظلمون کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ کفار سے موالات  
بائز نہیں چاہیے ان سے کوئی بھی رشتہ ہو۔ تفسیر تہذیب العرفان کے ان حوالوں سے بھی واضح ہو گیا کہ  
کافر و مرتد سے دوستی کرنا ممنوع، ناجائز اور حرام ہے کفر و ارتداد نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ در رسولہ الاعلیٰ  
اعلم جل جلالہ و علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جلال الدین احمد امجدی  
۱۴۱۳ھ القعدہ

مسئلہ ۱۔ از عمد شکر علی عدالتی۔ مذکورہ سببی عہد

وہ مدارس عربیہ جو آباد پورٹ سے ملتی ہیں وہ مدرسین و طلبہ کی تعداد اور ان کی  
حاضریاں یکو داخلہ و فارغی کے کاغذات بھی عموماً فرضی بنا کر گورنمنٹ سے روپیہ حاصل کرتے ہیں تو  
ان کا یہ فعل کیسا ہے؟ ان مدارس میں تدریس کی ملازمت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ کہا جاتا ہے کہ ٹوٹا  
پدر الدین احمد رضوی نے الحاق کی وجہ سے فیض الرسول بڑوں شریف کی ملازمت چھوڑی ہے، تو  
یہ کہاں تک صحیح ہے؟ بینوا توجروا

الجواب۔ مدرسین و طلبہ کی تعداد ان کی حاضریاں اور داخلہ وغیرہ کے متعلق جو  
کاغذات بنا کر یہاں کی گورنمنٹ سے بھی رقم حاصل کرنا جائز نہیں کہ یہ غدر ہے اور غدر بد عہدی  
مطلقاً سب سے حرام ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا برکاتی فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان  
فتاویٰ رضویہ جلد ہفتم صفحہ ۱۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ غدر اور بد عہدی مطلقاً ہر قسم کی حرام ہے  
بہرہ و فحش القدر وغیرہا میں ہے۔ ان مباحات میں معصوم فیاضی طریق اخذ المسلم اخذ  
ملا علیہا امام احمد بن حنبلہ مگر اس فعل حرام کے ذمہ داران مدارس کے کراک  
دارالکین ہیں نہ کلاہ و مدرسین۔ لہذا ایسے مدارس میں تدریس کی ملازمت کرنا جائز ہے بشرطیکہ کراک  
دارالکین کے غلط کاموں سے راضی نہ ہو اور دیکھ کر قادر ہو تو روکے ورنہ دل سے برا جانے۔



حدیث شریف میں ہے کہ سرکارِ قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اذ اعلمت الخبیثۃ فی الامر من شہدھا فکفرھما کاذن کمن عتاب عنہما یعنی جب کسی جگہ کوئی گناہ کیا جائے تو جو شخص وہاں حاضر ہو مگر اسے برا سمجھتا ہو تو وہ اس آدمی کے مثل ہے جو وہاں موجود نہیں۔  
(مشکوٰۃ شریف ص ۳۳)

یعنی مولانا بدر الدین احمد قدس سرہ کی بات کہ انھوں نے الحاق کی وجہ سے فیض الرسول براؤں شریف کی ملازمت چھوڑی تو یہ ان کے چند بھوٹے مریدین کا الحاقی مدارس کے علماء کی تحقیر اور اپنے پیر کی تعظیم کے لئے چھوٹا پروگنڈہ ہے جو بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ اس لئے کہ ان کے براؤں شریف چھوٹے کی وجہ سے جو دارالعلوم فیض الرسول کے داخلی و اندرونی حالات جاننے والوں سے پوشیدہ نہیں اگر وہ الحاق کے سبب فیض الرسول سے مستغنی ہو سکتے تو وہ اس کی مہربانی سے بدرجہ اولیٰ استغفار دے کر الگ ہو جاتے۔ اس لئے کہ الحاق کے متعلق ساری مکاریوں و غریب کاریوں کے ذمہ دار الحاقی مدارس کے اراکین و ممبران ہی ہوتے ہیں۔ لہذا تا وقتیکہ وہ مستغنی ہو کر الگ نہ ہو جائیں ان مدارس کی غلط کاریوں سے وہ بڑی نہیں ہو سکتے۔ البتہ مدرسین و ملازمین اس صورت میں گنہگار ہونگے جب کہ ان مکاریوں سے واقعی بول یا ان میں شریک ہوں یہی وجہ ہے کہ بہت فائدہ کا مہربان حرام و ناجائز ہے اور بعض صورتوں میں کفر بھی ہے لیکن اس کے ہمارے کاموں کی طاہر مت و مزہوری جائز ہے جیسا کہ اعظم حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں رقی الخانیۃ لو اجر نفسه بعمل فی الكنيسة و یعموھا کاباس بہ لانه لا معصیۃ فی عین العمل۔ اور صحابہ میں ہے۔ من اجمویت الیتخذ فیہ بیت ناس او کنیسۃ او بیعة او مباح فیہ الخصر السواد فلا یاس بہ۔ و هذا عندی حنیفۃ و حمة اللہ تعالیٰ۔ (کنز الدقائق ص ۱۸۷)۔  
خلاصہ یہ ہے کہ الحاقی مدارس کی غلط کاریوں کے ذمہ دار اس کے ممبران و اراکین ہیں نہ کہ مدرسین و ملازمین لہذا مولانا بدر الدین احمد رضوی اگر الحاق کے سبب فیض الرسول براؤں شریف کی مدرسی سے مستغنی ہو سکتے تو اس کی مہربانی سے وہ ضرور استغفار دے کر الگ ہو جاتے مالا نہ کہ وہ اپنی زندگی کے آخری لمحہ تک الحاقی مدارس میں رہ کر براؤں شریف کے مہربان نہ رہے۔ لہذا حوالہ الحق الیہین و لعنة اللہ علی الکاذبین۔ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی النبی و آلہ و اصحابہ اجمعین۔  
جلال الرحمن احمد امجدی

# کتاب الفرائض

## وراثت کا بیان

مسئلہ : اگر عظیم غلام محمد شیرطی یا تاراہ مشہر غازی پور ریو - پی

زید کا انتقال ہوا جس کی دو بیویاں ہیں مگر ان سے کوئی اولاد نہیں۔ متوفی زید کے ذمہ دونوں بیویوں کا مہر و دین واجب الاوائہ ہے۔ زید کا اور کوئی وارث نہیں البتہ اس کے علاتی سوتیلے بھائیوں کی اولاد میں۔ زید نے کوئی وصیت نامہ نہیں لکھا ہے جس کا مفسون معنی ہے۔ سب ہر وقت طلب یہ امور ہیں کہ زید کی وصیت پوری کی جائے گی یا نہیں پہلو اس کے ترک سے اس کی دونوں بیویوں اور سوتیلے بھائیوں کی اولاد کو کتنا کتنا ملے گا۔ حوالہ کے ساتھ تحریر فرما کر خدا شاہجور ہو۔

**الجواب**۔ میت کے ترکہ سے پانچ حقوق ترتیب وار متعلق ہوتے ہیں۔ اول اس کے مال سے تجیز و تکفین کی جائے گی پھر باقی جمیع مال سے اس کے دونوں اولاد کے جائیں گے پھر باقی مال کے ثلث سے میت کی پوری کی جائے گی اس کے بعد بچے ہوئے مال کو میت کے ورثہ میں تقسیم کیا جائے گا۔ قنوی مالگیری میں ہے۔ التركة متعلق بھا حقوقي اربعة جهاز المیت و دفنه والدين والوصية والميراث فبعد اولها ببها ان ذکا وکفنه ثمة بالدين ثمة تقنن وصايا لا من ثلث ما یبقی بعد الکفن والدين الا

ان یجاز الوفاة اکثر من الثلث ثمة یقسم الباقي بین الورثة اهـ ملخصاً۔ لہذا صورت مستفوی میں اگر متوفی کے ذمہ بیویوں کا مہر باقی ہے تو تجیز و تکفین کے بعد سب سے پہلے اس کے ترکہ سے مہر اولاد کے جائیں گے۔

قنوی مالگیری میں ہے۔ امر آکا اذعت متنی نہ وجھا بعد موتہ ان لھا علیہ الف درهم من مهرھا والقول قولھا انی اتمام مهر مثلھا عند انی حنیفة رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کذا فی محیط السرخسی اھو اگر متوفی نے وصیت کی ہے اور وصیت کے جزا کی شرطیں پائی جاتی ہیں یعنی وصیت پوری کرنے میں کوئی شرعی مانع نہیں ہے تو تجیز کی اولاد ملے گی بعد بقدر جزا اس کی وصیت پوری کی جائے گی۔ پھر مذکورہ ورثہ کی صورت میں متوفی کے باقی مال کے آٹھ حصے کئے جائیں گے جس میں سے ایک ایک حصہ اس کی دونوں بیویوں کو ملے گا اور باقی چھ حصے سوتیلے بھائی کی اولاد کو ملیں گے۔ بشرطیکہ سوتیلے بھائی سے علاتی یعنی باپ شریکی بھائی مراد ہوں۔ قنوی اللہ تعالیٰ ولھن الریح معا ترکہ

ان لوہی کن لکھو ولد دیا را چھارم آیت میراث اور درخت میں ہے۔ فی فرض للزوجۃ فصاعداً  
الغنم مع ولدا وولد ابن والربیع لہا عند عد مہارہ۔ وهو قاتی وسیمانہ اعنہ بالعصوب۔

ک جلال الدین احمد الامجدی  
سرشال الحکم سید

**مسئلہ** :- اگر اسرافیل احمد قاتل اشرفی حضرت پٹن بھائی پانڈے اعظم - گورکھپور  
اگر یا باپ اپنے کسی بیٹا یا بیٹی کے بارے میں کہہ دیں کہ میں نے قاتل کو دیا میری جائیداد سے اس کو حصہ نہ دیا جا  
وہ اسے اپنی میراث سے محروم کر دیا تو اس صورت میں وہ لاکھ کا یا لاکھ کی اپنے ماں باپ کی وراثت سے محروم ہو جائیں  
گے یا نہیں ؟

**الجواب** :- تو میراث وراثہ بحکم شریعت ہے مورث اپنے کسی وارث کی وراثت کو باطل  
نہیں کر سکتا یہاں تک کہ وارث بھی اپنے حق ارث سے دستبردار نہیں ہو سکتا۔ لہذا ماں باپ اپنے کسی بیٹا یا بیٹی کو وراثت  
سے محروم نہیں کر سکتے۔ ان کا یہ کہنا کہ میں نے قاتل کو اپنی وراثت سے محروم کر دیا الغرض ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں  
بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوں تحریر فرماتے ہیں۔ رہا باپ کا لاکھ واپس میراث سے محروم کرنا وہ اگر یوں ہو کر زبان سے لاکھ  
بار کہے کہ میں نے اسے محروم الارث کر دیا یا میرے مال میں اس کا کچھ حق نہیں یا میرے ترکہ سے اسے کچھ حصہ نہ دیا جائے یا  
قیان جہاں کا وہ قطع ہے اصل کہ میں اسے قاتل کیا یا اٹھیں مقامین کی لاکھ تحریریں لکھے رجسٹر میں کرانے یا اپنا کل  
مال اپنے قاتل وارث یا کسی غیر کو ملنے کی وصیت کر جائے ایسی ہزار تہہ بہ ہزاروں کہہ کر اگر نہیں نہ ہرگز وہ اس وجہ سے  
محروم الارث ہو سکے کہ میراث حق مفرد فرمودہ رب العزت جل و علا ہے جو خود لینے والے کے اسقاط سے ساقط نہیں ہو  
سکتا بلکہ جبراً دلایا جائے گا اگرچہ وہ لاکھ کہتا رہے کہ مجھے اپنی وراثت منظور نہیں میں حصہ کا مالک نہیں ہوتا میں نے اپنا  
حق ساقط کیا۔ پھر دوسرا کوئی ساقط کر سکتا ہے۔ قل اللہ تعالیٰ یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ  
الانثیٰ۔ ایشاہ میں ہے۔ وقاتل الواث ترک حقی لہ یبطل حقہ غرض بالقصد محروم کرنے کی کوئی دلیل  
نہیں۔ ہاں اگر حالت موت میں اپنا مال اپنی ملک سے زائل کرے تو وارث کچھ نہ پائے گا کہ جب ترکہ ہی نہیں تو میراث  
کا یہ میں جزی ہو مگر اس قصد تا پاک سے جو فعل کرے گا فہ انہر گتہ گار و اخوذ رہے گا حدیث میں ہے قصور پر دور  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من غرم من میراث وامرئہ قطع اللہ میراثہ من الجنۃ یوم القیامۃ۔  
جو اپنے وارث کو اپنا ترکہ پہنچنے سے بھاگے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی میراث جنت سے قطع کر دے دے اے ابس ماجہ

عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه (فتاوى رضوية جلد هفتم ۳۲۵) وهو سبحانه وتعالى اعلم۔

جلال الدین احمد الامجدی  
کتبہ

**مسئلہ :-** از مولوی شہید احمد انصاری موضع لکھا ہے ڈاکخانہ مرزا پور (پراامپور) ضلع ممبئی کوئٹہ  
زید نے مرض الموت سے قبل مکان وغیرہ کا بیس نامہ اپنے حقیقی چھوٹے بھائی کے نام لکھ کر اور مکان اس بھائی کو  
سونپ کر رکھ دیا واپس آئے پر مرض الموت میں دوسرے وارثوں سے وصیت فرمائی کہ میں نے سفر حج سے قبل ہی  
مکان مذکور شخص مذکور کو ہبہ کر دیا ہے تم لوگ بھی اسے قبول کر لو اور کسی قسم کا اس میں حقدار نہ ہوتا۔ دوسرے بھائی نے بھی  
زبانی قبول کر لیا اور تحریر میں قبولیت کا لکھ دیا۔ چھوٹے بھائی کو مکان پر قبضہ کئے ہوئے پانچ سال ہو چکا۔ صورت  
مذکورہ میں یہ ہبہ درست ہے یا نہیں؟ اور چھوٹے بھائی کے علاوہ اور وارثوں کو بعد وفات زید مکان میں حقدار  
بتنا جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب :-** صورت مسئلہ میں اگر ہبہ کے سارے شرائط پائے گئے تو ہبہ صحیح ہو گیا۔ زید کی  
وفات کے بعد چھوٹے بھائی کے علاوہ دیگر ورثہ کا اشتباہ موجود نہیں ہے۔ بھرا ذاتی جلد ہفتم ۲۸۸ میں ہے  
ان وصب مالہ کلہ لواحد جائز۔ وهو تسانی اعلم بالصواب۔

جلال الدین احمد الامجدی  
کتبہ  
۱۸ صفر الغفر ۱۳۰۳ھ

**مسئلہ :-** از محمد صلیف کوٹلیٹ - بمبئی ہندسی - ضلع قناتہ  
زید کا انتقال ہو گیا اس نے اپنے بعد صورت وراثتوں اور زمین لڑکیوں کو چھوڑا تو زید کا ترکہ ہر ایک کو کتنا ملے گا؟  
**الجواب :-** بعد تقدیم یا تقدیم زید کے ترکہ کے کل سات حصے کئے جائیں گے جن میں سے  
دو دو حصے لڑکوں کو ملیں گے اور ایک ایک حصہ لڑکیوں کو ملے گا۔ کما قال اللہ تعالیٰ للذکر مثل حظ الانثیین۔  
وهو تسانی اعلم۔

جلال الدین احمد الامجدی  
کتبہ

**مسئلہ :-** مولانا سید رضا علی رضوی وکیل باورہ رضوی منزل - امیر شریف -  
الغ مولوی پانچ بھائی اور چھ بہنیں ہیں یعنی کل گیارہ بھائی نہیں ہیں۔ باپ کا انتقال ہو گیا جس نے بڑی جائیداد

چھوٹی۔ جائدا پر الف مولوی قابض ہے یا پ کے انتقال کے بعد الف مولوی کی بہن ح کا انتقال ہو گیا جس کے شوہر اور بچے موجود ہیں۔ الف مولوی کا کہنا ہے کہ ہماری بہن ح کا انتقال ہو گیا اس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ تو اس کے لیے شرعاً کیا لکھے؟ اور الف مولوی کے پاس باپ کی ساری امانتیں موجود ہیں مگر وہ علفیہ بیان دیتے ہیں کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے تو ان پر کتنا جرم مائد ہوتا ہے؟

**الجواب۔** اگر واقعی الف مولوی کل پانچ بھائی اور چھ بہنیں ہیں اور باپ کے انتقال کے وقت یہ سب با حیات تھے اور ان کے علاوہ کوئی دوسرا وارث نہ تھا تو باپ کی جائدا کا کل شل حصہ کیا جائے گا۔ جس میں سے دو دو حصے نوکروں کو ملیں گے اور ایک ایک حصہ نوکروں کو۔ قال اللہ تعالیٰ لکذکر مثل حظ الانثیین اور اگر واقعی باپ کے انتقال کے بعد کوئی لڑکی فوت ہو گئی تو اس کا حصہ اس کے وارثین کو ملے گا الف مولوی پر لازم ہے کہ اپنے بہن ح کا حصہ اس کے وارثین کے سپرد کر دیں اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو حقوق العباد میں گرفتار اور حق مذاہب ہوں گے اگر واقعی باپ کی کوئی امانت الف مولوی کے پاس نہیں ہے جیسا کہ وہ یا علفیہ بیان کرتے ہیں تو ان پر کوئی جرم مائد نہیں ہوتا۔ اور اگر ان کے پاس ہے لیکن دوسرے بھائیوں اور بہنوں کے حقوق منصب کرنے کے لیے وہ جوئی قسم کھاتے ہیں تو توبہ لازم ہے اور باپ کی امانت میں بھائیوں اور بہنوں کا حصہ واجب ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ان اللہ یا مسرکہ ان تواد الامنت انی اھلھا الایہ۔ ہذا اما عندی والعلو عند اللہ تعالیٰ دوسرا حل جمل جملہ دھصلے اللہ علیہ وسلم۔

ک جلال السدین احمد الامجدی

بقیہ

**مسئلہ:** از محمد عمر ساکن سکندر پور۔ ضلع پستی۔

متوفی کی دو سگی لڑکیاں اور تین سگے بھائی ہیں۔ متوفی کی بڑی لڑکی کاؤں میں رہتی ہے اور چھوٹی لڑکی کئی میل پر ہے۔ بے نیاز و خدمت بڑی لڑکی نے کی۔ متوفی نے وصیت کی کہ بڑی لڑکی کے لڑکے کو جائدا کا نصف حصہ دیا جائے اور نصف جائدا میں دونوں لڑکیاں آدھا آدھا بانٹ لیں۔ آیا متوفی کی وصیت عند الشرع صحیح ہے؟

**الجواب۔** متوفی نے اگر بخش و خواص کی درستگی میں وصیت کی ہے تو برمدق مستغنی و انحصار و رشتہ فی الذکر و بین فراسے کے بارے میں اس کی وصیت صحیح ہے کہ فراسہ ذوی الارحام سے ہے۔ بھائیوں اور بھینوں کی موجودگی میں وارث نہیں ہوتا لیکن صرف تہائی مال اس کو دیا جائے گا کہ ورثہ کی اجازت کے بغیر اس سے زیادہ میں وصیت ہماری نہیں ہوتی پھر باقی جائدا کا تین حصہ کیا جائے گا ایک ایک حصہ دونوں لڑکیاں پانچویں کی اور ایک حصہ میں تینوں

بھائی برابر کے ستمی ہوں گے۔ جو مردنیرو میں ہے لاجون بعد ازاد علی الشنث الا ان بجایزۃ النورۃ اھ  
اور قنوی عالمگیری میں ہے۔ للہنبن فضاء الشنثان کذا فی الاختیار شرع المختار اھ۔ وهو

سجدانہ وقنای اعلم۔  
ک جنال السدین احمد الامجدی تبتہ

**مسئلہ :** از مجموعہ شارالحق متعلم مدرسہ جامع العلوم مظفر پور۔

زید کے اکوٹے بیٹے کا اس کی زندگی میں انتقال ہوا تو زید نے اپنی پوری جائیداد مرض الموت سے پہلے یتیم پوتوں  
کو دیدیا اور لکھ بھی دیا سالہنہ تھوڑی زمین لکھنے سے رہ گئی۔ پھر زید کا انتقال ہوا تو اس نے بیوی، یتیم پوتے اور بہن  
کو چھوڑا تو اس صورت میں زید کی جائیداد کے وارث کون لوگ ہیں؟ یتیم پوتے وارث ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں تو  
ان کے مال میں ناجائز تصرف کرنے والوں کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

**الجواب۔** اگر زید کی موت کے وقت اس کے کوئی رواسا، بڑی وغیرہ باجیات نہیں تھے

صرف بیوی، بہن اور یتیم پوتے تھے تو اس صورت میں اگر زید اپنی پوری جائیداد یتیم پوتوں کو دیدیا ہوتا تو بعد  
تقدیم بعد مقتدم علی الاماث اس کی کل جائیداد کے آٹھ حصے کئے جاتے جن میں سے سات حصے یتیم پوتوں کو  
ملنے اور ایک حصہ اس کے بیوی کو۔ اور بہن کو کچھ نہ ملتا۔ پارہ چہارم آیت میراث میں ہے فان کان لکم ولد فلھن

النسب۔ اور قنوی عالمگیری جلد ۱ ص ۳۲۷ میں ہے بسقط الاخوة والاخوات بالابن وابن

الابن وان سقی۔ لیکن جب زید نے اپنی زندگی میں مرض الموت سے پہلے پوری جائیداد اپنے یتیم پوتوں کو دے

دی تو اگرچہ اس طرح اس کی بیوی کا حق ختم ہو گیا جس کے سبب زید گنہگار ہوا مگر اس کے یتیم پوتے لکھی اور غیر لکھی

ہوئی ساری جائیداد کے مالک ہو گئے۔ بحر الرائق جلد ۲ صفحہ ۲۸۷ میں ہے۔ ان دھب مالہ کلہ لواحد جائز

فضاء وهو آفتک کذا فی المحیط۔ اور جو لوگ کہ یتیموں کے مال میں ناجائز تصرف کریں گے وہ سخت گنہگار

حق العید میں گرفتار اور ستمی عذاب ناربوں گے۔ قال اللہ تعالیٰ ان الذین یاکلون اموال الیتیمی ظلموا

انما یاکلون فی بطونہم نارا۔ وسیصلون سعیرا۔ یعنی جو لوگ کہ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے

پیٹ میں تری آگ بھرتے ہیں۔ غنہیب وہ (جہنم کی) بھڑکائی ہوئی آگ میں جائیں گے (دب ۱۲۷) اور بدلت ترمذی

میں ہے کہ یتیموں کا مال کھانے والے قیامت کے دن اس طرح اٹھائے جائیں گے ان کی قبروں سے کہ ان کے  
مومنہ اور ان کے کان وغیرہ سے دھواں نکلتا ہوگا تو لوگ پہچانیں گے کہ یہ یتیم کا مال کھانے والے ہیں۔

العیاذ باللہ تعالیٰ - وهو تعالیٰ وما سورۃ الاسئل اہلہ بالصواب -

کتاب جلال الدین احمد الامجدی

۱۹ رجب المرجب ۱۳۰۲ھ

**مسئلہ :-** مسئلہ مولانا محمد نصر اللہ علی صدر المدین دارالعلوم امجدیہ منڈلیہ ضلع ہر پوری -  
تو یہ انتقال کر گیا جس کی کوئی اولاد نہیں - البتہ ایک بیوی چھوڑی ہے اور اس کے خاندان و متعلقین میں سے  
کوئی نہیں ہے - سسرال میں اس کے خسر اور نہال میں اس کے ماموں زندہ ہیں - تو زید کی جائداد میں سے اس کی  
بیوی، خسر اور ماموں کو کتنا حصہ ملے گا ؟

**الجواب :-** صورت مسئلہ میں برصوق مستغنی و اختصار و رد فی المدکورین بعد تقدیم  
ما تقدم علی الارث زید کی پوری جائداد کے کل پار حصے کیے جائیں گے جن میں سے ایک حصہ اس کی بیوی کو ملے گا اور  
باقی تین حصے کا حقد اس کا ماموں ہے کہ وہ ذوالارحام میں سے ہے اور جب کہ بیوی کے علاوہ دوسرے کوئی اصحاب  
قربان میں سے نہیں ہے - مصیبات اور ماموں سے اقرب کوئی ذوی الارحام میں سے بھی نہیں ہے تو بیوی کے ایک ربع  
پائے کے بعد باقی مال میریت کے ماموں کا ہے اور ذوالاد کی جائداد میں خسر کا کوئی حصہ نہیں - پارہ چہارم آیت میراث  
سے ہے - ولھن النبیع مما ترک تھران لھن لیکن نکھ و لھن - اور فتاویٰ عالمگیری جلد ششم صفحہ ۴۳ میں  
ہے - انما یرث ذوالارحام اذا لم یکن لھن لیکن احد من اصحاب النضر انھن ممن یرث علیہ ولھن لیکن مصیبة  
واجمعا علی ان ذوی الارحام لا یحبسون بالنزوح والزوجۃ ای یرثون معها فیعطی للزوج والزوجۃ  
نصف حصہما ثم یرسم الی باقی بین ذوی الارحام کما لو اقصودوا - ہذا اما عندی والعلیم بالحق  
عند اللہ تعالیٰ وما سورۃ حمل مجید کا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم -

کتاب جلال الدین احمد الامجدی

**مسئلہ :-** از عبد القی گورکھ پور -  
ہندو قوت ہو گئی اس نے شوہر ایک مین بھائی اور ایک مینی بہن کو چھوڑا - تو ہندو کے مال میں اس کے بھائی اور  
بہن کا حصہ ہے یا نہیں ؟ اگر ہے تو تینوں آدمیوں کو اس کے مال میں سے کتنا کتنا حصہ ملے گا ؟  
**الجواب :-** صورت مسئلہ میں برصوق مستغنی و بعد تقدیم ما تقدم ہندو کے مال

۶۷ حصہ کیا جائے گا جن میں سے تین حصہ اس کے شوہر کا، دو حصہ اس کے بھائی کا اور ایک حصہ اس کی بہن کا ہے۔  
 پارہ چہارم آیت میراث میں ہے۔ و لکم نصف ما ترک انہ و ما ترکہ انہ لہم یکن لہن ولد۔ اور نواوی مالک بن  
 خالد ششم ص ۳۴ پر اخوات لاب وام کے بیان میں ہے۔ مع الاغ لاب وام لہذا کو مثل حظ الانثیین  
 کذا فی الکافی۔ و هو تعالیٰ اعلم۔

ک۔ جلال الدین احمد الامجدی

**مسئلہ:** از سید سید الحق مکان نمبری ۲۳۵ پوسٹ آفس وھروادہ رانچی نمبر ۱ (بہار)  
 ایک عورت کا فائدہ انتقال کر گیا۔ اس فائدہ سے عورت کو کوئی اولاد نہیں۔ اس عورت نے بہر دوسری شادی کرنی  
 تو فائدہ کی جائداد میں اس کا حصہ ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کتنا؟ اگر فائدہ کے ورثہ جائداد کو آپس میں تقسیم کر لیں اور اس  
 کی عورت کو نہ دیں تو ان کے لیے کیا حکم ہے؟ اور عورت اپنے دین بہر کا دعویٰ کر سکتی ہے یا نہیں؟

**الجواب۔** دوسری شادی کرنے کے بعد بھی عورت اپنے متوفی شوہر کی جائداد میں حصہ  
 پانے کی مستحق ہے۔ اگر اس کے فائدہ نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی تو اس صورت میں اس کی کل جائداد میں سے نہ حصہ  
 بیوی کا ہے۔ اور اگر لڑکی یا لڑکا کوئی اولاد چھوڑ کر مرے تو پڑ حصہ ہے۔ قال اللہ تعالیٰ و لہن العین معاتک کما  
 ان لہم یکن لکم ولد۔ فان کان لکم ولد فلہن العین دہ ۱۲ اگر فائدہ کے ورثہ اس کا پورا حصہ نہیں  
 دیں گے تو سخت گنہگار، حق العبد میں گرفتار اور مستحق عذاب ناریوں گے۔ اور اگر عورت کو اس کا بہر نہیں ملا ہے  
 اور نہ اس نے معاف کیا ہے تو وہ فائدہ کی جائداد سے اپنا بہر وصول کر سکتی ہے اور اس کے ورثہ تو یہاں تو یہاں چھوٹی  
 کر سکتی ہے۔ و هو تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ک۔ جلال الدین احمد الامجدی

۲۷۔ عسادی اوغری ۱۳۰۲ھ

**مسئلہ:** از شکیل احمد بریلی مسجد جگندہ ۲۴ پرکنہ (مغربی پنجاب)  
 زید کی اہلیہ انتقال کر گئی اور دین بہر باقی رہ گیا۔ ایسی صورت میں زید کیا کرے گا؟

**الجواب۔** زید کی اہلیہ انتقال کر گئی اور اس کا دین بہر باقی رہ گیا تو زید کے مثل اس کا  
 بہر اس کے ورثہ میں تقسیم ہو گا۔ لہذا اولاد کی صورت میں شوہر اپنا چوتھا حصہ وضع کرنے کے بعد باقی حصہ بیوی  
 کے ورثہ کو دے۔ اور اولاد نہ ہونے کی صورت میں نصف حصہ وضع کرنے کے بعد باقی بہر اس کے ورثہ کو دے۔  
 قال اللہ تعالیٰ و لکم نصف ما ترک انہ و ما ترکہ انہ لہم یکن لہن ولد، فان کان لہن ولد



نکلمہ الدرع (پہ آیت میراث) وهو سیمانہ ونعانی اعلم بالصواب۔

جلال الدین احمد الامجدی

در مصر القفس ۱۳۰۰ھ

**مسئلہ**۔ از نسیم الدین جلدی نگر۔ ڈاکٹر مے۔ ایم گویش مدد و اکٹھا نہ لانی ضلع برودان (مغربی بنگال)۔  
 مرحوم تاجدار احمد (عمر ۲۴ سال) نے وقت انتقال ذاتی جائیداد کے بطور نقد رقم ستر ہزار روپے (۷۰۰۰۰) روپے  
 ہزار روپے کی ایک زمین چھوڑ دی ہے جس کا رجسٹری نامہ مرحوم نے اپنی بیوی کے نام کیا ہے اس زمین کی خریداری کے سلسلے  
 میں مبلغ بیست ہزار روپے مرحوم تاجدار احمد نے دئے ہیں۔ جبکہ باقی پانچ ہزار روپے ان کے بھائی نسیم الدین نے ادا  
 کئے ہیں۔ لہذا صورت بالا کے مطابق مرحوم کی بیوہ کو ان کا حق ہر مبلغ نو ہزار روپے ادا کرنے کے بعد حسب ذیل ورثہ  
 میں سے مرحوم کی جائیداد کا کس کو کتنا حصہ دئے گا تفصیل وار زمین مرحوم تاجدار احمد (۲۴ سال) بیوی (عمر ۳۳ سال) لڑکا (عمر ۳۰  
 سال) دو لڑکیاں (ایک چار سال دوسری یک سال) چار بہنیں اور تین بھائی۔ نیز یہ بھی تحریر فرمائیں کہ مرحوم کے بچوں  
 بیوہ کی سرپرستی کا حق از روئے شرع کس کو حاصل ہے ؟

**الجواب**۔ مرحوم تاجدار احمد کو اس کے بھائی نسیم الدین نے اگر پانچ ہزار روپے بطور  
 قرض دئے تھے اور تاجدار احمد نے مرض الموت سے پہلے زمین کی رجسٹری بیوی کے نام کر کے اسے مالک بنا دیا تھا تو اس میں  
 دوسرے کا حصہ نہیں۔ اور اگر زمین کا مالک بیوی کو نہیں بنایا تھا بلکہ صرف اس مصلحت سے اس کے نام رجسٹری کر ا  
 دی تھی اور مالک فردی تھا تو اس صورت میں وہ زمین میں جملہ ورثہ میں تقسیم ہوگی۔ لیکن اگر نسیم الدین نے پانچ ہزار روپے  
 زمین میں حصہ دار ہونے کی حیثیت سے دئے تھے تو اس کا پانچواں حصہ نکالنے کے بعد تقسیم ہوگی۔ اور اگر بطور قرض دئے تھے  
 تو بعد ادائیگی قرض تاجدار احمد کی کل متروکہ جائیداد کو تقسیم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ کل جائیداد کے ۲۴ حصے کے ہوں  
 ان میں سے ۱۷ یعنی چھٹا حصہ مرحوم کی بیوی کو دیا جائے اور ۷ یعنی آٹھواں حصہ اس کی بیوی کو۔ پھر باقی ۷ حصے کے چار  
 حصے بنائے جائیں جن میں سے دو حصے کا مستحق اس کا لڑکا ہے اور ایک ایک حصہ کا حقدار اس کی دو لڑکیاں ہیں اور بیٹے کی  
 موجودگی میں بھائیوں اور بہنوں کا کوئی حصہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ ولا یوہ شک واحد منهما السدس معاثرک ان کان فی  
 ولدا۔ وقال اللہ تعالیٰ فان کان لکم ولد فلکم الثلث۔ وقال عز وجل للذکر مثل حظ الانثیین (پہ ۴) اور فتاویٰ عالمگیری  
 جلد ششم مطبوعہ مصر ۱۲۸۰ھ میں ہے۔

بعض الاخوات بالاعوات بالابن بالانفاق ۱۷ نلخصا۔ اور بچوں کی سرپرستی کا حق مرحوم کے بھائیوں

کو بے کڑتوں کے ولی اقرب دبی لوگ ہیں۔ وهو تعالیٰ وسبحانہ اعلم بالصواب۔

ک جلال الدین احمد الامجدی  
۱۹ ربیع الاول ۱۳۰۲ھ

**مسئلہ :-** از پدر الشار زنج بعد المیخ موضع و پورٹ دھانوی بندر رود طلع تھانہ میں ۱۹۱۹ء ہمارا شرٹ زید کے پاس تین لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ ان تینوں لڑکوں اور دو لڑکیوں میں باپ کی ملکیت سے کیا حصہ ملے گا۔ اور کس طرح تقسیم کیا جائے گا۔ زید کے لڑکے کا کہنا ہے کہ باپ کی ملکیت سے لڑکیوں کا اسلام کے اندر کوئی حصہ نہیں۔ اس نے جواب طلب امر یہ ہے کہ از روئے فقہی و شرعی مرآئ سے تشریح جواب غایت فرما کر شریعہ کا موقع دیا۔

**الجواب :-** زید اگر اپنی موت کے بعد صرف تین لڑکے اور دو لڑکیوں کو چھوٹے گا اور ان کے علاوہ بیوی وغیرہ کوئی دوسرا وارث نہ ہوگا تو بعد تقدیم یا تقدیم اس کی جائداد کے کل آٹھ حصے کئے جائیں گے جن میں سے دو حصے کے خد لڑکے ہوں گے اور ایک ایک حصہ کی ستن لڑکیاں ہوں گی جیسا کہ بارہ چارم سورۃ نسا آیت میراث میں ہے۔  $\frac{2}{3}$  حصہ لڑکوں کو اور  $\frac{1}{3}$  حصہ لڑکیوں کو۔ لہذا باپ کی ملکیت سے لڑکیوں کا اسلام کے اندر کوئی حصہ نہیں یہ کہنا غلط ہے۔ وهو تعالیٰ وسبحانہ اعلم بالصواب۔

ک جلال الدین احمد الامجدی  
۱۹ ربیع الاول ۱۳۰۲ھ

**مسئلہ :-** از سیدنیات احمد قادری تار پٹری ضلع اسمت پور۔ بچہ کے کل چار بھائی ہیں۔ بچہ کے بڑے بھائی عمرو کا انتقال بچہ کی والدہ کی موجودگی میں ہوا۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ جو مکان بچہ کی والدہ کا تھا اس میں عمرو کے لڑکوں کا حصہ ہے یا نہیں؟

**الجواب :-** صورت مسئلہ میں جو مکان بچہ کی والدہ کا تھا اس میں عمرو کے لڑکوں کا حصہ نہیں کہ لڑکوں کی موجودگی میں پورے وارث نہیں ہوتے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد ششم ص ۳۳۷ ہے۔ الا قدرب بحسب الاصل الا یصل کالابن یحجب اولاد الابن۔ وهو سبحانہ اعلم بالصواب۔

ک جلال الدین احمد الامجدی  
۱۹ ربیع الاول ۱۳۰۲ھ

**مسئلہ :-** از عبد العزیز متیرلی مسجد یارکین گج گندہ نالہ سلطان پور۔



پر رہا ہونے پر زمین کا نکلان دیں گے اور جو درخت اس میں تیار ہوں گے تو اگر ہم بھی اسے فروخت کر سکیں گے تو ہم زمین کا حصہ چوکے سے عورت عام میں چہاڑ کر دیتے ہیں اگر باغ کے کس درخت کاٹ لے گئے اور زمین پر پتی ہو گئی تو زمیندار پر زمین کا مالک ہو جاتا ہے ایسی جائداد میں لڑائی کا حق نہیں ہوتا تو کیا شریعت میں بھی ایسا ہے؟ ہندو ابھی تک اجابات ہے تو باغ سے اس کو کچھ مل سکتا ہے یا نہیں؟

(۱۲) بزرگ کے پاس کل جائداد جو مخالفت چلی آ رہی ہے اب بزرگ کا بھی انتقال ہو گا جس کے پس ماندگان میں بزرگ کی بیوی زینب اور تین لڑکے اور چار لڑکیاں ہیں بزرگ کو ترکہ میں جو جائداد ملے گی اس میں اس کی بیوی زینب کو کٹنا ملے گا اور تین لڑکے اور چار لڑکیوں کو کٹنا کٹنا ملے گا باغ میں لڑکیوں کا حصہ ملے گا یا نہیں جب کہ باغ کی نوعیت بدل گئی ہے پہلے بزرگ زمیندار کو نکلان دے رہا تھا لیکن جب زمینداری ٹوٹا ہے نکلان نہیں ادا کرنا پڑتا ہے زمیندار کا زمیندار حصہ ختم ہو گیا بزرگ کو کل حصہ پر زمین کا مالک ہو گیا ہے۔

**الجواب** اللہم هذا الحق والعقاب لا زید فی اپنے وارثین میں سے اگر صرف ایک لڑکا اور ایک لڑکی کو چھوڑا تو اس کی ہر قسم کی جائداد کے تین حصے کئے جائیں گے جس میں سے دو حصے لڑکے کے ہیں اور ایک حصہ لڑکی کا۔ قال اللہ تعالیٰ یوصیکم اللہ فی اولادکم الذکر للذکر مثل حظ الانثیین (پارہ چہارم رکوع ۱۳)۔ اور جو زمیندار ہو گا کہ لڑکا باغ میں لڑکے کا حق تسلیم ہے اسی بنیاد پر لڑکی کا حق بھی اس میں تسلیم کرنا ضروری ہے یعنی جب کہ زید کا لڑکا چونے کے سبب باغ مذکور میں بزرگ کا حصہ ہے تو زید کی لڑکی چونے کے سبب اس میں ہندہ کا بھی حصہ ہے واللہ اعلم (۱۳) بزرگ کے انتقال کے وقت اس کے پس ماندگان اور تین میں اگر صرف ایک بیوی تین لڑکے اور چار لڑکیاں تھیں تو چونکہ اس کی اولاد کے حصوں میں کسر واقع ہے اس لیے بزرگ کو ترکہ میں جو جائداد ملی ہے بعد تقدیم یا تقدم اس کا حق حصہ کیا جائے گا جس میں سے دو حصے اس کی بیوی زینب کو ملیں گے چوتھے حصہ کے حصوں کے حصہ دار اس کے لڑکے میں اور سات سات حصے اس کی لڑکیوں کو ملیں گے۔ باغ اور اس کی زمین میں جتنا بزرگ کا حصہ ملے گا ان میں سے دو حصے لڑکے کے حصہ دار میں لڑکیاں بھی اپنے اپنے حصے کے مطابق حصہ دار ہیں۔ وهو تعالیٰ اعلم۔

جلیل السدین (احمد الاجمادی

تقریب

۲۱ رجب المرجب سنہ ۱۲۸۵ھ

**مسئلہ** : از محمد عمر آل پور کدہ۔ پوسٹ اثرا بازار۔ ضلع بسنی۔ یو پی

زید کا انتقال ہو گیا اور وہ انتقال سے پہلے الگ تھا۔ اور اس کے دو بیٹیاں اور دو بھائی ہیں۔ تو زید مرحوم کے ترکہ میں مذکور بالا وارثین کا کتنا کتنا حق ہوتا ہے۔ اور دونوں بھائی تقریباً دو سال سے کسیت پر قبضہ کر کے اس کا کٹنا کٹنا کرتے ہو۔ تو

اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے۔

## الجواب

زید نے اگر اپنے وارثین میں سے صرف دو لڑکیوں اور دو بھائیوں کو چھوڑا تو بعد تقدیم یا تقدم علی الارث اس کی کل متروکہ جائیداد کے چھ حصے کئے جائیں گے۔ جن میں سے دو تو حصے اس کی دونوں لڑکیوں کو ملیں گے اور ایک ایک حصہ کے حقدار اس کے دونوں بھائی ہیں۔ فتاویٰ عالمگیری جلد ششم مطبوعہ مصر ص ۳۳۸ میں ہے: للہبتین قصاصاً الاثلاثان کذا فی الاختیار شرح المختار۔ اور الگ ہونے کے سبب بھائی وراثت سے محروم نہیں ہوں گے۔ اور نہ بھائیوں کے قبضہ کے سبب لڑکیوں کا حق ختم ہو گا۔ لہذا بھائی لوگ شریعت کے مطابق لڑکیوں کا حق ادا کریں گے اور جتنے زمانے تک اپنے حق بھائی کی زمین پر خلیفہ یا بعض دوسرے اس زمانے کی پیداوار سے بھی لڑکیوں کو حصہ دیں یا ان سے معاف کر لیں۔ اگر ایسا نہیں کریں گے تو حقوق العباد میں گرفتار بہت گنہگار اور مستحق عذاب نام ہوں گے۔ وهو تعالیٰ اعلم بالصواب

جلال الدین احمد الامجدی

۱۸۔ اردو قدسہ ۱۳۰۲ھ

## مسئلہ

از شیر محرم شادی۔ گھاسی پوسٹ مرزا پور دایا بلام پور۔ ضلع کوٹہ۔

زید نے قبل وفات یہ وصیت کی کہ میری جملہ جائیداد دونوں بھائی بیوی کی وفات کے بعد ہر ایک کو لینا جو بھائی پرورش میں شریک نہ ہو گا وہ جائیداد سے محروم رہے گا۔ زید کی وفات کے کچھ دنوں بعد دونوں بھائیوں کے درمیان زید کے گھر کا سب ملتان تقسیم ہو گیا صرف باقی کچھ کو بیوی جو کہ ستر کی ملک تھی بعد وفات بیوی کے تمام ذریعہ ہو گئی جس کے بارے میں چھوٹے بھائی نے اپنے نام جو حصہ معاہدہ بیع رجسٹری کر لیا۔ اب دباغت طلب یہ احمد میں کہ زید کی وصیت صحیح ہے یا نہیں؟ اور زید کے گھر کا سب سامان صرف دونوں بھائیوں کا لینا کیسا ہے؟ اور چھوٹے بھائی نے جو اپنے نام معاہدہ بیع رجسٹری کر لیا تو اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے۔ اس کے اور عاشقہ گواہ کے چبے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

## الجواب

زید کی وصیت صحیح نہیں اس لیے کہ قدرت وراثت کے حکم شریعت ہے۔ مورث کو وراثت کے باطل کرتے یا اسے کسی چیز پر مشغول کرتے کا اختیار نہیں۔ یہاں تک کہ وارث کو بھی حق ارش سے دست بردار ہونے کا اختیار نہیں۔ ہکذا قال الامام احمد رضا اللہ علیہ وصی عنہ رہبہ القوی فی الحیض المداوی عشر صحت الفتاویٰ الدرر ص ۱۰۔ لہذا کوئی بھائی ان میں سے بیوی کی پرورش کرے یا نہ کرے بہر حال زید کی پرورش متروکہ جائیداد سے حصہ پائے گا۔ اگر دو بھائی اور ایک بیوی کے علاوہ زید کا دوسرا کوئی وارث نہیں ہے تو اس

کی کل جائداد کے آٹھ حصے کیے جائیں گے۔ جن میں سے دو حصے بیوہ کے ہیں اور تین تین حصے دونوں بھائیوں کے یعنی ایک چوتھائی کی حقدار بیوہ ہے اور باقی میں آٹھ آٹھ حصے کے مستحق دونوں بھائی ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ ولھیں السراح مما ترکہ من بعدکم لیکن لکم ولد ذلک سورۃ نساء (۲) لہذا استوفی زید کے گھر کا سب سامان صرف دونوں بھائیوں کا لے لیا اور اس میں سے چوتھائی اس کی بیوہ کو دینا جائز نہیں۔ ہاں اگر بیوہ اپنا حصہ قبل از مرض سمیت دونوں بھائیوں کو ہر کر کے قبضہ دیدے تو خرابا کوئی فحاشت نہیں۔ دونوں بھائی پورے سامان کے مالک ہو جائیں گے اور باقی بیگم بہ آراضی جو متوفی کی ملک تھی بعد وفات پر مری آراضی کا بیوہ کے نام درج ہوگا اور پھر چھوٹے بھائی کا بیوہ سے پوری آراضی معاہدہ بیع رجسٹری کرنا غلط ہے۔ بیوہ پر لازم ہے کہ پوری آراضی کی ایک چوتھائی یعنی سوا بیگم بہ کے علاوہ باقی پورے چار بیگم بہ کی آدمی آراضی اور دونوں بھائیوں کو دیدے اگر وہ ایسا نہیں کرے گی تو سبقت گنہگار مستحق عذاب نارادر حق العید میں گرفتار ہوگی اور مسلمانوں پر لازم ہوگا کہ اس کا بائیکاٹ کریں اور نہ وہ بھی گنہگار ہوں گے۔ قال اللہ تعالیٰ ولما فیہینا ان فیہین فلا تقعد بعد الذہکری مع القوم (المظلمین) (دیکھ ۱۱۴) ہاں آراضی میں سوا بیگم بہ کو اس کا اپنا حصہ ہے اگر اسے مرض الموت سے پہلے کسی کے ہاتھ بیع کر دے یا بیوہ کر کے قبضہ دیدے تو وہ اس کا مالک ہو جائے گا۔ درود بیوہ کی سموت کے بعد اس کے ان باپ یا بھائی وغیرہ اس آراضی کے عند الشرع وارث ہوں گے۔ ان کی موجودگی میں متوفی ترکہ کے بھائیوں کا بیوہ کی سوا بیگم بہ آراضی میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔ اور چھوٹے بھائی پر لازم ہے کہ پورے باقی بیگم بہ آراضی کا جو اپنے نام معاہدہ بیع رجسٹری کر لیا ہے اسے ختم کرے اور بیوہ کو حق الا مکان اس یا ت پر مجبور کرے کہ وہ دونوں بھائیوں حصہ آراضی مذکور سے دیدے اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اور عاشیہ گواد توبہ واستغفار کرے ورنہ اس کی اقتدا میں بھی نماز پڑھنا جائز نہیں۔ وهو نفائی اصلہ۔

ک جلال المدین احمد الانجدی

۲۰۔ ذی الحجہ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ :- از قیوم اخر قریشی۔ قریشی لاق را میور۔

زید کے دو لڑکے خالد و محمود تھے خالد کا انتقال زید کی حیات میں ہو گیا اور خالد نے کچھ اولاد چھوڑی اب قریہ کا بھی انتقال ہو گیا۔ اس طرح زید نے ایک بڑا محمود اور خالد کی اولاد کو چھوڑا۔ ترکہ کس فرق تقسیم ہوگا۔ خالد کی اولاد کو زید کی میراث اس صورت میں ملے گی یا نہیں؟ اگر خالد کی اولاد کو ترکہ نہیں ملے گا تو کیوں؟ جو بھی صورت ہو مرد جوان فائز فرمائیں؟

## الجواب

صورت مسئولہ میں قالدکن اولاد کو زندگی میراث سے حصہ نہیں ملے گا اس لیے کہ جس طرح باپ کی موجودگی میں دادا کو حصہ نہیں ملتا اسی طرح بیٹا کی موجودگی میں پوتا کو نہیں ملے گا اگر جو قیمہ پوتوں کو مال کی زیادہ ضرورت ہے کہ وراثت کا دار و مدار قربت پر ہے نہ کہ ضرورت پر۔ اسی لیے بیٹے بھائی کو بیٹا کی موجودگی میں حصہ نہیں ملے گا اگرچہ اسے مال کی زیادہ ضرورت ہے۔ قنواؤنی عالم گیری جلد ششم صفحہ ۳۲۳ میں ہے۔ الا قسربہ بحجب الابدان کا لالہ بن یحجب اولاد الایہن۔ لیکن محمود کو باپ سے کہ وہ اپنے بھتیجیوں کے ساتھ احسان کرے فداے تعالیٰ اس پر احسان فرمائے گا۔ کماستدین متدان صوہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ک جلال الدین احمد الاجتہدی  
۲۸ جمادی الاول ۱۳۰۲ھ

**مسئلہ:** از سید اعجاز احمد قادری مبنی مادر پرسی ضلع اننت پور۔  
زیادہ انتقال ہوا اس نے ایک بیوی تین بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑا تو زیادہ تر کہ ان ورثہ میں کیسے تقسیم ہوگا؟  
ایسوا توجروا۔

## الجواب

صورت مسطورہ میں بعد تقدیم ما تقدم علی الارث وانحصار وراثۃ فی الذلہ کو رہیں زندگی کل جائیداد کے ۷ حصے کئے جائیں گے جن میں سے تو حصہ اس کی بیوی کے ہوا۔ چودہ چودہ حصے اس کے بیٹوں کے ہیں اور سات سات حصے اس کی بیٹیوں کے ہیں۔ پارہ چہارم آیت میراث میں ہے فان حکان لکم عند فلوہن المسلمہ۔ اور اسی آیت کریمہ میں ہے۔ للذکر مثل حظ الانثیین۔ وھو تعالیٰ اعلم بالصواب

ک جلال اکسیدین احمد الاجتہدی  
۱۵ ربیع الاول ۱۳۰۱ھ

**مسئلہ:** از نور محمد مستری و بند حوشاہ واری۔ ہریا چندری ضلع گونڈہ۔

اکبر، اختر، اصغر تین بھائی تھے۔ موصوف کے باپ کا انتقال ہو گیا۔ سات سو روپے چاندی کا ترکہ چھوڑ گیا اور کہ زمین کو۔ تینوں بھائیوں نے آپس کے مشورہ سے یا نہ لیا لیکن نقدی سکہ اصغر نے تینا بیڑپ کر لیا۔ کیا شریعت میں باقی دو بھائیوں کا حصہ پورشن نہ کر کے میں ختم ہو جائے گا؟ مرحوم اصغر کے ساتھ رہتے تھے۔

## الجواب

باپ نے اگر مرض الموت سے پہلے بوش و حواس کی درستگی میں اصغر کو رقم مذکور کا مالک بنا دیا تھا تو اس رقم کا تنہا مالک اصغر ہے۔ اور اگر باپ نے رقم مذکور کا اس سے پہلے اصغر کو مالک

نہیں بتایا تھا بلکہ اس کے پاس یوں ہی رکھ دیا تھا تو اس صورت میں بعد تقدیر و ما تقدیر علی الارث مستوفی کے جملہ وارثین رقم مذکور کے مقدار میں - و ہر نقائی و س سولہ الاصلی اعلیٰ بالصواب -

ک جلال الدین احمد الاحمدی

۱۳۹۶ھ

مسئلہ : از رضا الدین لکھا ہی ڈاک خانہ مرزا پور طرام پور ضلع گونڈہ -

متوفی نے قبل وفات منجیلہ اور چھوٹے بھائی کو وصیت نامہ تحریر کر لکھا اور بھائی بھی فرمایا کہ میری ساری جائیداد و ملاوہ اشیاء میری بیوی و دونوں بھائی برابر تقسیم کر لیں۔ اور میری بیوی کی پرورش و دونوں آدمی برابر کرنا۔ جو پرورش میں شریک نہ رہے گا وہ میری جائیداد میں حصہ نہیں پائے گا۔ وفات کے بعد دونوں بھائی بیوی کی پرورش کرتے رہے اور سارا اثاثہ دونوں نے تقسیم کر لیا صرف پانچ بیگہہ آراضی جو بیوی کے نام سے تھی وہ تقسیم نہیں ہوئی کچھ دونوں کے بعد منجیلہ بھائی نے بیوی کو کھلانے سے اور خرچ دینے سے انکار کر دیا اور بیوی نے بھی منجیلہ بھائی کے یہاں کھانے سے انکار کر کے پانچ بیگہہ آراضی چھوٹے بھائی کے نام معاہدہ جمع ریسری کر کے صرف انہیں کی پرورش میں رہنے لگی اور آج بھی یہ اب چھوٹے بھائی کا یہ قریصہ ہے کہ بیوی صرف میری پرورش میں بسر کرنا چاہتی ہے۔ لہذا آپ اس کی پرورش کا نصف دگذاؤں کی صورت میں ادا کرتے رہیں اور پانچ بیگہہ آراضی کا نصف غلہ لیتے رہیں بعد وفات بیوی و دونوں بھائیوں کو آراضی کرانی جائے گی۔ اگر اس طرح یا بیوی کو رضانہ کر کے کسی طرح بھی آپ پرورش میں شرکت نہیں کرو گے تو آراضی مذکورہ میں حصہ نہیں پاؤ گے۔ منجیلہ بھائی کہتے ہیں میں گزاریہ نہیں ادا کروں گا۔ صرف اپنے یہاں کھلاؤں گا۔ وہ بھی بغیر آراضی میں میرا نام درج ہوئے پرورش میں حصہ نہیں لوں گا۔ چھوٹے بھائی اور بیوی و دونوں وفات بیوی سے قبل آراضی مذکورہ میں منجیلہ بھائی کا نام نہیں لانا چاہتے ہیں۔ اب دریافت طلب یہ امور ہیں۔

(۱) صورت مذکورہ میں اگر چھوٹے بھائی اکیلے پرورش کرتے رہیں اور منجیلہ بھائی کسی طرح پرورش میں حصہ نہ لیں تو آراضی مذکورہ پانچ بیگہہ کن کا کل چھوٹے بھائی کو تنہا لینا جائز ہے کہ نہیں ؟

(۲) منجیلہ بھائی کو بیوی کی پرورش میں کسی طرح شریک نہ ہونے کی بنا پر پانچ بیگہہ آراضی مذکورہ اور کچھ کمی متوفی کی جائیداد میں حصہ پانے کا حق ہے یا نہیں ؟

الجواب : پانچ بیگہہ آراضی جو بیوی کے نام سے ہے اگر متوفی نے یہ آراضی اپنی بیوی کو مرض الموت سے پہلے میر میں دیا تھا یا مرض الموت سے پہلے ہر گز بعد قبضہ و دیا تھا تو بیوی اپنے مرض الموت سے پہلے



اگر جوئے بھائی کے ساتھ بیچ ڈالے یا جب کے بعد قبضہ کرادے تو اس صورت میں اسے پوری آراضی مذکورہ تہا ایسا جائز ہے۔  
 عا اگر جوئے کا مہر دہیم تھا اور مرض الموت میں متوفی نے مہر میں آراضی مذکورہ یا مرض الموت میں اسے ہر کیا تو سبیل ہوا  
 کا حصہ ختم نہ ہوگا اس لیے کہ جب مہر دہیم ہو تو اس کے عوض آراضی دینا بیع ہے اور بیوی اس کی وارث اور مرض الموت  
 میں وارث کے ہاتھ مرض کا کوئی چیز بیچنا دیگر ورثہ کی اجازت کے بغیر باطل ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔ اذہباع  
 الصریض فی مرض الموت من وارثہ عینا من اعیان مالہ ان مع جاز بیعہ وان مات من ذلک الصریض  
 فلعین یجن الورثۃ وطل البیع اھ اور مہر مرض میں وصیت ہے اور وارث کے لیے وصیت ہے اجازت ورثہ نافذ  
 نہیں ہو سکتی۔ لقولہ علیہ السلام لا وصیۃ لوارث الا ان یبیع ذلک الورثۃ۔ لہذا ان صورتوں میں منجھلا  
 بھائی اس آراضی سے حصہ پائے گا چاہے وہ جوئے کی پرورش کرنے یا نہ کرے۔ اس لیے کہ متوفی کا یہ وصیت کرنا کہ جو میری  
 بیوی کی پرورش میں شریک نہ ہوگا وہ میری جائداد سے حصہ نہیں پائے گا محض انفرادی وصیت ہے۔ اس لیے کہ قرینہ ورثہ  
 محکم شرع ہے صورت کا اسے باطل کرنا یا کسی چیز پر ملحق کرنا ممکن نہیں۔ ہذا خلاصۃ مافی الجوزع المعادی عشر من  
 الفتاویٰ الرضویہ وھو تصانی اعلیٰہ بالاصواب۔

جلال الدین احمد الامجدی

ہر ذی الحجہ ۱۲۷۲ھ

**مسئلہ** : ازما نظر تہا جوید حسین ذری معرفت ماقظہ الحدیث قادی زوی مکان پہلو بہرین کا پروردہ کا پتھر  
 زید نے تین روٹے اور چار روٹیاں اور ایک پنڈہ و خام مکان چھوڑ کر انتقال کیا اس زید کی بیوی کا بھی انتقال ہو گیا اور  
 تین روٹوں میں ایک روٹ کے کا بھی انتقال ہو گیا جس روٹ کے کا انتقال ہو گیا اس کا ایک روٹ کا ہے اب سوال خاص یہ ہے کہ پنڈہ  
 و خام ایک مکان جو چھوڑا ہے اس کو ان سات روٹوں کو کس طرح تقسیم کیا جائے تخمیناً مکان ایک ہزار قیمت کا ہوگا  
 روٹوں کو جو جب کے چار روٹیاں ہیں مثالی کے طور پر ایک ہزار کا ہے تو کتنا کتنا دہیم روٹوں کا حق ہو اگر میری ہے ؟

**الجواب** : ایک ہزار میں سے آٹھواں حصہ یعنی ۱۲۵ روپے بیوی کا ہوا باقی ۷۷۵ روپے  
 بیچہر روپے کا دس حصہ کیا جائے گا جس میں سے دو دھم روٹوں کے ہوتے ایک ایک حصہ روٹوں کا۔ قال اللہ تعالیٰ  
 فان مات لکم ول فیہن ذمتن وقال اللہ تعالیٰ لذلک کہ مشل خط الانبیاء بیچہر بیوی کے انتقال پر اس کا ۱۲۵  
 روپہ اس کے ورثہ میں تقسیم ہوگا۔ وھو تصانی اعلیٰہ۔

جلال الدین احمد الامجدی

ہر ذی الحجہ ۱۲۷۳ھ

**مسئلہ:** از قلام حیلانی، بحر العلوم غفرلہ آباد۔ بستی

زید کے عین لڑکے خالد، حامد اور خاند سے۔ زید کی موجودگی میں حامد کا انتقال ہو گیا۔ حامد نے ایک بیوی چندہ اور تین لڑکیاں شاکرہ، زابدہ اور خالدہ کو چھوڑا۔ اب زید کے انتقال کے بعد حامد ستوئی کی لڑکیوں اور بیوی کو زید کی جائیداد میں سے حصہ لے گیا نہیں؟ اور اگر لے گا تو کتنا؟ ہمیں بتاؤ تو جسدوا۔

**الجواب:** صورت مسئلہ میں حامد کی بیوی اور لڑکیوں کو زید کی جائیداد میں سے کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ وهو تعالیٰ اعلم

رحمہ اللہ الدین احمد القاسمی قتبہ

۱۵ ربیع النور ۱۳۸۹ م

**مسئلہ:** از محمد سعید، قصبہ بانسی۔ بستی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ محمد نے اپنا مکان اپنی بیوی آسیہ کو مرض الموت سے پہلے مہر دین میں لکھ دیا محمد کا انتقال ہو گیا تو ان کی بیوی آسیہ نے فکر سب سامان اور دوکان کا سارا اسباب اور کپڑا وغیرہ لے کر اپنی بڑی بہن کے لڑکوں کے پاس چلی گئی پھر وہیں آسیہ کا انتقال ہو گیا۔ آسیہ کے انتقال کے بعد دوپیر اور زیورات اور دوکان کا جو اثاثہ لے کر وہ گئی یعنی ان سب سامانوں پر ان کی بہن کے لڑکوں نے قبضہ کر لیا اور وہ مکان جو ان کی مہر دین میں تھا اس پر متوفیہ کے شوہر کے حقیقی بھائی محمد داؤد قابض ہیں اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ متوفیہ کے جائیداد کے جائز وارث از دسے شرع کون لوگ ہیں۔ متوفیہ نے اپنے وارثین میں صرف اپنی بہن اور بھائی کے دو لڑکے عبدالعزیز اور سعود کو اور سسرال میں اپنے شوہر کے بھائی محمد داؤد اور محمد سعید کو چھوڑا اب جائیداد وارثین میں کس طرح سے تقسیم ہوگی۔؟ ہمیں بتاؤ تو جسدوا۔

**الجواب:** بعون الملئک الہاب صورت متفسر میں برصہ قی مستفتی انصاف

ورثہ فی الذکورین محمد عمر کے انتقال کے بعد اس کی جائیداد منقولہ وغیرہ منقولہ کے وارث اس کی بیوی اور اس کے دونوں بھائی محمد داؤد و محمد سعید ہیں۔ ایک رابع یعنی ۲ حصہ بیوی کا ہوتا ہے اور باقی دونوں بیویوں کا۔ قال اللہ تعالیٰ وللمیمن الریح مما ترک تھرا لی لریحین فکھرو لہا ذالبترہ جو مکان مرض الموت سے پہلے محمد عمر نے مہر میں لکھا اس میں محمد داؤد و محمد سعید کا حق نہیں۔ اور محمد عمر کے انتقال کے بعد اس کی ملکیت کے سب زیورات اور سارے اسباب سامان اثاثہ لے جانے کے منسوب اس کی بیوی سخت گنہگار حق العید میں گرفتار ہوئی کہ محمد عمر کے ترکہ میں اس کا ۲ حصہ تھا اور آسیہ کے انتقال کے بعد جب کہ ذوی الفروض و عہدات میں سے کوئی نہیں تو ذوی الارحام ہونے کی حیثیت

اس کی ملکیت کے وارث اس کی بہن کے شوکر میں۔ ملازمہ شیخ سراج الدین محمد بن عبد الرشید صبا۔ بڑی اپنی شوکر  
کتاب سراجی میں فرماتے ہیں پیدا باصحاب الفدا الفدا شرح بالعصبات ثم الماد علی ذوال الفسوف  
النسبۃ بقدر حق قصہ ذوی الامحام ۱۱ ملخصاً بقدر الضرورة وفي شرح الشيخ ای  
پیدا آید ذوی الامحام عند عدم اصحاب الفسوف النسبۃ وجميع العصبات فلا شی لہ عند  
خولاد والا فاکل اواباقی لہ ولا نصہ لا یجبون بالنزوحین ۱۱ ملخصاً۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ک جلال الدین احمد الامجدی  
۱۲ رمضان المعظم ۱۳۹۷ ھ

**مسئلہ :** از غلاب خاں معین گوہاں پور ضلع گوردک پور  
چھوٹے خاں جات خاں متا خاں تین بھائی نے عربیل وارثین چھوڑے۔  
سبحان ستونی وارث خاں دست بخون ستونی جدالستار خاں عبدالحکیم خاں ستونی  
جمہ خاں جدالوہا خاں نور حسین خاں غلاب خاں انجمل خاں محمد حسین خاں

۱۱ دریافت طلب ہے کہ میرے کو متا خاں کی موجودگی میں جدالحکیم خاں کا انتقال ہو چکا تو کیا انجمل خاں اور محمد حسین خاں  
عبدالستار یا ان کی اولاد کے حصہ میں حصہ پائیں گے یا نہیں؟

۱۲ جدالوہا خاں نور حسین خاں نے جمہ خاں جو کہ ابھی پاکستان میں زندہ اور صاحب اولاد ہیں ان کو مردہ قرار دے کر  
جمہ خاں کے حصہ کو لے لیتا جا رہے ہیں تو کیا اس طرح ان کا حصہ لے لینا جائز اور درست ہے۔ وضاحت کے ساتھ جواب  
ارشاد ہو اور شرر طے ابھی تک جدالستار خاں اور جمہ خاں ایک میں ہیں گویا جدالستار خاں مالک اور ہمہ پوش کنندہ ہیں۔

**الجواب** ۱۱ متا خاں کی موجودگی میں اگر جدالحکیم خاں کا انتقال ہو گیا ہے اور اس  
وقت ان کے دوسرے بیٹے جدالستار خاں زندہ تھے تو ذوی الفروض وراثت نہ ہونے کی صورت میں بعد اواسکی وراثت  
جدالستار خاں اپنے باپ کی کل میراث کے مالک ہوں گے۔ ماہد علی خاں اور محمد حسین خاں (جو متا خاں کے پوتے ہیں)  
ان کو اس میراث میں سے کچھ بھی حصہ نہیں ملے گا کہ بیٹے کی موجودگی میں پوتے عروم ہوتے ہیں۔ ایسے ہی جدالستار کے انتقال  
کے بعد ذوی الفروض وراثت نہ ہونے کی صورت میں بعد اواسکی وراثت ان کی کل میراث کے مالک ان کے شوکر  
غلاب ہوں گے۔ ماہد علی خاں محمد حسین خاں اس میراث میں سے نہیں پائیں گے اس لیے کہ یہ دونوں ان کے بیٹے ہیں  
اور اس عروم جدالستار کے بیٹے غلاب موجود ہیں بیٹے کی موجودگی میں بیٹے عروم ہوتے ہیں۔ یہ جواب ایک متروکاً

میرے اگر اس کے سوا کوئی صورت ہوگی تو جواب کی صورت میں کچھ تبدیلی ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم  
(۳) جمعہ نماز کی بتیٰ ملکیت یہاں موجود ہے بلات کی اجازت کے اس پر انکار تصرف ناجائز ہے۔ ان سے دریافت  
کر لیا جائے وہ چاہیں تو خود آکر لے لیں یا فروخت کر دیں یا جس کو چاہیں سپرد کریں واللہ تعالیٰ اعلم۔

کے غلام جیلانی قادری چشتی  
۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۱ھ

**مسئلہ:** از عبدالحشمت رضوی محلہ نوشہرہ۔ بلراہ پور۔ گونڈ

(۱) کیا ٹرنڈ اولاد اپنے سنی مسلمان باپ کے انتقال کے بعد جائیداد کا وارث قرار دیا جائیگا اور حصہ پائے گا؟  
(۲) ایک شخص نے اپنے انتقال سے پہلے اپنے بیٹوں میں اور متوفی بیٹے کے بیٹے (پوتے) میں اپنی جائیداد کا کچھ حصہ  
تقسیم کر دیا ہے کچھ اپنے لئے رکھ چھوڑا ہے اور وصیت کر دیتا ہے کہ میرے انتقال کے بعد میری اولاد میرے پوتے یعنی متوفی  
بیٹے کے بیٹے میں برابر برابر تقسیم ہوگا ایسی صورت میں اس شخص کے پوتے کو جائیداد کا حصہ حصہ وصیت ملے گا یا نہیں؟  
**الجواب:** اللہم ھذا بقا الحق والصلوٰۃ۔ (۱) کوئی ٹرنڈ کسی سنی مسلمان کو چاہے وہ  
باپ ہی کیوں نہ ہو اس کی جائیداد کا وارث ہو کر نہ ہو نہیں ہو سکتا۔ سراجی ص ۶۰ پر ہے۔ واما مسئلہ فلا یوث من احد  
لامن مسلم ولا من صورتہ مثله۔

(۲) صورت مسئلہ میں اگر مرنے والے نے تقیاً وقت سے زیادہ بیٹے اور ایک پوتا چھوڑا تب تو بقیہ میں صاحب وصیت  
سب برابر برابر حصہ پائیں گے۔ اور اگر ایک بیٹا اور ایک پوتا چھوڑا تو کل مال کا ایک تہائی پوتے کو ملے گا اور دو تہائی  
بیٹے کو۔ ھذا اما تلھو علی والصلوٰۃ بالحق عند المولیٰ المکرم ورسولہ العظیم۔

محمد ایسا سنائیں  
۸ صفر ۱۳۹۱ھ  
تہ  
الغواب صحیح

بلال الدین احمد القادری

**مسئلہ:** از سلامت اشرا و حو لہ۔ ضلع فیض آباد

فرید نے انتقال کیا۔ اس نے ایک بیوی اور ایک بیٹا چھوڑا پھر اس کی بیوی ہندہ کا انتقال ہوا اس  
نے ایک بیٹا چھوڑا۔ وصیافت حسب سیر ہے کہ فرید کے وارثان کون کون ہیں اور ہر ایک کا حصہ کتنا ہے اور ہندہ سماء



**مسئلہ:** از دست محمد پہری چوکی ضلع گونڈہ۔

تریب کا انتقال ہوا۔ اس نے شوہر دلاڑکا، ایک لڑکی، ماں، تین بہن اور ایک بھائی کو چھوڑا تو اس کے مال میں سے ان لوگوں کو کتنا کٹنا ہے گا۔

مسئلہ ۶۰/۵۸۱۲

**الجواب** تریب میر

ماں، شوہر، لڑکا، لڑکی، بہن، بہن، بھائی،

۱۰ ۱۵ ۱۳ ۷ + + + +

صورت مستفرد میں برآمد حق مستحق و انحصار و ورثہ فی الذکر وین و عدم مانع الیٰ ش تریب کے مال کا کل ساٹھ حصہ کیا جائے گا اس میں سے دس حصہ مال کو، پندرہ حصہ شوہر کو، چودہ حصہ دو لڑکیوں کو اور سات لڑکی کو ملے گا اور بھائی بہنوں کو کچھ نہیں ملے گا جیسا کہ مذکورہ بالا نقشہ سے ظاہر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کے جلال الدین احمد الاحبسی

۱۱ مونس ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ

خلام جیلانی الاعظمی

**مسئلہ:** از رفاقت خاں موزن جامع مسجد شاہ آباد۔ ہر دوئی

(۱) خالد کی پہلی بیوی سے چار لڑکے اور ایک لڑکی ہے اور دوسری بیوی سے تین لڑکیاں اور ایک لڑکا ہے خالد کی پہلی بیوی کا انتقال ہو چکا ہے۔ خالد نے موجودہ بیوی کو ہر سال ایک مکان دیا ہے، خالد کا ترکہ اس کی اولاد میں کس طرح تقسیم ہوگا؟ خالد اپنے چار لڑکوں میں سے ایک لڑکے سے تاراض ہے اس کو جائداد میں حصہ دینا نہیں چاہتا تو کیا خالد کا اس طرح کرنا شرعاً درست ہے؟

(۲) بچے کے دو لڑکے ہیں دونوں لڑکوں کی اولاد موجود ہے اچانک بچے کے بڑے لڑکے کا انتقال ہو جاتا ہے تو کیا از روئے شرع بچے کا جائداد میں اس کے بڑے لڑکے کی اولاد کو حصہ مل سکتا ہے جب کہ اس اولاد کا باپ فوت ہو چکا ہے اور والد موجود ہے تو کیا باپ کے انتقال ہونے پر والد کی جائداد میں پوتے کا حق شرعاً ہے؟ بیٹا تو خردا۔

**الجواب** اللفظ ھدایۃ الحق والصواب

(۱) اگر خالد کی موت کے وقت اس کے کل پانچوں لڑکے چاروں لڑکیاں اور بیوی زندہ رہے اور ان کے ملاوہ ماں باپ وغیرہ کوئی دوسرا وارث نہ ہو تو ہر سال کا مکان دینا دس چکے ہے اس کے بعد خالد کی کل جائداد کے سولہ حصے کئے جائیں گے جن میں سے دو حصے اس کی بیوی کو ملیں گے اور دس حصے کے حقدار اس کے پانچوں لڑکے ہیں اور ایک ایک حصہ کی

مستحق اس کی جاؤں لڑکیاں ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ فی آیۃ المیراث۔ فان کان لکرمولذ فلھن النش۔ وقالی  
تعالیٰ لکرمولذ حلق الانشیعین۔ اور کسی لڑکے کو وراثت سے محروم کر دینا ناجائز و گناہ ہے حدیث شریف  
میں ہے کہ سرکار اہد قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من قطع میراث وارثہ قبیح اللہ میراثہ من الجنۃ  
یوم القیۃ۔ یعنی جو شخص اپنے وارث کی میراث کاٹے گا تو قیامت کے دن خدا کے تعالیٰ جنت سے اس کی میراث  
کاٹے گا یعنی اسے جنت میں نہ جائے دیکھا دار ابن ماجہ، بیہقی، مشکوٰۃ صحت، ہاں اگر لڑکا فاسق ہے اور گناہ سے ہے  
کمال کو بدکاری اور شراب نوشی وغیرہ برائیوں میں خرقہ کر دے گا تو اس صورت میں اسے میراث سے محروم کرنے میں گناہ  
نہیں کہ یہ حقیقت میں میراث سے محروم کرنا نہیں ہے بلکہ اپنے مال اور اپنی کمائی کو حرام میں خرچ ہونے سے بچانا ہے۔ فتاویٰ  
عالمگیری جلد چہارم مصری ص ۳۷۰ میں ہے۔ لو کان ولدا فامسقا و امساوان لیصارت مالہ الی وجوب الخیر  
و یحرم من السیرات حد اخیر من ترکہ کذا فی الخلاصۃ اھ پھر فالدا یعنی جائداد کا مالک ہے، حالت  
صحت میں اگر اپنا مال بعض رذیلوں کو دیدے اور بعض کو نہ دے تو اس کا یہ تصرف اس کی ملک میں نافذ ہو جائے گا جیسے  
دے دیا وہ پاجائے گا اور جسے محروم کر دیا وہ محروم ہو جائے گا لیکن بلا وجہ ایسا کرنا گناہ ہے درمختار کتاب النکاح  
میں ہے اور وہب فی صحت کل المال للولد جازوا شراھ اور عمر الراقی جلد ہفتم ص ۳۷۰ میں ہے ان وہب مالہ  
کاملہ لو احد جاز و فضاوہ و آتش کذا فی المحيط اھ اور اگر فالدا اپنی زندگی میں اپنی جائداد کا کسی کو مالک نہ بنائے  
بلکہ بطور وصیت لکھ دے یا زبانی کہے کہ فلاں کو میراث نہ ملے تو یہ کھٹا اور کہنا فعلول و بیکار ہے وہ محروم نہ ہوگا۔ فالدا  
کی موت کے بعد جسے کے مطابق اس کو میراث ملے گی۔ ورنہ نصابی اعلم۔

(۲) جب کہ بزرگ لڑکا فوت ہو چکا ہے تو بزرگی موت کے وقت اس کا چھوٹا لڑکا اگر با حیات رہے تو بزرگ کے بٹے لڑکے  
کی اولاد بزرگی جائداد کے وارث نہ ہوں گے۔ اگرچہ چھوٹے بچوں کو مال کی زیادہ ضرورت ہے کہ وراثت کی بنیاد قرابت پر  
ہے نہ کہ ضرورت پر۔ لہذا بیشاک کی موجودگی میں فوت و وارث نہ ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری جلد ششم مصری ص ۳۲۰ میں ہے  
فالتقرب الا باین شرابن الا باین اور شیخ سرالدين محمد بن عبد الرشید السجاوندی تحریر فرماتے ہیں۔ الا تقرب  
فالتقرب یرجعون بقرب الی اللہ و جۃ یعنی اولیٰ حق یا المیراث جزمہ المیت ای ایسٹن شرابنہم  
(سزا دہی صحت) لیکن چچا اگر بطور صلہ رحمی قیم بچوں کو اپنے باپ کی جائداد سے کچھ دے تو قربت ثواب پائے گا۔  
وہو قسانی اھلہ بالصواب۔

جلال اللہ بن احمد الامجدی

**مسئلہ :-** ازہد الدین نقوی چند درجہ جاگیر پوصٹ بیگم گنج (مہوپال)

(۱) مسماۃ ذاکیرہ بی بی کے انتقال کے بعد مندرجہ ذیل وراثہ شوہر نعیم اللہ اور چار لڑکے علیہم اللہ و نفع اللہ و اسلام اللہ تعالیٰ پر ایک کا کیا حق ہوتا ہے ؟

(۲) علیہم اللہ و نفع اللہ و اسلام اللہ کا یکے بعد دیگرے انتقال ہو گیا اب وراثہ میں والد نعیم اللہ اور مسماۃ بی بی نعیم اللہ اور ایک سوتیلہ بھائی نعیم اللہ کے متوفیوں کی کچھ جائیداد نعیم اللہ کو مستقل ہوئی کیا علیہم اللہ کا شریعتاً اپنے سوتیلے بھائی کی جائیداد میں کچھ حق ہوتا ہے یا نہیں ؟ جینا تو جروا ۔

**الجواب :-** بعون الملک الوهاب جب مسماۃ ذاکیرہ بی بی نے انتقال کیا اس

وقت اس کے شوہر اور چار بیٹوں کے علاوہ اگر باپ یا بیٹی وغیرہ کوئی دوسرا وارث نہ تھا تو بعد تقدم علی الارث ذاکیرہ بی بی کی کل متروکہ جائیداد کا تہ حصہ کیا جائے گا جس میں سے چار حصہ اس کے شوہر نعیم اللہ کا ہے اور تین تین حصہ اس کے چاروں لڑکوں کا قال اللہ تعالیٰ فان کان لہ ولد فکسر الریح الایہ وهو تعالیٰ اعلم ۔

(۲) جب علیہم اللہ و نفع اللہ و اسلام اللہ نے یکے بعد دیگرے انتقال کیا اس وقت ان کے دو تین باپ اور بھائیوں کے علاوہ اگر بیوی اور بیٹا یا بیٹی وغیرہ کوئی دوسرا وارث نہ تھا تو تقدم علی الارث کے بعد ک جائیداد اس کے باپ کی ہے اور متوفیوں کی کچھ جائیداد نعیم اللہ کو مستقل ہوتا غلط ہے کہ باپ کی موجودگی میں نعیم اللہ اور علیہم اللہ حقیقی اور سوتیلے بھائی کا شریعتاً کوئی حصہ نہیں ۔ نفاذی عالمگیری مطبوعہ مرطہ ششم معشہ ۱۳۴۱ میں ہے ۔ یسقط الاخوة والاخوات بالآب

بالانفاق اھ وهو تعالیٰ وصحناہ اعلم

ک جلال الدین احمد الاجتہدی

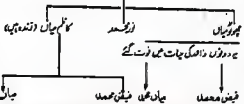
۲۱۔ رجب المرجب ۱۳۴۱ھ

**مسئلہ :-** ازہد المجید رضوی محلہ مندی غراڈی دائرہ سورت (گجرات)

تاسم بھائی کے تین لڑکے تھے (۱) چھوٹے میاں (۲) نور محمد (۳) کاظم میاں ۔ چھوٹے میاں اور نور محمد کا تاسم میاں کے حیات میں انتقال ہو گیا صرف کاظم میاں ایک لڑکا رہا لیکن چھوٹے میاں اور نور محمد کے لڑکے کے بعد فیض محمد اور میاں محمد تو تاسم بھائی کے لڑکے کاظم میاں نے اپنے بھائی کے لڑکے فیض محمد اور میاں محمد کا نام اپنی ملکیت میں شامل کر لیا اب کاظم میاں کے لڑکے یہ کہتے ہیں کہ تمہارے والد دادا کی گود میں گھر گئے ہیں اس لئے تمہارا کوئی حق نہیں ہے تو شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے وہ تحریر فرمائیں ۔



## تاسم سہائی



کالم میاں اپنے سہائی کے دوڑوں لوگوں فیض محمد، میاں محمد کو اپنی حاصل کی ہوئی ملکیت میں داخل کرنے کے بعد تیس سال زندہ رہے اور ان کی حیات میں تین حصے سے مکان کی مرمت اور غنیمت ٹیکس وغیرہ دیا جاتا تھا اور کالم میاں کے مرنے کے بعد تیس سال بعد اس طرح مکان کی مرمت اور گورنمنٹ ٹیکس لے رہے ہیں اب سات سال سے اس کا انکار فرماتے ہیں تو اس مسئلہ میں شرع شریف کا کیا حکم ہے ؟

**الجواب۔** تاسم سہائی کی موت کے وقت اگر مرمت اس کا ایک لڑکا کالم میاں زندہ تھا اور محمد میاں و نور محمد کا پہلا انتقال ہو چکا تھا تو تاسم میاں کی کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ کا وارث کالم میاں ہوا کہ دنیا کی موجودگی میں ہوتا کوئی حصہ واداکل جائداد میں نہیں ہوتا۔ فتاویٰ عالمگیری جلد ششم صفحہ ۴۳۳ میں ہے الا یہ بحسب ادلہ الا بن حکیم جب کہ کالم میاں نے اپنے بھائیوں کے لڑکے فیض محمد اور محمد میاں کا نام اپنی ملکیت میں شامل کر لیا تو یہ دوڑوں کالم میاں کی جائداد میں حصہ دار ہو گئے بلکہ کالم میاں اگر کسی اجنبی شخص غیر متعلق کو اپنی کل جائداد سے دیتا تو وہ اجنبی سے کالم میاں کی کل جائداد کا مالک ہو جاتا تو فیض محمد اور محمد میاں ہندو اہلی کالم میاں کی دی ہوئی جائداد کے مالک ہو گئے کالم میاں کی اولاد کا اس حق سے انکار کرنا غلط ہے۔

جلال الدین احمد الامجدی

**مسئلہ۔** از ایس۔ ایم یوسف قادری دہگاہ علم ادرن صلیح قلابہ۔

نیک کا انتقال ہوا اس نے اپنے ورثہ میں ایک بیوی ایک لڑکی ایک حقیقی بہن اور ایک حقیقی سہائی کو چھڑا لیا اور حرم کی جائیداد اس کے حصہ میں کس طرح تقسیم ہوگی۔ تحریر فرما کر عند اللہ عاجز رہوں۔

**الجواب۔** صورت مستفہ میں راجد حق مستحق و انحصار وراثہ فی الذلک من و عدم باثر ارث نیک کی کل جائداد کا حصہ کیا جائے اس میں سے ایک حصہ بیوی کو چار حصہ لڑکی کو دو حصہ حقیقی سہائی کو اور



قاسم اور سونی دو بھائی تھے سوئی نے انتقال کیا اور اپنے تین لڑکوں رشود علی، عاشق علی اور محمد علی کو چھوڑا قاسم نے انتقال سے پہلے اپنی حوزہ زمین کو اپنے عزیزوں بھتیجیوں کو بانٹ دیا اور یہ کہا کہ بانی چیزیں میری بھوی کے پاس رہیں گی اس کے انتقال کے بعد سب لوگ بانٹ لیں۔ واقعہ یہ کہ قاسم کے کوئی اولاد نہ ہوئی تھی اور یہ کہ قاسم نے غین شادیاں نہیں لیں ان کے انتقال کے وقت صرف ان کی تیسری بیوی زندہ تھی۔ اور پہلی دو بیویاں اس کی سو جوگی میں انتقال کر چکی تھیں البتہ اس کی فوت شدہ دو سوتیلی بہنیں ڈولہ کپان، بصیر النساء اور شکوہ النساء زندہ تھیں۔ قاسم کی تیسری بیوی نے انتقال سے پہلے ایک بیگہ گراہ سے ایک لڑکا پیدا کیا کہ اس کے ہمارے پاس جو زبور ہے وہ ہم محمد علی کو دیتے ہیں البتہ کہ زبور لڑکی کو بھی دے دیتا اور کچھ کفنی دفن میں لگا دیتا بیات اپنی لڑکی کے بارے میں کہا کہ قاسم کی دوسری بیوی سے بھی قاسم کی تیسری بیوی قاسم کے انتقال کے بعد زبور رشود علی کے پاس تھی محمد علی کے پاس رہنے لگی کہ گواہ کہتے ہیں کہ اس کے زبور رشود علی کو دینے سے منع کیا اور کہا کہ اگر زبور رشود علی کے قریب حشریہ واسن گھر ہو گی۔ کہ گواہ کہتے ہیں کہ بیات غلط ہے حشر و قبر کا نام نہیں لیا اور نہ کوئی کھلم کھلی چوٹی ہے تو دریافت لے لی یہ امر ہے کہ قاسم نے جو زبور زات و قبر و حشر سے اس کے بعد اس کی بیوی نے چھوڑا وہ کسی کس کو کرنا کتنا ملے گا۔ بیٹنا تو جرم ہے۔

## الحجرات

**الجواب**۔ اللہ عہد ایتہ الحق والعدوان فاسم نے انتقال سے پہلے اپنی مزدور زمین جو اپنے بھتیگوں کو بانٹ دی وہ ہے یہ لہذا اگر مالیت صحت میں زمین اور ایک بھتیگوں نے اس پر قبضہ بھی کر لیا تو وہ لوگ اس زمین کے مالک ہو گئے اور ایک بھتیگوں نے زمین پر قبضہ نہ کیا اور فاسم انتقال کر گیا تو یہ صحیح نہ ہوا وہ زمین حسب قانون شریعت وراثہ میں تقسیم ہوگی۔ لہذا لہذا من الغنص فی الجہۃ فی ثبوت الملک حکن ا فی البصا الرافعی۔

اور اگر حالت مرض میں پہلیک اور وہ زمین فاسم کے کل شک کی تہائی یا تہائی سے کم ہے تو سبب زمین کے الگ ہونے بشکلیک  
 فاسم کی زندگی میں قبضہ کر لیا ہو ورنہ نہیں۔ اور اگر زمین مذکور کل تہائی کے زیادہ ہو تو قبضہ قبضہ موت تہائی کے مالک  
 ہوئے قادی عالمگیری جلد چہارم صفحہ ۳۸۷ میں ہے لا تجوز حبة المرطین ولا صدقته الا صبوغۃ خساۃ  
 قبضت جائز من الشلل واذا مات الفواہب قبل التسلیع سقطت اھ اور قاسم نے جو یہ کہا کہ باقی چیزیں میری  
 ہوگی کہ پاس رہی گی اس کا ظاہر مطلب یہ ہے کہ میرے مرنے کے بعد زبورات و فروع میری ہوگی کہ پاس رہیں گے ان میں سے کسی  
 حق نہ ہوگا لہذا وصیت ہے اور میری چرک روئے میا سے ہے اس سبب سے اس کے بچے وصیت ہائے نہیں جیسا کہ حدیث  
 شریف میں ہے لا وصیۃ لولد ادعاء الخرق لہذا قاسم کی ہوی کا یہ کہنا کہ ہم زبورات کو دینے ہیں اور ظلال کو نہیں دیتے  
 ہیں سبب نفوس سے ہے کہ اس صورت میں وہ مال پورے روئے کا ہے اور قاسم کی موت کے وقت حق بیعتیہ، قدیمیہ اور

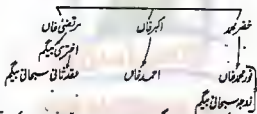
ایک بیوی اگر صرف ہی دوش دے تو چھ ترکہ میں تقاسم کا ہوا اور وصیت صحیح نہیں بلکہ تعدیم مانتقدم حلی الارط  
اس ترکہ کے ۲۲ حصے کئے جائیں گے۔ مین میں سے آٹھ آٹھ حصے دروں ترکوں کے ہیں تین حصے اس کی بیوی کے ہیں اور باقی  
پانچ حصے تینوں بیٹیوں کے ہیں۔ لان الشلشین للاختسین بقولہ تعالیٰ ظلھما الشلشان معا ترکہ فھما الاوٹ  
ولان البنت تستحق الثلث مع الذکر فمع الاثنی اونی۔ وقال اللہ تعالیٰ فان کان فکرم ولد فھما الثلثین۔  
(پہ آیت میراث) وبنو الاغ من التعمیلات کما فی المکتب الفقہیۃ ہاں تقاسم کے ترکہ میں جتنا حصہ اس کی بیوی کا  
تھا اتنے میں حالت مرض وصیت وغیرہ کی شرطوں کے ساتھ چار بڑے ترکہ ہوں اس کی وصیت یا ہر صحیح ہے۔ اور اگر وصیت و  
بیم صحیح نہ ہوئے یا صرف وصیت صحیح ہوئی تو باقی مال بیوی کے ورثہ باپ بھائی اور بہن بیوی وغیرہ میں تقسیم ہوگا۔ دھو تعالیٰ  
درسولہ الاملی جمل جلالہ وصی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ک جلال السیدین احمد الایقیدی

تبد

اسری الحجۃ ۱۳۳۵ھ

مسئلہ :- نور محمد خاں مقام باز پور پوسٹ ڈال چھہ ضلع گوندہ



غفر محمد کے لڑکے نور محمد خاں کی والدہ سبحانی بیگم نے بعد وفات شوہر مرتضیٰ خاں سے عقد کیا مرتضیٰ خاں نے اپنی  
جائداد میں ہر کے طور پر مکان سبحانی بیگم کو دے دیا اب سوال یہ ہے کہ نور محمد خاں ولد غفر محمد خاں اور افغری بیگم  
ملاقی ہیں ہے ان دونوں کے مابین مکان کی تقسیم کیوں کر ہوگی احمد خاں ولد اکبر خاں جو چار مرتضیٰ خاں کی حیات میں  
ولد ہوئے ان کے حصہ کے بارے میں بھی سوال ہے تفصیل سے آگاہ فرما کر ممنون و مشکور فرمائیں ؟

الجواب :- سبحانی بیگم کے انتقال کے وقت اگر اس کے مال باپ اور شوہر وغیرہ نہ

تھے صرف اس کا لڑکا نور محمد خاں تھا اور افغری بیگم نور محمد کی ملاقی ہیں ہے عیاں کہ سوال میں مذکور ہے یعنی وہ سبحانی بیگم کی  
لڑکی نہیں بلکہ اس کے صاحب شوہر غفر محمد کی کسی دوسری عورت سے ہے تو اس صورت میں سبحانی بیگم کی کل جائداد کا وارث

صرف نور محمد ہے آخری بیگم کا اس میں کوئی حصہ نہیں۔ اور اگر سیمائی بیگم کے بطن سے ہے یعنی نور محمد خاں کی اہلیان ہیں  
 ہے تو قرآن مجید کی آیت کو مزید لکھ کر مثل خط الاثنی عشرین کے مطابق تم حصہ نور محمد کا ہے اور تم آخری بیگم کا ہے  
 اور احمد خاں کے انتقال کے وقت اگر مرضی خاں کے علاوہ کوئی دوسرا وارث تھا تو بعد تقدیم بالقدم علی الارث معصیہ  
 احمد خاں کی کہ بائداد کا مالک مرضی خاں ہوا پھر اگر مرضی خاں نے اپنی وصیت میں احمد خاں کی جائداد کسی کو دیا نہیں تو اس  
 کی وصیت کے بعد اس جائداد کا نصف اس کی لڑکی آخری بیگم کا ہے اور نصف جمعہ بحیثیت معصیہ نور محمد کا ہے۔ پارہ  
 چہارم آیت میراث میں ہے ان کا منت واحد یا فلہا النصف یہ اس صورت میں ہے جب کہ مرضی خاں سے پہلے اس  
 کی بیوی سیمائی بیگم فوت ہو چکی ہو۔ اگر مرضی خاں کی موت کے وقت سیمائی بیگم زندہ تھی تو احمد خاں کی جائداد کا کل تادم  
 حصہ کیا جائے گا جس میں سے ہار نصف مرضی خاں کی لڑکی آخری بیگم کا ہے اور ایک حصہ اس کی بیوی کا اور تین حصہ نور  
 محمد کا۔ قال اللہ تعالیٰ فان کان لکھ وولد فلھن الثلثین (پہ آیت میراث) وهو تعالیٰ اعلم۔

ک جلال اللہ بن احمد الامجدی

۲۷ ذوالقعدہ ۱۲۳۹ھ

مسئلہ۔ از سیدان موضع مہندو پار پوسٹ نہر باغہ ضلع گوردھار

زید کے تین لڑکے ہیں جن میں سے دو الگ رہتے ہیں اور زید کو تکلیف بھی دیتے ہیں اور زید کے فریخ وغیرہ کا بھی  
 نہیں رکھتے اور صرف منجیل لڑکا باپ کے پاس رہ کر اس کی خدمت کرتا ہے اور زید کے ہر ضرورت پر کام آتا ہے۔ اور  
 زید نے کچھ زمین محنت میں فروخت کر کے دیوبند منجیل لڑکے کے نام میں کر دیا ہے زید کی وفات کے بعد وہ دونوں لڑکے اس بات کا  
 دعویٰ کرتے ہیں کہ میں شہدہ رقم ہمارا ہے اور ان کی ماں اس بات کی تصدیق بھی کرتی ہے تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ میں  
 شہدہ رقم صرف منجیل لڑکے کو ملنی چاہئے یا اور سب کا بھی حق ہوتا ہے۔ جیسا کہ خواہ۔

الجواب۔ زید کے چھوٹے اور بڑے لڑکے جب کہ زید سے الگ رہتے تھے اسے اپنا

دیتے تھے اور اس کے فریخ وغیرہ کا خیال نہیں رکھتے تھے۔ اس صورت میں زید نے زمین بیچ کر دیوبند منجیل لڑکے کے نام میں کر دیا  
 تو ظاہر یہی ہے کہ اس نے اپنی زندگی میں وہ رقم منجیل لڑکے کو دیدی اس میں شہدہ اور چھوٹے لڑکے کا کوئی حصہ نہیں۔ ہاں اگر  
 اس نے لوگوں کے سامنے کہا ہو کہ دیوبند رقم ہم نے منجیل لڑکے کے نام میں کر دیا ہے مگر اس میں میرے ہر لڑکے کا حصہ ہے تو اس میں  
 میں ضرور رقم مذکور میں ہر لڑکے کا حصہ ہے وهو تعالیٰ اعلم

ک جلال اللہ بن احمد الامجدی

۲۲ شوال ۱۳۰۰ھ

**مسئلہ** :- از عبد العزیز فروغی بنگال شاہی مسجد روڈ حیدر پور دہرا۔  
 عٹ زید اور بکر دو بھائی تھے بکر کا انتقال ہو گیا ان کی اہلیہ ایک سال قبل انتقال کر گئی تھی بکر کی ایک لڑکی شادی شدہ  
 ہے دروز بھائی کا مکان ایک ہی آگن میں ہے لڑکی باپ کا حصہ لینا چاہتی ہے از دوتے شریعت لڑکی کو حصہ دینا نہیں  
 عٹ یہ بات مشہور ہے پری کے جنازہ کو کامدھانہیں لگے تہا بے اور نماز جنازہ کے لیے شوہر سے اجازت نہیں لی جائے گی  
 کیا یہ صحیح ہے یا غلط ؟

**الجواب** :- اگر بکر حرم ایک ہی لڑکی ہے اور کوئی لڑکا وغیرہ نہیں ہے تو بعد از مقدم  
 ماتقدم علی الارث بکر کی کل جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ کا نصف حصہ لڑکی کو ملے گا اور باقی نصف بکر کے بھائی کا ہے بشرطیکہ  
 کوئی دوسرا اس سے قریبی حصہ نہ ہو۔ پارہ چہارم سورہ نساء آیت میراث میں ہے ان کا نصف واحد کا منقولہ النصف یعنی  
 اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا حصہ نصف ہے۔

عٹ یہ بات جو عوام میں مشہور ہے کہ بوری کے جنازہ کو شوہر کا ندھا نہیں دے سکتا یہ محض غلط ہے۔ حرم نہ لے لے اور اس  
 کے بدلت کو بلا عائل یا تھہ لگائے کی مانگت ہے۔ (دہرا شریعت۔ از احمدیٹ صفحہ ۱۲) اور نماز جنازہ کے لیے میت کے دل  
 سے جازت لی جائے گی ورنہ سے مراد میت کے حصہ میں یعنی باپ۔ بیٹا۔ دادا۔ پردادا بھائی بچا وغیرہ الاقرب فالاقرب  
 جیسے کہ کتاب میں مگر جنازہ کے بارے میں میت کے باپ کو بیٹے پر تقدم حاصل ہے اور جب کوئی ولی نہ ہو تو شوہر سے اجازت  
 لی جائے۔ کسی ولی کی موجودگی میں شوہر سے اجازت لینا غلط ہے۔ در مختار میں ہے ولی بہتر ترتیب عصوبۃ الا نکاح  
 الا الاہب فیقدم علی الابن اقتضا اور فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری رحمہ اللہ میں ہے الاولیاء علی ترتیب  
 النصبات الاقرب فالاقرب الا الاہب فاتتہ يقدم علی الابن کذا فی خزائن المفتیین اور در مختار میں ہے  
 ان لم یکن له ولی فالزوج۔ ہذا ما عندی والعلیہ بالحق عند اللہ تعالیٰ۔

ک جلال الدین احمد الکامجدی  
 ۳۰ رجب المرجب ۱۴۰۰ھ

**مسئلہ** :- از صدیق حسین بنگال پورہ سمیونڈی۔ تھانہ۔  
 زید نے اپنے چچے ہاں۔ بوری دو بہنیں اور ایک بچا اور ترکہ چھوڑ کر انتقال کیا۔ دریافت طلب امر ہے کہ زید  
 کے ترکہ سے نہ کوئی حصہ میں سے کن کن کو کس قدر حصہ پہونچے گا ؟ بیٹھا قریبوا۔  
**الجواب** :- میت کے ترکہ سے چار حقوق ترتیب وار متعلق ہوتے ہیں۔ اول

میت کے حکم سے بغیر افراط و تفریط کے اس کی تجبیز و تکفین کی جائے گی پھر اگر میت تفرسوار و دیون پر تو باقی بیس مال سے اس کے قرض و دیون ادا کئے جائیں گے۔ پھر دیون ادا کرنے کے بعد اگر کچھ مال بچے اور اس نے وصیت کی ہے تو باقی کے ثلث سے اس کی وصیت نافذ کی جائے گی پھر باقی مال کو اس کے ورثہ میں تقسیم کیا جائے گا جیسا کہ کتابی عالم گیری جلد ششم مصری ص ۴۳ میں ہے۔ الذکرکے متعلق دہا حقوق اربعہ جہاز العیت و دفنہ والذین والوصیۃ والذین فیہا فیہا اولاد بچہ ہاتھ دے و کفہ شرب بالذین شرب شرف و صایاۃ من ثلث ما یبقی بعد الکفن والذین شرب فیصد انہا فی مبین النواثق ۱۵ ملخصاً لہذا صورت مستفسرہ میں بعد تقدیم یا تقدم علی الارث زید کے مال متروک کے تیرو حصے کئے جائیں گے جس میں سے دو حصے اس کی مال کو بیس گے۔ تین حصے کی سق اس کی بیوی ہے اور چار حصے اس کی و فز بیوی کو بیس گے اور صورت مستورہ میں چار کو کچھ نہ ملے گا۔ چار چار سورۃ نسا و کوٹ دوم میں ہے خات کا مالہ اخوۃ فلا مہ السدس اور کتابی عالمگیری جلد ششم مصری ص ۴۳ میں ہے لام السدس مع الولد وولد الابن او اثنتین من الاخوة والاخوات من اسی جہۃ کا نواہ اور ذرائع ثنائی نے بیوی کے بارے میں ارشاد فرمایا ولھن الربع معا ترکبہ ان لدریک لک وولد دہا چار آیت میراث اور و فز بیوی کے بارے میں ارشاد فرمایا فان کا نوا اثنتین فلھما الثلثین معا ترک ربانہ وجم آری آیت سورۃ نسا۔

وہو تعالیٰ اعلم۔  
**ک جلال السدین احمد الامجدی**

۱۲۰۰ھ

**مسئلہ:** از حکیم الشریعتی پرسٹ و مقام بھیلوہ ضلع سائبر کا نٹھا۔ گجرات۔

ایک عورت مال باپ دو بیٹے ایک بیٹی اور شوہر کو چھوڑ کر مر گئی جس کا شوہر نے نہیں دیا اور نہ عورت نے سات کیا تو اب اس شوہر کا حقدار کوئی ہے یا نہیں؟ اور شوہر پر شوہر ادا کرنا لازم ہے یا نہیں؟

**الجواب۔** شوہر پر شوہر ادا کرنا لازم ہے جس کے حقدار عورت کے ورثہ میں ہیں لہذا بعد تقدیم یا تقدم علی الارث و انحصار ورثہ فی الذکورین عورت کے کل شوہر کا بارہ حصہ کیا جائے گا جس میں سے تین حصے کا حقدار شوہر ہے اور دو دو حصے کے حقدار ہاں باپ اور دونوں بیٹے ہیں اور ایک حصہ کا حقدار اس کی لڑکی ہے قال اللہ تعالیٰ فان کان لھن ولد فلکمر الربع معا ترکبن من بعد وصیۃ بر صین بھا اور دین۔ وقال اللہ تعالیٰ ولا یزید لکن واحد منھما السدس۔ وقال اللہ تبارک و تعالیٰ یسکمر اللہ فی اولادکم للذکور مثل حظ الانثیین ربینہا

**ک جلال السدین احمد الامجدی**

۱۲۰۰ھ

**مسئلہ** : از محمد ضیعت جامع مسجد مجیدی - ضلع تھانہ  
زید کا انتقال ہوا اس نے اپنے دو لڑکے اور تین لڑکیاں وارث چھوڑے تو زید کا ترکہ ہر ایک کو کتنا ملے گا۔ برائے کرم  
بلکہ تشریح بخش جواب مرحمت فرمائیں۔

مسئلہ / ۷

**الجواب**

ابن ابن بنت بنت

۲ ۲ ۱ ۱

مورت مستفسوین ہر مدق مستغنی وانحصار ورثتی الذکورین و عدم مانع از ارث زید کے ترکہ کے کل سات  
حصے کے جائیں گے۔ جن میں سے دو دو حصے دونوں لڑکے جائیں گے اور ایک ایک حصہ تینوں لڑکیاں  
جائیں گی کما قال اللہ تعالیٰ للذکر مثل حظ الانثیین۔ ہذا اما عندی والعلیہ بالحق عند اللہ تعالیٰ  
و دوسلہ الاصلی جمل جلالہ و علی الصوفی علیہ وسلم۔

جلال الدین احمد الاجتہدی

قید

الجواب صحیح

غلا ۳ جیلا فی القادی

۱۶ رجب المرجب ۱۳۸۹ھ

**مسئلہ** : از مقام حمید پور پست روضہ دیکھا ضلع گوردکھ پور سولہ : محمد عبد الحمید  
محمد شفیع نے انتقال کیا اس نے دو لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑیں جس میں سے ایک لڑکا انعام الدین محمد شفیع مرحوم  
کی حیات میں انتقال کر گیا۔ لڑکوں کے نام یہ ہیں کاتب حسین حشم الدین۔ لڑکیوں کے نام یہ ہیں۔ امیر النساء ،  
شاکر النساء ، طاہر النساء ، جمیل النساء۔ پھر کاتب حسین نے انتقال کیا تو اس نے ایک لڑکا تبارک حسین ایک لڑکی  
صفیر النساء اور ایک بیوی مدینہ قاتون کو چھوڑا مدینہ قاتون دوسرے کے نکاح میں ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ  
بحکم شرع و درشد کو دین کے الگ الگ کیا جیسے ہوں گے جب کہ سب اپنا اپنا حق پاہ دہے ہیں۔

مسئلہ ۸/ ۱۲۸/ ۶۶

محمد شفیع

ابن ابن بنت بنت  
حشم الدین امیر النساء شاکر النساء طاہر النساء جمیل النساء  
۲ ۲ ۱ ۱ ۱ ۱

ابن کاتب حسین



مسئلہ ۲۳/۳۸۸ بینہما توافق بالنصحت - کتب معین - مانی الید ۲

فردم      ابن      بنت  
مدینہ قاتون      بنارک معین      صغیر النساء  
۱۲      ۱۳      ۱۴

الاحیاء الملبسۃ

مشہد الدین ، امیر النساء ، شاہک النساء ، طاہر النساء ، جمیل النساء ، مدینہ قاتون ، تبارک معین ، صغیر النساء  
۲۳      ۱۲      ۱۳      ۱۴      ۱۵      ۱۶      ۱۷      ۱۸      ۱۹      ۲۰      ۲۱      ۲۲      ۲۳

**الجواب** در تقدیر صدق مستفی و انحصار در شرفی المذکورین و عدم مانع اورث و تقدیم ما یجب ان تقدم (محمد شفیع مرحوم کے متذکر کے کل چھ آٹھ حصے کے چھٹیں حصے جن میں جو بیٹیں حصے مشہد الدین کو ملیں گے اور ان کی چار لڑکیوں اور امیر النساء ، شاہک النساء ، طاہر النساء ، جمیل النساء ، امیر سے ہر ایک کو بارہ بارہ حصے ملیں گے اور صماء مدینہ قاتون کو تین اور تبارک معین کو چھ اور صغیر النساء کو سات حصے ملیں گے جساکہ ملاحظہ الاحیاء میں ہر ایک وارث کے نام کے نیچے درج ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

ک او بیس حسن عورت غلام ۳ جیلانی

۲۳ صغیر العفر ۱۳۸۲ ع

**مسئلہ** : اذ عبد الصمد مملکتہا ناگرد کھپور - مشہد گورکھ پور

مورث اعلیٰ وزیران فی بی زوج علی بخش مرحوم نے ایک قطعہ مکان بوسیدہ شکستہ چھوڑا اور دو لڑکیاں موسومہ عیشہ و فہیمہ اور ایک لڑکا عبد الشکور اور ایک نابالغ لڑکا عبد الغفور کو چھوڑا بعد مکان مذکور کی تعمیر از سر نو عبد الشکور مذکور کے لڑکے علی رضا ، قاسم ، صاحب نے اپنی کمائی سے کرائی - اور عبد الغفور کو مکان سے نکال کر ترکہ میں سے کچھ بھی نہیں دیا - فقیر نے دونوں کے بعد عبد الغفور نے اپنی کمائی سے زمین خرید کر اس پر مکان بنوانا شروع کیا ابھی تعمیر نامکمل ہی تھی کہ مرض الموت میں گرفتار ہو گیا تو تین ہفتہ ایک دوسرے صاحب مثلاً از غنہ کے گورہ کو دوا علاج کیا لیکن جان نہ بڑھ سکا بالآخر رحلت کر گیا - عبد الغفور نے مرض الموت کے دوران اپنا مکمل مکان اور زمین مذکور کے لیے جب وصیت کر دی حالانکہ اس کی لڑکی محمودہ انسا و بقید حیات ہے سسرال میں وصیت نامہ کی نقل منسلک استغفار ہے - محمودہ انسا کو اپنے باپ کے مرنے کی اطلاع چوتنی تو وہ آئی اور

حالات معلوم کر کے اپنے باپ کا عین دین اور امانت وغیرہ کچھ وصول بھی کیا اور کچھ رد بھی کیا محمود السار اپنے باپ کے مکان  
مذکورہ بالا میں گئی جس کی ایک کٹھری میں متونی کا کچھ سامان تھا تو ٹھہری کھول کر سامان نکالا اس میں سے ایک درجن کنائی بطور  
مدرسہ فیہ العلم ملے پرانا گونہ کھڑو دیا۔ ڈوا ایک دو زبدر مکان مقفل کر کے چلی گئی۔ ہفتہ عشرہ بعد اُن تو دکھا کر زبدر کو لڑ  
تالا تو زبدر مکان پر تابیض ہو گیا ہے اور ملک تمام کا دھڑی ہے۔ تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ زبدر کنائی بی مورث اعلیٰ کے ترکہ سے  
جبر الغفور کو کیا ملے گا۔ اور جبر الغفور کے ترکہ سے ذمی زبدر کو کبھی کچھ ملے گا یا نہیں اگر ملے گا تو کتنا؟ یہی سوال توجہ دوا  
الجواب ————— الحمد للہ ایتہ الحق والصواب۔

مید مسئلہ ۶۷ درجہ ثانی

عبد الشکور جبر الغفور حمدو فہم

بر صدف مستغنی واستعمار ورفی المذکورین ودرم مانع اورث وقدمیم ما یجب ان یقدم صورت مستغنیہ میں درج  
کنائی کی جائداد کے کل پتہ جیسے کہے جائیں گے جس میں سے جبر الشکور اور جبر الغفور کو دو حصے ملیں گے حمدو و فہم کو  
ایک ایک حصہ ملے گا۔ کما قال اللہ تبارک وتعالیٰ لِسَکْرٍ مِثْلٍ حَقِّهِ الْأَثَمِ لِسَکْرٍ مِثْلٍ حَقِّهِ الْأَثَمِ لِسَکْرٍ مِثْلٍ حَقِّهِ الْأَثَمِ  
عند اللہ تعالیٰ ورسولہ جل جلالہ وصیلة العونی تعالیٰ علیہ وسلم۔

عبد الغفور نے اپنے مکان اور زمین سے متعلق جو تحریر لکھی ہے اس کی عبارتیں آپس میں متعارض ہیں اس لیے کہ  
شرح تحریر میں جبر کرنے اور قبضہ دلانے کا ذکر کیا گیا ہے اور آخر میں وصیت کے الفاظ ہیں اس لیے کہ ”بعد بمقتضیٰ افعال  
محمد اسحق مکان کے مالک کامل ہوں گے“ لکھا گیا ہے نو جبر الغفور کی تحریر کو اگر وصیت پر عمل کیا جائے اور زمین و مکان  
مذکور متونی کی کل جائداد کے ثلث سے زائد ہے تو محمد اسحق جبر الغفور کی زمین و مکان مذکورہ کل نہیں پائے گا بلکہ متونی کی  
کل جائداد کا صرف تہائی پائے گا اور اگر زمین و مکان مذکور متونی کی کل جائداد کا ثلث یا ثلث سے کم ہے تو اس صورت میں  
محمد اسحق پہلے زمین و مکان کا مالک ہو گا کلا الوصیۃ لا یجدری فی اس قوس ثلث حال المتونی۔ اور اگر وہ قبضہ کے  
ساتھ مان لیا جائے مگر تحریر میں قبضہ دلانے کا ذکر ہے تو چونکہ یہ جبر بقول مستغنی مرض الموت میں کیا گیا ہے اس لیے اس  
صورت میں بھی محمد اسحق جبر الغفور کی زمین و مکان مذکور میں سے کل جائداد کا صرف ثلث پائے گا۔ اگر وہ زمین و مکان کل  
جائداد کے ثلث سے زائد ہو کر زمین پائے گا۔ بہار شریعت جلد چہارم صفحہ ۲۸۵ ”رض صرف ثلث مال سے جبر کر سکتا  
ہے اور یہ جبر اس وقت صحیح ہے کہ اس کی زندگی میں جو جبر قبضہ کے پہلے رض میں کر گیا تو یہ باطل ہو گیا۔

دانہی بالافہام اور فتاویٰ مالگیری جلد چہارم صفحہ ۲۸۵ میں ہے لا تجوز جبرہ العرضی ولا حدیثہ العقبی

فاذا قبضت جازت من الثلث واذا مات الواهب قبل التسليم وبطلت - فلا صريح کہ رعیت والی صورت اور علیہ الغفر کی صورت سے پہلے قبضہ کے ساتھ ہیہ والی صورت - ان دو فرق صورتوں میں متوفی کی زمین و مکان مذکور اگر اس کی کل جائداد ثلث یا ثلث سے کم ہے تو موصوفی پہلے زمین و مکان کا مالک ہوگا اور اگر ثلث سے زیادہ ہے تو اس زمین و مکان میں سے کل جائداد کو صرف ثلث پائے گا باقی متوفی کے ورثہ پائیں گے۔ ہذا ما عاضی و العلو عند اللہ تعالیٰ و رسولہ الامینی۔

جلال الدین احمد الکامجدی

جلال الدین احمد الکاجھی  
۲۶ ربیع الآخر ۱۳۸۸ھ

٢٦٩ من جميع الأفراس ١٣٨٨

اس جہان نامہ کی نقل جس کا ذکر استفادہ میں ہے

ہمکہ عبدالغفور دلائی بخش ساکن محلہ پانا گوہرکہ چور کا بیوں۔ چون ہمسفر ضعیف العمر و لا زلد ہیں (تعبوت لکھا یا تھا) باری اس کو کہیں میں ہماری خدمت و نیاز داری محمد اسحق ولد عبدالشکور میری اولاد کی طرح برابر کہتے آ رہے ہیں اس لیے چھاری خواہش ہے کہ اس خدمت کے صلہ میں اپنی پرتی متعلق مکان ہمسفر واقع ریسہری باغ محلہ رسول پور شہر گوہرکہ پلہ کو ان کے حق میں یہ کر دیں اس کے قبل وہ بروہاؤں ان بنائی بھی یہ کہہ کر چکے ہیں اس لئے آج زمین مذکور ان کے حق اور شرط تحریری یہ کر دیا کہ محمد اسحق ولد عبدالشکور میری پرورش و تاحیات کرتے رہیں اور اس زمین میں موجود ہر ایک کا قبضہ دخل بھی کر لیا اور یہ امتیاز بھی ہے دیا کہ موجود اپنے مکان کی دیوار پر بنالیں اس میں مجھے ہرگز کوئی مفاد و اعتراض نہ ہے اور نہ آئندہ جو کو اگر کوئی مفاد و اعتراض کریں تو وہ باطل و بیکار ہوگا یا میرے ورثہ کو تا قیامت ماں کسی وقت اپنا استحقاق ظاہر کریں تو وہ بھی بہر صورت ناقابل مباحث و دلالت۔ بعد انتقال ہمسفر عبدالشکور کے ارٹھ کے محمد اسحق موجود مکان ہمسفر کے بھی مالک ہو گئے لہذا یہ یہہ نامہ تھمہ جو مجھ کو لکھ دیا کہ وقت پر کام آوے۔

لہذا یہ سب نامہ سمجھ بوجھ کر لکھ دیا کہ وقت پر کام آوے۔

گول گول  
ابوالحسن ولد شہادت علی  
محمد بشیر ولد مردان

کے

نشان  
محرمانه

[illegible]

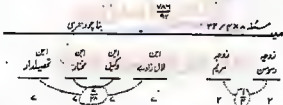
مُکَلَّمہ : از محمد ابراہیم موضع چتینوا ڈاک خانہ سکھوٹی۔ ضلع بستی

زید کا لڑکا بڑھتا جا رہا تھا۔ زید کی ایک لڑکی زہیدہ ہے اور بچہ کے ایک لڑکا خالد پیدا ہوا اس کے بعد وہ فوت ہو گیا۔ زید کے بعد اس کے باپ زید کا انتقال ہوا جس کی بیوی بیٹے فوت ہو گئی تھی یعنی زید نے اپنے بعد صرف اپنی بیٹی زہیدہ پر بستے فالد کو چھوڑا تو زہید کی والدہ اس کی لڑکی زہیدہ کا کچھ حصہ سے اپنے نہیں بلکہ خالد پر بھی زہیدہ کو اپنے والدہ

نزدیک جائد اوستے کچھ نہیں دینا چاہتا تو اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟  
**الجواب** صورت مسئلہ میں برصوق مستغنی بعد تقسیم بانقد علی الارث زید کی جائداد میں اس کی لڑکی زبیدہ کا نصف حصہ ہے اور نصف اس کے پوتے خالد کا۔ پاور چارم آیت میراث میں ہے۔  
 وان كانت واحدة قلها النصف اور شرح وقایہ جلد دوم مجددی ص ۱۲۷ میں سے الامت نصفان بین ابنت و ابن الابن لہذا قائلہ بر لازم ہے کہ وہ دارا کی جائداد سے اپنی بیوی زبیدہ کو آدھا حصہ دے ساگر وہ ایسا نہیں کرے گا تو نصف گنہگار حق العبد میں گرفتار ہوگا اور حدیث شریف کے مطابق قیامت کے دن تین پیسے کے بدلے میں سات سو نازبا جماعت کا قریب دینا پڑے گا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ والعلفوط۔ اعلیٰ حضرت) وهو سبحانه وتعالیٰ اعلم۔

ک جلالہ الدین احمد الامجدی

**مسئلہ** از مقام سو اختیار غلیل آپاد ضلع یستی مسئلہ لال زادے  
 بنا چودھری نے انتقال کیا انھوں نے دو بیوی مسماۃ رشومن اور مسماۃ سریم اور چار لڑکے لال زادے وکیل، مختار،  
 تحصیلدار و چھوڑا لال زادے مسماۃ رشومن کے بطن سے ہیں اور بقیہ تین لڑکے مسماۃ سریم کے بطن سے ہیں۔ دریافت  
 طلب امر ہے کہ بنا چودھری کی جائداد کس طرح تقسیم ہوگی؟



**الجواب** (بر تقدیر صدق مستغنی و انحصار ورثہ فی المذكورین، و عدم مانع ارث) بنا چودھری  
 مرحوم کے لڑکے (بہنہ دائے دین و فیرو اگر وہ دیون ہو) یکس تیس حصے کیے جائیں گے جن میں سے دو حصے ان کی دونوں زوجہ  
 رشومن اور سریم کو ملیں گے اور باقی اٹھائیس حصوں میں سے سات سات حصے ان کے چاروں لڑکوں کو ملیں گے یعنی ایک دوپہر  
 میں سے ایک ایک آدھ ان کی دونوں بیویوں کو ملیں گے اور بقیہ چودھ آفوں میں سے سات سات تین تین آدھ ان کے چاروں لڑکوں  
 میں سے ہر ایک کو ملیں گے جیسا کہ نقشہ مذکور بالا سے ظاہر ہے۔

نہیں کیا۔ سماء زوجہ سریم نے اگر اپنا دین مہر صاف نکلیا تو ان کو ترک میں سے پہلے ان کا دین بہرہ دیا جائے گا اس کے بعد بقیر ترک کے بنیاد پر جسے کہ مذکورہ بالا طریقہ پر تقسیم کیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ک اور حسین عسکری غلام جیلانی  
۹ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ

**مسئلہ**۔ مسئلہ لائلہ صاحبہ ولد بنام ویری موضع سرپا پوٹ پیچکھری غریبہ منی ضلع ہنسی  
زید نے دو شاہی کی پہلی بوری سماء زوجہ سریم سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوئی اور دوسری بوری سماء زوجہ سریم سے ایک لڑکی اور تین لڑکے پیدا ہوئے زید نے اپنی وفات سے تقریباً دس سال پہلے اپنی آراشی کو اس طرح تقسیم کیا کہ نصف حصہ سماء زوجہ سریم اور اس کے لڑکے کو اور دوسرا نصف حصہ سماء زوجہ سریم اور اس کے بیٹوں لڑکوں کو دیا۔ تقسیم کے بعد سماء زوجہ سریم کا لڑکا نصف حصہ آراشی کو جو تیار ہوا اور اس طرح سماء زوجہ سریم کے لڑکے کو دوسرے نصف حصہ کو جرتے جرتے رہے۔ اور زید نے اپنے مکان مسکوڈ کا چار حصوں پر تقسیم کر کے ایک حصہ مکان سماء زوجہ سریم اور اس کے لڑکے کو دیا اور تین حصہ مکان سریم اور اس کے لڑکوں کو دیا لیکن زید نے اپنی دونوں لڑکیوں میں سے کسی کو نہ تو آراشی سے کچھ دیا اور نہ مکان میں کچھ دیا پھر تقریباً دس سال بعد زید کا انتقال ہو گیا۔ و دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس وقت جب کہ زید مر گیا اس کی پہلی تقسیم ہاری رہے گی یا اب از سر نو آراشی اور مکان کی تقسیم ہوگی؟

**الجواب**۔ صورت مسئلہ میں زید کی تقسیم جاری رہے گی رہا یہ کہ زید نے اپنی جائیداد کی تقسیم اس طرح پر نہیں کی جس طرح اس کے مرنے کے بعد ہوئی تو اس کی وجہ سے تقسیم کے نافذ رہنے میں کوئی فرق نہ پڑے گا کیونکہ وہ اپنے مال کا الگ حصہ جس کو بیٹا چاہے دے۔ مسائل شرعیہ کی متداول کتاب بہار شریعت حصہ چہارم مطبوعہ لاہور ۱۳۵۲ھ میں ہے "اور نفع کا حکم یہ ہے کہ وہ زمین باپ اپنے مال کا الگ حصہ حالت صحت میں اپنا سارا سامان ایک ہی لڑکے کو دیدے اور دوسرے کو کچھ نہ دے یہ کہہ سکتا ہے دوسرے لڑکے کسی قسم کا مطالبہ نہیں کر سکتے مگر اگر اس کے من گڑبگ رہے۔

ک عبداللہ تعالیٰ اعلم۔  
عبد السلامین احمد الشریعی  
۱۵ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ

**مسئلہ**۔ مرحلہ (ماہی) عبدالعقلی بھو تیار۔ ضلع ہنسی

① مشی محمد رضا خان مرحوم کا انتقال ہوا انھوں نے اپنے بعد ایک زوجہ سماء سلیطہ اور تین بیٹے محمد نذیر خان، محمد اور تین خان، عبدالعقلی خان اور دو بیٹیاں سماء، میمنہ النساء، نفیس النساء کو وارث چھوڑا ② پھر ان کے بعد محمد نذیر خان

کا انتقال ہوا انہوں نے اپنے بعد اپنی ماں مسماہ سلیمانؑ اور ایک زوجہ مسماہ رشب النساء اور تین بیٹیاں مسماہ ذوالنور  
ستارا اور گل شہر اور دو بھائی عماد و شیر خاں اور عبدالمعطف خاں اور دو بیٹیاں مسماہ میمونۃ النساء اور نفس النساء  
کو وارث چھوڑا۔ ① بھران کے بعد مسماہ سلیمانؑ کا انتقال ہوا انہوں نے اپنے دو بیٹے عبدالمعطف خاں، عماد و شیر  
خاں اور دو بیٹیاں میمونۃ النساء اور نفس النساء کو وارث چھوڑا۔ ابہ دریافت طلب یہ امر ہے کہ کنشی عماد رضا خاں مرحوم  
کے متروکہ میں سے مذکورہ بالا وارث کو کتنا حصہ ملے گا ؟

①

نفسی محمد رضا خاں	$\frac{۷۸۶}{۹۳}$	$\frac{۲۹۰۸}{۱۶۶۹۶}$	میرہ مسماہ	$\frac{۸۸۸}{۱۶۶۹۶}$
نفس النساء	$\frac{۷}{۵۰۳}$	$\frac{۱۳}{۱۰۸}$	عماد و شیر خاں	$\frac{۱۳}{۱۰۸}$
میرون النساء	$\frac{۷}{۵۰۳}$	$\frac{۱۳}{۱۰۸}$	عبدالمعطف خاں	$\frac{۱۳}{۱۰۸}$
نفس النساء	$\frac{۷}{۵۰۳}$	$\frac{۱۳}{۱۰۸}$	میرہ ذوالنور	$\frac{۱۳}{۱۰۸}$
نفس النساء	$\frac{۷}{۵۰۳}$	$\frac{۱۳}{۱۰۸}$	میرہ ذوالنور	$\frac{۱۳}{۱۰۸}$
نفس النساء	$\frac{۷}{۵۰۳}$	$\frac{۱۳}{۱۰۸}$	میرہ ذوالنور	$\frac{۱۳}{۱۰۸}$

②

نفسی محمد رضا خاں	$\frac{۷۸۶}{۹۳}$	$\frac{۲۹۰۸}{۱۶۶۹۶}$	میرہ مسماہ	$\frac{۸۸۸}{۱۶۶۹۶}$
نفس النساء	$\frac{۷}{۵۰۳}$	$\frac{۱۳}{۱۰۸}$	عماد و شیر خاں	$\frac{۱۳}{۱۰۸}$
میرون النساء	$\frac{۷}{۵۰۳}$	$\frac{۱۳}{۱۰۸}$	عبدالمعطف خاں	$\frac{۱۳}{۱۰۸}$
نفس النساء	$\frac{۷}{۵۰۳}$	$\frac{۱۳}{۱۰۸}$	میرہ ذوالنور	$\frac{۱۳}{۱۰۸}$
نفس النساء	$\frac{۷}{۵۰۳}$	$\frac{۱۳}{۱۰۸}$	میرہ ذوالنور	$\frac{۱۳}{۱۰۸}$
نفس النساء	$\frac{۷}{۵۰۳}$	$\frac{۱۳}{۱۰۸}$	میرہ ذوالنور	$\frac{۱۳}{۱۰۸}$

③

نفسی محمد رضا خاں	$\frac{۷۸۶}{۹۳}$	$\frac{۲۹۰۸}{۱۶۶۹۶}$	میرہ مسماہ	$\frac{۸۸۸}{۱۶۶۹۶}$
نفس النساء	$\frac{۷}{۵۰۳}$	$\frac{۱۳}{۱۰۸}$	عماد و شیر خاں	$\frac{۱۳}{۱۰۸}$
میرون النساء	$\frac{۷}{۵۰۳}$	$\frac{۱۳}{۱۰۸}$	عبدالمعطف خاں	$\frac{۱۳}{۱۰۸}$
نفس النساء	$\frac{۷}{۵۰۳}$	$\frac{۱۳}{۱۰۸}$	میرہ ذوالنور	$\frac{۱۳}{۱۰۸}$
نفس النساء	$\frac{۷}{۵۰۳}$	$\frac{۱۳}{۱۰۸}$	میرہ ذوالنور	$\frac{۱۳}{۱۰۸}$
نفس النساء	$\frac{۷}{۵۰۳}$	$\frac{۱۳}{۱۰۸}$	میرہ ذوالنور	$\frac{۱۳}{۱۰۸}$

الاجاب البی - ۴۶۸

محمد رضا خاں - عبدالمعطف خاں - میمونۃ النساء - نفس النساء - رب النساء - ذوالنور - ستارا - گل شہر

$\frac{۱۲۸۰}{۱۶۶۹۶} + \frac{۱۲۸۰}{۱۶۶۹۶} + \frac{۱۲۸۰}{۱۶۶۹۶} + \frac{۱۲۸۰}{۱۶۶۹۶} + \frac{۱۲۸۰}{۱۶۶۹۶} + \frac{۱۲۸۰}{۱۶۶۹۶} + \frac{۱۲۸۰}{۱۶۶۹۶}$

الجواب - (۱) محمد رضا خاں مرحوم کے متروکہ کے کل چار بھراچہ تو آٹھ حصے کیے جائیں گے جن میں سے ایک بھراچہ دوسو ستر  
حصے محمد رضا خاں کو ایسے ہی ایک بھراچہ دوسو ستر حصے عبدالمعطف خاں کو ملیں گے اور چھ سو بیس حصے میمونۃ النساء کو اسی

طرح چھ سو چالیس سے نفس النساء کو ملیں گے اور ایک سو تیس سے رب النساء کو ملیں گے اور دو سو چوبیس سے  
ذوالنور کو اسی طرح دو سو چوبیس سے ستار کو ایسے ہی دو سو چوبیس سے کل صنوبر کو ملیں گے جیسا کہ مدارالاحیاء میں ہر وارث  
کے نام کے نیچے لکھا گیا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔  
اولیں حسن غلام جیلانی جھانگپوری

۷۸ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۲ھ

**مسئلہ** : از مسامۃ رب النساء زوج محمد نذیر خان مرحوم موضع بڑھیا پورٹ کھنڈری بازار ضلع بہتلی۔

① محمد نذیر خان کا انتقال ہوا انھوں نے اپنے بندہ یعنی ماں مسامۃ سلیمانی اور ایک زوجہ مسامۃ رب النساء اور تین بیٹیاں  
مسامۃ ذوالنور، ستارا اور گل صنوبر اور دو بیٹیاں محمد ادیس خان اور عبدالمصطفیٰ خان اور دو بہنیں مسامۃ میمون النساء  
اور نفس النساء کو وارث چھوڑا ② پھر ان کے بعد مسامۃ سلیمانی کا انتقال ہوا انھوں نے اپنے بعد دو بیٹے عبدالمصطفیٰ  
محمد ادیس خان اور دو بیٹیاں میمون النساء، نفس النساء کو وارث چھوڑا۔ اب دیباقت طلب یہ امر ہے کہ کشتی محمد نذیر خان  
کے متعلقہ میں سے نہ کوہ بالا و نہ کوکٹہ حصہ ۳۰ جبکہ میمون النساء و نفس النساء دونوں دیباچہ دینے پر مردہ ہیں۔

مسئلہ ۱					
ماں	زوجہ	بنت	بنت	بنت	بنت
سلیمانی	رب النساء	ذوالنور	ستارا	گل صنوبر	محمد ادیس خان
۲۲	۱۸	۳۲	۳۲	۳۲	۳
۲۲	۱۸	۳۲	۳۲	۳۲	۳
۲۲	۱۸	۳۲	۳۲	۳۲	۳
۲۲	۱۸	۳۲	۳۲	۳۲	۳

مسئلہ ۲			
محمد ادیس خان	عبدالمصطفیٰ خان	میمون النساء	نفس النساء
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲

الاجابہ					
رب النساء	ذوالنور	ستارا	گل صنوبر	محمد ادیس خان	عبدالمصطفیٰ خان
۱۸	۳۲	۳۲	۳۲	۱۵	۱۵
۱۸	۳۲	۳۲	۳۲	۱۵	۱۵
۱۸	۳۲	۳۲	۳۲	۱۵	۱۵
۱۸	۳۲	۳۲	۳۲	۱۵	۱۵

**الجواب** : (۱) بر تقدیر صدق مستقنی و انحصار وراثت فی الذکورین، وعدم مانع ارث۔  
و تقدیم ما یکب ان یقدم و بر تقدیم ارتداد نہ کوہ تین) ترکہ محمد نذیر خان مرحوم کے کل ایک سو چوبیس حصے کئے جائیں گے

جن میں سے سب سے زیادہ الفسافہ تھے اور ذوالنور استدارا اگل صوبہ میں سے ہوا ایک کربتیس نہیں تھے اور مولود سرفان  
اور مولود المصلیٰ خان میں سے ہر ایک کو چندہ پندرہ حصے ملیں گے جبکہ ذوالایام کے بیچے ہر وارث کے لیے لکھا گیا ہے اور مولود الفسافہ  
و نفیس الفسافہ کے وہ دو پائیدار و پائیدار ہر مردہ ہوں غریب ہوں گے اور ذوالنور یہ دونوں سفید ہوں تو جواب کی صورت اور ہونگی یہ غریب  
نہ ہونگی۔ سب سے زیادہ الفسافہ نے دونوں صورتوں کے دبا ہر مردہ ہونے کے دلائل بہت کمزور بیان کیے ہیں مثلاً یہ کہ وہ دہائیوں  
کے بیان کھانے پیے میں شریک ہوتے ہیں اور باوجود منع کرنے کے نہیں مانتیں۔ واضح ہے کہ اتنی بات سے کوئی سنی کافر نہ ہو گا بلکہ ہندو  
شرع میں ایسا کرنے والا گناہ ہے مگر کافر نہیں لہذا پہلے اس امر کی تحقیق کرنی چاہئے اگر ان کا کفر وارندہ ثابت ہو جائے تب اس جواب  
پر عمل کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

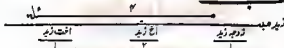
کادیں حسن سلام جیلانی جھانگلیوی

اس وجہ المرب سب

**مسئلہ:** مسئلہ محمد سنیع نسیمی بانسوی۔ پیر محمد مدرسہ لہرسن۔ قاسم علی۔

زید و کر دونوں حقیقی بھائی ہیں بغیر جائداد و ثلثہ ایک ساتھ رہتے تھے۔ زید نے اپنی منگواہ بھری اور حقیقی بھائی و بہن کو  
چھوڑ کر گربا اللہ پور زید کی سیوی لے اپنا دوسرا مکان نہیں کیا۔ کچھ دنوں کے بعد زید کا بھائی کر اس مشترکہ جائداد میں سے اپنا حصہ ایک  
دوسرے شخص کو اپنی زندگی میں دے دیا اور بعد میں خود مر گیا۔ اس کے بعد زید کی بھری نے اپنا حق حصہ ایک دینی ادارہ میں دے دیا  
اور اس کا بھی انتقال ہو گیا۔ اس صورت میں اس مشترکہ جائداد کا ثلثہ کس طرح ہو گا؟ واضح فرمائیں۔

**الجواب**



(بر تقدیر صدق مستحق و انحصار و شرف الذکرین و عدم مانع ارث و تقدیم ما یجب ان یقدم) زید و کر دونوں اگر اس  
جائداد میں برابر کے حصہ دار تھے تو ثلثہ کی صورت یہ ہوگی۔ اس مشترکہ مسئلہ مفروضہ مال میں سے پہلا کر کا حصہ  
الگ کر دینے پر زید کی ملکیت کا جو آدھا حصہ بچا ہے اس کے چار حصے کیے اس میں سے دوہ زید کو ایک حصہ۔ اور کر کو دو حصے۔  
اور زید کی بہن کو ایک حصہ ملے گا۔ اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(الف) زید کے بھائی کر نے جس شخص کو اپنا حصہ اپنی زندگی میں دے دیا تھا اس کو کل جائداد کا آدھا حصہ اور زید کے متروک  
کا نصف حصہ یعنی کل مشترکہ مال میں سے دوہ میں ۱۲ آئے ملیں گے۔ جب ہے کہ اس شخص کو مرض الموت میں نہ دیا ہو بلکہ صحت  
کے زمانہ میں دیا ہو)



(دب) زید کی بیوی نے اپنا حصہ جو کسی دینی ادارے میں دیا ہے اس ادارے کو زید کے متروکہ میں سے جو بقائے اور زید و بکر کے مشترکہ مال میں سے آٹھواں حصہ یعنی روپیہ میں دو آنے ملیں گے۔

(ج) اور زید کی بہن کو زید کے متروکہ حصہ کا چوتھائی — اور زید و بکر کے باہن کی مشترکہ مال کا آٹھواں حصہ یعنی روپیہ میں دو آنے ملیں گے۔

خلاصہ یہ ہے کہ زید و بکر کا مشترکہ مال جتنا بھی ہے اس کے مجموعے میں سے روپیہ میں بارہ آنے اس شخص کے حصے جس کو بکر نے اپنا کل حصہ دیا ہے — اور دو آنے اس دینی ادارے کو ملیں گے جس کو زید کی بیوی نے دیا ہے۔ اور دو آنے زید کی بہن کو ملیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ک احیاء سن غلام حبیب اللہ فی جہان گیوی

۲۳ ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ

**مسئلہ:** از سوزیا پوسٹ پیکیجری خلیج عینی مرسلہ لال زادہ محمد وکیل، مختار احمد و محمد بلال

غلام محمد نے اپنی حیات میں اپنی پوری جائیداد کو دو حصے میں منقسم کر کے ایک حصہ اپنے ایک لڑکے سسی لال زادہ کو جو زوجہ اولیٰ سے ہے دیا اور ایک حصہ اپنے تین لڑکوں مسیان محمد وکیل و مختار احمد اور محمد بلال میں تقسیم کیا اور مکان کو چار حصوں میں تقسیم کر کے ہر ایک لڑکے کا حصہ متعین کر دیا۔ اور خود اپنا گھر باہر اپنے چھوٹے لڑکے سسی لال زادہ کے ہمراہ کرنا سما اس طرح تقریباً پندرہ سال کا عرصہ گزر اسال گذشتہ غلام محمد نے انتقال کیا اور اپنے ورثہ میں انھیں چار لڑکوں اور اور دو زوجہ کو چھوٹا۔ دینا وقت طلب امر ہے کہ کیا جائیداد کی وہی تقسیم اب بھی باقی رہے گی یا کہ ہر ایک لڑکے کو کل جائیداد میں مساویانہ حصہ ملے گا؟

**الجواب:** ہندوستان و پاکستان کے حنفی مسلمانوں کی مستند علیہ مشہور کتاب بہار شریعت جلد

چہارم مطبوعہ لاہور ۲۱۳۴ میں ہے۔ ”کسی چیز کا دوسرے کو بلا عرض مالک کر دینا ہند ہے“ ہمراہی صفو میں فرماتے ہیں کہ ”ہمیر کے صحیح ہونے کی چند شرطیں ہیں واجب کا عاقل ہونا، دینا، ہونا، مالک ہونا، ہر جملہ شکرہ ۲۱۳۴ میں فرماتے ہیں ”ہمیر تمام ہونے کے لیے قبضہ کی بھی ضرورت ہے بغیر اس کے ہند تمام نہیں ہوتا“ ہر جملہ ذکر ۲۱۵۲ میں فرماتے ہیں۔ اور قضاء کا حکم یہ ہے کہ وہ (یعنی باپ) اپنے مال کا مالک ہے حالت صحت میں اپنا ماسارامان ایک ہی لڑکے کو دینے اور دوسروں کو کچھ نہ دینے کیہ کر سکتا ہے دوسرے لڑکے کسی قسم کا مطالبہ نہیں کر سکتے مگر ایسا کرنے میں گناہ گار ہے ہر جملہ ذکر ۲۱۵۵ میں فرماتے ہیں کہ ”میر فیض صرف ثلث مال سے ہیر کر سکتا ہے اور یہ ہیر بھی اس وقت صحیح ہے کہ اس کی زندگی میں جو ہر نہ قبضہ کرے قبضے سے پہلے میر فیض مر گیا تو میر باطل ہو گیا“۔ ان حوالہ جات کی روشنی میں ثابت ہوا کہ اگر کوئی باپ حالت صحت و

مکالت پر جس وجہ اس اپنی جائداد مکان تقسیم کر کے اپنے لڑکوں کو دینے اور اس کے لڑکے اپنے حصے پر قباضہ ہو جائیں تو جو لڑکا اپنے باپ کی تقسیم کے مطابق حصہ پائے گا اسے زادہ مالک ہو جائے گا اگرچہ باپ کی تقسیم مساویانہ طور پر نہ ہو مگر باپ کے انتقال کے بعد وہ جائداد و مکان خود باپ کا مال نہیں رہ گیا کہ اس میں وراثت کے طور پر دوبارہ تقسیم کی جائے اور ہر لڑکا مساویانہ حصہ پائے۔

ترا کہ غلام محمد بنی نے مکالت و بحالت پر جس وجہ اس اپنی جائداد و مکان کو تقسیم کر کے جائداد کا نصف حصہ اور مکان کا چوتھائی حصہ اپنے لڑکے لال زادہ کو اور جائداد کا دوسرا نصف حصہ اور مکان کا تین چوتھائی حصہ لال زادہ کے بھائیوں کو دیا اور لال زادہ اپنے حصہ پر اور اس کے بھائی اپنے حصہ پر قباضہ ہو گئے تو لال زادہ اپنے حصہ کا مالک ہو گیا۔ اور اس کے بھائی اپنے حصہ کے مالک ہو گئے اب غلام محمد بنی کے انتقال کے بعد جائداد مذکور و مکان مذکور میں وہی تقسیم باقی رہے گی جو غلام محمد بنی نے اپنی زندگی میں کر دی تھی۔ کیونکہ وہ تقسیم شدہ جائداد و مکان غلام محمد بنی کا ترکہ نہیں رہ گیا کہ اس میں وراثت کے طور پر دوبارہ تقسیم ہو اور اس کے لڑکے مساویانہ حصہ پائیں تو جس طرح لال زادہ اپنے باپ کی زندگی میں اس کی تقسیم کے مطابق نصف جائداد کا مالک تھا اسی طرح اپنے باپ غلام محمد بنی کے انتقال کے بعد بھی وہ مالک رہے گا۔ اب دہا یہ امر کہ غلام محمد بنی کا تقسیم میں کی پیش کرنا حدیث تھا یا نہیں ترا کہ تقسیم مذکور بالاسے غلام محمد بنی کا یہ مقصد تھا کہ لال زادہ کے بھائیوں کو ضرورت نقصان پہنچے تو تقسیم میں کی پیشی درست تھی جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری جلد چہارم الباب السادس فی التہبۃ للفقہاء و مطبوعہ مصر ۱۲۶۳ میں ہے۔ وروی الامام علی عن ابی یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ انہ لا باس بہ (بالتفضیل میں لال زادہ) اخالہ بقصد بہ الاضرار۔ یعنی اپنی اولاد کے درمیان تقسیم میں کی پیشی سے جب ضرر کا مقصد نہ ہو تو کسی پیشی میں حرج نہیں، اور اگر اس تقسیم سے لال زادہ کے بھائیوں کو ضرورت نقصان پہنچا دے گا قصداً تو وہ گنہگار ہے جیسا کہ پہلے شعر بیت جلد چہارم مسئلہ ۱۲۵۲ میں ہے۔ اور عطیہ میں اگر یہ اولاد ہو کہ بعض کو ضرر پہنچا دے تو عسیا میں ہر ایک کی کسر کم و بیش نہ کرے کہ یہ مکروہ ہے، اور اس صورت میں کہ باپ نے ضرر کا قصداً کیا تھا اس کو گناہ سے بچانے کے لیے بہتر ہے کہ باپ کو یا باپ کی تقسیم مذکور لال زادہ کے بیٹوں بھائی راضی ہو جائیں یا پہل لال زادہ اور اس کے بھائی آپس میں رضامند ہو کر نئی تقسیم کریں۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

محمد سید السیدین احمد الرضوی

تہ

یکم ربیع الآخر ۱۳۸۳ھ

مسئلہ : از محمد اسماعیل متعلم دارالعلوم ہند

زید نے انتقال کیا چھوڑا اپنی بھانج کو اور بھانج زاد بھائی اور جائداد کو بھانج کے نام وصیت کر دیا اور خود مفروض تھا

اسی صورت میں پہلے اس کا قرضہ ادا کیا جائے گا یا اس کی وصیت پوری کی جائے گی ؟  
**الجواب** صورت مسئلہ میں قرض کی ادائیگی مقدم ہے فقط واللہ وسوئلہ اعلیٰ

ک۔ بدرالدین احمد بن قادیانی رضوی  
 ۲۸ رذی الحجہ ۱۳۸۲ھ

**مسئلہ** :- از عشق عابد علی محلہ بھڑی قصبہ بہنڈاول بستی  
 زید کا انتقال ہو گیا اس نے ایک بہن ایک لڑکی اور بیوی کو چھوڑا بیوی نے بعد عورت نکاح کر لیا تو عورت کو حصہ لے گا  
 کہ نہیں لے کر لے گا تو کتنا ؟ بیٹو تو جروا ۔

**الجواب** صورت مسئلہ میں زید کی بیوی کو زید کے ترکہ میں سے آٹھواں حصہ لے گا خواہ اس  
 کو عورت نکاح کرے یا نہ کرے ۔ وهو تعالیٰ اعلیٰ  
 ک۔ بدرالدین احمد بن قادیانی رضوی  
 ۲۸ رذی الحجہ ۱۳۸۲ھ

**مسئلہ** :- از زکریا تیزی باز ضلع بستی مرسلہ حاجی نقیہ دارمیاں  
 ایک عورت ہے اس کے حقیقی کوئی لڑکا یا لڑکی نہیں ہے اس کے پاس وہیں مہر کی جائیداد ہے اس کی وفات کے بعد  
 اس جائیداد میں کن کن کوٹوں کا حصہ ہو گا البتہ اس کا بھائی موجود ہے اور عورت کا لڑکا بھی پانچ ہے ۔

**الجواب** صورت مسئلہ میں بعد تقدیم مایجب ان بقدم علی الارث عورت کی جائیداد کا  
 مالک صرف اس کا بھائی ہے عورت کے لڑکے کو عورت کی جائیداد سے کوئی حصہ نہیں ملے گا ۔ واللہ تعالیٰ اعلیٰ ۔

ک۔ قدس سرہ اللہ العزیز  
 ۳۰ رمضان ذی القعدہ ۱۳۸۲ھ

**مسئلہ** :- مسئلہ محمد مرثیہ ساکن ٹنڈو اضلع بستی ۔  
 زید نے محمد مرثیہ کو تین سو روپے قرض دیا تھا پھر اس کا انتقال ہو گیا زید اپنی زندگی میں اپنے وارثوں سے ناراض تھا اس لیے اس نے اپنے وارثوں سے  
 پہلے ہی اپنی جائیداد منقولہ ایک غیر شخص کو دیدیا تھا ۔ اب دریافت ملتی ہے کہ محمد مرثیہ وہ تین سو روپے کس کو سپرد کریں ۔

**الجواب** صورت مسئلہ میں وہ روپیہ محمد مرثیہ زید کے وارثوں کو سپرد کر دیں ۔ واللہ تعالیٰ  
 وسوئلہ اعلیٰ جل جلالہ ، وصلى الله تعالى عليه وسلم  
 ک۔ جلال الدین احمد بن محمد بن عبد المجید  
 ۹ صفر ۱۳۸۲ھ

مسئلہ: یہ از محمد آدم نورانی موضع ٹیبہ رپوسٹ کرنی۔ فیصلہ ہستی۔

فرید نے انتقال کیا۔ اس نے ایک بیوی، دو عینی بھائی، ایک عینی بہن، تین علاقائی بھائی اور دو علاقائی بہن کو چھوڑا۔ تو اس کی مہر و گناہاں لوگوں میں کس طرح تقسیم ہوگی۔ جینو اتور ہوا۔

الحجوات

بجواب :- صورت مسئلہ میں ہر صدق مستغنی و انحصار درشہ فی اللہ کو زمین بدر تقدیم یا بعد ملامت والدین و الوصیت۔ اس کی جائداد کے جتن حصے کے جائز ہوں گے جن میں سے باقی حصے اس کی بیوی کے ہیں۔ چھ چھ حصے اس کے بیس بیٹیوں کے ہیں اور تین حصے اس کی بیسی بیٹیوں کے ہیں۔ اجداد آسان سمبورت یہ ہے کہ کل جائداد کے چار حصے کر دینے جائز جن میں سے دو تو چھ حصے دونوں بیسی بیٹیوں کو دے جائیں اور ایک حصہ بیسی بیٹیوں کو۔ اور علاقہ بیٹیوں و بیٹیوں کا کوئی حصہ نہیں۔ پارہ چہارم آیت میراث میں ہے۔ ولھن الوصیح مما ترکھن ان لربھن ذکر و ولد۔ اور قضاوی عالمگیری بلکہ ششم مصرعی مشہور پر اخوات الاب وام کے بیان میں ہے۔ مع الاخ لآب وام للذکر مشمل ذلکا لان بنین کذا فی الکافی۔ پھر اسی کتاب کے اسی صفحہ پر ہے۔ یسقط اولاد الاب مالاخ لآب وام کذا فی الکافی۔ ہذا اما عندی و ہذا علما بالصواب

کے جلال الدین احمد ذکا محمدي

**مسئلہ :-** مسئلہ مولوی عبدالرحیم اور صاحب خراج ضلع ہستی۔

زید کا انتقال ہو گیا اس کی وصیفی بہنیں زندہ ہیں۔ اور باپ شمر کی ایک بھائی اور ایک بہن موجود ہیں۔ ان کے ملاوہ اور کوئی زندہ وارث نہیں ہے۔ تو ان لوگوں کو زندہ کے ترکہ سے کتنا کتنا دیا جائے ؟

## الجواب

الجواب - صورت مسئلہ میں اگر واقعی مذکورہ لوگوں کے علاوہ کوئی اور وارث نہیں ہے تو زید کی جائیداد کے فوجے کیے جائیں - جن میں سے تین حصے اس کی تحقیق پہنچ کر دوئے جائیں، دو حصے اس کے باپ شریک جانی کو اور ایک حصہ اس کی باپ شریک کی بہن کو دیا جائے - سورۃ نساء کی آیت میں ہے فان كانتا اثنتين فلهما الثلثان معا ترک - اور فتاویٰ عالمگیری جلد ششم ص ۳۱ پر میان اخوات لائب میں ہے - لایرثن مع الاختین لائب وام الا ان یکون معهن اخ لائب فیضعیھن فیکون للاختین لائب وام الثلثان والساقی بین اولاد الالب للذکر مثل حظ الانثیین - ہذا ما عندی وهو اعلم بالصواب -

جلال الدین احمد الامجدی

**مسئلہ:** از محمد ابراہیم زہدواں - ضلع سہ ماہیہ کو

تیلام کی پہلی بیوی کے دو لڑکے محمد حنیف اور محمد شریف - اور دوسری بیوی سے تین لڑکے محمد ابراہیم، محمد حسین اور غلام محمد رسول - غلام کدبسی بیوی کا ان کی زندگی میں انتقال ہوا - پھر تیلام فوت ہو گئے - پھر محمد شریف کا انتقال ہوا جس نے حقیقی بھائی محمد حنیف اور تین باپ شریک بھائیوں اور سوتیلی ماں کو چھوڑا - اس کے بعد محمد حنیف کا انتقال ہوا جس کے چار لڑکے ہیں مقبول احمد، عبدالرحمن، محمد کریم اور محمد شمس - عدلیہ طلب یہ ہے کہ تیلام کی جائداد سے ان لوگوں کو کتنا حصہ ملے گا ؟

**الجواب:** صورت مسئلہ میں برحق مستحق و اختصار و بشری الذکورین و عدم مانع اثبات تیلام کی متروکہ جائداد تقسیم کا تین طریقہ یہ ہے کہ اس کی کل جائداد کا آٹھ حصہ کیا جائے جن میں سے ایک حصہ اس کی بیوی کو دیا جائے جبکہ چارہ چارم سورۃ نساء آیت میراث میں ہے - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَوَلَّىٰ سَيِّدًا مِّنْ ذُلٍّ فَأَقْبِرْ فِيهِ وَتَجْعَلْ لِّوَلَدِكَ مِثْرًا - پھر باقی سات حصے کے پانچ بٹاؤں سے چار میں جن میں سے ایک ایک حصہ اس کے چاروں لڑکوں کو دے جائیں - اور محمد شریف کی جائداد کا قدر صرف اس کا حقیقی بھائی محمد حنیف ہوا - اس کی موجودہ جائداد باپ شریک بھائیوں اور سوتیلی ماں کا کوئی حصہ نہیں ہے جبکہ تمام مالگیری جملہ ششم مطہرہ مع مرتبہ میں ہے - بسطہ ادا کالاب بلاغ کا باب ۱۱ - ملحقات اور محمد حنیف کے فوت ہونے پر اس کی جائداد کے اثبات اس کے چاروں لڑکے ہیں - هَذَا مَا تَجْعَلُونَ لِّوَلَدِكُمْ مِّثْرًا - بلال الدین محمد الاحمدی

بالحق عند اللہ و رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم

**مسئلہ:** از محمد حنیف صیالی سسینیاں کلاں - ضلع کوٹہ -

پانچ اپنی زندگی میں ایک بیٹے کو جو جائداد سے کمال کر گیا اور بیٹے نے یہ منظور کر لیا کہ باپ کے انتقال پر اب ہم کو اس کے لڑکوں کو حق نہ رہے گا - تو اس صورت میں باپ کے فوت ہونے پر اس کی جائداد میں اس بیٹے کا حق ہے یا نہیں ؟ - بیٹھا فرجودا -

**الجواب:** صورت مسئلہ میں باپ کے انتقال پر اس بیٹے کا ترکہ میں کوئی حق نہیں رہا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں - بزرگ موصوف نے اپنی حیات میں صاحبہ کی صاحبہ کو کچھ عطا فرما کر میراث سے ملنے نہ دیا اور وہ بھی واقعی ہو گئیں کہ میں نے اپنا حصہ پایا اور بعد انتقال مورث کے ترکہ میں میراث میں نہیں - اشبہاء میں بدقت علامہ شیخ عبدالقادر سے اس صورت کا جواب نقل کیا اور اسے علامہ ابراہیم صافی ناظمی پھر جاباق صاحب قرطبہ پھر شیخ عبدالقادر پھر ناظم الدین صاحب اشبہاء پھر علامہ سید احمد حموی نے مقرر و مسلم رکھا اور فقیر ابو جعفر محمد بن یحییٰ نے اس پر فتویٰ دیا اور ایسا ہی فقیر محمد ابو جعفر طبری اور اصحاب احمد بن ابی امامت نے رعایت کیا (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۲ ذمہ مشرق) ہذا ما عندی وھو ثقتی اعلم بالصواب -

بلال الدین احمد الاحمدی

**مسئلہ** از غور شہداء محمد بن زین العابدین و موافقہ خود پوچھ سوچ گزرا کہ کیا تان گنج... یستی

عبدالوحید کا انتقال ہوا تو انھوں نے اپنے بعد چار بھائی۔ عبدالعزیز، عبداللطیف، اوسد الرشید و عبدالحمید اور دو لڑکیاں بتول و زین کو چھوڑا۔ پھر ان کے بعد عبدالحمید کا انتقال ہوا جنھوں کے مذکورہ تین بھائیوں اور دو بہنوں کو چھوڑا۔

دریافت طلب یہ امر ہے کہ عبدالوحید اور عبدالحمید کی متروکہ جائداد میں سے ان سب کا کتنا کتنا حصہ ہے نیز بتول نے اپنے والد عبدالوحید کی ساری جائداد پر قبضہ کر لیا ہے اس کے بارے میں شریعت کیا حکم ہے؟

**الجواب** صورت مستفسرہ میں ہر صدقہ مستغنی و اخصار و رشتہ فی الذکور بن و عدم مانع است بعد تقدیم یا تقدم عبدالوحید کی متولہ و غیر متولہ ساری جائداد کے کل بارہ حصے کئے جائیں گے جن میں سے چار چار حصے ان کی لڑکیوں کے ہیں۔

اول۔ ولان البنت تستحق الثلث مع الذکر فصاعداً الا انی اولی۔ اور ثبوت حصہ باقی چار حصوں سے ایک ایک حصہ ان چار بھائیوں کے ہے۔ اور عبدالحمید کی متروکہ جائداد کے مقدار صرف تینوں بھائی ہیں بقیہوں کا اس میں کوئی حصہ نہیں۔ اور بتول کا اپنے باپ کی پوری جائداد پر قبضہ کر لینا سخت ناجائز و حرام ہے۔ اس پر لازم ہے کہ شریعت کے مطابق ہر وارث کا حصہ حصہ ہے ان کو واپس کرے اور یا تو معاف کرے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرے گی تو

سخت گنہگار حق العیاد میں گرفتار اور فاسق عذاب نار ہوگی۔ حدیث شریعت میں ہے کہ قیامت کے دن میں پیسے کی مالیت کے بدلے میں سات سو خاندان جماعت کا ثواب دینا پڑے گا۔ اگر خاندانوں کا ثواب نہیں ہوگا تو دیگر کیوں

کا ثواب دینا پڑے گا اور دوسری نیکیاں بھی اس کے پاس نہیں ہوں گی تو مقدار کی برائیاں اس پر لاد دی جائیں گی اور اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ ہذا ما عتدنی و هو احدہما بالمعصوب۔

کمال الدین احمد لاہوری

۲۱ رجب المرجب ۱۳۴۸ھ

**مسئلہ** از سید عبدالقادر قادری نیر پورٹ آفس ٹاڈیئر ضلع انت پور (قبر مراد پور)

نیر کے دو بیٹے خالد و بکر خالد کے اولاد نیر نہیں صرف لڑکیاں ہیں۔ بکر کے بیٹے بھی ہیں۔ لید بکر تو وفات پانچ لکھ لیکن بیٹے خالد و غیر کہتے ہیں کہ چچا خالد کو داؤد نیر کے مکان میں حصہ پانے کا شرف ان کوئی حق نہیں ہے۔ اس وجہ سے کہ ان کی لڑکیاں اپنے گھر لگیں اور ان کے کوئی اولاد نیر نہیں لہذا داؤد نیر کے کہیں



گے۔ کما خلا اللہ تعالیٰ فاسکون مکنتہ ولی فاعلہ من انفس مناسکرتہ (سورہ نسا آیت ۸۱) یعنی اگر تمہاری  
 مرنے کے بعد تمہارا کوئی بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی ہو تو تمہارے ترکہ میں سے تمہاری بیویوں کا انھوں کا حصہ ہے اور  
 چودہ چودہ بیٹوں لڑکوں کو اور سات سات حصے پانچویں لڑکیوں کو عین گئے۔ کما قال تعالیٰ یوصیہ اللہ  
 فی اولادکم الذکر مثل حظ الانثیین (سورہ نسا آیت ۸) یعنی مکرم کہتا ہے تمہیں اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد  
 (لڑکی میراث) کے بارے میں کہ ایک لڑکے کا حصہ برابر ہے دو لڑکیوں کے حصے کے۔ صورت مسئلہ یوں ہوگی

نرید مسئلہ ۸ ۱۱۸۸ ۸۸  
 بیوی ۳ لڑکے ۵ لڑکیاں

اور چھوٹے لڑکے کو شادی کے عرصہ میں باپ کی میراث میں حصے نہیں ملے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم  
 (۲) نرید نے اپنے دونوں بڑے لڑکوں کی بیویوں کو شادی میں جو زیورات دیئے تھے اگر انھیں ان زیورات  
 کا مالک بنا دیا تھا یا کہ ان کے علاقہ تیارید کی برادری میں مالک بنا دیئے جانے کا عرف ہے جب تو اس میں سے  
 چھوٹے لڑکے کو کچھ نہیں ملے گا ورنہ وہ زیورات بھی نرید کے ترکہ میں شامل ہو کر سبھی وارثین پر ان کے حصوں  
 کی مقدار تقسیم ہو جائیں گے۔ فقط هذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم وعلیہ استعاذنا بحکمہ

ک محمد قدس اللہ الرحمنی وغفر لہ  
 ۶ مارچ ۱۳۳۳ھ

**الجواب صحیح**۔ تقسیم جائیداد کی ایک صورت یہ بھی ہے جو آسان ہے کہ نرید کے کل  
 ترکے کا آٹھ حصہ کیا جائے۔ ان میں سے ایک حصہ دوسری بیوی کو دیا جائے اور جب کہ بعد میں وہ بھی  
 فوت ہوگئی تو اس کا حصہ اس کے ورثہ کو دیا جائے اور باقی سات حصوں کے گیارہ حصے کو دیئے  
 جائیں جن میں سے دو دو بیٹوں لڑکوں کو اور ایک ایک حصے پانچویں لڑکیوں کو دیئے جائیں۔ لہذا  
 عندی وهو اعلم بالصواب۔

ک جلال الدین احمد مجیدی  
 ۶ مارچ ۱۳۳۳ھ



مسئلہ - ازجملہ مسلمانان اہلسنت و ابوہرکلاں - پوسٹ کوڑی کول بہت ان گنج ضلع بستی۔  
 جلد النبی ایک عورت المسیہ پہنچے ساتھ پہنچو کر ایک لڑکا لائی اس لڑکا کا نام محمد شفیع تھا جو عبد النبی کی پرورش  
 میں رہا۔ عبد النبی کی اس بیوی سے چار لڑکے بخش اللہ علی رضا۔ محمد صدیق۔ عیادت اللہ اودو لڑکیاں پیدا  
 ہوئیں جب عبد النبی کا انتقال ہوا تو مذکورہ بالاسب لڑکے لڑکیاں زندہ تھیں چک بندگی کے موقع پر عبد النبی کے  
 حقیقی لڑکوں نے اپنے ماں شری بھائی کو برابر حضرت اچھر محمد صدیق کی بیوی کا انتقال ہو گیا اس کے بعد صدیق  
 ایک لڑکی چھوڑ کر فوت ہوئے ان کی جائداد عبد النبی کے بیٹوں حقیقی لڑکوں اور محمد شفیع سے بانٹ دیا اس کے بعد  
 محمد شفیع کا انتقال ہوا جنہوں نے ایک بیوی چار لڑکیاں تین ماں شری بھائی بخش اللہ علی رضا عیادت اللہ کو  
 چھوڑا اور دو ماں شری بہنوں کو۔ محمد شفیع کی شہرہ کہ جائداد میں ان سب کا کتنا کتنا حصہ ہے؟ محمد شفیع کا انتقال  
 کے بعد ان کی کل جائداد عیادت اللہ نے ان کی بیوی کے نام وراثت کرا دی۔ جب محمد شفیع کی بیوی نے لوگوں  
 سے یہ کہنا شروع کیا کہ ہم کل جائداد اپنی بہن کے نام رجسٹری کر دیں گے۔ تو بخش اللہ علی رضا عیادت اللہ کی طرف  
 سے کورٹ میں یہ درخواست دی گئی کہ محمد شفیع کی چھوڑی ہوئی جائداد ہم لوگوں کی ہے اس پر ہم لوگوں کا نام  
 درج ہونا چاہیے تو یہ درخواست کچھ لوگوں نے خارج کرا دی اس کے بعد محمد شفیع کی بیوی نے کل جائداد اپنی  
 بہن کے نام رجسٹری کر دی۔ بخش اللہ کے لڑکے مولانا معین الدین اور علی رضا کے لڑکے جمال الدین نے محمد شفیع  
 کی طرف سے ایک فرضی وصیت نامہ بنا کر کورٹ میں داخل کیا کہ ہماری کل جائداد ہمارے مرنے کے بعد بخش اللہ  
 اور علی رضا کو ملے چونکہ عیادت اللہ محمد شفیع کے سارے موصی ہیں اسلئے وہ وصیت نامہ جو کورٹ میں داخل کیا گیا  
 ہے اس کے جواب میں انہوں نے یہ درخواست دی ہے کہ محمد شفیع کی بیوی کے نام مستقل وراثت برقرار رکھی  
 جائے تو مذکورہ بالا معاملات میں جو غلطی ہوئی ان کیلئے شریعت کا کیا حکم ہے قرآن و حدیث کی روشنی میں  
 مفصل طور پر تحریر فرما کر عن دائرہ ابورہو۔

ال جواب - صورت مستقر میں جب کہ محمد شفیع کے ورثہ میں لڑکیاں باحیات ہیں تو محمد شفیع کے  
 ماں شری بھائی بخش اللہ علی رضا اور عیادت اللہ نیز ماں شری بہنوں کا محمد شفیع کی جائداد میں کوئی حق نہیں  
 جیسا کہ سرکاری پٹا لادام کے بیان میں ہے۔ وبسقوط بالولد وولد الابن وان سفل وبالاب  
 والجد بالانفاق۔ اور توہیرا لا یبصار ودرخت ارشاد شامی جلد پنجم ص ۹۴ میں ہے۔ وبسقوط بالانفاق  
 وھم الاخوة والاخوات لامر بالولد وولد الابن وان سفل وبالاب والجد بالانصاف

لانہم من قبیل الککلافۃ کما بسطہ السید۔ اور روایت میں ہے (قوله بالولدۃ) ای ولی  
انثی فیسقطون بسنۃ بالابن والہبت و ابن الابن و بنت الابن والاب والجد وجمعہم  
قہلث الضرع الواحد والاحول الذکور۔ اور فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم مطبوعہ مصر ص ۳۳ میں  
ہے ویسقط اولاد الام بالولد وان کان بنتاً و ولد الابن والاب والجد بالانصاف کذا  
فی الکافی۔ لہذا بعض ائمہ علی رضا کے لئے عین الدین اور محال الدین یا عنایت اللہ کا عمدہ شیخ  
کی جائداد سے حصہ کا مطالبہ کرنا ہرگز جائز نہیں کہ یہ مطالبہ حقیقت میں دوسرے کا مال غصب کرنے کی  
کوشش کرنا ہے جو بلاشبہ حرام و ناجائز ہے۔

یہ بات کہ پیر محمد شیخ کی متروکہ جائداد آراضی وغیرہ کے وارث کون لوگ ہیں۔ تو سوال میں  
جن ورثہ کا ذکر کیا گیا ہے یعنی بیوی اور چار لڑکیوں کے علاوہ اگر دوسرا کوئی وارث باپ، حقیقی بھائی یا  
حقیقی بہن وغیرہ نہیں ہیں تو تقسیم ترکہ کی آسان صورت یہ ہے کہ پوری جائداد کے آٹھ حصے کئے جائیں  
جن میں سے ایک حصہ بیوی کو دیا جائے اور باقی سات حصے کے چار حصے بنا کر ہر لڑکی کو ایک ایک  
حصہ دیا جائے۔ لہذا محمد شیخ کی بیوی اگر کل جائداد اپنے نام وراثت کرانے پر راضی رہی تو وہ لڑکیوں کا حق  
غصب کر لینے کے سبب اور عنایت اللہ وراثت اس کے نام کرانے کے سبب سخت گنہگار اور حق العباد  
میں گرفتار ہوئے۔ البتہ اگر لڑکیاں بیوی جائداد ماں کے نام وراثت ہو جائیں پر راضی ہیں تو محمد شیخ کی  
بیوی اور عنایت اللہ پر کوئی مواخذہ نہیں۔ پھر اس صورت میں اگر محمد شیخ کی بیوی نے کل جائداد اپنی  
بہن کے نام رجسٹری کر دی تو درست ہے اور اگر لڑکیاں راضی نہ ہوں تو صرف بیوی کے حصہ کی رجسٹری  
درست ہے اور بقیہ حصے لڑکیوں کو وصول کر لینے کا اہل حق ہے۔

اور عین الدین و محال الدین نے جو وصیت نامہ کوثر میں پیش کیا ہے جبکہ وہ فرضی ہے جیسا  
کہ سوال میں ظاہر کیا گیا ہے تو ان دونوں پر لازم ہے کہ کوثر سے وصیت نامہ واپس لے کر مقدمہ  
اٹھالیں۔ اور جو باقی دوسرے کا مال لینے کی کوشش کی اور بجا پیسہ خرچ کیا اس سے توبہ کریں۔  
اور جو دوسرے کو پریشان کیا اور اس کا پیسہ خرچ کر دیا اس سے معذرت کریں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد  
ہے ولا تأکلوا اموالکم بیکم بالباطل و تدانوا بہا الی الخ کما لست کلاوا خریقاً من اموال الی الخ  
بالاشہد و اللہ اعلم۔ یعنی اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور دھوکا کھولنے کے پاس

مقدمہ اس لئے سببناؤ کہ لوگوں کا کچھ مال ناجائز طور پر جان بوجھ کر کھا لوٹا (۷)، اور بخاری شریف کی حدیث ہے سرکارِ قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ من اخذ من الارض شيئا بغير حقه خسف به يوم القيامة الى سبع ارضين۔ یعنی جو شخص دوسرے کی زمین کا کچھ بھی حصہ لئے یا وہ قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔ (۸) اور اللہ ربِّ عالمین اور بخاری و مسلم دونوں میں حدیث شریف مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من اخذ شيئا من الارض ظلما خافك يطوفه يوم القيامة من سبع ارضين۔ یعنی جس نے ایک اہل بیت میں ظلم سے اپنی قیامت کے دن ساتوں زمینوں سے اتنا حصہ طوق بنا کر اس کے گھگھے میں ڈال دیا جائے گا (۹) (۱۰) اللہ ربِّ عالمین اور بخاری کی حدیث ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص دوسرے کا مال لئے گا وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے کوڑھی ہو کر لے گا۔ (۱۱) اور شریف حصہ ہائزہم لہذا میں الدین و مال الدین اللہ واحد قہار کے مذاہبے درجہ اور دوسرے کا مال ناحق لے کر اپنی عاقبت برباد کرنے کی کوشش نہ کریں۔

سوال میں معین الدین کے نام کے ساتھ شاید غلطی سے مولانا لکھ دیا گیا ہے اس لئے کہ جو مولانا ہوگا اللہ سے ڈرے گا فرضی وصیت نامہ بنا کر وہ دوسرے کی جائیداد لینے کی کوشش نہیں کرے گا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ انما عشی اللہ من عباده العتقوا۔ یعنی اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ (۱۲) حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ دللت هذا الآية على ان العالم بكون صاحب الخشية۔ یعنی اس آیت کریمہ سے ثابت ہو کہ خشیت اور خوف الہی عالموں کا خاصہ ہے۔ (۱۳) اور حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں حاصلہ ان العلماء بكون الخشية و الخوف و هو موجب الكرم و الفضيلة و فيه اشارة الى ان من لم يكن علمه كذلك لم يكن خشيته بل هو اجماع۔ یعنی آیت مبارکہ کا خلاصہ یہ ہے کہ علم دین خشیت الہی پیدا کرتا ہے جس سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے اور وہی عالم کی اکرمیت و افضلیت کا سبب ہے اور آیت میں اس بات کا اشارہ ہے کہ جس شخص کا علم ایسا نہ ہو وہ جاہل کے مثل ہے بلکہ وہ جاہل ہے (۱۴) (۱۵) اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے۔ انما العالم من عشی اللہ عز و جل۔

یعنی عالم صرف وہ ہے جسے قدرائے حقانی کا خوف اور اس کی خشیت حاصل ہو (تفسیر قرآن و معالم الترمذی جلد  
 پنجم ص ۳۳) اور امام ربیع بن انس علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا میں نے بحضرت اللہ فلیس بعد اللہ  
 یعنی جسے اللہ کا خوف اور اس کی خشیت حاصل نہ ہو وہ عالم نہیں (تفسیر قرآن جلد پنجم ص ۳۳)  
 خلاصہ کہ عین الدین و جمال الدین اگر کوئی کورت سے فریضی وصیت نامہ واپس لے کر مقدمہ نہ اٹھائیں  
 تو وہ ظالم حقا کا دوقی العبد میں گرفتار اور مستحق عذاب ناز ہیں۔ سب مسئلوں پر لازم ہے کہ ایسے ظالموں  
 کا سنی کے ساتھ ہائیکٹ کریں ورنہ وہ بھی گنہگار ہو گئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا و اما بسببک  
 الشیطان فلا تقصد بعد الذکر مع القوم انظروا من ادب ع اور ارشاد فرمایا ولا تروا کو آ  
 الی الدین ظلموا افستکم النار (پت ع ۱۰) ہذا ما عندی و هو تعالیٰ اعلم بالصواب و  
 الیہ المرجع والمآب

کتبہ جلال الدین احمد امجدی

۲۶ رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ

**مسئلہ**۔ از عبد مناف ساکن بمبئی۔ تفصیل دوسرا گنج منیل سدھار تو نگر

زید کا انتقال ہوا اس نے اپنے پیچھے بیوی و دو لڑکیاں اور دو بھائی چھوڑے اور ایک بہن بھی زید کی  
 آرامی مکان اور باغ وغیرہ کی تقسیم کی کیا صورت ہوگی؟ ہر ایک کا حصہ بمطابق شرع مطہر و مع حوالہ المرجع فرمائیں۔

**الجواب**۔ صورت مسئلہ میں بعد تقدیم مآخذ علم علی الفات زید کی آرامی مکان اور  
 باغ وغیرہ منقولہ اور غیر منقولہ کل جائداد کے ۲۲ حصے کئے جائیں گے جن میں سے تین حصے اس کی بیوی کے  
 تین جیسا کہ بارہ چہارم آیت میراث میں ہے۔ فان کان حکم و لد فللمن النشون اور آٹھ آٹھ حصے اس  
 کی دو دونوں لڑکیوں کے ہیں۔ جیسا کہ قانونی عالمگیری جلد ششم مطبوعہ مصر ص ۳۲ میں ہے و لکنین نصف  
 النشون کذا فی الاختیار شرح المختار۔ اور باقی پانچ حصوں میں سے دو دو حصے اس کے بھائیوں  
 کے ہیں اور ایک حصہ اس کی بہن کا ہے جیسا کہ بارہ ششم سورہ نسائ کی آخری آیت میں ہے و ان کا نوا  
 اخوة رجال و نساء فللذکر مثل حظ الانثیین۔ و هو تعالیٰ اعلم

کتبہ جلال الدین احمد امجدی  
 ۱۴ ربیع الاول ۱۴۱۳ھ